قاموس لفقى



اُردوزبان میں مُرتب ہونے والی فِقه اسلامی کی بیلی انسائیکو پڈیا، حس میں فقبی اِصطلاحات، حُروفِ بچی کی رتیب فِقبی کی کا مجسبہات ضرورت اَحکام شریعیت کی مصالح اور معاندین اِسلام کے شبہات کے رُد پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مذاہب اَربعہ کواُن کے ال ماٰخذ سے قال کیا گیاہے۔ نیز جدید مسائل اورا محول مَباحث خِصْوصی توجُّه دی گئی ہے مہربات مُستند حَوالہ کے ساتھ دِل ویز اُسلواجی عالم فہم ہان.

> تاليف مؤلانا خالد سيفث الايتار كماني

زم ورك المشرك





قاموس الفقام

جُلدِينِجَمُ



تاليف مولاناخال سَيْفُ كُولاناخال سَيْفُ كُولانا خالِ سَيْفُ كُولانا خالْ سَيْفُ كُولانا خالِ سَيْفُولِ كُولانا خالِ سَيْفُولِ كُولانا خالِ سَيْفُولِ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُ كُولانا خالِ سَيْفِي كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُ كُولانا خالِ سَيْفِي خالِ مِنْ خالِ كُولانا خالِ سَيْفُولُ كُولانا خالِ سَيْفُ كُولانا خالِكُ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِكُ كُولانا خالِكُ مِنْ خالِكُ كُولِ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِكُ كُولِ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِكُ كُولِ كُولِ مِنْ خالِكُ كُولِ مِنْ خالِكُ مِنْ خالِك

نَاشِيرَ زمحزم بيجاشِ وزر نزدمُقدس ، خِنا أَدَدُوبَازار وَاجْئ

جماح قوق بحق فأشر محفوظ هين

ن بن عبد المجيد ذم وَرَسَ وَمَرَسِيَا الشِّرَ فِي اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللّ	نشان مين مولا نامحدر فيخ	وْسُ الْفِقْسُ، 'کے جملہ حقوق اشاعت وطباعت پاکٹ	وقَامِرُ
		ىل بين للهذااب يا كستان مين كوئى شخص يا اداره	
از مورد ناخالد سَنْفُ دِيدَان عَلَيْنَ عَلَيْنَ عَلَيْنَ		ِ نی جاِرہ جو ئی کامکمل اختیار ہے۔ ۔	فانو

اس کتاب کا کوئی حصہ بھی ذوکن و کر بیٹائیٹ کے اجازت کے بغیر کسی بھی ذریعے بشمول فوٹو کا پی برقیاتی یا میکا نیکی یا کسی اور ذریعے سے نقل نہیں کیا جاسکتا۔

مِلن ﴿ يَكِي لِي الْمُؤْتِيةِ

- * مكت بيت العِلْم نونا ون كراجي فون 2018342
 - * قدىي كتب خانه، بالقابل آرام باغ كراجي
 - 🐙 صديقي ژست، سبيله چوک كراچي-
 - 💥 . مكتبدرهمانيه،اردوبازارلا بور
 - 💥 کت خاندرشیدیه، راجه بازار راولینڈی
 - 🛊 مکتبه رشیدید، سرکی روژ کوئنه
 - اداره تاليفات اشرفيه، بيرون بوبر كيث ملتان
 - 🛊 دارالاشاعت،اردوبازاركراچي

Books Also Available in :
* United Kingdom

- AL-FAROOQ INTERNATIONAL 68, Asfordby Street Leicester LE5-3QG
 - * United States of America
 ISLAMIC BOOK CENTRE
 - 119-121 Halliwell Road, Bolton Bi1 3NE
 * South Africa
 - Madrásah Arabia Islamia (P.O. Box 9786) Azaadville 1750 South Africa E-mail: darululum@webmail.co.za

TV STANTS WITH BOOK USES	
قَامُوْسُ الْفِقْ مُرُجُلِدِ يَنْجَمَ	کتاب کانام
اران فيف الجيندة الم	

تاریخ اشاعت ــــــ ستمبر کومی ع

المهار

مپوزنگ ----

سرورن ____

مطع _____

ناشر _____ناشر نومکنوکراچی شاه زیب سنشرنز دمقدس مجد، اُردو باز ارکراچی

فون: 2760374-021

نير: 021-2725673

ای یل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com



فهرست مضامين

• پیش لفظ:	حضرت مولا نابدرالحن قاسمى صاحب	ساسا
(نان) الم	U\$1 172	or
ن پی کی اہمیت میں ایک کی اہمیت	يهم ماعون سے مراد	or
ن پاک اور پاک کرنے والا	OD rz	or
ن مکروه	الكاماخذ ٢٨	or
0 یاک، لیکن یاک نہ کرے	اعيان مال بين "	or
٥ متعل ياني	مرم کیامنافع اور مالی حقوق مال ہیں؟	٥٣
ن يان يان يان	میں سیمئل عرف رہنی ہے	٥٣
جنفیہ کے زادیک ماء کثیر سے مراد	وس موجوده عرف كالقاضا	۵۳
بالكيه كانقطة نظر الأللاه المالية المحاسبة	وم أوم (أصول فقدى ايك اصطلاح)	٥٣
🔾 جاري يا ني اوراس کا تھم	۵۰ لفت واصطلاح میں	۵۳
ن مشکوک یانی	۵۰ مانع کی پانچ قشمیں	٥٣
ن يانى پر ملكيت	٥٠ نع کی تین صورتیں	۵۵
○ یانی کی خرید و فروخت — ایک نامناسب عمل	اه احلاق	۵۵
الغ (بيخروال في)	اه المرابع الماسورت)	۵۵
نجاست حقيقي وحكمي	١٥ مباشرت (ايك فقهي اصطلاح)	۵۵
نجاست حکمی دورکرنے کے لئے پانی ضروری	۵۱ مباشراورمسبب عمراد؟	۲۵
نجاست حقیقی دورکرنے کے لئے پانی ضروری نہیں	۵۱ مباشرت فاحشه بعمراداوراس كاعلم	۵۲ اد ے
اجن (غيرفمددار)	C.P or	۵۲
آواره خیال مخف کوفتوی دیے کاحق نہیں	۵۲ لغوی واصطلاحی معنی	۵Y

متوات (حدیث کی ایک اصطلاح) ۵۹	عبد نبوی میں مباہلہ کا واقعہ
مثقال ٥٩	کیامبللہ کا حکم آب بھی ہاتی ہے؟
جديداوزان ميں مثقال كاوزن	مختوب (مطلقهٔ بائنه) ۵۲
۵۹	منح (فروخت کی جانے والی چیز) ۵۷
اسلام میں مثلہ کی مما نعت	🔾 اگرایک طرف ہے تمن ہو اور دوسری طرف سے سامان؟ 🔻 ۵۷
جنگ میں تکریم انسانی کی رعایت	اگرایک طرف ہے مثلی ہی ہواور دوسری طرف ہے تیمی ؟ ۵۷
جانوروں کے ساتھ بدسلوکی کی ممانعت	اگر دونوں طرف ہے ایک ہی طرح کی چیز ہو؟
قصاص صرف تکوار ہے	عري ا
١٠ (الله الله الله الله الله الله الله ال	متاركة عراد
مثلی اورقیمی کافرق	كيامتاركه كے لئے زبان ہے كہنا ضرورى ہے؟
ن فیمی کب مثلی کے علم میں ہوجاتی ہے؟	۵۷
ن مثلی اشیاء کے احکام	منشاب (أصول فقد كي ايك اصطلاح) عدم
المحاف (أصول نقد كي الكي اصطلاح)	
لغوى معتى العوى معتى	تعریف
اصطلاحي معنى	معنی کے اعتبارے متشابہ
مجازاورمعنی حقیق کے درمیان مناسبت	کیفیت کے اعتبار سے متثابہ
٥ مجاز كاتفكم	متشابه كاحكم
بيك وقت حقيقي ومجازى معنى	اہل علم کے یہاں اس اصطلاح میں توسع
عموم مجاز	منتحم (مطلقه کورخصتانه)
Yr CA	مختلف مطلقة عورتوں کے لئے متعہ کے احکام
لغوى واصطلاحي معنى المعنى	۵۸ متعه کی مقدار 🔾
مجبوب کا فنخ نکاح	زیادہ سے زیادہ اور کم ہے کم
الله الله الله الله الله الله الله الله	متعه — ایک صن سلوک
ووسرے کی زمین سے پانی لے جانے کا مسلہ	متقوم (شریعت کی نگاہ میں قابل قیمت) م

12	(ایک نقهی اصطلاح)
محراب وسط ميں ہو	جگہ کی تبدیلی ہے مجلس کی تبدیلی
محراب کے اندر نہ کھڑا ہو	کام کی تبدیلی ہے مجلس کی تبدیلی
محراب ہے ہٹ کردوسری جماعت	اعراض وگریزے بھی مجلس کی تبدیلی
المب الم	جُلُ (اُصولِ فقد کی ایک اصطلاح) ۲۴
حجاج كاوادى محصب مين وقوف	لغوى واصطلاحي معنى
وادئ محصب كامقام	عم ۱۳۰۰
مخطول (ممنوع) ۲۷	بخون (پاکل) بخون
ا أصول نقد كى ايك اصطلاح) عدم	YM US
تعريف ۲۷	بگوس کاشکاراورذبیجہ
اگر محکم ومفسر میں تعارض ہو؟	بوں کے دوسر سے کھائے 10
محکم کی ایک اور تعریف	اگرخود مجوں کھانے کے حلال ہونے کی اطلاع دے؟ 10
خابره	مجوں سے نکاح جائز نہیں
مخابره اور مزارعة	انجهول ۷۵
مخابره كامادة اهتقاق	ن مجهول النب ٢٥
اغلام کی ایک صورت) ۲۹	ن معامله میں عوض کا مجبول ہوتا 💮 معاملہ میں عوض کا مجبول ہوتا
مُد (ایک پیانہ)	٥ محدثين كي اصطلاح مين
موجوده اوزان میں	ن مجبول کی تین قسمیں ۲۱
ورک (ٹروع سے ٹریک نماز) میں ا	کا قلب (بٹائی کی ایک ناجائز صورت) ۲۲
49 E	غله کے بدلہ کیتی
٥ سب سے افغل شمر	متعین مقدار پر بٹائی
زمین کاسب سے اشرف صد	خفر (قريب برگ فخض) ٢٢
مالكية كانقطة نظر	قریب برگ کی علامت
جمهور کی رائے	ال موقع كي متحبات
8 1 224 F	

0 اگر بیجنے والے نے دھو کہ دیا؟	٥ مدينه منوره کانام
نقداوراُ دهار قیمت میں فرق	ن مدینه کی حدود
ن تع ياوعده تع	٥ کيامديندرام ۽؟
مراطلی (نقه مالکی کی ایک اصطلاح)	حنفيه كانقط نظر
رائق (قريب البوغ) م	ن مدینه میں قیام کی فضیات
عرم ابعقت	مجد نبوی کے توسیع شدہ حصہ کا حکم
٥ مرا ہق كاتھم	ن مدینہ کے پچھ مبارک مقامات ۵۱
40	رياض الجنه
40	جنت البقيع
دیاری) کا	۷۲ (J.)
نیاری کاعذاب ہوتا ضروری نہیں	ندی سے مراد
ن مریض اوراس کے احکام	ندی وقذی میں فرق
ن بینه کرنماز ن	ندى سے وضوء كا وجوب
ن کرنماز کرنماز کا	نجس ہونے پرا تفاق
اثاره مے نماز کے	پاک کرنے کا طریقہ ۲۲
٥ متفرق مسائل	مِزَةَ (عورت) تَرَاقًا
ن مریض اور جماعت	رابحہ (نفع کے ساتھ فروخت) در
نماز کے درمیان بیار ہوجائے	لغوي معنى 42
ن درمیان میں صحت ہوجائے	اصطلاحی تعریف
🔾 امام مرض کی وجہ ہے بیٹھ کرنماز اداکر ہے	مرابحه ټوليداور مساومه مين فرق
ن مریض اور روزه	مرابحد سابق معامله براوط
ن مریض کے لئے ج میں سہولتیں اور	اگرسلائی وغیرہ کی وجہ سے قیت زیادہ پڑ جائے؟ ۲۳
ن مرض وفات سے مراد	۵ درست ہونے کی شرط ۲۳
,,==::0)	2) 023.23

۸۳	اگریٹائی میں مقدار متعین کردے؟	ن مرض و فات کی طلاق
۸۳	اگرز مین کاکوئی حصہ مقرر کردے؟	٥ مرض وفات ميں اقرار
۸۳	ن بٹائی دارے متعلق احکام	٥ وصولي دين كا قرار
۸۳		ن مرض وفات كابهه، صدقه اوروقف
۸۳	بیمعاملدلازم ہے	مرور (گذرنے کاحق)
۸۳	مدت ختم ہوگئ اور کھیتی تیار نہیں	شارع عام كاهم
۸۵	فریقین میں سے ایک کا انقال ہوجائے	مملوك راسته
۸۵	اگرمعاملہ فاسد ہوجائے؟	
۸۵	مزايره (ذاك لاكريجا)	
۸۵	ڈاک نگانا جائزے؟	ر او فر می اوردت پر لکے ہوئے کھل سے فرودت) ۸۱
٨٥	مزولف (ایک مقام کانام)	لغوى معنى الم
۸۵	ن قيام مز دلفه كاتقم	مزاید حرام به الله می الله الله الله الله الله الله الله الل
۸۵	(درخت کی بائی)	35.302367
۸۵	🔾 مشروعیت اوراس میں فقہاء کا اختلاف	Ar CU
AY	ن شرطین	مزاح اوراستهزاء
AY		رسول الله صلى الله عليه وسلم كامزاح فرمانا
	ماوم	مزاح میں جھوٹ جائز نہیں
AY	لغوىمعنى	مزاح مين افراط ما المراه من المراه من المراه المراه
AYELRE	اصطلاحي تعريف	مزارعت (بنائرواری)
AY-	مساومه،مرابحه،توليهاوروضيعه كافرق	بٹائی کےسلسد میں امام صاحب اور صاحبین کا نقطہ نظر م
٨٧	مسبوق المعادية	ن مزارعت كاركان
	ن تعوذ اور ثناء كب پڙھے؟	نائی داری درست ہونے کی شرطیں
	ن باقی رکعتیں ابتدائی رکعتیں	٢٥ چير صورتين اوران كاستكم

تغمير مجديين حلال پيين ہي استعال ہوں	0 امام كے قعد وَاخِره مِن تشہد كے بعد كياپڑھے؟
لرحرام روپیہ ہے مجد تغمیر کی؟	0 امام كسلام پھيرنے كے بعد كياكرے؟ ٨٧ أ
تغمير مين غيرمسلم بھائيوں كا تعاون 💮 ۹۲	ن سجدهٔ سهومین امام کی اتباع
ندوول كا تعاون ٩٣	ن چارصورتیں جن میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے 🔻 🔥
عصب کی زمین پرمجد کی تعمیر ۵۳	0 اگرامام مسبوق کونائب بناوے؟
ترستان میں مبحد کی تعمیر وتو سیع	متخاضہ ۸۹
۲ مساجد کی تزئین و آرائش	مخب ۸۹
رائش میں غلو ۹۴	. 19
ماندوحالات کی رعایت	
یوارول پرنقش ونگار ۹۴	ن تعمیر مجد کی اہمیت 🔾 🐧
ماجدکوکی کے نام ہے موسوم کرنا م	کعبہ کاتقیر ۸۹
م مجد میں داخل ہونے کے آ داب	قباین تغیر مجد ۸۹
م مجد کے آواب	مجد نبوی کی تغمیر ۸۹
نية المسجد	00-
سجد مين وضوء، استنجاء وغيره	امام ابو یوسف کی رائے ۔
بجد کی دیواروغیرہ ہے مٹی پونچھنا مھ	
تجد میں تھو کنا ۔۔۔۔	متاخرین کی رائے
الت جنابت ميس متجد ميس داخل ہونا 90	O مجد ہونے کے لئے عمارت ضروری نہیں • • • •
بودار چیز کھا کر مجد آنا	ن تحت الفرى سے آسان تک مجد
وڑھی اور جس کے زخم سے بوآتی ہو	
گریٹ، بیری پینے کے بعد کے ابعد	S. Carlotte and Ca
بے شعور بچوں کی متجد میں آمد	The state of the s
تجديين خريد وفروخت ،شعر گوئی اور گفتگو	مكتب اوربيت الخلاء مجد كے علم مين نہيں!
	§ 8 9 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0 0

٥ مجد مين سونا	اصولِ نقدی ایک اصطلاح) ۱۰۰	1
مجد میں اخراج ریح	تعريف	1
🔾 کسی مسلمان کومسجد ہے رو کنا درست نہیں!	كيامشترك الفاظ كاوجود ہے؟	,
مجدين جگه کی تخصيص	بریک وقت ایک سے زیادہ معنی مرادلیا جانا ا	1
ماجد مِن تعليم	ا ا	
تعلیم کے لئے مسجد کی اشیاء کا استعال م	مشترک ہے مؤول	
ماجدين چاغان	مشترک اور مجمل میں فرق	
ن متفرق احکام		
مقدمات كا فيصله	مشترک میں تاویل کی مثال	
مزاؤل كالراء	(أصول فقد كي الكي اصطلاح)	- 1
غيرمسلموں كا داخله	تعریف ومثال	- 1
درس وتذكير	1.1	1
ذكر بهآ واز بلند	مصادره (ظلما مال لينا)	
بھیک مانگنا	مصادره اورغصب میں فرق	
وینی اغراض کے لئے اعانت کی اپیل	ایے مال میں زکو ۃ کا حکم	
گھر کی متجد	المائي	
افضل محبد	لغوي معنى	
99	مصافحہ کی فضیلت	
اسکین	مصافحه متحب ب	
اپنی کی تکای کی جگه) است	مانیہ عبہ نازوں کے بعد مصافحہ O	
	42	
	٥ مصافحه کامنون طریقه	
مثاع (مثرک چز) م	ن دوہاتھوں ہے مصافحہ کی دلیلیں اوس	
مثاع براد	امام بخاری کا نقطهٔ نظر	

مصالح مرسلہ کے لئے شرطین	ید کے لفظ سے غلط قبی
ن مصلحت اورمقاصد شریعت میں ہم آ ہنگی	ایک ہاتھ ہے بھی جائز
ااات أمورتعبدي نه بول	مولا تا گنگوہی کی رائے ۔
ن دفع حرج ياهظ شريعت مقصود مو	علامہ شمیریؓ کی رائے 🔰 😘
١١٥م غزالي كي تنقيحات	مصالح مرسله
ن خلاصة بحث	٥ مصلحت عراد ٥
اگرمها کے اور نصوص میں تعارض ہو	ن شریعت میں مصلحت کی رعایت 🔾 🔾
نقهاء کے نقاط نظر 🔾 فقامانظر	٥ غالب مصلحت كور جيح ٢٠٠
معر (شير) ۱۱۹	ن شریعت کے مقاصد ۱۰۲
٥ مفرے مراد 💮 💮 ۱۱۲	احکام شریعت کے مدارج
HY. PIN	ن ضروريات ١٠٤
ن مصراة كے لغوى معنی	٥ ماجيات
ن دهو کدوینے کے لئے دود ھرو کے ہوئے جانور کا حکم	٥ تحييات ٥
نفيه كانقطه نظر نظر	معالح مرسله ۱۰۸
مضاجعت (ایک ساتھ ہونا)	ن مصالح ملغاة
🔾 جب بستر الگ کردینا ضروری ہے	مصالح معتبره
مضاربت	٥ مرسل مصلحتیں ٥
نغوى واصطلاحي معنى كاا	معتبر ہونے کی دلیلیں
فبوت ۱۱۷	مالكي نقطة نظر ١٠٩
ن مضاربت کی حکمت ن	احناف
اركان	מול.
درست ہونے کی شرطیں	شوافع ۱۱۲
ن عاقدین وکیل بنانے کے اہل ہوں 🔻 🔾	٥ عملاً مصالح مرسله كے معتبر ہونے پراتفاق

	T and the second	
س المال كرنسي مو	۱۱۹ سرماییکاری کاحق	irr .
مل سر ماييمعلوم ومتعين جو	اا مضاربت فاسد ہوجائے	irr.
رما مي نفته مونه كه دّ بن	١١٩ مضاربت عقدلازم نبيس؟	irr
ر ما بیمضارب کے حوالہ کردے	۱۱۹ مضاربت ختم ہونے کی صورتیں	Irr
ع میں دونوں کی شرکت ہو	۱۱۹ (چاندى برى موئى چيز)	Irr
ع کا تنا سبه متعین ہونہ کہ قطعی مقدار	١٢٠ ح. برتن ميں چاندي سونا جرا ابوا ہو،اس كا تھم	irr
300 te	۱۲۰ مضمضم (کلیکرنا)	Irr
	المطل (المول)	ITM
ين، پھروكيل، پھرشريك	Ir•	
رمعامله فاسد ہوجائے	٥ ثال مؤل کی ممانعت	Ira
نمارب سرمامیکار کی خلاف ورزی کرے	المحالی (أصول نقه کی ایک اصطلاح)	Iro
راصل سرمایه میں بھی نقصان ہوجائے	١٢٠ ا مطات	Iro
بت کی دونشمیں	١٢٠ اگرخطاب البي مطلق بو؟	Ira
بت مطلقه میں مضارب کے تصرفات	الا المقدمو؟	Ira
ب کی اور سے مضار بت کرے	۱۲۱ اگرایک جگه مطلق اور دوسری جگه مقید جو؟	Ira
فات بلاصراحت جائز نبيس	۱۲۲ سبب اور هم مختلف مول	Iro .
فات صراحت کے باوجود معتبر نہیں	۱۲۲ سبب اورهم ایک بول	IFY
ضاربت	۱۲۲ هم مختلف بوسب ایک بول	174
له کی تحدید	۱۲۲ هم ایک بوسبب مختلف	Iry
نخاص وافراد كالعيين	۱۲۲ معانقه	IFY
ل کی تعیین	۱۲۲ معانقه کا ثبوت	ITY
ت کی تحدید	۱۲۳ فقهاء كانقطه نظر	Irz .
را نطوقیود کے سلسلہ میں بنیادی اُصول	۱۲۳ نفرمرم سے معانقہ	11/2
ب کے حقوق	۱۲۳ 🔾 معانقه کی ایک فتیج و تا جائز صورت	172

مفقور	معاوضه (لين دين)
ن مفقود سے مراد	ن معاملات کی دوصور تیں
ن مفقود کے مال کا حکم	معاومها
🔾 مفقو د کے مال ہے متعلقین کا نفقہ	کی سالوں کے لئے درخت اور باغ کوفروخت کرنا ۱۲۷
ن مفقود کے مال میں میراث	
ن کتنی مدت کے بعدوفات کا تھم لگے گا؟	معرف (کان)
نکاح مفقو د کی بیوی کا فنخ نکاح	ن زكوة كامئله
نقه ما کلی کی تفصیلات ۱۳۲	الكيكاسك ١٢٨
اگرمفقودنے مال نہ چھوڑ اہو؟	ن شوافع کی رائے
مُعْلَى (ديواليه)	نظر ١٢٩ القطة نظر
مغوضه (جب عورت كوحق طلاق سون ديا گيامو)	ن کان کن مزدور کی موت ہوجائے ۔
مغبوم (أصول نقدى ايك اصطلاح) ١٣٣٠	محدوم
منطوق	ن معدوم عمراد
ن مفهوم موافق	ن معدوم في كي بيع
ن مقبوم مخالف	۱۳۰ نام دونی
ن مفہوم مخالف نے معتبر ہونے کی شرطیں	نغوى واصطلاحي معنى ١٣٠٠
مقاصه (دين كاادل بدل)	ن شریعت کی مامورات سب کی سب معروف ہیں 🔾
مقالیفیم (سامان سے سامان کی فروخت) ۱۳۷	معصوم (لائق هفاظت واحرّام)
منتنعنی (اُصولِ نقدگی ایک اصطلاح) . ۱۳۷	ح ربی کی جان و مال کا تھم
الله الله الكويم	مفاوضه (شرکت کی ایک قتم)
172	مفسر (أصول نقه كي الكي اصطلاح) ١٣٠
172	ن تعریف ن استا ن مفرکا تکم ن استا
0 سب ے افضل جگہ	ن مفسر کا حکم

IM	وقت وجگه وغيره کی قيد	12	🔾 مکہ میں داخل ہونے کے آواب
ומו	منافع میں میراث نہیں	IFA	🔾 مكه ميس بلااحرام داخل موتا
. 161	ما لک کوسپر دگی ضروری ہے	IFA	بلااحرام داخل ہونے والوں کے لئے حیلہ
ım	حفاظت کے اخراجات کی ذمہ داری	IFA	ڈ رائیوروں کے لئے حکم
IM	مدت گذرنے کے بعد واپسی	129	
ומו	(ایک مقام کانام)	1179	
Irr	ن منی کامحل وقوع اور پیائش	1179	تعريف
Irr	منابذه (رقع کی ایک خاص صورت)	1179	ريى ضخ زرقاء كانقطه ُنظر
ırr	مناسب (أصول فقد كى ايك اصطلاح)	129	ن ملک کی دوقتمیں
IMT	مناسخه (علم الفرائض كي ايك اصطلاح)	1179	لمكتام
IFF		100	0اباحت
IM	مختلف (گلاگھونٹ کر مارا گیا جانور)	100	اباحت اورملكيت نفع ميں فرق
		164	🔾 ملکیت تامه حاصل ہونے کے اسباب
IFF	مندرب	16.	مباح چیز کاحصول
IMP -	مندیل (رومال)	16.	عقد کے ذریعہ ملکیت
100	وضوء کے بعد تولیہ استعال کرنے کا حکم	16.	نیابت کے ذریعہ ملکیت
164	منعت	100	مملوكه في مي اضافه
100	منفعت کی ملکیت اور حق میں فرق	100	ن ملكيت تامه كي خصوصيات
100	منقول	1100	دائمی ملکیت
166	O مال منقول وغيرمنقول 	ırı	ما لك كوتصرف كالوراحق
166		IM	ضائع ہوجائے تو تاوان نہیں
166	نی	161	ن منافع کا ما لک ہونے کے تین ذرائع
166	عنسل كاوجوب	161	ن منافع مے متعلق چندا حکام

ن مبرکی کم ہے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار	است جياناپاک ۽؟
ن مختلف حالتوں میں مہرکے احکام	موات (أنآده زيين)
مېرمتعين ہواورخلوت ہوگئ	الت
مېر متعين ہواورخلوت نه ہو	ira ·
مېر متعين نه موادرخلوت موگني مو	ن موت کی تمنا
مېر متعين مواور خلوت کي نوبت نه آئے	المنافع المناف
مهر میں اضافہ وکی	مرزق (فقدوعدیث کی ایک اصطلاح) ۱۲۵
جن خواتین کے لئے متعدمتحب ہے	مؤلفة القلوب
ن دوحالتون مین مشروط مبرکی مقدار	المرائح المرائح
٥ مېرش	مولي الموالات
مېرشل سے مراد	STREET, STREET
اگرمبرش کے بارے میں اختلاف ہوجائے؟	
ن مېرمغېل اورمؤ جل	ורץ
کیاعورت تاادا کیگی مہرا پے نفس کوروک عتی ہے؟	مهری حثیت
اگرمقدارمبر میں اختلاف ہوجائے؟	 مہراوراس کا وجوب مہر کے دس تام
نكاح فاسد كي صورت مين مهر كاحكم	مبر کے دل نام فقیمی تعریف
شبد کی بنا پروطی کی صورت میں مہر کا حکم	وجوب مهر كاثبوت ١٥٧
101	اگر نکاح میں مہر نہ ہونے کی شرط ہو؟ ۱۳۷
مرنے کے بعد کیا کیا جائے؟	اگرزندگی میں مہرادانہیں کیا؟
پر وسیول اورا ہل تعلق کو وفات کی اطلاع ۱۵۲	کون ی چزیں مہر بن عتی ہیں؟ مادی کے اس استان کا استان کے استان کا استان کی جات کا استان کی میران کا استان کا اس
مردہ کے پاس قرآن شریف کی تلاوت	تعليم قر آن اورمبر
لاش کی متقلی	معلوم ومتعین ہونا ضروری ہے
بلااجازت دوسرے کی زمین میں تدفین میں ا	اتمه ثلا شكانقطة نظر ١٣٨

(مردار)	100	٥ موانع ميراث	100
مدينة اورميت	100	قتل -	10Y
ن پاک و تا پاک کا کام	100	اختلاف دين	۲۵۱
يانی کا جانور	100	اختلاف دار	IAY
خشكى كاجانورجس ميں خون ينه ہو	ior	غلامى	rai
خشكى كا جانورجس ميں خون ہو	100	ن مردول میں میراث کے حقدار	. Yal
سینگ، مڈی وغیرہ کا حکم	100	ن خواتین میں میراث کے حقدار	rai
دودهاور چرا	IOM	🔾 ورثاء کی چارشمیں	104
ن مردار کی خرید و فروخت	ior	ذوى الفروض	104
E	o lor Sold	عصب	104
قانون ميراث مين اسلام كاعدل واعتدال	IOM	دو هری حیثیت	104
ن متروكه معلق جارهوق	ior	ن ورشه کے احوال	102
تجهيز وتكفين كاانتظام	100	شو پر	IOA
دَين کي ادا کيگي	100	بيوى	IDA
وصيت كي يحميل	100	باپ	101
تر که کانشیم از که کانشیم	100	واوا	101
ورثاء میں ترتیب	100	بان ا	101
اصحاب فرائض	100	دادىونانى	101
نسبى عصبه رشته دار	100	بيثي	101
اگرعصبات نه مول؟	100	پوتی	109
اگر ذوی الفروض بھی نہ ہوں؟	100	ماںشریک بھائی	109
اگرذوی الارجام بھی نہ ہوں؟	100	سگی بہن	109
بيت المال	100	باپشريک بهن	109
	The second second		

וארי	اگر کی کی زمین میں بلااجازت دفن کردیا جائے؟	109	ماں شریک بہن
ואר	اگر کوئی قیمتی سامان رہ جائے؟	14+	ن عصبه کی تین صورتیں
ואר	اگرمیت کا زُخ درست نه بو؟	14+	عصبينفسه
וארי	ن قبر پرنماز جنازه	14+	ن عصبه بغیره
ואר	اگر بغیر شل کے فن کردیا گیا ہو؟	14+	🔾 عصبه مع غير ٥
171	🔾 قبرستان میں مسجد	14+	ب مجوب
140	🔾 کفن چورکی سزا	14+	حجب نقصان
140		141	حجب حرمان
IYA	ني كاما خذ	- 141 -	
144	ن نی اور دسول میں فرق	141	میل کی مسافت
144	انبياء كي عصمت	IT	ميلين اخضرين
IYY	کیره کاار تکاب میره کاار تکاب	IYF .	میلین اخضرین کے درمیان فاصلہ
142	خسيس افعال كالرتكاب	ITT	(57)
142	گفرىيةول وفعل	145	آگ میا حات میں داخل ہے
142	حبوث عمرأ ياسهوأ	145	آگ میں جلانا آگ میں جلانا
142	صغائر کا صدور	ואר	چلنے کی وجہ سے یا کی
142	راتيس اورلغزشيں	IYE	
172	ن سهوونسيان	IYP.	ناقه (اونځنی)
142	0الإنت انبياء	IYE	النات (برا)
. AFI	ن شاخم رسول کا توبه ن شاخم رسول کا توبه	145	نباتات اصلاً حلال بين
AFI	٥ تنهاء <u>ک</u> فضلات	ואר	عبا نات العلاطلان بين تين صورتون مين حرمت
IYA	ن نیندناقض وضو نهیں	וארי	ین سورتوں میں رخت کے سورت کا میں اس کا میں کا رکھنے کا اس کا میں کا رکھنے کا اس کا میں کی گور کی گور کی کا میں کا
		S 10	
MA	🔾 انبیاءادران کے خاندان کے لئے زکو ۃ	146	🔾 تدفین کے بعد قبر کھو لنے کا حکم

انبياءاورميراث	149	نجاست مرئيه وغيرم رئي	14
ن انبیاء کے مال میں زکو ۃ نہیں	144	ن مرئی نجاست کودور کرنے کا طریقہ	IZT
	179	ن غیرمرئی نجاست سے پاکی کاطریقہ	121
لغوى واصطلاحي معنى	179	نے گھڑے وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ	140
نبیذ کی حلت وحرمت	179	نجاست غليظه وخفيفه	IZT
تشمش اور محجور کی شراب	14.	نجاست غليظه كاحكم	IZT
فتو کا امام مُمَّرِ کے قول پر	14.	درجم كاوزن اورمساحت	120
جو، گيهول وغيره کی شراب	14.	نجاست خفيفه كاحكم	IZT
ن بعض برتنوں کے استعال کی ممانعت پھراجازت	. 14.	جامداورسيال اشياء كافرق	120
ن نبیذتم سے وضوء	14.	ن مختلف نجاستیں	ILM
امام الوصنيفة كارجوع	141	انبان کے فضلات	IZM
25	141	حرام جانوروں كافضله	120
نتن (سرى موئى چز)	141 -	حلال جانوروں كا فضله	120
سر ی ہوئی چیز کھانے کا حکم	141	پر ندوں کی بث	ILT .
(tu) (tu)	121	مرداد المالية المالية المالية المالية	ILP
خوشی کے موقع پر پیسے یاشیر بنی لٹانا	121	مور ده الهدام المالية والكالدة	120
حنفيكا نقط نظر	121	, or	120
دوسر نقتهاء کی رائے	141	كتااور درندول كاحجمونا	140
تكاح كيموقع ب	121	شراب	140
٥ متفرق احكام	147	نجاست كا دهون	140
لٹانے کے بجائے تقتیم	14	مستعمل يانى	140
نجاست (ناپاک)	141	⊙ نجاست دورکرنے کے ذرائع	140
نجاست حقيقي وحكمي	14	نجاست حکمی زائل کرنے والی اشیاء	120
	and the second		

		1	
141	🔾 روز ہ کی حالت میں بلغم نگل لے	120	نجاست حقيقي
141		120	بإنی اور سیال اشیاء
	Talanta P	140	يو نچصنا
141			
141	لغوي معتى	120	کمرچنا
141	اصطلاحي معنى	140	خثك موجانا
		140	نایاک زمین سو کھنے کے بعد دوبارہ تر ہوجائے؟
121	مشروعیت کی دلیلیں	140	علنے کی وجہ سے یا کی
141	0 اركان		
141	شرائط	124	ناپاك منى كايرتن
	نذر ماننے والے ہے متعلق شرطیں	124	تنورنا یاک یانی سے یو نچھاجائے
141		124	حقیقت کی تبدیلی
149	نذرمانی ہوئی ہی ہے متعلق شرطیں		
149	و جودممکن ہو	124	د باغت وذ نخ
149	الله بي تقرب كاذر بعيه مو	124	يا في تكالنا
127		124	ن پٹرول سے نجاست کا ازالہ
149	معصيت كي نذر كاعكم	1.4	0 كاغذ ب استنجاء
149	میاح کی تذر	124	
149	جوعيادت مقصود نه ہواس كى نذر	124	🔾 نجاست حقیقی و حکمی میں پاک کرنے کے اعتبار سے فرق
		144	🔾 کیایا کی کے لئے نجاست پریانی ڈالناضروری ہے؟
149	اعتكاف كى نذر ہے متعلق ایک شبہ		
149	جس کا ما لک نہ ہواس کے بارے میں نذر	122	
149	ما لک ہونے کی شرط پرنذر	144	نجش کے معنی
		144	نجش کی مما نعت
14.	فرض وواجب كى نذر		
14.	🔾 ممنوعه اوقات میں عبادت کی نذر	122	خ (ذنخ کی ایک خاص صورت)
14.	ن بینے کی قربانی کی نذر	144	اصطلاحي معنى
			ر الغ
1/4	ن پیدل مج کرنے کی نذر	122	فخامه بنخاعه (بلغم اوررينك)
1/1	ندر میں استہاء	144	بلغم اورتھوک پاک یا تا پاک؟

IAA	ن كاثبوت	IAI	ن نزرمانخ کا تکم
1/4	ن ننخ جانے کے ذرائع	IAI	نزيار
1/4	شارع كى صراحت	IAP	٥ اگرنڈرپوري كرنانہ چاہے؟
1/9	صحابي كي اطلاع	IAT	"جھ پنذرے" کا حکم
149	تاریخ کے علم ہے	IAT	نذركى شرط معلق مو؟
1/4	اجماع أمت	IAT	نذر پوري كرناكب واجب ہے؟
1/4	متاخرالاسلام راوی کی روایت	IAT	اگرنذر معلق هو؟
19+	قرآن کی موجودہ ترتیب سے شنخ کا فیصلہ	IAT	كى خاص جگه ب متعلق مو؟
19+	ن ننځ ہے متعلق شرا کط	IAT	وقت مے متعلق ہو؟
19•	ن جن نصوص میں شنخ کا احتمال نہیں۔	IAT	(ادائيگي فورآواجب، يابيتا خير؟
191	ن ننخ کی چارصورتیں	IAP	ن حكم كاعتبارى نذركى جارصورتين
191	قرآن کالنخ قرآن ہے	IAT	طاعات کی نذر
191	مدیث کاننخ مدیث	IAT	معصيت كي نذر
191	آیات سے احادیث کالخ	IAT	مروبات کی نذر
191	احادیث ہے آیات کا ننخ	in	مباحات کی نذر
195	ن تلاوت وحكم كاعتبار الشيخ كي صورتين	IAT	نسام (مورتین)
195	تلاوت وحكم دونو ل منسوخ	IAM	عورتوں پراسلام کےاحسانات
195	تلاوت باقی جهم منسوخ	IAM	مردوں اور عورتوں کے درمیان کن احکام میں فرق ہے؟
195	هم باقی ، تلاوت منسوخ	IAY	6
195	کیاشرط وقید کااضافہ بھی کنے ہے؟	IAY	لغوى واصطلاحي تعريف
191	ن قرآن مجيد مين شخ کي تعداد	IAZ	ن تخصیص اور قید بھی ننخ ہے
198	١٥ ا كام يرتخ كار	IAZ	ن فخاور تخصیص میں فرق
190	ننخ صریحی	IAZ	ن کلدین کاشبہ

نشخ ضمنى	190		194
نشخ کلی	191		194
نخ برئی	190	وضاحت كاعتبار ع كلام كى جارتهين	194
	190	نص سے مراد	194
حفظنسل — شريعت كاايك اجم مقصد	190	نفس كاحكم	194
ن نسل پروقف	191	اگرنص اورمفسر میں تعارض ہو؟	194
کیالژ کیوں کی اولا ڈسل میں داخل ہے؟	197	عبارة النص	194
	190	اشارةانص	191
	190	اقتضاءالنص	191
اليان	190	اگر دلالت کی ان صورتوں میں تعارض ہو؟	194
معنی ومراد	190	نطق (بولنا)	199
نسیان اور سہو نسیان اور سہو	190	گونگے کے حق میں اشار ہ نطق کے قائم مقام ہے	199
سیاح، دور ہو بھول کی وجہ سے گناہ معاف ہے	190	گوا بی واقر اراورنطق	199
.ون دبیرے ماہ مات ہے نماز میں	190	bi Di	199
روزه میں	190	نظرلگنا	199
بھول کرنہ کرنے والے فعل کی تلانی	190	نظر لَكْنَ كاعلاج	199
بون وجه رف روي عن وتهم اور طلاق	190	نعاس (اوتکهنا)	r
منوعات احرام كاارتكاب	190		r
بھول کرمو جب حدفعل کاار تکاب	194	وضوء مين تعلين برسح	r
علامہ جرجانی کی رائے	197	٥ جوتے میں نماز	r
عزالدین بن عبدالسلام کی چیثم کشا بحث	197	ر نفال	r+1
نش ا	197	لغوى واصطلاحي معني	r+1
لغت اورا صطلاح میں ناشز ہیوی کا حکم	197	جوخون اسقاط کے بعد آئے	r•1

نفاس کی مدت	r+1	نفقه میں شامل چیزیں	r+4
حنفيه اورحنا بله كانقطه نظر	r-1	٥ فرراك	r+4
مالكيه وشوافع كارائ	r+1	كيا كها نايا يكاموا؟	r.4
کم ہے کم مدت نفاس	r•r	خوراک کی مقدار	r+4
حافظا بن رشد كاتسامح	r+r	🔾 سالن — نوعیت اور مقدار	r. 4
جن أمور ميں حيض ونفاس كے احكام ميں فرق ہے؟	r+r.	سالانه، ما بانديا يوميه	r.4
نفاق	r•r	کھانے ہے متعلق دوسری ضروریات	r. 4
منافق اورزنديق	r+r	٥ پوشاك	Y+4
الفقي	r•r	لباس میں عرف کی رعایت	1.4
لغوى معنى	rom	سال میں کم ہے کم دوجوڑے	r
رخشري کي نکته خي	r.r	موکی کپڑے	r.4
اصطلاحي تعريف	r.r	جوتا، چل، موزے	r.L
ن خودا پنانفقه	r•r	٥ آرائثی اشیاء	r.4
ن قرابت داری کی وجہ سے نفقہ کا وجوب 🔾	r+r	ن بسرّ اور فرش	r.L
نفقه -جس مضرورت پوري موجائ	r-1"	گدےاورلحاف	1.4
ن بیوی کا نفقه	r•1"	شامى كى أصولى وضاحت	1.4
وجوب نفقه کی وجه	r•r	٠٠ الله	r.A
نفقه - نكاح صحح كى وجب	rep.	كرابيوعاريت كامكان	r•A
🔾 جب بيوي نفقه کي حقد ارنہيں ہوتی!	r•0	مكانكامعيار	r+A
مريضه كانفقه	r.6	غير مشترك مكان	r.A
زمانة فج كانفقه	r-0	مشترك مكان كى مختلف صورتيس اوران كاحكم	r-A
ن ناشزه کا نفقه	r•0	صالحين كاپروس	r.A
ناشزه بحراد	r•0	بیوی کےرشتہ داروں کا قیام	r•A
ملازمت پیشه خواتین کاحکم	r+0	بیوی کی والدین سے ملاقات	r-9

ضرورت کے لئے والدین کی تیارداری	r+9	بهوكانفقه	rir
ن خادم کا انظام	r+9	🔾 نفقه میں والدین کوتر جی ہے یا اولا دکو؟	210
ن خادم كا نفقه	r+9	⊙ والدين كا نفقه	rir .
سهولت بخش مشينول كانظم	r+9	والدين كانفقه كبواجب ٢٠	rir
🔾 پکوان اورگھریلوکام	r+9	نفقه ببقدر كفايت	rim
ن گذرے ہوئے دنوں کا نفقہ	r1+	اگروالدین میں سے ایک ہی کی کفالت کرسکتا ہو؟	rim
واجب ہونے کی صورتیں	r1+	كالخالات ا	rim
حفيه كانقط نظر	r1+	ن سوتیلی مان کا نفقه	110
		ن خادم كانظم	ria
جمهور كانقطه نظر	P1+	🔾 دادا، نا ناوغیره کا نفقه	ria
اگر پیشگی نفقه ادا کردیا اور نفقه کی مقدار نہیں رہی ؟	11.	🔾 تنها اولا و — نفقه کی ذیمه دار	ria
نفقه کب ساقط ہوجاتا ہے؟	11+	🔾 دوسر بےرشتہ داروں کا نفقہ	ria
 اگرقبل از وقت بیوی نفقه معاف کروے؟ 	PII	نفقه واجب مونے کی مقدار	riy
نفقه میں کس کا معیار معتبر ہے؟	rii	ن متغرق اجم احکام	riy
) اولا د كا نفقه	rii	خوش حال (پر) سے مراد	riy
باپ مالداراور بچے نابالغ	rir	رشته داروں کا نفقہ کب واجب ہے؟	riy
باپ مالدار ہواور نے بالغ	rir	گذرے ہوئے دنوں کے نفقہ پر قاضی کے فیصلہ کا اثر	112
باپ مختاج اور بچے نابالغ و مالدار	rir	نفقہ کے لئے غائب مخص کے سامان کی فروخت	112
باپ محتاج اور بيچ بھي محتاج و تابالغ	. rir	ن غلام كا نفقه	112
٠ اگر كفالت كى كوئى صورت ند ہو	rim	🔾 جانوروں کا نفقہ	riz
) اولا د کی اولا د کا نفقه	rim	🔾 جمادات کے حقوق	MIA
ن بچه کودوده پلانے کی ذمدداری	rir		MA
		لغوى واصطلاحي معنى	ria
كب عورت پردوده بلاناواجب ٢٠	rır		11/
ماں دودھ کی اجرت طلب کرے	rim	ن نقل شروع کرنے کے بعد تو ژنا	MA
26820	rim	 کیانفل شروع کرنے کے بعد واجب ہوجاتی ہے؟ 	MA
	I a		

جهور كانقطه نظر	جب نکاح کرناست ہے	
ج كمسئله مين اتفاق با	جب تکاح مروہ تر کی ہے	
	ن تعددازدواج كامسكه	
لغوى وا صطلاحي معنى	١٢٥ يجاب وقبول	
ن كرنى متعين موتى إوركبنين؟	ایجاب و قبول مے متعلق شرطیں	
راقم الحروف كى رائے	ن خطاورفون کے ذریعہ تکاح	
وقق	٢٢٥ كا يجاب وقبول كالفاظ	
مادى اور معنوى تقص	١٥ يجاب وقبول كاصيغه	
معمولي نقص اورغير معمولي نقص	ندان اور د باؤ کے تحت ایجاب وقبول	
Q. 5-	نبان سے ایجاب و قبول ضروری ہے	
	١١٥ يجاب وقبول مشروط ندمو	
ن معنوی نقص کا احکام پراثر	ن تکاح کی اجازت میں کنواری اور شوہر دیدہ کافرق	
نقی (تشمش کی خام شراب)	١١٤ ١٥ والمازت كب لى جائد؟	
ششش کی پکی شراب کا تھم		
	۲۲۸ کواه ضروری بین ۲۲۸ کاوصاف کاواہان کے اوصاف	
لغوى معنى		
	٥ موالح تكاح	
نقه کی اصطلاح میں	٥ سرالي نبت عرام رشة	
○ تکار کے بارے میں اسلامی تصور	רנוש למשותם	
اسلام سے پہلے عربوں میں نکاح کے طریقے	٥ عارضي حرمت كاسباب	
ناح کارغیب	دومرم ورو س كوركاح ش جي كرنا	
ن تاح کے مقاصد	٥ شرك اوراس ع تكاح	
ن مختف حالات من نكاح	٥ عم كاعتبار ع تكاح كى تين قسميل	
جب نکاح کرنافرض یاواجب ہے	rri क्षेत्र हैं हैं कि कि	

(
بجاب وقبول بذريعيه وكيل	
نولى كاكيا موا تكاح	ن فاح باطل اوراس كاتهم فا
نكاح كالمسنون طريقه	ن کار می کی کارکام
نطو به کود کیمنا ۲۳۶	ن کاح کوٹا بت کرنے کے طریقے 🔻 🔭 ۴
لا پ تکا ح	ن عارضی حرمت کے پکھاور اسباب
تجديش به ٢٣٧	دوسرے کی منکوحہ ٢٣١
ن اوروقت	جوعورت عدت ميل مو
طب	جس کے پہلے سے چار ہویاں موجود ہوں ۲۳۲ خ
عاقدين مين مطلوبه اوصاف	لعان کے بعد العان کے
کاح میں لین دین	٥ الكداور باندى ئاح
کلمات تبریک اور دُعا کیں کمات تبریک اور دُعا کیں	١٥ احرام كي حالت مين تكاح
عم کے اعتبارے نکاح کی تین قشمیں	ن ال الله الله الله الله الله الله الله
كاح فاسداوراس كاحكم	ن متعدام ہے
كاح بإطل اوراس كاحكم	ن کاح موت ۲۳۳ ت
كالحصح كالحام	ن کاح میں شرطیں ۲۳۳ ت
كاح كونابت كرنے كے طريقے	جوشرطيس حقوق نكاح كى مؤيد بين ٢٣٣
تکول (قتم کھانے ہے اٹکار)	جوشرطين احكام فكاح سي متصادم بين
ت مکول - فیصله کی بنیاد	جوشرطين نه مطلوب بين نيمنوع
کن معاملات میں تکول معتبر ہے اور کن میں معتبر نہیں؟	مالكية كانقط نظر ٢٣٣
۲۴۰ مور میں قتم نہیں لی جاسکتی	حنابله كانقط أنظر
تشوافع اور مالكيه كامسلك ٢٣٠	موجوه حالات كا تقاضه
٥ قتم پيش كرنے كاطريقه	ن کاح کی اہلیت محمد م
قاضی ہی کے سامنے اٹکار کا اعتبار	تكاح كاخياراور بالغ لؤكيال ٢٣٥
	P.

خاموثی انکار کے علم میں!	۲۳۲ تین اُصولی اختلاف	,
ہندوستان میں دارالقصناء کے لئے موز وں طریق کار	rmy ? ととこりしょっとときが0 rm	, 1
المائل (چروكابال اكمازنا)	۲۳۱ و تطبق كاختلاف نه كه أصول كا	. 1
نامصه اورمتنمصه	اسم فی شروام کے معنی ۱۳۲۱	. 1
ا گرعورتوں کوداڑھی مونچھاگ آئے	۲۳۷ ٥ فعل يرني كاار ٢٣١	,
اگرجهم میں کوئی تکلیف دہ اضافہ ہوجائے	۲۳۱ فیج لعینه کاشکم	t
الوح (مرده پردونا)	٢٣١ وصف غيرلازم كي وجه سے فتيح كائكم	•
جائزونا جائز صورتيس	()	,
انوحه کے لئے اجرر کھنا	۲۲۲ حی افعال سے ممانعت کی صورت میں	,
(نيز) المالك وا	۲۳۹ شرعی افعال سے ممانعت	•
نعاس، سنه اورنوم كافرق	۲۳۲ امام سرهی کی وضاحت	•
نیندی وجه عظم موخ	ra.	•
نينديمن جوافعال معترنبين	۲۵۰ معاملات میں نیابت	,
O جن احکام میں سویا ہوا مخص بیدار کے حکم میں ہے؟	۲۵۰ عبادات میں نیابت	,
نهب (اوث)	۲۵۰ مند عبدال کامند	•
كبرام اوركب جائز؟	roi im	•
الوشخ والے کی سزا	۲۵۱ لغوي معني ۲۳۲۲	1
MUNICIPAL TO THE PROPERTY OF	The state of the s	•
	The state of the s	,
لغوي معنى	۲۵۱ نیت کامقصود ۲۵۱	1
اصطلاحى تعريف	۲۵۱ عبادت کی تعین ۲۵۱	
ن نمي کي تعبيرات	٢٢٥ اگروقت مين وسعت نديو؟ ١٢٠٥	,
ن صيغة نبي كے معانی	۲۵۲ اگروقت میں وسعت ہو؟	1

مج میں نبیت کا حکم	ror	واجب اور فرض مين فرق	٧	ray
ا يک ہی جنس ميں تعيين معتبرنہيں	ror	واشه	4	ray
اختلاف مقصد سے اختلاف جنس	ror	لغوي معنى	4	ray
نية مين خطا	ror	گودنے اور گودانے کی ممانعت	4	ray
🔾 منوی کی صفت کامتعین کرنا	ror	نا بالغدكي كودواكي	٧	ray
ا ایک فعل میں دوعبا دتوں کی نبیت	ror		4	ray
نيت كاوتت	ror	لغوىمعنى	٧	ray
فعل ہے حقیقی اتصال	ror	وتر نام ر کھنے کی وجہ	4	104
تحكمي اتصال	ror	نمازور واجب بيامنون؟	۷.	102
قاطع نیت فعل سے مراد	ror	امام ابوحنیفیّهٔ کے تین اقوال	4	102
روزه کی نیت	ror	واجب ہونے کی دلیل	4	102
مج کی نیت	ror	دوسر يفقها عكانقط نظر	4	102
ز کو ة وصدقه کی نیت	ror	صرف تجير كاختلاف ٢	4	raz
ن زبان سے نیت کا تلفظ	ror	⊙وتر کی رکعات	٨	ran
كلام اورول كے ارادہ مين فرق ہو	ror	احناف كانقطه نظر	٨	ron
حفید کارائے	ror	دوسر بفقهاء كانقطئه نظراور دلائل	٨	ran
ائمه ثلاثه كانقطة نظر	ror	نمازوتر كاطريقه	Α.	ran
🔾 نیت درست ہونے کی شرطیں	ror	وترمیں کن سورتوں کا پڑھنامسنون ہے؟	٨	TOA
نیت اور عمل کے درمیان کوئی منافی عمل نہ پایا جائے	raa	قعد وَاولْ واجب ہے	9	rog
واجب	ray	کیا پورے سال دُعاء قنوت ہے؟	9	109
لغوى واصطلاحي معنى	ray	جماعت کے ساتھ وتر	9 -	109
واجب على العين اورواجب على الكفاسيه	ron	(دُعاء تُوت	9	109
واجب معين اورواجب مخير	ray	وُعاء كَ آخر مين درود	1•	14.
No. of the second secon	1			

اگردُ عاء قنوت يا دنه هو؟	KA.	امين كب ضامن مو گااور كبنيس؟	ryr
ن دُعاء قنوت ہے متعلق احکام	r4.	امين كى كوتا بى كى صورتين	ryr
زورے پڑھے یا آہتہ؟	P40	مال ود بعت میں تعدی کی صورتیں	- Pype
اگردُعاء پڙهنا بجول جائے؟	ry.	مال وديعت ساتھ لے كرسنر	ryr -
تيرى ركعت كركوع مين امام كويائي؟	PYI	الكارك بعداقرار	rar
ن فجر مين دُعاء قنوت	.141	صاحب ود بعت كى شرطول كى رعايت	ryo
اگرامام شافعی مواورمقتدی حنی؟	ryi .	ن ریلوے امانت گھر اور سائیل اسٹا ٹڈ کا حکم	rya
ن نماز وتر كاوت	ryi	ن صاحب ود بعت اورامين مين اختلاف	740
اگر بعد میں نمازعشاء کا فاسد ہونامعلوم ہو؟	PYI	(U)	ryy
متحبوتت	PYI	وسطى المساعدة المساعد	ryy
رج	PYI	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	COLUMN .
چېر کے کا ہمیت	P41	(ایک پانه)	PYY
چېره پر مارنے کی ممانعت	ryr	جدیداوز ان میں	PYY.
(3)	ryr	6	742
ودي عمراد ،	ryr	لغوى معتى	742
ودی کے احکام	ryr	چېرے پرداغنے کی ممانعت	PYZ
وريت	ryr	جسم كوداغنا	PYZ
معنى واصطلاح	ryr	بطورعلامت حيوان كحكى اورحصبهم برداغنا	PYZ
ن وربيت كاثبوت	ryr	(25)	742
اركان	rym	لغوى معنى	PYZ
نشرطيس	ryr	وضوء ميل وسوسه	PYZ .
60	ryr	استنجاء مين وسوسه	F44 .
ن مال ود بعت كي حفاظت مس طرح كي جائے؟	ryr	وسوسه، شیطان کی طرف سے	۲ 42
	1		

	1	The state of the s	
نماز میں وسوسہ	ryn .	ينتيم كے مال ميں تجارت	121
وثر (دانت کوتمس کرباریک کرنا)	ryn	يتيم كى خدمت كے لئے اجر	121
ن حدیث میں اس کی ممانعت	PYA	يتيم كامكان كرابه برلكانا	121
وشم (کودنا)	PYA	صدقة الفطراورقرباني	121
گودنے کی ممانعت	rya	تعليم وتربيت	121
وصال	rya	خرچ میں اعتدال	121
صوم وصال سے مراداوراس کی کراہت	rya	سغراورخور دونوش کے اخراجات	121
200000000000000000000000000000000000000	' '''	وصى كاكسى اوركووصى مقرر كرنا	121
وصف	rya	الكبوالدكرے؟	121
اصطلاحي تعريف	ryn	نیتم کے مال ہے أجرت تكرانی	121
قیت اصل کے مقابلہ ہوگی یا وصف کے؟	P44	وصى كى اپنى ذ مددار يول سے سبدوشى	121
	P49	وميت	121
وص	. PY9	لغوى واصطلاحي معنى	121
اصطلاحات	PY4	وصيت وبهبه كافرق	121
⊙ايجاب وتبول	749	O وصیت کے بارے میں اسلامی مزاج	121
ذمدداری قبول کرنے کے بعداس سے سبکدوشی	749	ن وصيت كي مشروعيت	121
0 ایک سے زیادہ وصی کا تقرر	12.	ن حم كاعتبار بوصيت كى جارتتمين	121
ن وصی کے لئے مطلوبداوصاف	12.	ن وصيت كاركان	121
ن وصی کی معزولی یااس کے لئے معاون کا تقرر	12.	فعل کے ذریعے قبولیت کا اظہار	121
عورت اورنا بينا كوصى بنانا	14.	🔾 ایجاب و قبول کے لئے شرط	121
ن وصى كے تصرفات	1/2.	ن وصیت کننده سے متعلق شرطیں	121
منقوله مال كي خريد وفروخت كاعكم	12.	ن جس کے لئے وصیت کی جائے اس مے متعلق شرطیں	121
غير منقوله جائداد كي فروخت	121	 جس چیز کی وصیت کی جائے اس متعلق شرطیں 	120

ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت	120	٥نيت	PAI
وارث كے حق ميں وصيت	124	افعال وضوء ميں ترتيب كاتھم	rAI
🔾 معصیت کی وصیت	124	ن پے در ہے دھونا	PAI
🔾 وصيت عقد لا زمنبيل	124	ن وضوء کی سنتیں	TAT
🔾 وصیت کے مطابق ملکیت	124	شروع ميں ہاتھ دھونا	PAP
. (وميت سرجوع	122	شروع میں بسم اللہ کہنا	TAT
Ci)	FZZ	بم الله کے الفاظ	PAT
ابل لغت كي اصطلاح مين	122	مواک	PAP
علاء أصول كي اصطلاح ميس	YLL	مسواك كي تعدا داور طريقه	MY
وضوع	YZZ.	كلى اور تاك ميں پانی ڈالنے ميں مبالغہ	Mr.
نظافت كاليك كامل نظام	YLL	دارهي مين خلال سنت يامتحب؟	M
 ⊙ وضوء — لغت اورا صطلاح میں 	rzn	خلال كاطريقه	M
كياوضوءاس أمت كي خصوصيت بع؟	r_A	الكليون كاخلال	M
كى دىدنى زندگى ميس وضوء كائتكم	129	اعضاء وضوء تثن تين بار دهونا	M
وضوء كاحكام من تدريج	129	پور سرکاح	rar
ن وضوء کے ارکان	r29	كانونكأح	M
چره سراد	129	اعضاءكومل كردهونا	rar
پیثانی بے مراد	r29	وائين حصه سے ابتداء	rar
اگرسر كا كل حصد ميں بال ندموں	129	سريخمنع كالبتداء	ram
دا ژهی مونچه کی جراول تک پانی پهنچانا	129	ن چھاور سنتیں	rar
ر باتھ دھوتا	r^•	٥ مستحبات وآ داب	M
28,0	r.	وضوء میں دوسرول سے مدد لینے کا حکم	rar.
سربيطسح كىمقدار مين فقهاء كالختلاف	r^•	قبل از وقت وضوء	MA

	The state of the s
وطن سكنى	وضوء کے بعد کی دُعاء
وطن اقامت كے سلسله ميں دوسرے فقهاء كى آراء	بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا
ra9	ن وضوه مین مروه با تین
لغوى واصطلاحي معتى العنوى	بانی میں اسراف
وطی ہے متعلق احکام	محديث وضوء مم
احکام وطی ہے متعلق ابن نجیم کی بعض وضاحتیں	ن وضوء واجب ہونے کی شرطین
ہیوی ہے وطی کی ممانعت کی صورتیں	ن وضوء درست ہونے کی شرطیں
دواعی وطی کا حکم	٥ متفرق احكام
191	اگراعضاء وضوء پرزخم ہو
اسلام میں وعدہ کی اہمیت	اگر ہاتھ کا کھے حصہ کٹا ہوا ہو؟
ايفاءِ وعده قضاءً واجب ہے يانہيں؟	اعضاء وضوء ميں زائد عضو کا حکم
حنفنياورمشروط وعده	ن وضوء كب فرض وواجب بهاوركب سنت ومستحب؟ ٢٨٤
مالكية كانقطة نظر	قرآن مجید چھونے کے لئے
وفره (زلف کی ایک خاص صورت)	سونے کے لئے وضوء
اليوئے ني اللہ	جن صورتوں میں وضوء مستحب ہے
rgr Ci	وضیعہ (قیت فریدے کم میں فروخت کرنا) ۲۸۷
اصطلاحي معنى	MAA CF3
نصابِ ز کو ۃ کی دومقدار کے درمیان پرز کو ۃ کا حکم	وطن اصلی سے مراد
rgr (ii)	وطن اصلى كا تعدد
لغوى معنى	وطن اصلى كاحكم
امام ابوصنیفه یخی نقطهٔ نظریر وقف کی تعریف	وطن اقامت سے مراد
صاحبين كانقط أنظر	وطن ا قامت كاحكم
شوافع وحنابله كامسلك	جاج كبقركرين؟

ے ۲۹۳ مال وقف کا تعین ضروری ہے	فقنهاء مالكيه كي را
ام کے امتیازات میں ۲۹۴ کیا وقف کی جا کداد کا منقسم اورغیرمشترک ہ	0 وقف — اسلا
ت كى فضيات ٢٩٣٠ شوافع كانقط أنظر	اسلام میں وقع
ے کا ذوق میں الکید کی رائے ا	صحابه کے اندروقفہ
۲۹۳ حابله کارائے	ن صفت وقف
د یک وقف جائز ند که لازم ۲۹۵ رویخ پیچ کاوقف	امام ابوحنیفہ کے نز
نے کی صورتیں میں میں دون کے قرآن	وقف کے لازم ہو
۲۹۵ کن مقاصد پروتف درست ہے؟	صاحبين كاموقف
۲۹۵ معصیت کے کاموں پر وقف درست نہیں	ن وقف كاركن
باظ ۲۹۵ جائز:مصارف وقف کی تین صورتیں	وقف کے لئے الف
ئے قبول ضروری ہے؟ ۲۹۵ کیامھرف دقف کا دائی ہونا ضروری ہے:	کیاوقف کے لئے
م ۲۹۷ نعبر وقف معلق شرطین	ن وقف کے احکا
نے کی شرطیں ۲۹۶ وقف کی شرط کے ساتھ مشروط نہ ہو	ن وقف صحیح ہو_
شرطیں ۲۹۲ ہمیشہ کے لئے ہو	واقف ہے متعلق
۲۹۶ فی الفورلازم کئے جانے کامعنی ہو	غيرسلم كاوقف
یک تہائی سے زیادہ کا وقف ۲۹۶ مقصد وقف کومتاثر کرنے والی شرط نہ ہو	مرض و فات ميں أ
چیزے متعلق شرطیں ۲۹۲ وقف مجد کے ساتھ شرطیں	ن وقف کی ہو کی
قف ۲۹۲ ۵ واقف کی ملکیت کب ختم ہوگی؟	غيرمنقولها شياءكاو
ن کا وقف ۲۹۶ مجد ،عیدگاه اور جنازه کا حکم	تتضيا راور جانو روا
ن قابل قیمت مال ہو۔ ۲۹۷ ن ساجداور دوسر سے اوقاف کے درمیان	شريعت كى نظر مير
	وقف کرنے کے و
تف ۲۹۷ سات مسائل جن میں شرط واقف کا اعتبار خ	جا گیرگی زمین کاوف

*	
قف کی جا ئداد کوکرایه پردینا	جن شرطوں کی رعایت واجب ہے ہوں
گر ختظم وقف کم کرایه مقرر کرے؟	غير مسلم پروقف سام ا
قف کی جائداد پر قرض حاصل کرنا ۲۰۵	اگروتف كامصرف ختم موجائے؟
قف کی جائداد والداوراولا دکوکرایه پردینا ۴۰۵	ن وقف كااستبدال - ۳۰۲ و
قف کی اراضی کی بٹائی کا حکم	اگرواقف نے متولی کے لئے حق تباولہ کی شرط لگائی ہو؟ مسمول
قف کی زمین غصب کر لی جائے ۔	وقف نا قابل انتفاع موجائے سے
قف کی آمدنی سے کوئی جائداد حاصل کی جائے ۔	زیادہ نفع کے لئے وقف کا استبدال سے
٥ متولى كى أجرت	استبدال وقف کی شرا کط
اقف زیادہ اُجرت متعین کردے	دوسر عد مكاتب فقد كانقط أنظر ٢٠٠٢
كاركن كالضافيه	ن وليت كاحق ٢٠٠٠
نظام وقف کے لئے ملازم کا تقرر	البيخ لئے حق توليت اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ الل
٥ مصالح معجد كے اوقاف	دوسروں کے لئے حق تولیت
فيرآ بادمجد كي جائداد كاحكم	یکے بعددیگرے متولیان کاتقرر سم
🔾 قبرستان کے اوقاف	اگرواقف متولی مقرر نه کرے؟
ولاد پروقف ۳۰۸	ن متولی ہونے کی شرائط ۲۰۰۳
احد کے صیفہ ے	O متولی کن اوصاف کا حامل ہو؟ سوست
تین پشت کی صراحت کردے	حق تولیت میں واقف کے منشا کی اہمیت
مبنین''کالفظ استعال کرے ۳۰۸	Oاگرمتولی کا ناالل بونا ثابت بوجائے؟
الركيول بروقف	متولی کومعزول کرنے کاحق
نسل پروقف	متولی استعفاء دے دے
تقب كالفظ	ستولی د ماغی توازن کھودے سے
آل جنس اورامل بيت	O متولی کے فرائفل واختیارات O متولی کے فرائفل واختیارات

		140.0	
الل قرابت اورذي رحم پروقف	r-A	ن مقدمه میں وکالت	rır
وقف میں فقراء کی قید	P+A	ن گوایی میں وکیل	rir
وقف میں صالح کی قید	r-9	🔾 معاملات میں وکالت	- rir
⊙ وقف ٹابت کرنے کاطریقہ	r-9	O و کالت عامه اوراس کا حکم	rır
وكالت	r-9	O و کالت خاصه اوراس کا حکم	rir
لغوى معنى	r-9	معمولى اورغير معمولى ابهام سراداوران كاحكم	rir
اصطلاح ميس	r-9	0وكيل كےاختيارات	rır
0 وكالت كاثبوت	P+9	کن مقد مات میں وکیل بنایا جاسکتا ہے؟	rır
قرآن مجیدے	r•9	کیا مالی مقدمہ کا وکیل مال پر قبضہ بھی کرسکتا ہے؟	rir
سنت اوراجهاع وآثار	PI+	كياوصولى دين كاوكيل ثبوت دين كمقدمه مي فريق بن سكتاب؟	۳۱۳
01210	ri•	قبضه کاوکیل دوسرے کووکیل بنائے؟	۳۱۳
ن موکل مے متعلق شرط	m.	قید کے ساتھ تو کیل	rir
مجهدارنابالغ كن تصرفات كاما لك ٢٠	PI+	مطلق وكيل بنانا	rir
و کیل ہے متعلق شرطیں	(PII_)	وكيل كابهت كم قيمت مين فروخت كرنا	rir
نابالغ كووكيل ينانے كاحق	P II	وكيل كابهت زياده قيمت مين خريد كرنا	rir
وكيل متعين مونا حابئ	P II	سامان کے پچھ حصہ کوفر وخت کرے	110
اپنے ویل بنائے جانے سے واقف ہو	rıı	مطلوبدسامان کے پچھ حصد کی خریداری	710
وكيل في بالقصد تفرف كيا مو	PII -	خرید وفروخت میں وکیل کے اختیارات	110
ن مفوضه کام وکیل کے دائر ہا ختیار میں ہو	PIL.	وكل دوسر ب كوفروخت كرنے كاوكيل بنادب	۳۱۵
ن حقوق الله كي ادائيگي مين وكيل بنانا	PII .	وكل النيخ آب يا قريبي رشته دارون سے فروخت كرے	710
حدود میں تو کیل	rır	ایک بی کام کے لئے ایک سے زیادہ وکیل	710
ن حقوق العباد مين توكيل	rir	🔾 حقوق وکیل ہے متعلق ہوں گے یا مؤکل ہے؟	710

	T.
ولایت اجبارکن اقارب کوحاصل ہے؟	جوحقوق وتصرفات وكيل ہے متعلق ہيں ۔ ۱۵ سام
يهُ ثلا شكا نقطهُ نظر	جو حقوق مؤ کل مے متعلق میں ۲۱۹ ائد
فيكاملك ٣٢٠	 ۳۱۲ جن صورتوں میں و کالت ختم ہو جاتی ہے
إربلوغ	وكالت عقدلا زمنهين ١٦٦ خبر
ولایت کے لئے اہلیت	و کیل کی معزولی ۱۳۱۶
متن کی ولایت	اگروكيل كوجنون موجائے؟ قام
ایت کی المیت کے لئے وارث ہونے سے مراد	ولاء الم
ولایت میں کون مقدم ہے؟	
اگرقریبی ولی موجود نه دو؟	لغوى اورا صطلاحي معنى ١١٥
غيبة منقطعه مراد	O ولایت ثابت ہونے کے اساب PIZ
وافع اور دوسر بے فقہاء کا نقطہ ُ نظر ۲۲۳	ولايت عامه الم
ولایت ختم ہونے کی صورتیں	نفس پرولايت الاست
) مال میں ولایت	ولايت اجبار ۳۱۷
ال پرولایت حاصل ہونے کی شرطیں	ولايت استحباب
rrr Carlo	
يمه سے مراد	امام ابو یوسف ؒ کے اقوال سے ساتھ وا
يمه كي مصلحت	ن کوکوں اور کڑ کیوں پر ولایت اجبار ۳۱۸ و
يمدكا حكم	
س طرح کے کھانے بنائے جائیں؟	دوسر نقباء كانقط نظر ٢١٩
لیمہ کب کیا جائے؟	ن کیالؤ کیاں خودا پنا نکاح کر عمق ہیں؟
وت وليمه قبول كرنا	ائمة ثلا شكا نقط نظر ٢١٩
برمسلم کی دعوت نکاح	دفنيكا مسلك ٢١٩ غ

P12	0 ایجاب وقبول ہے متعلق شرط	rrr	اگردعوت ولیمه میں منکرات شرعی کاار تکاب ہو
rr z	O ہبہ کرنے والے ہے متعلق شرط	rrr	وليمه كتنے دنوں تك
P72	نابالغ ومجنون كابهبه	rro	
mrz	نابالغ كى طرف سے ولى كام ب	rro	والمعراد
r12	ن ہبہ کی جانے والی ہی ہے متعلق شرطیں	rro	وہم، یقین نظن اور شک
r12	وه في موجود بو	rro	وضوء توشخ كاوجم
rm	شريعت كي نگاه ميں مال ہو	rry .	الشمه (زخم كاايك خاص صورت)
rm.	مباح عام نه ہو	۳۲۹	باشمه ب مراد
rm.	ال في پرملكيت بو	PTY	ہاشمہ کی دیت
rrA"	قابل شليم ہو	rry	
rm.	وه فيي مشغول نه ہو	rry_	اصطلاحى تعريف
rm.	ن بهه کی مولی شی پر قبضه	PTY .	ببدوعطيه
rrs	بضنر نے کے لئے مبدر نے والے کی اجازت	rry	ېدىيادرصدقه
r ra	ن قبضه کی المیت	rry	ېبه کاعکم نونه نه نه نونه
r-ra	اصالية اور نيابتاً قبضه	Pry	د نیوی غرض ہے ہیہ
- 19	اگر ہبہ کی ہوئی چیز پہلے سے قبضہ میں ہو؟	LLA	⊙اركان ايجاب وقبول اور قبضه كي حيثيت
779	0 بهباهم	rry	آ یک و بون اور بھندی سیست قبول کے بارے میں مشائخ کا اختلاف
mrq.	<u>ہبداا زمنہیں</u>	PTY	موں نے بار سے میں حال کا بیستان ن ہبد کے الفاظ
mr9	ہبداورشرا کط فاسدہ	rr 2	" تمہارے نام ہے کردیا" کا حکم
rra	ہبے زجوع کرنے کا حکم	r12	معاملات كاتعبير مين عرف كي ابميت
rra	محرم رشته دارول کو ہید کے بعد رُجوع	P12	عمری ورقعی کے الفاظ
rr.	موانغ زجوع	P72	نشرائط
	W	16	

هي مين اضافه	rr.	جن کے لئے متحب ہے	rrr
طرفین میں سے ایک کی وفات	rr.	جن کے لئے ہجرت نہ کر نااولی ہے	rrr
عوض کی ادا نیگی	rr.	بری (انبدام میں مرنے والاشخص)	rrr
ملکیت باقی ندر ہے	rr.	اگر پہلے اور بعد میں مرنے والامعلوم ہو؟	rrr
زوجين اورمحرم اعزه كانهبه	rr.	اگریدمعلوم نه ډه؟	rrr
ہبہ کی ہوئی ہی ہلاک ہوجائے	· rr•	CA)	rrr
🔾 عوض کے ساتھ ہبہ کی دوصور تیں	rr.	نقهى تعريف	~~~
اولا د کو بہبہ	221	دوسرى تعييرات	rrr
اولا دمیں ہے کس کوزیا دورینا	۳۳۱	روسرن بیروت کتاب دسنت سے غیر مسلموں کے ساتھ سلم کا ثبوت	٣٣٣
کیا ہبد میں اڑ کے اور اُڑی کو برابردے؟	221	عاب و معتص منے پیر معنوں کے ساتھ کا ہو ہوت ن عوض پراور بلاعوض صلح	rro
هٔجو (ژککام)	۳۳۱		
مىلمان ئىرك گفتگو	441	بلاعوض صلح کی نظیر غرمسلہ عرضہ ایس نظ	rra
كياسلام ترك كلام كالناه سے بينے كے لئے كافى ہے؟	rrr	غیر مسلموں ہے وض لینے کی نظیر میں میں میں میں نظ	773
خط کے ذریعہ سلام	rrr	غیرمسلموں کومعاوضہ دینے کی نظیر صدریہ	PP 5
بالواسطة سلام يبنجانا	rrr	ن صلح کاتکم	rra
ارج المراج ا المراج المراج المرا	rrr	کیاصلع کے لئے حکومت کی اجازت ضروری ہے؟ پیر صا	220
لغوى واصطلاحي معنى	rrr	ن کیاصلح لازی معاہدہ ہے؟	rro.
انجرت نبوى	rrr	ن صلح کب ختم ہوتی ہے؟	220
اسلامي تقويم كانقطه آغاز	rrr	معاہدہ کی مدت	. ۳۳4
O ججرت كاحكم باقى ہے!	***	بری (قربانی کاجانور)	221
ن موجوده دوريس جرت كے احكام	-	لغوى معنى	77 4
جن پر جرت واجب ہے!	~~~	اصطلاح فقدمين	221
جن پرواجب نہیں	rrr	ن نفل قربانی	221

rra .	🔾 واعظ ومفتی اورامام کے لئے ہدیہ	rry	نفل قربانی کا گوشت
rra .	ن قاضی اور تحفیه	rry	٥ واجب قرباني
rrq	عبد يدارول كوتنفه	rry	تمتع وقران كي قرباني
mma .	قرض د ہندہ کو تحفہ	rry	جنايت اورنذ ركى قرباني كاحكم
rra	ن غيرملمول کوېدىي	' ۲۲2	ہدی کی نذر مانے تو کس جانور کی قربانی دے؟
rr9	غيرمسلمول كامديه	rr2	قربانی کی جگه
۳۳۰	0 اگر ہدیددینے والے کے پاس مال حرام ہو؟	rr2	قربانی کے اوقات
rr.	(بل) قرق (بل)	rr2	ن بدى كا جانورساتھ لے جانا
rr.	بلي كاجهونا	PP2	ہدی کے آواب
mr.	اگریلی نے ناپاک چیز کھائی ہو؟	rr2	بدى پرسوار ہونا
rm	اگر کوئی اور پانی موجود نه بهو؟	rr2	ېدىكادودھ
rm.	اگرانیان کے ہاتھ کوچاٹ لے؟	rr2	قلاده الحكانا
rm	کھانے کی چزمیں سے کھائے؟	** *	ن بدى پہلے بى ہلاك بوجائے
rri -	كراهت پرحنفيه كي دليل	rr2	ن بعض مسائل میں اختلاف رائے
rm	بل کے چڑے کا تھم	rr2	جانوركوعرفات لےجانا
rm d	پسینه، رطوبت چشم اور لعاب کا حکم	rr2	قرباني كى جگه مين اختلاف
rri .	ريب بوزها)	rr2	قربانی کا گوشت
-	Ca Ca	rra	
-	لغوى واصطلاحي معنى	rra	ېد په دصد قد مين فرق
اع د	 جن أمور میں مزاح بھی ارادے کے حکم میں 	rra	مديدوينا
PPT_	نكاح وطلاق ميس	rra	ېدىية بول كرنا
rrr	ر جعت میں	rra	ہدیدے آواب
rrr 3	غلام آزاد کرنے میں	rra	ن بديدوا پس كرنا
	Security 100	100	

U II	rrr	ر یڈ بواورٹی وی کی خبر	mma .
ہلال ہے مراد	rrr	اکیزے کوڑے)	rra .
🔾 چاندد کیھنے کا حکم	mrr	کھانے کی حرمت	449
جن مہینوں کا جا ندر یکھناوا جب ہے	mm	خريد وفروخت	ra.
جن مہینوں کا جاند دیکھنا سنت یا مستحب ہے	rrr		rai
🔾 چاندو کیھنے کی دُعاء	rrr	٥ اگريا قوت کي کان ل جائے؟	201
🔾 چاند د کیھنے سے روز ہ وعید وغیرہ کاتعلق	444	انگوشی میں یا توت کا تکمینہ	201
فلكياتى حساب اورعلوم نجوم كااعتبارنهين	202		201
🔾 رؤیت ہلال کا ثبوت	٣٣٣	لغوى اورا صطلاحي معنى	201
نفيكا نقطه كظر	٣٣٣	اسلام میں تیموں کے ساتھ شفقت کی اہمیت	201
اگرمطلع صاف ہو؟		(E)	ror
رمضان کے جاند میں مطلع ابرآ لود ہو	rrr	🔾 ہاتھ کو نقصان پہنچائے کا تاوان	ror
قاضی یا ذ مہدارکورویت ہلال کی اطلاع دیناواجب ہے	***	ريوع (خاص مم كاچوبا)	ror
اگرآ سان ابرآ لود ہواور رمضان کےعلاوہ کا جاند ہو؟	444) اس جانور کا حکم	ror
اگر • ٣ رمضان کو چاند نظرندآئ؟	444	يار (خوش حالي)	ror
دن میں نظرآ نے والا جا ند	rra	ن بیارے مراداوران سلسلہ میں فقہاء کے اقوال	rar
٥ مالكيد كارائ	rro		ror
ن شوافع كا مسلك	rra	١٥ الل مشرق كي ميقات	ror
حنا بله كانقطه نظر	rry	كىلىلىم كامحل وقوع	ror
 کیااختلاف مطالع معترب؟ 	rry	يمين .	ror
اختلاف مطالع كي حد	r r2	لغوى واصطلاحي معنى	ror
🔾 ہندوستان میں رؤیت ہلال کا فیصلہ کون کرے؟	rr2	ن فتم کی مشروعیت	ror
ن تحریری اطلاع	rr2	ن فتم كهاني كاحكم	ror
	Ni .	9 4 7	

٥ قرآن مجيد کي شم	جب قتم متحب ب
ن غيرالله کي قتم ٢٥٦	جبتم کھانا مبات ہے
ن سورنه میں یمودی ہوں گا	جب فتم مروه ہے
🔾 میمین منعقد ہونے کی شرطیں 🔾	جب قتم حرام ب
قتم کھانے والے ہے متعلق شرطیں	ن قتم کی قتمیں ۲۵۳
جس بات پرشم کھائی جائے وہ ممکن ہو	يمين غموس كي تعريف
اگرفتم كے ساتھ انشاء اللہ كبے؟	يمين غموس كاحكم اورفقتهاء كي آراء
مطلق اورمقيد شميس	ن مین منعقده
اگر شبت ے متعلق مطلق قتم کھائے؟	تعريف اور حكم
منفی بات پرمطلق قتم	جبروا كراه اور بحول كرفتم كھانا
وقت کی قید کے ساتھ قتم	بحول کریا ہے ہوشی وغیرہ میں قتم تو ژدے
ن يمين فوراوراس كاحكم	يين فو ٢٥٥
ن مین کی ایک اور صورت	تريف تريف
طلال کوانے او پر حرام کر لین بھی میس ہے	شوافع كانقطة نظر ٢٥٥
اگریمین کسی عبادت ہے مشروط ہو؟	يمين لغوكا حكم
فعل کے ساتھ طلاق کی شرط	ن فتم كاركن
یمین کی ای صورت ہے متعلق شرطیں	قتم زبان كافعل ب ندكرول كا
ن فتم كا كفاره	الله کی ذات کی قسم کھانا
کفارہ کے روز مے ملسل رکھنا ضروری ہے یانہیں؟ محم	صفات _ قسم کھانا
روزہ کے ذریعہ کفارہ کے لئے کس وقت کا فقرہ معتبر ہے؟ ۲۵۹	بياقتم كي صفات ٢٥٦
حانث ہونے سے پہلے کفارہ اداکرے یا بعد میں؟	دوسرى قتم كى صفات
ن مسكينوں كو كھانا كھلانا 🔾 مسكينوں كو كھانا كھلانا	تيرى قىم كى صفات تىرى قىم
	The second secon

```
اداء كفاره كے لئے حيلہ
 m4.
                         🔾 مسکینوں کے لئے کپڑوں کا انتظام
                      ایک سے زیادہ دنوں میں کفارہ کی ادائیگی
                         0 اگرکوئی چزاہے اوپر حرام کرلے؟
 741
        ن فتم كهان والكى نيت كاعتبار موكايا كهلان والكى؟
                                    ا كرفتم لينے والامظلوم ہو؟
 171
                                 أكرفتم كھانے والامظلوم ہو؟
 141
                                        اگركوئي مظلوم ندمو؟
 41
           متقبل كافتم مين فتم كهانے والے كانيت بى معتبر ب
 241
747
244
              يوم سے كب دن مراد موتا ہے اور كب مطلق وقت؟
             اگر يوم سے پہلے يوم متدآئے اور بعد مين فعل غيرمتد؟
244
                                         ٥ مراجع ومصادر
MAY-MYM
                                 0 اشارىيەبىر تىب مضامين
```

0000

بيش لفظ

حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن عکیم کے نزول سے پہلے'' عربی'' کے دامن میں یا تو ایک مخصوص طرز واُسلوب کی شاعری تھی یا کچھ متفرق نثری نمونے یا پھرز مانہ جاہلیت کے بعض خطیبوں اور کا ہنوں کی تبجع بندی اور قافیوں سے مرضع عبار تیں تھیں یا ضرب الامثال اور محاور ہے۔

لین آپ کی بعثت کے آغاز اور کتاب الہی کے نزول کے ساتھ ہی اس زبان کی وسعت وجامعیت میں اضافہ ہونے لگا، چنانچہ نازک تر جذبات وخیالات اورعلوم وفنون کے مشکل سے مشکل تر معانی ومفاہیم اورموضوعات واصطلاحات کو سمونے کی غیر معمولی صلاحیت نمایاں ہوکر سامنے آنے لگی اور و یکھتے ہی و یکھتے ''قرآن کریم'' اور حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی شکل میں اس کی شرح میں نے ''عربی زبان' کو اس قدر مالا مال کرویا کہ دنیا کی تمام زبانوں سے وہ آگے ہو ھائی اور قدیم سے قدیم اور وسیع سے وسیع تر بولیاں اور زبانیں بھی عربی کے سامنے اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگیس اور عربی زبان بجاطور پر مصری شاعر حافظ ابراہیم کے الفاظ میں یہ کہنے میں جن بجانب نظر آنے لگی :

انا البحر في أحشائه الدركامن المواص عن صدفاتي البحر في أحشائه الدركامن المواص عن صدفاتي الله لفظاً و غاية المواص عن آى به و عظاتي

'' قرآن' نے صرف ایمان وعقائد، احکام وسائل، مواعظ وہدایات اور تہذیبی وتدنی تعلیمات وقوانین ہی نہیں دیئے ہیں بلکہ اس نے الفاظ ومفردات بھی دیئے ہیں، اصطلاحات وتعبیرات بھی دی ہیں اور عربی میں موجود بہت سے الفاظ کواس کے عام لغوی معنی سے نکال کرمخصوص اصطلاحی مفہوم بھی عطا کتے ہیں۔

چنانچیعلافِن'الصلاۃ'''الیز کوۃ '''الصوم''اور'الحج''وغیرہ الفاظ کومنقول شرعی ہونے کا جوعنوان دیتے ہیں اگر حقیق معنوں میں دیکھا جائے تو اس کا دائرہ اتناوسیج ہے کہ پوری زبان ہی قرآن کریم کے نزول کے بعد ایک نئی شان وبان کی حامل نظرآنے لگتی ہوں میں دیکھا جاور ہزار ہا ایسے الفاظ اور ایسی اصطلاحات کتاب الہی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان مستنبط کردہ علوم کے نتیجہ میں پیدا ہوگئی ہیں کہ اب ہر طرح کے تعدنی حقائق، فلسفیانہ افکار اور نازک سے نازک ترجذبات کی تعبیر کے لئے عربی زبان کے ہم پلہ و نیا کی کوئی دوسری زبان نظر نہیں آتی۔

خودایمان، کفر، نفاق فسق ،اسی طرح امر ،خلق ، قضاء وقدر ، ملا تکه ، جن ، یا پھرروح ،عقل نفس اورامت ،شریعت ، مدایت ،ضلالت

وغیرہ الفاظ کے لغوی مفہوم اور شرعی واصطلاحی معنی کے درمیان فرق کے بارے میں غور کیجئے تو انداز ہ ہوگا کہ قر آن نے اس زبان کوکس طرح لعل وگہرے مالا مال کردیا ہے۔

حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد ہی نحو وصرف اور بلاغت ومعانی کے قواعد مدون ہوئے ،عربی زبان کے الفاظ کی جامع ڈکشنریاں اور لغت کی کتابیں وجود میں آئیں ،علوم قرآن ،علوم حدیث ،علوم فقہ واُصول وجود میں آئے اور ہرعلم وفن میں نابغهُ روزگار ہتیاں پیدا ہوئیں اورعلوم وفنون کے چشمے ہرطرف اُبلنے لگے اور وہ معجز ،محقق ہوا جس کی تعبیر شیخ سعدیؓ نے ان لفظوں میں کی تھی :

> یتے کہ ناکردہ قرآں درست کتب خانۂ چند ملت بصت

عربی زبان کی حد تک جہال اور دوسر علوم وفنون سامنے آئے ، وہیں خلیل احمد الفراہیدی ، این فارس اور دیگر انکہ واعلام کی ابتدائی کوششوں کے بعد ' القاموس المحیط ، لسان العرب ، تاج العروس ، الصحاح '' جیسی لغت کی ظیم کتابیل سامنے آئیں ، وہیں خاص ' غریب القرآن اور غریب الحدیث ' پراصفہائی کی ' المفر دات ' زخشری کی ' الفائق '' ابوعبید کی ' غریب الحدیث ' علامہ خطابی کی ' غریب الحدیث ' ابن الا شیر کی ' النهایة '' اور علامہ محمد طاہر پٹنی کی ' مجمع بحاد الانواد من لطائف غریب التنزیل والآثاد '' جیسی جامع کتابیں بھی وجود میں آئیں۔

لیکن علوم شرعیه کا گو ہر مقصوداور قر آن وسنت کی تعلیمات کا خلاصہ'' فقہ'' کیا پنی مخصوص اصطلاحات ہیں،وہ بھلا کب بےاعتنائی کا شکار ہوسکتی تھیں ۔

چنانچ علامہ جم الدین النمقی ک' طلبة الطلبة ''المطرزی کی' المغرب فی توتیب المعرب '' قاسم القونوی کی' انیس الفقهاء فی تعریفات الالفاظ المتداولة بین الفقهاء ''کعلاوه بسطامی کی' المحدود والأحكام الفقهیة ''علامه این نجیم کارسال'' المحدود ''بی نمین مختلف فقهی ندا بهب کی مخصوص اصطلاحات کے بارے بیں بھی از ہری کی' المزاهر من لغة الإمه المشافعی ''فیوی کی' المصباح المنیر ''بعلی کی' شرح المصطلحات الفقهیة ''جیسی کتابیں بھی سامنے آئیں جن میں فقهی مصطلحات کی تشرح کی گئی ہے، موجوده زمانه میں بھی کلکتہ کے مفتی سیدعمیم الاحسان البرکتی نے فقهی اصطلاحات پرایک نهایت بی جامع رسالہ تصنیف کیا ہے ،عرب و نیا میں سعدی ابوجیب کی' القاموس الفقهی '' بھی اس سلمک کڑی ہے، ان کے علاوہ الجرجانی کی ' محتاب التعریفات ''مولا نامحم اعلیٰ التھانوی کی ' دستور العلماء' وغیرہ میں بھی بہت کی فقہی اصطلاحات کی شرح و تفصیل آگئی ہے ،گوکہ یہ کتابیں جامع قتم کی بین اور ان میں منطق ، فلمفاور علم کلام اور تصوف وغیرہ کی اصطلاحات زیادہ ہیں۔

اُردوزبان میں" قاموس الفقه" کے نام ہے ایک جامع کتاب لکھنے کا ارادہ برادرم جناب مولا نا خالد سیف الله رحمانی " ناظم المعبد العالی الاسلامی حیدر آباد" نے کیا اور کئی سال کی مسلسل محنت ہے اس کتاب کی پانچ جلدیں انھوں نے تیار کرلی ہیں اور اس میں انھوں نے صرف لفظی واصطلاحی شرح پراکتفاء کرنے کے بجائے فقہی اصطلاحات سے متعلق احکام کو بھی بیان کرنے کا اندازا ختیار کیا ہے،
اس لئے اس کتاب کی حیثیت نام سے متبادر مفہوم کے برعکس ایک عام فقہی ڈ کشنری کے بجائے ایک مخضر فقہی انسائیکلو پیڈیا کی ہوگئ ہے،
اب سے پہلے مولا نا خالد سیف اللہ رحمانی فقہی موضوعات پر متعدد کتا بیں لکھ کرشہرت حاصل کر چکے ہیں اور ان کوفقہی موضوعات پر لکھنے کا
اللہ نے سلیقہ بھی عطافر مایا ہے، چنا نچے اہل علم میں ان کی تحریروں کو وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

'' قاموں الفقہ'' کی پہلی جلد کے پچھ صفحات برسہابر س پہلے میری نظر سے گزرے تھے، جن میں بندر ن اضافہ ہوتار ہااور پختگی اور وسعت بھی زیادہ پیدا ہوتی رہی، چنا نچہ اب پانچ صفحات برسہابر س چو کتاب آپ کے سامنے ہوہ قدرتی طور پراپی پختگی، وسعت اور وقار وسعت بھی زیادہ پیدا ہوتی رہی، چنا نجہ بہتر، دو چنداور مختلف ہے، جے نقش اول کی شکل میں میں نے دیکھا تھا، کھلی ہوئی بات ہے کہ اس طرح کی کسی کتاب کے تمام مندرجات سے اتفاق نے ممکن ہے اور نہ ضروری، البتہ لاکق مصنف اپنے اس کا رہا ہے پریقینا مبار کباد کے ستحق ہیں، و عاء ہے کہ اللہ تعالی ان کی سالہا سال کی محنت کو قبولیت بخشے اور عوام وخواص کے لئے اسے مفیدا و رنا فع بنائے۔ (آمین)

بدرالحسن القاسمي ۱۲۰۰۳/۸ (نائب صدراسلامک فقداکیڈی اعثریا وصدرالمعبدالعالی للتدریب فی القصناء والافقاء، مجلواری شریف، پینه)

0000

(15)

ماء کے معنی یانی کے ہیں،اس کی اصل"موہ" ہے،اس کی جع كثرت "مياه" اورجع قلت "امواه" آتى ب، (١) جمع قلت دس یااس سے کم افراد کو مشتل ہوتی ہے اور جمع کثرت میں تعداداس سےزیادہ ہوتی ہے۔

یانی اللہ کی عظیم نعتوں میں سے ایک ہے جس پرانسان، حیوانات اور نباتات کی زندگی کا مدار ہے، اور اس کی ضرورت جس قدراجم باى نبت ساللدتعالى نے يانى كوسل الحصول كيا ہے اور مخلوقات عالم برائي فيض رساني كوعام ركها ہے، ياني جہال انسان کی جسمانی ضرورت کو پورا کرتا ہے، وہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے انسان کی روحانی ضرورت کو بھی متعلق رکھا ہے اور وہ ہے طہارت ویا کی ،جس پرنماز اور مختلف دوسری عبادتوں کا انحصار ہے، قرآن مجیدنے اللہ کی طرف سے یانی جیسی نعت سے سرفراز کئے جانے کی ایک اہم وجہ ریجھی قرار دی ہے کہ اس کے ذریعہ انسان ياكى حاصل كرتا ب ، "يُنَزِّلُ عَلَيْكُمُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمُ بِهِ "(٢)

ای لئے اس بات برامت کا اجماع ہے کہ اس طرح کا یانی این اصل کے اعتبارے یاک ہے اور یاک کرنے کی صلاحیت ر کھتا ہے، (٣) اس پر قریب قریب فقہاء کا اتفاق ہے، کہ وضووعشل یانی ہی ہے ہوسکتا ہے۔

فقہاءحنفیدنے احکام کے اعتبارے پانی کی پانچ قشمیں کی

ياك اورياك كرنے والا

ا) طاہر مطہر غیر مکروہ لیعنی ایسا یانی جوخود یاک ہے، یاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے، اور اس کے استعال میں کوئی كرابت بهي نبين (٣) يتيم "ماء طلق" كاب، (٥) مطلق ماء = ایا یانی مراد ہےجس کوعرف میں کی قید کے بغیریانی کہا جاتا ہو، مثلاً كلاب كاياني، ياعرق كيورُ الومطلق ياني نبيل مجماجات كا، بال اگراس کی نسبت جگه کی طرف کی جائے ، جیسے: کنویں کا پانی ، نہر کا پانی، چشمہ کا پانی، تواس کے باوجود بھی وہ ماء مطلق (مطلق پانی) بى تصوركيا جائے گا، (٢) آب مطلق كى وه تعريف زياده واضح معلوم ہوتی ہے جوفقہاءحنفیانے کی ہے کہ ماء مطلق وہ ہے جوآسان ہے۔ برسا مو يا زين سے لكلا مو،" مانزل من السماء او من الارض " آسان ے برنے والے یانی سے مراد بارش اور اولے كا كيسلا موايانى ، اورزين سے تكلنے والے يانى سے مراد كوال، نهراور سمندركا يانى ب، (٤) اس يراتفاق بكداي يانى ہے حکمی نجاست بھی دور کی جاسکتی ہے یعنی وضو و خسل بھی کیا جاسکتا ہے اور حقیق ظاہری نجاست جیسے پیشاب یا تخانہ سے بھی یا ک حاصل کی جاستی ہے، (۸) ماء مطلق میٹھا ہویا کھارا، اُن دونوں کا حکم ایک ہی ہاور یاک ہے۔(۹)

ايياياني جومطلق نه مومقيد موليكن ياك موجيسے تجلول كاياني ، شور به، عرق گلاب وغیرہ ، ان سے نجاست حقیقی دور کی جاسکتی ہے

⁽٢) الانفال ١١

⁽۱) شرح مهذب ا/۹۵

⁽٣) بداية المجتهد ١٣٦١

⁽٣) الاجماع لابي بكر بن منذر نيسابوري ٣٦، باب ما اجمعوا عليه في الماء

⁽۵) مراقى الفلاح مع الطحطاوي ١٣

⁽⁴⁾ المهذب ١٠٠١-٣٩، (مع تحقيق الزحيلي)

⁽٩) بدائع الصنائع ١٨٣٨

⁽۲) کبیری ۸۹

⁽٨) حوالة سابق

وضواور عنسل نہیں کیا جاسکتا ، (۱) دوسرے فقہاء مالکیہ ، شوافع اور حنابلہ وغیرہ کے نز دیک نجاست حقیقی بھی آ بِ مطلق ہی ہے دور کی جاسکتی ہے، آب مقید ہے نہیں دور کی جاسکتی۔(۲) مگر ہے۔

7) ''طاهر مطهر مکروه ''لینی جو پانی پاک ہو پاک ہو پاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہولیکن اس کا استعال سیح تر قول کے مطابق مکروہ تنزیبی ہے، (۳) بشرطیکہ آ بِ مطلق موجود ہوورنہ اس کے استعال میں کراہت بھی نہیں، (۴) اس سے مراد ایسا پانی ہے جس میں سے پالتو بلی، کھلی ہوئی مرغی، درندہ، پرندہ، سانپ، چو ہا، اور اس جسے جانور جو حرام ہیں اور ان میں بہتا ہوا خون موجود ہے پی لیس، اس لئے کہ عام طور پر بینجاست سے احتیاط نہیں کرتے، اور بیر کراہت اس وقت ہے جب ان جانوروں نے آ بی کرتے، اور بیر کراہت اس وقت ہے جب ان جانوروں نے آ بی قلیل میں سے پیا ہو۔

پاک-لیکن پاک نہ کرے

سال طاہر غیر مطہر یعنی وہ پانی جو پاک ہولیکن پاک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس سے وضوء وغشل جائز نہیں، البتہ یہ چینے کے کام آتا ہے یہی حکم آب مقید کا ہے، ای طرح پانی میں اگرکوئی پاک چیز پکا دی جائے اور اس کی وجہ سے پانی کا بہاؤ متأثر ہوجائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اگر بغیر پکائے ہوئے پانی میں کوئی پاک چیز ڈالی جائے اور اسے فلبہ حاصل ہوجائے یعنی پانی کی رفت اور بہاؤ باقی ندر ہے جب بھی اس کا یہی حکم ہوگا، یہ حکم تو جامد اشیاء کے ملنے کی صورت میں ہے، اگر سیال چیزیانی میں مل جائے اشیاء کے ملنے کی صورت میں ہے، اگر سیال چیزیانی میں مل جائے اشیاء کے ملنے کی صورت میں ہے، اگر سیال چیزیانی میں مل جائے

(۱) بدائع الصنائع ۱۸۳۸

(٣) مراقى الفلاح على هامش الطحطاوي ١٣

(۵) مراقى الفلاح ١٣-١٣

(٤) حواله سابق ١٦

(۹) کبیری ۵۰-۱۳۹

اوردومیں سے ایک یا تین میں سے دووصف بدل جائے تو اس پانی کا بھی یہی تھم ہے، البتہ اگر بغیر پکائے ہوئے کوئی جامد چیز پانی میں ڈالی جائے اور پانی کی رفت اور سیلان متأثر نہ ہوتو وہ پانی پہلی قسم میں داخل ہوگا یعنی پاک بھی ہوگا، اور اس سے پاکی حاصل کرنا بھی درست ہوگا۔ (۵)

مستعمل ياني

یکی حکم صحیح تر قول کے مطابق ماء مستعمل کا بھی ہے کہ وہ پاک ہے لیکن اس سے وضو و خسل نہیں کیا جاسگتا، (۲) البتة اس کا بینا مکروہ ہے، (۷) ماء مستعمل ایسے پانی کو کہتے ہیں جس سے حدث و جنابت دور کرنے یا ثواب حاصل کرنے کے لئے وضویا عسل کیا جائے ، جو نکی سے پانی جسم سے الگ ہوگا، مستعمل سمجھا جائے گا، جب تک پانی جسم سے مکمل طور پر الگ نہ ہواور جسم ہی پر ایک جگہ جب تک پانی جسم سے مکمل طور پر الگ نہ ہواور جسم ہی پر ایک جگہ سے دوسری جگہ بہتا اور گرتا رہے پانی مستعمل نہیں ،(۸) فقہاء مالکید، حنابلہ اور شوافع کے بھی ایک سے زیادہ اقوال ہیں، ایکن قول مشہور یہی ہے کہ سے پانی پاک ہے، لیکن اس سے پاکی حاصل نہیں مشہور یہی ہے کہ سے پانی پاک ہے، لیکن اس سے پاکی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ (۹)

تاپاک پانی

م) ما بجس یعنی ناپاک پانی، پانی کے ناپاک ہونے کے سلسلہ میں تفصیل میہ ہے کہ اگر تھہرا ہوا (راکد) ہو، اس کی مقدار تھوڑی (قلیل) ہواور اس میں نجاست گرجائے تو چاہاں کی وجہ ہے پانی کے اوصاف یعنی رنگ، بو، مزہ میں ہے کی میں تبدیلی آجائے یا نہ آئے یانی ناپاک ہوجائے گا، اس پرائمہ اربعہ کا اتفاق

- (۲) المغنى ١٣٦-٢٢
- (٣) طحطاوي على مراقى الفلاح ١٣
- (١) مراقى الفلاح وطحطاوى ١٦-٥١
 - (۸) کبیری ۱۵۱

ے، كونكهآب الله في فيرے ہوئے مانى ميں پيشاب كرنے اور پھراس میں عسل کرنے ہے منع فرمایا، (۱) آپ بھی نے رہ بھی فرمایا کہ جب کوئی سوکرا مٹھے تو ہاتھ کو دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈال لے کیونکہ معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھوں نے کہاں رات گذاری ے، (۲) نیزآپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتابرتن میں مندؤال دے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن کو تین دفعہ دھویا جائے، (٣) ظاہر بے كھبرے ہوئے كر ھے ميں پيشاب كرنے، ہاتھ میں گئی ہوئی معمولی نجاست کے ساتھ اس کو برتن میں ڈالنے یا کتے کے برتن میں منہ ڈالنے ہے اوصاف میں تغیر نہیں ہوتا ،اس کے باوجود یانی کو ٹایاک قرار دیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہے کہ تھمرے ہوئے پانی میں اگر نجاست گرجائے تو گو پانی کے اوصاف میں تغیر نہ ہوا ہو پھر بھی یانی نایاک ہوجائے گا۔

اگریانی کی مقدارزیاده مو،توجب تک اوصاف میں تغیرنه ہوجائے یانی نایا کنہیں ہوگا، حنفیہ کے بہاں یانی کی مقدار زیادہ ہونے لینی ماء کثیر ہونے ہے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں: راجح قول مہ ہے کہاس کی کوئی مقدار متعین نہیں ، جس مقدار کو یانی کی ضرورت سے دوجار مخص کثیر سمجھے اور اس کا احساس ہو کہاس میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچ سکتا تو پہ کثیر ہے،اگراس کے خیال میں پیمقدارقلیل ہو اورایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف پہنچ سکتا ہوتو پھریہ یانی قلیل تصور کیا جائے گا، بیتول تو حفیہ کے یہاں راج ہے، لیکن چونکہ عوام کے لئے اس طرح کثیر وقلیل کا امتیاز کرنا وشوار تھا اس لئے بعد کے فقہاء نے بدرائے اختیار کی کدا گر حوض دس ہاتھ لسا

اوردس باتھ چوڑ اہولین، بحثیت مجموعی ٠٠١رم لع باتھ ہوتو بير ماء کثیر" ہوگا ، پہ تول اصل میں ابوسلیمان جوز جائی کا ہے ، (م) اور ا کثر اصحاب متون نے غالباعوام کی سہولت کے لئے اس کواختیار

مجھے امام ابوصنیفہ کی اس رائے میں ایک بڑی مصلحت نظر آتی ہے کیونکہ مختلف علاقوں میں یانی کی سطح کیسان نہیں ہوتی ،مثلاً ہندوستان میں راجستھان اور گجرات کے جنوبی علاقوں میں یانی کی قلت محتاج بیان نہیں ، جہاں بعض اوقات پینے کے یانی کے لئے کئی کئی کلومیشر جانا برتا ہے ، اور بنگال اور ہندوستان کے بور بی علاقول میں یانی کی کثرت ہے اور ہر جگہ دستیاب ہے ، اگران دونوں علاقوں کے لئے قلیل اور کثیر کا ایک ہی مغیار قرار دیا جائے تو اس سے دفت اور مشکلات پیدا ہوں گی ،اس لئے اگر قلیل کا تعلق اس علاقہ کے لوگوں کی رائے پر ہوتو اس ہے آسانی ہوگی ،اور حرج شدیدے بچاجا سکےگا۔

فقهاء مالكيه كےنزويك خوداوصاف كاتغيرى قليل وكثيركا معیار ہے، یعنی اگرنجاست ملنے کی وجہ سے یانی کے اوصاف میں تبدیلی پیدا ہوگی ، تو اس کولیل مقدار سمجھا جائے گا ، اورا گراییا نہ ہوتو وہ مقدار کثیر تصور کی جائے گی ، (۵) فقہاء شوافع اور حنابلہ کے نزد یک' دوقلہ " کی مقدار ماء کیر ہے، اور اس سے کم قلیل ہے کیونکہ صدیث شریف میں آیا ہے کہ پانی جب دوقلہ ہوجائے تووہ نایا کنہیں ہوتا ، (۲) موجودہ اوزان میں دوقلہ دوسو چار لیٹر کے 11,000 2-

تاہم اس بات يرتمام فقهاء كا اتفاق ہے كه ياني كى مقدار

(۲) ترمذي احديث نمبر ۲۳ ، كتاب الطهارت

⁽۱) المغنى ٢٩-٢٨، بداية المجتهد ١٨١-٢٧

⁽٣) طحاوى ١١٢١، باب سؤر الكلب

⁽۵) مختصر خلیل ۹

⁽٣) فتاوى تاتار خانيه ١٦٩/١

⁽٢) ترمذي ، باب الماء لاينجسه شئى كتاب الطهارة ، ابو داؤد ، باب ماينجس الماء

کچھ بھی ہوا گرنجاست کی وجہ سے رنگ، بو یا مزہ میں تبدیلی آ جائے تویانی نایاک ہوجائے گا۔(۱)

جارى ياني اوراس كاحكم

جو حكم" آب كثر" كا ب واى حكم آب جارى لعنى بت موئے یانی کا ہے،آب جاری سے کتنے بہاؤوالا یانی مراد ہے؟ اس سلسلے میں مشائخ کے مختلف اقوال ہیں ،من جملدان کے بیہ ہے کہ پانی پتے وغیرہ کو بہالے جائے ،بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگراس میں سے پانی لیا جائے تو زمین کھل نہ جائے اور بہاؤباتی رہے، علامہ حلیؓ نے پہلے قول کومشہور (اشہر) اور دوسرے قول کو ''اظہر'' قرار دیا ہے، (۲) علامہ حلیؓ نے ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ جس یانی کولوگ جاری سمجمیں وہ جاری ہے: "قیل مایعدہ الناس جاريا "(٣) اوراس تول كوصيغة تمريض يعني "قيل" ك ساتھ ذکر کر کے غالبًا اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، لیکن علامہ ابن تجیم ؓ نے اس قول کواضح قرار دیا ہے، اور بدائع اور مختلف كتابول كے حوالہ سے اس كونقل كيا ہے، (م) خيال ہوتا ہے کہ ابن جمیم کا قول امام ابوحنیفہ کے مزاج فقہی سے زیادہ قریب ہے۔واللہ اعلم

آب جاری میں نجاست گرنے کی وجہ ے اگراس کا مزہ یا رتك يا بوبدل جائے ، تو ياني ناياك موجائے گا ، اور جب تك كوئي وصف نہ بدلے یانی نایا کنہیں ہوگا، (۵) یہاں تک کہ جس مقام یرنجاست گری ہوا گروہاں بھی وصف میں تبدیلی نہیں تو یانی نایا ک تېيى ہوگا۔(١)

مفتكوك بإنى

۵) مشکوک یانی یعنی وه یانی جو یاک تو ہے، کین سربات مشکوک ہے کہ اس سے یا کی بھی حاصل کی جاسکتی ہے یانہیں؟اس ے وہ یانی مراد ہے جس ہے گدھے یاا یے خچرنے یانی پیاجس کی پیدائش گدھی کیطن سے ہوئی ہونہ کہ گھوڑی کیطن سے، (۷) گھوڑے کا جھوٹا بالا تفاق جائز ہے۔(۸)

يانی برملکيت

یانی میں استحقاق کے اعتبار سے جار درجے ہیں: ایک تو سمندراور بڑے دریا کایانی ہے،اس سے ہر مخص کویانی لینے، جانور کو بلانے اور کھیتوں کوسیراب کرنے کاحق حاصل ہے، دوسرے نہریں اور تالا بول کا یانی ہے، اس میں ہرآ دمی کواپئی ضرورت کے لئے یانی لینےاور جانور کو یانی بلانے کاحق حاصل ہے،البتہ سیراب كرنے كى وجہ سے عام لوگوں كو دشوارى پيش آتى ہو، تو اس سے کھیت سیراب کرنے کی گنجاکش نہیں۔ تیسرا درجہ ایسی نہراور چھوٹے تالا ب كا ب جو كي خاص الوكول كي ملكيت مو،اس ميس سانسان اینی ضرورت کے لئے یانی لے سکتا ہے، جانوروں کو بھی بلاسکتا ہے، لیکن کھیت سراب کرنے کے لئے بلااجازت نہیں لےسکتا۔ چوتھی صورت ایسے یانی کی ہے جو برتن یا حوض وغیرہ میں محفوظ کرلیا گیا ہو،اییا یانی اس مخص کی ملکیت ہے،اس کی اجازت کے بغیر اس سے فائدا ٹھانا جائز نہیں ، ہاں اگر آ دمی مخمصہ کی حالت میں ہو اوریانی نہ ہے تو جان جانے کا اندیشہ ہوتو وہ جبراً بھی یانی لےسکتا ہے، (۹) چونکہ یہ یانی اس محض کی ملکیت ہے، اس لئے وہ اسے

⁽١) بدانة المجتهد ١٣٣١

⁽٣) کبيري ۹۱

⁽۵) مراقى الفلاح ١٤

⁽⁴⁾ مراقى الفلاح ١٤

⁽٩) ردالمحتار و درالمختار ۸۳/۵

⁽r) کبیری ۹۱

فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اگر کسی هخص کا کنوال یا نهر ہوتو وہ پانی لینے والے کوروک سكتا ہے، بشرطيكة تريب ميں كوئي اورياني دستياب ہو، اگر قريب ميں کوئی اور یانی دستیاب نہ ہوتو پھراس مخض پر واجب ہے کہ یا تو ان لوگوں کو کنویں تک آنے کی اجازت دے، یااپنی زمین کے کنارے تك خود يانى پہنيادے، (١) يهي هم اس زمانے ميں بينڈيائي كا بھي

امام احد " كے نزويك بھى كى شخف كى زمين ميں جو يانى ہو، وہ اس کی ملکت ہے، البتہ امام احمد کے نزدیک اس کوفروخت کر کے قیمت حاصل کرنا پیندیدہ نہیں ، فقہا ء شوافع سے بھی دوطرح کا قول منقول ہے، ایک قول کے مطابق پانی پر ملکیت ثابت ہوتی

یائی کی خرید و فروخت-ایک نامناسب عمل

تاہم اسلام کا مزاج ہے ہے کہ انسان یانی کی سوداگری ہے بازرے،آپ علی نے فرمایا کہ تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں، یانی،آگ اور گھاس، (٣)حفرت ابو ہریرہ را سے مروی ہے کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نگاہ رحمت نہیں اٹھا ئیں گے،ان میں سے ایک وہ ہے جوز اکد از ضرورت یانی دوسرے مسافروں سے روک رکھے :" کان له فضل ماء في الطريق فمنعه من ابن السبيل "، (٣) حفرت ابو ہریہ بھا سے ایک روایت میں ہے کہ آپ لھانے فرمايا: زائداز ضرورت يائى لينے سے ندروكا جائے:" لايمنع عن

فضل الماء"(٥) كرقيامت كرون ايك فخص كى مغفرت اس وجيد ہ وجائے گی کہاس نے ایک پاسے کتے کو یانی بلایا ہوگا، (١) اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ لوگوں کے لئے یانی کا انظام کتنے برے اجروثواب کا کام ہے؛ اس لئے اس کوصدقہ جاربیقرارویا گیا، اورآب الله كارغيب يرحفرت عثان عنى الله في مدينه من ميف یانی کے مشہور کویں" بنو رومه" کو پنیتیں ہزار درہم میں خرید کر عام مسلمانوں کے لئے وقف فرمادیا تھا۔(۷)

(یانی کے سلسلہ میں مزید احکام کے لئے ملاحظہ ہو: بر، حوض بسور،شرب)_

الغ (بنے والی شکی)

" مالع" كمعنى بہنے والى چيز كے ہيں۔

نایا کی دوطرح کی ہوتی ہے،ایک حقیقی جس کومسوس کیاجاتا ہے، جیسے پیشاب، پائخانہ وغیرہ، دوسری حکمی، جس کو حکم شریعت کی بناء پر نا پاک مانا گیا ہے، انسان اس کی نا پاکی کومحسوس نہیں کرسکتا، جیسے وضوٹوٹ جانے کی وجہ سے اعضاء وضوء کا اور جنابت کی وجہ سے بورے جسم کا نایاک ہونا۔

نجاست حکمی، پانی ہی کے ذریعے دور کی جاسکتی ہے،اس پر ا تفاق ہے، نجاست حقیقی حفیہ کے نزدیک ہرالی چیز سے دور کی جاسكتى ہے جو بہنے والى مو، اور نجاست كوز أكل كرنے كى صلاحيت ر کھتی ہو، (۸) مالکیہ ، شواقع اور حنابلہ کے نزد کی نجاست حقیقی کودور كرنے اور اس سے ياكى حاصل كرنے كے لئے بھى يانى بى ضروری ہے۔(۹)

⁽۱) درمختار ۱۸۳/۵

 ⁽٣) سنن بيهقى ، مديث تبر ١١٦١٢ ، باب مالا يجوز اقطاعه من المعاون الظاهرة

⁽٣) بخارى ١٩١١، باب اثم من منع ابن السبيل عن الماء

⁽٢) بخاري ١٨١٨، باب فضل سقى الماء

⁽A) هندیه الام

⁽۲) المغنى ۱/۲۷

⁽۵) بخاری ۱/۳۱۲، مسلم ، باب تحریم بیع فضل الماء

⁽⁴⁾ بخاری وحاشیه محمد علی سهارنبوری ۱/۳۱۲ ، باب فی الشرب

⁽٩) المغنى ١٣٣١

ماجن (غيرؤمددار)

" بجن" کے معنی اصل میں بے حیاء اور غیر ذمہ دار ہونے کے ہیں، ای سے" ماجن" کا لفظ ماخوذ ہے، فقہاء کے یہاں ایک اصطلاح" مفتی ماجن" کی ہے، کہ ایسے فخص کوفتو کی دینے سے روک دیا جائے گا، جرجانی نے ماجن کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

> هوالفاسق وهوان لايبالى بما يقول و يفعل وتكون افعاله على نهج افعال الفساق. (۱)

ماجن سے مراد فاسق ہے جس کواپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو،اور جس کے افعال فاسقوں کے افعال کے طریقہ پر ہوں۔

(مفتی کے احکام کے سلسلہ میں تفصیل لفظ افتاء کے تحت آچکی ہے)۔

ما مون

الله تعالی نے ان لوگوں کی مدمت فرمائی ہے جولوگوں سے ماعون کو بھی روک رکھتے ہیں، (اعون کے) ماعون سے کیام راد ہے؟
اس سلسلہ میں مفسرین نے لکھا ہے کہ قریش کی زبان میں مطلق مال کو ماعون کہتے تھے۔ (۲) لیکن اس لفظ کا ماخذ بتا تا ہے کہ اس سے مال کی معمولی مقدار مراد ہے، کیونکہ پیلفظ ''معن' سے ماخوذ ہے جس کے معنی قلیل شکی کے ہوتے ہیں، (۳) مفسرین کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ ماعون سے کیا مراد ہے؟ بعض حضرات نے میں اختلاف ہے کہ ماعون سے کیا مراد ہے؟ بعض حضرات نے زکو ہ کو اس کا مصداتی قرار دیا ہے، لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود

کے مختلف اقوال جوابن کثیراور قرطبی وغیرہ نے نقل کے ہیں،
ان سے ظاہر ہے کہ معمولی استعالی اشیاء جو عاریۃ ایک دوسرے کو
دی جاتی ہیں، جیسے: وول، کلہاؤی، ہاغلی، ترازو، وغیرہ یہی
ماعون ہیں، (م) اس کی تا ئیداس روایت ہے بھی ہوتی ہے کہ سیدنا
حضرت عا کشرضی اللہ تعالی عنہا نے رسول اللہ بھی ہوتی ہے دریافت
کیا کہ کیا چیزیں ہیں کہ ان کا نہ دینا جا ئر نہیں؟ آپ بھی نے فر مایا:
پل کہ کیا چیزیں ہیں کہ ان کا نہ دینا جا ئر نہیں؟ آپ بھی نے فر مایا:
پل ہر زمانہ کے عرف میں جو چیزیں لوگ ایک دوسرے کو بہ طور
عاریت دیا کرتے ہوں، اور ان کو ایک دوسرے سے روک نہ رکھتے
ہوں، ان کا شار ماعون میں ہوگا، اور بہ شرط استطاعت ان کا روک
رکھنا افلا قاکر اہت سے خالی نہ ہوگا۔

مال

مال یوں تو ایک واضح اور بدیمی لفظ ہے، لیکن اس کی تعریف وقعہ یداوراس کی حقیقت کی تعیین میں دفت پیش آتی ہے، اوراس کی حقیقت کی تعیین میں دفت پیش آتی ہے، اوراس کے اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے بھی پیدا ہوا ہے، عربی زبان ولغت کے اعتبار سے مال کا مادہ ''م، ی، ل'' ہوتو اس ہوسکتا ہے، اور''م، و، ل'' بھی، اگراس کا مادہ ''م، ی، ل'' ہوتو اس سے مراد ہروہ چیز ہوگی جس کی طرف طبیعت مائل ہو، مایمیل الیہ الطبع ، ای کوبعض فقہاء نے ''شکی مرغوب'' سے تعییر کیا ہے، دوسرا احتمال ہی ہے کہ اس کا مادہ ''م، و، ل'' ہو، الی صورت میں مال کا احتمال ہے ہو جائے گا، اطلاق ان چیز وں پر ہوگا، جوذ خیرہ اور تمول کے لائق ہو، پہلے مادہ احتمال کے اعتبار سے مال کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا، احتمال کے مصداق میں تگلی اور دوسرے مادہ احتمال کے مصداق میں تگلی اور دوسرے مادہ احتمال کے مصداق میں تگلی میں سگ

⁽r) ابن کثیر ۱۸۳۵۵

⁽٣) ويكيئ: ابن كثير ١٠٥٥٥

⁽۱) كتاب التعريفات ۲۲۵ -

⁽٣) الجامع لأحكام القرآن ١٣/٢

⁽۵) ابن ماجه ، حديث نمبر ٢٣٤٣ ابواب الرهون

ان بی دو پہلوؤں کے تحت فقہاء کے یہاں مال کی حقیقت کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے ،اس اختلاف کا حاصل یہ ہے کہ انسان جن چیزوں سے فائدہ اٹھا تا ہے ، وہ تین طرح کی ہیں : اول '' اعیان'' یعنی وہ مادی اشیاء جن کا مستقل وجود ہے ، دوسرے منافع ، جن کا مستقل وجود نہیں ، بلکہ وہ اعیان بی سے متعلق ہوتی ہیں ، جیسے مکان میں سکونت ، سواریوں پر سواری وغیرہ ، تیسرے حقوق ، یعنی وہ مصالح انسانی جن کا شریعت نے اعتبار کیا ہے ، یہ حقوق دوطرح کے ہیں ، بعض وہ ہیں جواعیان سے متعلق ہیں ، جیسے گزرنے کا حق ،شرب (پانی حاصل کرنے) کا حق اور بیس ، جیسے گزرنے کا حق ،شرب (پانی حاصل کرنے) کا حق اور بیص وہ ہیں جن کا تعلق مال سے نہیں ، جیسے : ماں کو بچہ کا حق بیرورش ، یا بیوی پر شوہرکاحق اطاعت وغیرہ۔

اعیان کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ وہ مال ہیں،
اوران کی خرید وفر وخت درست ہے، غیر مالی حقوق مثلاً ماں باپ کا
حق پرورش وغیرہ کے متعلق اتفاق ہے کہ وہ مال نہیں ہیں، منافع اور
وہ حقوق جو مالی نوعیت کے ہیں، ان پر مال کا اطلاق ہوگا یا نہیں؟
اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، احتاف کا قول مشہور یہی
ہے کہ یہ مال نہیں ہیں، اور چونکہ ہے کے لئے مال ہونا ضروری ہے،
اس لئے ان کی خرید و فروخت بھی درست نہیں، جبکہ جمہور کے
نزد یک منافع اور مالی حقوق بھی مال ہیں۔(۱)

جیسا کہ فرکور ہوا حقیہ کا قول مشہور تو یہی ہے کہ مال ایسی چیز ہے جو ذخیرہ کئے جانے کے لائق ہو: "الممال مامن شانه ان ید خو للانتفاع وقت المحاجة "(۲) لیکن غور کیا جائے تو خود حقیہ میں متقد مین اور متاخرین دونوں کے یہاں اس تعریف سے

انحراف بھی پایا جاتا ہے، اور مال کی حقیقت میں وسعت بھی معلوم ہوتی ہے، چنا نچدام محمد نے خدمت کو مال تسلیم کیا ہے: "ثم علی قول محمد تبجب قیمة المحدمة لان المسمی مال "(٣) علامہ کا سائی نے تمام ہی منافع کو مہر بنانے کی اجازت دی ہے، اور دلیل میددی ہے کہ میمنافع یا تو مال ہیں، یا مال کے حکم میں ہیں "لان هذه المنافع اموال اوا لتحقت بالاموال "(٣) علامہ کا سائی ہی نے وصیت کے باب میں صراحناً منافع کو مال تسلیم کیا ہے: "سواء کان المال عینا او منفعة عند العلماء کافة "(۵) ای طرح صاحب ہدا ہے نے کھا ہے کہ راستہ سے گذر نے کا "حق" فروخت کرنا بھی ایک روایت کے مطابق جائز ہے۔ (۲)

حقیقت ہے کہ قرآن وحدیث میں مال کاقطعی مصداق متعین نہیں کیا گیا ہے، اور قاعدہ ہے کہ کتاب وسنت میں جس لفظ کی حقیقت کو بیان نہ کیا گیا ہواور نہ لغت میں اس کا کوئی ضابط مقرر ہو، وہاں عرف کی طرف رجوع کیا جاتا ہے: ''کل ما وردبه المشوع مطلقاً و لاضابط له فیه و لا فی اللغة یو جع فیه إلی العوف''(ے) اس لئے مال کی حقیقت اور اس کا مصداق ہرعہد کے عرف ورواج کی روشی میں متعین ہوگا، ای لئے فقہاء نے بدلے ہوئے عرف ورواج کی روشی میں متعین ہوگا، ای لئے مال کی حقیقت اور اس کئے مال کی حقیقت اور اس کئے میں مال سلیم نہیں کیا ہے، اور اس کو بعد کے ادوار میں خورف میں مال سلیم نہیں کیا ہے، اور اس کو بعد کے ادوار میں خورف کے جو ت مال کی حیثیت دی ہے، مثلاً شہد کھی کہ ابتداء فقہاء نے اس کی خرید وفروخت کومنے کیا تھا، اس لئے کہ یہ حشرات الارض میں سے ہے، لیکن جب ان کھیوں کی پرورش شروع ہوئی اور میں سے ہے، لیکن جب ان کھیوں کی پرورش شروع ہوئی اور بیاضا بطر یقہ پران سے شہد حاصل کیا جانے لگا، تو فقہاء نے اس بیضا بطرطر یقہ پران سے شہد حاصل کیا جانے لگا، تو فقہاء نے اس

⁽۲) ردالمحتار ۳/۳

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٢٨/٢

⁽۲) هدایه ۲۰/۳

⁽١) ويكفئ: تاسيس النظر ٢٢

⁽٣) هدایه ۲۸/۲

⁽۵) بدائع الصنائع ۱۳۸۵/۷

⁽٤) الاشباه للسيوطى ١٩٦

کو مال تسلیم کیا، اوراس کی خرید وفروخت کو جائز قرار دیا جملی نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے، "لانه معتاد فیجوز للحاجة "۔(۱)

اب موجوده زمانه کے عرف میں چونکہ حقوق کی بعض صورتیں بھی مال کا درجہ اختیار کرچکی ہیں، وہ قابل انقاع بھی ہیں، اور بظاہران کے مباح نہ ہونے کے لئے بھی کوئی بنیاد موجود نہیں ہوگی، اور ان کی خرید وفروخت جائز ہوگی، یہ اختلاف '' اختلاف '' اختلاف نے امان ہوگی، اور ان کی خرید وفروخت جائز ہوگی، یہ اختلاف '' اختلاف نے امان 'نہیں بلکہ'' اختلاف زمان'' کوئیل سے ہے، اور جیسا کہ ذکور ہوا، امام محمد اور دوسر نقہاء کوئیل سے ہے، اور جیسا کہ ذکور ہوا، امام محمد اور دوسر نقہاء احناف کا سانی وغیرہ کا بھی غیر مادی اشیاء کو مال تسلیم کرنا ثابت ہے، اس لئے یہ نصرف جمہور کے مسلک کے مطابق ہے بلکہ خود فقہ خنی اس لئے یہ نصرف جمہور کے مسلک کے مطابق ہے بلکہ خود فقہ خنی حقوق کی بیچ سے منع کیا ہے وہاں '' حقوق مجردہ'' کی قید لگائی ہے، حقوق کی بیچ سے منع کیا ہے وہاں '' حقوق میر مناس ہے کہ حقوق غیر اس سے از خود سے بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حقوق غیر اعتبار ہے، اس سے از خود سے بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حقوق غیر مال کے حکم میں ہیں۔ محردہ کی بیچ درست ہے، اور حقوق کی بغض صور تیں '' مال' ہیں یا مال کے حکم میں ہیں۔

فی زمانہ جن حقوق کی خرید وفروخت مروج ہے، اور جن کو موجودہ عرف کی بنیاد پر مال کا درجہ حاصل ہے، اور ان کا عوض لینا مائز ہے، ان میں مکانات، دوکانات کی پگڑی (بدل خلو) حق تالیف، حق ایجاد، حق طباعت، رجٹر ڈناموں اور نشانات کی خرید و فروخت، فضاء اور عمومی توعیت کے تجارتی لائسنس کی خرید و فروخت درست ہے۔ (۲)

مانع (اُصولِ فقد کی ایک اصطلاح)

عربی زبان میں "منع" کے معنی رو کئے کے ہیں، اس طرح
"مانع" کے معنی ہوئے" رو کئے والا!" علاء اصول کے نزدیک تھم
وضعی کی ایک قتم مانع ہے، اصطلاح میں مانع ہراس چیز کو کہتے ہیں،
جس کے پائے جانے کی وجہ ہے، دوسری چیز نہ پائی جائے کل ما
یستلزم و جو دہ انتفاء غیرہ ، (۳) گویا مانع شرط کی ضد ہے،
شرط کا وجود مشروط کے وجود کو مستلزم ہے، اور مانع کا وجود اس بات
کو مستلزم ہے کہ ممنوع کا وجود نہ ہو، فقہاء حنفیہ نے مانع کی پانچ
قسمیں کی ہیں:

ایسامانع جوکسی سبب کومنعقد ہی نہ ہونے دے، جیسے:
 آزاد شخص کی خرید وفروخت ، آزاد شخص خرید وفروخت کامکل ہی نہیں
 ہے، اسی لئے گویا سبب کا وجود ہی نہ ہویایا۔

اییا مانع جوسب کو کمل نه ہونے دے، جیسے انسان دوسرے کی چیز فروخت کردے کہ وہ چیز خرید وفرخت کامکل تو ہے، لیکن اس شخص کی ملکیت نہیں، کیوں کہ سبب ناتمام ہے، اس لئے ایسی خرید وفروخت موقوف رہتی ہے، اگر اصل مالک نے اجازت دیدی تو نافذ ہوگی، ورنہیں۔

۳) جوسب کوتو نہ رو کے ، لیکن تھم کو روک دے ، اور ابتداء تھم ہی کے لئے مانع ہوجائے ، جیسے خرید وفر وخت کا اصل تھم یہ ہے کہ خریدی ہوئی چیز پرخریدار کی ملکیت ثابت ہو، لیکن اگر خود فروخت کرنے والا خیار شرط لے لے ، تو خریدار کی ملکیت قائم نہ ہو سکے گی۔

۴) جوابتداءِ حکم کوتو نه رو کے ،لیکن حکم کے مکمل ہونے میں مانع ہو، جیسے کی شخص نے بغیر دیکھے کوئی چزخریدی، قبضہ بھی

⁽۱) حاشيه شلبي على تبيين الحقائق ٣٩/٣

⁽۲) اس سئلہ پر تفصیلی مطالعہ کے لئے ملاحظہ ہوراقم الحروف کامقالہ ' مال کی حقیقت اور حقوق کی خرید وفرخت ' اسلام اور جدید معاشی مسائل

⁽٣) المدخل الفقهي العام ٢٠٧١

کرلیالیکن دیکھانہیں، تو گواس کواس میں تصرف کاحق حاصل ہے، لیکن وہ اسے واپس کرسکتا ہے، اور واپسی کے لئے دوسر نے فریق کی رضا مندی یا قاضی کا فیصلہ بھی ضروری نہیں۔

۵) ایسامانع جو هم کے لازم ہونے کورو کیا ہو، جیسے: خیارِ عیب، اگرخریدی ہوئی چیز میں ایسا عیب نکل آیا، جس کی بیچے والے نے وضاحت نہیں کی تھی ، تو گوخریدار کی ملکیت اس پر ثابت ہو جائے گی ، اورا سے اس میں تصرف کرنے کا پورا پورا چور حاصل ہے لیکن خریدار کو دوسر نے فریق کی رضامندی یا قاضی کے فیصلہ کے ذریعے اُسے واپس لوٹانے کا حق حاصل ہے۔ (۱)

مانع کی تین صورتیں

علامہ شاطبی نے ان موافع کی جواحکام شریعت کے لئے مافع بن جاتے ہیں، تین تشمیس کی ہیں۔

ا) وہ موافع جو تکلیف شرعی کے ساتھ جمع ہی نہیں ہو سکتے ، یعنی ان کے پائے جانے کی صورت میں انسان احکام شرعیہ کا مکلف نہیں رہتا ، جیسے وہ تمام چیزیں جن کی وجہ سے انسان عقلی توازن سے محروم ہوجا تاہے، یعنی نیند، جنون ، بیہوثی۔

اليے موانع كہ جن كے پائے جانے كے باوجود آدى احكام شرعيہ كا مخاطب باتى رہتا ہے ، شريعت كا اس سے مخاطب ہونا نا قابل تصور نہيں ليكن فى الجملہ بعض احكام شرعيہ اس سے اٹھا لئے جاتے ہيں ، جيسے حيض ونفاس كى حالت ميں نماز ، قرآن كى تلاوت وغيرہ ۔

۳) تیسری قتم کے موانع وہ بیں جوآ دمی کودائر ہ تکلیف سے باہر تو نہیں نکا لتے لیکن حکم شری کے لزوم کوختم کردیتا ہے، جیسے بیار مخص کے لئے نماز جعداور جماعت میں حاضری، حالت اکراہ

میں کلمهٔ کفر کا تلفظ وغیره - (۲)

(42)

پیلفظ اباحت سے ماخوذ ہے، مباح سے مرادوہ افعال ہیں جن کا کرنا بلا کراہت جائز ہے، لیکن نہ کرنے پرثواب ہے اور نہیں کرنے پر گناہ۔

> (اباحت کے تقصیل سے یہ بحث آ چی ہے) مرارات (خلع کی ایک صورت)

مباراً ہ کے معنی ایک دوسرے کو برئی الذمہ کر دینے کے بیں، فقہاء کے یہاں پر لفظ خلع کے معنی میں استعال ہوتا ہے، کہ عورت اس رعایت کے ساتھ مرد سے طلاق کا مطالبہ کرے کہ دونوں ایک دوسرے کی طرف سے جملہ مالی وغیر مالی حقوق سے برکی ہوجا ئیں گے، امام ابوصنیفہ ؓ کے زدیکے خلع کا لفظ استعال ہویا مباراً ت کا، اور ہردوصورت میں صراحة ذکر ہویا نہ ہو، زوجین ایک دوسرے کی طرف سے جملہ مالی وغیر مالی ذمہ داریوں سے بری ہو جا کیں گے، امام محمدؓ کے زدیک معاہدہ میں جن حقوق کا ذکر کیا گیا ہو صرف ان بی سے براً ت ہوگی، دوسرے حقوق سے نہیں، امام ہوصرف ان بی سے براً ت ہوگی، دوسرے حقوق سے نہیں، امام ابو یوسف ؓ نے خلع اور مباراً ت میں فرق کیا ہے، مباراً ت کے باب ابو یوسف ؓ نے خلع اور مباراً ت میں فرق کیا ہے، مباراً ت کے باب میں ان کی رائے وہ ہے جوامام صاحب کی ہے اور خلع کے مسئلہ میں امام مجمدؓ کے ہم خیال ہیں۔ (۳)

مباشرت (ایک نقهی اصطلاح)

مباشرت کے معنی کسی کام کو براہِ راست انجام دینے کے بیں، یعنی فعل اور فاعل کے درمیان کسی اور کا واسطہ ندہو، تو اسے "مباشرت" کہتے ہیں، (۴) جیسے ایک شخص نے خود کسی کوئل کردیا تو

⁽١) نظرية الحكم ومصادر التشريع في اصول الفقه الاسلامي، (اكر الترحمري ٥٠

⁽٢) الموافقات للشاطبي ١٨٥٠/١

⁽٣) كتاب التعريفات ٢٢٥

یہ مباشرۃ قبل کرنا ہے، اگر فعل اور فاعل کے درمیان واسطہ ہوتو اس کو درمیان واسطہ ہوتو اس کو درمیان واسطہ ہوتو اس کو درمیان واسطہ وہ وہ مخص گذرتے ہوئے اس میں گر پڑے، کنواں کھودنے والا اس کی موت کے سلسلہ میں متسبب کہلائے گا،'' جنایت'' کے تحت یہ تفصیل گذر چکی ہے کہ جرم میں مباشر اور متسبب کے کیا احکام ہیں؟

فقہاء کے یہاں ایک اور اصطلاح مباشرت فاحشہ کی ہے،
''مباشرۃ فاحش' سے مرادیہ ہے کہ مردو عورت بے لباس ہوں، اور
دونوں کی شرم گا ہیں مُس کرتی ہوں اور مرد کے عضوء میں انتشار کی
کیفیت ہو، (۱) کیونکہ ایسی صورت میں مذی کے نکلنے کا قوی گمان
ہے، اور مذی نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

در بہل کے معنی لعنت کے جیں ، (۲) ای سے مباہلہ ہے، مباہلہ سے مراد ہے اظہار حق کے لئے اہل باطل کے خلاف بددعا کرنا اور لعنت بھیجنا ، رسول اللہ بھٹے کے پاس نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آیا ، جوعقید ہ تیکیٹ کا حامل تھا ، آپ بھٹے نے ان پر اسلام پیش کیا اور جب آپ بھٹے نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ الطبعالا اللہ کے بندہ اور امر خداوندی کا نتیجہ ہیں ، ان عیسیٰ عبداللہ و کلمت ، ہو وہ اس پر معترض ہوئے ، آپ بھٹے نے خدا اور رسول کے بارے میں اسلای تصورات پر دلائل بھی پیش فرمائے ، لیکن اضوں نے مان میں اسلای تصورات پر دلائل بھی پیش فرمائے ، لیکن اضوں نے مان کر نہیں دیا ، تب آپ بھٹے نے ان کو دعوت مباہلہ دی ، شاید وہ اس کے لئے تیار بھی ہوجاتے ، آپ بھٹے نے حضرت حن بھٹے کا ہاتھ کے عنہا ، حضرت حسین بھی کو گو و میں اٹھایا ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، حضرت علی بھٹے آپ بھٹے کے بیچھے چلے ، آپ بھٹے نے فرمایا کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم لوگ امین کہنا ، لیکن نجران کے نہیں

رہنمانے اپنی قوم ہے کہا، کہ تھ کھی واقعی نی بُرحق ہیں،اوران سے مباہلہ کرنے میں خطرہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کاعذاب آجائے اور ہمیشہ کے لئے عیسائیت فناء ہوجائے۔

بہرحال نہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہوئے، نہ جنگ کے لئے اور نہ اسلام قبول کیا، یہاں تک کہ معاہدہ ہوگیا، کہ وہ سالا نہ دو ہزار کُلّہ اور تیں زر ہیں، بطور جزیہ اوا کریں گے، (۳) قرآن مجید نے بھی اس واقعہ کاذکر کیا ہے۔ (العمران: ۱۱)

سوال یہ ہے کہ کیا مباہلہ کا تھم باقی ہے یا اب باقی نہیں رہا؟ ناصبیہ کے زد کیا اب بھی اظہار تن کے لئے مباہلہ کا تھم باقی ہے ، ان حضرات کا استدلال حضرت عبداللہ ابن عباس شاہم متعلق روایت ہے ، کہ ان کے اور کی اور مخص کے درمیان کچھ مزاع تھی ، تو انھوں نے اس کومباہلہ کی دعوت دی ، (م) اکثر اہل علم کا خیال ہے کہ مباہلہ تی کو ثابت کرنے کا ایک طریقہ ہے ، جو شخص تی ہوگا ، اس پر اللہ کی طرف سے عذا ب نازل ہوگا ، اور اس طرح تن اور باطل واضح ہوکر سامنے آجائے گا ، ظاہر ہے کہ پیغیر کو اس بارے میں آگاہ کردیا جا تا ہے ، کہ بیہ مباہلہ ظہور تن کا انشان بن طرف سے پھین سے اللہ کی اس بارے میں گائی نشان بن طرف سے پھین سے اللہ کی اس بارے میں یقین سے اللہ کی طرف سے پھین سے اللہ کی اس بارے میں یقین سے اللہ کی خصوصیات میں سے نازل ہوکر ہی رہے گا ، اور یہی بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کہ مباہلہ کے ذریعے تن کو ثابت کر ناانبیاء کی خصوصیات میں سے کے دواللہ اعلم

متون (مطقه بائنه)

"بُت" كمعنى عربى زبان مين كافيخ كے بين ،اى سے

⁽٢) . الجامع لأحكام القرآن ١٠٣/٢

⁽٣) روح المعانى ٣/١٩٠

⁽۱) كتاب التعريفات ۲۲۵

⁽۳) تفسیر کبیری ۲۵۷-۵۷، تفسیر قرطبی ۱۰۵٬۰۱۰-۱۰۳

مبتوته كالفط ب، مبتوته اسعورت كوكت بي جس كوطلاق بائن يا طلاق مغلظه دى گئي بو، اليعورت كى عدت كا نفقه اس كسابق شو بر پرواجب بهوگايانبيس؟ اس ميس اختلاف بي تفصيل كے لئے ملاحظه بوعدت، نفقه -

النيخ (فروخت كى جانے والى چيز)

" بہتے " کے معنی نیچی جانے والی چیز کے ہیں ، خرید وفروخت میں معاملہ کی اصل مبتے ہی ہوتی ہے، فقہاء کے یہاں مبتے الی چیز ہے جومتعین کرنے کی وجہ سے متعین ہوجائے ، اس لئے اگر ایک طرف سے سونا، چاندی ، یامروجہ سکہ ہو، اور دوسری طرف سے کوئی اور چیز ، تو بیسونا، چاندی یامروجہ سکہ بخن (قیمت) تصور کیا جائے گا، اور اس کے مقابلہ جوسامان ہے ، وہ مبتے ہوگی ، اگر ایک طرف سے مثلی (یعنی تول کر یا پیانہ سے ناپ کر ، مقدار معلوم کی جانے والی پیز ہواور دوسری طرف سے قیمی ، یعنی گن کر فروخت کی جانے والی چیز ہو، تو مثلی ، شن متصور ہوگی ، اور تیمی مبتے ، جیسے گہوں جانے والی چیز ہو، تو مثلی ، شن متصور ہوگی ، اور تیمی مبتے ، جیسے گہوں اور بکر ہے کا تیادلہ ہوتو گہوں تمن ہوگا اور بکر الجبح ۔

اگردونوں طرف ہے ایک ہی طرح کی چیز ہو چیسے سونے کے بدلہ چا ندی ، گیہوں کے بدلہ چا ول یا بحری کے بدلہ بیل ، تو پھرخرید وفر وخت کرنے والے کے بیان وتو ضیح سے ثمن اور جیج کا تعین ہو سکے گا، عربی زبان میں اس کے لئے اُصول ہیہ ہے کہ ثمن پر''ب' داخل کی جاتی ہے ، اور جس پر''ب' داخل ہو، اس کو ثمن تصور کیا جاتا ہے۔

(مزيدتفصيل كے لئے ملاحظہ بو: رسي بمن)

متاركه

"متارك" ترك سے ب، ترك كے معنى چھوڑنے اور متاركہ كے معنى اللہ اور متاركہ كے معنى الكركوئي اللہ صورت بيدا ہوجائے

کہ بیوی شوہر بھیشہ کے لئے حرام ہو جائے ، مثلاً شوہر بیوی کی مال کے ساتھ یااس کا باپ اپنی بہو کے ساتھ بدفعلی کر گذر ہے، تو بیوی اس پرحرام ہو جائے گی ، الی صورت میں زوجین کے درمیان متارکہ یعنی ایک دوسرے ساز دواجی تعلق کوترک کرنا ضروری ہے، متارکہ کے وقت سے عورت عدت گذار نے کے بعداس کے لئے دوسرے مردے نکاح کرنا درست ہوگا۔

لیکن متارکہ کے لئے کیا جنسی فعل سے باز آجانا ہی کافی ہے یا زبان سے اس کا اظہار بھی ضروری ہے؟ اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر بیوی سے صحبت کر چکا تھا، تب تو بالا تفاق مردکا زبان سے کہنا ضروری ہے، کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا، یا میں نے تہمہیں آزاد کر دیا، وغیرہ، اگر وخول وصحبت کی نوبت نہیں آئی تھی تو ایک قول کے مطابق اس کا صحبت سے بازر ہنا ہی متارکہ بچھا جائے گا، اور دوسر نے قول کے مطابق اس صورت میں بھی زبان سے کہنا ضروری ہوگا، اور ظاہر ہے کہ اس میں احتیاط ہے، بہر حال متارکہ ضروری ہوگا، اور ظاہر ہے کہ اس میں احتیاط ہے، بہر حال متارکہ کے بعد عدت گذر نا ضروری ہے، اگر متارکہ نہ ہوا اور نہ قاضی نے تفریق کا فیصلہ کیا تو جا ہے کتنا عرصہ بھی گذر جائے اس عورت کے لئے دوسرا نکاح جا نزنہیں ہوگا۔ (۱)



تخیر کے معنی حیرت میں پڑ جانے کے ہیں ، ای سے درمتیرہ ، بدمعنی حیرت زدہ ، کا لفظ ہے ، الی عورت کو کہتے ہیں کہ حیض کے سلسلہ میں اس کی کوئی عادت مقرر نہ ہو، کبھی کم مدت ہوتی ہواور کبھی زیادہ۔

(لفظ حيض ك تحت احكام كذر يكي بين)

منشاب (اُصولِ فقه کی ایک اصطلاح) متثابه ایسے لفظ کو کہتے ہیں، جس کی قطعی مراد سے واقف ند ہوا آمدى كابھى يہىر جان ہے۔(۵)

منتعب (مطلقه کورخصتانه)

جس خاتون کو یک جائی سے پہلے ہی طلاق دیدی گئی ہو،
اوراس کا مہر نکاح کے وقت ہی متعین ہو گیا ہو، وہ نصف مہر کی متحق
ہوگی اوراس کے لئے متعدنہ واجب ہے اور ندمتحب،اس پرسمھوں
کا تفاق ہے،ان کے علاوہ وہ مطلقہ عورتیں جن کا پورا مہر یا مہرمشل
واجب ہوتا ہے، حنفیہ اورا کثر فقہاء کے نز دیک ان کے لئے بھی
متعدمتحب ہے، بلکہ امام شافعیؓ سے تو مروی ہے کہ ہر مطلّقہ کے
لئے متعدوا جب ہے۔(۱)

متعه کی مقدار

متعه کی کوئی مقدار متعین نہیں ، بلکہ عرف و عادت اور زن
وشو کے حالات پر موقوف ہے ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے معروف
طریقہ پر متعہ کا حکم دیا ہے ، مَتَاعًا بِالْمَعُرُو فِ حَقًّا عَلَی
الْمُحُسِنِیْنَ '' (البقرۃ : ۱۳۱) اور ای آیت میں بی بھی فر مایا گیا
ہے کہ خوش حال اور تک دست شو ہر کوا ہے حالات کے موافق متعہ
اداکرنا چاہئے ، تو گویا مرد کے معاشی حالات کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا
اور ساجی عرف کو بھی ، اور معروف کی رعایت نہیں ہو علی جب تک
عورت کا معیار زندگی اور معیار پہندیدگی بھی ملحوظ نہ ہو، اس لئے ان
عورت کا معیار زندگی اور معیار پہندیدگی بھی ملحوظ نہ ہو، اس لئے ان
عنوں کا خیال کرنا چاہئے ۔ (ے)

متعہ کی زیادہ سے زیادہ مقدار کے لئے کوئی حد نہیں ، معرت عبداللہ ابن عمر ﷺ فرماتے تھے کہ کم سے کم تمیں درہم (تقریبا ۹۰ گرام چاندی) یااس کے مساوی متعہ ہونا چا ہے ، زیادہ

جاسكے: "هو اسم لما انقطع رجاء معرفة المواد منه" (۱) قرآن جيد ك خودا پنيان سے واضح بى ك قرآن بين ايى آيتن مجمى بين ، جن كى مراد پورى طرح واضح اور بے غبار بى ، اورالى آيتن بھى بين جن كى مراد انسان كے لئے واضح نہيں: "مِنْهُ آيات مُحكَمَاتُ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ" (ال عران)

قرآن مجید میں متشابہ آیات دوطرح کی ہیں، ایک وہ کہ جن کا کوئی معنی ہی معلوم نہ ہو، جیسے بعض سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات الم ہم، وغیرہ، دوسرے وہ آیتیں جن کا لغوی معنی تو معلوم ہولیکن اس کی کیفیت معلوم نہ ہو، جیسے اللہ تعالی کے اعضاء اور اعضاء کے افعال کا تذکرہ، بظاہران الفاظ، وجہ، ید، بصارت، ساعت، وغیرہ کے معلوم ہیں، لیکن اللہ تعالی کے لئے ان اعضاء اور افعال کی کیا کیفیت ہے؟ معلوم ہیں، لیکن اللہ تعالی کے لئے ان اعضاء اور افعال کی کیا کیفیت ہے؟ معلوم نہیں۔

متشابكاتكم يه به كماس كون مون كايقين ركهنا چائه ، اوراس كى حقيقت اوركنه تك چنچ كى كوشش بهى نه كرنى چائه ، كيونكه يه تجس اكثر انسان كوصراط متنقم مد مخرف كرك ركه ويتا به "د" والحكم فيه اعتقاد الحقية والتسليم بترك الطلب" (۲)

یدنہ جھنا چاہے کہ متشابہ کی بیتعریف تمام علماء أصول کے نزد کی متفق علیہ ہے ، اس میں خاصا اختلاف رائے بھی موجود ہے ، (۳) بعض حضرات نے متشابہہ کی تعریف میں زیادہ عموم برتا ہے ، امام غزالی کا خیال ہے کہ جہاں بھی احمال جگہ پالے ، وہ متشابہہ ہے ، الممتشابه ماتعاد ض فیہ الاحتمال ، اس اعتبار سے مشترک الفاظ بھی من جملہ متشابہات کے قرار پاتے ہیں ، (۳)

⁽r) أصول السرخسي ١٩٩١

⁽٣) المستصفى ١٠٢/١

⁽٢) الجامع لأحكام القرآن ٢٠٠/٣

⁽۱) اصول السرخسي ١٦٩٠١

^{· (}٣) و كيم : إرشاد الفحول ١١/١

⁽۵) الإحكام في اصول الأحكام ١٨٨١

⁽٤) أحكام القرآن للجصاص ١٣٣/٢

کی حدنہیں ، حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ سے منقول ہے کہ بہتر متعد خادم کا تظام ہے، حضرت حسن بن علی ﷺ نے بیس ہزار درہم اور کافی تحا نف بطور متعدایی مطلقه کوپیش فرمایا، خود قاضی شریح نے یا فج سودرجم (۱۹۹۱/گرام) متعد کے طور پردیا۔(۱)

عام طور پر فقہاء نے متعد کی حیثیت سے ایک جوڑے كيڑے كا ذكر كيا ہے، جوكرتا، اوڑھنى اور جا در برمشمل ہو، (٢) بيہ متعدى كم سے كم مقدار ب، خود امام ابو حنيفة سے منقول ہے: "ذالك ادناها "(")اسلام، بھلائى اورحسنسلوك كادين ب اور ہرمرحلہ پرحسنِ سلوک اوررواداری کا حکم دیتا ہے،اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کو نکاح میں رکھنا ہے تو بھلے ہی طریقے پررکھواورا گراہے چھوڑ ناہی ہے، گوچھوڑ ناانچھی باتنہیں تو بَعْلِ طريْق ير چهور دو ، "فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفِ أَوْتَسُريْحْ بإحسان "(القرة ٢٢٩) متعدكامنش بحى اصل مين بطلطريقدير حسن سلوک کے ساتھ ہوی کورخصت کرنا ہے، کہ جب ایک عورت مردی زندگی سے جدا ہوتو آخرائے بہتر سلوک کے ساتھ رخصت کیا جائے ، کدید گذشتہ زندگی کی رفاقت کا تقاضا بھی ہے، اور اس ہوتی۔

(نكاح متعد كے سلسلے ميں ملاحظه بو: نكاح)

منقوم (شریعت کی نگاه میں قابل قیمت)

متقوم کے معنی قابل قیت کے ہیں، جو چیز جمع کی جاتی ہو، كه بوقت ضرورت كام آجائ اورطبيعت اس كى طرف رغبت ركھتى مو،اس كوفقه كي اصطلاح مين "مال" كيتم بين: "المواد بالمال مايميل اليه الطبع و يمكن ادخاره لوقت الحاجة "،

اب اگرشرعاس چیز سے نفع اٹھانا بھی جائز ہو،تواپیا مال متقوم کہلاتا " والتقوم يثبت فيها وبإباحة الانتفاع به شرعاً "، مثلاً گیہوں ، یہ مال متقوم ہے ، کیونکہ شرعاً اس کا کھانا ،خریدنا ، بیجنا حلال ہے، اور شراب مال ہے، کیکن متقوم نہیں کیونکہ شریعت نے اس كورام قرارديا ہے۔ (٣)

متواتر (مديث كي ايك اصطلاح)

الی خرکو کہتے ہیں کوفقل کرنے والے آئی کثر تعداد میں ہوں كهبه ظاهران سب كالجموث يرمتفق موجانانا قابل تصور مو_ (تفصیل کے لئے ویکھئے: حدیث)

مثقال

عربوں کے قدیم اوزان میں ایک''مثقال'' ہے، اہل جاز كنزديك ايكم مقال بين قيراط كاموتاب، اورايك قيراط يائي جو کا، (۵) اس طرح ایک مثقال سوجو کے برابر ہوا، ان قدیم اوزان کو جدید اوزان کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے مفتی محمد شفیع صاحبٌ نے بری سعی محود فر مائی ہے، چنانچدان کی محقیق کے مطابق ایک مثقال یا سوجو کا وزن ۲۸ ماشه ۸ ررتی ہوتا ہے، (۲) آج کل كم وجداوزان يسم اكرام ٢٣/ ملى كرام يدموتا ب-

" مثلهٌ" (م برپیش) کے معنی انسان یا جانور کے اعضاء تراش دینے کے ہیں، اگر حیوان کی طرف اس کی نبیت کی جائے تو اس كے كى حصے كے كانے كے مو نكے ،اورانسان كى طرف نبيت کی جائے ، تو ناک ، کان ، شرمگاہ باکسی عضو کو کاٹ دینے کے بين، (٤) غرض مثله مين دوباتين يائي جاتي بين: ايك تونهايت

(1) years y was Wester

⁽r) هدایه ۲/۲۵۲

⁽٣) ويكفئ: ردالمحتار ٣/٣

⁽۵) جواهر الفقه ۱۸۸۱

⁽۱) أحكام القرآن للجصاص ۲۰۱/۳

⁽٣) الجامع لأحكام القرآن ٣٠١/٣

⁽١) فتح القدير ١١١/٢

⁽²⁾ النهاية لابن اثير ٢٩٣/٣

شدید درجه کی ایذ اءرسانی که کی مخص کوزندہ رکھتے ہوئے ،اس کے اعضاء کاٹ دیئے جائیں ، دوسرے اس کو بدہئیت بنا دینا اور صورت کابگاڑ دینا ہے۔

اسلام امن وآشی اور تهذیب وشائتگی کا مظهر ب،اس نے کی موقعہ پر بھی بے جا ایذ اءرسانی اور تو بین انسانیت کی اجازت نہیں دی ہے، اس لئے آپ کی نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا قل جائز قرار پاتا ہواور وہ سزاوار قتل ہو، تب بھی اس میں شائتگی کا دامن نہ چھوڑ واور اگر کسی جانور کو حلال طور پر ذریح کرو، تو ذریح بھی بہتر طریقہ پر کرو: ''إذا قتلتم فاحسنوا القتل و إذا ذبحتم فاحسنوا اللذبح''۔(۱)

اصول مقرر کردیا که زنده جانور سے کا ٹا ہواعضوم دار کے حکم میں ہوگا، اوراس کا کھا ناحرام ہوگا، (۵) اسلام سے پہلے قصاص لینے کا طریقہ بیتھا کہ مقتول جس ایذاءرسانی کیساتھ تل کیا گیا ہوقا تل بھی اسی طرح قبل کیا جا تا تھا، اگر مقتول کے مختلف اعضاء کا دکا دکر کی گراسے قبل کیا گیا ہا تا تھا، اگر مقتول کے مختلف اعضاء کا دکا ک کی گرم اللہ کیا گیا تو یہی مزاقا تل کو بھی دی جاتی تھی، شریعت اسلامی میں بھی ابتدا میں یہی مشرات قبل کیا گیا تو ایس کے گئے بی قاعدہ مقرر مقرادیا کہ مقتول کی بھی انداز سے قبل کیا گیا ہو، قاتل کی گردن تکوار فرمادیا کہ مقتول کی بھی انداز سے قبل کیا گیا ہو، قاتل کی گردن تکوار سے اڑادی جائے گی، لاقود د الابالسیف (۱)

(F)

فقہاء نے مال کی مختلف صیثیتوں سے تقسیم فرمائی ہے، ان ہی میں ایک تقسیم مثلی اور قیمی کی ہے، فقہاء کے پہاں اصول ہے کہ اگر کسی وجہ سے آدمی پر کسی چیز کا بدل واجب ہوجائے، تو اگر وہ مثلی شکی ہوتو اس کا مثل ادا کیا جا تا ہے، اور اگر مثلی نہ ہوتی ہو، تو اس کی قیمت ادا کرنی ہوتی ہے، گویا جس چیز کا مماثل دستیاب ہو وہ مثلی ہوگی، اور جس مے مماثل کا دستیاب ہو وہ مثلی ہوگی، اور جس مے مماثل کا دستیاب ہونا دشوار ہو، وہ قیمی ہوگی۔

یہ تو ایک اصولی بات ہے، فقہاء نے ای پس منظر میں مثلی کی تحقیق کی تحقیق کی کوشش کی تحریف کی کوشش کی ہے، اور مثلی اور تیمی میں خطا تمیاز قائم کرنے کی کوشش کی ہے، مثلی کی حقیقت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے یہاں جو صراحتیں ملتی ہیں، وواس طرح ہیں :

ا) "کل مقدر بکیل اووزن" وہ اشیاء جن کی مقدارناپ تول کے ذریعہ معلوم کی جائے ، لیکن اس پر بیاعتراض کیا گیا ہے کہ جن کے برتن جن کیا گیا ہے کہ جن کے برتن جن کی مقدار تول کے ذریعہ ہی معلوم کی جاتی ہے ، کواس تعریف کی

ى عن المثله (r) حوالة سابق

⁽٣) بخارى مع الفتح ٥٨٥/٩،باب ماجاء من المثله الخ

⁽٢) ابن ملجه ، مديث نمر ٢٧٧٠-٢٧٧٨ أبوال الدمات

⁽١) ترمذي مع تحفة الاحوذي ٢٠٥٠ ، باب ماجاه في النهي عن المثله

⁽٣) ويمين : فتح الباري ٥٢٣/٤، باب قصة عكل وعرينة

⁽۵) ترمذي الالالاباب ما قطع من الحي فهو ميتة

روہے مثلی ہونا چاہئے ،گراییانہیں ہے۔

۲) ناپ اور تول کے ذریعہ جس کی مقدار معلوم کی جا سکے، اور اس میں تیج سلم جائز ہو جائے "ماحصر بکیل او وزن و جاز السلم فیه"۔

۳) ناپ تول کرفروخت کی جانے والی چیز، جس میں سلم اور خوداس شک کی اپنی ہم جنس سے خرید و فروخت درست ہو" کل مکیل و موزون جاز السلم فیہ وبیع بعضہ ببعضہ"۔

م) وه شكى اگردوشركاء كے درميان تقسيم كرنى موتو قيمت لكانے كى ضرورت نه پڑے "يقسم بين الشريكين من غير تقويم "لكن ية تعريف اس لئے سيح نہيں ہے كه "زيين" كومثلى نہيں مانا گيا ہے، حالا تكه قيمت لكائے بغيراس كوتشيم كيا جاسكتا ہے، "و نقض بالاراضى المتساوية"۔

میں ایک ہی توع کے مخلف اجزاء میں قیت کے اعتبار سے تفاوت ندہو، مالا یختلف اجزاء النوع الواحد منه بالقیمة ۔ (۱)

۲ - وه اشیاء جن کی مقدارنا پ تول کر معلوم کی جاتی ہو، یا شار کر کے معلوم کی جاتی ہولیکن اس کے مختلف افراد میں قابل لحاظ تفاوت نہ ہو، " کالمکیلات والموزونات والعددیات المتقاربة" اس طرح ہاتھ اور گزسے نا پی جانے والی اشیاء اور الی شار کی جانے والی اشیاء جن کے افراد میں باہم کافی تفاوت ہو، مثلی نہیں ہوگی، "مما لا مثل له من المذروعات والمعدودات المتقاربة فعلیه قیمته" (۲)

ک جس کامثل بازار میں قابل لحاظ تفاوت کے بغیر
 دستیاب ہو وہ مثلی ہے ورنہ قیمی ، (۳) در حقیقت مثلی اور قیمی کی

تعریف میں حقیقی اختلاف نہیں تبعیر و بیان کا اختلاف ہے، کسی شکی کے مختلف افراد میں مالیت کے اعتبار سے تفاوت نہ ہو، یا اتنا کم تفاوت ہو وہ "مثلی " نفاوت ہو وہ" قیمی " ہے، ہوئے لکھا ہے افراد میں قابل لحاظ تفاوت ہو وہ" قیمی " ہے، سرحسی نے ایک مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے:" و هذا الأن احاد هذه الأشیاء الا تتفاوت فی المالیة "۔(م)

فیمی کب مثلی کے علم میں ہوجاتی ہے؟

تاہم بعض اوقات مثلی بھی قیمی کے عظم میں ہو جاتی ہے، جیسے کوئی مال ہے تو مثلی ،لیکن اس میں عیب پیدا ہو گیا، یا کچھ دنوں زیراستعال رہا، تو اب اس کامثل واجب نہ ہوگا بلکہ اس کی قیمت واجب ہوگی۔(۵)

مثلی اشیاء کے احکام

کسی مال کے مثلی ہونے کی وجہ سے اس پر جواحکام مرتب ہوں گے،ان میں سے چنداہم یہ ہیں :

ا) مثلی چیزیں بطور دَین ذمه میں ثابت ہوسکتی ہیں ، قیمی چیزیں اس طرح ثابت نہیں ہوسکتیں ، اس لئے مثلی اشیاء کا قرض لین دین جائز ہے قیمی کانہیں۔

۲) اگرکوئی مثلی چیز ضائع ہوجائے توبدل کے طور پراس
 کامثل واجب ہوگا نہ کہ اس کی قیمت ، اورقیمی چیز وں میں قیمت
 واجب ہوگا۔

س) مثلی اشیاء کا شارر بوی اموال یعنی ایسے اموال میں ہوتا، ہے جن میں سود کا تحقق نہیں ہوتا، مثلاً ایک کو تنظل گیہوں کا لین دین مثلاً ایک کو تنظل گیہوں کا لین دین

⁽٢) بدائع الصنائع ١٥٠/٨

⁽٣) المبسوط ١١١١٥

⁽۱) الاشباه والنظائر للسيوطى ٧٥-٢٥، بيان المثلى والمتقوم

⁽٣) طحطاوي على الدر ١٠٢/٣

⁽۵) ويكين : المدخل الفقهي العام ٣٣٠-١٣٢

جائز نہیں ہوگا ، اور اس کا شار سود میں ہوگا ، اس لئے کہ گیہوں مثلی چیزوں میں ہوگا ، اس لئے کہ گیہوں مثلی چیزوں میں سے ہے ، بخلاف اس کے ایک بکری کا تبادلہ دو بکری سے درست ہوگا ، یہ سودنہیں ہوگا ، کیونکہ میسی چیز ہے۔(۱)

مجاز (أصول فقد كي اصطلاح)

مجاز'' جواز'' سے ماخوذ ہے ، جواز کے معنی ایک جگہ سے گذر کر دوسری جگہ جانے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانے کے ہیں ، (۲) علاء اصول کی اصطلاح ہیں مجاز وہ لفظ ہے جوایئے اصل وضعی معنی ہیں استعال نہ ہو، بلکہ کسی اور معنی میں استعال ہو ، (۲) قرآن و حدیث میں بہت سے مجازی الفاظ استعال ہو ، (۲) قرآن و حدیث میں بہت سے مجازی الفاظ استعال ہو نے ہیں۔

مجاز کے حقیقی معنی اور استعالی معنی کے درمیان کی طرح کی مناسبت کا پایا جانا ضروری ہے، خواہ یہ مناسبت معنوی طور پر ہو، جیسے کی بہا در محض کو شیر اور کسی بیوقو ف محض کو گدھا کہنا ، کہ ان دونوں کے درمیان بہا دری اور بیوقو فی میں اشتراک پایا جاتا ہے، یا صورة مناسبت پائی جائے ، جیسے قرآن مجید نے قضاء حاجت کو ''اُو جَاءَ اَحَدٌ مِنْ کُمْ مِنِ الْعَائِطِ '' (المائدة : ٢) تعبیر کیا ہے، ''فاکط' کے معنی نرم زمین کے ہیں، چونکہ قضاء حاجت کے لئے '' ناکط' کے معنی نرم زمین کا انتخاب کیا جاتا ہے، اس لئے قضاء حاجت کے لئے عام طور پر الی ہی زمین کا انتخاب کیا جاتا ہے، اس لئے قضاء حاجت کو حاجت کو الی زمین میں آنے سے تعبیر کردیا گیا۔ (۴)

مجاز كاحكم

مجاز کا حکم یہ ہے کہ جہاں معنی حقیق مراد لیناممکن نہ ہو، یا متکلم خود کہتا ہو کہاس نے معنی مجازی مرادلیا ہے یا کوئی قرینہ موجود

ہوجس سے معلوم ہو کہ متکلم کا مقصود معنی مجازی ہے ، ان تمام صورتوں میں لفظ سے اس کامعنی مجازی مرادلیا جائے گا ، چاہے وہ عام ہویا خاص۔

ایک ہی لفظ ہے بہ یک وقت حقیقی اور مجازی دونوں معنی مراد نہیں لئے جا سکتے ، جیسے '' تمر'' کے معنی حقیقی چا نداور معنی مجازی ''خوبصورت آدمی'' کے ہیں ، اب قمر ہے بہ یک وقت ان دونو ب معنوں کو مراد لینا درست نہ ہوگا ، البتہ اس سے ایک صورت متنی ہے جس کو ''عموم مجاز'' کہتے ہیں ،''عموم مجاز'' یہ ہے کہ لفظ ہے معنی مجازی ہیں اتناعموم ہو کہ معنی حقیقی مجازی ہیں اتناعموم ہو کہ معنی حقیقی بھی اس میں داخل ہوجائے ، جیسے کوئی شخص کہے کہ میں تہمارے گھر میں پاؤں نہیں رکھوں گا ، اس کے معنی حقیقی بغیر چپل جوتے وغیرہ کے پاؤں رکھنا ہے ، اور عموم مجازیہ ہے کہ مطلق داخل ہونا مرادلیا جائے ، چا ہے ، وار عموم مجازیہ ہے کہ مطلق داخل ہونا مرادلیا جائے ، چا ہے نگے پاؤں داخل ہو، یا چپل پہن کر۔ (۵)

مجبوب

عربی زبان میں ' جب' کے معنی کا نے کہ تے ہیں،ای مناسبت سے جس مرد کاعضو تناسل جڑ سے کٹا ہوا ہو،اس کو' مجبوب' کہتے ہیں، فقہاء نے ای حکم میں اس مرد کو بھی رکھا ہے جس کاعضو تناسل بہت ہی چھوٹا گھنڈی اور بٹن وغیرہ کے مماثل ہو، (۲) اگر عورت اپنے بھو ہر کو مجبوب پائے تو اُسے حق ہے کہ قاضی کے یہاں فخ نکاح کے لئے درخواست کرے،اورا گرقاضی کے نزد یک اس کا مجبوب ہونا ٹابت ہوجائے، تو فوراً اس کا نکاح فنح کردے،اور کوئی مہلت نہ دے، کیونکہ بہ ظاہراس کا علاج ممکن نہیں،اس لئے اس کو مہلت دینا ہے فائدہ ہے۔(2)

⁽r) الاحكام في اصول الاحكام ١٣٥١

⁽٣) اصول السرخسي ١٨٨١

⁽۲) هندیه ۱/۵۲۵

⁽١) ويكفئ:المدخل الفقهي العام ٣٠/٣-١٣١

⁽٣) اصول السرخسي ١٠٠١

⁽۵) از: آسان اصول فقه ۸۰-۹۷

⁽٤) هدایه ۳۲۲/۲ ط: کراچی ، باب العنین وغیره

مجوب کے فتح نکاح کے سلسلہ میں تفصیلات اس طرح ہیں:

ﷺ اگر شو ہرا بھی نابالغ ہولیکن مجبوب ہو، تو قاضی بلوغ

کا انتظار کئے بغیر تفریق کردے گا، البتۃ اس نابالغ کی طرف سے

اس کے باپ یاوسی اور ذمہ دار کومقدمہ کا فریق بنائے گا،

ہ اگر شوہر مجبوب ہونے سے انکار کرتا ہوتو قاضی کسی مرد کو اس کی تحقیق کے لئے مقرر کرے گا ، اگروہ کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگا کر ہی اس کے مجبوب ہونے اور منہ ہونے کے سلسلہ میں تحقیق کو پہنچ جائے ، تو اس پراکتفا کرے گا ، ور نہ اس مقصد کے لئے مقام ستر بھی دیکھ سکتا ہے۔ (۱)

ﷺ فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر عورت پہلے سے شوہر کے مجبوب ہونے سے واقف رہی ہو، پھر بھی اس نے نکاح کیا ہو، یا نکاح کے مجبوب ہونے سے کم ایک دفعہ وہ بیوی سے صحبت کر چکا ہو، اس کے بعد مجبوب ہوا ہو، تو ایک صورت میں عورت کوتفریق کے مطالبہ کاحت حاصل نہیں ہوگا، (۲) لیکن موجودہ حالات میں فتنہ کے اندیشہ کی وجہ سے ایک عورتوں کو بھی مطالبہ تفریق کاحق حاصل ہوگا۔
کی وجہ سے ایک عورتوں کو بھی مطالبہ تفریق کاحق حاصل ہوگا۔

جری (پانی کے بہاؤی جگہ)

مجری سے مراد پانی کے بہاؤ کی جگہ کے ہیں ، فقہ کی اصطلاح میں ایک حق " حق مجری" ہے، اگر درمیان کی زمینیں اس کی نہوں کی اور کی ہوں، جب بھی ان کی اراضی سے گذار کرائی فی نہ ہوں کی اور کی ہوں، جب بھی ان کی اراضی سے گذار کرائی فی نہیں تک پانی لانے کا اسے حق ہے، اس سلسلے میں حضرت عمر اللہ کا فیصلہ موجود ہے کہ ایک شخص نے اپنے پڑوی کو اپنی زمین سے پانی گذار نے سمنع کیا، تو حضرت عمر اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ پانی ضرور ہی گذار نے سمنع کیا، تو حضرت عمر اللہ علی بطنک "، البت ضرور ہی گذریگا: " لیمون به ولو علی بطنک"، البت

صاحب زمین کواس بات کاحق حاصل ہوگا، کہ وہ اس مخص سے کہے کہ پانی لے جانے کا ایسا راستہ بناؤ کہ ہماری کھیتی کو نقصان نہ پہنچ، اگر وہ راستہ متعددلوگوں کے لئے پانی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، تو جب تک وہ سب رضا مند نہ ہوں، اس راستہ کو بند کرنے کی گنجائش نہیں ہوگ۔ (۲)

مجلس (ایک فقهی اصطلاح)

مجلس مے معنی بیٹھنے کی جگہ کے ہیں۔

فقہاء نے مخلف مسائل میں مجلس کے ایک ہونے اور مجلس بدل جانے کا اعتبار کیا ہے، اگر ایک ہی مجلس بیں ایک ہی آیت سجدہ کی بار بار تلاوت کی جائے ، اور سنا جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، اسی طرح تمام معاملات میں اصول سے ہوگا، اسی طرح تمام معاملات میں اصول سے ہول کا پایا جانا مجلس کے اعمر ہی دوسرے فریق کی طرف سے قبول کا پایا جانا ضروری ہے، اگر مجلس بدل جانے کے بعددوسرے فریق نے قبول کیا تو اس کا اعتبار نہیں ، اس لئے سے اہم مسئلہ ہے کہ کب تک مجلس کے ایک میں جھی جائے گی اور کب مجلس بدل جائے گی؟

فقہاء کی صراحتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس دوصورتوں میں تبدیل ہوتی ہے، ایک: جگہ کی تبدیل سے اور دوسرے: کام کی تبدیلی سے اور دوسرے: کام کی تبدیلی سے، جگہ کی تبدیلی سے مرادیہ ہے کہ اگر صحراء، داستہ یا کھلی ہوئی وسیع جگہ ہوتو تین قدم یا اُس سے زیادہ چلے، درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر چلا جائے، اگر کمرہ میں ایک کونے سے دوسری طرف سے دوسری طرف سے دوسری طرف جلاجائے، تو اس مجلس تبدیل نہیں ہوگ۔

مجھی مجلس کام کی تبدیلی کی وجہ ہے بھی تبدیلی ہوتی ہے، یہ گویاحکما تبدیلی ہے، عمل ہے مجلس کی تبدیلی اس وقت ہوتی ہے،

⁽۱) ملخص از: هندیه ۱/۵۲۵ (۲) حوالهٔ سابق

⁽٣) الفقه الإسلامي وأدلته ٥/٥٠٤-٣٠٣

جب ایک عمل کی مجلس دوسر ے عمل کی مجلس سے مختلف کہلاتی ہو، جیسے خرید و فروخت کی بات ہورہی تھی کہ نکاح کا ایجاب وقبول كرنے لگا، پاليٹ گيا، پاعورت دودھ بلانے پا كتگھا كرنے ميں مشغول ہوگئی ،تو کوئی شخص گو اُن تمام کاموں کوایک ہی جگہ بیٹھ کر كركيكن حكمانيه الك الكمجلسين تصوري جائيس كي-(١)

البته ایک فرق بہ ہے کہ معاملات کے ایجاب وقبول کی مجلس میں ،ایجاب وقبول مکمل ہونے سے پہلے کی فریق کا کھڑا ہو جانامجلس كى تبديلى مجمى جائے گى، كيونكماس صورت ميں ہرايا كام مجلس کی تبدیلی کاباعث مقصود ہوگا،جس سے اعراض اور گریز ظاہر ہوتا ہو ، اور کھڑا ہونا بھی گریز کی علامت سمجھا جاتا ہے ، بخلاف تلاوت کے، کہ مجد ہُ تلاوت میں اس کی وجہ ہے مجلس تبدیل نہیں

اُصولِ فقد کی ایک اصطلاح)

مجمل''جمل'' سے ماخوذ ہے، (٣) جملہ کسی شکی کے متعدد افراد ك مجموع كو كتي بين، "الجملة جماعة الشنى "، (٣) أصول فقه كى اصطلاح ميں مجمل وہ لفظ ہے جس ميں اس درجہ ابہام ہو کہ خود شارع یا اس کلام کے بولنے والے کی وضاحت کے بغیر دور نه موسكى، جيس ارشاد خداوندى ب: "أقِيْمُوا الصَّلا ةَ" (نماز قائم کرو) لیکن نماز کے ارکان کیا ہیں؟ نماز کے سیح ہونے ك لئے كيا شرطيں ہيں؟ نماز كى كيفيت كيا ہونى چاہے؟ اگرخود قرآن وحدیث کے ذرایعہ اس کی وضاحت نہیں ہو جاتی ، تو اس کا سمجها نااوران تتقيول كوسلجها ناممكن نهقاء للهذابيآيت ايخ نزول کے وفت مجمل تھی ، جب دوسری نصوص کے ذریعیاس کی وضاحت

ہوگئی تواہمفسر ہوگئی۔

مجمل كا حكم يد ب كداس كحق مون كا اعتقاد ركهنا واجب ہے، جب تک شارع کی جانب سے وضاحت نہ ہوجائے اس کے بارے میں تو قف کیا جائے گا ،اور جب تفییر ووضاحت ہو جائے تواس پڑمل کرناواجب ہوگا۔ (۵).

(پاگل) (پاگل)

جنون سے ماخوذ ہے ، پاگل کو کہتے ہیں ، احکام ، لفظ "جنون" كے تحت آ چكے ہیں۔

بجوں ایک مشرک قوم تھی ، جواریان کے علاقہ میں آباد تھی ، اسلام کے غلبہ کے بعد وہاں سے تو مجوی قریب قریب ختم ہو گئے ليكن ابهمى بهى دنيا كے مختلف علاقته اورخود ہندوستان میں بھی اس قوم کے افراد یائے جاتے ہیں ، بیلوگ خاص طور برآگ کی برستش -いこう

اس بات برامت كا اجماع ہے كمان كا شكار اور ذبحة حرام ہے، امام مالک اور بعض فقتهاء کو چھوڑ کراکٹر اہل علم اس بات بربھی متفق ہیں کہ مچھلی اور ٹڈی کا شکار مجوسیوں کا بھی جائز ہے، کیونکہ ان دونوں میں ذبح کی ضرورت نہیں ۔ (۱)

البیتہ ذبیجہ کے علاوہ مجوسیوں کے دوسرے کھانے جونیا تات کے قبیل ہے ہوں، جن میں گوشت اور چر بی نہ ڈ الی حاتی ہوان کا کھانا اورالی چیزوں کا تحفدان کی جانب ہے قبول کرنا درست ہے، (۷) کیونکہ ممانعت اُن کے کھانے کی نہیں بلکہ اُن کے ذبیحہ اور شکار کی ے، ہاں اگر اِس بات کا اندیشہ ہوکہ بینجاست سے بچنے کا اہتمام

⁽٢) هدايه مع الفتح ٢٣/٢

⁽٣) القاموس المحيط ٢٢٦١

⁽٢) المغنى ١٩/١٣

⁽۱) و كي : مراقى الفلام وحاشيه طحطاوى ٢٧٤-٢٢

^{.(}٣) أصول السرخسي ١٩٨١

⁽۵) أصول السرخسي ١٦٨١

⁽٤) المغنى ١٩٣٩

نہ کرتے ہوں گے، تو پھراس سے احتیاط کرنا چاہئے، اگریقینی طور پر اُن امور میں بے احتیاطی کاعلم ہوتو بچنا واجب ہوگا، جبیبا کہ ایسے مسائل میں فقہاء کا عام اصول ہے۔

ہاں، اگرخوداس مجوس نے اطلاع دی کہ اس نے پاکی کے اہتمام کے ساتھ کھانا پکایا ہے، تو اس کی بات پر اعتماد کر لینے کی مخبائش ہے، اس لئے فقہاء لکھتے ہیں کہ اگر کسی مجوی کو گوشت خرید نے کے لئے بھیجا، اور اُس نے آگر بتایا کہ یہ گوشت مسلمان یا یہودی یا عیسائی کے پاس سے خرید کیا گیا ہے، تو اس کا قول معتبر ہوگا اور مسلمان کے لئے اس کا کھانا درست ہوگا۔(۱)

جوی اور ای طرح کے دوسرے مشرکین کے برتن بھی پکوان اور کھانے کے لئے استعال کئے جاسکتے ہیں، چنا نچہ حفرت جابر بھی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضور بھی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے، اور مشرکین کے برتن ہمیں ہاتھ آتے تھے، تو اس پرکوئی کلتہ چینی نہیں کی جاتی تھی، (۲) البتہ اگر یہ شبہ ہو کہ وہ ان ہی برتنوں میں خزیر پکاتے اور شراب چیتے رہے ہوں گے تو پھراس سے احتیاط مناسب ہے، اور اگر اُن برتنوں کے استعال سے چارہ نہ ہوتو اُسے دھوکر استعال کرنا چاہئے۔ (۳)

مجوی عورتوں ہے مسلمان مردوں کے لئے نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ اہل کتاب میں واخل نہیں۔

(تفصيل كے لئے ديكھئے: الل كتاب)

مجهول

جہل کے معنی ناواقف ہونے کے ہیں، لغت میں مجہول کے معنی اس شخص یاشکی کے ہیں، جس کے بارے میں معلوم نہ ہوکہ وہ کون ہےاور کیا ہے؟

مجهول النسب

فقہاء کے یہاں نسب کے باب میں ''مجہول النسب'' سے خض کے بارے میں اقرار کی بحث آتی ہے، ''مجہول النسب'' سے ایسا شخص مراد ہے، جس کا نسب کی شخص سے معروف نہ ہو، اگر ایسے خص کے بارے میں کوئی شخص نسب کا اقرار کرتا ہے، مثلاً کہتا ہے کہ دہ میرا بیٹا ہے، تو اس شخص سے نسب ثابت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ بظاہر اس کو اس عمر کی اولا دکا ہونا ممکن ہو، اس شخص کا نسب کی اور سے معروف نہ ہو،اورخوداس کو بھی اس کا اقرار ہو، نیز سب کی اور سے معروف نہ ہو،اورخوداس کو بھی اس کا اقرار ہو، نیز سیاقرار صرف اقرار کنندہ ہی کے حق میں معتبر ہوگا نہ کہ دوسروں کے سیاقرار صرف اقرار کنندہ ہی کے اقرار کی وجہ سے دوسر بولوں تک جو قرابت پہنچتی ہے جس کے حق میں اقرار کیا گیا ہے، وہ اُن دوسر بولی قرابت داروں سے میراث کا حق میں اقرار کیا گیا ہے، وہ اُن دوسر بولی قرابت داروں سے میراث کا حق میں اقرار کیا گیا ہے، وہ اُن دوسر بولی قرابت داروں سے میراث کا حق دار نہیں ہوگا۔

معامله مين عوض كالمجهول مونا

خرید و فروخت کے لئے بھی ضروری ہے کہ فریقین جو معاوضہ اداکریں، یعنی '' اور'' مبیع'' ان کو پوری طرح متعین کردیا جائے ، بالخصوص مبیع کے معلوم و متعین ہونے ہی پرخرید و فروخت کے سیح ہونے کا انحصار ہے ، اور یہ کچھ خرید و فروخت ہی کے معاملہ پرموقو ف نہیں ، تمام ہی معاملات میں عوض کا اس طرح متعین ہونا ضروری ہے کہ ابہام اور آ کندہ نزاع پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو، اگر عقد میں عوض پوری طرح متعین نہ ہونے پائے تو اس کو بھی '' جہول'' کتے ہیں۔

محدثین کی اصطلاح میں

مجہول کی اصطلاح اُصولِ حدیث میں بھی آتی ہے، عام

⁽r) ابو داؤد ۵۳۷۲، باب في استعمال أنية اهل الكتاب

⁽٣) بدائع الصنائع ١٢٨/٧

⁽۱) هندیه ۲۰۹/۵

⁽٣) ابو داؤد ٣٠/٢ ، باب في استعمال أنية اهل الكتاب

طور پر مجہول سے ایساراوی مرادلیا جاتا ہے، کہ جس کے بارے میں ثقد یاغیر ثقد ہونا معلوم نہ ہو، (۱) جیسے ہانی بن قیس کوئی ،ایسے راوی کو''مستور'' بھی کہتے ہیں۔

بعض اہل علم نے مجہول کی تین قسمیں کی ہیں، اول: مجہول العین ، یہ ایسے راوی کو کہتے ہیں ، جس سے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہو جسے جبار طائی ، کہ ان سے صرف ابواسحاق سبعی نے روایت کیا ہو جسے ، یا جری بن کلیب سدوی بھری ، کہ ان سے صرف قادہ نے روایت کی ہے ، اکثر اہل علم کے نز دیک ایسے مخص کی روایت قابل قبول نہیں ، بلکہ ابن کثیر نے تو اس پرا تفاق نقل کیا ہے ، لیکن یہ دعویٰ اتفاق بھی شیح نہیں ، امام نوویؒ نے بہت سے محققین کے نز دیک ایسے راوی کی روایت کو مقبول قرار دیا ہے ، اس سے روی بیت راوی کی روایت کو مقبول قرار دیا ہے ، اس سے قبین تر رائے مشہور محدثین ابن خربیہ اور ابن حبان کی ہے۔

دوسرا وہ فحض کہ ظاہری حال کے اعتبار ہے بھی اس کا عادل ہونا معلوم نہیں اور باطنی احوال کے اعتبار ہے بھی ، جمہوراہل علم کے نزدیک ایسے مخص کی روایت بھی قبول نہیں کی جائے گ تیسر ہوہ جو بظاہر تو عادل محسوس ہوتا ہولیکن اس کے اندرونی اور باطنی احوال معلوم نہ ہوں ، اس سلسلے میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے ، اور غالبًا زیادہ تیجے یہی ہے کہ ایسے راوی کی روایت مقبول ہے۔ (۲)

و بنائی کی ایک ناجا ترضورت)

مدیث میں محاقلہ ہے^{نع} کیا گیاہ۔(۳)

محاقلہ '' حقل'' ہے ماخوذ ہے اور هل کے معنی کھیتی کے ہیں، محاقلہ ہے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں شارمین حدیث کے

مختف اقوال ہیں ، دوقول زیادہ مشہور ہے ، ایک ابو عبیدگا کہ کھیت میں لگے ہوئے غلہ سے فروخت کیا جائے ، دوسر سے زمین کی پیداوار کی ایک متعین مقدار پرزمین بٹائی کے لئے دی جائے ، (۴) مثلًا یوں کہا جائے کہ زمین میں پیدا ہونے والے گیہوں میں سے ایک کوئفل مالک زمین کا ہوگا ، یہ دونوں ہی صورتیں فقہاء کے یہاں جائز نہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھتے: مزارعہ) (قریب بہمرگ شخص)

احضار کے معنی قریب بہ مرگ ہونے کے ہیں ،ای سے '' مختض'' ہے ،جس کے معنی قریب بہ مرگ شخص کے ہیں۔ ق

قریب به مرگ ہونے کی علامت میہ ہے کہ پاؤں ڈھیلے پڑجا کیں، کھڑے نہ ہو جائے ،کنیٹیال پچک جا کی علامت میہ ہوجائے ،کنیٹیال پچک جا کیں ایک صورت میں مسنون ہے کہ اس محض کودا کیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا دیاجائے ، بشرطیکہ اس میں مشقت نہ ہو،اگر مشقت اور مریض کو تکلیف ہوتو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے کہ اگر مریض کو چت لٹائے کہ جس حالت میں پاؤں بھی قبلہ کی طرف ہو،تو سرکوکس قبہ دیرہ کارخ قبلہ کی طرف ہو،اس وقت مریض کو کلمہ شہادتین کی تلقین کرنی جا ہے ۔ (تلقین کے احکام و آ داب خوداس لفظ کے تحت دیکھے جا کتے ہیں)۔

یہ بات بھی بہتر ہے کہ اس وقت نیک وصالح لوگ موجود رہیں ،اس موقع پرسورۂ لیلین کا پڑھنا بھی مستحب ہے،الیے فخص کے پاس خوشبو کا استعال بھی مناسب ہے، ناپاک مردیاعورت کی اس وقت موجودگی میں کوئی قباحت نہیں۔(۵)

ا) ناهة النظام ٣٣

⁽r) فصيل ك الناء و كيف : علامة م القى كل "الفية الحديث "اوراس ير تاوي كن شرح " فقع المغيث " ٢٣-٥٢/٢

⁽۳) بخاری مع الفتح ۲۷۲٬۳ باب بیع المخابرة (۲) فتح الباری ۲۷۲٬۳

⁽۵) ملخص از: كبيرى ۵۳۳ ، فصل في الجنائز ، هنديه ا/۱۵۵

محراب کی جمع " محاریب" ہے، قرآن مجید میں بھی سلفظ وارد ہوا ہے، (ال عران ہے ، سا ۱۲) مجد کی سمت قبلہ میں امام کے کھڑے ہونے کے لئے جومخصوص جگہ بنائی جاتی ہے ، اس کو '' محراب'' کہتے ہیں، چونکہ امام کا ایسی جگہ کھڑا ہونا بہتر ہے، جو صف کے وسط میں برقی ہو،اس کئے محراب صف کے بیکوں ، پیج بنائی جاتی ہے، کہا گرامام وہاں کھرا ہو،تو دونوں طرف صفیں برابر ر ہیں ،اس کی رعایت کرنی جا ہے ،اورمحراب بالکل چے میں بنانی عا بے تا کدامام کی جائے قیام وسط ہے ہٹی ہوئی نہ ہو، درمیان ہے ہٹ کرامام کا دائیں یا تیں کھڑ اہونا سنت کےخلاف ہونے کی وجه ترابت خال نهين :" فإن وقف في ميمنة الوسط أوفى ميسرته فقد اساء لمخالفة السنة " ـ (١)

یہ بات بھی مکروہ ہے کہ امام تنہامحراب کے اندر چلا جائے ، یا توامام کومحراب ہے کی قدر باہر کھڑ اہونا جا ہے،اس کا ہجدہ محراب کے اندر ہوتو کچھ حرج نہیں یا امام کے ساتھ مقتد یوں کی ایک صف بھی محراب کے اندر ہونی جائے۔(۲)

محراب ہے ایک منلہ مجد میں دوسری جماعت کا بھی متعلق ہے، اور وہ اس طرح کہ امام ابو پوسٹ کے نز دیک پہلی ہما ہت کی ہیئت کو بدل کر دوسری جماعت کرنا جائز ہے ،اور ہیئت بدلنے ن ایک صورت پہلی ہے کہ آگر بیلی جماعت محراب کے یاس ہوئی ہوتو ، وٹسری جماعت محراب کی جگدے ہے بٹ کر بغیرا ذان و ا قامت کے کرنی جائے ، بیدورست ہے۔ (۲)



منی ہے مکہ جاتے ہوئے ایک وادی پڑتی ہے جس کا ٹام

(٢) حولة سانة ١٠٨٠١

(۴) نومذي احديث نم ١٩٢١

(1) أصول السرخسي ١٦٥١

(۱) هندنه ۱۹۸۱

(r) ود المحتار ۱۹۰۲م طبرزكريا والويند

(٥) عمدة القاري ١٠٠٠٠ معارف السنن ٥٣٨٠١ وسابعد

www.besturdubooks.wordpress.com

ہوئے وقوف کرنا متحب ہے، (a) البتہ حضرت عا کشہ رضی اللہ تعالیٰ عنها ،حضرت عبدالله بن عباس ﷺ اوربعض و یگر اہل علم کی رائے رہے کہ حضور ﷺ کا یہ فعل محض مہولت کے لئے تھا ، نہ کہ شرعی نقط نظرے استحباب کو بتائے کے لئے ،مگر ظاہرے کہ جمہور کی رائے توی ہے ، کیونکہ حضور کھے کا فعل قابل اتباع اور لائق پیروی ہے،خواہ وہ طبعی اساب کے تحت کیوں نہ ہو، چونکہ بہشیں بقريلاعلاقہ ب،اس لئے اس کو 'وادی ابلخ '' بھی کہتے ہیں، آج کل مکداور منی دونوں شہرل گئے ہیں ،اس لئے اس علاقہ کا پیتنہیں چلتا البته كہا جاتا ہے كە" محداجابه"كے نام ہے منى اور مكدكے

" مُحَصِّب " ب، رسول الله الله الله على في علم جات بوع

اس مقام پرتو تف فر مایا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رہے ہے مروی

ے کہ رسول اللہ ﷺ ، حضرت ابو بکر ﷺ ، حضرت عمر ﷺ اور

حضرت عثمان ﷺ وادی محصب میں اثر اکرتے تھے، (م)ای لئے

اکثر فقہاءاورخود حنفہ کے نزویک اس مقام پرمنی ہے مکہ کو جاتے

((sie)

درمیان جومحدآج کل ملتی ہے وہی وادی محصب کا علاقہ ہے۔

شریعت میں بہتا کیدجس چیز کے نہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہو، اس کو' مخطور'' کہتے ہیں، پینانچہ فقہاء' مخطور'' کوجرام کے معنی میں استعال کرتے ہیں،اورحرام کی بحث حکم کے تحت آ چکی ہے۔

(أصول فقه كي ايك اصطلاح)

محكم وه ي جونهايت درجه واضح مواوراس ميس ننخ كاكوكي

احتمال بهي نه بوه (١) جيسے: "إنَّ اللَّهُ بِكُلِّ شَنَّىءِ عَلِيْمٌ "(الوبة ١١٥)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز ہے واقف ہے،اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات

ے متعلق آیات ، اور وہ احکام جن کے ابدی اور دوامی ہونے کی صراحت موجود ہے ، حکم ہیں۔

محکم کا حکم ہے ہے کہ اس پڑ مل کرنا واجب ہے،مفسر و محکم میں تعارض ہو، تو محکم کو ترجیح دی جاتی ہے، جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: '' وَ الشَّهِدُو اللَّهِ مَا كُو كُو عَدْلٍ مِّنْكُمُ '' (الطلاق ٢١) یعنی ''اپنے میں سے دومعتر افراد کو گواہ بناؤ''۔

محکم کی یہ وہ تعریف ہے، جے عام طور پر فقہاء حنفیہ نے اختیار کیا ہے، و یہ اس اصطلاح کی تعبیر میں علماء اُصول کے یہاں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے، علامہ شوکائی نے اس کا کسی قدر تفصیل ہے ذکر کیا ہے، (۱) امام غزائی نے بھی محکم کی تعریف میں زیادہ عموم برتا ہے، غزائی نے متفا بہہ کے مقابل محکم کی تعریف یوں کی ہے کہ جس کا معنی واضح ہو، اور اس میں اشکال واحتمال کی گنجائش نہ ہو: '' المحشوف المعنی الذی لا یتطرق الیہ اشکال و نہ ہونہ رخا اختلاف ہے، ورنہ سرخی احتمال ''، (۲) بہر حال یہ محض تعبیر کا اختلاف ہے، ورنہ سرخی نے محکم کی جوتعریف کی ہے اور اس کے مطابق جو حکم بتایا ہے، غالبًا

اس میں کوئی اختلا ف نہیں _ واللہ اعلم

مخايره

خاره ےآپ شے نے منع فرمایا ہے۔ (۲)

پیداوار کے پچھ جھے پر بٹائی داری کے معاملہ کو مزارعت بھی
کہتے ہیں ، اور مخابرہ بھی ، امام ابوطنیفہ ؓ ای حدیث سے بٹائی داری
کے ناجائز ہونے پر استدلال کرتے ہیں ، جمہور کے نزدیک زمین
کی بٹائی جائز ہے ، اور حنفیہ کے نزدیک بھی اسی پرفتوی ہے ، اسی لئے
جمہور نے مزارعت اور مخابرہ میں فرق کیا ہے ، نووی ؓ نے اس فرق کو
اس طرح بیان کیا ہے کہ مزارعت میں نیج مالک زمین کی طرف سے
ہوتی ہے ، اور مخابرہ میں عامل یعنی کا شتکار کی طرف سے ، (م) نووی ؓ
کی اس تشریح کے مطابق مخابرہ کی ممانعت پر جمہور اور حنفیہ کے
درمیان کوئی اختلاف باتی نہیں رہتا۔

اب سوال بیہ ہے کہ عربی زبان میں " مخابرہ" کا مادہ استقاق کیا ہے؟ اس سلسلے میں اہل لغت نے مختلف با تیں کہی ہیں، اجمعن حضرات کا خیال ہے کہ اس کا ماخذ " خبرة" (" خ" پر پیش) ہے جس کے معنی "حصہ " کے آتے ہیں، چونکہ پیداوار کا ایک حصہ کا شتکار کا اور ایک حصہ ما لک کا ہوتا ہے، اس لئے اس کو" مخابرہ" کہتے ہیں، بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ" خبار" (" خ" پر زبر) سے ماخوذ ہے، جس کے معنی زم زمین کے ہیں، ایک رائے یہ بھی ہے کہ خابرہ کی اصل" خیبر" ہے، کیونکہ حضور اس نے اہل خیبر ہی ہے کہ خابرہ کی اصل" خیبر" ہے، کیونکہ حضور اس نے اہل خیبر ہی سے کہ خابرہ کی اصل " خیبر" ہے، کیونکہ حضور اس خری قول ہے۔ (۱) این عربی سے منقول ہے۔ (۱)

(مزیدوضاحت کے لئے دیکھئے: مزارعت)

⁽٢) المستصفى ١٠٢/١

⁽٣) شرح مسلم ١٠/٢

⁽۲) شرح نووی علی مسلم ۱۰/۲

⁽١) ويكيح: إرشاد الفحول ١٣٢١

⁽٣) مسلم عن جابر بن عبدالله ١٠/٢

⁽۵) النهاية لابن اثير ۲/۲

مُديرً (غلام كي ايك صورت)

جس غلام کے بارے میں اس کا مالک کہددے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہے، اس غلام کو'' مدَبَّو '' کہتے ہیں، غلام کے بارے میں''عید'' اور'' رق'' وغیرہ الفاظ کے ذیل میں ضروری احکام آچکے ہیں۔

مُد (ایک پیانه)

ظاہر ہے کہ موجودہ دور میں ان پیانوں کا وجودتو کا نام ونشان بھی باتی نہیں رہا، اس لئے علماء وار باب افتاء نے موجودہ اوزان میں اُسے نشل کرنے کی کوشش ہے، چنا نچے مفتی محمشفی کی رائے ہے کہ مد ۱۸ تولہ ۳ ماشہ کے برابر ہے، (۲) اور ایک تولہ ۱۲ گرام کے برابر ہے، اس سے موجودہ اوزان میں مدکے وزن کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

مُدرِک (شروع سےشریک نماز)

مدرک اس مقتدی کو کہتے ہیں جس کی کوئی رکعت امام کے ساتھ فوت نہ ہوئی ہو، (٣) اس کے مقابلہ میں مسبوق اور لاحق ہے،مسبوق وہ مقتدی ہے، جے ابتدائی رکعت یار کعتیں امام کے

ساتھ نہ ملی ہوں ، اور لاحق وہ ہے جو ابتداء میں تو امام کے ساتھ شامل رہالیکن بعد میں اس کی کوئی رکعت فوت ہوجائے۔ مُد رِک کے لئے اقتداء کے خصوصی احکام نہیں ،مسبوق اور لاحق ہے متعلق کچھ خصوصی احکام ہیں ، جن کوان ہی الفاظ کے ذیل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مدينه

مدینہ کے معنی شہر کے ہیں ، مدینہ سے مراد وہ مبارک اور مقدس شہر ہے جس کو رسول اللہ ﷺ کے مقام ہجر ت ہونے کا شرف حاصل ہے، جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے محبت واحر ام کا قبلہ ہے، اور جس کا ذرہ ذرہ ہر مسلمان کی چشم عقیدت کا سرمہ ہے، ''بارک اللہ فیھا و زاد فی شرفھا ''

سب سے افضل شہر

که مکر مه اور مدینه منوره و نیا کا سب سے مقد س اور افضل ترین شہر ہے، چراُن دونوں شہروں میں مدینه منوره کی سرز مین کا وہ پاک حصہ جورسول اللہ بھی کے جسدا قدس اور اعضاء مبارکہ سے مس کر رہا ہے، وہ پورے روئے ارض میں افضل ترین حصہ ہے، قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ حصہ کعبہ مکر مہ سے بھی افضل ہے، (۴) اس جگہ کوچھوڑ کراُن دونوں مقدس شہروں میں کون افضل ہے، (۴) اس جگہ کوچھوڑ کراُن دونوں مقدس شہروں میں کون افضل ہے، اس بابت اہل علم کی رائیں مختلف ہیں، امام مالک کے خزد یک مدینہ کوفضیات حاصل ہے، اس لئے کہ یہی حضور بھی کا دار البحرت ہے، یہیں صحابہ قیم ہوئے اور رسول اللہ بھی سے مدینہ کی فضیات اور مدینہ کے لئے دعا کیں بکشرت منقول ہیں، حنفیہ، شوافع اور حنا بلہ کے نزد یک مدافضل ہے، (۵) کیونکہ آپ بھی نے مدینہ شوافع اور حنا بلہ کے نزد یک مدافضل ہے، (۵) کیونکہ آپ بھی نے مکہ سے نکلتے ہوئے فرمایا: تو روئے ارض کا بہترین حصہ ہے،

⁽٢) جوأهر الفقه ١٨٢٧

⁽۳) ردالمحتار ۲۵۷/۲

⁽١) . ويكين: المغنى ١٧٩٢١

⁽۳) کبیری ۳۳۰

⁽۵) ردالمحتار ۲۸۲۲

"انک لخیو ارض الله "، اورالله کی زمین میں الله کوسب عزياده محبوب ع، واحب بقعة في الارض الى الله، الر مجھے یہاں سے نکالانہ گیا ہوتا تو میں نہیں نکاتا۔(۱)

مدينة منوره كانام

اسلام ے يہلے مدين كو" يَشُوب "كہاجاتا تھا،" يَشُوب" مح معنی ایک مخص کا نام تھا، جس کی طرف پیشہمنسوب تھا، (۲) آپ ﷺ نے اس کا نام طیبہ رکھا ، (۲) جس کے معنی یا گیزہ کے ہیں، چنانچہ حفزت براء بن عازب فی ہے مقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مخص مدینہ کویٹر ب کہے اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت كا خواستگار مونا جائے ، يه اطابه اے اطابه اس الول مدینه منورہ کے متعدد نام ہیں ،اوراہل علم نے پیانوے (90) نام وَكَرِيَّةِ بِينِ _(a) _

مدينه كي حدود

مدینه کی حدودخود آپ بھے نے متعین فرمائی ہیں، آپ بھا نے فر مایا کہ حضرت ابراہیم الطنی نے مکہ کوحرام قرار دیا تھا، اور میں مدینه کوحرام قرار دیتا ہوں ، جو دوسنگلاخ ، سیاہ ، پھر ملے علاقوں کے ورمیان مے، ما بین لابتیها _ (١) بعض روایات میں ہے کہ میں دو بہاڑ کے درمیانی حصے کوحرم قرار دیتا ہوں ، (۷)ان روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ، کیونکہ مدینہ کومشرق اور مغرب کی ست سے پھر ملی زمینوں نے اور شال وجنوب کی طرف سے پہاڑوں نے احاطه میں لیا ہوا ہے، (۸) ان دو پہاڑوں میں سے ایک "عیر" یا

"عائر" كہلاتا ہے، اور دوسرا" اور"، جواُ حد كے شالى جانب جھوٹا سا پہاڑوا قع ہے،ایک برید یعنی طول وعرض دونوں میں بارہ بارہ میل حرم مدنی کارقیہ ہوتا ہے۔(۹)

کیامیندرم ہے؟

مديثول ميں بہ بات بمثرت آئى ے كه آپ علانے مدینہ کوحرم قرار دیا ، اس کے درخت کو اکھاڑنے اور یہاں کے جانوروں کے شکارکرنے ہے منع فر مایا ، (۱۰) چنانچہ مالکیہ ،شوافع اور ا حنابلہ کے زیک مدینہ بھی ای طرح حرم ہے، جس طرح مکہ، یہاں تک که خود رو بودول کو کا ثنا اور جانوروں کا شکار کرنا جائز نہیں ، (۱۱) حفنه کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ وہ یدینہ کو حرام نہیں مانتے ، لیکن الیں تھیجے اور صریح روایات کی موجود گی میں اس سے انکار تجھ میں نہیں آتا ، خیال ہوتا ہے کہ حنفیہ مدینہ کے حرم ہونے کے منکر نہیں ، بلکہ حرم کی اور حرم مدنی میں کیسانیت کے احکام میں قائل نہیں ہیں ،ای لئے مدینہ میں شکار کرنا اورخودرودرخت کو کا ثما حنفیہ کے بہال بھی مروہ ہے، (۱۲) اگر حفیہ کے زویک مدینہ حرم نہیں موتا تواس كرابت كى كوكى وجنهين تقى ، دوسر فقهاء مالكيه ، شوافع اور حنابلهاس بات كوشليم كرتے بين كدريند كے شكار ير"جزاء" واجب نہیں، (۱۲) اب گویا حنفیہ اور دوسرے فقہاء مدینہ کی حرمت پر شفق ہیں، اور اس بات ربھی متفق ہیں کہ حرم تکی اور حرم مدنی کے احکام یکسان نہیں ،البتہ ممنوعات حرم کاارتکاب حنفیہ کے یہاں مکروہ اور دوس نقبهاء کے بہاں حرام ہے، حنفیہ کے پیش نظراس سلسلے میں

- (٢) و يَحْضُ القاموس المحيط ١٨٠ ماده: ثرب
- (٣) مجمع الزاوئد ٣٠٠/٣ قال الهيثمي رواه احمد وابو يعلى ورجاله ثقات
 - (٢) مسلم ٢٠٠١، باب فضل المدينة
 - (۸) شرح نووی علی مسلم ۱۳۳۲
 - (١٠) مسلم ١٠٠/١ ، باب فضل المدينه
 - (١٢) و يُحتى: مرقاة المفاتيح

- (۱) كنز العمال ۸۲/۱
- (٣) و يَحْتَى: مجمع الزوائد ٣٠٠/٣
- (۵) عنى صافظ كى ابواب تاريخ المدينة المنورة
 - (۷) مسلم ارا۲۳
 - (٩) الفقه الإسلامي وأدلته ٣٣٣/٣
 - (۱۱) شرح نووی علی مسلم ۱/۳۳۰
 - (۱۳) الفقه الإسلامي و أدلته ۲۳۵/۳

وہ حدیث ہے کہ حفرت ابوعمیر رہا ایک پرندہ ہے کھیل رہے تھے، جومر گیا تھا،آپ نے نے مزاحاً اُن سے فرمایا: ''یا آبا عمیر مافعل النغیر'' ،(۱) اگر جرم مدینہ کا شکار بھی جرم مکہ کی طرح جرام ہوجا تا تو آپ نے نے حضرت عمیر کھی کواس پرندہ کے پکڑنے ہے منع فرمایا ہوتا، نہ کہان کی دلداری کی ہوتی۔

مدينه مين قيام كى فضيلت

جولوگ مدینہ میں اس کی حیثیت اور مقام کا احترام باتی

رکھتے ہوئے قیام پذیر ہوسکیں ،ان کے لئے مدینہ میں قیام کرنا بہتہ

ہو، اور مکہ میں قیام ہے بھی افضل ہے ، (۲) آپ ہے نہ فرمایا ۔
جومدینہ کی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے وہاں قیام کرے گا اور
وہیں اس کی موت واقع ہوگی میں قیامت کے دن اس کے حق میں
گواہ اور شفیع بنول گا، (۲) مدینہ بی میں مجد نبوی واقع ہے، اور آپ
گھنے نے ارشاوفر مایا کہ سجد حرام کے سواء دوسری تمام مجدوں میں
ایک ہزار نماز سے بڑھ کر اس مجد میں ایک نماز اوا کرنا ہے ، (۲)
میری مجد میں چالیس نمازیں پڑھیں ، اور ان میں سے کوئی نماز میں ہوئی ، تو اس کے لئے جہنم کے عذاب سے اور
اس سے فوت نہیں ہوئی ، تو اس کے لئے جہنم کے عذاب سے اور

مجد نبوی کے حکم میں مجد کا توسیع شدہ حصہ بھی ہے، چنانچ حضرت عمر ﷺ سے منقول ہے کداگراس مجد میں مدینہ کے قبرستان تک بھی توسیع کردی جائے تو وہ مجد نبوی ہی ہوگ۔" لو زدنا فیه حتی بلغ الجبان لکان مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم"، (۲) البته امام نوویؓ کا خیال ہے کہ یہ فضیلت

(۱۱) و مکھئے:ترمذی ۲/۲۵۱،ط:ولویند

اس حصہ کے لئے مخصوص ہے جے آپ ﷺ نے تعمیر فر مایا تھا۔ (۔) مدین نہ کے چھمبارک مقامات

ای مجدیں آپ ﷺ کے منبر اقدس اور حجرہ مبارکہ کا درمیانی حصہ ہے، جے آپ عللے نے جنت کی کیار ہوں میں سے ایک کیاری" روضهٔ من ریاض الجنه "قراردیا ب، (۸) مینه بی میں اُحد کا بہاڑ واقع ہے، جس کے بارے میں آپ عللے نے فرمایا کہ بداییا بہاڑے جوہم ہے محت کرتا ہے، اورہم اس ہے، (۹) مدیدی کے قریب قیا ہے، جہال سے پہلے آپ اللہ نے مجد کی بنیاد رکھی ، اور خود قرآن نے شہادت دی ہے کہ اس مجد کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے ، (التوبہ ۱۰۸) آپ ﷺ بھی پیدل اور بھی سواری بریبال تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے ، بعض روایتوں ہے معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر ہفتہ کے دن جانے كامعمول تقا ، (١٠)مجد نبوى سے قریب ہی جنت البقیع كا قبرستان واقع ہے، جس میں ہزاروں صحابہ ﷺ آسودہٌ خواب ہیں،صدق و صفاکی اس بستی کی زیارت بھی متحب ہے،اوررسول اللہ ﷺ کا بعض اوقات اس مبارك قبرستان مين تشريف لاكروعاء كرنا ثابت ب،(١١) غرض مدینہ کے چید چید پر جان شاری ،قربانی اور وفا داری وفدا کاری كانقش شبت ب، اورشهر كا ايك ايك ذره دامن دل كو كهينيتا اور نكاه محت کوانی جانب متوجہ کرتا ہے،اس لئے قدم قدم براس کے اجر ام کالحاظ اوراس ہے محبت وتعلق کالحاظ ضروری ہے، وباللہ التوفیق۔

(قبرشریف کی زیارت اور آداب زیارت کا ذکر ، لفظ "احمر" ﷺ کے تحت آچکا ہے)۔

⁽۱) ابن ماجه ، مدیث نمبر ۲۵ ۳۷

⁽٣) مجمع الزوائد ٣٠٠/٣، قال الهيثمي رجاله ثقات

⁽۵). مجمع الزاوئد ۸/۳ ، بحواله مسند احمد و طبراني و قال الهيثمي رجاله ثقات

⁽۷) شرح نووی علی مسلم ۱/۲۲۷

⁽٩) حوالة سابق

⁽۲) در مختار و رد المحتار ۲۵۷/۲

١٠٠١) مسلم عن أبي هريرة ١١١٣مم.

⁽١) الفقه الإسلامي وأدلته ٣٣٣٦

⁽٨) مسلم ال١٣٦٨

⁽۱۰) مسلم الممم

رابحہ (نفع کے ساتھ فروخت)

مرابحہ کا مادہ رئے ہے، ہوئے کے معنی فائدہ کے ہیں، اس طرح مرابحہ کے معنی ایک کا دوسرے کونفع پہنچانا ہے، شریعت میں خرید وفروخت کی ایک صورت ہیں ہے کہ کی چیز کو پہلی قیمت کا کھاظ کئے بغیر فروخت کیا جائے، اس کو" مساومہ" کہتے ہیں، دوسری صورت ہیں ہے کہ کی شکی کوفروخت کرتے وقت پہلی قیمت کو کھوظ رکھا جائے، اب اگر پہلی ہی قیمت میں فروخت کر ہے تو" تولیہ" ہے اور اس پراضا فہ کے ساتھ فروخت کر ہے تو" مرابحہ" ہے، ای طرح شریعت کی اصطلاح میں مرابحہ ہیہ ہے کہ کوئی آ دمی جس چیز کو جینے میں حاصل کر ہے، اس پر نفع کے ساتھ فروخت کر ہے" المو ابعحة میں حاصل کر ہے، اس پر نفع کے ساتھ فروخت کر ہے،" المو ابعحة میں حاصل کر ہے، اس پر نفع کے ساتھ فروخت کر ہے،" المو ابعحة میں حاصل کر ہے، اس پر نفع کے ساتھ فروخت کر ہے،" المو ابعد میں حاصل کر ہے، اس پر نفع کے ساتھ فروخت کر ہے،" المو ابعد میں حاصل کر ہے، اس پر نفع کے ساتھ فروخت کر ہے،" المو ابعد کی سے مرابحہ کے مصدات کو حاوی و شامل ہے، نیز اس تعریف سے ان مرابحہ کے مصدات کو حاوی و شامل ہے، نیز اس تعریف سے ان اعتراضات و شبہات سے بھی حفاظت ہوجاتی ہے، جو اہل فن نے کیا اعتراضات و شبہات سے بھی حفاظت ہوجاتی ہے، جو اہل فن نے کیا ہے، اور جن کا این تجیم نے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ (۱۰)

مرابحہ دراصل اپنے ماسبق ہے مربوط ہوتا ہے، یعنی آدی نے جس قیمت میں اس چیز کو حاصل کیا ہے، اس پراضا فد کے ساتھ فروخت کرنے کا نام مرابحہ ہے، خواہ اس نے یہ چیز خرید کر باہم مقررہ قیمت (مثمن) پر حاصل کیا ہو، یا کسی کی چیز خصب کر کی تھی اوراس کو بازار کے عام زخ (قیمت) کے مطابق اس کاعوض ادا کیا ہو، یا اس نے کسی کوکوئی چیز ہمہ کی تھی اوراس مخض نے اس کے عوض میں یہ سامان ہم کیا، یا یہ اس کی موروثی چیز تھی، ورثاء نے سامان کی قیمت سے ناسب سے فروخت کرنے والے کو قیمت کے ناسب سے فروخت کرنے والے کو

ندی

ندی سے مراد وہ سفیدی مائل رقیق مادہ ہے جوشہوت اور ہجان کے وقت مرد کے عضو تناسل سے خارج ہوتا ہے، ای کیفیت كے ساتھ عورت كے جسم سے جو مادہ خارج ہوتا ہے،اس كو" ندى" کہتے ہیں،(۱)اس کے نکلنے کی وجہ سے وضوء واجب ہوتا ہے، جنانحہ حفرت علی است مروی ہے کہ میں نے آپ علی سے اس بابت سوال کیا تو آب علی نے فرمایا کہ ندی سے وضواورمنی سے عسل واجب ہے، (٢) ندى اور مروہ چيز جس سے وضوء ياغسل اوٹ جاتا ہے، نجاست غلیظہ ہے، (۳) اس کے نایاک ہونے پر فقہاء کا اتفاق ع ب ، (م) اس کے پاک کرنے کے سلسلے میں وہی اصول ہیں جو دوسری اُن دیکھی غلیظ نجاست (نجاست غلیظ غیرمرئیہ) کا حکم ہے، لعنی حفیہ کے نزو یک اس کے یاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اسے تین بار دھویا جائے ، (۵) چنانجی حضرت مہل بن حنیف کھا ے مروی ہے کہ میں نے کیڑے میں لگ جانے والی ندی کے بارے میں سوال کیا تو آپ اللے نے فرمایا کہ بیکافی ہے کہ ایک جلو یانی لے کراس سے کیڑے پر چھینٹامارو، (۲) حدیث میں"نزح"کا لفظ آیا ہے، اور نزح کے معنی یانی بہانے اور دھونے کے بھی آتے ہیں ، بعض روایات میں''غسل'' یعنی دھونے کا حکم ہے، (۷) امام احمہ" ك ايك قول كے مطابق ندى سے صرف وضوء واجب ہوتا ہے ، استنجاءيااس مقام كودهوناجهال نجاست كى ہے محض مستحب ہے۔(٨)

مرکزی (عورت) احکام کے لئے دیکھئے: نساء۔

 ⁽۲) ترمذی ، باب ماجاء فی المنی والمذی

⁽٣) بدائع الصنائع ١٩٣/١

⁽٢) ترمذى ، باب في المذى يصيب الثوب

⁽٨) ويكيح: المغنى الأاا

⁽١٠) وكميح: البحر الرائق ١٠٨/١-١٠٠

⁽۱) هندیه ار۱۰

⁽۳) هندیه ۱۲۷۱

⁽۵) بدائع الصنائع ١/٨٨

⁽⁴⁾ أبو داؤد، صديث نمبر ٢١٠

⁽٩) الدرالمختار ١٥٢-٥٣/

حصہ دیا، ان تمام صورتوں میں جس فخص کو بیہ چیز حاصل ہوئی، اگراس نے اس کونفع کے ساتھ فروخت کیا تو بیتمام صورتیں مرابحہ میں داخل ہیں، اور مرابحہ کی فدکورہ تعریف ان سب کوشامل ہے۔ بعض دفعہ دوسرے اسباب کے تحت سامان کی قیت بڑھ

جاتی ہے، مثلاً کپڑاخر بدااوراً سے رکھوایا، یاسلوایا، تو رنگائی اورسلائی جاتی ہے، مثلاً کپڑاخر بدااوراً سے رکھوایا، یاسلوایا، تو رنگائی اورسلائی کے پیسے بڑھ گئے، یا کہیں دورخر بدا وہاں سے خرید کرلائے یا کسی دلال کے واسطہ سے سامان خرید کیا، تو ظاہر ہے کہ بار برداری اور دلالی کی اُجرت کا اضافہ ہوجائے گا، تو اس اضافہ کو قبت میں جوڑ ملکا ہے، علامہ مسلفی نے اس سلسلے میں بیاصول بتایا ہے کہ ہروہ چیز جواس سامان میں اضافہ کرتی ہو، چیسے: رنگوائی اورسلوائی، یا اس کی قبمت میں، چیسے: بار برداری تو اسے اصل قبمت کے ساتھ ملایا جائے گا،کل ما یوید فی المبیع او فی قیمته یضم ۔ (۱)

البته اس زیادہ رقم کو طاکر بینہ کے کہ میں نے اس کواتی رقم میں خریدا ہے کہ ایسا کہنا جموت ہوگا، بلکہ چاہئے کہ یہ چیز جھے استے میں پڑی ہے، قام علیہ بکذا۔ (۲) مثلاً دس روپے میں ایک چیز خریدی اور مزید پانچ روپے خرچ کرنے پڑے تو یوں کہے: جھے یہ چیز پندرہ روپے میں پڑی ہے۔

درست ہونے کی شرط

مرابح می ہونے کے لئے ضروری ہے کہ پہلی قیمت واضح کی جائے ، اور دوسراخر بداراً س کو جان لے ، دوسرے : نفع بھی معلوم و متعین ہو، تیسرے : اس سامان کوجس چیز کے عوض خرید کیا تھا، وہ مثلی ہو، لیتن اس کی مقدار پیانہ سے ناپ کریا تول کر معلوم کی جاتی ہو، لیکن اس کے افراد جاتی ہو، لیکن اس کے افراد جس کوئی زیادہ تفاوت نہ پایا جاتا ہو، (عددیات متقاربہ) چو تھے :

جوخرید وفروخت ہوئی تھی ، اس میں ایک طرف سے اضافہ سود نہ
قرار پاتا ہو، کیونکہ ایک صورت میں مرا بحہ سود کا باعث ہوگا ، جیسے
کی شخص نے دس تولہ چاندی دس تولہ چاندی کے بدلے فروخت
کی ، اب خریدار اُس کی دس تولہ چاندی کو گیارہ تولے کے بدلے
فروخت کرنا چاہتو یہ سود ہونے کی وجہ سے حرام ہوگا۔ (۳)
اگر بیجنے والے نے دھوکہ دیا ؟

اگر بعد کو یہ بات ظاہر ہوگئ کے فروخت کرنے والے نے خیانت سے کام لیا ہے ، اور جس قیمت میں اسے یہ چیز پڑی تھی ،
اس سے زیادہ قیمت بتائی خواہ یہ خوداس کے اقرار سے ثابت ہو، یا گواہان کے ذریعے ، یااس سے قاضی نے قسم کامطالبہ کیا اور اس نے اس سے انکار کیا ، ہمرصورت خریدار کوحق ہوگا ، کہ یا تو اسے پوری قیمت اداکر کے لے لے یا واپس کردے ، یہ حق نہیں ہوگا کہ اس دھوکہ کی وجہ سے کم قیمت اداکرے ، اور اسے لے لے ۔ (۴)

اگراس دوسر نے بدار نے سامان کو قصدا ضائع کردیا یا ضائع ہوگیا، یااس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوگیا، جس کی وجہ سے شرعاً وہ اسے واپس نہیں کرسکتا، تو اب اس کو پوری قیمت مقررہ ادا کرنی ہوگی، اور واپس کرنے کا اختیار بھی نہ ہوگا، (۵) خیانت قیمت کی مقدار میں بھی ہوسکتی ہے، اور اس کی صفت اور کیفیت میں بھی، مثلاً ایک فیض نے ایک سامان بچاس رو بے میں اُدھار خریدا، اور دوسر نے خریدار سے بہی قیمت بتائی، لیکن بیدنہ بتایا کہ اس نے اُدھار کی اُدھار خریدا، قیمت نقد سے زیادہ ہوتی ہے، اور صورت میں بھی اس خریدار کو قیمت نقد سے زیادہ ہوتی ہے، اور صورت میں بھی اس خریدار کو معاملہ کے رد کرنے کا اختیار ہوگا، (۱) واضح رہے کہ مرابحہ میں فرودت کنندہ کووہ قیمت بتائی ضروری ہے جومعاملہ کے وقت طے فروخت کنندہ کووہ قیمت بتائی ضروری ہے جومعاملہ کے وقت طے

⁽٢) حوالة سابق ، البحر الرائق ٢/١١٠

⁽۳) درمختار و ردالمحتار ۱۵۵/۳

⁽١) بدائع الصنائع ٢٢٥/٥

⁽۱) درمختار ۱۵۵/۳

⁽m) ويكفي: بدائع الصنائع ٢٢٥-٢٢٥

⁽۵) درمختار ۱۲/۳

پائی تھی ، مثلاً دوسورو پے قیمت طے پائی ، اور بعد میں ہاہمی رضا مندی ہے بجائے دوسورو پے کے کپڑے دے دیئے تو مرا بحد میں دوسورو پے بی بتانا ہوگا، نہ کہ کپڑے ، البتہ اگر طے شدہ قیمت میں فروخت کنندہ نے قیمت کم کردی تھی ، مثلاً ڈیر ھسورو پے ہی گئے ، تو اس صورت میں اس کی قیمت ڈیر ھسوبی متصور ہوگی ، اور دوسو بتانا خیانت تصور کیا جائے گا۔ (۱)

نفتروأ دهار قيمت ميں فرق

آج کل جواسلای مالیاتی ادار ہے لوگوں کی رقم جمع کر کے سر مابیکاری کرتے ہیں ،اس میں مرابحہ کی صورت بکشرت مروح ہے ، کیونکہ اس صورت میں سر مابیکار کونقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا ،
اس سلسلے میں چندسوالات ہیں ، جوقا بل توجہ ہیں ،اول بی کہ اس میں نقد اور اُدھار قبمت میں فرق کیا جاتا ہے ،اگرا یک چیز نقد سورو پے میں ،کیا بیصورت سود کی نہیں میں ہے تو اُدھار ایک سودس رو پے میں ،کیا بیصورت سود کی نہیں ہے ؟ اس سلسلے میں نقتہاء کے یہاں صراحت موجود ہے کہ نقد اور اُدھار قبم سے اُدھار قبمت میں نقاوت جائز ہے ، بشر طبیکہ نقد اور اُدھار میں سے ایک پرمعاملہ طئے پا جائے ، (۲) بیرائے نصرف فقہاء حنفیہ کی ہے ، بلکہ دوسر نے فقہاء کی ہی ہے ،صاحب ہدایہ خود مرابحہ کے ذیل میں بلکہ دوسر نے تیں کہ قبمت میں مدت کی وجہ سے بھی اضافہ کیا جاتا ہے :
فرماتے ہیں کہ قبمت میں مدت کی وجہ سے بھی اضافہ کیا جاتا ہے :
فرماتے ہیں کہ قبمت میں مدت کی وجہ سے بھی اضافہ کیا جاتا ہے :

يع ياوعدهُ تع

آج کل ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر ماریکاری کے ادار نے فودا پنے پاس مال نہیں رکھتے ، آرڈر لے کر مال خرید تے اور پھراُ نے نفع کے ساتھ گا کہ کودیتے ہیں ، اس صورت میں گا کہ سے جواُن کا معاملہ

طے ہوتا ہے، اسے بیج نہیں بلکہ وعدہ کیج تصور کیا جائے گا، وعدہ کے سلسلے میں اصول ہے ہے کہ اس کو پورا کرنادیائیۃ واجب ہے، قضا نہیں، یعنی اگر دونوں فریق میں کوئی بھی خرید نے اور بیچنے کے وعدہ سے کر جائے اور اس نے ایسا کسی ایسے عذر کی بناء پر نہ کیا ہو جو شرعاً قابل قبول ہے، تو وعدہ خلافی کا گناہ تو ہوگا، لیکن قضاءً اس کی پیمیل واجب نہیں، چاہے خریدار لینے سے انکار کردے، یا بیچنے والا اس سامان کی فراہمی ہے، مولا نا اشرف علی تھا نوگ نے بھی اس صورت کو وعدہ ہی قرار دیا ہے، مولا نا اشرف علی تھا نوگ نے بھی اس صورت کو وعدہ ہی قرار دیا ہے، (۵) البت وزوں فریق میں لین دین کا جو وقت طے پایا تھا، اس وقت اگر لین دین ہی وول فریق میں لین دین کا جو وقت طے پایا تھا، اس وقت اگر لین دین ہی معاملہ کی پیمیل کے لئے کافی ہو جائے گا، مزید زبانی ایجاب وقبول کی معاملہ کی پیمیل کے لئے کافی ہو جائے گا، مزید زبانی ایجاب وقبول کی ضرورت نہ ہوگی، اس کوفقہ کی اس طلاح میں ' بیج تیں۔ مرورت نہ ہوگی، اس کوفقہ کی ایک اصطلاح)

مراطله کی اصطلاح فقہاء مالکیہ کے یہاں استعال ہوتی ہے، سونے کے سونے یا چاندی کی چاندی سے ہم وزن خرید و فروخت ہو، ایک طرف سے مال زیادہ عمدہ ہو، اور دوسری طرف سے نبتاردی، ای کو'' مراطلہ'' کہتے ہیں، اور فقہاء مالکیہ نے فرب سود سے نبح کی غرض سے اس کورام قراردیا ہے۔(۱)

مُراوَق (قريب البلوغ)

مرائ كمعنى عام طور برقريب البلوغ كے كئے جاتے ہيں، فيروزآبادى نے "راهق الغلام" كامعنى لكھا ہے، "قارب المحلم" (2) شخ مصطفی زرقاء نے مرائ كى اس طرح توضيح كى ہے كہ بلوغ كى كم ہے كم اورزيادہ سے زيادہ عمر كے درميان كازمانہ

⁽۲) هدایه ۲۳۲

⁽٣) المداد الفتاوي ٣٠/٣

 ⁽۲) الفقه الاسلامي وادلته ۳۸۰/۲

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۲۲/۵ البحرالرائق ۲۹/۱

⁽٣) هدايه ، باب المرابحة

⁽۵) المدخل الفقهي العام ١٣٣٣

⁽٤) القاموس المحيط ١١٣٨

"مراہقت" کہاتا ہے، واضح ہوکہ بلوغ کی کم ہے کم عمراز کیوں کے لئے نوسال اوراز کوں کے لئے بارہ سال مانی گئی ہے، اور زیادہ سے زیادہ عمر امام ابو حنیفہ کے یہاں لڑکوں کے لئے اٹھارہ اور لڑکیوں کے لئے اٹھارہ اور لڑکیوں کے لئے سترہ سال کی ہے، لیکن جمہور فقہاء اور خودامام ابو یوسف اورام محر کے سترہ سال کی ہے، لیکن جمہور فقہاء اور خودامام سے زیادہ عمر بلوغ پندرہ سال ہے، اور حنینہ کے یہاں اسی پرفتو کی ہے، مگر بلوغ کی عجلت اور تاخیر میں موسم، غذا اور ساجی حالات کا ہم کے بھی اثر پڑتا ہے، اس لیے بارہ سال سے پندرہ سال تک کی عمر کے بھی اثر پڑتا ہے، اس لیے بارہ سال سے پندرہ سال تک کی عمر کے نابالغ لڑکے اورلڑکیوں کومرائی سمجھاجائے گا۔(۱)

مراہتی کے احکام عام طور پروہی ہیں، جو'' باشعور نابالغ'' (صبی ممیز) کے ہیں ، البتہ جس عورت کو تین طلاق اس کے شوہر نے دیدی ہو، مراہتی ہے اس کا نکاح ہو، اور وہ اس سے مقاربت کر لے، تو وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوجائے گی۔ (۲)

الرند

مرتد کالفظ''ارتداد'' ہے ماخوذ ہے،اسلام قبول کرنے کے بعد دِین حق سے پھر جانے کا نام ارتداد ہے،مزتد کے احکام لفظ ارتداد کے تحت مذکور ہو چکے ہیں۔

سے مدیث کی ایک خاص اصطلاح ہے لفظ حدیث کے تحت وضاحت آچکی ہے۔

مرض عاری)

الله تعالى في انسان كوبهترين جسماني قالب عطاء فرمايا

ہے، جس ہے بہتر اور کوئی سانچہ نہیں ہوسکتا، پھر عقل و دانائی کی صورت میں اس کو ایسی نعت کبریٰ نے نوازا گیا ہے، کہ اپنے جسم وصحت کی حفاظت کا سروسامان کرنے کی جوصلاحیت اس میں ہے، کسی اور مخلوق میں اس کی مثال نہیں مل سکتی، اس کے باوجود عوارض سے وہ بھی خالی نہیں ، اور بیاری کے سامنے وہ بھی عاجز ومغلوب ہے ، اور ایسا ہونا بھی ضرور تھا ور نہ عجز وفروتی اور اپنی ناطاقتی کا احساس شاید اس کے قریب بھی نہ پھٹک پاتا، انسان کتنے بھی جتن کر لے، لیکن شفاء بہر حال اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ کر لے، لیکن شفاء بہر حال اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بیاری کا عذاب ہونا ضروری نہیں

اسلام کا تصور بیہ ہے کہ بیاری اور شفاء اللہ کی طرف سے ہے،اس میں فرمال برداراور نافر مان کی کوئی تخصیص نہیں،حضرات انبیاء کرام جوتمام مخلوقات میں افضل ہیں ، وہ بھی بیاری سے دوجار ہوئے ہیں ، اور رسول اللہ عظ جوتمام پیغیروں میں افضل ہیں ، متعدد بارمریض ہوئے ہیں ، اور بیاری کی تکلیفیں اُٹھائی ہیں ، پیر ضرور نہیں کہ بیاری اللہ کا عذاب اوراس کے ناراض ہونے کی ولیل ہو، پیاری اللہ کی طرف سے امتحان اور آز مائش بھی ہو عتی ہے، مومن كے لئے اس كے كناموں كا كفارہ بھى موعتى ب،آپ اللہ مروی ہے کہ مومن کو جو بھی تکلیف پہنچی ہے، یہاں تک کہ اگرکوئی كا نا بھى چھتا ہے، توبياس كے لئے اس كے كنا موں كا كفارہ موتا ہے، (٢) ای طرح بیاری مومن کے لئے اس کے درجات کی بلندي كاباعث بهي موسكتي ب جبيها كه حضرت عائشه رضي الله تعالى عنہاہی سےروایت ہے، (م) ای لئے بیاری سے بدشگونی نہیں لینی عائے، حضرت ابو ہریرہ دی کی روایت میں ہے کہآ یے اللہ نے فر مایا کہ اللہ جس سے خیر کا ارادہ رکھتے ہیں ،اےمصیبت میں مبتلا قرمات بن، " من يو دالله به خيراً يصب منه "، (٥)علامه

⁽r) هدايه مع الفتح ٣٣/٣٠ باب الرجعة

⁽٣) فتح الباري ١٠٩/١٠

⁽١) المدخل الفقهي العام ٢/٩٥٢

⁽۳) بخارى مع الفتح ۱۰۵/۱۰ ، كتاب المرض

⁽۵) بخاری مع الفتح ۱۰۸/۱۰

قرافی نے لکھا ہے کہ مصائب پرانسان راضی ہویا نہ ہو، وہ بہر طور اس کے لئے کفارہ بنتی ہیں، اور حافط ابن حجر کا خیال ہے کہ اگر آ دمی اللہ کی اہتلاء پرراضی رہے، تواس رضاء تقدیر کا اجر بھی ہوگا، اور گناہ تو معاف ہوگا،ی۔(۱)

یدوضاحت اس لئے کی گئی ہے کہ بعض نداہب میں بیاری کو پچھلے جنم کے گناہوں کی سزاتصور کیا جاتا ہے، ،یہ تصور انسان کے گئی گارہونے کے خیال کوتقویت دیتا ہے،اورا سے معذور و مجبور لوگوں کے لئے جذبہ کفرت پیدا کرتا ہے، اسلام نے مرض کے سلسلے میں جوتصور دیا،اس سے مریض کے لئے مرض کے سلسلے میں جوتصور دیا،اس سے مریض کے لئے میات تسکین ماطر کا باعث ہے۔

مریض اوراس کے احکام

جسم کاحدِ اعتدال میں باقی ندر ہنامرض ہے، (۲) مرض بھی ان اسباب میں سے ہے جنگی وجہ سے بہت سے احکام شرعیہ میں سہولت اور آسانی پیدا ہوتی ہے۔

یاری کی وجہ سے وضوء اور عنسل کی بجائے تیم کی اجازت ہے، اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ (۳)

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تیم م

ش اگراعضا عِسل میں ہے کی عضو پرزخم یا چوٹ کی وجہ سے پی بندھی ہو، تو پی پرمس کرلینا کافی ہے، اس حصہ کو دھونا ضروری نہیں۔ (ملاحظہ ہو: جبیرة)

اگر کوئی شخص ایسا مریض ہو کہ اس کا وضوء نہیں کے مشہر یائے، جیسے مسلسل پیشاب کے قطرات آتے رہتے ہیں، یاعورت

استحاضہ میں مبتلا ہو، تو ایسے مریض ہرنماز کے وقت نیا وضوء کر کے ، نماز اداکر سکتے ہیں، گودہ عذر باقی ہو۔ (دیکھئے: معذور،استحاضہ)۔

جوفض باری کی وجہ سے کھڑے ہو کرنماز نہ بڑھ سکتا ہو،اس

بيثه كرنماز

کے لئے بیٹے کرنمازادا کرناجائز ہے، حفزت عمران بن حمین کے سے مروی ہے کہ آپ کی نے فرمایا: کھڑے ہوکرنماز پڑھو،اگر کھڑے ہوکرنماز پڑھ سکوتو لیٹ کر۔(۴)
کرنہ پڑھ سکوتو بیٹے کرادا کرو،اور بیٹے کرچی نہ پڑھ سکوتو لیٹ کر۔(۴)
کھڑے ہوکرنماز پڑھنے پر قادر ہونے ہے مراد بیہ کہ یاتو کھڑا ہو، یا سخت تکلیف کے بغیر کھڑا ہونا ممکن نہ ہو، یا ماہرا طباء کا مشورہ ہو کہ اگر کھڑے ہو کرنماز پڑھے گا، تو بیاری بڑھ جائے گی یاصحت میں تاخیر ہوگی، (۵) البتہ قیام پر قدرت کے باجود بیٹے کر فرض نماز کا پڑھنا جائز نہیں ، اگر پورے قدرت کے باجود بیٹے کر فرض نماز کا پڑھنا جائز نہیں ، اگر پورے وقت کا قیام وشوار ہولیکن کچھ دیر کھڑارہ سکتا ہومثلاً تحریمہ کے بقدر کہ آئی دیر کھڑے رہ کر کھڑی میٹے جائا جا ہے۔(۲)

بیشنے کی کوئی ہیت متعین نہیں ، جس طرح بیٹے میں سہوات ہو، اس طرح بیٹے کی کوئی ہیں متعین نہیں ، جس طرح بیٹے میں سہوات مطرح ، (2) — اگر بیٹھ کر پڑھتے ہوئے رکوع اور تجدہ کرسکتا ہے، تو رکوع اور تجدہ کرے ، اگر رکوع اور تجدہ اپنی ہیئت پرممکن نہ ہوتو سرکے اشارے سے رکوع اور تجدہ کرے ، اور تجدہ کو بمقابلہ رکوع کے زیادہ پست رکھے ، نیچر کھی ہوئی کسی چیز کواٹھا کر سرسے لگالینا سجدہ کے لئے کافی نہیں ، (۸) البت اگر زمین پر تکیہ یا کوئی الی تخت چیز رکھی ہوئی ہو، جس پر پیشانی عک جاتی ہو، اور اس پر تجدہ کرے تو بیکا فی ہے۔ (۹)

⁽r) كتاب التعريفات ٢٣٨

⁽٣) ترمذي ١/٨٥/،باب ماجاء إن صلاة القاعد على نصف من صلاة القائم

⁽۱) کبیری ۲۵۹

⁽۸) مراقی الفلاح و طحطاوی ۲۳۵، کبیری ۲۵۹

⁽۱) فتح الباري ۱۱۰/۱۱

⁽٣) الفقه الإسلامي و أدلته ١٨/١

⁽a) مراقى الفلاح مع الطحطاوى ٢٣٣

⁽²⁾ طحطاوى على المراقى ٢٣٣

⁽۹) کبیری ۲۵۹

ليث كرنماز

اگر بیش کر بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہیں ، تولیث کرنماز ادا کی جاسکتی ہے، لیٹ کرنماز بڑھنے کی دوصورت ہے، جت لیٹے، یا یا وال بھی قبلہ کی طرف رہے، اور رکوع اور بجدہ کے لئے سرے اشارہ كرے، البته اس صورت ميں سركے فيح تكيدر كھ لينا جا ہے، تاكه چږه بھی قبله کی طرف ہو سکے،اوررکوع اور بحیدہ کااشارہ بھی ممکن ہو، کہ اگرسر کے نیج تکیہ نہ ہو،تو چیرہ کا رخ آسان کی طرف رہے گانہ کہ قبله کی طرف، نیز بہتر ہے کہ مریض اینے گھٹنوں کواویراُ ٹھالے تا کہ یا وُل کارخ قبلہ کی بجائے زمین کی طرف ہوجائے ،دوسراطریقہ ہیہ ہے کہ دائیں کروٹ پراس طرح لیٹے کہ چبرہ قبلہ کی طرف ہو، پہلی صورت یعنی حیت لیك كرنماز اداكرنازیاده بهتر بــــ(۱)

اشارہ سے نماز

اگرلیك كربھی سرے اشار ممكن نه بوتو محض آنكھ اور بھول کے اشارے یا ول کے اشارہ سے نماز کی ادائیگی نہیں ہوسکتی ، یبی حفید کے یہاں ظاہر روایت ہے، کیونکہ مجدہ سرکاعمل ہے نہ کدان اعضاء کا ، امام ابو بوسف ی کے نزدیک آنکھوں اور بھنووں کے اشارے ہے بھی نمازاداکی جاسکتی ہے۔(۲)

سوال بہے کہ اگر آ دمی اس حالت کو پہنچ جائے تو کیا اب بھی فریضہ نمازاس ہے متعلق رہتا ہے پاسا قط ہوجا تا ہے؟ اس پر ا تفاق ہے کہ اگر بیاری کی شدت کی وجہ سے ہوش وحواس بھی جاتا ر ہااور یہ بیہوشی یا کچ نمازوں کے اوقات سے زیادہ برقرار رہی ، تو اس درمیان فریضهٔ نمازاس ہے متعلق نہیں رہے گا،اوراس کی قضاء اس پرواجب نہ ہوگی ،اس پر بھی اتفاق ہے کہ گو ہوش وحواس باقی ر ہا، کیکن اس کی معذوری اور بیاری نے اتنا طول کھینیا کہ وفات

(۱) كبيرى ۲۵۹،مراقي الفلاح ۲۳-۲۳۵

ہوگئی ، اور عذر دور نہ ہوا ، ایسی صورت میں اس پر ان نمازوں کی بابت فدیدادا کرنے کی وصیت کرنا واجب نہیں ،اور نہ وہ اس کے لئے گنبگارہوگا۔

کیکن اختلاف اس صورت میں ہے، جب وہ بیاری سے شفایاب ہو جائے اور اسے نماز ادا کرنے کی قدرت حاصل ہو جائے ، تو کیا اس پران فوت شدہ نمازوں کی قضاء واجب ہوگی نا نہیں؟ خود مشائخ حفیہ کے اس سلسلے میں دوطرح کے اقوال ملتے ہیں ،ایک بدکہ نماز کی قضاء واجب ہوگی ،اس کوصاحب بدایدنے ائي كتاب " التجنيس والمزيد "مين رجيح دياب، دوسراقول ہے کہ نماز ساقط ہو جائے گی ،اوران کی قضاء واجب نہ ہوگی ،اکثر فقهاء قاضي خان ، شيخ الاسلام خوا هرزاده ، فخر الاسلام ، علامه كاساني اورامام طحاوی وغیرہ نے اس کورجے دیا ہے، اور فاوی ظہیر یدیس کہا گیا ہے، کہای پرفتو کی ہے، (۳)اور یہی قول مزاج شریعت ہے زیادہ قریب ہے۔

مالکیہ اور شوافع کے نزدیک اگر کوئی مخص اشارے سے رکوع اور بحدہ پر قادر نہ ہو، تو گوشتہ چھم کا شارہ بھی نیت کے ساتھ ركوع وتجده كے لئے كافى موكا، (م) حنابلہ سے دوقول منقول ميں، قول مشہور وہی ہے جوشوا فع اور مالکیہ ہے منقول ہے۔ (۵)

متفرق مسائل

اگرمریض قیام پرقادر ہو، رکوع، بجدہ پرقا در نہ ہویا قیام اور ركوع برقادر مو، تجده برقادر نه بنو، تووه كھڑ ہے موكر بھی نماز پڑھ سكتا ہے، اور بیش کر بھی ، دونوں صورتوں میں رکوع اور بحدہ اشارہ سے كرے كا، تا بم بيشكر برد هنا افضل بكراس صورت ميں جده كا اشارہ محدہ کی ہیئت سے قریب سے قریب تر ہوگا۔ (۱)

⁽۲) کبیری ۲۲۰

⁽٣) مراقى الفلاح ٢٣٠، كبيرى ٢١-٢١٠ (٣) الشرح الصغير ١٣١٣/١٠ المهذب ١٣٣٨/١٠ (مع تحقيق الزحيلي)

⁽۵) المغنى ١/٢٣٣

اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں وضوء ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو کہ خون یا پیشاب نکل آئے گا، اور بینے کر نماز پڑھنے تو الیانہ ہوگا، یا سجدہ کرنے کی صورت میں ناقض وضوء پیش آئے گا، اور رکوع و سجدہ کا اشارہ کرنے کی صورت میں ایسانہ ہوگا، تو پہلی صورت میں بیٹے کرنماز پڑھے، اور دوسری صورت میں اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے۔ (۱)

کھڑے ہوکرنماز پڑھے تو قراءت پرقادر نہ ہوسکے گا، بیٹھ کرقراءت سے نماز ادا کرناممکن ہوگا، تو اسے بیٹھ کرنماز ادا کرنی چاہئے۔(۱)

مريض اور جماعت

تنباء کھڑا ہوکر نمازادا کرسکتا ہے، امام کے ساتھ کھڑا ہوکر نماز ادا نہیں کرسکتا ، تو امام کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز شروع کرے پھر بیٹھ جائے اور رکوع کے وقت کھڑا ہو جائے اور اگر جماعت کی جگہ تک جانے میں دشواری ہوتو اپنی جگہ ہی بیٹھ کر نماز اداکرے، (۲) امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کم قراءت کے ساتھ تنبا کھڑا ہوکر نماز ادا کرسکتا ہے ، تو کھڑا ہوکر نماز اداکرے ، کیونکہ قیام فرض ہے، اور جماعت ان کے نزدیک نفل ہے، (۴) اور یہی رائے حنا بلہ کی بھی ہے۔ (۵)

نماز کے درمیان بیار ہوجائے

نماز حالت صحت میں قیام کے ساتھ شروع کی ، درمیان میں بیاری کا تملہ ہوا، اب کھڑ انہیں رہ سکتا تو بیٹھ کررکوع و تجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے، اگر رکوع و تجدہ پر بھی قدرت نہ ہوتو اشارہ ہے

کام لے، اور بیٹے بھی نہ سکتا ہوتو لیٹ جائے۔(۱) ورمیان میں صحت ہوجائے

نماز کا ابتدائی حصہ بیاری کی وجہ ہے بیٹھ کرادا کیا، درمیانِ نماز بی صحت ہوگئی ، اور اب کھڑے ہونے پر قادر ہے ، تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف ؓ کے نزد یک کھڑ اہو کر نماز اداکرے ۔ (2) نماز کا پچھ حصہ اشارہ ہے ادا کیا ، اور پھر رکوع اور ہجدہ پر قدرت ہوگئی تو اب نیت تو زکر از سرنو نماز اداکر نی ہوگی ، (۲) شوا فع کے نزد یک کھڑ اہو کر نماز پڑھنے والا بخز کی وجہ سے بیٹھ کر اور مرض کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والا اثناء نماز میں صحت مند ہو جانے کی صورت کھڑ اہو کر نماز ادا گرسکتا ہے۔ (۵)

امام مرض کی وجہ ہے بیٹھ کرنماز ادا کرے

اگر کوئی مریض جو کھڑ ہے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو، بیٹی کے مفاز کی امامت کرے اس کے مقتد یوں کو کس طرح نماز ادا کرنی چاہئے ہیں فقہا ، کے تمین نقاط نظر ہیں ، مالکیہ کے نزویک توابیہ توابیہ خض کے لئے امامت کرنا ہی درست نہیں ، حنابلہ کے نزویک ، ایسے امام کے چھپے مقتدی بھی ہیئے ہی کرنماز ادا کریں گے ، (۱۰) کیونکہ مفر سے اس چھپے مقتدی بھی ہیئے ہی کرنماز ادا کریں گے ، (۱۰) کی جائے ، پئی آمروہ کھڑا ہمو نرنماز کی جائے ، پئی آمروہ کھڑا ہمو نرنماز کو تمینی کرنماز ادا کرو از اوا صلی حالسا فصلوا حلوسا ''(۱) جھپے بیٹے کرنماز ادا کرو از کو کھڑا مام عذر کی ہجے سے بیٹے کرنماز پڑھے حفی اورشوافع کے نزویک آئرامام عذر کی ہجے سے بیٹے کرنماز پڑھے دفیا اورشوافع کے نزویک آئرامام عذر کی ہجے سے بیٹے کرنماز پڑھے اورمقتدی معذور نہ ہو ، تو ان کو گھڑ ہے ہو کریش نماز ادا کرنا ضروری

⁽۲) کیسری ۲۹۴

⁽٢) المهذب ٢٣٣١

⁽۱) کیبری ۲۹۹

⁽١) حوالة سابق

⁽١٠) المغنى ١٠٠

⁽۱) کیبری ۲۹۳

⁽۳) کبیری ۲۹۳

⁽۵) المغنى الم٢٢٥

⁽٤) حوالة سابق

⁽٩) المهذب ١٣٣٨

⁽۱۱) مسند أحمد ۲۰۲/۲

ہے، (۱) گیونکہ مرض وفات میں آپ ﷺ نے بیٹھ کرامامت فرمائی
ہے، اور حضرت ابو بکرﷺ اور مسلمانوں نے کھڑے ہو کرافتۃ اء کی
ہے، (۲) ظاہر ہے کہ بیآپ کا آخری عمل یقینی طور پر قابل عمل ہوگا،
پہلے جوعمل کیا گیا جمکن ہے کہ وہ منسوخ ہوگیا ہو۔

مريض اورروزه

بیاری کی وجہ سے اللہ تعالی نے رمضان کا روزہ توڑنے اور صحت مند ہونے کے بعد اس کی قضاء کرنے کی اجازت دی ہے، (البقرۃ میں ۱۸۳۱) ای لئے فی الجملداس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ مریض روزہ افطار کرسکتا ہے، (۳) مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہویا صحت میں تاخیر کا اندیشہو، روزہ کی وجہ ہے جم کوجسمانی نقصان پہنچنے بعنی کی عضوء کے تلف ہوجانے کا خطرہ ہُو، یا ابھی تو بیار نہ ہولیکن روزہ رکھنے کی صورت میں بیار ہوجانے کا قوی اندیشہو، جیسے بیاری سے شفاء ہو چکی ہو، ان تمام صورتوں میں روزہ ندر کھنے کی گنجائش ہے، اور اس سلسلہ میں خود مریض کی رائے جوعلامات، تجربات، یاما ہرا طباء کے مشورہ پر بینی ہو، اور گمانِ غالب کے درجے کی ہو، اصل ہے، (۳) خواہ طلوع سے پہلے ہی سے بیار ہو، یا روزہ شروع کرنے کے بعد بیار مواہو، دونوں ہی صورتوں میں روزہ توڑنے کی گنجائش ہے، (۵) بہی مواہو، دونوں ہی صورتوں میں روزہ توڑنے کی گنجائش ہے، (۵) بہی

مریض کے لئے ج میں سہولتیں

جج میں بھی متعدد مسائل ہیں ، جن میں مریض کے لئے رعایت ہے ، مریض خود سفر کج کرنے کی بجائے کج بدل کرا سکتا ہے ،احرام باند ھنے کے بعد ایسا مریض ہوجائے کہ سفر نہ کر سکے تو

اس کا حکم محصر کا ہوگا ، مریض جوخودری کرنے یا جمرات تک جانے کی قدرت نہیں رکھتا ، نیابتۂ دوہرے سے رمی کراسکتا ہے ، مریض سواری پرطوان وسعی کرسکتا ہے ، مریض بتقاضائے ضرورت حالت احرام میں بال مونڈ اسکتا ہے ، البنة فدیدادا کرنا ہوگا ، ان مسائل کو خود'' جج'' کے تحت دیکھا جائے۔

مرض وفات سے مراد

تتخضى اورمعاشرتي احكام مين عام طور يرمريض اورصحت مند کے درمیان فرق نہیں ہے،البتہ کچھ خاص احکام ہیں جومرض وفات مے متعلق ہیں ؛اس لئے ضروری ہے کہ پہلے خودمرض وفات کی حقیقت کوسمجھ لیا جائے ، مرض وفات کی تعریف کے سلسلہ میں مختلف اقوال منقول مين اوران مين خاصا فرق وتفاوت پايا جاتا ہے، (2) مسلفی نے لکھا ہے، کہ بیاری یاکی اور وجہ ہے اس کی ہلاکت یقینی ہو،اوروہ گھرہے باہرنکل کرا بی ضروریات یوری کرنے ے قاصر ہو، (٨) فقید ابواللیث سے منقول ہے کہ وہ مرض موت کے کقق کے لئے فریش ہونے کوضروری قرار نہ دیتے تھے ،اس بات كوكاني سجهة عظ كه عام طوريريد بياري بلاكت تك منتج موتى مو، شامی نے اس کی تائید کی ہے، اور لکھا ہے کہ صدر شہید کا فتوی بھی ای برتھا،اور بی امام محر کے کلام ہے ہم آ ہنگ ہے، چراس رائے کے حق میں بعض اور مؤیدات بھی نقل کئے ہیں ، (۹) البتہ ایسے امراض جو عام طور برطویل المدت ہوا کرتے ہیں ، وہ ای وقت مرض موت شار ہوں گے ، جب کدان میں مسلسل اضافہ ہور ہا ہو، اگروه ایک خاص حدیرآ کررک گیااورسال مجرجھی اس پرکوئی اضافیہ نہیں ہوا، تو بیمرض موت شارنہیں کیاجائے گا، درمختار میں ہے:

⁽٢) بخارى ، صيفتم ٦٨٧ ، إنما جعل الإمام ليؤتم به

⁽٣) البحرالرائق ١٨١/٢ هنديه ١٠٤/١

⁽١) المهذب ١٨٩/٢ ، المغنى ٢٣٣-٢١

⁽٨) الدرالمختار مع الرد ٢٠٠/٢

⁽۱) تحفة الفقهاء ١/١٤/٠ شرح مهذب ٢٢٥/٣

⁽٣) المغنى ١١/٣

⁽٥) البحرالرائق ٢٨٢٠٢ -

⁽٤) ويكفئ: فتم القدير ١٥١٨

⁽٩) الدر مع الرد ٢١/٢-٥٢٠

المقعد والمفلوج إذا تطاول ولم يقعد في الفواش كالصحيح ثم رمزشح حد التطاول سنة وفي القنية المفلوج والمسلول والمقعد مادام يزداد كالمريض (١)

اپاہج ،مفلوج ،سل زدہ کا مرض طول پکڑ لے اوروہ فریش نہ ہوا تو صحت مند کی طرح ہے ، پھر شمس الائمہ حلوانی سے منقول ہے کہ مرض کے طویل ہونے کی حدایک سال ہے ، اور قدیہ میں ہے کہ مفلوج ،سل زدہ کا مرض جب تک بڑھتار ہے ،وہ مریض موت ہی کے تکم میں ہے۔

گویا جومرض وقفہ صحت کے بغیر موت تک منتج ہو، مرض

وفات ہے۔

مرض وفات كى طلاق

مرض وفات کی حالت میں دی گئی طلاق کا کممل اثر عورت کی عدت گذر نے کے بعد ہوتا ہے یعنی شوہر کے طلاق دینے کے بعد بھی اگر عورت کی عدتِ طلاق گذر نے سے پہلے ہی اس کی وفات ہوگئی، تو گوشو ہر طلاق دے چکا ہے، پھر بھی عورت میراث کی مستحق ہوگی۔ (تفصیل، فار بالطلاق کے تحت مذکور ہو چکی ہے)۔

مرض وفات میں اقرار

مرض وفات سے ایک مسئلہ اقر ارکا بھی متعلق ہے۔ اگر مریض نے خود اپنے وارث کے لئے کسی وَین کا قرار کیا، تو بیاسی وفت قابلِ قبول ہوگا، جب اس پر شوت موجود ہو، یا دوسرے ورثاء بھی اس کی تصدیق کرتے ہوں، ورنہ وارث کے حق

میں مریض وفات کے اقرار کا اعتبار نہیں ، وارث سے ایسا مخص مراد ہے جواس کی موت کے وقت شرعاً اس کا وارث ہو، (۲) مریض کے وارث کے حق میں اقرار کی بابت دوقول ہیں ، اورقول رانج میہ ہے کہ بیا قرار درست ہوگا۔ (۳)

اگرایے خص کے لئے اقر ارکیا جواجنی ہو، یعنی وارث نہ ہو،
تو بیا قر ارمعتر ہوگا، گوید آین اس کے پورے متر و کہ کوشائل ہوجائے
البتہ، حالت صحت کا دَین اور مرضِ وفات کا قر ارکردہ ایسا دَین جس
کے اسباب معروف و معلوم ہوں، مقدم ہوں گے، پہلے انھیں اداکیا
جائے گا، پھراس دَین کوجس کا اقر اراس نے مرض وفات میں کیا ہے،
اور جومعروف نہیں تھا، (۳) مریض کا اقر اراپ خاتل کے حق میں
بھی معتر نہیں، اگر قاتل نے اس پراییا وارکیا ہو، کہ اس کو پوری طرح
معذور کردیا ہو، اوروہ آ مدورفت پر بھی قادر نہ رہا ہو۔ (۵)

البتة مریض وفات کا کسی ایسے خص کے بارے میں جس کے بہاں دَین باقی ہو بیا قرار کرنا کہ اس نے اس کو دَین سے بری کردیا تھا، درست نہیں، کیونکہ وہ بحالت موجودہ دَین سے بری کرنے کاحق نہیں رکھتا، اس لئے اس سلسلے میں اس کا قرار بھی معتبر نہ ہوگا۔ (۱)

وصولي وَين كاا قرار

مریض کا دَین کسی اور کے ذمہ ہواور مریض وفات اس کے وصول ہو جانے کا اقر ارکرتا ہواس کی دوصور تیں ہیں، وارث کے لئے اقر ارکرے، وارث کے لئے اقر ارکرے، وارث کے لئے اقر ارکرے، وارث کے لئے اقر ارکی بھی دوحالتیں ہیں، یا تو اقر ارمعتر نہیں، غیر وارث کے لئے اقر ارکی بھی دوحالتیں ہیں، یا تو بید دین حالت صحت کا ہوگا، یا مرض وفات میں مبتلا ہونے کے بعد کا، حالت صحت کے دین کے بارے میں وصول ہونے کا اقر ارکرتا

⁽r) هدایه ۲۳۱/۳، باب اقرار المریض ، هندیه ۲۷/۷

⁽٣) حوالة سابق

⁽١) بدائع الصنائع ٢٩٨-٢٨٨

⁽۱) الدرالمختار ۱/۱۲، نيزد يكيخ: هنديه ۱/۲۲۳

⁽٣) الفقه الإسلامي وأدلته ٢٣٤/١ -

⁽۵) هندیه ۱۷۷/۳

ہے، تو بیمعتبر ہے، اگر مرض وفات ہی کی حالت کا دَین ہے، اور وہ
کی مال کے بدلے میں واجب ہوا تھا، جیسے سامان کی قیمت، یا
قرض، تو بیا قر ارمعتبر نہیں، کیونکہ مرض وفات شروع ہونے کے بعد
ورثاء کا حق اس ہے متعلق ہو چکا ہے، اگر بیکی مال کا عوض نہ ہوتو
پھر یہ اقر اردرست ہوگا۔ (۱)

مريض وفات كالهبه ، صدقه اوروقف

مریض فات کا بہد، صدقہ ، اور وقف ، وصیت کی طرح ایک تہائی مال بی میں جائز ہے ، اور یہ بھی ضروری ہے کہ موت سے پہلے بی قبضہ دلا دے ، اگر انقال ہوگیا ، تو پھر یہ بہداور صدقہ معترنہیں ، (۲) مالکیہ ، شوافع ، اور حنابلہ کے نزدیک بھی اس کا بہدو صدقہ ایک تہائی بی میں نافذ ہوگا ، اور بیان حفزات کے نزدیک وصیت کے تھم میں ہے ، موت کے بعد بھی نافذ العمل ہوگا۔ (۳)

برور (گذرنے کائن)

مرور کے معنی گذرنے کے ہیں۔

فقباء کے بہاں جن حقوق پر بحث کی گئی ہے،ان میں ایک حق مرور بھی ہے، حق مرور سے راستہ اور گذرگاہ مراد ہے، راستہ دوشم کے ہوتے ہیں، ایک تو عمومی راستہ اس سے ہرآ دمی کو فائدہ اللہ نے کا حق حاصل ہے، اس راستہ سے چلنے کا، راستہ کی طرف کھڑ کی اور دروازہ کھولنے کا، راستہ سے کوئی گئی نکالنے کا اور سواریاں گھرانے کا، البتہ بیتمام حقوق دوشر طوں سے وابستہ ہیں اول بید کہاس سے دوسروں کونقصان نہ بہنچ، دوسر سے گورنمنٹ کی طرف سے اس کی اجازت ہو، مثلا گاڑی کی پارکنگ کا مسکلہ ہے، جہاں یارکنگ کی اجازت ہوگی وہیں گاڑی کو گھرانے کی اجازت ہوگی وہیں گاڑی کو گھرانے کی اجازت

ہوگی ،ورنددرست نہیں ہوگا۔

دوسراوه راسته جو کی کی خصوصی ملکیت موه یا چند آ دمیوں کی مشتر که ملکیت موه نظام ہے اس سے صرف انھیں لوگوں کو استفاده کا حق حاصل ہوگا ، کوئی اور شخص اس راسته کی طرف کھڑ کی یا دروازه کھولنے کاحق نہیں رکھتا۔ (م)

ار دوت

میلفظ''و'' پرتشد بیداور بغیرتشد ید کے، واو کے بعد ہمزہ اور بغیر ہمزہ دونوں طرح منقول ہے، کوئی بات شریعت میں ممنوع نہ ہولیکن عرف میں اسے براسمجھا جاتا ہو، ایسی بات کو اصطلاح میں'' مروت'' کہتے ہیں، جیسے بازار میں کھانا، ننگے پاؤں چلناوغیرہ۔ حدیث کے مقبول ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا راوی نہ صرف خلاف شریعت باتوں سے بچتا ہو، بلکہ ایسی چیزوں سے بھی بچتا ہو، بلکہ ایسی چیزوں سے بھی بچتا ہو، جس کوعرف عام میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔

(ٹوٹے ہوئے بھل کی درخت پر (ٹوٹے ہوئے بھل کی درخت پر کیے ہوئے بھل کی درخت پر کیے ہوئے بھل سے فروخت)

مزابنہ ''زبن' (''ز 'پرزبر''ن' پرسکون) سے ماخوذ ہے جس کے منی شدید دھکا دینے کے آتے ہیں ، ای لئے جنگ کو ''زبون' بھی کہا جا تا ہے ، (۵) رسول اللہ ﷺ نے خرید وفر وخت کے اس طریقہ سے منع فر مایا ہے ، جس کو مزابنہ کہا جا تا ہے ، مزابنہ یہ ہے کہ ٹوٹے ہوئے پھل کو درخت پر گے ہوئے پھل کے بدلہ فروخت کیا جائے ، اور دونوں کی جنس ایک ہو، (۲) مزابنہ کی ممانعت کی وجہ ظاہر ہے ، اگر دونوں کی مقدار میں کی بیشی ہوجائے تو رہا بھی ہے اور علاوہ اس کے قمار کے احتمال سے بھی خالی نہیں ،

⁽۲) هندیه ۱۲۰۰۳

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۹/۷ (۱)

⁽٣) ويحيح: المدونة ٢/١ ، كتاب الام ١٠٠٠ المغنى ٢١٩/٥ ، مع الشرح الكبير

⁽۵) فتح الباري ۱۳۹/۳

⁽٣) الفقه الاسلامي وادلته ٥٨٠٥- ١٠٠٢

⁽۲) بخاری، باب بیع المزابنه

کیونکر ممکن ہے کہ درخت کا پھل ہاتھ نہ آئے اور بیچی جانے والی ثی کی مقدار بھی معلوم و متعین نہیں۔(۱)

مزابنہ کے ناجائز ہونے پر فقہاء کا اتفاق ہے، البتہ 'عربیہ' کے بارے میں اختلاف ہے، اس سلسلہ میں خود لفظ' عربیہ' کو ملاحظہ کرنا مناسب ہوگا۔

217

مزاح (''م' پرزبر) کے معنی خوش طبعی کے ہیں ،اس کے مقابلے میں ''حز بی' اور ''استہزاء' کے الفاظ ہیں جس کے معنی نداق الرانے کے ہیں ،اللہ تعالی نے انسان کی فطرت میں جہاں متانت و سجیدگی کا عضر رکھا ہے ، وہیں گاہے گاہے ہئی نداق ، اور خوش طبعی کرنے کا بھی ،اس ہے دل ود ماغ کو نشاط بہم پہنچتا ہے ، اور باہمی بہت کلفی اور محبت میں بھی اضافہ ہوتا ہے ، نیز ایک دوسرے سے وحشت دور ہوتی ہے ، چنانچہ رسول اللہ بھی محمل اوقات اپنے رفقاء اور از واج مطہرات سے خوش طبعی فر مایا کرتے تھے ، حضرت رفقاء اور از واج مطہرات سے خوش طبعی فر مایا کرتے تھے ، حضرت تھے ، گور یے کوعر بی میں 'کہمر ہے چھوٹے بھائی گور یے سے کھیل د ہے تھے ، گور یے کوعر بی میں '' نخیر'' بھی کہتے ہیں ، اتفاق سے وہ گور یا مرگیا ، آپ بھی نے ان سے مزاحا فر مایا : اے ابوعمیر! تمہارے مرگیا ، آپ بھی نے ان سے مزاحا فر مایا : اے ابوعمیر! تمہارے گور یے گور یے کا کیا ہوا؟'' یا ابنا عمیر ما فعل بک المنغیر ''۔(۲)

ایک صاحب خدمت اقدس میں آئے ، اور درخواست کی کہ مجھے سواری عطافر مائی جائے ، آپ کے ارشاد فر مایا کہ میں او مثنی کا بچد سے سکتا ہوں ، وہ صاحب پریشان ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اونٹنی کا بچد لے کہ کی کرکیا کروں گا؟ آپ کے نے فر مایا کہ کوئی اونٹ اونٹی کا بچے بی تو ہوتا ہے ، '' ھل تلد الابل الا النوق'' ، (۲)

- (۱) و مَكْفَحُ فتح الباري ١٩٨٣م
- (m) ابوداؤد ،مديث تمر ٣٩٩٨،باب ماجاء في المزاح
 - (۵) حوالة سابق
 - (٤) مجمع الزوائد ٨٩/٨، باب ماجاء في المزاح
 - (٩) احياء العلوم ١٢٨/٣

ایک بوڑھی خاتون خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، آپ ان نے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی داخل نہیں ہوگی، وہ بے چاری رونے لگی ، آپ ان نے فرمایا: مطلب میہ ہے کہ اس دن تم بوڑھی نہیں ہوگی، بلکہ سارے لوگ جوان ہوکر جنت میں جائیں گے۔(م)

خاص طور پر از واج مطبرات کے ساتھ آپ نظازیادہ مزاح فر مایا کرتے تھے، حضرت انس نظاراوی ہیں کدرسول اللہ فی از واج کے ساتھ لوگوں میں سب سے زیادہ مزاح کرنے والے تھے، "کان من افکہ الناس مع نساء ہ"۔

امام غزائی نے رسول اللہ ﷺ کے مزاح کے متعددوا قعات ذکر فرمائے ہیں۔(۵)

البت مزاح میں اگر کوئی گناہ کی بات شامل ہوجائے ، تو گناہ ہوگا ، چنا نچ حضور ﷺ نے ارشاد فر مایا کہ میں مزاح تو کرتا ہوں ، لیکن حق وسچائی کے سوانہیں کہتا : " لا اقول الاحقا "(۱) حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ محض لوگوں کو ہنانے کے لئے کوئی بات کہتو آ دمی اس کی وجہ سے آسان سے بھی زیادہ دوری پر گرجا تا ہے ، (۱) اس حدیث کا منشا یہی ہے کہ محض لوگوں کو ہنانے کے لئے جھوٹ بولا جائے ، یہ جائز نہیں ۔

ای طرح ایبا مزاح جودوسرے کے لئے باعث تکلیف اور وجداذیت ہو، جائز نہیں، آپ بھی نے اس سے معنی فرمایا ''لا تمار احاک و لا تماز حه، (۸) ای لئے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ مزاح کینہ پیدا کرتا ہے، (۹) یہ بات بھی درست نہیں کہ ہنی خداق ،ی کوآ دی اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے، امام غزائی نے لکھا ہے کہ مزاح میں افراط اور مداومت ممنوع ہے، (۱۰) افراط سے مراد بہت مزاح میں افراط اور مداومت ممنوع ہے، (۱۰) افراط سے مراد بہت

- (٢) بخارى ، مديث تمبر ٢١٢٩ ، باب الانبساط الى الناس
 - (٣) شمائل ترمذی ۱۲
 - (١) . مجمع البحرين ٢٩٢/٥ مديث فمبر ٢٠٩٦
 - ۲۰/۲ ترمذی ۲۰/۲
 - (١٠) حوالة سابق

زیادہ ہنااور ہنانا ہے، اور مداومت سے مرادیہ ہے کہ زیادہ وقت ہنی مذاق میں گذار ہے، حافظ ابن مجرِّ نے مزاح سے متعلق تمام روایتوں کو سامنے رکھ کر کھا ہے کہ مزاح میں افراط یا مداومت ناجا تز ہے، اگریہ بات نہ ہوتو مباح ہے، اور اگر کسی کی دلداری اور اس کو مانوس کرنا مقصود ہواور شریعت میں معتبر مصلحت پیش نظر ہوتو مستحب ہے۔(۱)

مزارعت (بنائی داری)

"مزارعت کی اصل" زرع" ہے، لغوی معنی کھیتی کرنے ہیں بشر عامزارعت پیداوار کے پھے جھے کے وض بٹائی کے معاملہ کو کہتے ہیں،" ھی عقد علی الزرع ببعض المخارج "۔ (۲) مزارعت (پٹائی داری) کی اصل وہ روایت ہے کہ حضور کھیت نے اہل خیر کے ساتھ نصف پیداوار پر بٹائی معاملہ طفر مایا تھا، جس کا اکثر کتب حدیث میں ذکر آیا ہے، (۳) چنا نچہ حنابلہ، امام ابو یوسف کا اکثر کتب حدیث میں ذکر آیا ہے، (۳) چنا نچہ حنابلہ، امام ابو یوسف کے نزد یک درخت کے بغیر صرف کھیت میں بٹائی جا تر نہیں ، ہال اگر درخت بھی ہوں، تو درخت کے ساتھ ضمنا کھیت میں بٹائی داری کی اگر درخت بھی ہوں، تو درخت کے ساتھ ضمنا کھیت میں بٹائی داری کی اگر درخت بھی ہوں، تو درخت کے ساتھ ضمنا کھیت میں بٹائی داری کی اگر درخت بھی ہوں، تو درخت کے ساتھ ضمنا کھیت میں بٹائی داری کی اگر درخت بھی ہوں تو درخت کے ساتھ ضمنا کھیت میں بٹائی داری کی حورت جا تر نہیں ، لیکن تعامل اور لوگوں کی حاجت کو د کھتے ہوئے صورت جا تر نہیں ، لیکن تعامل اور لوگوں کی حاجت کو د کھتے ہوئے احتاف کے نزد یک بھی فتو کی صاحبین "کے قول پر ہے۔ (۱)

مزارعت کے ارکان

دوسرے معاملات کی طرح مزارعت کے لئے بھی ایجاب وقبول رکن کا درجہ رکھتا ہے، صاحب زمین کیے کہ میں تم کو بیز مین بٹائی پر دیتا ہوں ، اور بٹائی دار قبولیت کا اظہار کرے تو مزارعت

منعقد ہوجائے گی، (۷) البتہ بیضروری ہے کہ مالک زمین اور بٹائی دار عاقل ہوں یعنی فاتر العقل یا استے کمسن نہ ہوں جومعاملات کے شعور سے محروم ہوتے ہیں، بٹائی دار کے لئے بالغ یا مسلمان ہونا ضروری نہیں۔(۸)

بٹائی داری درست ہونے کی شرطیں

مزارعت کے مجے ہونے کے لئے کچھٹرطیں بھی ہیں:

- ا) جس چیز کی کھیتی مطلوب ہے وہ معلوم ومتعین ہو۔
- ۲) ز مین کیسی کے لائق ہو، شوریاز ریآ ب ہونے کی وجہ
 سے نا قابل کا شت نہ ہو۔
 - ۳) زمین معلوم ومتعین ہو۔
- ۳) زمین بٹائی دار کے حوالہ کردی جائے ، اور بٹائی دار کے لئے اس میں کھیتی ہے کوئی چیز مانع ندہو۔
 - ۵) بٹائی کی مدت بھی متعین ہو۔
- ۲) پیداوار میں دونوں کا حصہ ہو، اور صرف ان ہی دونوں کا ہوکسی تیسرے کے لئے نہ ہونہ

2) ما لک زمین اور بٹائی دار دونوں کے لئے تناسب متعین ہو، مثلاً نصف، تہائی، چوتھائی، وغیرہ۔(۹) جیمصور تیں اور اُن کا حکم

مزارعت میں بنیادی طور پر چارعناصر پائے جاتے ہیں، زمین، جی ، جو نے کا آلہ، جانور ہو یامشین، اور بٹائی دار کاعمل، اس لحاظ سے مزارعت کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، جن میں بعض جائز اور بعض ناجائز ہیں، علا مہ کا سانی نے اس کو تفصیل سے بیان کیا

⁽٢) البحرالرائق ١٥٩/٨

⁽٣) ويمين: المغنى ٢٣١٨، بدائع الصنائع ٢٨٥١١

⁽١) ويكف: هدايه ٢٥/٣ -٢٥/٣ كتاب المزارعة

⁽٨) بدائع الصنائع ٢/٢١

⁽۱) فتح الباري ۱۰/۵۳۳

⁽٣) و مُحَضَّة: مسلم ١٣/٢

⁽۵) و یکی شرح مهذب ۱۹/۳

⁽٤) بدائع الصنائع ٢٧٢٦

⁽٩) بدائع الصنائع ٢٠٨٦-١٤٤، هدايه ٣٢٥/٣ ، البحر الرائق ١٥٩/٨

ہےجس کا خلاصہ حب ذیل ہے۔(۱)

كيفيت	بٹائی داریا دوسرے	ما لك زمين كم	نمبرشار
	فریق کی طرف ہے	طرف	
جائزے	عمل	زيين، نج،	1
		آله کاشت	
وازب	آلهٔ کاشت، نج،	ز مین	٢
	J.F		
جازې	عمل،آلهٔ كاشت	زين ، خ	٣
ظاہر روایت میں	يج عمل	ز مین ،آلهٔ	۳
ناجائز ، اور امام ابو	2	كاشت	
یوسف کے نزدیک			-
جائز ہے۔			
//	ج ،آلهُ كاشت	ز مین عمل	۵
"	8	ز مین عمل،	٧
		آله كاشت	

اس پرتمام فقہاء کا تفاق ہے، کداگر کسی ایک فریق کے لئے پیداوار کی ایک مقدار متعین کردی جائے ، مثلا یوں کہا جائے کہ صاحب زمین کو بٹائی دار ایک کوئفل دھان دے دیگا خواہ پیداوار کی ہو ، یا کھیت کا کوئی حصہ متعین کردیا جائے کہ اس کی پیداوار کسی ایک فریق کے لئے مخصوص ہوگی تو بیصورت بالا تفاق چیداوار کسی ایک فریق کے لئے مخصوص ہوگی تو بیصورت بالا تفاق جا ترجبیں، (۲) ای طرح بیصورت بھی درست نہیں، کہ بچ میں زمین دار اور بٹائی دار دونوں کی شرکت ہو، (۳) بعض اوقات سیلاب یا سوکھ کی وجہ سے بچ ضائع ہوجا تا ہے، اور بٹائی دار مالکِ زمین کی طرف سے بچ میں شرکت کا طالب ہوتا ہے، تو اگر مالکِ زمین کی طرف سے تھمل بچ ہوجا نے بہ اور اگر بچ کا کچھ حصہ دینا سے تھمل بچ ہوجا نے بے، اور اگر بچ کا کچھ حصہ دینا

پڑے، تو معاملہ کو سے کرنے کے لئے ایسا کیا جاسکتا ہے، کہ وہ ج کی رقم یا خود ج بٹائی دار کو قرض دیدے، یااس کے ہاتھ اُدھار فروخت کردے یا ذاتی طور پر بٹائی دار کو ہبہ کردے ، تا کہ کمل ج بٹائی دار کی طرف سے ہوجائے اور بیمعاملہ شرعاً درست باتی رہے۔

بٹائی دار ہے متعلق احکام

بٹائی داری ہے متعلق احکام حسب ذیل ہیں:

ا) کاشت کاری کو درست رکھنے کے لئے جوعل مطلوب ہے، وہ بٹائی دار کی ذمہ داری ہے، اورا گر پچھ پیداوار نہ ہوئی تو اس کواٹی محنت کا معاوضہ طلب کرنے کاحق نہیں۔

۲) کھیتی ہے متعلق جواخراجات ہیں، جیسے کھاد، خودرو پودوں کوا کھاڑ نا، یا وہ افعال جو کھیت کی تیاری کے بعد کے ہیں، جیسے کٹائی، بار برداری، گاہنا، وغیرہ، اس کے اخراجات دونوں فرلق برحصہ کے تناسب سے عائدہوں گے۔

" بیمعاملہ اس محف کے حق میں لازم نہیں ، جس کی جانب سے زیج ہے، اگروہ کی طرفہ طور پر بٹائی داری سے دستبردار ہونا چاہے تو اسے اس کا حق ہے، دوسرے فریق کے حق میں بید معاملہ لازم ہے، اوروہ اس سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔

") فریقین میں سے کوئی دوسرے کا حصہ بڑھا کراپنا حصہ کم کرنا چاہے توابیا کرسکتا ہے۔ (")

۵) اگر بٹائی داری کی مقررہ مدت ختم ہوگئی، کین کھیتی ابھی تیارنہیں ہوئی ہے، تو اب مزید جتنی مدت کھیتی کی تیاری میں گیگی، اس کا کراہی، بٹائی دار ما لک زمین کوادا کرے گا، البتہ کھیتی کے اخراجات جیسے حفاظت اور آبیاری پر آنے والاخرچ دونوں کے ذمہ ہوگا، (۵) اگر صاحب زمین جا ہے کہ نامکمل حالت ہی میں کھیتی ذمہ ہوگا، (۵) اگر صاحب زمین جا ہے کہ نامکمل حالت ہی میں کھیتی

⁽٢) البحرالرائق ١٦١٨

⁽٣) ملخص از: بدائع الصنائع ٢٨٨-١٨١

⁽۱) بدائع الصنائع ۲/۹۷۱

⁽٣) بدائع الصنائع ١٨٠/٢

⁽۵) هدایه ۱۹۰۳

کاٹ لی جائے تو کاشت کاراس کوماننے کا پایندنہیں۔(۱)

۲) اگر فریقین میں سے ایک کا انقال ہو جائے ، تو اصولاً تو ای وقت اس معاملہ کوختم ہوجانا چاہئے ، اس لئے کہ بٹائی داری ایک طرح کا اجارہ ہے ، اور اجارہ میں حکم یہی ہے کہ کی بھی ایک فریق کا انقال ہوجائے تو اجارہ ختم ہوجا تا ہے ، لیکن فتو کی اس بات پر ہے کہ اگر پودا اُگ چکا ہے ، تو کھیت کی تیاری تک بیمعاملہ باقی رہے گا، کہ اس میں دونوں ، ی فریق کا فائدہ ہے ۔ (۲)

2) اگر کی وجہ سے بٹائی کا معاملہ فاسد ہو جائے تو ج جس کی طرف سے تھا، وہ پیداوار کا مالک ہوگا، اگر ج مالک زمین نے دیا تھا، تو وہ بٹائی دار کواتن مدت کی محنت کی اجرت اداکرےگا، اور اگر بٹائی دار کی طرف سے جے تھا، تو وہ مالک زمین کواس مدت کا کرایۂ زمین اداکرےگا۔ (۳)

مرايده (داك لكاكربينا)

(۱) هداله ۱۲۹۳

(r) بدائع الصنائع ١٨٣/١.

(۵) بخارى مع الفتح ١٥٥٣ ، باب بيع المزادة

(۷) فتح الباري ۱۵/۳

(٩) هنديه (٩)

آکرآپ اللہ اور ٹاٹ طلب فرما کراس کی ڈاک لگائی ، ایک صاحب نے کا پیالہ ، اور ٹاٹ طلب فرما کراس کی ڈاک لگائی ، ایک صاحب نے ایک درہم میں لینے پرآمادگی ظاہر کی ، آپ بھی نے فرمایا : کون اس سے زیادہ قیمت لگائے گا؟ ایک صاحب دودرہم میں لینے کے لئے تیارہوگئے ، آپ بھی نے وہ سامان ان سے فروخت فرمایا۔ (۱)

اس لئے اس صورت کے جائز ہونے پرائم اربعہ کا اتفاق بے ، البتہ ابراہیم نخفی آئے مکروہ خیال کرتے تھے۔ (ے)

مزدلفه

مزدلفہ ایک مقام کانام ہے، جومئی کے بعدواقع وادی محمر اور عرفات کے درمیان واقع ہے، (۸) و رذی الحجہ گذر کرشب میں مزدلفہ میں قیام مسنون اور طلوع فجر سے صبح کے اچھی طرح کھل جانے کے درمیان مزدلفہ میں وقوف حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، جس کے ترک کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: جج)

اقات (درخت کی بٹائی)

"ماقاة" سقى سے ماخوذ ہے، سقى كے معنى درخت كو سراب كرنے كے ہيں ، چونكه درخت كو بنائى پرلگانے كى صورت بنائى داركوز مين اور درخت سراب كرنے كى ذمه دارى انجام دين ہوتى ہے، اى نبست سے بيمعامله" مماقات" كہلايا، بعض فقهاء أس كومعامله سے بھى تعبير كرتے ہيں ، كيونكه بنائى دار كاعمل اس معامله كا ايك اہم جزو ہے ، فقه كى اصطلاح ميں پچھ بيداوار كے معاملہ كا ايك اہم جزو ہے ، فقه كى اصطلاح ميں پچھ بيداوار كے بدلے درخت عامل كے حوالد كرنے كانام ما قاة يا معاملہ ہے۔ (٩) مشروعيت اوراس ميں فقهاء كا اختلاف

امام ابوحنیفه محومسا قات یعنی باغات اور درختوں کی بٹائی

⁽r) البحرالرئق ۱۲/۸

⁽٣) فتح الباري ١١٥

⁽Y) ترمذی ، صدیث تمبر ۱۲۱۸ ، باب ماجاء فی بیع من یزید

⁽۸) ردالمحتار ۱۷۲/۲

کے معاملہ کو جائز نہیں سمجھتے ، لیکن خود فقہاء حنفیہ میں امام ابو یوسف اور حابلہ بھی اور حابلہ بھی اور حابلہ بھی اسے جائز قرار دیتے ہیں ، گوبعض جزوی تفصیلات میں خود ان حضرات کے درمیان بھی اختلاف رائے ہے ، (۱) درخت کی بٹائی داری کے جائز ہونے کی دلیل وہی خیبر کا معاملہ ہے ، خیبر ہیں مقیم یہود یوں کو کھجور کے باغات ، نصف پیداوار کی شرط پرحوالہ کے گئے سے ماکٹر کتب حدیث ہیں اس کاذکر موجود ہے۔ (۱)

شرطيں

جوشرطیں مزارعت یعنی تھیتی میں بٹائی داری کی ہیں ، وہی شرطیں اس معاملہ کی بھی ہیں ، درخت میں بٹائی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ درخت اس حال میں بٹائی دار کے حوالہ کئے جا ئیں ، کہ اس کے پھل پوری طرح تیار نہ ہوئے ہوں ، اگر پھل تیار کہ و چکا ، تواب یہ معاملہ درست نہ ہوگا ، اور پیدا وار درخت کے مالک کی ہوگا ۔ (۳)

مساقات ہے متعلق احکام

جن شرطوں سے مزارعت کا معاملہ فاسد ہو جاتا ہے، یہ معاملہ بھی فاسد ہو جاتا ہے، یہ معاملہ بھی فاسد ہو جاتا ہے، درخت کی سینچائی، پانی کا انتظام اور پھل کی حفاظت کی ذمہ داری بٹائی دار پر ہوگی، کھا د، زمین کے ارد گرد کوڑنا اور مٹی ڈھیلی کرنے اور پھل تو ٹرنے کے اخراجات دونوں پر پیداوار میں حصہ کے تناسب سے واجب ہوں گے، اگر پھل نہ آیا تو کسی کو پچھ نہ ملے گا، یہ معاملہ دونوں طرف سے لازم العمل ہوگا، ایک فریق دوسرے کی رضامندی کے بغیر یک طرفہ طور پر معاملہ کو ختم نہیں کرسکتا، سوائے اس کے کہ کوئی عذر در پیش ہو، بٹائی دار کے ختم نہیں کرسکتا، سوائے اس کے کہ کوئی عذر در پیش ہو، بٹائی دار کے

لئے اس کی گنجائش نہیں کہ وہ کی اور کو بٹائی پر لگا دے ، سوائے اس کے کہ مالک درخت نے کہا ہو کہ اس کوجس طرح چا ہو کرو۔ (م) جن اعذار کی وہر سے اس معامل کو کی طرفہ طور مرختم کا

جن اعذار کی وجہ سے اس معاملہ کو یک طرفہ طور پرختم کیا جاتا ہے، ان میں ایک بٹائی دار کا بیار پرِ جانا اور بوجہ بیاری کے مطلوبۂ ل پر قادر نہ ہونا بھی ہے، اس طرح اگر عامل چوری میں معروف ہو، جب بھی مالک درخت کواس معاملہ کے ختم کردیے کا اختیار ہوتا ہے، درخت میں بٹائی داری کا معاملہ فریقین میں سے اختیار ہوتا ہے، درخت میں بٹائی داری کا معاملہ فریقین میں سے کسی کی موت ، مدت معاملہ کی جمیل ، اور معاملہ ختم کردیے پر فریقین کارضا مندی (اقالہ) سے ختم ہوجا تا ہے۔ (۵)

(ساقاۃ کی بحث کے ساتھ مزارعت کی بحث ویکھنا بھی مناسب ہوگا، کیونکہ مساقاۃ کے احکام قریب قریب وہی ہیں، جو مزارعت کے ہیں)۔

ساومه

ماومد المراس ال

۳۰، المغنى ۲۲۲۵ (۲) مسلم ۱۳/۲

⁽۲) هنده ۱۲۷۵–۲۲۷

⁽٢) بدائع الصنائع ١٣٣/٥

⁽۱) الشرح الصغير ۱۲/۳ ، شرح مهذب ۱۲٬۰۰۰ المغنى ۲۲۲/۵

⁽٣) هندیه (۳)

⁽۵) حوالة سابق

(اس معلق احكام كيسليط مين و يكھنے: يع

مبوق

مبوق کے لغوی معنی اس فخص کے ہیں ، جس پر سبقت اور پہل کی گئی ہو، فقہ کی اصطلاح میں ایسے فحص کو کہتے ہیں ، جس کی کم سے کم ایک رکعت امام کے ساتھ چھوٹ جائے اوروہ تاخیر سے جماعت میں شریک ہو، (۱) کیونکہ امام نماز میں اس پر سبقت کرجا تا ہے۔

مسبوق امام کے ساتھ جننی رکھتیں پائے ،ان کومقندی ،ی کی طرح اداکرے گا ،اوران میں وہ امام کا تمیع ہوگا ،امام کی نمازختم ہونے کے بعد اس کی حیثیت منفر داور تنہاء نماز پڑھنے والے کی ہوگی ،اوراس کے لئے وہ کی احکام ہوں گے جومفر دکے ہیں ،البتہ چارمسائل میں اس کے احکام وہی ہیں جومقندی کے ہوتے ہیں ، ان چارکا ذکر آگے آتا ہے۔

مبوق کی اس دوہری حیثیت کے اعتبار سے فقہاء نے اس سے متعلق احکام ذکر کئے ہیں، ضروری احکام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

تعوذ اور ثناكب يره هے؟

مسبوق جب جماعت میں شریک ہوتو اگر امام کو قیام کی حالت میں پائے ، اور جہری قراءت والی نماز ہو، تو تعوذ اور ثنا پڑھے بغیرامام کے ساتھ شریک جماعت ہوجائے ، اور اگر آہت قراءت والی نماز ہے، تو بہتر ہے کہ تعوذ اور ثنا پڑھ لے، اگرامام رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہواور اندازہ ہو کہ تعوذ اور شاء پڑھ کر بھی رکوع یا سجدہ کی چاہ ہے ، تو پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں چلاجائے ، اور اگرامام کوقعدہ کی حالت میں پائے ، تو بعض فقہاء کی رائے پر ثناءاور اگرامام کوقعدہ کی حالت میں پائے ، تو بعض فقہاء کی رائے پر ثناءاور

تعوذ نہیں پڑھنا چاہئے ، کین قول سیح یہی ہے کہ رکوع اور بجدہ کی طرح قعدہ کا بھی یہی تھم ہے، اگران چیزوں کو پڑھنے کے بعد قعدہ میں امام کو پالینے کی توقع ہوتو پڑھے ور نہ نہ پڑھے، قعدہ اولی ہویا قعدہ اخیرہ، دونوں صورت میں ایک ہی تھم ہے۔ (۲)

امام کی نماز مکمل ہونے کے بعد جب مسبوق کھڑا ہوتو پھر اسے قراءت سے پہلے ثناءاور تعوذ پڑھنا چاہئے گو پہلے پڑھ چکا ہو، ویاتی به ایضا اذا قام الی قضاء ماسبق به ۔(۳) باقی رکعتیں ابتدائی رکعتیں

امام کی نماز مکمل ہونے کے بعد جونماز مسبوق اداکرےگا، وہ اس کی ابتدائی رکعات ہوں گی ، چنانچہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے گا، جیسا کہ گذرا ثناء اور تعوذ پڑھےگا، البتہ تشہد کے اعتبارے نماز کا آخری حصہ ہوگا، اوروہ قعدہ اخیرہ تصور کیا جائے گا چنانچہ وہ تشہد کے علاوہ درود اور دعاء بھی پڑھےگا۔

امام کے قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد کیا پڑھے؟

امام جب اپنا تعدہ اخیرہ کررہا ہو، تو مسبوق بھی امام کے ساتھ تشہد میں شریک رہے گا، البتہ مسبوق صرف تشہد پڑھنے پر اکتفا کرے گا، دروداور دعا غییں پڑھے گا، تو آخراس بچ ہوئے وقت میں وہ کیا کرے؟ اس سلسلہ میں قاضی خال وغیرہ کی رائے ہے کہ تشہدکواس قدر تھم تھم کر پڑھے کہ امام کے سلام تک اس سے فارغ ہو، اور فقیہہ ابن الشجاع سے منقول ہے کہ کلمہ شہادت فارغ ہو، اور فقیہہ ابن الشجاع سے منقول ہے کہ کلمہ شہادت اشھد ان لااللہ الااللہ بی کو مکرر پڑھتارہے، فناوی غیاشیہ میں ای کورجے دی گئی ہے۔ (۳)

امام کے سلام پھیرنے کے بعد کیا کرے؟ مبوق کوتشہد پورا ہونے کے بعد بھی جب تک امام سلام

⁽٢) البحرالرئق ١٦١١–٢١١١

⁽٣) هندیه ۱/۱۹

⁽۱) درمختار مع الرد ۳۳۲/۲ ، (تحقیق شیخ عادل وغیره)

⁽٣) البحر الرائق ١١١١، يزو يكفى: درمختار مع الرد ٢٠٢٦-٣٣٦

نہ پھیرے، اپنی ہاتی رکعتوں کو پورا کرنے کے لئے نہیں اٹھنا چاہئے،
البتہ اس سے چندصور تیں متنیٰ ہیں ، اگر مسبوق موزوں پرمج کئے
ہوا ہو ، اور انظار کرنے میں مستیٰ ہیں ، اگر مسبوق موزوں پرمج کئے
معذور ہو ، اور انظار کرنے میں مستی کی مدت گذر جانے کا اندیشہ ہو یا
معذور ہو ، اور وقت نکل جانے کا خطرہ ہو کیونکہ وقت ہو ، اور اندیشہ ہو کہ
شخص کا وضو ٹو نے جاتا ہے ، یا نماز کا آخری وقت ہو ، اور اس کے بعد بقیہ
اگر امام کے سلام پھیر نے کا انظار کریں اور اس کے بعد بقیہ
کرنے میں وضو ، ٹو ن جانے کا اندیشہ ہو یا مسبوق کو اندیشہ ہو کہ
امام کے سلام پھیرتے ہی لوگ سامنے سے گذر نے لگیں گے ، اور
اگر پہلے اٹھ جایا جائے تو بیٹو بت نہیں آئے گی ، تو اس صورت میں
اگر پہلے اٹھ جایا جائے تو بیٹو بت نہیں آئے گی ، تو اس صورت میں
بھی فقہاء نے مسبوق کو پہلے اٹھنے کی اجازت دی ہے ۔ (۱)

سجدة سهومين امام كى انتاع

مسبوق سجدہ سہو میں امام کی اتباع کرےگا، مسبوق کے لئے بہتر یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کی قدر تو قف کرے، یہاں تک کہ جب اندازہ ہو جائے کہ امام سجدہ سہونہیں کرےگا، تواب کھڑا ہو۔(۱)

چارصورتیں جن میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے! چار مسائل جن میں مسبوق کی حیثیت امام کی نماز مکمل ہونے کے بعد بھی مقتدی کی ہوتی ہے، یہ ہیں:

ا) مسبوق کی اقتداء جائز نہیں ہے، اور نہ یہ جائز ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد خودوہ کسی اور کی اقتداء کرنے لگے۔

۲) جیسے امام اور اس کے ساتھ مقتدی سلام پھیرنے کے بعد ایام تشریق میں تکبیر تشریق کہتے ہیں ، اور ان پر تکبیر کہنا واجب ہوگا، جب کہ تنہا واجب ہوگا، جب کہ تنہا

نماز پڑھنے والے کے لئے امام صاحب کے نزد یک تکبیر تشریق نہیں ہے۔

۳) تنها نماز پڑھنے والا اگر نماز کوتو ڑنے اور دوبارہ نماز پڑھنے کے لئے محض تکبیر کہتو وہ پہلی ہی نماز میں باقی رہے گا، وہ نماز منقطع نہ ہوگی، اور فقہ کی زبان میں نماز کا استینا ف نہ ہو سکے گا، بہ خلاف مسبوق کے، کہ اگروہ ایسا کر بے تو پہلی نماز ختم ہوجائے گ، اور وہ از سرنو نماز اداکر نے والا تصور کیا جائے گا۔

۳) اگر مسبوق اپنی بقیہ رکعات پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوگیااس کے بعدامام نے تجدہ مہوکیا تو مسبوق پر واجب ہوگا کہ واپس آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو، اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک نہ ہوا تو پھر اس پر نماز کے اخیر میں سجدہ سہوکرنا واجب ہوگا۔ (۳)

اگرامام مسبوق کونائب بنادے؟

اگرامام کی وجہ سے نماز کو جاری ندر کھ سکے اور نائب بنانا پڑے تو بہتر ہے کہ ایسے محض کونائب بنائے جوشروع سے نماز میں شریک ہو، تاہم اگر مسبوق کونائب بناہی دی تو یہ بھی درست ہے، اگر مسبوق کومعلوم ہو کہ امام نے کتنی رکعتیں پڑھائی تھیں تب تو امام کی رعایت کرتے ہوئے جس رکعت میں امام کو قعدہ کرنا تھا اس میں قعدہ کرے گا، اور اس کے بعد باقی رکعتیں پوری کرے گا، اور اس کی اطلاع نہ ہوتو وہ احتیاطاً ہر رکعت میں قعدہ کرتا گھا تا کہ مقتدی اپنی نماز کے اعتبار سے قعدہ کرلے، پھر مقتدی جسن اور امام کا انظار کریں، جب امام اپنی نماز پوری کرلے، اور سلام کے ساتھ سلام میں شریک ہوں، اس طرح مقتدی مقتدی گھیرے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سلام میں شریک ہوں، اس طرح مقتدی

⁽۲) هندیه ۱/۱۹، درمختار مع الرد ۳۳۹/۲

⁽۱) هندیه ۱/۹۱ درمختار مع الرد ۳۳۹/۲

⁽۳) درمختار و ردالمحتار ۳۹/۲–۳۳۷ هندیه ۹۳۱

ا پی نماز پوری کریں گے۔(۱)

متخاضه

اس عورت کو کہتے ہیں جے بیاری کا خون آتا ہو، اوراس غیرطبعی خون کے آنے کواستحاضہ کہا جاتا ہے۔ د تفصل سے ایس کے میں تاریخ جونس

(تفصيل كے لئے ديكھئے:استحاضه،حيض)

مشخب

لغوی معنی پندیدہ بات کے ہیں ، اصول فقہ کی اصطلاح میں علی معنی پندیدہ بات کے ہیں ، اصول فقہ کی اصطلاح میں علم شرعی کا ایک خاص درجہ ہیں قابل اہتمام۔

(تفصیل کے لئے دیکھتے جمم)

مجد کے اصل معنی بحدہ کرنے کی جگہ کے ہیں، چونکہ بحدہ نماز کا نہایت اہم اور فضلیت کا حامل عمل ہے، اس لئے نماز گاہ کو مجد سے تبعیر کیا گیا ہے، مجدول کے لئے بینا م خود قرآن مجید میں بھی استعال ہوا ہے، (البقرۃ : ۱۱۲) — رسول اللہ ﷺ نے اس امت میں اللہ کی خصوصیات میں اس بات کو بھی شار کیا ہے کہ اس امت میں اللہ تعالی کی عبادت کے لئے کسی خاص جگہ کا ہونا ضروری نہیں، اللہ تعالی نے تمام روئے زمین کومومن کی بحدہ گاہ اور جائے عبادت بنایا ہے، عمارت ہویا ویرانہ، صرف جگہ پاک ہوئی چاہئے، وہاں نماز اداکی حاست میں اللہ عالی ہے۔

لیکن اس کے باوجود جہاں کہیں مسلمان آباد ہوں، وہاں کوئی ایک جگہ ہونی چاہئے ، جو ہمیشہ پاک صاف رہے ، اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے وقف ہو،اور جس کا اپناما حول بھی انسان کوعبادت کی طرف دعوت دیتا ہو، مساجد اس ضرورت کی بخیل ہیں ، گومجد کا بنیادی مقصد نماز پنج گانہ کا قیام اور جن آبادیوں میں جمعہ قائم کرنا

تغمير مسجدكي ابميت

تعیرمتجدی اہمیت کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کے بیان کے مطابق، جب اللہ تعالیٰ نے اس کا نات ارضی کو بچھانے کا ارادہ فر مایا تو اس کا آغاز ایک ایسی جگہ سے فر مایا، جو محبرتھی، یعنی کعبۃ اللہ کی زمین سے مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کی موجودگی کی وجہ سے کسی اور مجد کی تغییر کی حاجت نہتی، لیکن چونکہ مشرکیین نے کعبہ کو جھوٹے دیوتاؤں اور دیویوں کا مرکز بنار کھا تھا، مشرکیین نے کعبہ کو جھوٹے دیوتاؤں اور دیویوں کا مرکز بنار کھا تھا، کی مخبائن نہیں تھی، اس لئے آپ بھی نے دارار قم کومرکز بنایا، جو دعوت و بلی مرکز تھا، اور نماز کا بھی، جب آپ بھی مرکز تھا، اور نماز کا بھی، جب آپ بھی مکرمہ بخروت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو قبا میں بھی چندروز قیام رہا، وہاں بھی آپ بھی نے مجدکی بنیاور کھی جس کا خود قرآن مجید نے ذکر کیا ہے۔ (التی نامید)

مدینه منورہ پنچنے کے بعداکش مہاجرین ابھی بے گھر تھے،خود حضور ﷺ حضرت ابوابوب انصاری ﷺ کواپی ضیافت سے مشرف فرمارہ تھے، مکانات کی ضرورت تھی، لیکن آپ ﷺ نے سب سے پہلے جس طرف توجہ

(٢) وكي حجة الله البالغه (مترجم) ١٨٨١

(۱) درمختار و ردالمحتار ۲۹۵/۲

فر مائی ، وہ مجد نبوی کی تغییر ہے ، آپ کی نے اس کے لئے جس زبین کا انتخاب کیا ، اس کی قیمت ادا فر مائی ، حضرات مہاجرین و انسار کے پاک ہاتھوں نے اس مجد کو تغییر کیا ، اور خود آپ کی نے اس مجد کو تغییر کیا ، اور خود آپ کی نے بھی اس میں بنفس نفیس شرکت فر مائی ، نیز اس ہے متصل طالبانِ علوم دِین کے لئے صُف (چبورہ) کی تغییر عمل میں آئی ، تا کہ اللہ تعالی کی بندگی اور خلق اللہ کی تعلیم ونز کیدکا کام ساتھ ساتھ ہو سکے ، پھر اس کے بعد جرات تغییر فر مائے ، — اس اسوہ نبوی سے خوب اندازہ لگایا جا سکتا ہے ، کہ اسلام میں مجد اور تغییر مجد کی کیا اہمیت ہے؟ آپ لگا نے ارشاد فر مایا کہ جس نے اللہ تعالی کے لئے چھوٹی یا بڑی مجد تغییر کی ، اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں گھر بنا کیں گے۔ (۱) مسجد شرعی کی سے گی ؟

کوئی جگہ کہ مجدشری بے گی؟اس میں اختلاف ہے،امام
ابو یوسف کے نزدیک وقف کرنے والے کا بیہ کہ دینا کہ میں نے
اسے مجد بنادیا،کافی ہے، اب وہ مجدشری ہوگئی مجدشری ہونے
اسے مجد بنادیا،کافی ہے، اب وہ مجدشری ہوگئی محدشری ہونے
کے لئے اس میں نماز کی ادائیگی ضروری نہیں، (۲) امام ابوطنیفہ اور
امام محد کے نزدیک مجدکواس مقصد کے لئے سپردکرنا (تسلیم) بھی
ضروری ہے، جیسا کہ دوسرے اوقاف میں ہوتا ہے، اب ہرچیز کی
حوالگی اس کی حیثیت کے لحاظ سے ہوتی ہے، مجدکی حوالگی اس
طرح ہوگی، کداس میں نماز ادائی جائے، البغاوہ جگہ اسوقت مجد
شری ہوگی، جب واقف کی اجازت سے اذان واقامت کے ساتھ
مرت ہوگی، جب واقف کی اجازت سے اذان واقامت کے ساتھ
علانیے نماز با جماعت ادا کی جائے، (۳) تا ہم فقہاء متاخرین کا
در بچان یہ ہے کہ متولی یا قاضی کوز مین کا حوالہ کروینا بھی وقف کے
مکمل ہونے اور اس جگہ کے مجد بننے کے لئے کافی ہے، لان
بالتسلیم الی المتولی ایضاً یہ حصل تمام التسلیم الیہ
بالتسلیم الی المتولی ایضاً یہ حصل تمام التسلیم الیہ

تعالىٰ ، لرفع يده عنه والصحيح انه يصير مسجدا _(٣)

مجد ہونے کے لئے عمارت ضروری نہیں!

البتديد بات ذين ميں ركھني جائے كەمجد مونے كے لئے عمارت ضروری نہیں ، زمین ہے لیکن اس پرعمارت کی تعمیر نہ ہوسکی ، یا عمارت منبدم ہوگئ ، اور اب اس کی حیثیت افتادہ زمین کی ہے، جب بھی وہ سجد ہی رہے گی ،علامہ ابن تجیم مصری لکھتے ہیں: لوكان له ساحة لابناء فيها فامر قومه ان يصلوا فيها بجماعة قالوا ان امرهم بالصلاة فيها ابداً أو أمرهم بالصلاة فيها بالجماعة ولم يذكر ابداً إلا أنه اراد بها الأبد ثم مات لايكون ميراثا عنه . (٥) اگر کسی مخف کو کھلی زمین ہوجس کی کوئی عمارت نہیں، اس نے لوگوں کواس میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ، فقہا ء فرماتے ہیں کہ اگراس نے لوگوں کواس میں ہمیشہ نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا ، یا جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا،اور ہمیشہ کے لئے ہونے کا ذکرنہیں کیا ،البتہ اس کی نیت ہمیشہ کے لئے نماز پڑھنے کی اجازت کی تھی ، پھراس کا انقال ہوگیا ، تو وہ زمین میراث نہ ہوگی ، (یعنی وقف مکمل ہوجائے گا)۔

تحت الغرى سے آسمان تك مسجد معد كے سلسلے ميں اصل قاعدہ توبیہ ہے كہ جو جگہ محد بن گئی وہ

⁽r) ويكي فتع الملسير ٢٥٣٠٥

⁽٣) البحرالر**ائق ١٨٠٠**

⁽۱) ترمذی ۱/۲۲

⁽٣) هندیه ۲۵۵/۲

⁽٥) حوالة سابق

من جعل مسجدا تحته سرداب اوفوقه بيت وجعل باب المسجد الى الطريق وعزله عن ملكه فله ان يبيعه ، وان مات يورث عنه لانه لم يخلص لله تعالى لبقاء حق العبد متعلقابه . (۱)

جس نے ایک معجد بنائی کہ اسکے نیچے تہ فانہ یا اس کے او پر گھر ہو، اور معجد کا دروازہ راستے کی طرف رکھا اور اس کو اپنی ملکیت سے علاحدہ رکھا تو اس کے لئے (اس تہ فانہ یا گھر) کوفرو خت کرنا جائز ہے، اوراگر اس کا انقال ہو جائے ، تو اس میں میراث بھی جاری ہوگی ، کیونکہ بندہ کا حق اس سے متعلق ہونے کی وجہ سے وہ اللہ کے لئے

خالص نہیں رہا۔

اور اگر شروع میں ایمی نیت نہیں کی گئی ، بلکہ تغییر کے بعد زیریں یا بالائی منزل کومنٹنی کیا گیا ، تو میا سنٹناء درست نہ ہوگا ، غالبًا یہی منشاء ہے ، فقہاء کے اس ارشاد کا کہ :

اذا اراد انسان ان يتخد تحت المسجد حوانيت غلة لمرمةالمسجد اوفوقه ليس له ذالك كذا في الذخيرة . (٢)

اگرانسان مجد کے بنچے یااس کے اوپر کچھ دکانیں بنائے کہ وہ مجد کی اصلاح و مرمت کے لئے ذریعہ آمدنی ہوتواس کے لئے بیجا تر نہیں۔

تاہم احتیاط بہر حال عین مجد کے حصہ کو اوپر اور نیچ مجد ہی رکھنے میں ہے، خاص کراگراوپر کا حصہ مجدنہ ہو، تو مجد کی ہے احترای کا بہت کچھاندیشہ ہے، ای لئے امام تحری کے ایک قول کے مطابق مجد کے اوپر گھریا دو کان بنانا درست نہیں ، گوامام ابو یوسف نے بغداد اور امام محری نے درے آنے کے بعد وہاں جگہ کی تنگی اور لوگوں کی ضرورت دیکھتے ہوئے ، دونوں ہی صور توں کو جائز قرار دیا ہے۔ (۳)

البتة اگر عین مجد کے علاوہ کھلی ہوئی جگہ موجود ہو، اور وہاں دوکان بنانا مجد کے مفاویس ہوتا کہ اس کی آمدنی ہے مجد کی ضروریات پوری کی جاسکے، تو ایسا کرنے کی مخبائش ہے، فلا باس اذا کان لصلاح المسجد ۔ (۳)

ا حاط مسجد کا وہ حصہ جو عین مجد نہیں ، لینی جو نماز پڑھنے کے
لئے مخصوص نہیں ، بلکہ افتادہ زمین چھوڑ دی گئی ہے ، یااس میں مجد
کی ضروریات کے لئے کرے بنادئے گئے ہیں ، مسجد سے پلحق
ملتب ہے ، یا بیت الخلاء وغیرہ ہے ، بیسب مسجد کے تھم میں نہیں
ہیں ، اس حصہ میں جنابت اور حیض کی حالت میں آمد ورفت یا

⁽۲) هنديه ۱/۵۵۸

⁽٣) البحرالرائق ٢٣٩/٥

⁽۱) هدایه مع الفتح ۲۳۳۲۲

⁽m) ويميح: هداية مع الفتح ٢٣٥/١

د نیوی گفتگو اورخرید و فروخت وغیره جائز ہے ، جب ہی تو فقہاء نے فناء مجد یعنی وہ حصہ جس پر معجد کا چھجہ واقع ہو،اوروہ لوگوں کی ر مگذر نہ ہو، میں تغییر دوکان وغیرہ کی اجازت دی ہے۔(۱)

تغميرمسجد ميں حلال پييے ہی استعال ہوں

مىجدالله كا گھر ہے، جب كوئى فخض مىجد كے لئے زمين وقف كرتا ہے، يا متجد كى تقمير كرتا ہے، تو كرتا ہے، تو كويا وہ براہِ راست اپنا مال الله كے حواله كرتا ہے، ظاہر ہے الله كى و ذات والاصفات، پاك اور طیب ہے، اور الله تعالی مال طیب ہی كو قبول كرتے ہیں، اس لئے تقمیر میجد میں حرام مال كا استعال، گناہ بالائے گناہ ہے، اور اس سے خوب بچنا چا ہے، علامہ شامی نے تاج الشریعہ کا قول تول كيا ہے:

اما لوانفق فی ذالک مالا خبیثا او مالا سببه النجبیث والطیب ، لان الله لایقبل الا الطیب فیکره تلویث بیته بمالا یقبله . (۲) اگراس میں ناپاک مال استعال کیا گیا ، یا ایبا مال جس کا ذریعه حصول ناپاک اور پاک دونوں ہوتو چونکہ اللہ تعالی صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے ،

اس لئے اس کے گھر (معجد) کوالی چیز ہے

آلودہ کرنا جس کووہ قبول نہ کرنا ہو، مکروہ ہے۔ تا ہم اگر کی مختص نے زمین یا تغییری اشیاء کا معاملہ تو مطلقا ایک متعینہ رقم پر طے کیا، مثلاً کہا کہ بیز مین میں پانچ ہزاررو پے میں لیتا ہوں یا کہا کہ مجھے سوتھیلے سمنٹ دس ہزاررو پے میں چا ہے، اور بعد میں قیت اداکر دی، خریدتے وقت حرام طریقہ سے حاصل کے

ہوئے روپیہ ہی کو متعین نہیں کیا ، کہ خاص ان ہی روپیوں کے عوض خرید کر رہا ہوں ، یا زمین کی خریدی اور تغییر میں حلال وحرام دونوں طرح کی رقم مخلوط تھی ، تو گو اس کا مال حرام کو تغییر مجد کے لئے استعال کرنا گناہ ہے ، لیکن شرعاً وہ عمارت مجد ہی شار کی جائے گی ، اوراس کے وہی احکام ہوں گے ، جومجد کے ہیں۔ (۳)

تغمير مين غيرمسلم بهائيون كاتعاون

بنیادی طور پرمسجد کی تعمیر اور مساجد کا قیام مسلمانوں کی ذمه داری ہے،اور بیان ہی کے شایان شان ہے،اورارشاد خداوندی: ماكان للمشركين ان يعمروا مساجدالله ،(التب : ١٨) كا تقاضا بھی یہی ہے،ای لئے بعض فقہاء کے نزویک تعمیر معجد میں غیر مسلم کا تعاون لینا درست نہیں ، بعض حضرات نے اس کی اجازت بھی دی ہے،اورقر آن کی ندکورہ آیت کومبحد کی تعمیر معنوی پر محمول کیا ہے،علامہ شامی کی تحقیق پیرے کہ غیرمسلموں کا ایباوقف قبول کرنا جائز ہے، جس کووہ بھی قربت و نیکی خیال کرتے ہوں ، اور ہمارے نز دیک بھی وہ کار قربت ہو، چنانچہ علامہ شامیؓ نے لکھا ے، کہ اہل کتاب (گوشامی نے ذمی کا لفظ استعال کیا ہے، کین قرائن ہے واضح ہے کہ یہاں ذی سے اہل کتاب ہی مراد ہیں) کا بيت المقدس يروقف درست جوگا ، كيونكه بيت المقدس يرخرج كرنا ان کے نزدیک بھی قربت خداوندی کا باعث ہے ، اور ہمارے نزديك بھى ، فج وعمره پران كاوقف درست نه ہوگا ، كيونكه فج وعمره ہمارے نزدیک باعث قربت ہے، نہ کدان کے نزدیک ، مشوط وقف الذمي ان يكون قربة عندنا وعندهم كالوقف على الفقراء اوعلى مسجد القدس _ (٣)

⁽۱) البحرالرائق ۲۳۹/۵ (۲)

⁽٣) اسلط من تفصيل كے لئے ملاحظہ وومفتی تحم شفی صاحب مرحوم كافتوى جو "نيل المرام فى حكم المسجد المبنى بالمال الحرام "كعنوان سے جواهر الفقه حصہ چہارم ميں شامل ب، (١٣٧٥ تار ١٣٨٠٠)

ہارے ملک میں ہندو بھائی کچھاپیا مشرکانہ عقیدہ رکھتے ہیں کہا نے دیوی اور یوتاؤں کے ساتھ ساتھ خدائے برق کے گھرکو بھی نگاہ احترام سے دیکھتے ہیں ،اس لئے گویا مجدوں کی خدمت ان کے عقیدہ کے مطابق بھی ، باعث قربت وثواب ہے ،لہذا مجد کی تغییر میں ہندؤں کا چندہ قبول کرنا جائز نظر آتا ہے ، بشرطیکہ اِس بات کا اندیشہ نہوکہ وہ کل ہوکر مندر کی تغییر میں مسلمان سے تعاون کے خواستگار ہوں ،اس لئے کہ کسی مسلمان کا مندر اور غیر اسلامی عبادت گاہ میں تعاون کرنا شرک میں تعاون کی وجہ سے قطعاً حرام ہے ، اس لئے جہاں یہ اندیشہ ہوکہ کل ہوکر غیر مسلم بھائی اپنی عبادت گاہوں یا تیو ہاروں میں تعاون چاہیں گے ، وہاں مساجد کی عبادت گاہوں یا تیو ہاروں میں تعاون جا ہیں گے ، وہ نہ قبول کیا عبادت گاہوں یا تو ہاروں میں تعاون جا ہیں گے ، اور نہ قبول کیا جائے بلکہ خوش اُسلو بی اور عکمت کے ساتھ معذرت کردی جائے ۔

غصب کی زمین پرمسجد کی تغمیر

کوئی جگہ اُس وقت مجد قرار پاتی ہے، جب اس جگہ سے
انسان کی ملکہت ختم ہوجائے، اور ملکیت اس وقت ختم ہوگی، جب خود
مالک اسے مجد کے لئے وقف کرد ہے، لہزاا گرکسی نے زبین غصب
کرلی، اور اس پر مجد کے نام اور نیت سے کوئی عمارت تغییر کردی، تو
وہ شرعاً مجد نہ ہوگی، کیونکہ غصب کی ہوئی زبین پرغا صب کی ملکیت
قائم نہیں ہوتی، بلکہ اصل مالک کی ملکیت باقی رہتی ہے، سوائے اس
کے کہ زبین کے حقیقی مالک کو اس پر راضی کرلیا جائے، یا غصب
کر نے والا پیسہ دیکر اسے حاصل کرلے، البتہ اگر اس میں نماز پڑھ
کی جائے تو کرا ہت کے ساتھ نماز ادا ہوجائے گی، (۱) فراوئی عالم
کیری میں ہے، مسجد بنی علی صور المدینه قالو لایصلی
فیہ لان السور حق العامة ۔ (۲)

قبرستان مين مسجد كي تغمير وتوسيع

اگرکوئی زمین قبرستان کے لئے وقف ہو،اس زمین میں مجد کی تقسیع کی ضرورت ہو، تو کی تقبیر یا پہلے سے تقبیر شدہ چھوٹی مسجد کی توسیع کی ضرورت ہو، تو اگر قبریں پرانی اور بوسیدہ ہوگئی ہوں، اور غالب گمان یہی ہوکہ اب لاشیں مٹی بن چکی ہوں گی، تو ایسی قبروں پر مسجد کی تقبیر کی گنجائش ہے، بشرطیکہ تقبیر مسجد کے لئے کوئی اور صورت قابو میں نہ ہو، چنا نچے شارح بخاری علام عینی کا بیان ہے :

لوان مقبرة من مقابر المسلمين عفت فبنى فيها مسجدا لم ار بذلك بأسا وذالك لان المقابر وقف من اوقاف المسلين لدفن موتاهم ، لا يجوز لاحد ان يملكها فاذا درست واستغنى من الدفن فيها جاز صرفها الى المسجد لان المسجد ايضاً وقف من اوقاف المسلين لا يجوز تملكيه لاحد فمعناهما واحد . (٣)

مسلمانوں کے قبرستان میں سے کوئی قبرستان اگر مث جائے اور اس میں مجد بنادی گئی تو میں اس میں کوئی مضا کھ نہیں سجھتا ہوں ، کیوں کہ قبرستان مسلمانوں کے اوقاف میں سے ایک وقف ہے جوئر دوں کے دفن ہونے کے لئے ہے، لہذا کوئی مخص اس کا ما لک نہیں ہوسکتا ، البتہ اگر قبرستان خم ہوجائے اور اس میں تدفین کی ضرورت باتی نہ رہے تو اس کو مجد میں استعال کرنا جائز ہے ، کیوں کہ مجد بھی مسلمانوں ہی کا ایک وقف ہے ،

⁽۲) هندیه ا/۷

⁽۱) درمختار على الرد ۲۳/۲

⁽٣) عيني شرح بخاري ٩/٣ ١٤ البحر الرائق ٢٥٥/٥

جس كاكسي اوركو ما لك نهيس بنايا جاسكتا ، پس دونوں کا مقصدایک ہی ہے۔ مساجد کی تزئین وآ رائش

مساجد کی تزیمین و آرائش میں اعتدال مطلوب ہے، حضور ﷺ کے زمانہ میں مسجد نبوی ظاہری تغییر کے اعتبار سے بہت معمولی حالت میں تھی ، حضرت عمر دیا ہے نوسیع فرمائی ، اور عمارت بھی یہلے سے بہتر بنوائی ، لیکن سادگی میں اب بھی کوئی کمی نہ آنے دی ، حفرت عثمان غني ﷺ نے ایے دور میں منقش پھروں کی دیواریں بنوائیں اورعمہ ہ لکڑی کی حجیت ، (۱) کیونکہ اس زمانہ میں لوگوں کا تعميراتي معيار بدل چكا تھا،اوراينے زمانة وعبد كےمعياركي رعايت ضروري بوتى ب، ماراه المسلمون حسنا فهو عندالله حسين اليكن اس ميس بهت مبالغه درست نهيس مسجد كي ظاهري تغميراور آرائش میں تفاخر کوآب علی نے ناپیند فرمایا ہے، اوراس کوعلامات قیامت میں قرار دیا ہے، آج کی تزئین وآرائش کا کیا کہنا، حضرت عثان ﷺ کی تغییر بربھی صحابہ کواعتراض تھا، (۲) بوسمتی ہے فی زمانہ شہروں میں مساجد کی تعمیر میں بھی مقابلہ کی بیشا ہوگئ ہے،اور لا کھوں نہیں بلکہ کروڑوں رویے مسجد کی تعمیر پرصرف کردیا جاتا ہے، حالانکہاس ملک میں اب بھی لاکھوں دیہات اور قربیہ جات ایسے ہیں، جہان غریب مسلمانوں کے کان اذان کوڑ سے ہیں، اور جہاں میل بامیل تک کسی مسجد کا وجوز نہیں۔ والی الله المشتکی ماجدى زيائش وآرائش كاستله دراصل برعبد ععرف

اورتغیراتی معارے متعلق ہے، تاہم پھربھی فقہانے اس سلسلے میں بعض بدایات دی ہیں، فقاوی عالکیری میں ہے:

والاولى ان تكون حيطان المسجد البيض غير منقوشة و لا مكتوبة عليه . (٣) بہتر ہے کہ مسجد کی و بواریں سفید ہوں ، نہ منقش ہوں اور نہاس برتح ریمو۔

گونقش و نگار کی اجازت ہے پھر بھی خاص کر دیوار قبلہ میں نقش ونگار کوفقہاء نے ناپیند کیا ہے، کیونکہ اس سے نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے، اور پنقش ونگار بھی اس وقت درست ہے جب یا تو كوئي فخض اين اخراجات سے كرائے يا وقف كرنے والے نے اس کی اجازت دی ہو۔ (۳)

آج كل مساجد كى ديوارول يرآيات قرآني لكصف اوركنده كرنے كا ذوق بھى عام ہے، بلكه زمائهُ قديم بى سے اس كارواج ے، حالانکہ اس میں قرآن کی اہانت کا اندیشہ ہوتا ہے، برندے اس پر بیٹھتے ہیں ، اور بیٹ کرتے ہیں ، مزدور اسکی صفائی اور آ مک یاثی میں اس پر یاؤں رکھتے ہیں ،ای لئے فقہاء نے اس عمل کی حوصلدافنوائي نبيس كى ب،علامه صلفى كلصة بين، كدد بوارير كمابت مناسب بيس، و لا ينبغي الكتابة على جدر انه ، (٥) اورعلامه ابن جيم نفايه كحواله على الماب، كدد بوارون اورمحرابون ير آيت قرآني كالكمنا بهترنهين ، وليس بمستحسن كتابة القرآن على المحاريب والجدران ، (١) اس لَحُ وآيات قرآنی کا لکھنا جائز ہے، کین بہتر نہ لکھنا ہے، اور اس میں قرآن کا زیادہ احترام ہے۔واللہ اعلم

مساجد کوکسی کے نام سے موسوم کرنا مىجدكوكسى نام سےموسوم كرنا درست ہے،حضور كے زمانہ ميں

⁽٢) حوالة سابق

⁽۳) درمحتار على الرد ١٣٣١

⁽٢) البحرالرائق ٢٢/٢

⁽١) ويكفي ابوداؤد، باب في بناء المسجد ١٦٥١

⁽٣) هندیه ار۵۵

⁽۵) درمختار على هامش الرد ١/٣٥٥

ایک مجدایک قبیله کی طرف منسوب ہوکر'' مجد بنی زریق'' کہلاتی تھی، (۱) اسلام کی ابتدائی صدیوں میں بھی بعض صحابہ اللہ نام سے موسوم مساجد کا ذکر ملتا ہے، اس لئے از راوتعارف مجدوں کا نام رکھنا بھی جائز ہے، اور اس میں حرج نہیں، بہتر ہے کہ مجدیں صحابہ کے نام سے موسوم کی جائیں، کہا نبیاء کرام کے بعد حضرات و صحابہ سے بڑھ کر کوئی اللہ کا ولی نہیں، اس سے اسلامی نبیت کا بھی اظہار ہوتا ہے، اور مسلمانوں میں اپنے بزرگوں اور سلف صحالحین کی بیجان بھی پیدا ہوتی ہے۔

ساجد پر مجد تعمیر کرانے والوں کے نام کے کتبے لگانا بھی مروج ہے، بیصورت بہتر نہیں ہے، کیونکہ اس میں ایک گونہ ریا اور نمائش کا اظہار ہوتا ہے اور اخلاص وانفاق کی روح مجروح ہوتی ہے۔

مجدمیں داخل ہونے کے آ داب

جب مجد میں داخل ہوتو داخل ہوتے ہوئے پہلے درودشریف پڑھے پھرید دعاء پڑھے:

> رب اغفرلی ڈنوبی وافتح لی ابواب رحمتک

اور جب مجدے نکلے تو پھر درود شریف پڑھے، اور بیہ دُعاء پڑھے:

> رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک . (۲)

بعن روایات میں مجد میں داخل ہوتے ہوئے صرف اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتک، اور مجدے تکلتے ہوئے "اللّٰهم اِنّٰی استلک من فضلک" کھی منقول ہے۔ (۳)

مسجد کے آ داب

آ داپ محد میں بہ بھی ہے کہ اگر ایسے وقت محد میں داخل ہو جس مين نماز ير هنا مروه نبين تفاتو دور كعت تحية المبحد بهي ادا كركے ، حفرت ابوقادہ سے روايت ہے كه آپ الله نے فرمايا جبتم ے و فی فخص مجد جائے تو بیٹے سے پہلے دور کعت نماز اواکر ے، (م) اس نماز کوتحیة المسجد کہتے ہیں ، اور اس کا ادا کرنا ائمہ اربعہ كنزديك مسنون ب_(تفصيل كے لئے ديكھتے جحية المسجد) معجد میں کوئی بھی ایساعمل جواحتر ام معجد کے خلاف ہودرست نہیں ،ای لئے محد میں وضو کرنا ،تھو کنا ، ناک صاف کرنا ،محد کو ر مگذر بنالینا ، اس میں دنیا کی باتیں کرنا ، بغیر یا کی کے مجد میں داخل ہونا مکروہ ہے، (۵) اگر مسجد کے او برکوئی کمرہ واقع ہوتو اس میں بھی پیشاب و یا خانہ اور زن وشو کا تعلق پیدا کرنا مکروہ ہے، (۲) ای طرح راستہ میں چلتے ہوئے جومٹی لگ جائے اسے مبحد کی دیواریا اس کے ستون یامبحد کی تھیرے یو تجھنا بھی کراہت ہے خالی نہیں، ہاں اگرمجد میں کوئی چیز ای مقصد ہے رکھی گئی کہ اس میں یاؤں یونچھ کرمبحد کے اندر جایا جائے تو اس کی مخیائش ہے، ای طرح مبحد کی د بوار یاسطح مسجد برتھو کنا درست نہیں ،اورا گرتھوک دی تواسے صاف کرلینا جائے ، اگر کچی زمین ہوتو اے زمین ہی میں دفن كرد إوراگر پختەز مين بوتوات يونچه دے، (٤) جس آ دى ير عسل واجب ہواس کے لئے اس حالت میں مجد میں داخل ہونا قطعاً جائز نبيں ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمايا كه ميں جنبي اور حائصه ك لي مجد كوحلال نبين ركمتا، لا أحل المسجد لحائض ولا جنب ، (٨) محديم كى ناياك چيز كالے جانا جائز ، نبيں اگر كى

⁽٢) ويكفئ ترمذى ، باب مايقول عند دخول المسجد

⁽٣) ترمذي ، باب اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين

⁽۲) هندیه ۱۰۹/۱

⁽٨) ابوداؤد ١٠٠١

⁽¹⁾ ويحيُّ: بخارى ، مديث تمبر ٢٨٦٨-٢٨١٩، باب اضمار الخيل للسبق

⁽m) مسلم، ابوداؤد ، مديث تمبر ٢١٥

⁽۵) البحرالرائق ۱۵۱۵

⁽٤) هنديه ار١٠

کے ہاتھ پرنجاست کی ہوتواہے مسجد میں داخل ہونانہیں جاہئے،(۱) مسجد میں خوردونوش کی بھی ممانعت ہے، سوائے اس کے کہ مسافریا مریض ہو، (۲) ایس با تیں بھی مناسب نہیں جس سے نمازیوں کو تکلیف پہنے عتی ہو، ای لئے آپ اللہ نے بدبودار چر جیسے کچی پیاز اورلہن کھا کرمبجد میں آنے کومنع فرمایا ، (٣) ای تھم میں ایسی تمام چیزیں ہیں جن سے منہ میں یاجم میں بدیو پیدا ہوتی ہو،اگر کی کے منہ سے بیاری کی وجہ سے مستقل بدیوآتی ہویا کسی کوابیازخم ہوجس سے بوآتی ہوتواہے بھی مجدمیں آنے سے گریز کرنا جا ہے، ای مکم میں کوڑھی بھی ہے،ایسے لوگوں کے لئے جماعت ترک کرنے كى تخبائش ہے، قصاب مجھيرے اوراس طرح كاكام كرنے والے بھی اگرجهم میں بدبو ہوتو نہا دھوکر مجد میں آئیں ، (۴)سگریث، بیری یینے والے اور تھینی کھانے والے بھی ای تھم میں ہیں کہان چیزوں کے استعال کے بعد منہ صاف کئے بغیر مجد میں نہیں آنا چاہے ، بیج اگر بہت چھوٹے ہوں اور ابھی ان میں شعور پیدا نہ ہوا ہوتوان کی آمر بھی نمازیوں کے لئے ذہن بٹ جانے کا باعث بنتی ہے،ای لئے آپ اللے نے مجد کو بچوں اور پاگلوں سے بچانے کا حکم قرمایا: جنبوا مساجد کم صبیانکم و مجانینکم _(۵)

مجدیں ایسے کام کرنا روانہیں جس ہے مبجد کا احرّ ام متاثر ہوتا ہو، اور جو بات مبجد کے بنیا دی مقصد لعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے میل نہ کھاتی ہو، چنانچہ آپ ﷺ نے مبجدوں میں خرید و فروخت اوراشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔(۱)

ظاہر ہے کہآپ علل المشاءایے اشعار پڑھنے سے منع کرنا

ہے جواسلامی تصورات سے عاری ہواور نارواقتم کے اشعار ہوں جیسا کہ عام طور پر شعراء کا نداق ہے، ورندتو آپ کے سامنے حفرت حسان کے اور بعض اور صحابہ کا اشعار پڑھنا ثابت ہے، (2) لہذا مناسب اور صالح اشعار اور خاص کر حمد یہ اور نعتیہ کلام کا مجد میں پڑھنا درست ہے، ای طرح مساجد میں گمشدہ اشیاء کا اعلان میں پڑھنا درست ہے، ای طرح مساجد میں گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا ہوتو حدود مسجد کے باہر آکر اعلان کرد ہے، حضرت ابو ہریرہ کے اس دوایت ہے کہ جبتم مبحد کرد ہے، حضرت ابو ہریرہ کے اس کر اللہ یہ کم کو جب کہ مبحد میں کی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیجھوتو کہدو کہ اللہ یہ کم کو شعب کہ خات کہ اللہ علیک ''(۸) مبحد میں بلاضرورت دیوی نہلائے ''لار دھا اللہ علیک ''(۸) مبحد میں بلاضرورت دیوی کے لئے ہو، لیکن ضمنا کوئی مباح گفتگو کی بھی مما نعت ہے، البتہ اگر مسجد میں آنا تو نماز اور عباوت کے لئے ہو، لیکن ضمنا کوئی مباح گفتگو بھی کرلی ، تو اس کی گنجائش ہے۔ (۹)

مسجد ميں سونا

مساجد میں سونا بھی احترام مسجد کے خلاف ہے، جو خص مسافر نہ ہواور نہ مسجد میں سونا کروہ نہ ہواور نہ مسجد میں سونا کروہ ہے، یہی رائے حفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی ہے، (۱۰) چنا نچہ حفرت ابوذ رکھی سے مروی ہے کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا، آپ تشریف لائے، مجھے پائے مبارک سے ٹھوکردی اور فرمایا کہ کیا میں تم کو مسجد میں سویا ہوا نہیں و کیور ہا ہوں؟ میں نے معذرت کی کہ میری آ کھولگ گئ تھی، (۱۱) اس میں شبہیں کہ اصحاب صفداور حفرت میری آ کھولگ گئ تھی، (۱۱) اس میں شبہیں کہ اصحاب صفداور حفرت عبداللہ بن عمر کھی وغیرہ کا مجد نبوی میں سونا ثابت ہے، (۱۱) کیکن عبداللہ بن عمر کھی وغیرہ کا مجد نبوی میں سونا ثابت ہے، (۱۱) کیکن

⁽r) درعلى الرد ٢٠٣٥

⁽٣) و كيح : ردالمحتار ١١٣٣٨

⁽١) ترمذى ، باب كراهية البيع والشراء

⁽۸) سنن دارمی ۱۲۲۲

⁽۱۰) ردالمحتار ۳٬۰۰۳

⁽١٢) ويكفي:بخارى مع الفتح ١٧٣١،باب النوم في الخ

⁽۱) درمختار وردالمحتار ۱/۳۰۰

⁽۳) مسلم، مديث نمبر ۲۲۸

⁽۵) ابن ماجه ۱۳/۱۵

⁽۷) ترمذي ۱۱۱/۲ باب ماجاء في انشاد الشعر ، عن عائشةً

⁽٩) ردالمحتار ١٣٣١

⁽١١) دارمي ١/٢٦٥، باب النوم في المسجد

یہ مجوری کی بناء پر تھا، جولوگ مسافر ہوں یا دینی یا دعوتی مقصد کے تحت مسجد میں قیام پذیر ہوں ، اور مسجد سے متصل کمرے نہ ہوں جہاں وہ تھم سکیس تو ان کے لئے مسجد میں قیام کرنے کی گنجائش ہے، جبیا کہ اصحاب صفہ مسجد نبوی میں قیام کرتے تھے، البتہ اس صورت میں تھی بہتر ہے کہ اعتکاف نفل کی نیت کرلے۔(۱)

نیندی حالت میں خروج رہ کی تو بت آنا مستبعد نہیں اور مسجد میں خروج رہ کو تھی پہند نہیں کیا گیا ہے، آپ کی نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نمازگاہ میں ہوتا ہے، فرشتے اس کے حق میں دعاءِ رحمت کرتے ہیں ، اور جب تک حدث نہ پیش آجائے، کہتے رہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت فرما، تو اس پررحم فرما، (۲) حافظ ابن حجر نے اس حدیث سے یہ بات اخذگ ہے کہ مسجد میں اخراج رہ محبد میں بلغم بھینئے سے زیادہ ناشا کت بات مجد میں بلغم بھینئے سے زیادہ ناشا کت بات گیا کہ اسے زمین میں فرن کرینا ہے، اور اس غلطی کا آپ کی نے کہ کوئی کفارہ نہیں بتایا ، بلکہ اس کوفرشتوں کی دعاء استغفار اور رحمت کوئی کفارہ نہیں بتایا ، بلکہ اس کوفرشتوں کی دعاء استغفار اور رحمت میں قصد آن خراج رہ کوئی کوئی دو تحری کوئی کوئی دو تحری کوئی دو تحری کوئی کوئی دو تحری کوئی کوئی دو تارویا ، (۳) علامہ ابن نجیم مصری نے بھی محبد میں قصد آن خراج رہ کوئی کوئی دو تحری کی قرار دیا ہے۔ (۲)

سىمسلمان كومسجد سے رو كنا درست نہيں!

متجد الله كا گھر ہے ، اور اس سے تمام مسلمانوں كاحق متعلق ہے ، اس لئے سى پر بھی متجد كے دروازہ كو بند كردينا درست نہيں ، اس لئے فقہاء نے متجد كے دروازے بند كرنے كوئع كيا ہے ، كيكن چونكه في زمانداس كے بغير متجد كے سامان واسباب كى حفاظت ممكن نہيں ، اس لئے غيراوقات نماز ميں مجد بند كردينے ميں مضا كقة نہيں ۔ (۵)

مسجد الله ككلم كى بلندى كے لئے ہے، اور اس لئے كه انسان اپنى برطرح كى اناكوخداكى چوكھٹ پرفتاكرد ہے، اور بياى وقت ہوسكتا ہے جب مسجدين اكيك بى صف يل كھڑے ہو گئے محمود واياز "كا منظر پيش كريں، اس لئے فقہاء نے اس بات نے منع فر مايا ہے كہ كوئى مخصوص كر لے، "ويكو ه للانسان مخص مسجد يصلى فيه "_(۲)

محدین اصل میں عبادت کی جگہ ہیں اور عبادت کی روح اخلاص ہے، یعنی آ دمی کاعمل خالصۃ لوجہ اللہ ہواور اجر کے لئے ہونہ کہ اُجرت کے لئے ،ای لئے فقہاء نے ایسے مدرسین کو مسجدوں میں تعلیم وینے کی اجازت نہیں دی ہے جواجرت لے کر پڑھا تا ہو، کیونکہ یہ کام خالصۃ لوجہ اللہ باتی نہیں رہا، (2) تا ہم فقہاء نے ضرورۃ اس کی اجازت دی ہے، فناوی عالم گیری میں خلاصہ کے حوالہ نے قال کیا گیا ہے:

واما المعلم الذي يعلم الصبيان بأجر اذا جلس في المسجد يعلم الصبيان لضرورة الحرأ وغيره لايكره . (٨)

جومعلم اجرت لے کر بچوں کو تعلیم دیتا ہو، اگر وہ گرمی یاکسی اور مجبوری کی بنا پر بچوں کو تعلیم دینے کے لئے مجد میں بیٹے تو کروہ نہیں۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ بچوں کی بنیادی دین تعلیم کے لئے غیر مسلم مما لک میں بھی کوئی انتظام نہیں ،اور ہرجگہ مسلم مما لک میں بھی کوئی انتظام نہیں ،اور ہرجگہ مسلمان اس موقف میں نہیں ہیں کہ مکاتب کی الگ عمار تیں تعمیر کریں ،مساجد میں مکاتب کا قیام ایک بہت بردی ضرورت ہے ،
اوراس ہے تھی گری اور ٹھنڈک سے بچاؤہی متعلق نہیں ، بلکہ دین کا

⁽٢) بخارى مع الفتح ١/٢٥٥، بلب الحدث في المسجد

⁽٣) و کھے: ر دالمحتار ۲۹/۳، ط: مکتبه زکریا

⁽۲) هندیه ا/۸۰۱

⁽٨) هنديه ١١٠١١

⁽۱) ويكفئ ردالمحتار الهمه

⁽۳) فتح الباري ١٨٣١

⁽۵) هندیه ا/۱۰۹

⁽٤) البحرالرائق ١٥٠/٥

بقااوراسلام کے ساتھان کے رشتہ کواستوارر کھنے کا بھی مسلہ ہے، اس لئے جہاں ایسی درسگاہوں کے لئے کوئی اور جگہ میسر نہ ہو مساجد میں بھی مکاتب کے قیام میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کی کوشش کرنی چاہئے۔

درس وتعلیم کی غرض سے معجد کی روشی کا استعال بھی درست ہے، (۱) ای سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ تعلیمی اغراض کے لئے معجد میں بچھے ہوئے فرش و تیکھے وغیرہ کا استعال بھی درس وند ریس کے اوقات میں درست ہوگا ، کیونکہ تعلیم کا مقصد بھی اسلام ہی کی سر بلندی ہے ، اور علم دین کا سیکھنا اور سکھانا بھی من جملہ عبادات کے ہے ، بلکہ افضل العبادات ہے ، البتہ ایسے کم عمر بچے معجد میں نہ لائے جا کیس جن کو ابھی پیشاب پائخانہ کی تمیز نہیں اور جن سے مساجد وغیرہ کے آلودہ ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ (۱)

البته آج کل بعض مواقع پر مساجد کی آرائش کے لئے روشی کے غیر ضروری اور مسرفانه استعال کی جوصورت مروج ہوگئ ہے، وہ بھی کراہت سے خالی نہیں، اس سلسلہ میں فقاوی عالم گیری کی سی صراحت اہل بھیرت کے لئے چثم کشاہے:

سئل ابوبكر عمن اوصى بثلث ماله لاعمال البرهل يجوز ان يسرج فى المسجد ؟ قال يجوز قال ولايجوز ان يزاد على سراج المسجد سواء كان فى شهر رمضان اوفى غيره قال ولا يزين به المسجد كذافى المحيط . (٣) الوبكر ساس فض كيار سين دريافت كيا الوبكر ساس فض كيار سين دريافت كيا الرياض كيا جواية تهائى مال كي نيكي كامول كيا لئي الرياض كيا الرياض كيا الرياض كيا كيا جواية تهائى مال كي نيكي كامول كيا

وصیت کرے کہ کیااس سے مجد میں چراغ جلایا جاسکتا ہے؟ تو فرمایا: جائز ہے، البتہ مجد کے چراغ سے زیادہ نہ جلایا جائے، چاہے رمضان کا مہینہ ہویا کوئی اور، نیز فرمایا کہ اس پیمے سے مسجد کی آرائش نہیں کی جائے گی۔

اور مساجد میں قبقے وغیرہ لگانا تو یوں بھی بہتر نہیں کہ اس طرح غیر مسلم تو میں اپنی عبادت گاہوں کی آ رائش کرتی ہیں ، اور مسلمانوں کو دوسری قوموں کی مشابہت اور مماثلت اختیار کرنے مسلمانوں کیا گیا ہے۔

متفرق احكام

ہے مساجد میں مقد مات کی ساعت اور فیصلے کئے جاسکتے ہیں ، یا نہیں ؟ اس سلسلہ میں دوقول ہیں ، تا ہم احادیث نبویداور شریعت کے مجموعی مزاج کوسا منے رکھتے ہوئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر شور و شغب کے بڑھنے اور مسجد کی بے احترامی پیش آنے کا اندیشہ نہ ہو، اور مقدمہ سے متعلق لوگ ناپا کی کی حالت میں نہ ہوں تو مسجد میں فیصلہ کی شخائش ہے، ورنہ ہیں۔ (۴)

ہے مسجد میں سزاؤں کا جاری کرنا مناسب نہیں ، ایک تو یوں

بھی مساجد نزول رحمت کی جگہ ہے ، نہ کہ تعذیب و تادیب کی ،

دوسرے اس سے مسجد کے آلودہ ہونے کا بھی امکان ہے ، چنانچہ خود

رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں حدود جاری کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (۵)

ہے مسجد وں میں غیر سلموں کا داخلہ درست اور جائز ہے۔ (۲)

ہے میر کروہ ہے کہ مسجد سے متصل سمت قبلہ میں قبرستان ،

وضو خانہ ، جمام وغیرہ ہو۔ (۷)

⁽۲) در مختار على هامش الرد ۱۳۲۸

⁽٣) تفصيل كے لئے ديكھتے قضاء

⁽٢) البحرالرائق ١٥١٥٥

البحرالرائق ۵۰/۵

⁽۳) هندیه ۱/۲۳

⁽۵) ابن ماجه ۵۳

⁽⁴⁾ حوالة سابق

معرین مسائل فقهد کابیان اوراس طرح کے تعلیمی ، دعوتی کام کرنانه درس ، مسائل فقهد کابیان اوراس طرح کے تعلیمی ، دعوتی کام کرنانه صرف جائز بلکه مستحب بین ، اورید گویا مقاصد مجد کی تعمیل ہے۔

مجد میں بہت بلند آواز میں ذکر ، قر آن مجید کی تلاوت وغیرہ مناسب نہیں ؛ کیونکہ اس سے دوسروں کوخلل ہوسکتا ہے ، البت تقریراور بیان کی غرض ہے آواز کا بلند کرنا درست ہے ، علامہ مسکفی تقریراور بیان کی غرض ہے آواز کا بلند کرنا درست ہے ، علامہ مسکفی تفریراور بیان کی غرض ہے آواز کا بلند کرنا درست ہے ، علامہ مسکفی تفریراور بیان کی غرض ہے آواز کا بلند کرنا درست ہے ، علامہ مسکفی تفریراور بیان کی غرض ہے آواز کا بلند کرنا در فع المصوت بذکر

ہمجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں بلکہ بھیک دینا بھی کراہت سے خالی نہیں،(۲) — لیکن اس سے مرادا پی ذات کے لئے سوال کرنا ہے، کسی دینی کاز کے لئے مجد میں اعانت کی اپیل کرنا درست ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض غزوات کے موقع پر مجد میں مالی تعاون کی خواہش فر مائی ہے، اور مجد میں اس کا اعلان کیا ہے۔

گھر کی مسجد

نماز الیی عبادت ہے جو بحالت ہوش وحواس بہر حال ہر مسلمان کوادا کرنی ہے،اس لئے گھر میں بھی ایک جگہ نماز کے لئے مخصوص رکھنی چاہئے، جے صاف سخرار کھے اور ممکن ہوتو محراب وغیرہ کی طرح کوئی علامت بھی اس میں نماز کی بنادے، گھر میں الی جگہ مخصوص رکھنا ہر صاحب ایمان کے لئے علامہ کرمانی نے مستحب قرار دیا ہے،لیکن بیہ جگہ مجد شرعی کے تکم میں نہیں ہوگی اور اس کے احکام مساجد کے نہیں ہونگے، (۳) البتہ خوا تمین کو چاہئے کہ وہ گھر میں اس جگہ اعتکاف کریں، (۴) مردوں کا یہاں کہ وہ گھر میں اس جگہ اعتکاف کریں، (۴) مردوں کا یہاں

اعتکاف کرنا درست نہیں ، ایس جگه کوفقهاء "مجد بیت" کا نام دیتے ہیں۔

افضل مسجد

مجدول میں سب سے افضل مجد حرام مکہ مرمہ ہے، پھر مجد نبوی مدینہ منورہ، پھر مجد اقصلی بیت المقدس، پھر مجد قبا جس کی بنیاد آپ بھی کے ہاتھوں پڑی، پھر وہ مجد جوزیادہ قدیم ہو، پھر وہ جوزیادہ برئی (اعظم) ہو یعنی وہاں بڑی جماعت ہوتی ہو، پھر وہ جوزیادہ برئی (اعظم) ہو یعنی وہاں بڑی جماعت ہوتی ہو، پھر وہ جو قریب ہو، ویسے اس پر انفاق ہے، کہ مجد حرام ، مجد نبوی اور مجد افضل ہوگی جس میں درس وبیان کا بھی انظام ہوا ور محلہ کی مجد تا ہدی کی جا مع مجد سے بھی افضل ہے، گومجد محلہ ہواور محلہ کی مجاعت میں کم لوگوں کی شرکت ہوتی ہو، نیز ایسی مجد میں جانے کا اجتمام بہتر ہے جہاں امام علم وعمل کے اعتبار سے زیادہ فائق ہو ۔ یہاں اس بات کا ذکر مناسب ہوگا کہ مجد نبوی میں ہونے والانتمیری اضافہ ای محبد کے تھم میں ہے، اور اس میں انشاء ہونے والانتمیری اضافہ ای محبد کے تھم میں ہے، اور اس میں انشاء ہونے والانتمیری اضافہ ای محبد کے تھم میں ہے، اور اس میں انشاء ہوئے والانتمیری اضافہ ای محبد کے تھم میں ہے، اور اس میں انشاء ہوئے والانتمیری اضافہ ای محبد کے تھم میں ہے، اور اس میں انشاء

(مسجد سے متعلق وقف کے احکام خود وقف کے ذیل میں ندکور ہوئگے)۔

7

لغت میں "مسے" کسی چیز کودوسری چیز پراس طرح گذارنے
کے ہیں کہوہ ایک دوسرے کوس کرتے ہوں، فقہ کی اصطلاح میں
تر ہاتھ کولگا نامسے ہے، اصابة الید المبتلة وضوء اور موزوں کے
مسے وغیرہ میں سے یہی فقہی اصطلاح مراد ہے، اور تیم میں لغوی
معنی (۲)

⁽r) درعلي الرد ا۳۳۳

⁽٣) حوالة سابق ١٣٣٨

⁽۲) کبیری ۱۵

⁽۱) درمختارعلی الرد ۱۳۳۳

⁽۳) درمختار وردالمحتار ۱۳۳۸

⁽۵) و کی درمختار و ردالمحتار ۱۳۳۳

(مسح کے مختلف مواقع اور احکام کے لئے دیکھئے: خف، جبیرة، وضوء، تیم ، عمامہ، خمار)۔

مسكين

مسكين اور فقير كالفظ نا دارومتاج شخص كے لئے قرآن مجيد ميں استعال ہوا ہے، كہ مسكين كا استعال ہوا ہے، كہ مسكين كا اطلاق كس درجہ كے حاجت مند پر ہوگا؟ ذكو ۃ اور '' فقير'' ميں اس كى تشر ہے آ چكى ہے۔

(پانی کی تکاسی کی جگه)

"مل" كمعنى بهانے كى جگہ كے ہيں۔

فقہاء کی اصطلاح میں حق مسیل فاضل پانی کی نکاسی کے حق کو کہتے ہیں، خواہ سے کھلی ہوئی نالی کے ذریعہ ہو، مسقف نالی کے ذریعہ ہو، میا پائپ کے ذریعہ ہو، یا پائپ کے ذریعہ ،اگر پانی کی نکاسی کا راستہ خوداس شخص کی ملکیت میں ہو، یا گورنمنٹ کی طرف سے بنے ہوئے ڈریخ نظام سے منسلک ہو، تب تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی کلام نہیں ،اگر کسی دوسرے کی زمین سے گذرتا ہو، اوراس میں صاحب زمین کا کوئی نقصان نہ ہو، اور وہاں سے فاضل پانی کے گذارنے کا فیصلہ سرکار نقصان نہ ہو، اور وہاں سے فاضل پانی کے گذارنے کا فیصلہ سرکار کی طرف سے ہوا ہو، تو یہ صورت بھی درست ہے، البتہ اگر پانی کی نکاسی کے لئے متعینہ نظام میں کوئی خرابی پیدا ہو، تو اس پر اس کی مرمت ضروری ہوگی۔ (۱)

مثاع (مشترک چز)

مشاع آلیی مشترک چیز کو کہتے ہیں، جس میں کی حصد دار ہوں اور ان کے حصے الگ الگ نہ ہوں بلکہ ایک متناسب مقدار جیسے نصف، تہائی، چوتھائی وغیرہ ہر شریک کا حصہ ہو، چنانچ یجلة الاحکام میں حصہ مشاع کی تعریف ای طرح کی گئے ہے: السہم السیاری

الی کل جزء من اجزاء المال المشتوک _(1)

یہ بات ظاہر ہے کہ جب حصوں کی تقسیم عمل میں آجائے گی،
اور تمام شرکاء کے جے علیحدہ کردیئے جا کیں گے، تو اب بیہ مشاع
باقی نہیں رہے گا — فقہاء کے یہاں یہ بحث آتی ہے کہ ایس
مشترک چیز میں سے اپنا حصہ بہبر کرنا، یا وقف کرنا، یا کرایہ پرلگانا،
درست ہے یانہیں؟ اس سلسلے میں مختلف معاملات کی بحثیں دیکھنی
چاہئیں، تا کہ مشترک چیز وں میں ان معاملات کے درست ہوئے
اور نہ ہونے کی بابت جانا جا سکے۔

مشترک (أصولِ فقه کی ایک اصطلاح)

اشتراک کے اصل معنی مساوات اور برابری کے بیں ، ای ے مشترک کا لفظ ماخوذ ہے، — ایک لفظ دومعنوں کے لئے وضع کیا گیا ہوتو وہ'' مشترک'' کہلا تا ہے ، بعض دفعہ ایک لفظ کے دومعنی اس طرح ہوتے ہیں کہ ایک معنی حقیقی ہوتا ہے، اور دوسرا مجازی، اسے مشترک نہیں کہیں گے ، کیونکہ وہ لفظ اصل میں دومعنوں کے لئے وضع نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اصل میں تو وہ معنی حقیق کے لئے وضع کیا گیاہے، اور کثرتِ استعال کی وجہ سے دوسرے معنوں میں بھی استعال ہونے لگاہے، ای طرح مشترک اور عام میں بھی فرق ہے، عام میں معنی ایک ہی ہوتا ہے، لیکن اس معنی کے مصداق میں تعدد پایاجاتا ہے، دوسرے عام جب استعال کیاجاتا ہے، تو وہ تمام افراد کوشامل ہوتا ہے، اور لفظ مشترک میں معنی ہی ایک سے زیادہ ہوتا ہے ، اور گواس لفظ میں انفرادی حیثیت میں ان تمام معنوں کی مخبائش ہوتی ہے، لیکن جب لفظ مشترک بولا جاتا ہے، تواس سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہوتا ہے، جیسے مین ،اس کے معنی آئکھ کے بھی ہیں، یانی کے چشمہ کے بھی، دھوپ کے بھی ،تر از و کے بھی، نفتر مال اور متعین شکی کے بھی ، ظاہر ہے کہ جب بیلفظ استعال ہوگا تو ان

⁽٢) ويكفئ:مجلة الاحكام، دفعه ١٣٩

میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہوگا۔

ہر چند کہ اس بات میں اختلاف ہے کہ مشترک الفاظ کا عربی زبان میں پایا جاناممکن ہے بھی یانہیں؟ اور ممکن ہے تو اس کا وقوع بھی ہوا ہے یانہیں؟ لیکن اہل علم کے نزدیک ترجیح اس بات کو ہے کہ مشترک الفاظ کا وجودممکن ہے، اور وہ نہ صرف عربی زبان میں موجود ہے، بلکہ قرآن وحدیث میں بھی ان کا استعمال ہوا ہے۔

اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہے کہ لفظ مشترک بیک وقت اپنے ایک سے زیادہ معنوں میں استعال ہوتا ہے، یانہیں؟ امام ابو حنیفہ "فقہاء شوافع میں فخر الدین رازی ، امام کرنی ، اور اکثر معتزلہ کا خیال ہے کہ ایک وقت میں لفظ مشترک کے ایک سے زیادہ معانی مراد نہیں ہوسکتے ، کیونکہ جب کوئی شخص کا ایک سے زیادہ معانی مراد نہیں ہوسکتے ، کیونکہ جب کوئی شخص شفاد کرتا ہے، توایک متعین معنی اس کے کلام کا مقصد ہوتا ہے، امام شافعی اور امام مالک ، قاضی ابو بکر آبا قلانی ، عبد الجبار معتزلی وغیرہ کا خیال ہے کہ لفظ مشترک کے دوا یے معنی جو باہم متضاد نہ ہوں ، مراد خیال ہے کہ لفظ مشترک کے دوا یے معنی جو باہم متضاد نہ ہوں ، مراد لئے جاسکتے ہیں، ایسادہ معنی جو ایک دومرے کی ضد ہوں جیسے ' قرء' ، کے جاسکتے ہیں، ایسادہ معنی جو ایک وغیرہ کے ہیں ، بالا تفاق مراد نہیں لئے کہا کہا ہے اس کے معنی دول ہو گئے ہیں ، اور علامہ قرافی اور ونوں ہی معنی اس کے لئے حقیقی ہوتے ہیں ، اور علامہ قرافی اور ابار کی دلالت دونوں ہی معنی اس کے لئے حقیقی ہوتے ہیں ، اور علامہ قرافی اور ابار کی دلالت دونوں ہی معنی اس کے لئے حقیقی ہوتے ہیں ، اور علامہ قرافی اور ابار کی دلالت کی خاتے ہے بیاں ایک سے زیادہ معنوں پر اس کی دلالت بیاز اہوتی ہے۔ (۱)

ا قرآن وحدیث میں جومشترک الفاظ ہیں،ان کا حکم ہیہے کہ جب تک مراد واضح نہ ہو جائے تو قف سے کام لیا جائے ،اوراس کے حق ہونے کا ایمان رکھا جائے ،البتہ اس کے حجے منشاومراد کو سجھنے

کی کوشش میں کوتا ہی رَ واندر کھی جائے ،مشترک کی مرادیا تو خوداس لفظ میں غور کرنے سے معلوم ہوگی یا دوسرے قرائن سے ، بہر حال مشترک کے مختلف معنوں میں سے اگر کسی معنی کوتر جے وے دی جائے ، تواب وہ'' مؤول'' کہلائے گا۔

مشترک اور مجمل میں فرق ہیہ ہے کہ مجمل کی مراد میں جوابہام پایاجا تا ہے، جب تک خود مشکلم کی طرف سے وضاحت نہ ہوجائے ابہام دور نہیں ہوسکتا، بخلاف مشترک کے کہ مشترک میں اجتہا داور قرائن سے بھی مراد متعین کی جاتی ہے، اور مراد متعین ہونے کے بعدوہ موڈل ہوتا ہے۔

لیکن چونکہ موؤل کی بنیا داجتہا دواستنباط پر ہوتی ہے، خدا اور رسول کی نص پرنہیں ،اس لئے اس سے جواحکام ثابت ہوں گےوہ قطعی نہ ہوں گے بظنی ہوگے،اس کے تقاضا پڑھل کرنا واجب تو ہوگا، لیکن وہ یقین کا فائدہ نہ دےگا۔ (۲)

مشترک وموؤل کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مطلقہ کے لئے تین '' قرء'' کوعدت قرار دیا ہے ، (القرۃ: ۲۲۸) یہ مشترک لفظ ہے جس کے معنی حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی ،احناف نے ان دو میں سے حیض کے معنی کوتر جے دی ، کیونکہ :

ا) عدت کا مقصد فراغت رحم کوجانتا ہے،اور پیچیش ہی ہے معلوم ہوتا ہے۔

۲) حدیث میں باندی کی عدت دوجیض قراردی گئی ہے۔

۳) قرآن نے چیف سے مایوس عورتوں کی عدت تین ماہ
مقرر کی ہے۔ (اطلاق: ۴) تو معلوم ہوا کہ عدت میں اصل چیف
ہے، اور جب لفظ قرء میں چیف کا معنی متعین ہوگیا تو پیلفظ مؤوّل
ہوگیا۔

⁽١) ملخص از: اصول السرخسي ١٢٦١، فواتح الرحموت على هامش المستصفي ١٠١٠-٠٠٠

⁽٢) وكي اصول السرخسي ١٦٢١-١٢١ فواتح الرحموت ١١٠١

مشكل (أصولِ فقدى ايك اصطلاح)

جب کوئی شخص یا چیزا پنی ہم شکل اور مماثل چیزوں کے ساتھ مل جائے اوران کے درمیان امتیاز دشوار ہوجائے ، تو ایسے موقع پر عربی زبان میں '' الشکل علی '' کا لفظ بولا جاتا ہے ، ای سے '' مشکل وہ ہے جس کی مراد بذات خودواضح نہ ہو، جب تک کہ کوئی دلیل نہ آجائے ، (۱) جیسے ارشاد خداوندی: قوار یو من فضة قدر و ها تقدیرا ، (دہر : ۱۱) قارورہ شیشہ کا ہوتا ہے نہ کہ جاندی کا ، پس غور و فکر اور ترینہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ جنت کا قارورۃ صفائی میں شیشہ کی طرح اور سفیدی میں جاندی کی طرح ہوگا۔

مشکل کا حکم یہ ہے کہ اس کے حق ہونے کا یقین رکھا جائے اوراس کی مراد جانے کی پوری کوشش کی جائے ،اور جب مراد واضح ہوجائے ،تو پھراس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے۔(۲)

مشهور

یہ اُصولِ فقہ اور اُصولِ حدیث کی اصطلاح ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: حدیث

مصادره (ظلمأمال لينا)

"مصادرہ" کے معنی ظلما مال لینے کے ہیں، ظلما مال لینے کی ایک صورت تو ہد ہے کہ جبراً کسی کا مال چھین لیا جائے ، اس کو " غصب" کہتے ہیں، دوسری صورت ہد ہے کہ کہ چھن سے کہا جائے وہ اپنا مال لا کرحوالہ کرے، جبر ظلم کی بیددوسری صورت فقہاء

کے یہاں''مصادرہ'' سے عبارت ہے، (۲) اس کا حرام و گناہ ہونا۔
تو ظاہر ہی ہے، اگر کسی مخص کا مال اس طرح لے لیا جائے، اور ایک
عرصہ کے بعد واپس کیا جائے ، تو اس میں زکو ۃ بھی واجب نہیں،
کیونکہ زکو ۃ ایسے مال میں واجب ہوتی ہے جو کسی اور کے یہاں
باقی ہواور اس کے وصول ہوجانے کی تو قع ہو، جس مال کے وصول
ہونے کی امید نہ ہواس میں زکو ۃ واجب نہیں۔ (۴)

معاني

مصافی دوسے ہے، صفحہ کے اصل معنی ہمیلی کے ہیں، مصافحہ کے معنی ہمیلی سے ہمیلی ملانے کے ہیں، (۵) بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے آپ کی ہم مصافحہ کا شرف اہلی یمن نے حاصل کیا، خودارشاد نبوی کی ہے، ہم اول من حیانا بالمصافحہ ، (۱) احادیث میں مصافحہ کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، حضرت براء بن عازب کی سے آپ کی ارشاد منقول ہے کہ جب بھی دومسلمان ملتے ہیں، اور مصافحہ کرتے ہیں، تو مسلمان محتے ہیں، اور مصافحہ کہ جب بھی دومسلمان محتے ہیں، اور مصافحہ کرتے ہیں، و محضرت انس کی مان کے گناہ معاف کرد یے جاتے ہیں، (۱) سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملے، تو کیا اس کے لئے جھے؟ حضرت انس کی ایک ہونے کیا ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا، کہ ہم میں فرمایا: نہیں، دریا فت کیا، کیا اس سے چھے اور اس کا بوسہ لے؟ اس کا جواب بھی آپ کیا اس سے چھے اور اس کا بوسہ لے؟ اس کا جواب بھی آپ کیا اس سے چھے اور اس کا بوسہ لے؟ اس کا جواب بھی آپ کیا گئی ہیں دیا، پھر اس نے پوچھا کہ اس کا جواب بھی آپ کیا ہیں۔ دریا فتہ کیا، کیا اس سے جھے اور اس کا بوسہ لے؟ اس کا جواب بھی آپ کیا ہیں۔ دریا فتہ کیا، کیا اس سے جھے اور اس کے لیے جھے کہ اس کا جواب بھی آپ کیا ہی ۔ دریا فتہ کیا ہی اس اس کی لئے جھے کہ اس کا جواب بھی آپ کیا ہیں۔ دریا فتہ کیا ہی اس میں دیا، پھر اس نے پوچھا کہ اس کا جواب بھی آپ درمصافحہ کرے، ارشاد فرمایا: ہاں۔ (۸)

خودآپ کامعمول مبارک بھی مصافحہ کا تھا،حفرت ابوذر کے مصافحہ کا تھا،حفرت ابوذر کے مصافحہ فرماتے ہیں کہ میری جب بھی آپ کے میاں بھی آپ کے یہاں بھی

⁽٢) خوالة سابق

⁽٣) وكيح حوالة سابق

⁽١) وكيم حوالة سابق

⁽٨) حوالة سابق عن انس وحسنه الترمذي

⁽۱) اصول السرخسي ١٦٨١

⁽۳) ردالمحتار ^۹/۲

⁽۵) و يَحْتَ فتع البارى ١١/١٥

⁽⁴⁾ ترمذى: باب ماجاء في المصافحة

⁽٩) ابوداؤ ، عن ابي ذر ، باب في المعانقه

مصافحہ کامعمول پایا جاتا تھا، (۱) بلکہ بعض روایتوں سےمعلوم ہوتا ہے کہ سلام کی تکمیل ہی مصافحہ سے ہوتی ہے، تمام تحیاتکم بینکم المصافحة ،ویے بیرحدیثیں ضعیف ہیں۔(۲)

ای لئے مصافحہ کے مسنون ومتحب ہونے پراہل علم کا اتفاق ہے، امام نووی نے اس پراجماع نقل کیا ہے، اور ابن بطال نے لکھا ہے کہ امام الک ابتداء اے مروہ خیال کرتے تھے، کین بعد کووہ بھی اس کے مستحب ہونے کے قائل ہوگئے، (٣) مصافحہ کا وقت ملاقات ہے، آپ کی سے ای موقعہ پر مصافحہ ثابت ہے، اور امام نووی کا بیان ہے، المصافحة سنة مجمع علیها عند التلاقی . (٣) البتہ غیر محرم عورت سے مصافحہ درست نہیں ۔ (۵) لیت فیر محرم عورت سے مصافحہ درست نہیں ۔ (۵) لیت فیر محرم عورت سے مصافحہ درست نہیں ۔ (۵) لیت فیر محرم عورت سے مصافحہ درست نہیں ۔ (۵) لیت فیر محرم فیر

بعض نمازوں کے بعد خصوصی طور پر مصافحہ کا رواج پایا جاتا ہے، اس سلسلہ بیں اہل علم کی رائیں مختلف ہیں ، بعض حصرات نے مصافحہ کی عمومی اباحت کے پیش نظر اس کو جائز قرار دیا ہے، اور بعضوں نے ایک ایسے موقعہ کے خصوصی التزام واہتمام کی وجہ سے اس کومنع کیا ہے جوسنت سے ثابت نہیں ، امام نو وی کار بحان اس کی اباحت اور حافظ ابن تجر کی کراہت کی طرف ہے ، اور شامی نے ملتقط میں بھی حصکفی کی کار بحان اباحت کی طرف ہے ، اور شامی نے ملتقط میں بھی حصکفی کی کو روشا می کے حوالہ سے اس کی کراہت نقل کی ہے ، کیونکہ عہد صحابہ میں اس طرح کا معمول نہیں تھا ، اور اس لئے بھی کہ بیروافض کا طریقہ طرح کا معمول نہیں تھا ، اور اس لئے بھی کہ بیروافض کا طریقہ سے ۔ د

مجھے اس سلسلے میں معروف محدث وفقیہہ ملاعلی قاریؒ کی بات زیادہ بہتر اور متوازن معلوم ہوتی ہے، فر ماتے ہیں:

فخر وعصر کے وقت لوگوں کے مصافحہ کاعمل مستحب ومشروع طریقے کے مطابق نہیں ؛ اس لئے کہ مصافحه كاعمل آغاز ملاقات ہے، ان نمازوں میں لوگ بغیر مصافحہ کے باہم ملاقات کرتے ہیں ، باہم گفتگو کرتے ہیں علمی مذاکرہ کرتے ہیں ،اور سب چیزوں میں خاصا وقت گذارتے ہیں ، پھر جبنماز يره ليتي بي، تومصافح كرنے لكتے بي، ای لئے مارے بعض علماء نے صراحت کی ہے كهاس وفت مصافحه مكروه ب،اورحقیقت بد كه بیر فتیج بدعتوں میں سے ہے، مال اگر کوئی معجد میں آئے ،لوگ مصروف نماز ہوں ، یا نماز شروع ہی کیا جاہتے ہوں ، پھر نماز سے فراغت کے بعد آنے والا مخص پہلے ان کوسلام کرے پھر مصافحہ - توبيربلاشبه مسنون مصافحه ہوگا، تا ہم اس کے باجود اگر کوئی مسلمان مصافحہ کے لئے ہاتھ برهائے ، تو ہاتھ کھنچنا نہ جائے کہ اس میں ایک مسلمان کوایذاء پہنچانا ہے، جورعایت آ داب سے بڑھ کر ہے — حاصل یہ ہے کہ اسوقت مروجہ طریقه برمصافحه کی ابتدا تو مکروه ہے مگر بدخلقی (محابره) مناسب نبیس _(۸).

مصافحه كامسنون طريقنه

مصافحہ کا مسنون طریقہ ہیہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے ہو، براہ راست ہاتھ ہاتھ سے ملایا جائے ، کیٹرا حائل نہ ہو، ملاقات کے

⁽٢) ويَحْضَد حوالة مذكور

⁽٣) حوالة سابق

⁽٢) حوالة سابق

⁽٨) مرقاة ٣/٥٤٥، باب المصافحة والمعانقة

⁽١) وكي ترمذي ، عن قتادة باب ماجاء في المصافحة

⁽٣) فتع الباري ١١/١٥

⁽٥) حوالة سابق

⁽٤) ويكفي درمختار ورد المحتار ٢٣٣/٥

وقت کیا جائے ، پہلے سلام کیا جائے پھر مصافحہ ، مصافحہ کے وقت
دونوں کارخ ایک دوسرے کی طرف ہونا چاہئے ، (۱) مصافحہ کرتے
ہوئے "یغفو اللہ لنا ولکم " کہنا مستحب ہے ، (۲) رسول اللہ
الآخو ہ حسنہ " پڑھنا بھی ثابت ہے ، (۳) اگر استاذ ، شخ یا
والدین وغیرہ سے مصافحہ کیا جائے ، اور از راوا حرّ ام وعقیدت ان
کے ہاتھ کا بوسہ لے لیا جائے ، تو اس کی گنجائش ہے ، (۳) چنا نچہ
حضرت ابولبابہ ، کعب ابن ما لک اور ان کے دور فقاء کا نیز جہاد سے
والی ہونے والے صحابہ کی ایک جماعت کا اور بعض وفود کا آپ بھیا
کے ہاتھوں کو بوسہ دینا ثابت ہے ، حافظ ابن جر شنے اس سلطے میں
متعدد احادیث اور آثار جمع کئے ہیں ، (۵) اور امام تر فہ کی نے اس پر
متعدد احادیث اور آثار جمع کئے ہیں ، (۵) اور امام تر فہ کی نے اس پر
مبارک کا بوسہ لینے کا ذکر ہے ، جس میں یہود یوں کے دست
مبارک کا بوسہ لینے کا ذکر ہے ، (۲) غیر مسلموں سے بھی مصافحہ کرنا

مصافحہ - دوہاتھوں سے!

مصافحہ وہ ہاتھ سے ہو، اس سلسلے میں متعددا حادیث وآثار موجود ہیں۔

ا) حفرت عبداللدابن مسعود ﷺ راوی ہے کہ آپ عبد سکھایا ، جیے قر آن کی کوئی سورت سکھایا ، جیے قر آن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے ، اور اس وقت میرا ہاتھ آپ کے دوہاتھ کے درمیان تھا، (۸) معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے دوہاتھوں سے مصافحہ فرمایا اور جب آپ ﷺ کے دوہاتھ تھے ، تو ظاہر ہے کہ حضرت

عبداللہ ابن کے مسعود کے بھی دوہاتھ رہے ہوں گے ، ورنہ بیہ بات سوءادب کی ہوگی کہ حضور کے تواپنے دوہاتھ بڑھا کیں ،اور حضرت عبداللہ ابن مسعود کے ایک ہاتھ۔

۲) امام بخاری "الادب المفود" بیس عبدالرحن بن رزیم نے نقل کیا ہے کہ ہم نے سلمہ بن اکوع کے کہ کی خدمت میں حاضری دی، ان کوسلام کیا، انھوں نے اپ دونوں ہاتھ تکا لے اور فرمایا کہ میں نے ان دونوں ہاتھوں سے حضور کی سے بیعت کی ہے، بایعت بھاتین نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔(۹)

⁽٢) عون المعبود ١١٦٥

⁽۳) در مختار ۱۳۵/۵

⁽٢) ترمذى ، باب ماجاء في قبلة اليد والرجل

⁽٨) بخارى مع الفتح ١١/٥٥، باب الاخذ باليد

⁽١٠) حوالة سابق

⁽١) ردالمحتار ٢٣٣٥٥، فصل في النظر واللمس

⁽٣) حوالة سابق

⁽۵) فتح الباري ۱۱/۹۵

⁽۷) هندیه ۵/۸۳۳

⁽٩) ويكفي: اوجز المسالك ٢ /٩٣، ط: هند

ے بھی اس طرح کے الفاظ منقول ہیں، یہ جیر بھی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کو ظاہر کرتی ہے، (۱) کیونکہ دونوں طرف سے دودو ہاتھ ال کرہی جمع بن سکتے ہیں، جوعر فی قواعد کے مطابق، تین یا اس سے زیادہ کو شامل ہوتا ہے، اگر ایک ایک ہی ہاتھ ہوتو حدیث میں اس کے لئے "
یہ ین العنی عربی قاعدہ کے مطابق "تشنیه" کا صیغہ ہوتا نہ کہ جمع کا۔

سلف صالحین کا بھی یہی معمول تھا، ای لئے امام بخاریؓ نے مصافحہ کے لئے ''باب الاحلا بالیدین '' کاعنوان اختیار کیا ہے ، اس میں حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ والی وہی روایت ذکری ہے جوشروع میں نقل کی گئی، پھرنقل کیا ہے کہ جماد بن زید نے عبداللہ ابن مبارکؓ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا، (۲) امام بخاریؓ اس طرح کی با تیں نقل کر کے تعامل کی طرف اشارہ کیا کرتے ہیں ، پس گویا امام بخاریؓ کے نزویک سلفِ صالحین کا تعامل ہی دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا تھا، اگر ایبانہ ہوتا تو ضرورتھا کہ ، بخاریؓ نے ایک ہاتھ مصافحہ کی روایت بھی نقل کی ہوتی ، ای لئے مولا ناز کریا صاحب مرحومؓ نے لکھا ہے :

ولايلهب عليك ان السنة في المصافحة ان تكون باليدين كماهو المعروف عن الصحابة والتابعين والمتوارث عن المشائخ. (٣)

اس میں شبہ نہیں کہ بہت ی روایات میں مصافحہ کے لئے

"ید" (ہاتھ) کالفظ آیا ہے، جوعر بی قواعد کے لئا قاصہ واحد ہے، اور
ایک ہاتھ کو بتا تا ہے، مگر عربی زبان میں میطریقنہ کلام عام ہے کہ بھی
لفظ واحد بولا جاتا ہے، اور مراداس سے ایک فر زہیں بلکہ پوری جنس
ہوتی ہے، اس لئے ممکن ہے کہ یہاں بھی" جنس ہاتھ" مراد ہو، جس
میں دونوں ہاتھ شامل ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ

سے بھی ثابت ہے اور دونوں ہاتھوں سے بھی ، لیکن چونکہ آج کل غیر مسلم اقوم کا طریقہ ایک بئی ہاتھ سے مصافحہ کا ہے، نیز ایک ہاتھ سے مصافحہ والی روایتیں مصافحہ والی روایتیں مصافحہ کی کیفیت بیان کرنے کے لئے آئی ہیں اور زیادہ واضح ہیں اس لئے دوہاتھوں سے مصافحہ کرنا افضل ہے اور ایک ہاتھ سے بھی جائز ہے، مولا نارشید احمد گنگوبی فرماتے ہیں :

والحق فيه ان مصافحته صلى الله عليه وسلم ثابتة باليد واليدين الا ان المصافحة بيد واحدة لما كانت شعار المل الافرنج وجب تركه لذالك. (م) اس بارے ميں حق يہ ہے كه رسول الله الله كا ايك ہاتھ ہے كه رسول الله الله كا ايك ہاتھ ہے اور دو ہاتھوں ہے كى مصافحہ كول كه ہاتھ ہے مصافحہ كول كه اگريزوں كا شعار ہے، اس لئے اس سے اجتناب واجب ہے۔

اور مولا ناانورشاہ کشمیری کی رائے ہے:

فَبِيَدِ واحدة تجزى و باليدين اكمل. (۵) اليد باته سے بھی مصافحہ كرنا كافى ہے ، اور دو باتھوں سے زیادہ اكمل طریقہ ہے۔

اس لئے اس مسلم میں زیادہ شدت اور اصرار نہ جاہتے ،

وبالله التوفيق ـ

مصالح مرسله

دومصلحت "منفعت حاصل كرنے اورمفزت كو دفع كرنے اللہ معارت ہے، شريعت اسلامي جس كامقصودانساني گردنوں كواصر

⁽٢) وكيم :بخارى مع القتح ١١/٥٨

⁽m) اوجزالمسالك ٢/١٩٣٠

⁽¹⁾ ويكفي: اوجز المسالك ٢ /٩٣٠ ط: هند

⁽٣) اوجزالمسالك ٢ ١٩٢٢

⁽۵) العرف الشذي على الترمذي ١٠١/٢

اوراغلال (اعراف : ۷) ہے آزاد کرنا اور عدل واحسان قائم کرنا (انول: ٩٠) ہاورجس کے پیغامبر بھاکوتمام کا نتات کے لئے پیکر رحت بنا کرمبعوث فرمایا گیا ہے، (انبیاء: ۱۰۷)ممکن نہیں کہوہ مصلحت انسانی سے خالی اور حکمت و دانش سے عاری ہو، چنانچہ غداجب عالم كي موجوده صورت اور اسلام كا تقابل كيا جائ ، تو شریعت اسلامی کی شان رحمت اور حکمت ومصلحت سے ہم آ جنگی قدم قدم پردامن دل كھينجى اورايمان مين شاط وتازگى بهم پہنچاتى ہے، — شریعت کے اس مزاج و مذاق کا انداز وان آیات ہے ہوتا ہے، جن میں احکام خداوندی کے دوش بدوش ان کی مصلحتیں بھی واضح کی گئی ہیں، قصاص کا حکم دیا گیا تو فرمایا گیا کہ بیہ بظاہرایک قبل کے بعد دوسراقل ہے، مگر درحقیقت اس میں انسانیت کی حیات اور بقاءمضمر خاولكم في القصاص حياة (بقرة: ١٤٩) شراب كرمت كا ذكركرتے ہوئے ارشاد ہوا كەكوبظاہراس ميں كچے نفع بھى ہے، كين اس كانقصان نفع ع يروكر ع: المهما اكبو من نفعهما (برة : ۲۱۹)شراب اور جوئے کی ممانعت کا ایک اور مقام پر ذکر ہوا تو بتایا گیا کدیدایک طرف باجم عداوت ونفرت کاسر چشمہ ہے، اور دوسری طرف تماز اور خدا کی یاد سے غفلت و بے اعتمالی کا سامان (مائدہ: ۹۱). — عنسل اور وضوء وشوار جوتو تتيم كي سهولت پيدا كي گئي كهاصل مقصودیا کی اورتطهیر بے،حرج وتنگی پیدا کرنامقصودنیس: "مايويد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهر كم ويتم نعمته عليكم "(ائده: ٢٥) اورايك فاص حديس يرومولتكي رعایت اور تنگی ومشقت سے اجتناب ہی اس دین کی اصل روح اور مصالح ےاس کی ہم آ ہنگی کی اساس اور بنیاد ہے، يويدالله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر - (بقرة: ٨٥)

لیکن ہاں بیضرور ہے کہ اسلام اور خالص مادی تصورات و افکار دونوں کی میزانِ مصلحت جدا گانہ ہے، اہل مادہ کی نظر میں وہ

باتیں جو وقتی لذت اندوزی کی ہیں، عین مطابق مصلحت ہیں، خواہ مال وانجام کے اعتبار سے ان میں کی قدر بھی نقصان اور خسارہ ہو، مثلاً نشہ آور اشیاء وقتی طور پر ضرور لذت کام و دبن اور راحت و سکون کا باعث ہیں، لیکن انسانی صحت پر اس کا جومنی اثر پڑتا ہوہ مختاج اظہار نہیں، اس کے باوجود خلاف مصلحت نہیں کہ ایک ساعت کے لئے سہی سامان عیش وسکون تو ہے، اور اگران حضرات کی نگاہ میں پائیدار اور دیر پانفع و نقصان کو لمحوظ رکھا جاتا ہے، تو اس کی انتہاء بید نیائے بے ثبات و فائی ہے، دین وآخرت کا یہاں گذر نہیں، لیکن شرع اسلامی میں مصلحت کا نضور عقیدہ آخرت، ایمان باللہ اور خدا کی رضاء جو گی سے جڑا ہوا ہے۔

ای لئے ہمیں شریعت میں بہت سے ایسے احکام ملتے ہیں جن میں وی اور اخلاقی مفادات کے لئے و نیوی اور مادی مصلحت کو قتی طور پرنظر انداز کیا گیا ہے، نماز میں بظاہر وقت کا ضیاع ہے، روزہ بھوک و بیاس ہے اور انسانی صحت وقو کی پراس کا اثر پڑنا مجیب نہیں ، حج میں سفر کی مشقت اور مالی کثیر کا صرفہ ہے، قربانی میں ایک ہی وقت میں بڑی مقدار میں جانوروں کو ذیح کرنا ہے، حالانکہ ان کو بتدر تی ذیح کرنے میں زیادہ غذائی کفالت ممکن ہے، حالانکہ ان کو بتدر تی ذیح کرنے میں زیادہ غذائی کفالت ممکن ہے، بہت سے جانور ہیں کہ ان کے کھانے کی ممانعت ہے، طہارت و بیاست کے احکام کی تفصیلات ہیں جن سے بادی النظر میں تنگی و دو صوء کی ہدایت ہوتا ہے، موسم سرما کی خنک ہواؤں میں بھی غسل ووضوء کی ہدایت ہے، بڑے بڑے جرائم پر عبرت انگیز سزائیں ہیں، وضوء کی ہدایت ہے، بڑے بڑے جرائم پر عبرت انگیز سزائیں ہیں، حامل نہوں تیل اسلام کی نظر جس بات پر ہے وہ یہ ہے کہ اس کے حامل نہ ہو، لیکن اسلام کی نظر جس بات پر ہے وہ یہ ہے کہ اس کے وائی اور اخلاقی فو اکدان نقصان تا سے بہت زیادہ ہیں۔

شریعت کےمقاصد

ای لئے اسلامی قانون کے ماہرین نے مصلحت کے بارے

میں اسلام کے نقطہ نظر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ شریعت کے مقاصد پانچ ہیں ، حفظ دین ، حفظ نفس ، حفظ عقل ، حفظ نسل اور حفظ مال ،غور کیا جائے تو شریعت کے احکام ان ہی پانچوں مقاصد کے گردگردش کرتے ہیں ، نماز ، روزہ ، فج وز کو ، مدق و رائ كاحكم، كذب وافتراء كي ممانعت ، تو حيد ورسالت اورآخرت كا عقيدهٔ ويقين اورسينکروں احکام ہيں کهان کامنشاء ومقصود'' دين'' كى حفاظت اوراس كےمقتضيات اورمطالبات كى تكيل ہے، ظلم كى ممانعت ، قصاص و دیت کے قوانین ، نفقہ و حضانت کے احکام ، انسان کی عزت و آبرو کالحاظ ،کسی کی پاک وامنی پرتہت لگانے کی صورت قذ ف وبهتان كي سزاوغيره مدايات كالمقصود 'حفاظت نفس' ہے، نکاح کی اجازت ، رہائیت اور تج د کی ممانعت ، زنا اور اس کے دواعی کی حرمت اور اس کے ارتکاب پر شدیدترین تعویر و عقوبت ، ثبوت نسب میں کمال احتیاط نسل کے تحفظ سے عبارت ہے ، مختلف مانی معاملات کی اباحت اور اس باب میں کشائش و وسعت، چوری، را ہزنی کی ممانعت اور اس کے لئے عبرت ٹاک سزاؤں کالغین ،سود کی حرمت ،معاملہ کے فریقین کی دھو کہ وغررے حفاظت وغيره كاتعلق" حفظ مال" ہے ہاورا حكام دين ميں غورو تدبر کی اجازت ،اظہار رائے اور تقید کاحق ،اجتہاد کے دروازہ کو کھلا رکھنا ،نشہ کی حرمت اور اس کا قابل سزا ہونا ، بیداور اس طرح کا حکام'' حفظ عقل'' کے قبیل سے ہیں۔

ان پانچوں مقاصد کی تکمیل' مصلحت' ہے اور جو بات ان میں سے کی مقصد کے لئے مفر ثابت ہووہ'' مفسدہ'' ہے۔

احکام شریعت کے مدارج

لین نظام زندگی میں صبح وشام اس باب کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ بہت سے مواقع پر بیہ مسلحتیں باہم متصادم محسوس ہوتی ہیں ،خزریر نہ صرف حرام ہے ، بلکہ نجس العین ہے ،خورد ونوش ہی نہیں ،اس کی

خرید و فروخت بھی حرام ہے، اس کے بالوں سے بھی نفع اٹھانا روا
نہیں، جس پانی سے پی لے وہ خود بھی ناپاک اور نا قابل استعال
ہے، کیکن صورت حال یہ ہے کہ ایک بھوکا مرگ برلب ہے، غذا کا
ایک لقمہ اس کے تار حیات کو بظاہر بچاسکتا ہے، اور سوائے اس
جانور کے گوشت کے پچھاور موجود نہیں، حفظ دین کا نقاضا ہے کہ
اس گوشت سے جان بچانی جائز نہ ہو، کیکن '' حفظ نفس'' ملتجی ہے کہ
اس گوشت کو اس کے لئے جائز قرار دیا جائے، قرآن نے یہاں
اس گوشت کو اس کے لئے جائز قرار دیا جائے، قرآن نے یہاں
'' حفظ جان' کو' حفظ دین' پرتر جج دیا اور مضطر خض کے لئے خزیر
کا گوشت کھا کر جان بچانے کی اجازت دی۔

اس کوسامنے رکھ کرفقہاء نے ان یانچوں طرح کے احکام کے تین درجات مقرر کے ہیں ،ضروریات ، حاجیات اور تحسیات ، ضروريات وه بين جن ير دين ، جان ،نسل اورعقل و مال كا تحفظ موقوف ہو، جیسے حفاظت دین کے لئے ایمان اور نماز وغیرہ ،حفاظت جان کے لئے خورد ونوش کی اباحت اور قتل نفس پر قصاص و دیت کو واجب قرار دیا جانا ، حفظ نسل کے لئے نکاح کی اباحت اور زنا کی حرمت، حفظ عقل کے لئے مسکرات کی حرمت اور حفظ مال کے لئے بہت سے مالی معاملات کی اباحت اور چوری وغیرہ کی ممانعت — جن امور پران یانچول مقاصد کاحصول موقوف نه هو، کیکن ان کی اجازت نہ ہوتو ان مقاصد کے حصول میں تنگی اور دشواری پیدا ہو جائے،ایےمواقع پر فع حرج کے لئے اور تھی کودور کرنے کی غرض سے جواحکام دیے جاتے ہیں، وہ'' حاجیات'' ہیں، جیسے حالت سفر میں روزہ کا افطار ، شکار کی اباحت ، قرض وغیرہ جلیے معاملات کی اجازت،جن كوشر يعت كے عام أصول كے تحت جائز نہ ہونا جا ہے۔ اوروه أمور كما كران كي اجازت نه دي جاتي تو كوئي قابل لحاظ تنكي بھی پیدانہ ہوتی ہو' تحسیبیات' ہیں،جن کو' تکمیلیات' اور' کمالیات' بھی کہاجاتا ہے، مکارم اخلاق ، محاس عادات ، آداب معاشرت،

وغیرہ ان '' تحسینی اُمور'' کی فہرست میں ہیں ، ان مصلحوں میں تر تیب اس طرح ہے کہ دین ، پھر جان پھر عقل ، اس کے بعد نسل اور سب کے بعد مال کو اہمیت حاصل ہے ، لیکن میہ اس وقت ہے جب کہ یہ سب ایک ہی درجہ کے ہوں ، اگر ان پانچوں مقاصد میں سے مختلف درجات کے احکام میں ترجیح کی نوبت آئے تو ضروریات ، پھر حاجیات اور اس کے بعد ''تحسیدیات'' کا درجہ ہوگا۔(۱)

مصالح مرسله

ان مسلحتوں کے قابل اعتبار ہونے کے لحاظ سے مسلحت کی تین قسمیں کی گئی ہیں، ایک وہ جس کوشارع نے نامعتبر قرار دیا ہے، ایک مسلحت کا اعتبار نہیں ، اور نہ اس پر کی حکم شرع کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے ، مثلاً کفارہ واجب قرار دینے کا مقصد زجر و تنبیہ ہے ، اس مقصد کے لئے رمضان میں قصداً روزہ تو ڑنے پر غلام کو آزاد کرنے ، ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانے کا حکم دیا گیا ہے ، ظاہر ہے کہ کی باوشاہ کے لئے سوائے روزوں کے باقی دوصور تیں باعث زجر نہیں بن سکتیں ، اس مصلحت کے پیش نظر بعض دوصور تیں باعث زجر نہیں بن سکتیں ، اس مصلحت کے پیش نظر بعض کا استدلال کو غیر درست قرار دیا ہے ، کیونکہ قرآن مجید نے کفارات کے اورکوئی کفارہ ان کے کوئی تفریع نین ہیں کے میں ہے ، پس یہ مصلحت شرعاً میں سلطان اور رعایا کی کوئی تفریق نہیں کی ہے ، پس یہ مصلحت شرعاً غیر معتبر ہے ، لیں مصالح کوئن مصالح کے ملائا تا ہے۔

دوسری فتم ان مصلحتوں کی ہے جن کا شارع نے اعتبار کیا ہے،
چا ہے شارع نے اس مصلحت کے اس حکم کے لئے مؤثر ہونے کی
صراحت نہ کی ہو، چیسے عدت طلاق کہ اس کی مصلحت نسب کی
حفاظت ہے، ایسی مصلحت کو'' مناسب'' کہا جا تا ہے، یا خود شارع

نے اس کے مؤثر ہونے کی صراحت کردی ہو، مثلاً چوری کی وجہ سے ہاتھ کا نے جانے کی سزا، اس کو''مؤثر'' یا''علت' سے تجبیر کیا جاتا ہے، ''مصالح جن کا شارع نے خود اعتبار کیا ہے،''مصالح معتبرہ'' ہیں۔

تیسری وہ مسلحتیں ہیں جونی الجملہ شارع کے مقاصد میں داخل ہیں کین نہ خاص اس مسلحت یا اس نوع کی مسلحت کے معتبر مون ہیں ، مونے پرنص وارد ہے ،اور نہ ہی نصوص اس کوغیر معتبر قرار دیتی ہیں ، شخ زرقاء کے الفاظ میں :

هى كل مصلحة داخلة فى مقاصد الشرع ولم يرد فى الشرع نص على اعتبار ها بعينها او بنوعها ولا على استبعادها. (٢)

ان ہی کو'' مصالح مرسلہ'' کہا جاتا ہے، مرسلہ کے معنی ''مطلقہ'' کے ہیں یعنی غیرمحدوداورغیرمنصوص مصلحیّں۔

معتر ہونے کی دلیلیں

دین میں مصالح مرسلہ کو ججت اور اصل ماننے پر جودلیلیں پیش کی جاتی ہیں، ان کا خلاصہ سے کہ:

فان اوامرالشرع تتبع المصالح الخالصة او الراجحة والنواهي تتبع المفاسد الخالصة اوالراجحة . (٣)

شریعت کے احکام خالص یا غالب مصلحتوں کے اور ممنوعات خالص یا غالب مفاسد کے تابع ہیں۔ ۲) عہد صحابہ ﷺ میں مختلف ایسے فیصلے کئے گئے ہیں

⁽۱) مقاصدومدارج شریعت کے لئے امام غزائی کی المستصفی ارجم-۱۳۰۰ اورشاطی کی الموافقات ۱۱/۲-۸۰ دیکھنی جا ہے

⁽r) الاستصلاح والمصالح المرسله ٣٩ (٣) كتاب الفروق ا١٥٥

مالكي نقطه نظر

" مصالح مرسلہ" کے بارے میں اہل سنت کے جاوراں دبستان فقه کا نقط نظر کیا ہے؟ اس کی ابتداء " زمانی" ترتیب کے اعتبار سے فقہ حنفی سے ہونی چاہئے تھی ،کیکن پر گنہگاراس کا آغاز فقہ مالکی سے کررہا ہے، کیونکہ مالکیہ ہی نے"استصلاح" یا" مصالح مرسلہ " کی اصطلاح وضع کی ہے، انھوں نے ہی اس کے اُصول و قواعد منضط کئے ہیں ،اس موضوع برغور و بحث کا دروازہ کھولا ہے اور غالبًا دوسر عدمات فقه كي نسبت اس سے زیاده كام بھى ليا ہے۔ "مصالح مرسلة" كے سلسله ميں امام ابواسحاق شاطبي نے مالكيه كے نقطهُ نظر كوا بني مائية ناز كتابول 'الموافقات' اور 'الاعتصام' میں برسی وضاحت سے بیان کیا ہے،اس کا خلاصہ بہ ہے کہا حکام شریعت دوطرح کے ہیں: ایک وہ جن کاتعلق آخرت ہے ہ،اور وه ''عبادات'' ہیں ، دوسرے وہ جودینوی مسائل ، لیعنی معاملات اور "امورعاديي سے متعلق بين،عبادات ميں علت ومصلحت اور چون وجرا کی گنجائش نہیں ، بلکہان میں بن سمجھے پیروی (تعبد) ہی مقصود ہے، کیکن دوسری فتم بندوں کی مصلحت اور دنیوی زندگی کے مصالح سے مربوط ہے اور خودشارع کی نصوص سے اس کا اندازہ ہوتا ہے، ای لئے امام مالک نے شریعت کے مصالح کے ایسے احکام میں علت اورمصلحت يرنظررهي باوراس مين وسعت عامليا ب اوراسی لئے حضرت الا مام' ممصالح مرسلهٔ 'اور' استحسان' کے قواعد کے قائل ہیں اور''استحسان'' کوعلم کے دس حصوں میں نو حصہ قرار وية إن: الاستحسان تسعة اعشار العلم _ (۵) چناچەمالكيەنے"مصالح مرسلة"كواحكام شرعيد كے لئے ايك

جن کے بارے میں نہ نصوص میں تھم ہے نہ ممانعت، بلکہ وہ ایک مصلحوں پر بٹنی ہیں جو مقاصد شریعت سے ہم آ ہٹک ہیں، مثلاً عہد صدیقی میں جع قرآن ، عہد فاروتی میں شراب نوشی کی سزا (۸۰کوڑے) کا تعین ، ایک مقتول کے بدلہ تمام قاتلوں کے قبل کا تھم ، کاریگر کودئے گئے سامان کا اس کوضامن قرار دینا اور امانت کا تھم جاری نہ کرنا ، پانی ملائے ہوئے دودھ کوضائع کر دینا تاکہ عامت الناس کودھوکہ سے بچایا جا سکے ۔ (۱)

س) ایسی بی نظیری تابعین کے عہد میں ملتی ہیں، جن کو رسول اللہ ﷺ نے من جملا '' قرون خیر'' کے قرار دیا ہے، —اس کی سب سے واضح مثال کتب حدیث کی تدوین و تر تیب اور حدیث کی حدیث کی حدیث کی تعدیل'' کی ایجاد ہے، ای طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز 'نے اپنے عہد خلافت میں خراسان کے راستہ میں بیت المال کے اخراجات سے مسافر فانوں کی تغییر فرمائی ، (۲) منی میں پختہ مکانات کی تغییر پر پابندی عائد کردی ، تا کہ جاج کے لئے تگی نہ پیدا ہو۔ (۳)

یداوراس طرح کا قدام اوران پراہل علم وافقاء وارباب اجتباد کا سکوت، بلکہ قبول' مصالح مرسلہ' کے احکام شریعت میں ایک اہم اصل ہونے کا جوت ہے، — ای لئے الفاظ اور تعبیر کے اختلاف کے باوجود فی نفسہ'' مصالح مرسلہ'' کے معتبر ہونے پر قریب قریب اتفاق ہے، چنانچہ ڈاکٹر محمسعیدرمضان بوطی نے اپنی مبسوط اور مدل بحث کے بعد جو نتیجہ قائم کیا ہے وہ ہی ہے کہ مصوف قد القول المصالح المرسلة مقبولة بالاتفاق و انما اعنی بالاتفاق اتفاق

الصحابة والتابعين والائمة الاربعة . (٣)

⁽۲) طبقات بن سعد ۲۵۳/۵

⁽٣) ضوابط المصلحة ٢٠٠٧

⁽۱) الاعتصام ۲۵/۲

⁽٣) حوالة سابق ٢٦٨/٥

⁽۵) الموافقات ۲/۲-۳، (ملخصاً)

مستقل ماخذ اور اصل قرار دیا ہے، (۱) یہاں تک کہ مصالح سے مطابقت کو اجر و تواب کی کثرت اور قلت کے لئے اساس بنایا ہے:
"الاصل فی کثرة الثواب و قلته کثرة المصالح و قلتها ، (۲) اور جرچند کہ مالکیہ کے اس طریق اجتہاد پر بعض اہل علم اور خصوصاً شوافع نے نقد کیا ہے، لیکن بہ نظر انصاف دیکھا جائے تو سبھی فقہاء نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے، اور امام قرافی کی بیر بات غلط نہیں کہ :

المصلحة المرسلة غيرنا يصرح بانكارها ولكنهم عند التفريع تجدهم يعللون بمطلق المصلحة ولا يطالبون انفسهم عندالفروق والجوامع بابداء الشاهدلها بالاعتبار بل يعتمدون على مجرد المناسبة وهذا هوالمصلحة المرسلة .(٣)

ہمارے علاوہ دوسرے لوگ مصلحت مرسلہ کا انکار
کرتے ہیں ، لیکن تم دیکھو گے کہ مسائل کی تفریع
کرتے وقت وہ مطلقاً مصلحت کوعلت بناتے ہیں
اورا حکام میں فرق یا بیسانیت کے لئے کسی منصوص
شاہد کی موجودگ کے طالب نہیں ہوتے ، بلکہ مجرد
مناسبت اور مقاصد شریعت سے ہم آ ہنگی پراعتاد
کرتے ہیں ، اورای کا نام ''مصلحت مرسلا'' ہے۔

"مصالح مرسلا" کے تحت مالکید کے یہاں جو فاوی دئے اس محالے مرسلا" کے تحت مالکید کے یہاں جو فاوی دئے اس کے جین ان کوسا منے رکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے نہایت جزم اور احتیاط کے ساتھ اس سے کام لیا ہے، اور بالعوم اس کے ذریعہ مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کوحل کرنے اور فتنوں کو دور کرنے کی سعی کی ہے، مثلاً افضل ترجیخص کی موجودگی میں نسبیة کم تر

فخص کے ہاتھ پر بیعت کرنااوراس کی امارت کوتسلیم کرنا بھی جائز
ہے، کہ اگر الیہا نہ کیا جائے تو بڑے فتنوں کا اندیشہ ہے، خزانہ
(بیت المال) خالی ہوجانے اور فوجی ضروریات کے لئے مدباتی نہ
رہے تو فرماں روااہل ٹروت پر مناسب ٹیکس بھی عائد کرسکتا ہے،
اگر کسی علاقہ میں سوائے مال حرام کے حلال طریقہ سے حاصل
ہونے والی اشیاء دستیاب نہ ہوں نہ حلال ذریعۂ محاش ہی حاصل
ہوسکتا ہواور نہ وہاں نے قتل مقامی کی گنجائش ہوتو اس کے لئے بقدر
موسکتا ہواور نہ وہاں نے قتل مقامی کی گنجائش ہوتو اس کے لئے بقدر
حاجت ایسے مال اور ذریعۂ محاش سے فائدہ اٹھانا جائز ہوگا۔ (م)
حاجت ایسے مال اور ذریعۂ محاش سے فائدہ اٹھانا جائز ہوگا۔ (م)
حاجت ایسے مال اور ذریعۂ محاش سے فائدہ اٹھانا جائز ہوگا۔ (م)
مرسلہ کے اس اُمرکا اعتراف کیا جانا چاہئے کہ 'مصالح مرسلہ'
مرسلہ'
کے حقد ار ہیں جس کے ذریعہ نئے مسائل کے طل، زندگی سے
شریعت اسلامی کے ربط میں تسلسل اور اجتماعی وقتوں اور مشکلات
کے علاج میں مدد کی جاتی رہی ہواور کی جاقی رہے گا۔

احناف

فقہائے احتاف نے گو' استصلاح'' یا'' مصالح مرسلہ'' کی اصطلاح استعمال نہیں کی ہے ، گر ان کے اصول استباط اور اجتہادات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی الی مصالح کو معتبر مانتے ہیں،اس سلسلہ میں حنفیہ کے یہاں' استحسان' کے قاعدے پر غور کیا جائے اوراس کے مقصد پرنظر رکھی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ احتاف اسی اصطلاح کے ذریعہ'' استصلاح'' کے مقصد کو بھی پورا کرتے ہیں،امام شرحی استحسال میں روثنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں : استحسان قیاس کورک کرنے اورائی چیز کے قبول

⁽۱) مالك لابى زهره ٢٢٥، مالكيكا مصالح مرسلكوايك ستقل اصل ما نتاايك معروف بات ب، مرات ايك بجوبدى كها جاسكتا بكراب ناجب ني خودامام ما لك كلطرف "مصالح مرسله" كم معتبر ندمون كنبت كل ب منتهى الوصول والا مل ٢٠٠٠ "المصلحة المرسله"

⁽٣) تنقيح الفصول ٢٠٠

⁽۲) كتاب الفروق ا/۱۵

⁽٣) الاعتصام ٢/٢-٣٠٩

مطابق اوفق للناس موں بعض لوگوں نے کہا: ان احکام میں سہولت کی جنتو کا نام ہے، جن میں عام و خاص مبتلا ہوں - حاصل یہ ہے کہ استحسان آسانی کے لئے دشواری کوچھوڑنے سے عبارت ہاور بیردین میں ایک اصل ہے، کیونکدارشاد باری ہے، اللہ تم ہے آسانی جائے ہیں، نہ کہ

غوركيا جائ اورمصالح مرسله بمستبط احكام يرنظر ذالى جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ احکام میں سہولت اور ارفق للناس کی جبتوی "مصالح مرسله" کا بھی مقصود ہے، -- ای لئے شخ زرقاء نے لکھا ہے کہ 'استحسان قیاس''جس میں ایک'' قیاس'' کودوسرے قیاس برتر جی دی جاتی ہے، تو " قیاس" میں داخل ہے، لیکن "استحسان ضرورت" جس میں کسی مصلحت کے پیش نظراس قیاس کو رد كرديا جاتا ہے، جوحرج اور تنكى كا باعث مود مصالح مرسله "كى ایک قتم ہے، اور ای لئے احناف کواس اصطلاح برمتقل بحث كرنے اوراس كے أصول وقواعد مرتب كرنے كى ضرورت نه

احناف کی فقہی آراء کا تجزید کیا جائے اور بالخصوص ان آراء کا جواسخسان برمنی ہیں،تو مصالح کی رعایت میں وہ بھی قریب قریب مالكيد كے ہم دوش نظرا تے ہيں، مال غنيمت ميں بني ہاشم كاخصوصى مد باقی ندر ہے تو ابوعصمہ کی روایت کے مطابق بنو ہاشم کو بھی ز کو ہ دی جاسکتی ہے، (٣) کوئی مخص کے کدمیراتمام مال صدقہ ہے، تو

صرف"اموال زكوة" بي صدقه مين جائين كے، تاكه خوداس كو وست سوال دراز ند كرنا يزے ، (٣) زنديق كى توبة قبول نہيں كى جائے گی ، (۵) مشترک کاریگر جومخلف لوگوں کے سامان بنا تاہے، ضائع شده سامان كا ضامن موكا ، (١) اعداء اسلام كي فوج كجه ملمانوں کو ڈھال بنائے اور تیراندازی کی صورت میں پہلے ان رغمال ملمانوں کے نشانہ بننے کا اندیشہ ہوتو مجبوراً اس اندیشہ کے باوجود حملہ کیا جائے گا، (۷) وغیرہ —غور کیا جائے توان میں سے متعدد مسائل میں کہ مالکیہ نے ان کو' مصالح مرسلہ' کی فہرست میں جگددی ہے اور احناف نے ان ہی کو ' استحسان' کے ذیل میں

حنابله

فقہاء حنابلہ نے احکام شرعیہ کے جن مصاور کا ذکر کیا ہے، گوان میں مصالح مرسله کا ذکر نہیں ملتا ، لیکن ان فقهاء کی تصریحات اور اجتمادات كوسا مضركها جائة معلوم موتاب كدحنا بله بعى معاملات اور عادات کے باب میں مصالح مرسلہ کو فیصلہ کی بنیاد اور اساس بنانے میں مالکیہ سے پیچھے نہیں ہیں ،البتہ وہ مصالح کو قیاس سیح بی ك ذيل مين استعال كرتے بين ، يقول ابوز بره: لانه يوى انه داخل في باب القياس الصحيح، (٨) اي ينار مُخْلَف علماء نـ حنابله كاطرف"مصالح مرسل"كمعتربون كانبت كى ب، فود عجم الدين طوفي حنبلي جوايني آزاد خيالي ميس خاصے بدنام بيں ،فرماتے إن الواجع المختار اختيار المصالح الموسله _ (٩)

⁽١) الاستحسان ترك القياس والاخذ بما هو اوفق للناس وقيل الاستحسان طلب السهولة في الاحكام في مايبتلي فيه الخاص والعام وحاصل هذه العبارات انه ترك العسر لليسر وهو اصل في الدين قال الله تعالى يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر (المبسوط ١٣٥٠١) (٣) البحرالرائق ٢٦٦/٢

⁽٢) الاستصلاح والمصالح المرسله ٢١

⁽m) المبسوط ١١/١٣

⁽١) بدائع الصنائع ١١١/٣

⁽٨) احمد بن حنبل ٢٠٩

⁽۵) رد المحتار ۱۳۵۸۳

⁽⁴⁾ الاشباه والنظائر لابن نجيم ۵۵

⁽٩) شرح مختصر الروضه ١١١/٣

چنانچەفقە منبلى كےمشہور نمائندہ اور ترجمان حافظ ابن قيم كابيد قول بہت معروف اور بعد کے مصنفین کے درمیان زبان زوعام و خاص ہے کہ جن احکام سے عدل و انصاف کے نقاضے پورے ہوتے ہوں ، وہ الله كى شريعت اوراس كا دين ہے: فاذا ظهرت امارات العدل واسفر وجهه باي طريق كان فثم شرع الله و دينه، (١) - يمي وجه ب كفقهاء حنابله كي آراء مي قدم قدم يرمصالح كى رعايت اورمصالح كى بنا يرفآوي طيخ بين، مثلاً مخنث کوش بدر کرد ہے کا حکم اور شربدر کرنے میں بھی فتنہ ہوتو حبس و قید، تا کہ لوگ اس کے فتنہ ہے محفوظ رہ سکیس ، صحابہ کویر اسمال کہنے والے کے لئے توبہ پاسزا کا وجوب اور سلطان کے لئے اس بات کی اجازت نہ دیا جانا کہ وہ ایسے مجر مین کومعاف کردیے، رمضان میں دن کے وقت شراب سنے والے برحد کے علاوہ مزید شدت برتنا، (۲) كاشتكارون اورابل صنعت كولوگون كى ضروريات كوپيش نظر ركھتے ہوئے مناسب اجرت لے کر کام پر مجبور کرنا ، نیز بعض خاص حالات میں گراں فروثی کرنے والے تحار کے لئے اشاء کی لازمی قبت متعین کردینا کہاس سے زیادہ میں سامان فروخت کرنے کے مجاز نہ ہوں ، (۲) — اس کے حق یمی ہے کہ فقہاء حنابلہ بھی "مصالح مرسله" كاعتباركرت بين ،البيته اس اصطلاح اورتعبيركو اختیار نہیں کرتے ،ای لئے طوفی کہتے ہیں کہ گوبعض لوگوں نے فقہاء حنابلہ کی طرف مصالح کے معتبر نہ ہونے کی نسبت کی ہے اور خاص کر میخ ابو محرات بدرائے نقل کی ہے، لیکن میرا تجربہ ہے کہ جب ہمارے فقہائے احکام کی توجیہ کرتے ہیں تومصلحت کی بنیاد يرجمي رائے قائم كرتے ہيں:

رأيت من وقفت على كلامه منهم حتى

(٣) شرح مختصر الروضة ٣١٠/٣

(٢) اعلام الموقعين ١٨٢٦٣

(١) الطرق الحكمية ١٣

(٣) الطرق الحكمية ٢٣٨-٢٣٩١

(۵) ويكفئ:الرساله ۵۰۳

الشيخ ابا محمد في كتبه اذا استغرقوا في توجيه الاحكام يتمسكون بمناسبات مصلحية . (٧) شوافع

استحسان اوراستصلاح کےسب سے بڑے ناقد امام شافعی اور فقہائے شوافع ہیں ، یہاں تک کدامام شافعی استحسان کو ایک نئ شریعت کوضع کرنے کے مترادف قرار دیا ہے اور استحسان کے رو مين اين مائية نازكتاب"الرساله" مين ايك متنقل باب" كتاب ابطال الاستحسان " كعنوان سة قائم كيا ب، (٥)لكن كوئي بھی فقہ جورواں دواں زندگی کا ساتھ دینا جا ہتی ہواور مختلف عہد، علاقوں اور تہذیبوں میں اپنی نا فعیت کی ضانت حامتی ہو،اس کے لئے اس کے سواء حیارہ نہیں کہ وہ استحسان یا مصالح مرسلہ وغیرہ کو نے حالات پر احکام شرعیہ کے انطباق کے لئے اساس و بنیاد بنائے ،ای لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بعد کے فقہاء شوافع نے بتدریج مصالح مرسله کوایک اصل شری کی حیثیت ہے قبول کیا ہے، چنانچہ علامه زنجاني لكھتے ہيں :

> ذهب الشافعي الى ان التمسك بالمصالح المستنده الى كلى الشرع ، ان لم تكن مستندة الى الجزئيات الخاصة المعينة جائز . (٢)

امام شافعیؓ کی رائے ہے کہ اگر مخصوص ومقرر جزئیات کی بجائے شریعت کی کلیات اور عمومی مقاصد واصول ہے ہم آ ہنگ مصلحتیں ہوں تو ان کوبھی قبول کرلینا جائز ہے۔

⁽٢) تخريج الفروع على الاصول ١٦٩

امام الحریین کے بارے ہیں بھی نقل کیاجا تا ہے کہ وہ مسلحین جونصوص سے ثابت ، معتبر مصالح سے قریب ہوں امام شافی کے نزدیک بھی قابل قبول ہیں ، (۱) اورائی طرح کی بات امام غزالی کی کتاب ''لمخول'' کی طرف بھی منسوب کی گئی ہے ، (۲) بہی وجہ ہے کہ مختلف فقہاء نے فقہائے شوافع کی طرف مصالح مرسلہ کے معتبر ہونے کی صراحت تک نقل کی ہے ، چنانچ اسنوی نے امام الحربین کی طرف مصالح مرسلہ کے مطلقا جت ہونے کی نسبت کی ہے ، اور این حاجب نے بہی بات خودامام شافعی کے بارے ہیں کہی ہے ، خودامام غزائی کی طرف مسلکے مرسلہ کے مطلقا جت ہونے کی نسبت کی ہے ، اور خودامام غزائی کی طرف مسلکے مرسلہ کے مطلقا جت ہونے گئائے نا استصلاح کا خودامام غزائی نے گواستصلاح کا خودامام غزائی نے گواستصلاح کا مصلکے مرسلہ کو معتبر مانتے تھے ، (۳) امام غزائی نے گواستصلاح کا دو کیا ہے لیکن ان کی پوری بحث دیکھی جائے تو اندازہ ہوجا تا ہے کہ بعض خاص شرطوں کے ساتھ وہ بھی ضرورت کے درجہ کے احکام کر سعتبر مانتے ہیں اور فرماتے ہیں :

فاذا فسُرنا المصلحة بالمحافظة على مقصود الشرع فلاوجه للخلاف في اتباعها (٣)

امام عزالدین بن عبدالسلام اپنی مشہور اور مایۂ نازکتاب
"قواعد الاحکام" میں جہال کتاب وسنت ، اجماع اور قیاس کا
بحثیت دلیل شرعی ذکر کرتے ہیں ، وہیں پانچویں دلیل شرعی کی
حثیت ہے" استدلال معتبر" کا ذکر بھی آتا ہے، اور مختلف جزوی
احکام کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں کہ مصالح کے حصول اور مفاسد
کے ازالہ کے سلسلہ میں شریعت کے مقاصد کے تتبع کے بعد اس
بات کا عرفان واعتقاد حاصل ہوتا ہے، کہ مصلحتوں کو نظر انداز کرنا

اور مفاسد کے قریب جانا جائز نہیں ، گوان مصالح کے سلسلے میں اجماع ، یا قیاس ، یانص نہ ہو ، (۵) اس لئے صاحب مخضر الروضہ کا بیان ہے کہ علاوہ مالکیہ کے بعض شوافع بھی '' مصالح مرسلہ'' کو جمت مانتے ہیں :

وقال مالك وبعض الشافعية هى حجة لانا علمنا انها من مقاصد الشرع بادلة كثيرة . (٢)

اس لئے امام قرافی نے جوبات کہی ہے کہ عملاً مصالح مرسلہ کے معتبر ہونے پر اتفاق ہے، واقعہ سے کہ وہ صحیح اور بنی برحقیقت ہے، ہاں بیضر ورہے کہ الفاظ وتعبیر اور بعض جگہ مصالح مرسلہ پڑعمل کرنے کے قواعد اور اصول میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے یا یا جاتا ہے۔

مصالح مرسلہ کے لئے شرطیں

اہم بات ہیہ کہ مصالح مرسلہ پر عمل کرنے کی کیا شرطیں ہیں، علامہ شاطبی مالکی اس پر روشنی ڈالتے ہوئے تین شرطوں کا ذکر فرماتے ہیں، اول یہ کہ اس مصلحت اور مقاصد شریعت کے درمیان ہم آ ہنگی (ملائمت) پائی جاتی ہو، نہ اصول شرع میں ہے کی اصل کے منافی ہو، نہ شریعت کے ادلہ قطعیہ میں ہے کی دلیل کے مغائر سے دوسرے یہ کہ مصلحت ان اُمور سے متعلق ہو جن میں عقل و مصلحت کو محوظ رکھا جاتا ہو، تعبدی اُمور میں سے نہ ہوں — مصلحت کو محوظ رکھا جاتا ہو، تعبدی اُمور میں سے نہ ہوں — تیسرے اس مصلحت کو قبول کرنے کا مقصود دین میں کسی حرج کا تیسرے اس مصلحت کو قبول کرنے کا مقصود دین میں کسی حرج کا دفع کرنایا شریعت کی کسی بات کا شخط کرنا ہو۔ (ے)

فقهاء شوافع میں امام غزالی کی تحریروں سے بھی وہ شرطیں متھے

(٢) قواعد الاحكام ١٨١٢

⁽١) ضوابط المصلحة ٢٥٣-٣٤٣، بحواله مخطوطه" البرهان " لامام الحرمين

⁽r) حوالة سابق ٢٥٥

⁽٣) المستصفى ١٨١١ (٥) قواعدا

⁽٣) وكيمتخ:الشافعي لابي زهره ٢٠-٣١٩

⁽۵) قواعد الاحكام ۲۲/۳

⁽٤) الاعتصام ٢٠٤/٢

ہوتی ہیں جومصالح مرسلہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہیں، وہ بھی تین ہیں، اول مید کہ وہ مصلحت ضرورت کے درجہ کی ہو، حاجت اور تحسین کے قبیل سے نہ ہو، (۱) دوسرے وہ مصلحت اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں قطعی ہو، محض احتال وظن کے درجہ کی نہ ہو، تنیسرے وہ مصلحت جو کلی یعنی عمومی ہو جو کسی ایک فردیا چند متعین افراد سے متعلق نہ ہو بلکہ عام مسلمانوں سے کسی ضرر کو دفع کرنا مقصود ہو۔

فقہائے حنابلہ میں صاحب 'مختصر الووضه' کے بیان ہے معلوم ہوتا ہے ، کہ بعض فقہائے حنابلہ بھی امام غزائی کی طرح ضرورت ہی کے درجہ کی مصلحت کومعتبر تسلیم کرتے ہیں جسینی اور خارجی احکام میں "مصلحت مرسله" کومعتبرنہیں مانتے ، (۲)خود مجم الدين طوفي شارح"مختصو الروضه" في بهي اسموضوعير گفتگو کی ہےاورضرورت و حاجت اور تحسین میں فرق کو تکلف قرار دیا ہے، طوفی کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی فعل میں محض مصلحت ہوتو اے قبول کیا جائے گا اور فساد محض ہوتو ایساعمل نا درست ہوگا اورا گرمفسده اورمصلحت دونوں پہلوموجود ہوں اور کوئی ایک پہلو رائ اورغالب ہوتواس کے مطابق عمل کیا جائے گا،اوراگر دونوں برابر ہوں تو ہا تو دونوں میں ہے ایک پہلو کواختیار کریں یا جب تک کوئی وجیرتر جیح نہ قائم ہو جائے ، تو قف کریں گے ، پس اگر مصلحت حاجت یا تحسین کے درجہ کی بھی ہو، لیکن اس میں فساد کا پہلونہ ہوتووہ مصلحت یقیناً معتبر ہوگی ، ہاں اگر اس مصلحت کے مقابلہ میں کوئی مفدہ بھی موجود ہواور وہ مصلحت شریعت کے پانچوں مقاصد میں ہے کی مقصد کی تکمیل کے لئے'' ضرورت'' کا درجہ رکھتی ہوتوالی صورت میں مفسدہ کا پہلو یائے جانے کے باوجود مصلحت معتبر

اورراج ہوگی۔(۳)

احناف کے یہاں غالبًا اسلیط میں زیادہ وضاحت نہیں ملتی، البتہ شخ ابوز ہرہ نے عام حنفیہ کی طرف سے بات منسوب کی ہے کہ وہ مصالح مرسلہ کو اس وقت معتبر مانتے ہیں جب کہ وہ شریعت کے اُصول ٹابتہ سے قریب ہو۔ (۴)

فقہاء کی ان وضاحتوں ہے جو بات واضح ہوتی ہے اس کا حاصل
یہ ہے کہ مصالح مرسلہ کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ

ا) مصلحت مقاصد شریعت سے مطابقت رکھتی ہو،
جسے کی حرج کو دفع کرنا۔

۲) جن احکام میں مصلحت کو بنیاد بنایا جائے ،ضروری ہے کہ وہ تعبدی امور نہ ہول کہ ایسے احکام میں بن سمجھے ہی تشلیم و رضا کا سرخم کرنامقصود ہے۔

 ال مصلحت میں یا تو مجرد نفع ہو، یا اگر نقصان و مفسدہ بھی ہو، تواس کی نافعیت اور مصلحت کا پہلوغالب ہو۔

امام غزائی اور شوافع نیز بعض حنابلہ نے ''مصلحت' پڑل کو جو اضطرار کے درجہ کے ساتھ مخصوص رکھا ہے، وہ کافی محلِ غور ہے اور خودشوافع اور حنابلہ کی کتابوں میں مصالح پر بنی جو جزئیات ہیں ان کا تجزیہ کیا جائے تو ان سے شاید اس اصول کی تصدیق نہ ہوسکے، فقہاء کا عام طریقہ ہے کہ '' حاجت' کے درجہ کے ایسے احکام جو عام لوگوں سے متعلق ہوں ، کے بارے میں وہی رعایت برتی جاتی ہے، ہو '' خرورت میں دی جاتی ہے، بلکہ خودسیوطی کے بقول '' حاجت'' کی صورت میں دی جاتی ہے، بلکہ خودسیوطی کے بقول '' حاجت'' عمومی ہویا خصوصی ، بعض اوقات خرورت کے حکم میں ہوتی ہے۔

الحاجة قد تنزل منزلة الضرورة عامة

 ⁽۲) مختصر الروضة مع الشرح ۲۰۳۳–۲۰۹

⁽٣) "مالك"لابي زهره ٣٣٩

⁽۱) ضرورت، حاجت اور تحمين كي تشريح يحيي گذر چكى ہے

⁽٣) شرح مختصر الروضة ١٢/٣-١٢/٨ملخصاً

كانت او خاصة . (١)

اگران مصالح اورنصوص میں تعارض ہو؟

اخیر میں اس بات پر روشنی ڈالنی ضروری ہے کہ اگر ایک طرف الي مصلحت ہو جو مقاصد شريعت سے پوري طرح ہم آ ہنگ ہو، دوسري طرف كسي قضيه خاص ميس كوئي اليي نص موجود موجواس مصلحت برعمل کی اجازت نه دیتی ہو، تو نص اور مصلحت میں کس کو ترجیح حاصل ہوگی اور کس کونظرا نداز کیا جائے گا؟ اس پرفقہاء کے ان اصول بروشنی حاصل کی جاسکتی ہے، جو "قیاس" اور "نف" كورميان اختلاف ف متعلق ب،اوران كاخلاصه به بكه: ا) الی نصوص جوایے ذریعہ ثبوت کے اعتبار سے بھی یقینی ہوں اور اینے معنی ومقصود پر ان کی دلالت بھی بے غبار ہو ''مصلحت'' کےان ہے متعارض ہونے کی اول تو شاید ہی کوئی نظیر مل سکے ، لیکن اگر ایسی صورت پیش ہی آ جائے تو بمقابلہ ' نص'' مصلحت کونظر انداز کر دیا جائے گا ، اس سلسلہ میں صرف '' مجم الدين طوفى" كاشاذ قول ہے، جوقطعی نصوص كو بھى" مصالح" ك مقابلدروكرنے كى اجازت ديے ہيں۔(١)

۲) نص اینے ذریعہ ثبوت کے اعتبار سے یا معنی پر دلالت اورايغ مفهوم ميں وضاحت كے لحاظ مے قطعى نه ہو ، كلنى ہو، الیی صورت میں فقہاء کے تین نقاط نظر سامنے آتے ہیں۔

(الف) شوافع کا، که صرف اضطرار ہی کی صورت میں مصلحت کی بنا پرنص ہے کسی خاص جز ئیداور واقعہ کا اشثناء کیا جاسکتاہ۔

(ب) حنابله کا، که صلحت اس صورت میں بھی نا قابل قبول ہے، اس کئے کہ ان کے نز دیک حدیث ضعیف اور آثارِ

صحابہ ﷺ کوبھی قیاس پرتر جھ حاصل ہے۔

(ج) احناف اور مالكيه كاكه اليي صورت ميس مصلحت كي بنار بنصرف نص كے عموى تھم ميں استنائي صورتيں پيداكى جاسكتى بين بلكها كرنص كا ذريعة ثبوت ظني مو، مثلاً حديث خبر واحد مو، تواس کورک بھی کیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک مصالح کی بنایر'' نصوص'' میں اسٹناءاور تخصیص کی بات ہے تو اس کی مثالیں تو ان دونوں مکا تب فکر میں بہ کثرت موجود ہیں، جواحناف کے پہال''استحسان''اور مالکیہ کےنزویک "مصلحت مرسله" یا" سد ذریعه "وغیره کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں ، — اور جہاں تک نصوص کونظر انداز کرنے کی بات ہے تو اُصولی طور پراس کا اندازہ اس قاعدہ سے ہوتا ہے، جوشاطبی نے ابن عربی نے نقل کیا ہے کہ خبر واحد اگر شریعت کے قواعد میں سے کی قاعدہ کے خلاف ہوتو امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس رعمل جائز نہیں ، (٣) اوران میں سے اکثر احکام میں حنف بھی . مالكيد كے ہم خيال ہيں ، اور حقيقت بد ہے كديمي سيح ب،اس كئے كددمصلحت مرسلة كى وجد عمضوص احكام ساستثناء يا ثبوت کے اعتبار سے مفکوک اور معنی کے اعتبار سے مجمل ومبہم احادیث کو ترک کردینانص سے پہلو تہی نہیں ہے، بلکہ شریعت کے اسای، مقاصداوراس کےمسلم قواعد کوالی نصوص پرتر جیح ویتا ہے۔

ڈاکٹر محمد سعیدرمضان بوطی نے سے ثابت کرنے کی بڑی سعی کی ہے، (٣) كەائمة مجتهدين ميں ہے كوئى بھى كى بھى قتم كى نص كى موجود گی میں مصلحت کومعتر نہیں مانتے ، موصوف نے غالبًا ایساان تجدد پیندوں کی زبان بندی کی غرض سے کیا ہے، جوطوفی کے ایک قول شاذ كوبنياد بناكر منصوصات يريكس خطائنغ كهيردينا حاست بين،

⁽۱) الاشباه والنظائر ، للسيوطي الاعما وديكركت قواعد

⁽r) شرح مختصر الروضه ۲۱۲/۳، طوفی کی فکر مفصل رو، اورخود طوفی کے مسلک و شرب کے لئے ملاحظہ ہو: ضو ابطه المصلحة ۲۱-۲۰۲ (m) الموافقات ٣/٣٠-٢٣-٢٥

لیکن راقم سطور کاخیال ہے کہ نقس مصلحت کے مقابلہ میں '' نقط'' کو ترک کرنا اور ایک ایسی مصلحت جس سے شریعت کے کسی اساسی مقصود کی بیمیل ہوتی ہو، — کے مقابلہ کسی ایسی نقص کورٹ کرنا جو این ذریعیہ شبوت یا جمال وابہام کی وجہ سے قطعی نہ ہو، کے درمیان غیر معمولی فرق ہے۔(۱)

مم

مصر کے معنی شہر کے ہیں ، حنفیہ کے یہاں جعد کے درست ہونے کے لئے مصر ہونا ضروری ہے،اس ذیل میں سے بحث آتی ہے کہ مصر سے کیا مراد ہے؟ (تفصیل کے لئے دیکھئے: جعد)۔

مقراة

ممراة کا لفظ تصریب ما خوذ ہے، تصریب کے معنی جمع کرنے

والے جانورکو پیچنا ہوتا، چندروزاس کا دودھ نددو ہے پہاں تک کہاس

والے جانورکو پیچنا ہوتا، چندروزاس کا دودھ نددو ہے پہاں تک کہاس

کھن میں دودھ جمع ہوجاتا، جبخر پدار دودھ کی وافر مقدار دیکھا تو

زیادہ قیمت میں خرید نے کو تیار ہوجاتا، ایسے ہی جانورکو ''ممراة''

کہتے ہیں، کیونکہاس کا دودھ تھی میں گویا جمع کیا گیا ہے۔(۲)

رسول اللہ بھی نے ارشاد فر مایا کہاونٹ اور بکری کواس طرح

دودھ روک کرنہ ہی ہو، اگراس طرح فروخت کیا تو جوائے خریدے گا

اسے دودھ دو ہے کے بعد اختیار ہوگا، اگر پند ہوتو روک رکھی،

زیند ہوتو ایک صاع مجور کے ساتھ لوٹا دے، (۳) اس حدیث کی

روشی میں اس بات پراتفاق ہے کہاؤنٹی، گائے، بکری یا کی بھی مادہ

کا دودھ روک رکھنا تا کہ خریداردھوکہ کھا جائے حرام ہے، (۳) اور

اس پربھی اتفاق ہے کہاگر کسی کواس طرح دھوکہ دیا گیا تواہے معاملہ کورد کرنے کا اختیار ہوگا ،لیکن کیا خریدار جانور واپس کرتے ہوئے ایک صاع تھجور بھی واپس کرے گا، جبیبا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے (۵) یاخر پدوفروخت کے عام قانون کے مطابق خريدار كاصرف سامان واپس كردينا كافي موگا؟اس سلسله ميس فقهاء کا اختلاف ہے ، اکثر فقہاء کے نزدیک ایک صاع تھجور واپس کرے گا ،اورامام ابوحنیفہ ایک روایت کےمطابق امام مالک ،اور بعض مالکیہ کے نزویک صرف جانور کا واپس کردینا کافی ہے، دودھ کے بدلہ ایک صاع مجوروا پس کرنے کی ضرورت نہیں۔(١) احناف کا نقطہ نظریہ ہے کہاول تو دود ھاکتنا بھی استعال کیا ہو، اس کے بدلہ میں متعین طور پرایک صاع تھجور واپس کرنا شریعت ك اصول مكافات سے ہم آ ہنگ نہيں ؛ كيونكد أصول يہ ہے كه انسان دوسرے کی جو چیز استعمال کرے ، یا تو وہی واپس کرے یا اس کی قیمت، سامان کم جو یازیاده لیکن واپس کیا جائے ایک صاع، یہ عام اصول کے خلاف ہے ، دوسرے خریدار کو جانور کے جس دودھ سے اس نے فائدہ اٹھایا ہے، اس کا معاوضہ ادا کرنے کی حاجت ہی نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مخص نقصان کا ذمدوار ہوگا، وبي نفع كا بھي حق دار ہوگا المخواج بالضمان، (٤) تواگریہ جانورخر بدار کے یہاں ہلاک ہوگیا ہوتا تو ظاہر ہے کہ بیہ خریدار کا نقصان ہوتا ، البذا جانور کے دودھ پر بھی اس کاحق ہونا چاہے ،اوراس کااس برکوئی معاوضہ واجب نہیں ہونا جاہے ،رہ گیا حدیث میں ایک صاع تھجور دینے کا تھم ،تو پہتھم بہطور دیانت و تقویٰ کے طور یر ہے، (۸) لیعنی چونکہ خریدار نے ایک ایسی چیز سے

⁽۱) میمقالدسه مابی: صفا،حیدر آباد کے خصوصی شاره ' فقد اسلامی، اصول، خدیات اور تقاضے' میں طبع ہواتھا

⁽٣) مسلم عن ابي هريره ٣/٢

⁽۵) مسلم عن ابني هريره ٣/٢

⁽٤) ابوداؤد، صيث تمر ٨٠ ٣٥، باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله الخ

⁽۲) شرح نووی علی مسلم ۳/۲

⁽٣) شرح نووي على مسلم ٣/٢

⁽۲) شرح نووی علی مسلم ۳/۲

⁽٨) فيض الباري ٢٣١/٣

فائدہ اٹھایا ہے جو مال اس کی ملکیت نہیں رہی ،اس لئے کچھ کھجور اصل مالک کو پیش کردے۔واللہ اعلم

مضاجعت (ایکساتھسونا)

ضحع (''ض''اور''ج''پرزبر) کے معنی زمین پر پہلور کھنے
کے ہیں،(۱)ای سے''مضاجعت''کالفظہ جس کے معنی ہیں، دو
آدمی کا ایک ساتھ لیٹنا،خواہ دومر دہویا دوعور تیں یا ایک مر داورا یک
عورت، ظاہر ہے اس طرح دوآ دمیوں کا سوائے میاں ہوی کے سونا
تو حرام ہے، ہی،خود حدیث شریف میں صراحنا اس کی ممانعت آئی
ہے، صحابی رسول حضرت ابور بچانہ کی سے مروی ہے کہ آپ کی ا
نے دومر دوں اور دوعور توں کے درمیان کی ساتر کے بغیر'' مکامعہ''
سے منع فر مایا، مکامعہ سے مرادا یک دوسرے سے ہم آغوش ہونا اور

ساتر لباس کے ساتھ بھی عمر شعور کو پہنچنے کے بعد ساتھ سونا مروہ ،اوراڑ کوں اوراڑ کیوں کا بستر الگ کردینا ضروری ہے، چنا نچہ حضرت عبداللہ ابن عمر و ﷺ سے مروی ہے کہ بچوں کی عمر سات سال ہوجائے تو انھیں نماز کا حکم دواور دس سال کی عمر کو پہنچ جا ئیں تو نماز کے لئے ان کی سرزنش کرواوران کے بستر الگ کردو۔

مضاربت

مضاربت، ' ضرب' سے ماخوذ ہے، ضرب کے اصل معنی تو مارنے کے ہیں، لیکن عربی زبان میں بعض حروف کے اتصال کی وجہ سے معنی میں تغیر بھی واقع ہوتار ہتا ہے، اس لحاظ سے ضرب کے معنی بعض دفعہ حصہ لگانے اور حصہ دینے اور بعض اوقات چلنے اور سفر کرنے کے بھی آتے ہیں، مضاربت کا معاملہ دو فریق کے سفر کرنے کے بھی آتے ہیں، مضاربت کا معاملہ دو فریق کے

درمیان وجود میں آتا ہے، اور دونوں منافع کے حصد دار ہوتے ہیں،
یا مضار بت تجارت کا ذریعہ ہوتی ہے، اور تجارت کے لئے عام طور
پر سفر کی ضرورت پیش آتی ہے، انھی مناسبتوں سے اس معاملہ کو
مضار بت کہاجا تا ہے۔

اصطلاح میں مضاربت یہ ہے کہ سر مایددار کسی شخص کو اپنا مال تجارت کی غرض ہے دے ، تا کہ نفع میں مقررہ تنا سب کے مطابق دونوں شریک ہوں ، اس طرح مضاربت میں ایک فرف سے مال اور دوسر فریق کی طرف سے عمل اور محنت پائی جاتی ہے ، ھی شر کہ بیمال میں جانب و عمل میں جانب ، (۳) مضاربت کو' قراض' اور 'معاملہ' کھی کہا جاتا ہے ، علماء عراق کے یہال زیادہ تر ''مضاربت' اور فقہاء تجاز کے یہال عموماً ''قراض' کی تجیر مروج ہے۔ (۳)

ثبوت

اہل علم نے شریعت میں مضاربت کے جواز اور ثبوت پر یوں
تو بعض آیات قر آنی ہے بھی استدلال کیا ہے، اوران آیات کا ذکر
کیا ہے جن میں مطلق تجارت ، کب معاش ، اور کسب معاش کی
غرض سے سفر کا ذکر ہے ، (۵) لیکن میرے ناقص فہم میں ان آیات
سے مضاربت پر استدلال بہت دورا ذکار محسوس ہوتا ہے ، زیادہ
سے زیادہ ان آیات سے استینا س ہی کیا جا سکتا ہے۔

البتہ بعض روایات میں مضار بت کا ذکر موجود ہے، حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ نے ایک عبداللہ ابن عباس ﷺ نے ایک صاحب کومضار بت کے طور پر مال دیا ، اور شرط لگائی کہ اس مال کو لے کرنہ سمندر کا سفر کریں گے ، نہ کسی وادی میں قیام کریں گے اور

⁽r) و كييخ: نصب الرايه ٢٥٧-٥٤٨

⁽٣) كنزالدقائق على هامش البحر ٣١٣/٧

⁽١) القاموس المحيط ٩٥٤

⁽٣) مسند احمد ١٨٠/٢

⁽۵) و يكفي بدائع الصنائع ۲۹/۲

نهاس پیے سے جانورخریدینگے،اگرمضارب نے ایبا کیا تو وہی اس كاذمددار بوكا، پر حضور بلك كسامناس معامله كوركها، آب بلك نے اس معاملہ کو جائز قرار دیا،اس کوطبرانی نے روایت کیا ہے،لیکن اس میں ابوجارود اعمی نامی ایک ایسے راوی آئے ہیں ، جن کوبعض محدثین نے نہایت جھوٹا اور قابلِ ترک قرار دیا ہے، (۱) ای طرح حفرت صهیب سے مروی ہے کہ تین چیزوں میں برکت ہے، ادھار فروخت، مقارضہ یعنی مضاربت ،اور گھریلواستعال کے لئے گيهول اور جو كوملا كرركهنا ، (٢) كيكن اس حديث مين بھي صالح بن صہیب نامی راوی مجہول ہیں ، (٣) —اس لئے حقیقت پہ ہے کہ اس سلسلے میں کوئی سیح روایت شایدموجودنہیں ،لیکن اہل سیرقریب قریب اس برمتفق ہیں کہ آپ اللے کو حضرت خدیجیہ نے اپنا مال مضاربت کے لئے دیا تھا،اورغز وہ بدر کے موقعہ سے ابوسفیان کا جو تجارتی قافلہ شام گیا تھا،اس سلط میں بھی اہل سرکابیان موجود ہے کہ مکہ کا کوئی گھر ایسانہیں تھا، جس نے اپنا تجارتی سرماییان کے حوالدندكيا موءاس معلوم موتاب كمربول ميس اسلام سے يملے مضاربت كالصورموجود تها، اگرمضاربت مين شرعاً كوئي قباحت ہوتی ، تو رسول اللہ ﷺ نے جیسے زمانہ جا ہلیت کی خرید وفروخت ك يحض طريقو ل ومنع فرمايا ، ضرورتها كه آب على في اس كوبهي منع فر مایا ہوتا ،اس لئے یہ بجائے خود اسلام میں مضاربت کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔

ای لئے مضاربت کے جائز ہونے پر علامدابو بکر بن منذر نے فقہاء کا اجماع نقل کیا ہے، (٣) حضرات صحابہ اور بیتم اور بیت المال کے مال میں مضاربت ثابت ہے، اور بقول علامہ کاسانی عہد نبوی کھیا ہے آج تک ہر عہد میں مضاربت پر

مسلمانوں کا تعامل رہا ہے، جواس پراجماع کی دلیل ہے۔ (۵)
حقیقت ہے ہے کہ مضار بت میں بڑی مصلحت ہے، اور اس
میں مالداروں اور غرباء دونوں کا نفع ہے، اللہ تعالی نے اپنے
بندوں میں نعتوں اور صلاحیتوں کی تقییم فرمائی ہے، بعض لوگ ہیں
ہداللہ نے ان کو دولت وثر وت سے سرفراز فرمایا ہے، لیکن ان میں
تجارت اور کا روبار کی صلاحیت اور لوگوں سے موثر رابطہ کا شعور اور
تجربہ نہیں ، اور بعض حفرات کے اندر تا جرانہ سوجھ بوجھ اور
کاروباری صلاحیت تو ہے لیکن سرمایہ ہیں ہے، اس کے نتیجے میں
اگرید دونوں طبقے ایک دوسر سے سے مددنہ لیں توایک کی دولت اور
دوسر سے کی صلاحیت بیکار رہے گی اور ضائع ہوگی ، اور اگر ایک
دوسر سے کے ساتھ مل کر کام کریں تو ان دونوں کو بھی نفع ہوگا ، اور
بخشیت مجموعی قوم اور ساج کو بھی ان کے فوائد ہوں گے ، اس لیے
شریعت نے مضار بت کو جائز رکھا۔

اركاك

دوسرے معاملات کی طرح مضاربت بھی ایجاب وقبول کے ذریعے منعقد ہوتی ہے، یعنی ایک کی طرف سے اس معاملہ کی پیش خش ہو، اور دوسرااسے قبول کرے، ایجاب وقبول یا تو مضاربت، معاملہ، یا مقارضہ کے صرح کی لفظ سے ہو، یا کسی بھی الی عبارت سے مضاربت کا مفہوم ادا ہوتا ہو، چیسے کہے، کہ یہ مال، اور اس میں جو پچھاللہ تعالیٰ نفع عطافر مائے، اس کا آ دھایا تہائی، یا کوئی اور شاسب مقرر کرے، کہ وہ مجھے دے دو، (۲) سرمایہ لگانے والے کو رب المال، اس مال سے تجارت کرنے والے عامل کو مضارب، سرمایہ کارکی طرف سے دیئے جانے والے بنیا دی سرمایہ کورائس

⁽۱) مجمع الزوائد ١١١٢

⁽٣) تعليق الاعظمى بحوالة زوائد ابن ماجه ، حوالة سابق

⁽۵) بدائع الصنائع ۲/۹۷

⁽٢) ابن ماجه ٣٣/٢، باب الشركة والمضاربة

⁽٣) الاجماع ١٢٣٠ كتاب المضاربة

⁽٢) بدائع الصنائع ٢/٩٧

المال اوراس پر حاصل ہونے والے نفع کورئ کہا جاتا ہے۔ ورست ہونے کی شرطیس

بعض شرطین معاملہ کے دونوں فریق ہے، بعض سرمایہ ہے،
اور بعض اس کے نفع ہے متعلق ہیں، سرمایہ کارایک سے زیادہ بھی
ہو سکتے ہیں، جیسے چند آ دی مل کر کسی کے پاس مضار بت کے لئے
سرمایہ حوالہ کریں، مضارب بھی ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں، یعنی
ایک شخص مشتر کہ طور پر ایک سے زیادہ آ دی کو تجارت کے لئے
سرمایہ حوالہ کرے، (ا) اس سے معلوم ہوا کہ موجودہ انوسٹمنٹ
کمپنیاں جو مختلف لوگوں سے سرمایہ حاصل کر کے اپنی صلاحیت کو
استعال کرتی ہیں، اور اس پرنفع حاصل کرتی ہیں یہ صورت جائز ہے،
اورقانون مضار بت کے دائرہ ہیں آتی ہے۔

مضاربت کے سیح ہونے کے لئے درج ذیل شرطیں ہیں:

ا) معاملہ کے دونوں فریق اس بات کی صلاحیت رکھتے
ہوں کہ وہ کسی کو وکیل بنائیں اور خود وکیل بن سکیں ، اسی لئے
مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان بھی مضاربت ہوسکتی ہے، کیونکہ بیہ
ایک دوسرے کے وکیل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔(۲)

۲) سرماییکار نے مضاربت کے لئے جومال دیا ہو،جس کو اصطلاح میں رأس المال کہتے ہیں ، وہ درہم و دینار اور مروج کرنی کی صورت میں ہو، دوسرے سامان چاہے ،منقولہ ہوں یا غیر منقولہ ، جیسے مکان اور کپڑا وغیرہ ان کومضاربت کا سرمایہ نہیں بنایا جاسکتا — امام ابوصنیفہ اور امام ابویوسف سے نزد یک تو سونے اور چاندی ہی کا سکہ ضروری ہے، دوسری کرنی مضاربت کا سرمایہ نہیں بن علی سے ، دوسری کرنی مضاربت کا سرمایہ نہیں بن علی سے ، دوسری کرنی مضاربت کا سرمایہ نہیں بن

کرنی کے علاوہ دوسری اشیاء پیس مضاربت کی صورت اس طرح ہو عتی ہے، کہ مضارب کو سامان دے، اور کے کہ اے کرنی سے فروخت کر دواور ای سے مضاربت کرو، تو بیصورت جائز ہے، لو دفع الیہ عرضا او عبدا فقال بعه و اقبض ثمنه و اعمل به مضاربة فباعه بدر اهم او دنانیر و تصرف فیها جازت المضاربة ، کذا فی محیط السرخسی ۔ (٣)

۳) مضاربت کا اصل سرمایی معلوم و متعین ہو، تا کہ یہ بعد بیس نزاع کا باعث نہ ہو، چاہے زبان سے تعین کی جائے ، یا اشارہ سے متعین کر دیا جائے ، تاہم اگر بعد میں سرمایی مقداریا اس کی نوعیت و کیفیت کی بابت فریقین کے درمیان اختلاف ہو جائے ، اور کوئی ثبوت اس سلسلے میں موجود نہ ہوتو قتم کے ساتھ مضارب کی بات معتبر ہوگی ۔ (۵)

۳) بیرسرمایدنفتر جو، نه که دین ، مثلاً الف کے ' ب' پر دس برارروپے تھے، ' الف' نے ' ' ب' سے کہا کہ ای دین میں جو تہارے ذمہ ہے ، مضاربت کرواورای میں مضاربت کی ، توبیہ مضاربت فاسد ہوگی۔ (۱)

۵) یہ بھی ضروری ہے کہ صاحب سرمایہ سرمایہ کو مضارب کے حوالہ کردے، اوراس کے قبضہ میں دیدے، تاکہ اس کے تصرف میں کوئی مانع باقی نہ رہے، (۱) البتہ حنا بلہ کے نزد یک صاحب سرمایہ اس پراپنا قبضہ برقر اررکھ سکتا ہے۔ (۸)

۲) نفع میں یہ بات ضروری ہے کہ مضارب اور سرمایہ کاردونوں کی نفع میں شرکت ہو، کیونکہ اگر تمام نفع کی شرط سرمایہ دار کے لئے لگادی جائے ، تو بیہ معاملہ بضاعة کا ہوگانہ کہ مضاربت کا،

⁽۲) هندیه ۲/۱۸

⁽٣) حوالة سابق

⁽٢) بدائع الصنائع ٢٣٨٦

⁽٨) الفقه الاسلامي وادلته ١٨٣٧/٨

⁽۱) هندیه ۱۹۲/۳

⁽۳) هنديه ۱۸۳۶

⁽۵) حوالة سابق

⁽٤) بدائع الصنائع ٢٨٨

اور نفع ونقصان مکمل طور پرسر ماید کار سے متعلق ہو جائے گا، اوراگر
پورا نفع مضارب کے لئے طے کر دیا جائے ، تو بیسر مایداس پرقرض
ہوگا، اور نفع ونقصان ای سے متعلق ہوگا، (۱) اوراگر اصل سر ماید میں
سے بھی مضارب کو دینا طے کیا گیا، تو مضار بت کا معاملہ فاسد ہو
جائے گا، (۲) اس لئے ضروری ہے کہ نفع میں دونوں فریق کی
شرکت ہو، اور سر ماید پرسر ماید کارکی تنہا ملکیت باقی رہے۔

2) یہ بھی ضروری ہے کہ سرمایہ کار کے لئے نفع کی قطعی مقدار جیسے ایک ہزار، دو ہزار متعین نہ کر دی جائے ، بلکہ نفع کا تناسب متعین کیا جائے مثلاً نفع کا نصف، چوتھائی، تہائی وغیرہ ۔ (۲)

شرطلكانا

مضاربت ہے ایک اہم مسکہ شرائط کامتعلق ہے، مضاربت میں ایک شرط کا لگانا کہ جس نفع مستعین باتی ندر ہے، یا نفع میں دونوں فریق کی شرکت باتی ندرہ پائے ، مضاربت کے معاملہ کو فاسد کر دیتی ہے، اور اگر اس طرح کی شرط تو نہیں لگائی لیکن الیک شرط لگائی جومضاربت کے اصول کے خلاف ہو، تو معاملہ درست ہوگا، اور خود شرط فاسد ہوجائے گی، مثلاً سرمایہ کارنے کہا کہ نفع کا تہائی حصہ اور مزید ایک ہزار روپے تہمیں ملاکریں گے، تو مضاربت جائز ہوگی ، نفع کا ایک تہائی حصہ مضارب کو ملے گا ، اور ایک ہزار ویے کی شرط نامعتبر ہوگی۔ (۴)

حكم

مضاربت پر کیا تھم اور اثر مرتب ہوگا؟ اس سلسلے میں حاکم شہید کی کتاب'' الکافی'' کے حوالے سے بڑا جامع بیان فقہاء نے نقل کیا ہے، اور وہ یہ کہ مضارب ابتدائی مرحلہ میں حب تک کداس

نے سر مایہ بین تصرف نہیں کیا ہو، ابین کا درجہ رکھتا ہے اور سر مایہ کی نبیت ہے اس پر وہی احکام جاری ہوں گے، جو امانت پر جاری ہوتے ہیں ، پھر جب مضارب نے اس پر تصرف کیا ، تو اس کی حیثیت اس مال بیں وکیل کی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے نفع دیا، تو وہ اس نفع میں متعینہ تناسب کے مطابق شریک تصور کیا جائے گا، اگر کسی وجہ سے مضاربت کا معاملہ فاسد ہوگیا ، تو وہ اس میں اجیر ہوگا ، قرار پائے گا، اگر مضارب نے سر مایہ کار کی ہدایت کی خلاف ورزی قرار پائے گا، اگر مضارب نے سر مایہ کار کی ہدایت کی خلاف ورزی کی حالانکہ اس کوشر عالی سر مایہ کار کی ہدایت کی خلاف ورزی کی حالانکہ اس کوشر عالی معاملہ میں اس کے حکم کے خلاف ورزی کی حالات نہیں تھی ، تو اب مضارب اس سرمایہ کی نبیت سے کی اجازت نہیں تھی ، تو اب مضارب اس سرمایہ کی نبیت سے غاصب تصور کیا جائے گا۔ (۵)

مضاربت میں اگر اصل سرمایہ میں بھی نقصان ہوجائے ، تو یہ نقصان سرمایہ کار کا ہوگا ، (۲) تاہم یہاں اس امرکی وضاحت مناسب ہوگی کہ اگر دو اشخاص کے درمیان مسلسل تین سال مضاربت کا معاملہ جاری رہا ، پہلے اور دوسر سے سال علی الحساب نفع کی تقسیم عمل میں آئی ، اور تیسر سے سال بجائے نفع کے نقصان ہوگیا ، تو یہ سہ سالہ مدت ایک ہی معاملہ مضاربت کی ہے، لہذا تیسر سے سال جونقصان ہوا ، پہلے اس نقصان کی تلافی گذشتہ دوسال کے نفع سال جونقصان ہوا ، پہلے اس نقصان کی تلافی گذشتہ دوسال کے نفع سے کی جائے گی ، پھراگر اس سے بھی نقصان کی تلافی نہیں ہوئی تو اصل سرمایہ سے نقصان کی تلافی ہوگی۔

مضاربت کی دونشمیں

مضار بت میں ایک اہم مسئلہ ہیہ کے مضارب کواس سرمایہ میں کن تصرفات کا حق حاصل ہوگا؟ اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے،

⁽۲) هندیه ۲۸۷/۳

⁽۳) هندیه ۱۸۸ – ۲۸۷

⁽١) وكيح : كنز الدقائق مع البحر ٢٦٣/٧

⁽۱) هندیه ۱۸۵/۳

⁽٣) بدائع الصنائع ١٨٥/١

⁽۵) هنديه ۲۸۳/۸ كنز على هامش البحر ۲۹۳/۷

کہ مضار بت کی دو تشمیں ہیں ، مضار بت مطلقہ ، مضار بت مقیدہ ، مضار بت مطلقہ ، مضار بت مقام ، مضار بت مطلقہ ، مضام ، مقام کی کیفیت ، اور کس سے معاملہ کرنا ہے؟ اس کی وضاحت اور قید کے بغیر مال حوالہ کردیا جائے۔

مضاربت مقیدہ ،اس کے مقابل ہے، کداس میں کی خاص عمل ، جگہ ، وقت وغیرہ کی قیدر کھی جائے۔(۱) مضاربت مطلقہ میں مضارب کے تصرفات

مضاربت مطلقہ کے سلسلے میں اصول ہیہ ہے، کہ مضارب کے تصرفات اپنے تھم واٹر کے لحاظ سے تین قتم کے ہوں گے، ایک وہ تصرفات جن کا مضارب مطلق مضاربت کی وجہ سے مجاز ہوتا ہے، ان میں خود خرید وفر وحت کرنا جہال ضرورت ہود ہاں دوسروں کوخرید وفر وخت کا وکیل بنانا، رئین رکھنا، اور خودرئن لینا، کراہیہ پرلگانا کسی کو مزدور رکھنا، کسی کے پاس بطور امانت رکھنا، کسی کو مال حوالہ کرنا کہوہ خود نفع کئے بغیر اس کوفر وخت کرد ہے، جس کو فقہ کی اصطلاح میں دورنیا کئے ہیں، سمندریا خشکی کا سفر کرنا وغیرہ۔(1)

مضارب نقد بھی فروخت کرسکتا ہے، اور ادھار بھی، (٣) اگر مضارب نے کوئی چیز، اتنی زیادہ قیمت میں خرید کی یا اتنی کم قیمت میں فروخت کردی جو باعث نقصان ہے، اور ایسادھوکہ نا قابلِ قیاس ہے، (لایتغابن فیہ الناس) تو امام ابو حیفہ گئے نزد یک تواس کا بیہ تصرف بھی درست سمجھا جائے گا، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزد یک اس کا بی تھرف درست نبیس ہوگا، اور ای پرفتوی ہے، (٣) یہی رائے مالکیہ، شوافع اور حنا بلہ کی بھی ہے۔

مضارب کسی اور سے مضاربت کرے

بعض تصرفات وہ ہیں کہ آ دمی محض مضار بت سے ان کا ما لک

نہیں ہوتا، بلکہ اس وقت مالک ہوتا ہے، جب کہا جائے کہتم جو بھی مناسب مجھو کرو، اذا قیل لہ اعمل بر أیک، مثلاً میں کہ وہ کی اور کو بچی مال مضاربت کی غوض سے دے یا اس مال میں کسی اور سے شرکت کا معاملہ کرلے، یا مضاربت کا مال اپنے یا دوسرے کے ساتھ خلط کرلے۔ (۵)

ان میں خاص طور پر بیمسکد بہت اہم ہے کہمضارب خود مال مضاربت کوسی او مخض کومضاربت پردے، بددرست موگا، یانہیں؟ حفیہ کے یہاں ای صورت میں اس کی گنجائش ہوگی ، جب سرماییہ کارنے اس کواپنی صواب دید برتصرف کا مکمل اختیار دے دیا ہو، اس كے بغيرس مايينودمضارب كومضاربت يرلكانے كاحق حاصل ندموگا۔ تاہم اگرمضارب نے مالک کی اجازت کے بغیرمضاربت پر لگاہی دیا ، تو اس کا کیا تھم ہوگا ؟ - حفیہ کے یہاں جب تک دوسرے مضارب نے مال میں تصرف نہیں کیا ہو، اس وقت تک يہلا يعنى اصل مضارب اور دوسرا يعنى يہلے مضارب سے مال لينے والا ضامن نبيس ہوگا، جب دوسرا مضارب اس مال ميں تصرف كر دے تواب ضان واجب ہوگا، پھراس ضان میں بھی سے تفصیل ہے کداصل صاحب سرمایدونوں میں ہے کی بھی مضارب سے ضان كامطالبة كرسكتا ب، اگريبليمضارب سے وہ صان وصول كرلے، یعنی ایناراً س المال اس سے وصول کر لے ، تو اس اصل مضارب اور دوسرے مضارب کے درمیان مضاربت کا معاملہ مجمح قراریائے گا،اور نفع حسب معاہدہ دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

اورا گرسر مایددار نے دوسرے مضارب کوضامن بنایا اوراس سے اپناسر مایدوصول کیا ، اور دوسرے فخص نے پہلے مضارب سے ادا کئے ہوئے پینے وصول کر لئے ، تو پہلے اور دوسرے کے درمیان

⁽۲) هنديه ۱۹۳/۳

⁽٣) هندیه ۲۹۳/۳

⁽۱) بدائع الصنائع ۲/۲۸

⁽۳) هندیه ۲۹۳/۳

⁽۵) الفقه الإسلامي ۱۵۵۸۸

معاملہ درست ہوگا ، اور حسب معاہدہ نفع دونوں برتقیم ہوگا ، البتہ یہ نفع دوسرے کے لئے تو پاک وطال ہوگا ، پہلے کے لئے نہیں۔(۱)
دوسرے فقہاء کواس تفصیل کے بعض نکات پر اختلاف ہے ،
اس پر تو سبحی متفق ہیں کہ مضارب کا بلا اجازت اس مال کو دوسروں
سے مضاربت پر لگانا جا بڑنہیں ، البتہ مالکیہ کہتے ہیں کہ اس صورت
میں دوسرے مضارب کے عمل سے جو نفع حاصل ہوا ہو ، وہ نفع ما حسب سر مایہ اور دوسرے مضارب کے درمیان تقیم ہوگا ، اور شوافع کے نزد یک اس صورت مضارب کو کوئی نفع نہیں مضارب کے درمیان ہی جمجی جائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کو درمیان ہی جمجی جائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کو کوئی عائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کو کوئی عائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کو کوئی کوئی جائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کوئی کی مروجہا جرت ادا کی جائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کوئی کی مروجہا جرت ادا کی جائے گی ، البتہ دوسرے مضارب کوئی کی مروجہا جرت ادا کی جائے گی ۔ (۱)

جوتصرفات بلاصراحت جائز نهيس

تیرے قتم کے تصرفات وہ ہیں ، کہ جو اُن تصرفات کی صراحت اوران کو نامزد کئے بغیر جائز نہیں ، ان تصرفات میں قرض دینا ، قرض لینا ، ہبہ کرنا ، اور صدقہ وغیرہ ہے ، (۳) — کیونکہ اس طرح کے تصرفات میں یا تو کاروباری پہلو سے نقصان یقینی ہے ، یا اس کا کافی امکان ہے۔

جوتصرفات صراحت کے باوجودمعترنہیں

بعض تصرفات ایسے بھی ہیں کداگر سرمایہ کارنے اسکی اجازت دی ہو یا ان کا حکم دیا ہو، پھر بھی وہ تصرفات جائز نہیں ، جیسے مردار ، خون ، شراب ، خزیر ، وغیرہ کوخریدنا ، (۴) کیونکہ بیشریعت کی نگاہ

میں مال ہی نہیں ہے، اور کوئی مسلمان ان کی خرید وفروخت کا مجاز ہی نہیں ہے، لہٰذا اُلی چیز کا خریدنا گویا اس مال کوضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔

مقيدمضاربت

مضار بت کے ساتھ قید وقد ید کی مختلف صور تیں ہو کئی ہیں :

۱) کسی خاص جگہ کی تحدید ، مثلا اس مال سے شہر دبلی میں تجارت کی جائے ، اس شرط کی افا دیت ہے ، کیونکہ امن اور خطرات اور گرانی اور ارزانی کے اعتبار سے مختلف شہروں کے حالات مختلف ہوتے ہیں ، مضار ب کوحت نہیں ہوگا کہ وہ خود مالی مضار بت کوشہر سے باہر لے جائے یا کسی اور کے ذریعہ بھیجے ، اب اگر اس نے شرط کی خلاف ورزی کی ، اور دوسری جگہ مال لے گیا، تو وہ اس کا ضامن ہوگا ، اور جو پچھاس نے خرید و فروخت کی ہے ، اس کا نفع و نقصان خود اس کی ذات سے متعلق ہوگا ، اور اس پر واجب ہوگا ، کہ جو پچھائی جو اس کے حاصل ہوا ہے ، اسے صدقہ کردے ، بیرائے امام ابو صنیفہ اور امام محرشی ہے ۔ (۵)

7) مضاربت میں اشخاص وافراد کی تعین کردی جائے، مثلاً تم یہ مال فلاں شخص ہی سے فروخت کرویا فلاں شہر والوں ہی سے فروخت کرو، دوسرول سے فروخت نہ کرنا، تو یہ شرط بھی معتبر ہوگی، کیونکہ بعض لوگ معاملات میں معتبر اور قابل بھروسہ ہوتے ہیں، اور بعض لوگ قابل بھروسہ نہیں ہوتے، (۲) مالکیہ اور شوافع کے نزدیک اس شرط کا اعتبار نہیں۔(۷)

س) مضار بت میں مال کی نوعیت متعین کردی جائے ،
 مثلاً اس سرمایہ سے گیہوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کیا جائے ، بیہ

 ⁽۲) الفقه الاسلامي وادلته ١٠٠٨

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٨٩

⁽۲) هندیه ۳۹۸/۳،بدائع الصنائع ۲/۰۰۱

⁽۱) هنديه ۱۹۹۶

⁽m) ويكي :بدائع الصنائع ٢٠٠١، هنديه ٢٩٣٨

⁽٥) هنديه ٣٩٨/٣،بدائع الصنائع ٢٩٩٦

⁽٤) الفقه الاسلامي وادلته ٣/٣/٨

شرط بھی معتبر ہوگی ،اس لئے کہ بعض اشیاء کی تجارت بمقابلہ بعض اشیاء کے زیادہ نافع ہوتی ہے۔(۱)

۳) مضاربت کے ساتھ مدت کی تحدید کردی جائے ،
جیسے کے ، ایک سال تک تجارت کی اجازت ہے ، بیصورت بھی
حفیہ اور حنابلہ کے نزدیک جائز ہے ، مالکیہ اور شوافع کے نزدیک
مدت کی تحدید درست نہیں ، کیونکہ بعض اوقات متعینہ مدت کا روبار
کے نتیجہ خیز ہونے کے لئے کافی نہیں ہوتی ، (۲) حفیہ اور حنابلہ کے
پیش نظریہ ہے کہ مضاربت ایک طرح کا اجارہ ہے ، مصارب گویا
صاحب سرمایہ کا اجر ہوتا ہے ، اور اجارہ ایک مقررہ محدود مدت کے
لئے ہوتا ہے۔

مضار بت میں وقت کی اس طرح کی تحدید بھی حنیہ کے یہاں درست ہے کہ بعض ایام میں بیچنے کی اجازت دی جائے ،اور بعض ایام میں بیچنے کی اجازت دی جائے ،اور بعض ایام میں نہیں ، جیسے آج اور پرسوں بیج سکتے ہو،کل اور ترسوں بیچنے کی اجازت نہیں ۔(۳)

مضاربت میں شرائط وقیود کے سلیے میں اصول یہ ہے کہ اگر قید کی اعتبارے معاملہ کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہے، تو اس کا اعتبار ہوگا، کیونکہ آپ کی نے فرمایا کہ مسلمان اپنی تسلیم شدہ شرطوں کے پابند ہیں، المسلمون عند شروطهم . (م) علامہ کا سانی نے اس سلیلے میں لکھا ہے: الاصل فیہ أن القید إن کان مفیدا یشبت . (۵)

مضارب كحقوق

مضاربت میں مضارب کاحق دو ہے، ایک تو نفع میں مقررہ

حصہ کے مطابق سا جھے داری جس پرتمام فقہاء کا اتفاق ہے، لیکن نفع سے مضارب کا حق تقیم کے بعد یعنی معاملہ ختم ہونے اور سرمایہ کار کا اپنا اصل سرمایہ واپس لینے کے بعد متعلق ہوگا، نفع حاصل ہوتے ہی اس کے لئے اپنا حصہ لینا درست نہیں، مثلاً کسی کاروبار میں ایک ہزار نفع ہوا، اصل سرمایہ ابھی سرمایہ کار نے نہیں لیا، اور وہ مضارب ہی کے ہاتھ ہیں زیر معاملہ رہا، اسی درمیان ہزار روپ مضارب ہی کے ہاتھ ہیں زیر معاملہ رہا، اسی درمیان ہزار روپ سے زیادہ کا نقصان ہوگیا، یا اصل سرمایہ اتنی مقدار ضائع ہوگیا، تو اب وہ نفع کی تقسیم کا لعدم ہوجائے گی، اور پہلے اس نقصان کی تلافی کی جائے گی، اور پہلے اس نقصان کی تلافی کی جائے گی، اور پہلے اس نقصان کی تلافی کی جائے گی، اور پہلے اس نقصان کی تلافی کی جائے گی، اور پہلے اس نقصان کی تلافی کی جائے گی، اور پہلے اس نقصان کی تلافی کی جائے گی، اس کے بعد نفع بچتا ہے تو قابل تقسیم ہوگا۔ (۱)

مضارب کا دوسراحق سفر کرنے کی صورت سفر کے اخراجات اور مضارب کا نفقہ ہے، جس میں کھانا، کپڑا، بستر ، سواری، روشی، کپڑا دھلائی، وغیرہ کے اخراجات شامل ہیں، اپنے شہر میں رہتے ہوئے مضارب کا نفقہ مالی مضارب کا نفقہ مالی مضارب کا نفقہ مالی سفر کا نفقہ ہیں ہے محسوب ہوگا، اگر نفع نہ ہوا ہوتو پھر اصل سرمایہ میں سے ، (ے) امام شافعتی کے نزدیک مضارب کا نفقہ مالی مضاربت میں سے نہیں دیاجائے گا جا ہے سفر ہویا حضر، یہی رائے مضارب میں سے مالکیہ اس مسئلہ میں حفیہ کے ہم خیال ہیں۔ (۸)

سرماییکاری کاحق

سرمایہ کارکاحق ظاہر ہے کہ نفع ہے متعلق ہے، کہ اگر نفع ہوتو مقررہ شرط کے مطابق وہ اپنا نفع حاصل کر لے، اگر کوئی نفع نہیں ہوا تو مضارب پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ (۹)

⁽r) بدائع الصنائع ٢/٩٩٠ الفقه الاسلامي ٨٦٣/٣

⁽٣) بخارى، مديث تم ٢٢٤٣ كتاب الاجارة

⁽۱) هندیه ۳۲۱/۳

⁽٨) بداية المجتهد ٢/٠٣٠، الفقه الاسلامي و ادلته ١٩٥٨ (٨)

⁽۱) بدائع الصنائع ۲/۹۹

⁽٣) بدائع الصنائع ٢/٩٩

⁽۵) بدائع الصنائع ۲۸/۹

⁽٧) بدائع الصنائع ٢/١٠٥-١٠٥

⁽٩) بدائع الصنائع ٢١٠٨٠

مضاربت فاسد ہوجائے

اگرمضار بت فاسد ہو جائے تو مضارب کے لئے سرمایہ میں کی تقدار ہے، کی تقرف جائز نہیں اور نہ وہ نفع یا اخراجات سفر کا حقدار ہے، بلکہ اس کواپنی مدت کارکی اُجرت (اُجرت مثل) ملے گی ، اور اگر اس کے تصرف سے کچھ نفع حاصل ہوا، تو یہ پورا نفع سرمایہ کارکا ہوگا۔ (۱) مضار بت عقد لا زمنہیں؟

مضاربت کا معاملہ فریقین میں ہے کسی کے لئے لازمی نہیں ہوتا ہے، فقہ کی اصطلاح میں ہے ' عقد غیر لازم' ہے، سرمایہ کاریا مضارب یک طرفہ طور پر معاملہ کوختم کرسکتا ہے، لیکن دوباتوں کا پایا جانا ضروری ہے، اول ہی کہ دوسرے فریق کو معاملہ کے ختم کئے جانے کی اطلاع ہوجائے، دوسرے مضاربت کا بنیادی سرماییاں وقت وقت کرنی کی صورت میں موجود ہو، اگر سرمایہ کارنے اس وقت مضاربت کوختم کرنا چاہا، جب کہ اصل سرمایہ سامان کی صورت میں ہو، تو ایسا کرنا درست نہ ہوگا، تا کہ مضارب اس کوفروخت کرکے مضارب کو کرنی کی صورت دے سکے، اور نفع نقصان ظاہر ہو، اور مضارب کو بھی اس کاحق مل یائے۔ (۲)

مضاربت ختم ہونے کی صورتیں

مضار بت درج ذیل صورتوں میں ختم ہوجاتی ہے۔

ا) فریقین میں ہے کوئی معاملہ فنخ کردے، یاسرمامیہ کارمضارب کوتصرف ہے روک دے، اوروہ شرطیں پائی جاتی ہوں جواس معاملہ کوختم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

۲) فریقین میں ہے کی ایک کی موت واقع ہوجائے۔
 ۳) فریقین میں ہے کسی ایک کا دماغی توازن متاثر ہو

-26

اصل سرمایہ کوئی سامان خریدے بغیر ہی ضائع ہو
 جائے، اب بھی مضار بت باطل ہوجائے گی۔

مسلم ملک میں سرمایہ کار کا خدانخواستہ اسلام سے مرتد ہوجانا (العیاذ باللہ) بھی ان اسباب میں سے ہے جن کی دجہ سے امام ابوطنیفہ کے نز دیک مضاربت ختم ہوجاتی ہے۔ (۳)

مفب

''مضب'' کالفظ تصبیب سے ماخوذ ہے،کوئی جگہ ٹوٹی ہوئی ہو، اس کو درست کرنے کے لئے وہاں چاندی رکھ دی جائے ،اس کو تصبیب کہتے ہیں، (م) فقہاء کے یہاں برتن،کری، آئینہ وغیرہ میں چاندی سونا جڑا ہوا ہوتو اس کو'مضب'' کہا جاتا ہے،ایے برتن سے پینا اور ایسی کری پر بیٹھنا جائز ہے،لیکن اس جگہ پرمنہ اورجہم لگانے سے اجتنا بضروری ہے، جہاں چاندی یاسونا مجرا گیا ہے۔(۵)

مضمضه (کلیکرنا)

کی کرنا حفیہ کے نزدیک وضوء میں سنت اور عسل میں واجب ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: وضو)

مطل (ثال مثول)

''مطل'' کے اصل معنی کسی چیز کو پھیلانے اورطول دینے کے ہیں، علی بن علی بن اور اللہ بن کہتے ہیں، (۲) ہیں، علی را بن کہتے ہیں، (۲) اس مناسبت سے ادائی وین میں تاخیر اور ٹال مٹول کو بھی 'مطل'' کہا جاتا ہے، یعنی جس چیز کی ادائیگی واجب ہے، بلاعذراس میں تاخیر مطل ہے، تاخیر مااستحق اداؤہ بغیر عذر ۔ (۷)

⁽۲) بدائع الصنائع ۱۰۹/۲

⁽٣) ويكفئ:عمدة السالك ٥

⁽٢) القاموس المحيط ٢٣٦١

⁽۱) بدائع الصنائع ۲/۸۰۱

⁽٣) ملخص از: بدائع الصنائع ٢/١٥-١١٢

⁽۵) و کی درمختار وردالمحتار ۲۹۲/۹

⁽۷) فتح الباري ۵۳۳/۳

اسلام جس کی تمام تعلیمات سرتا پاعدل اوراعتدال پرمنی ہے،
اس نے ایک طرف قرض خواہوں کو تلقین کی کدا گرمقروض تنگدست اور
حاجت مند ہوتو اس کے ساتھ فراخ دلی کا معاملہ کریں اورا سے مہلت
دیں ، وان کان فوعسو قفنظر قالی میسو قا، (البقرقان میں
دوسری طرف مقروض ہے کہا گیا ہے کہ وہ قرض کو اپنے او پرایک
بوجہ تصور کرے ، اور خواہ مخواہ دین کی اوائیگی میں ٹال مٹول اور
بلاعذر تا خیر سے کام نہ لے ، حضرت ابو ہریرہ کے منقول ہے
بلاعذر تا خیر سے کام نہ لے ، حضرت ابو ہریرہ کے اور ہواس کا ٹال
کہ آپ کے نے فرمایا غنی یعنی جو شخص اوائیگی پر قادر ہواس کا ٹال
مٹول سے کام لیناظلم ہے ، 'مطل الغنی ظلم ''(ا) اس لئے ایسا
کرناحرام ہے۔ (۱)

مطلق (أصولِ فقد كايك اصطلاح).

مطلق اور مقید اُصول فقد کی دو اصطلاحیں ہیں ، جو ایک دوسرے کے مقابل ہیں، عام طور پراصولیین نے مطلق اور مقید کی تعریف نے مطاق اور مقید کا تعریف ایک محقولی تعییر کے ذریعے کی ہے کہ وہ اصطلاح کو واضح کرنے کے بچائے اور بھی غیر واضح کردیتا ہے، (۳) مطلق اور مقید کی واضح تعریف اس طرح کی جائتی ہے، کہ جوابی حقیقت پر بلا کی واضح تعریف اس طرح کی جائتی ہے، کہ جوابی حقیقت پر بلا مقید وہ لفظ ہے جس میں صفت ، اضافت یا کی اور طرح کی قید مقید وہ لفظ ہے جس میں صفت ، اضافت یا کی اور طرح کی قید لگادی جائے ، جیسے رقبہ مو منہ (موسن غلام) شہویین متتابعین لگادی جائے ، جیسے رقبہ مو منہ (موسن غلام کے ساتھ ایمان اور مہینوں کی وجہ سے آدی رمضان کے جوروز سے نہ رکھ پائے ، قر آن نے اگر اللہ تعالی کا خطاب مطلق ہو، تو تھم بھی مطلق ہوگا ، مثلاً عذر کی وجہ سے آدی رمضان کے جوروز سے نہ رکھ پائے ، قر آن نے ان کی قضاء واجب قرار دی ہے ، اور اس تھم کو مطلق رکھا ہے ، اشے ان کی قضاء واجب قرار دی ہے ، اور اس تھم کو مطلق رکھا ہے ، اشے ان کی قضاء واجب قرار دی ہے ، اور اس تھم کو مطلق رکھا ہے ، اشے ان کی قضاء واجب قرار دی ہے ، اور اس تھم کو مطلق رکھا ہے ، اشے ان کی قضاء واجب قرار دی ہے ، اور اس تھم کو مطلق رکھا ہے ، اشے ان کی قضاء واجب قرار دی ہے ، اور اس تھم کو مطلق رکھا ہے ، اش

بى دنول روزه ركه لے، نهمینداور تاریخ كى قید ہے، نه سلسل ركھنے كى قید ہے، فعدة من ايام اخر _ (القرق: ۱۸۵)

اوراً گراللہ تعالیٰ کے خطاب میں ہی کوئی قید طوظ رکھی گئی ہو، تو عظم بھی اسی قید کے ساتھ ہوگا، جیسے کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرلے، اس پر کفارہ واجب قرار دیا گیا ہے، اور وہ کفارہ قرآن مجید کے الفاظ میں اس طرح ہے:

فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین من قبل ان یتماسا . (بادله : ۴) جس کوغلام میسرنه بهوه صحبت کرنے سے پہلے مسلسل دوماه روزے رکھے۔

اس آیت میں کفارہ ظہار کے روزوں میں دوباتوں کی قید ہے، ایک مید کہ بیروزے مسلسل رکھے جا کیں، دوسرے بیوی سے ہمیستری سے پہلے رکھے جا کیں، چنانچیاس کے مطابق کفارہ ظہار کے روزوں کا حکم ہوگا۔

اگرایک جگه مطلق اور دوسری جگه مقید ہو

مسئلہ اہم اور قابل توجہ اس وقت ہوجاتا ہے، جب ایک ہی لفظ ایک نص میں مطلق ، اور دوسری نص میں قید کے ساتھ و کر کیا جائے ،اس کی چند صور تیں ہوتی ہیں

ا سبب اور حکم دونو ل مختلف ہول ، جیسے : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

والسارق والسارقة فاقطعواايديهما. (الده: ٢٨)

چورى كرنے والے مردوعورت كے ہاتھ كا أو ـ
اوردوسرى جگدوضوء كا حكم ديتے ہوئے كہا گيا:
اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم

⁽۲) فتح الباري ۱۳۳۸ (۲)

⁽۱) بخارى مع الفتح ۵۳۳/۳ كتاب الحواله

⁽٣) ويكي :فواتح الرحموت اله٣٦٠، ارشاد الفحول ١٢٥١١

وایدیکم الی الموافق . جب نماز کا اراده کروتو ایخ چېرے اور کهنو ل

سميت ماتھ دھۇ و_

ان دونوں آیتوں میں "ید" کا لفظ استعال ہوا ہے، کیکن دونوں جگہ سبب اور حکم مختلف ہے، پہلی آیت میں سبب چوری ہے، اور دوسری آیت میں وضوء، پہلی آیت میں ہاتھ کا شنے کا حکم ہے، اور دوسری آیت میں ہاتھ دھونے کا۔

الیی صورت میں مقید کی حیثیت مطلق کے لئے بیان کی نہیں ہوتی ہے، یعنی مطلق کومقید پرمحمول نہیں کیا جاتا، قاضی الوبکر باقلانی، جوینی اور آمدی وغیرہ نے اس پر فقہاء کا اتفاق نقل کیا ہے۔

۲) سبب اور حکم دونوں ایک ہو، تو بالا تفاق مطلق مقید پرم کول ہوگا، جیسے ایک جگدار شاد ہے کہ تم پرم کر دار اور خون حرام کیا گیا حو مت علیکم المعیتة والدم، (بائد، ۳۰) دوسری جگد خون کے ساتھ بہتے ہوئے ہونے کی قید لگائی گئی: و دما مسفو حا، (انعام: ۱۳۵) لہذا جہاں مطلق خون کا ذکر آیا ہے، وہاں بھی بہتا ہوا خون مر ادہوگا، کیونکہ دونوں آیتوں میں حکم حرام ہونے کا ہے، اور خون ہونے کواس کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

س) حکم مختلف ہو اور سبب ایک ہو ، تب بھی ایک کو دوسرے پرمحمول نہیں کیا جائے گا ، ابن حاجب وغیرہ نے اس پر محققین کا جماع نقل کیا ہے، جیسے کسی شخص نے کہا بیتیم کو کپڑا پہنادو، پھر کہا: ایک عالم بیتیم کو کھانا کھلا دو ، یہاں سبب دونوں احکام میں نہیں ، تو یہ دوالگ الگ حکم سمجھے جا کیں گے ، ایک کو دوسرے پرمحمول نہیں کیا جائے گا۔

۴) حَكُم ايك ہواورسبب الگ الگ ہو، جيسے كفار وُ ظهار

میں بھی غلام آزاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور کفار وُقل میں بھی ، حکم دونوں جگہ غلام آزاد کرنے کا ہے، اسباب مختلف ہیں ایک میں ظہار اور دوسرے میں قبل، کفار وُظہار میں غلام آزاد کرنے کا حکم ہے، اور کفار وُقبل میں مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے، لہٰذا حنفیہ کے نزدیک کفار وُقبل میں کا فرغلام کو بھی آزاد کرنا کافی ہو جائے گا، اور کفار وُقبل میں مومن غلام کو آزاد کرنا ضروری ہوگا۔

یدرائے حفیہ اور اکثر مالکیہ کی ہے، شوافع کے نزدیک اس صورت میں بھی مطلق کومقید پرمحمول کیا جائے گا، چنانچہان حضرات کے نزدیک کفارۃ ظہار میں بھی مومن غلام کوآزاد کرناضروری ہوگا۔(۱)

معانقه

معانقہ کالفظ (عنق '' ے ماخوذ ہے ،عنق کے معنی گردن کے ہیں ،اس طرح معانقہ کے معنی گلے ملنے کے ہوئے ،حفرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حفرت زید بن حارثہ کھٹ مدینہ تشریف لائے ، تو رسول اللہ کھٹ بہت پر تپاک انداز پر کھڑے ہوئے ،ان سے معانقہ فر مایا ، اور ان کو بوسہ بھی دیا ، (۲) یہ فتح خیبر کا موقعہ تھا ، حضرت جابر کھٹ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کھٹ نے ارشاد فر مایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ مجھے جعفر کھٹ کے آن سے زیادہ فر مایا کہ جھے نہیں معلوم کہ مجھے جعفر کھٹ کے آن سے زیادہ سرت ہوئی یا خیبر کی فتح سے ؟ (۲) حضرت جعفر کھٹ کے علاوہ آپ کھٹ کا حضرت البوذ رہ سے بھی معانقہ کرنا مروی ہے ، (۲) جب آپس میں ملے تو مصافحہ کرتے ،اورسفرے آتے تو باہم معانقہ کرنا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کھٹ کے صحابہ خرائے ، (۵) خودعلا میں معافحہ کرتے ،اورسفرے آتے تو باہم معانقہ فرماتے ، (۵) خودعلا میں کہ واقعہ کہ اس کے روا تا بخاری کے روا تا ہیں۔ (۱)

⁽¹⁾ ويكھے:فواتح الرحموت مع المستصفى الا٣٦٠ اصول السرخسى ال٢٦٠ ارشاد الفحول الم٢٠ -١٢٣راقم الحروف ني ترالذكركتاب وزياده ويثن نظر كها ب

⁽r) ترمذي، صيث نبر ٢٢٣٢ ، باب ماجاء في المعانقة والقبلة وقال حديث حسن

⁽٣) نصب الزايه ٣٨٣٨، بحواله مستدرك حاكم

⁽۵) مجمع البحرين ٢٦٢٥

 ⁽٣) ابوداؤد ،حديث نمبر ٥٢١٣، باب في المعانقة

⁽٢) مجمع الزاوئد ١٨٨٣

ان روایات سے واضح ہوتا ہے کہ طویل فصل کے بعد معانقہ کرنا مسنون ہے، اور بیرسول اللہ فضاور آپ فضا کے اصحاب سے ٹابت ہے، بہی عام طور پر فقاء محدیثین کا نقطہ نظر ہے، امام مالک فضام معانقہ کو کروہ قرار دیتے ہیں، وہ حضرت جعفر فضائے معنور فضائے کہ معانقہ کو ایک خصوصی واقعہ قرار دیتے تھے، نہ کہ عموی حضور فضائے کہ معانقہ کو ایک معانقہ کیا جائے تو امام ابو یوسف کے کہ تر دیک ہے بھی درست ہے، امام ابوطنیفہ جائے تو امام ابو یوسف کے نز دیک ہے بھی درست ہے، امام ابوطنیفہ مصد پر کرتا یا جبہ وغیرہ ہوتو بالا تفاق اور بلا کراہت معانقہ درست ہے، (۱) البتہ بین طاہر ہے کہ غیرمحم سے معانقہ یا نفسانی جذبہ کے حدیث ہیں' مکامعہ' سے تعبیر کیا گیا ہے، صحابی رسول حضرت ابو حدیث ہیں' مکامعہ' سے تعبیر کیا گیا ہے، صحابی رسول حضرت ابو ریحانہ فضائے مروی ہے کہ رسول اللہ فضائی سول حضرت ابو ریحانہ فضائے مروی ہے کہ رسول اللہ فضائی سال بات سے منع مدین کہ درم دسے یا عورت عورت سے اس طرح کے ملیں ریحانہ دونوں کے درمیان کوئی کیڑ انہ ہو۔ (۲)

معاوضه (لين دين)

"معاوض" کے معنی ایک دوسر ہے کوفن اداکرنے کے ہیں۔ شریعت میں معاملات دوطرح کے ہوتے ہیں ، ایک وہ کہ جس میں ایک فریق کچھادا کرے اور دوسر نے فریق کی طرف سے اس کے مقابلہ میں کوئی عوض نہ ہو ، ایسے معاملات" ترعات" کہلاتے ہیں ، جیسے ہمبہ، صدقہ ، وقف ، عاریت وغیرہ ، دوسری قتم ان معاملات کی ہے جن میں فریقین ایک دوسر کے کوفن اداکرتے ہیں ، جیسے خرید وفروخت ، ایسے معاملات کو عقد معاوضہ کہا جاتا ہے ،

ان معاملات میں بھی دونوں فریق کی طرف سے عین شکی ہوتی ہے،
جیسے خرید و فروخت کا معاملہ، اور بھی ایک فریق کی طرف سے عین
شکی ہوتی ہے، اور ایک کی طرف سے مالی یا غیر مالی نفع، جیسے، اجارہ،
کہ اس میں ایک فریق کی طرف سے کرایہ ہوتا ہے، اور دوسر سے
فریق کی طرف سے مکان یا سواری کی صورت میں مالی نفع، ای
طرح نکاح، اس میں مرد کی طرف سے 'مہر'' ہوتا ہے، اور عورت کی
طرف سے اس کی عصمت، جومعنوی نفع ہے۔

معاومته

"عام" کے معنی سال کے ہیں، درختوں کا پھل دویا اس سے زیادہ سالوں کے لئے فروخت کردیا جائے، اس صورت کو حدیث میں" بیع معاومه "اور" بیع سنین " سے تعبیر کیا گیا ہے، اور آپ بیع کے اس سے منع فرمایا ہے، (م) کیونکہ الی ہی چیز کو بیچنا جائز ہے، جو وجود میں آچی ہے، اور معاومہ کی صورت میں آدمی ان پھلوں کوفروخت کرتا ہے، جن کا ابھی سرے سے کوئی وجود ہی نہیں، اس کے اس معاملہ کے باطل اور نا در سنت ہونے پر فقہاء کا اجماع ہے۔ (۵)

معدن (كان)

معدن کے معنی ''کان' کے ہیں،معدن سے وہ مال مراد ہے،
جن کواللہ تعالی نے زمین کے اندر تخلیق فر مایا ہے، جیسے سونا، چاندی،
لو ہا، تانبا، تیل اور پٹرول وغیرہ — خودانسان نے جو مال زیر زمین
دفن کر رکھا ہوجیسا کہ پہلے زمانے میں چاندی اور سونے کے سکے دفن
کئے جاتے تھے وہ کنز کہلا تا ہے،اردوزبان میں اس کو'' دفینہ'' کہا جاتا ہے، اوررکاز کالفظ حنفیہ کے نزد یک ان دونوں ہی پر بولا جاتا ہے۔

⁽٢) الدرالمختار على هامش الرد ٢٧٩-٢٥٦

⁽٣) ويَحْضُ: مسلم عن جابر ١١/٢

⁽۱) ويكفئ فتح البارى ١١/١١

⁽٣) نصب الزايه ١٥٢/٥-٢٥١

⁽٥) الاجماع لابن المنذر ١١٥

زكوة كامسكه

معدنیات سے متعلق اہم مسلماس میں زکوۃ (ڈھائی فیصد)
یاض (ہیں فیصد) کے واجب ہونے کا ہے، — علامہ کا سانی
نے اس سلسلہ میں حنفیہ کے نقط نظر کو تفصیل سے پیش کیا ہے، جس
کا خلاصہ بیہ ہے کہ معدنیات تین طرح کی ہیں، ایک وہ جامہ
معدنیات جن کو آگ میں پھلایا جاتا ہے، جیسے سونا، چاندی، لوہا،
تانبا اور سیسہ وغیرہ، دوسرے وہ جامد معدنیات جو آگ میں
پھلائے نہیں جاسکتے، جیسے چونا، سرمہ، یا قوت اور نمک وغیرہ،
تیسرے وہ معدنیات جو سیال صورت میں پائے جاتے ہیں، جیسے
تیل، پٹرول، آج کل جو بعض فیمتی گیس زمین سے نکالی جاتی ہیں،

ان میں سے پہلی قتم میں نمس واجب ہوگا خواہ کی شخص کی مملوکہ زمین ہو، یا سرکاری زمین اور وہ کی کے زیر کاشت اور زیر استعال ہو، یا سرکاری زمین اور وہ کی کے زیر کاشت اور زیر استعال ہو، یا کسی کے مکان ہی میں بیکان نکل آئے ، البتہ امام ابو حنیفہ کے زد یک مکان میں نکلنے والی کان میں فہس واجب ہوگا، ندز کو قہ ہوگی، دوسری اور تیسری قتم میں نئمس واجب ہوگا، ندز کو قہ ہوگی، جن البتہ '' پارہ'' میں حنفیہ نے زکو قہ واجب قرار دی ہوان کے بارے معد نیات میں حنفیہ نے زکو قہ واجب قرار دی ہوان کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ یہ ایک درجہ میں مالی غنیمت ہے، کیونکہ اب جو کچھ علاقہ مسلمانوں کے زیر قبضہ ہے وہ دراصل کا فروں کی ملکیت ہوگی، مسلمانوں نے اس پر قبضہ کیا ہے تو گویا اسے کا فروں سے حاصل جو کچھ علاقہ مسلمانوں نے اس پر قبضہ کیا ہے تو گویا اسے کا فروں سے حاصل کیا گیا، اور وہ مالی غنیمت ہوا، اور مالی غنیمت میں فرار دیا ہے، (ا) اور حدمرے آپ وہ کھٹا نے رکان میں فراجب قرار دیا ہے، (ا) اور

ركاز مين دفينه اور كان دونول صورتين داخل بين - دوسرى

معدنیات میں خمس اس لئے واجب نہیں کہ یا تو وہ پھر کے قبیل سے ، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں خمس نہیں ، الاخمس فی الحجو ، (۲) اور جو چیزیں سیال ہوں ، وہ زمین پر غلبہ حاصل کرنے میں مقصود نہیں ہوتیں ، ان کا شار مال غنیمت میں نہ ہوگا۔ (۳)

کاسانی کی بیہ بات شاید اپنے عہد کے اعتبار سے درست ہو،

لیکن اس دور میں پٹرول کی دولت سونے چاندی سے بھی بڑھ کر
ہے، اور جن علاقوں میں پٹرول دستیاب ہے، ان پر پوری دنیا کی
لیچائی ہوئی نظر مرکوز ہے، اس لئے جیسے پارہ میں خس واجب ہونے
کے امام صاحب ابتداء مقائل نہیں تھے، بعد کو قائل ہوگئے، اگر ان
حضرات نے موجودہ حالات دیکھے ہوتے تو غالبًا وہ پٹرول اور قیمتی
گیسوں میں بھی خمس واجب ہونے کے ضرور قائل ہوتے ۔ واللہ اعلم
حفیہ کے نزد یک سمندر سے نکلنے والی معد نیات جیسے، موتی،
مرجان، عزر وغیرہ میں بھی زکو ق واجب نہیں، امام ابو یوسف ہے
نزد یک اس میں بھی خمس واجب ہے، کیونکہ حضرت عمر طبطہ نے
نزد یک اس میں بھی خمس واجب ہے، کیونکہ حضرت عمر طبطہ نے
موتی اور عزر میں بھی خمس واجب ہے، کیونکہ حضرت عمر طبطہ نے
موتی اور عزر میں بھی خمس واجب ہے، کیونکہ حضرت عمر طبطہ نے

مالكيه كامسلك

مالکیہ کے نزدیک معدنیات سرکاری زمین سے نکلے یا کسی مسلمان کی مملوکہ زمین سے ، وہ حکومت کی ملکیت ہوگی ، البتہ جو زمین سلموں کے حوالے کی گئی ہووہ جب تک ان غیر مسلموں کے پاس رہیں، وہی افراد واشخاص ان کے مالک ہوں گئے، اگروہ مسلمان ہوجا نمیں تو پھر اسلامی بیت المال کی ملکیت اُن پر بھی قائم ہوجائے گی ، حکومت جا ہے تو کسی مسلمان کو جا گیر کے طور پر دیدے یا عام مسلمانوں کے نفع کے لئے بیت المال کے تحت رکھے، اگر کسی محفی کو اس کی ملکیت دیدی جائے ، تو پھر اس

⁽¹⁾ ال مديث كوسمال سترى تمام كتابول في روايت كياب، و يميخ نصب الرايه ٢٠٠١ (٢) و يميخ ننصب الرايه ٢٨٣/٢

⁽٣) يه يورى بحث بدائع الصنائع ١٨٠٢ - ٢٥ عملخص ٢٥ (٣) و يحيح بدائع الصنائع ١٨٠٢

میں وہی احکام جاری ہوں گے جوز کو ق کے بیں لیعنی زکو ق سونے ، چاندی کی کان میں ہی واجب ہوگی الیکن خس لیعنی بیس فیصد واجب ہوگی نہ کہ ڈھائی فیصد ، البتہ دفینہ میں مالکیہ کے یہاں بھی مطلقا خمس واجب ہوگا ، (۱) سمندر سے جومعد نیات حاصل ہوں ان میں مالکیہ کے نزد یک خمس واجب نہیں ، جس نے نکالا ہے ، وہی اس کا مالک ہوگا۔ (۲)

شوافع كى رائے

شوافع کے نزدیک سونے اور جاندی کی کان میں زکو ہ واجب ہوگی،خواہ ایسی زمین میں نکلے جو کسی شخص کی ملکیت ہو، یا ایسی زمین ہو جو حکومت کی ملکیت ہو، اس کا حکم زکو ہ ہی کا سا ہے کہ اس میں فرھائی فیصد واجب ہوگا،گوامام شافعی کا ایک قول خس واجب ہونے کا بھی ہے، ہاں البتہ ان کے نزدیک بھی اس میں زکو ہ واجب ہونے کو خاص البتہ ان کے نزدیک بھی اس میں زکو ہ واجب ہونے کو خاص البتہ ان کے نزدیک بھی اس میں زکو ہ واجب ہونے اور کے سال کا گذر نا شرط نہیں، جس وقت کان سے سونا اور جاندی تکالا، اسی وقت زکو ہ واجب ہوجائے گی۔ (۳)

حنابله كانقطه نظر

حنابلہ کے نزدیک زمین سے جو کچھ بھی نکلے اس میں ڈھائی فیصد کے لحاظ سے زکوۃ واجب ہوگی، سونا چاندی ہویا پچھاور، بشرطیکہ سونا ۲:۷ را تولہ یا کوئی اور چیز سونے چاندی کے نصاب ک قیمت کے برابر دستیاب ہو، سال کا گذرنا شرطنہیں اور سمندر سے حاصل ہونے والی معدنیات میں زکوۃ واجب نہیں۔(۲)

حقیقت بیہ ہے کہ فی زمانہ مالکیہ کا پیانقطہ نظر کہ معدنیات جو بھی ہوں اور جہاں ہے بھی نکلیں ،قومی ملکیت تصور کی جا کیں گی ،

حالات اوراجتماعی مفاد سے قریب تر ہے ، ورنہ ملک کی وولت چند ہاتھوں میںسمٹ کررہ جائے گی۔واللّٰداعلم

کان کن مزدور کی موت ہوجائے

معدنیات میں کان کنی کا کام کرنے والے اگر حاشکا شکارہو
جا کیں ، اور موت واقع ہوجائے ، تو ان کا خون بہا کان کے مالک
پر واجب نہیں ، خو در سول اللہ شکانے فر مایا کہ ایسے خص کا خون ہر ر
ہے یعنی کی اور پر اس کی فرمہ واری نہیں ، (۵) — یہی فقہاء کی
رائے ہے ، (۲) لیکن ظاہر ہے کہ سیاس وقت ہے جبکہ آجر اور مز دور
کے درمیان اس فرمہ داری کا کوئی معاہدہ نہ ہو ، اگر پہلے ، ی سے
معاہدہ ہوگیا ہوتو خون بہا کی فرمہ داری حکومت یا کان کنی کا کام
کر ن نے والی کمپنی پر ہوگی ، واو فوا بالعقود (ائدة نا) ' عہد کو پورا
کر وُن کے تحت معاہدہ کے مطابق عمل کرنا واجب ہوگا۔

معروم

معدوم سے ایسی چیز مراد ہے جو عالم واقعہ میں موجود نہ ہو،
جیے "مضامین" اور" ملاقے" "مضامین سے مرادوہ بچہ ہے جونر کے
صلب میں ہو، اور ملاقیح سے مرادوہ ہے جو مادہ کے صلب میں ہو،
اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں ایسی غیر موجود چیزوں کی خریدو
فروخت بھی کیا کرتے تھے، بلکہ جانور کے حمل میں موجود جنین کو
آئندہ جو بچہوسکتا ہے، اس کی بھی خرید وفروخت کی جاتی تھی، اور
اس کو بیع حبل المحبلی کہا جاتا تھا، آپ سے نے اس طرح کی
چیزوں کی خرید وفروخت سے منع فرمادیا، (۱) — اس لئے اُس

⁽٢) الشرح الصغير ١٨٥٥١

⁽٣) المغنى ٣٢-٣٣٠/٢

⁽١) و كَصَّ : فتح الباري ٢٢٧٣

⁽٨) وكي : الفقه الاسلامي وادلته ١٠٠٠ م

⁽ا) الشرح الصغير ١١/٥٥٥–٥٥٥

⁽٣) ويكفئ:شرح مهذب ٢/٥٤-٨٢

⁽۵) بخارى: باب في الركاز والخمس

⁽٤) بخاري ١/٢٨٤، باب بيع الغرر وهبل الحبلي

معروف کالفظ''عرف'' ہے ماخوذ ہے،عرف کے معنی جانی ، بچانی چیز ہونے کے ہیں ،اس طرح معروف کے لغوی معنی الی بات کے ہوئے جوساج کے لئے جانی پیچانی بات ہو، یعنی ساج میں اس کا رواج اور چکن ہو، — قر آن وحدیث میں معروف ایک مستقل اصطلاح ہے، وہ تمام باتیں جو دِین میں مطلوب ہیں ، معروف ہیں، ابوحیان اندلی کے الفاظ میں ہروہ بات جس کا شریعت میں حکم دیا گیا ہومعروف ہے، مامور به فی الشوع ، (۱) بدایک جامع لفظ ہے،جس میں تمام ہی نیکیاں داخل ہیں ،علامہ ابن اثیر کے بقول:

> هو اسم جامع لكل ماعرف من طاعةالله والتقرب اليه والاحسان الى الناس . (٢) یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وقربت اوران کے ساتھ بہتر سلوک ہے متعلق تمام افعال کے لئے جامع نام ہے۔

کون ی باتیں معروف ہیں ، اور کون ی باتیں معروف کے دائرہ میں نہیں آتیں؟ اس کے جانے کا سب سے اہم ذریعہ شریعت اسلامی ہے،شریعت جن باتوں کا مطالبہ کرتی ہےوہ یقیناً معروف ہے، تاہم اس کے ساتھ ساتھ معروف ومنکر کے ادراک میں عقل سلیم کو بھی وخل ہے ، چنا نجیدا مام ابوراغب اصفہانی نے شریعت کی شخسین اور عقل کی معرفت دونوں ہی کومعروف ومنکر کے جاننے كا ذرايد بنايا ب، المعروف اسم لكل فعل يعرف بالعقل او الشرع حسنه، (٣) تابم حكم شريعت ك خلاف اگر کوئی عمل مروج ہو جائے اور رواج وچلن کی وجہ سے انسانی عقل و

دائش کے لئے بھی وہ بات گوارا ہو جائے جب بھی وہ منگر ہی ہوگی نه كەمعروف، كيونكه عقل ورواج شريعت يرفيصل نہيں ہوسكتي،اس لئے حافظ ابن حجرنے لکھا ہے کہ شریعت جن چیزوں کو نیکی قرار دیتی ہووہ بہر حال معروف ہے،خواہ اس کا رواج ہویا نہ ہو، سواء جوت به العادة ام لا _ (٣)

(مزیر تفصیل کے لئے دیکھئے: امر بالمعروف ، اورمنکر)

معصوم (لائق حفاظت واحترام)

معصوم کا مادہ "عصم" ہے، عصم کے معنی رو کنے اور تفاظت كرنے كے بيں،اس طرح معصوم كے معنى ہوئے ، محفوظ اور لائق حفاظت - فقدى اصطلاح مين معصوم اس جان يا مال كوكيتري، جوشر بعت كى نگاه ميں محفوظ اور قابلِ احترام ہو، جو جان يا مال شريعت كى نگاه بيس مامون ومحفوظ نه مو، بلكهاس كاقتل يااس مال كو تلف كرنا جائز ہو، اسے مباح كہتے ہيں، چنا نچير بى كى جان اور اس کا مال ،شریعت کی نگاہ میں مباح ہے نہ کہ معصوم اور اس لئے امام ابوحنیفیہ نے حربیوں سے دارالحرب میں ربوا کو جائز قرار دیا ے۔(ویکھئے:دارالحرب)

شرکت کی ایک تم ہے، دیکھتے: شرکت۔

مفسر (أصول فقه كي ايك اصطلاح)



فر کے معنی وضاحت کے ہیں ،ای سے مفسر ہے ، جو اُصول فقہ کی ایک اصطلاح ہے۔

مفسرا یے کلام کو کہتے ہیں ، جس کی مراد نہایت واضح ہو، یماں تک کہاس میں تاویل اور شخصیص کی بھی گنجائش نہ ہو، جیسے

⁽٢) النهاية لابن اثير ٢١٦/٣

⁽٣) فتح الباري ال٣٣٢

⁽۱) البحرالمحيط ۲۰/۳

⁽٣) مفردات القرآن

ارشادخداوندی ہے:

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة . (الور: ٢)

زنا کرنے والے مردوعورت میں سے ہرایک کوسو کوڑے لگاؤ۔

اس آیت میں ما ق کے معنی سو کے ہیں جو بالکل واضح ہے، اور جس میں کسی تاویل وتو جیہد کی کوئی گنجائش نہیں ، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فسجد الملائكة كلهم اجمعون . (س: ٢٣) تمام فرشتة ايك ساته تجده ريز هوگئے۔

اس آیت میں "کلهم" کے لفظ نے واضح کردیا کہ تمام ہی فرشتے سجدہ ریز ہوئے ،ابیانہیں کہ کچھفرشتوں نے سجدہ کیاہے، اور کچھ نے نہیں۔

مفرکا تھم ہے کہ اس پر عمل کرناواجب ہے، اس میں تاویل معتر نہیں ، البتہ رسول اللہ کھی حیات طیبہ تک اس میں ننخ کا احتمال موجود تھا، اب جب کہ سلسلۂ وی منقطع ہوگیا، ننخ کا احتمال بھی باقی نہ رہا، — اگر مفسر اور نص (جوایک مستقل اصولی اصطلاح ہے) میں تعارض ہوجائے، تو مفسر کور جے دی جائے گی، جیسے "تنو وجت " نے ماتھ" شہرا" کہا نص ہے ، اب اگر کی نے "تنو وجت " کے ساتھ" شہرا" کہا تو " شہرا" اس نکاح کے نکاح متعہ ہونے پر" مفسر " ہوگیا، لؤرار یائے گا۔ (۱)

مفقود

مفقود کے معنی م شدہ کے ہیں ،مفقودایے لا پیشخص کو کہتے ہیں ،

جس کے بارے میں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مرچکا ، (۲)

مفقود سے متعلق تین باتیں اہم ہیں ، اول یہ کہ اس کے چھوڑ ہے ہوئے مال کا کیا تھم ہوگا ؟ دوسرے وراشت کے باب میں اس کے کیا احکام ہو نگے ؟ تیسرے مفقود شخص کا ٹکاح اس کی بیوی سے باتی رہے گا، یا قاضی اس کی بیوی کا نکاح فنح کرسکتا ہے؟

مفقو د کے مال کا حکم

جہاں تک مفقود کے چھوڑے ہوئے مال کی بات ہے، تو وہ اینے مال کے بارے میں زندہ تصور کیا جائے گا،اس کے مال میں اس وقت تک میراث حاری نه ہوگی ، جب تک قاضی اس کی موت کا فیصلہ نہ کردے ، قاضی اس کے مال کا ولی ہوگا ، وہی اس کے مال کی حفاظت کے لئے نگرال متعین کرے گا ، اگر کوئی مال جلد خراب موجانے والا ہو، تواے فروخت کر کے اس کی قیمت محفوظ کردےگا، مفقو د کی بیوی ،اس کے متاج والدین ، نابالغ منٹے ، بیٹیوں اور بالغ محتاج ومعذور بيون ، اورمحتاج وضرورت مندبيثيون كا نفقه اس مال میں سے ادا کرے گا ، تاہم امام ابوطنیفہ کے نزدیک قاضی ان حضرات کا نفقہ مفقو د کے مال میں ہے ای وقت ادا کرے گا، جبکہ اس کا چھوڑا ہوا مال ، کھانا ، کپڑا یا رویے ، بیسے (درہم ودینار) کی صورت میں ہو، قاضی اس مقصد کے لئے دوسری قتم کے مال کو یاغیر منقوله جائيداد كوفروخت كرنے كاحق نہيں ركھتا ، باب، امام ابوحنيفة ك نزديك اينے نفقه كے لئے مفقود كى منقولہ جائيداد كوتو فروخت كرى سكتا ہے، غير منقولہ جائيداد بھي قاضي كي اجازت سے فروخت كرسكتا ب، تاكدائي بنيادي ضروريات كويوراكر سكي-(٣)

مفقو د کے مال میں میراث

اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ مفقود کے مال میں وراثت نہیں

⁽٢) بدائع الصنائع ١٩٢/٢

⁽۱) و كمين: اصول السرخسي ١٦٧١ - ١٦٥

⁽٣) بدائع الصنائع ٢/١٤-١٩٦

جاری ہوگی تا آنکہ قاضی اس کی موت کا فیصلہ کرد ہے، امام ابوحنیفہ یہ کے نزد کیے مفقو ددوسرے کا وارث بھی نہیں ہوگا، اور نہ اس کے حق میں وصیت ہی معتبر ہوگی، کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اب زندہ نہ ہو، اور حق میراث اور کسی بھی قتم کا مالی حق ثابت ہونے کے لئے زندہ ہونا ضروری ہے، (۱) مالکیہ ، شوافع ، حنا بلہ اور دوسر نفقہاء کے نزد کیک مفقو دبھی وارث بنتا ہے۔ (۲)

كتنى مدت كے بعد وفات كاحكم لكے گا؟

قاضی کی فحض کے لاپۃ ہونے کے کتنی مت بعداس کی وفات کا حکم لگائے ؟ اس میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں ، مالکیہ کے نزدیک جب اس کی عمر ستر سال ہو جائے ، حنابلہ کے نزدیک جب عمر نوے سال کو پہنچ جائے ، امام محمد ہے سوسال کی مت منقول جب ، اورامام ابو صنیفہ ہے حسن بن زیاد نے ایک سوہیں سال کا قول نقل کیا ہے ، تاہم حنفیہ کے یہاں قول رائح یہی ہے ، کہ اس کے نقل کیا ہے ، تاہم حنفیہ کے یہاں قول رائح یہی ہے ، کہ اس کے لئے کوئی مدت متعین نہیں ، قاضی اس کے ہم عمر لوگوں کی موت سے لئے کوئی مدت متعین نہیں ، قاضی اس کے ہم عمر لوگوں کی موت سے زیادہ عمر ہوتی ہو ، اس کی حموت کا حکم لگایا فیات کی اور اس کی میراث لوگوں میں تقسیم کردی جائے گی ، جو اس وقت زندہ ہوں ۔ (۳)

مفقو د کی بیوی کا فشخ نکاح

جہاں تک مفقو دھن کی بیوی کا مسلہ ہے، تو امام ابو صنیفہ ؒ کے نزدیک جب تک مفقو دکی موت کا فیصلہ نہ ہو جائے ،اس وقت تک

اس کی یوی کودوسرے نکاح کی اجازت نہ ہوگی، (۴) اور قول جدید کے مطابق امام شافعی کی بھی یہی رائے ہے، (۵) ان حضرات نے درائی سلک کی بنیاد حضرت علی کھی کی رائے پر رکھی ہے، (۱) دوسری رائے یہ ہونے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس جائے، تو قاضی اسے چارسال انتظار کا حکم دے، اوراس مدت کے گذر نے کے بعد قاضی اسے چارسال انتظار کا حکم دے، وفات گذر نے کے بعد قاضی اسے چار ماہ دس روز عدت وفات گذر نے کے بعد قاضی اسے چار ماہ دس روز عدت مر بھی و وفات گذر نے کے بعد نکاح کی اجازت دے، حضرت عمر بھی و

حنفیہ میں بھی فقہاء متاخرین نے مالکیہ بی کے قول کو اختیار کیا ہے، علامہ جستانی مالکیہ کا مسلک فقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، فلو افتی به فی موضع الضوورة ینبغی ان لاباس به علی ما افض ، (۹) علماء ہند میں مولانا عبدالحی لکھنویؒ ، مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا عبدالھمد رحمانی نے بھی اس پر بحثیں کی ہیں اور مالکیہ کے قول کو اختیار کیا ہے، (۱۰) اور ای پراس وقت ہندوستان میں دار القصاء اور شرعی بنچا بتوں کا عمل ہے۔

فقه مالكي كى تفصيلات

چونکہ اس مسئلہ میں فقہ مالکی پرفتوی ہے، اس کئے مناسب ہے کہ فقہ مالکی کی اس بابت تفصیل نقل کردی جائے۔
امام مالک کے ہاں مفقود کی پانچ صور تیں ہیں :

ا) وہ جو دار الاسلام سے لا پنة ہواور کی وبائی مرض کا

⁽r) الفقه الاسلامي وادلته ١٨٢٨

⁽٣) حوالة سابق ، جامع الرموز ١٢٥/٢، تبيين الحقائق ٣١٢/٣

⁽٢) ويكي مصنف ابن ابي شيبه ٢٣٦-٣٢٦

⁽٨) ويمح : المدونة الكبرى ٩٢/٢ ، الاقتاع ١١٣/٣١١

⁽۱) بدائع الصنائع ۲/۱۹-۱۹۲

⁽٣) بدائع الصنائع ١٩٤/٢

⁽۵) كتاب الام ۲۹/۳

⁽⁴⁾ حوالة سابق

⁽٩) جامع الرموز ١٩٥/٢

⁽١٠) ويكي عمدة الرعايه في حل شرح الوقايه ٣٩٣/٢ الحيلة الناجزة ، كتاب الفسخ والتفريق

ز مانهبیں ہو۔

۲) جودارالاسلام ہے کی وبائی مرض مثلاً طاعون وغیرہ کے درمیان مفقود ہو گیا ہو۔

- ٣) ابل اسلام كى باجمى جنگ كے دوران لا بية ہو۔
 - م) جودارالحرب علاية بو
- ۵) جوملمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان جنگ کے موقع سے لاپیۃ ہوجائے۔(۱)

ہندوستان دارالحرب تو نہیں ہے، البتہ بیددارالاسلام بھی نہیں ہے، تا ہم مفقود کے مسئلہ میں ہندوستان کا حکم دارالاسلام کا ہی ہونا چاہئے، اس لئے کہ قانونی طور پر جس طرح ایک مسلمان شہری'' دارالاسلام'' میں مامون ہوتا ہے، اسی طرح ہندوستان کے سیکولر قانون میں بھی اس کو تحفظ حاصل ہے۔

دارالاسلام ميس عام مفقودلا پي فخص كا حكم يد بك :

ا) عورت قاضى كے پاس فتح نكاح كا دعوى دائر كر ب

۲) قاضی اولاً معاملہ کی تحقیق کرے ، اوگوں سے دریافت
 کرے ، جہاں ہو وہاں سے پتہ لگائے ، ینظر فیھا و یکتب الی
 موضعہ الذی خوج الیہ۔

س) جب وئی پیته ندلگ سکے تواب قاضی اس کو چارسال کی مہلت دے کہ اس میں وہ شو ہر کا انتظار کرے، فاذا بنس منه ضوب لها فی تلک الساعة اربع سنین، از خود عورت کا انتظار معترنہیں، چنانچ بحون مالکی نے امام مالک کا قول تقل کیا ہے کہ عورت از خود بیس سال تک انتظار کے بعد بھی قاضی سے رجوع

کرے تو بھی قاضی پھراس کے لئے مدت انتظار (حیارسال) متعین کرےگا،وان قامت عشرین سنة۔(۲)

۴) جہاں قاضی شریعت موجود نہ ہو وہاں''جماعت المسلین''(۲)بھی بیکام انجام دے عتی ہے۔

۵) چارسال کے انظار کے بعد بھی اگر مرد نہ آئے تو اب عورت ازخود چار ماہ دس دنوں کی عدتِ و فات گذار ہے، اس کے بعد وہ دوسرے نکاح کی مجاز ہوگی ، اس عدت کے لئے قاضی کے بعد وہ دوسرے نکاح کی مجاز ہوگی ، اس عدت کے لئے قاضی کے پاس رجوع ہونا ضرور کنہیں ، بلکہ خود اس کا ارادہ بھی ضرور ک نہیں ، اگر نیت نہ تھی دونوں کے حساب میں غلطی ہوگئی ، اور ' عدت و فات' گذرگئی تواب وہ گذر چکی ۔ (۳)

جارے زمانہ میں اخباری اشتہارات بھی کسی معاملہ کی تحقیق و تفص کے لئے ایک اہم ذریعہ ہیں ، اور اس کے ذریعہ بھی قاضی تحقیق کرسکتا ہے۔(۵)

اگرمفقودنے مال نہ چھوڑ اہو؟

تاہم بی کم اس وقت ہے، جب مفقو و خض ایسا مال چھوڑ کر گیا ہوجس سے بیزی کا نفقہ ادا کیا جاسکے، اور عورت اس پر قادر بھی ہو، اگر وہ نفقہ چھوڑ کرنہ گیا ہو، تو ایس صورت میں قاضی اپنی صواب دید سے اس سے کم مدت میں بھی نکاح فنخ کرسکتا ہے، (۱) نفقہ سے زیادہ اہم مسلہ عورت کے لئے عفت وعصمت کا ہے، کیونکہ نفقہ تو دوسرے ذرائع سے بھی پورا کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر عورت کی دوسرے ذرائع سے بھی پورا کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر عورت کی عصمت وعفت کو خطرہ در پیش ہو، اور وہ اپنے آپ کو تجرد کی زندگی میں گناہ سے محفوظ رکھنے کی طاقت نہ پاتی ہوتو اس صورت میں بھی

⁽۱) حاشيه شيخ احمد بن صاوى مالكي على الشرح الصغير ٢٩٣/٢ (٢) المدونة الكبرى ٩٢-٩٣-

⁽٣) چونکه فقبها واحناف کے بہال ہندوستان جیسے غیر اسلامی ملکول میں بھی دارالقصناء قائم ہوسکتا ہے،اس لئے جماعت المسلمین کی ضرورت نہیں

⁽۵) جیا کددارالقصناءامارت شرعید بهارواژیسمین ای بیمل ب

⁽٣) المدونة الكبرى ١٠٩٣/٢ الشرح الصغير ٢٩٥/٢

⁽٢) ويكين السلام ٢٠٤/٣

اس کے لئے فنخ نکاح کی گنجائش ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ایلاء کو (جس میں عورت چار ماہ حق از دواجی سے محروم رہتی ہے) باعث تفریق قرار دیا ہے، تو ظاہر ہے کہ شوہر کا مدتوں عائب رہنا، اوراپی یوی کو اس کے جائز حق سے محروم رکھنا کس طرح شریعت کو گوارا ہوسکتا ہے۔؟

(تفصیل کے لئے دیکھئے: راقم الحروف کا مقالہ: مفقو دالخمر اور غائب شخص کی بیوی کا حکم،اسلام اور جدیدمعاشرتی مسائل)۔

مقاس

اس شخص کو کہتے ہیں جس کوعدالت نے دیوالیہ قرار دے دیا ہو، اس کے مالی تصرفات کا حق عدالت سلب کر سکتی ہے یانہیں؟ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، ملاحظہ ہو: ''حجز''۔

مفوض (جسعورت كوحق طلاق سون ديا گياهو)

تفویض کے معنی سپر دکرنے کے بیں ،اس طرح مفوضہ کے معنی اس عورت کے ہوئے جس کو کوئی چیز سپر دکی جائے ، فقہ کی اصطلاح بیں جس عورت کواس کے شوہر نے حق طلاق سپر دکر دیا ہو، اور اختیار دے دیا ہو کہ وہ اپ آپ پر طلاق واقع کر لے ، اس کو ''مفق ضہ'' کہتے ہیں ،لفظ طلاق کے تحت تفویض طلاق کے احکام فہ کور ہو کے ہیں۔

مفهوم (أصولِ فقه كي ايك اصطلاح)

بعض اوقات ایک ہی کلام سے کی معانی پھوٹے ہیں ،کی معنی کاتعلق کلام سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اور کسی کا کم واضح ،اس کیاظ سے اصولیین نے کلام سے کسی معنی کو اخذ کرنے کے تین درجات مقرر کئے ہیں،منطوق ،مفہوم موافق اورمفہوم مخالف۔

منطوق وہ ہے جس پر براہ راست اس کلام کے الفاظ ولالت کرتے ہوں ، آمدی کے الفاظ میں :

> المنطوق مافهم من دلالة اللفظ قطعاً في محل النطق .(١)

> منطوق وہ ہے جو یقینی طور پر موقع نطق سے خود لفظ کی دلالت سے سجھ میں آ جائے۔

جیسے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چرائی جانے والی بکریوں میں زکو ہے ، فی الغنم السائمة ذکو ہ، یہاں سائمہ یعنی سرکاری چراگاہ میں چرنے والی بکریوں پرزکو ہ واجب قرار دی گئ بیاس حدیث کامنطوق ہے،اب اگرمنطوق میں تاویل کا اختال ہوتو اسے ظاہر کہتے ہیں،اوراحال نہوتو نص۔(۲)

مفهوم موافق

مفہوم اس معنی کو کہتے ہیں جو کلام کے اصل الفاظ سے سمجھ میں نہ آئے ، مافھم من اللفظ فی غیر محل النطق ، (٣) — پھرمفہوم کی بھی دو تسمیں ہوئیں ، مفہوم موافق ، مفہوم کالف۔

منہوم موافق یہ ہے کہ جس صورت کا کلام میں ذکر نہیں ،اس کاوہی تھم ہوجس کا کلام میں ذکر ہے، حیث یکون المسکوت عند موافقا للملفوظ ،اگر منطوق کے مقابلہ یہ 'مسکوت '' یعنی غیر مذکور صورت بدرجہ اولی اس تھم کی حامل ہو، تو اے ''فحوی المخطاب'' کہتے ہیں، جیسے: ارشادر بانی ہے کہ ماں باپ کو'' اُف'' نہ کہو،'' لاتقل لھما اف''(ارا، ۲۳) یہ آیت ماں، باپ کوڈانٹ ڈیٹ کرنے یاان پر دست درازی کی حرمت کو بدرجہ اولی بتاتی ہے، اور بھی مسکوت یعنی نص میں صریحا غیر مذکور صورت، نص میں مذکورہ صورت کے برابر درجہ کی ہوتی ہے، اس کو

⁽۲) ارشاد الفحول ۱۵۸

⁽۱) الاحكام ١٣٠٢

⁽٣) الاحكام ١٣٨٢

''لحن الخطاب'' كہاجاتا ہے، جيسے الله تعالى نے ظلماً يتيموں كا مال كھانے سے منع فرمايا، اس سے معلوم ہوا كه يتيموں كے مال كو تلف كرنا بھى جائز نہيں۔

سوائے داؤدظاہری کے تمام ہی فقہاء اس بات پر شفق ہیں کہ مفہوم موافق معتبر ہے ، اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ جو تھم
مفہوم موافق کے طور پر سمجھاجا ناہے، وہ قیاس سے ثابت ہوتا ہے یا
نص سے ، اور ترجیح اس کو ہے کہ اس کا ثبوت خودنص ہی سے ہوتا
ہے ، (۱) سخور کیا جائے تو یہی وہ صورت ہے جے حفیہ دلالة
النص سے تعبیر کرتے ہیں۔

مفهوم مخالف

مفہوم خالف یہ ہے کہ کل سکوت میں ایسا تھم لگایا جائے جو منطوق کی ضد ہو، جیسے اللہ تعالی نے فرمایا کہ عدت طلاق گذار نے والی عورت حالت حمل میں ہوتو اس کا نفقہ ادا کرو، وان کن اولات حمل فانفقوا علیهن ، (اطلاق: ۲) اب اُس سے اِس بات پراستدلال کیا جائے کہ اگر عدت گذار نے والی عورت حالت حمل میں نہ ہو، تو اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا، گویا غیر حاملہ کے لئے اس تھم کی ضد ثابت کی گئی، جس کا حاملہ عورت کے لئے قرآن نے ذکر کیا تھا ۔ اس کو ' ولیل خطاب' بھی کہاجا تا ہے۔ قرآن نے ذکر کیا تھا ۔ اس کو ' دلیل خطاب' بھی کہاجا تا ہے۔ مفہوم مخالف کی متعدد صورتیں ذکر کی گئی ہیں :

ا) صفت كالمفہوم مخالف، جيسے حديث ميں سائمہ (چرنے والے جانور) ميں زكوة واجب قرار دى گئ ہے، اس كا مفہوم مخالف بيہ ہوا كہ جو جانور سوارى، اور بار بردارى وغيرہ كے لئے ركھا جائے اس ميں زكوة نہيں۔

۲) شرط کامفہوم مخالف جیسا کہاو پر ممل کی شرط کے ساتھ عدت گذار نے والی عورتوں کا نفقہ واجب ہونے کا ذکر آ چکا ہے۔

۳) عایت، یعنی ابتدائی یا انتہائی حدکامفہوم خالف، جیسے اللہ تعالی نے حالت چیف میں مقاربت سے مع فرمایا اور پاک ہونے کواس کی حد بتایا، و لا تقو بو ھن حتی یطھرن، (القرق: ۲۲۲) اس کامفہوم مخالف یہ جوا کہ پاک ہونے کے بعد مقاربت درست ہوگی۔

٣) حروف حصر کامنہوم، جیسے آپ بھی نے فرمایا: اندها الولاء لمن اعتق ، ولاء حق ای کوحاصل ہوگا، جس نے آزاد کیا ہو، معلوم ہوا کہ جس نے آزاد نہ کیا ہو، اس کودلاء حاصل نہ ہوگا۔

۵) مفہوم عدد لینی جب کی حکم کے ساتھ کی خاص عدد کی صراحت کردی جائے ، تو اس عدد کے ماسوا پروہ حکم جاری نہ ہوگا، مثلاً کتے کا جموٹا پاک ہونے کے لئے آپ بھی نے تین باردھونے کا حکم فرمایا، معلوم ہوا کہ تین ہے کہ میں پاکی حاصل نہ ہوگا۔

۲) مفہوم لقب، یعنی حکم کوکسی متعین نام یا نوع سے متعلق کردیا جائے ، جیسے آپ بھی نے فرمایا کہ بکری میں زکو ق ہے، متعلق کردیا جائے ، جیسے آپ بھی نے فرمایا کہ بکری میں زکو ق ہے، ماسواء میں زکو ق نہیں سے بید بات اخذ کی جائے کہ بکری کے ماسواء میں زکو ق نہیں سے عام طور پر فقہاء شوافع نے جومفہوم خالف کی جیت کے وکیل ہیں ، بھی اس کوقبول نہیں کرتے ، البتہ ابو بکردقاتی شافعی اس کے قائل ہیں ۔

2) مفہوم زمان یعن علم کی زمانہ کے ساتھ منسوب ہوکر ذکر ہوجیا کہ الحج اشھر معلومات ، (البقرۃ: ١٩٤) یعنی حج کے متعین مہینے ہیں ، ظاہر ہے کہ ان مہینوں کے علاوہ میں حج نہیں ہوسکتا۔

۸) مفہوم مکان، چینے: انتم عاکفون فی المساجد (القرق: ۱۸۷) معلوم ہوا کہ غیر مجد میں اعتکاف درست نہیں۔ ہر چند کہ اہل علم نے بعض اور صور تیں بھی ذکر کی ہیں، لیکن وہ

⁽۱) ملخص از: الاحكام في اصول الاحكام ٢٧٣٥-٣٥٠ ارشاد الفحول ١٤٨

ان ندکورہ صورتوں میں شامل ہیں بلکہ خودان صورتوں میں بھی ایک دوسرے کے دائرے میں داخل ہیں۔

عام طور پرفقہاء شوافع نے منہوم کو قبول کیا ہے، کین منہوم کی مختلف صورتوں کے بارے میں فقہاء شوافع اور دوسرے فقہاء کے یہاں بھی خاصا اختلاف ہے، شو کانی نے کسی قدر تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ (۱)

حفیہ کے یہاں بھی اس مسلم میں اختلاف کی گونج نظر آتی ہے، خود ام محرر نے نقل کیا جاتا ہے، کہوہ نصوص میں مفہوم خالف کو معتبر جانتے تھے، لیکن بالآخر متاخرین نے جس رائے کو قبول کیا وہ میں کم مفہوم مخالف نصوص میں معتبر نہیں، فقہاء کے کلام میں اس کا اعتبار ہے، علامہ شامی کے الفاظ میں: والحاصل ان العمل الآن علی اعتبار المفہوم فی غیر کلام الشارع ۔ (۲)

مفہوم مخالف کے معتبر ہونے کی شرطیں

مفہوم مخالف کو جوحفرات معتبر مانتے ہیں ،ان کے نزدیک بھی اس کے اعتبار کے لئے کچھ شرطیں ہیں ، ان میں سے اہم شرطیں یہ ہیں :

- ا) قرآن و حدیث کا منطوق ،مفہوم موافق یا قیاس ، غرض اس ہے قوی دلیل اس ہے معارض نہ ہو۔
- 7) نص بطورامتان یعنی الله تعالی کے احسانات جمانے اور یا دولانے کے طور پر وارد نہ ہوئی ہومثلاً الله تعالی نے بطورامتان کے ذکر فرمایا ہے، لتا کلو منھا لحما طویا، (الحل: ۱۱۳) اس کا میم مطلب نہیں کہ گوشت تازہ نہ ہوتو اس کا کھاناروانہیں۔
- ۳) کسی خاص واقعہ یا تھم سے متعلق سوال کا جواب نہ ہو، جیسے زمانہ جاہلیت میں جوسود درسود کا سلسلہ چاتا تھا، اس کس منظر

میں فرمایا گیا، لا تا کلو الربو اضعافاً مضعفة، (آل عران: ۱۳۰) لینی سودورسود نه کھاؤ، اس کا مطلب بینیس که پہلاسود جائز ہے، اور اس پرلیا جائے والاسودنا جائز۔

م) نص، تاكيداوركى معامله كى اجميت كاظهارك لي وارد موئى مو، جيئة ب الشادقر مايا كه الله اورة خرت يا يمان ركف والى عورت كے لئے تين دنوں سے زياده سوگ جائز نہيں لا يحل لامو أة تو من بالله واليوم الا خوان تُحد الله يهاں ايمان كى قيد كا يه مطلب نہيں كه غير موئن كے لئے تين دن سے او يرسوگ جائز ہے۔

۵) یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کلام ضمنا اور حیا نہ آیا ہو،
صنمنا برسبیل تذکرہ جوبات کہی جائے اس کامفہوم خالف معتبر بیر جیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، لا تباشو و ھن وانتم عا کفون فی
المساجد، (القرق: ۱۸۷) یعنی عورتوں ہے جماع نہ کرو، حالا تکہ تم
مجد میں معتلف ہو،" یہاں مجد میں معتلف ہو' کے الفاظ ضمنا ہیں،
اصل علم اعتکاف کی حالت میں ہوی ہے مقاربت کی ممانعت کا
ہے، لہذا اس میں مفہوم نخالف کا اعتبار نہ ہوگا یعنی یہ مطلب نہ ہوگا،
کہ معتلف مسجد ہے با ہر کسی اور جگہ ہمیستری کرسکتا ہے۔
کہ معتلف مسجد ہے با ہر کسی اور جگہ ہمیستری کرسکتا ہے۔

ا کوئی بات بطور حکایت واقعہ اور عموی احوال کے کہی گئی ہو، اس کا مفہوم مخالف بھی معتبر نہیں، جیسے اللہ تعالی نے سو تیلی بیٹیوں سے نکاح کو حرام قرار دیا ہے، اور سو تیلی بیٹیوں کے ساتھ یہ قید لگائی کہ وہ تمہارے زیر پرورش ہو، و دبائبکم اللّتی فی حجور کم ، (انسا، ۳۳) اس کا بیہ مطلب نہیں کہ جواؤ کیاں زیر پروش نہ ہوں ان سے نکاح جائز ہے، بلکہ چونکہ عام طور پرمردا پی سو تیلی بچیوں کی بھی پرورش کرتا ہے، اور اس کی ترغیب و بینا مقصود ہے، اس لئے اس قید کے ساتھ قرآن نے ذکر فرمایا ہے۔

⁽٢) عقود رسم المفتى ٩٣، ط: ديوبند

اس کے علاوہ کچھ اور شرطیں بھی اہل علم نے ذکر کی ہیں ، یہاں اہم شرا لط کے بیان کرنے پراکتفا کیا گیاہے۔(۱)

مقاصم (وَين كاول بدل)

"مقاص" کے اصل معنی مما ثلت کے ہیں ، دواشخاص کے ایک دوسرے پر آین ہوں اوروہ برابر سرابر پر معاملہ طے کرلیں ، کہ ونوں میں سے ہرایک کا جو دین ہے، وہ اس کے ذمہ واجب الاداء دین کے مقابلہ ہوجائے گااس کو، "مقاص" کہتے ہیں۔

مقایضی (سامان سےسامان کی فروخت)

اگرسامان کی بیچ سامان کے بدلہ ہو،اور کسی طرف سے روپیہ پیسہ یا سونا چا ندی نہ ہوتو اس کوا صطلاح میں 'مقایضہ'' کہتے ہیں ، پیسہ یا سونا چا ندن ہے ،سوائے اس کے کہ طرفین کی جانب پیصورت بالا تفاق جائز ہے ،سوائے اس کے کہ طرفین کی جانب سے ایک بی جنس کا سامان ہواور مقدار میں فرق ہو کہ بیصورت سود کے دائرہ میں آ جاتی ہے۔

مقتضى (أصولِ فقدى ايك اصطلاح)

بحض دفع عبارت میں کوئی لفظ ندکور نیس ہوتا ہے، لیکن وہاں وہ لفظ محذوف مانا جاتا ہے، تو اگر بیر محذوف مانا نحوی اور صرفی قواعد کے تحت ہوتو اے' مقدر' کہتے ہیں، اور اگر شریعت کے کی کلام کو واضح کرنے کے لئے ہوتو اسے مقتضی کہتے ہیں، (۲) جیسے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: کہتم پر مردار حرام کئے گئے حومت علیکم المعیتة، (المائدة: ۲۲) اب ظاہر ہے کہ 'میته' کے حرام ہونے سے مرادیہ ہے کہ مردار کا کھانا حرام ہے، اس لئے سمجھاجائے گا کہ اصل میں یہ ''حوم علیکم '''اکل '''المیتة '' ہے۔ (تفصیل کے میں یہ خوم علیکم '' ''اکل '''المیتة '' ہے۔ (تفصیل کے میں یہ خوم علیکم '' ''کل نہ ناکل کی بحث دیکھی جائے)۔

مكاتب (غلام كالكتم)

غلام کی ایک قتم ہے، غلام سے اس کا مالک کے کہتم اتنا پیسہ دو، آزاد ہو، اس غلام کو مکا تب کہتے ہیں ، اور اس طرح مشروط آزادی دینے کو کتابت ، اور جو پیسے غلام کوادا کرنے کو کہا گیا ہو، اس کو دیا کتابت '۔

- (و مکھئے:عبر،رق)

مکروہ

'' مروہ'' کراہت ہے ہے، جس کے معنی ناپند کرنے کے ہیں ،اس طرح مکروہ کے معنی ہوئے '' ناپند بیدہ'' فقہاء کے یہاں بیا ایک اہم اصطلاح ہے، جس چیز کوشر بعث نے تاکید وقوت سے منع کیا ہو،اس کوحرام کہتے ہیں، اور جس کی ممانعت اس درجہ شدید نہ ہو،اسے مکروہ، پھر مکروہ کی دوشمیس کی گئی ہیں، جوحرام کے قریب ہووہ مکروہ تخر بی ، اور جو جائز وحلال کے قریب ہووہ مکروہ تنز بی ، ان اصطلاحات کی تعریف وتو ضبے تھم کے ذیل میں ہوچکی ہے۔

مکم

ملہ پورے روئے ارض پرسب سے افضل جگہ ہے، آپ بھی نے مکہ سے خاطب ہو کر فر مایا کہ تو مجھے سب سے زیادہ مجب اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ شرافت کی حامل ہے، انک احب بلاد اللہ إلتی و اکو مله علی اللہ ، (۳) ایک اور روایت میں ہے کہ شیطان اس شہر میں اپنی پر ستش سے مایوں ہوگیا۔ (۳) میں ہے کہ شیطان اس شہر میں اپنی پر ستش سے مایوں ہوگیا۔ (۳) مدین میں داخل ہونے کا اوب یہ ہے کہ پہلے عسل کرے، یہ عمل راضل ہونے کا اوب یہ ہے کہ پہلے عسل کرے، یہ عسل بطور نظافت کے ہے، اس لے حیض و نظام سے دوجیار

⁽٢) غمز عيون البصائر ١٨٥

⁽٣) حوالة سابق ٣٨٥/٣

⁽١) ويكفئ: ارشاد الفحول ٨٠-١٤٩

⁽٣) مجمع الزوائد ٣٨٣/٣ بحواله مسند أبويعلى

عورتیں بھی عسل کریں گی، اور داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے محبحرام جائے، دن کے وقت مکہ میں ہونا بہتر ہے، یہ بھی بہتر ہے کہ مکہ میں بالائی حصہ کی طرف سے داخل ہوا جائے، اور شیمی حصہ کی طرف سے داخل ہوا جائے، اور شیمی حصہ کی طرف سے نکلا جائے، نیز کعبہ میں بھی باب السلام سے داخل ہوا جائے، جس کو آج کل باب الفتح کہا جاتا ہے، یہ بہتر ہے، مکہ میں داخل ہوتے ہوئے تلبیہ اور دُعاء کے کلمات زبان پہونے چاہئیں اور دل کو تو اضع اور خشیت سے مامور ہونا چاہئے ۔ محبحہ حرام داخل ہونے کے بعد اگر فرض نمازیا جماعت یا وتر کے فوت حرام داخل ہونے کے بعد اگر فرض نمازیا جماعت یا وتر کے فوت ہوئے کا خوف نہ ہوتو داخل ہوتے ہی بیت اللہ شریف کا طواف کرنا چاہئے، جسے محبد ول کے لئے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ہے ای طرح بیت اللہ شریف کے لئے طواف تحیۃ البیت۔ (۱)

ایک اہم مسکد مکہ میں بلا احرام داخل ہونے کا ہے، جولوگ حدود میقات کے اندر ہوں، جن کوحلی کہا جاتا ہے، وہ بلا احرام مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں، اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ جولوگ میقات کے باہر سے جج یا عمرہ کے ارادہ سے آئیں، ان کے لئے احرام باندھ کرآنا ضروری ہے، اختلاف اس صورت میں ہے کہ میقات کے باہر سے جج وعمرہ کے علاوہ کی اور ضرورت مثلا تجارت وغیرہ کے لئے کوئی شخص مکہ کا سفر کر ہے، مالکید، شوافع اور حنا بلہ کے نزدیک ایسے شخص کے لئے احرام باندھ مالکید، شوافع اور حنا بلہ کے نزدیک ایسے شخص کے لئے احرام باندھ کر آنا ضروری نہیں، (۲) ان حضرات کے پیش نظر فتح مکہ کا واقعہ کر آنا ضروری نہیں، (۲) ان حضرات کے پیش نظر فتح مکہ کا واقعہ احرام مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

حفیہ کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ کی روایت

ہے کہ بلا احرام میقات ہے آگے نہ بڑھا جائے ، لا یجاوز الموقت الاباً حوام ، (۳) خودامام شافعیؒ نے اپنی سند میں حفرت عبداللہ ابن عباس کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ بلا احرام میقات ہے آگے بڑھنے والوں کو واپس لوٹا دیا کرتے تھے ، (۳) میقات ہے آگے بڑھنے والوں کو واپس لوٹا دیا کرتے تھے ، (۳) سجہاں تک فتح مکہ کی بات ہے تو وہ ایک استثنائی مسلہ ہے ، کیوں کہ آپ کی نے خودار شادفر مایا کہ اس دن مکہ کو ہمارے لئے طل کردیا گیا تھا ، اس کو عام دلیل بنانا درست نہیں ۔ (۵)

البتہ حنفیہ نے ایسے خفس کے لئے جواحرام باندھ کر جانے میں دفت محسوں کرتا ہو یہ حیلہ بتایا ہے کہ ایسا خفس ابتداء میقات اور صدوحرم کے درمیان ' حل' کے کسی مقام جیسے بستان بنی عامر کا قصد کرے ، اور وہاں بلااحرام آجائے ، پھر وہاں سے بلااحرام حرم میں داخل ہوجائے ، کیوں کہ حدود میقات کے اندر سے حرم میں آنے والوں کواحرام باندھنا ضروری نہیں ، (۲) موجودہ دور میں تیز رفتار ذرائع حمل ونقل کی ایجاد اور تجارت کے دائرہ کے وسیح ہوجانے کی وجہ سے بعض اوقات تجار اور ڈرائیوروں کو روز روز میقات کے باہر سے حرم آنا ہوتا ہے ، اب ہر بارآتے ہوئے ان کو مشواری ہو وہ ان ہوتا ہے ، اب ہر بارآتے ہوئے ان کو دشواری ہو وہ فاہر ہے ، ان حالات میں ایسے لوگوں کے لئے انکہ دشواری ہو وہ فاہر ہے ، ان حالات میں ایسے لوگوں کے لئے انکہ دسویں سے مینار منعقدہ ، ہمین خز ' ادارہ المصاحث الفقہیم ، جمین علیا ء ہند' کے ایک اجتماع منعقدہ دیو بند میں علیاء وار باب افتاء کا حیات موجودہ اس کے جوازیرا تفاق ہو چکا ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے: میرامقالہ فج – نئے اوراہم مسائل)

⁽۱) و يمضي الدر المختار و ردالمحتار ۱۲۵/۲

⁽r) كتاب الايضاح للنووى ١٩٤٠ نيز د يكت المدونة الكبرى ١٣٠٣ المغنى ١١٦٠٣

 ⁽٣) نصب الرايه ١٥/٣م مصنف ابن ابي شيبه ، رقم الحديث ١٥/٥٨ (٣) مسند امام شافعي ١١٦

⁽۵) الاظريمو: بخارى ١٣٣١، وقم الحديث ١٨٣٢ (٦) عناية على هامش فتح القدير ٢٢٦/٢

ر کھ کر ملک کی تعریف اس طرح کی ہے:

اختصاص حاجز شرعاً صاحبه التصرف الالمانع . (۵)

ملکیت ایم اختصاصی کیفیت کا نام ہے ، جو صاحب فی کے سواء دوسروں کو انتقاع اور تصرف کا حق سے روکتی ہے ، اور صاحب فی کو تصرف کا حق دیتی ہے ، سواء اس کے کہ کوئی بات اس کے تشرف کے لئے مانع ہو۔

ہروہ شی جو مال ہو، بنیادی طور پراس بات کی صلاحت رکھتی ہے کہ اس پر ملکیت ثابت ہو، سوائے اس کے کہ کی خاص عارض کی وجہ سے اس میں ملکیت قائم ہونے کی گنجائش نہ رہے، جیسے وہ اموال جن سے لوگوں کے اجتماعی حقوق متعلق ہیں، سر کیس، بردی نہریں اور دریاء، بل، کیکن عوامی اور اجتماعی ملکیت ان پر بھی ثابت ہوتی ہے۔ (۱)

ملكيت كي دونشمين

ملك كى دونشميس بين: ملك تام اور ملك ناقص_

ملک تام وہ ہے جس میں اصل فی کا بھی مالک ہو، اور اس کی منفعت کا بھی ، اس طور پر کہ وہ فی اس کے قبضے میں ہو، ھو ما اجتمع فید الملک و الید، (۱) اگرآ دی فی کا مالک ہو، لیکن ابھی وہ قبضہ میں نہ آئی ہو، جیسے مہر پر قبضہ نہ ہوا ہو، توبیہ ملک ناقص تصور ہوگا، (۱) ای طرح اگر صرف منفعت کا مالک ہو، اصل فی کا مالک نہ ہو، جیسا کہ کرایہ پر کسی چیز کو حاصل کرنے میں ہوتا ہے، تو مبیا کہ کرایہ پر کسی چیز کو حاصل کرنے میں ہوتا ہے، تو ہمی ملک ناقص ہوگی۔

لمتزم

ملتزم (''م' پر پیش ،''ت' اور''ز' پرزبر) تجراسوداور کعبة الله کے درمیانی حصه کو کہتے ہیں ، ملتزم کے اصل معنی الی جگه کے ہیں ، جس سے چمٹا جائے ، ملتزم ان مقامات میں سے ہے جہال رسول اللہ ﷺ نے وُعاء فر مائی ہے ، (۱) اور جو دُعاء کی قبولیت کی جگہوں میں سے ایک ہے۔

ملک (مالک ہوتا)

لغت میں ملک کے معنی کی چیز کے احاط اور اس میں تصرف پر قادر ہونے کے ہیں، (۲) علامہ ابن ہامؓ نے ملک کی اصطلاحی تحریف اس طرح کی ہے:

الملك هو قدرة يثبت بها الشرع ابتداء على التصرف . (٣)

ملکیت تصرف کی ایسی قدرت سے عبارت ہے، جس کوشریعت نے متقل طور پر ثابت کیا ہو، نہ

كەنيابۇ -خىنا

ابن نجیم نے اس تعریف پر تنقید کی ہے، اور تکھا ہے کہ اس میں اس قید کا اضافہ ہونا چا ہے کہ سوائے اس کے کہ کوئی چیز اس کے حق تصرف کے لئے مانع ہو، جیسے مسلوب الاختیار (مجور) آ دمی اپنی چیز کا الک ہوتا ہے، لیکن اس میں تصرف نہیں کرسکتا، اسی طرح منقولہ چیز جے خرید کیا ہو، اور ابھی خریدار نے اس پر قبضہ نہ کیا ہوکہ خریدار اس کا مالک تو ہوتا ہے، مگر قبضہ سے پہلے اسے فروخت نہیں کرسکتا۔ (۳)

چنانچیشخ مصطفی زرقاءً نے فقہاء کی مختلف تعبیرات کوسامنے

⁽r) لسان العرب ١٨٣/١٣ وايضاً انظر القاموس المحيط ١٨١٣

⁽م) الاشباه والنظائر ٢٣٩، (ط: مكتبة نزار مكمرمه)

⁽٢) و كي المدخل لدراسة الشريعة الاسلاميه (واكثر عبرالكر يم زيران ٢٢٥)

⁽٨) وكيمة: حوالة مذكور

⁽۱) ابوداؤد ، باب الملتزم الا۲۲، مديث غمر ۱۸۹۸

⁽٣) فتح القدير ٢٥٧٥، كتاب البيوع

⁽۵) المدخل الفقهي ١٨٣١

⁽٤) هنديه ١٦٦١، نيزو كي دالمحتار ٢٥٢

اباحت

منفعت کے مالک ہونے سے قریب ہی ایک اور صورت اباحت کی ہے، اباحت بھی کی خاص شخص اور فرد کے لئے ہوتی ہے، جیسے آپ کی کو کھانے پر مرعوکریں ، اور بھی اباحت عمومی نوعیت کی ہوتی ہے، جیسے عام سرکیس ، نہریں کہ ہرایک کواس سے نفع اٹھانے کاحق حاصل ہے۔

نفع کا ما لک ہونا اور اباحت کی وجہ سے نفع اُٹھانے کے حق دار ہونے میں فرق میہ ہے کہ نفع کا ما لک اس منفعت میں تصرف بھی ہونے میں فرق میہ ہے کہ نفع کا ما لک اس منفعت میں تصرف بھی کر سکتا ہے، دوسروں کو بھی بیٹھ سکتا ہے، دوسروں کو بھی بٹھا سکتا کرا میہ پر لی گئی، اس میں خود بھی بیٹھ سکتا ہے، دوسروں کو بھی نے کئی وہ اور سے کہ نہیں اگر کئی نے کئی محض کو سواری پرخود بیٹھنے کی اجازت دی، تو دوسروں کو میں کھا سکتا ، کئی محض کو کھانے پر مدعو کیا، تو وہ دوسروں کو نہیں بھا سکتا ، کئی محض کو کھانے پر مدعو کیا، تو وہ دوسروں کو نہیں کھا سکتا ۔ (۱)

ملكيت تامه حاصل مونے كاسباب

ملکت تامہ کے حصول کے اسباب بنیادی طور پر چار ہیں:

1) الی مباح چیز کو حاصل کر لینا جو کسی کی ملکیت میں داخل نہیں ، اور نہ اس کو لینے میں کوئی شرعی رکاوٹ ہو، جیسے شکار ، غیر مملو کہ جنگلات کے درخت اور گھاس ، دریاؤں کا پائی وغیرہ — الی مباح چیز وں کے مالک ہونے کے لئے دوبا تیں ضروری ہیں، ایک مید کہ اس نے اس مباح چیز کو حاصل کرنے میں سبقت کی ہو، اگر کوئی دوسر اضح پہلے قبضہ کر چکا تھا ، اور پھراس نے قبضہ کیا ، تو یہ غصب ہوگا ، دوسر سے اس نے مالک بنے ہی کے ارادہ سے اس مباح چیز کو حاصل کیا ہو، اگر اس کی جانب سے ارادہ نہ پایا جائے ، مباح چیز کو حاصل کیا ہو، اگر اس کی جانب سے ارادہ نہ پایا جائے ، مباح چیز کو حاصل کیا ہو، اگر اس کی جانب سے ارادہ نہ پایا جائے اس مباح چیز کو حاصل کیا ہو، اگر اس کی جانب سے ارادہ نہ پایا جائے اس مباح چیز کو حاصل کیا ہو، اگر اس کی جانب سے ارادہ نہ پایا جائے اس اس کے کھیلایا کہ خٹک ہوجائے ، اور اس میں کوئی شکار آ پھنسا ، تو وہ

اس کا ما لک نہیں ہوگا۔

۲) ما لک ہونے کا دوسرا ذریعہ عقد یعنی معاملہ ہے، متعدد معاملات ہیں جن کے ذریعے اصل فی کا ما لک ہوا جاتا ہے، جیسے خرید و فروخت، ہیدوغیرہ، یا منفعت کا ما لک ہوا جاتا ہے، جیسے اجارہ — ایسے معاملات کے درست ہونے کے لئے بنیادی طور پر ما لک ہونے والے فخص میں ما لک ہونے کی الجیت اور ارادہ وافتیار کے ساتھ معاملہ کی انجام دہی ضروری ہے۔

۳) ملکت کا تیسرا ذرایعه نیابت (خلفیة) ہے، چاہا که شخص دوسر فحض کے نائب کی حیثیت سے مالک ہے، جیسا که میراث میں ہوتا ہے، کہ ورثاء گویا متوفی کے نائب اوراس کے جانشیں ہوتے ہیں، یاایک شی دوسر ہے گی کا نائب کی حیثیت سے ملکیت میں آئی ہو، مثلاً ''الف'' کا سامان کسی نے ضائع کر دیا، اور ضائع کر نے والے نے ''الف'' کا تاوان ادا کیا تو یہ تاوان کے ذریعہ حاصل ہونے والا مال اصل شکی کی جگہ ہے۔

۳) مملوکہ چیز میں اضافہ بھی ملکت کا ایک ذریعہ ہے، جیسے کھیت میں غلہ، درخت میں پھل، جانوروں میں دودھاور بچے، ان اشیاء میں اس بنیاد پر زمین ، درخت اور جانور کے مالک کی ملکت ثابت ہوتی ہے۔ (۲)

ملكيت تامه كي خصوصيات

ملكيت تام كى تين اجم خصوصيات بين :

1) محدود وقت تک کے لئے نہیں ہوتی ، کہاس کے ختم ہونے پر ملکیت ختم ہوجائے ، بلکہ ہمیشہ مالک کی ملکیت میں باقی رئتی ہے، سوائے اس کے کہوہ خود کسی اور کواس کا مالک بنادے خواہ خچ کر ہو، یا ہبہ کرکے ، اور سوائے اس کے کہاس کی موت واقع ہوجائے کہاس صورت میں وہ مال اس کے ورثاء کی طرف منتقل

⁽۱) المدخل لدراسة الشريعة الاسلاميه ۲۲۸

۲) ما لک کواس میں استعمال اور تصرف کا پوراحق حاصل ہوتا ہے، وہ براہ راست اس سے نفع اٹھائے، یا کسی کوحوالہ کرکے بالواسط نفع المفائح - - ١١٥٠ ما الماسية

٣) اگر مالك اسے ضائع كردے، تو اس يركوئى تاوان واجب نہیں ہوگا ، کیوں کہ اس نے اپنی ہی چیز ضائع کی ، ہاں اگر اس نے کی ذی روح کو بے مقصد بلاک کردیا ہو، تو وہ اس سفاکی پرلائق سرزنش ہوگا۔(۱)

منافع کاما لک ہونے کے تین ذرائع

منفعت کے مالک ہونے کے تین ذرائع ہو سکتے ہیں:

اجارہ، یعنی کوئی چیز کرایہ برحاصل کی جائے۔

٢) اعاره، يعنى بلامعاوضه كي في عي نفع حاصل كرن كا ما لک بنادیا جائے۔

٣) وقف ، اس ميں بھي كى في سے نفع حاصل كرنے كا اختیار حاصل ہوتا ہے، اس فی پرملکت حاصل نہیں ہوتی۔(۱)

منافع ہے متعلق چندا حکام

منفعت متعلق چنداحکام اسطرح بین:

 اس میں وقت ، جگہ اور نفع اُٹھانے کی مخصوص کیفیت کی قیدلگائی جاسکتی ہے، مثلاً کوئی سواری ایک ہفتہ کے لئے حاصل کی جائے ، یا شہرد لی میں چلانے کے لئے لی جائے ، یاز مین کراپ پردی جائے،اورکہاجائے کہاس میں گیہوں ہی کھیتی کی جاسکتی ہے۔ ٢) حفيه كے نزديك منافع كى ملكيت ميں وراثت جارى نہیں ہوتی ، یعنی اصل صاحب معاملہ کی وفات کے بعد معاملہ ختم ہوجاتا ہے۔

m) بيضروري ہے كہ جس مخف كومنفعت كاما لك بنايا كيا ہے، جیے کرایددار، اصل فی اس کے حوالہ کردی جائے، اور خوداس فحض کی ذمدداری ہے کہ وہ مناسب طریقہ براس کی حفاظت کرے،اگر اس کی کسی زیادتی کے بغیروہ هی ہلاک ہوگئی ، تووہ اس کا ضامن نہیں ہوگا،اوراگراس کی زیادتی اورکوتا ہی کوخل ہو،اوراس کی وجہ سےوہ چيز ضائع هو گئي ياعيب ز ده هو گئي تواب اس پر تاوان واجب هو گاي م) اگر تفع اٹھانے والے سے اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیا

جاتا، جيسے عاريت ، تو اس صورت ميں اس هي عاريت ، تعلق حفاظت اور بقاء وغیرہ کے اخراجات خودال شخص پر عائد ہوں گے، اور اگروہ اس كامعاوضهادا كرتامو، جيسے كه كرابيدوغيره كي صورت ميں ہوتا ہے، تواس فی ہے متعلق اخراجات کی ذمہ داری اصل مالک پر ہوگی۔

۵) مقررہ مدت کے گذرنے کے بعداور جس نفع کا عاصل کرنامقصود تھا،اس نفع کے حاصل کرنے کے بعد بھی ،اصل مالک کو لوٹادی جائے گی۔(۳)

مح كافعال جن مقامات في متعلق بين ،ان مين ايك ابم مقام منی کا ہے، ایام فج میں جاج کے لئے کم از کم جارراتیں منی میں گذارنا مسنون ہے ،منی ہی میں جمرہ اولی اور جمرہ وسطی واقع ہے،جس پر گیارہ اور بارہ تاریخ کوری کرنی ہے، مٹی ہی میں فج کی قربانی مسنون ہے۔

بدایک متطیل علاقہ ہے، جو جمرہ عقبہ کے بعد شروع ہوتا باورخود جمرة عقبه مكه ميل واقع ب،اوروادى محمرية كرختم موتا ہے، بیروادی منی اور مزدلفہ کے درمیان حد فاصل ہے، اور اس کی لنائيه ١٥٣٥ اته بي - (٣)

(۱) المدخل لدراسة الشريعة الاسلامية ٢٣١ (٣) حوالة سابق ٢٣٠-٣١٠

⁽٢) حوالة سابق ٢٣٠

⁽٣) ردالمحتار ١٤٩/٢

منیٰ کی لمبائی دومیل کے قریب ہے، اور چوڑائی اس سے کم ہے، بیعلاقہ دونوں طرف سے پہاڑوں سے گھراہوا ہے، پہاڑکا جو حصمنیٰ کی طرف ہے اس کا شار بھی حدود منیٰ میں ہے، اور پہاڑکی پشت کا حصمنیٰ میں داخل نہیں ہے۔(۱)

منابذه

سے کی ایک خاص صورت ہے ، جو اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں مروخ تھی ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ (۲) (دیکھتے: بیچ)

مناسب

یه اُصول فقه کی اصطلاح ہے، اُصولیین نے قیاس کی بحث میں وصف مناسب کی تعبیر استعال کی ہے۔(۲) (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: قیاس)۔

مناسخ (علم الفرائض كى ايك اصطلاح)

مناسخہ ننخ سے ماخوذ ہے، کے معنی منتقل کرنے کے ہیں ،علم الفرائض کی اصطلاح ہیں ' مناسخہ' اس کو کہتے ہیں کہ بعض ورثاء کا حصہ تقسیم سے پہلے ہی اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوجائے، (۴)، مناسخہ بنیا دی طور پرایک حسابی مسئلہ ہے، کہ میراث کی تقسیم کے لئے کیا طریقۂ حساب اختیار کیا جائے، ورنہ اصل حصص پراس کا کوئی اثر نہیں پڑتا، تفصیل فرائض کی کتابوں میں دیکھی جا عتی ہے۔

مناسک

نسک کے معنی عبادت کے ہیں ، اس مناسبت سے عرب قربانی کو بھی نسک کہتے تھے، اور قربانی کی جگہ کو'' شک''جس کی جمع

مناسک آتی ہے، جج بھی چوں کہ عبادت ہے، اور قربانی اس عبادت کا ایک اہم فعل ہے، اس مناسبت سے افعال جج کو "مناسک" کہتے ہیں، اور فقہاء ومحدثین کے یہاں پیلفظ اسی معنی میں معروف ومستعمل ہے۔(۵)(احکام کے لئے دیکھتے: جج

منختفه (گلاگھونٹ کر مارا گیا جانور)

جس کو گلاگھونٹ کر مار دیا گیا ہو، بیمردار ہے، اوراس طرح جس جانور کو مارا گیا ہو، اس کا کھانا حلال نہیں، خود قرآن مجید میں اس کی صراحت موجود ہے، (المائدہ: ۳) — مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ''میۃ'')۔

مندوب

''ندب'' کے معنی بلانے ، پکارنے اور دعوت دینے کے ہیں،
اسی لئے فقہاء کے یہاں مندوب ان افعال کو کہتے ہیں کہ جن کی
طرف ببطریقۂ ترغیب دعوت دی گئی ہو،اسے واجب قرار نہ دیا گیا
ہو،اس کے کرنے پراجرتو ہو،لیکن نہ کرنے پر گناہ بھی نہ ہو۔
(تفصیل کے لئے دیکھئے جمم)

مندیل (رومال)

یدلفظ''ندل'' سے ماخوذ ہے، جس کے معنی میل و کچیل کے ہیں، مندیل (''م''اور'' ڈ'پرزیر) کے معنی ایسی چیز کے ہیں جس سے یو نچھا جائے ، کیوں کہاس سے میل و کچیل کا از الہ ہوتا ہے، بعض حضرات نے اس لفظ کا کچھاور بھی ماخذ بتایا ہے، اور'' م''پر زیر کے ساتھ بھی یہ لفظ استعال ہوتا ہے، اس طرح''یاء'' کے بغیر زیر کے ساتھ بھی یہ لفظ استعال ہوتا ہے، اس طرح''یاء'' کے بغیر نریر کے ساتھ بھی یہ لفظ استعال ہوتا ہے، اس طرح''یاء'' کے بغیر استعال ہوتا ہے، اس طرح' یاء'' کے بغیر استعال ہوتا ہے، اس طرح' یاء'' کے بغیر استعال ہوتا ہے، اس طرح' یاء'' کے بغیر اس کے ساتھ بھی ہے۔ (۱)

⁽١) الفقه الاسلامي و ادلته ١٩٣/٣

⁽٣) اصول الشاشي ٩١

⁽۵) ردالمحتار ۱۹/۳.

⁽۲) ردالمحتار ۱۵۵/۷

⁽٣) دستور العمل ٣١٣/٣

⁽١) حاشيه شيخ احمد محمد شاكر على الترمذي ١١/١

عام حالات میں رومال اور تولیہ سے بدن یو نچھنے میں کچھ حرج نہیں ، لیکن وضوء کے بعد تولیہ کے استعال کرنے میں کسی قدر اختلاف ہے ، ابن شہاب زہری اے مروہ قرار دیتے ہیں ، كيول كر حفرت ميوند سے روايت بك رسول الله الله خدمت میں وضوء کے بعد کیڑا پیش کیا گیا،تو آپ ﷺ نے نہیں لیا ،اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے ، (۱) انمہ اربعہ اور اکثر فقہاء کے نزدیک وضوء کے بعد تولید کے استعال میں حرج نہیں، البتة قاضى خان اورابن تجيم نے اسے مباح قرار ديا ہے، (٢) اور علامه طبی نے متحب، (٣) رامج یہی ہے کہ وضوء کے بعدرو مال کا استعال جائز ہے، کیوں کہ حضرت عائشے ہے مروی ہے کہ رسول بعدیو نچھاکرتے تھے، کیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے، (۴) نیز حفرت معاذ ر الله عنقول ہے کہ میں نے رسول اللہ اللہ ديكها كه جبآب على وضوء فرمات توايخ كيرے كايك حصہ سے چرہ مبارک یو نچھ لیتے ،اس کی سند پر بھی محدثین کو کلام ہے ، (۵) ان حدیثوں کے ضعیف ہونے کے باوجود چول کہ ممانعت برکوئی دلیل موجود نہیں ہے، اور اصل جائز ہونا ہے،اس لئے جمہور کے زویک وضوء کو یو نجھنا جائز ہے۔

رہ گئی حضرت میمونہ والی روایت تو اس میں ممانعت پر کوئی دلیل نہیں ممانعت پر کوئی دلیل نہیں ممکن ہے آپ ﷺ نے کسی اور وجہ سے یا شھنڈک کی بناء پر کپڑ ااستعال نہ کیا ہو، بعض محدثین کا خیال ہے کہ چوں کہ وضوء کے یانی قیامت کے دن تولیہ کا

استعال مکروہ ہے ، کیوں کہ بیہ وضوء کے پانی کو کم کرنے کے مترادف ہوگا، کین اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ، کیوں کہ وضوء کے وقت استعال کیا گیا ہو، ورنہ کچھ در یر بعد تو پانی کوقد رتی طور پرخشک ہوجانا ہی ہے۔

منفعت

سنی ہی ہے متعلق فوائد کو'' منفعت'' کہتے ہیں، جیسے مکان میں رہائش، سواری پرسوار ہونا وغیرہ — حنفیہ کے نز دیک منافع مال نہیں ہیں، جمہور کے نز دیک مال ہیں۔(۲)

منافع کے مالک ہونے کی کیا صورتیں ہیں ، اور اس کے احکام کیا ہیں؟ اس سلسلہ ہیں تفصیل '' ملک'' کے تحت گذر چکی ہے ۔ اہل علم نے ایک بحث یہ کی ہے کہ منفعت کے مالک ہونے اور حق انتفاع میں فرق ہے یا نہیں؟ علامہ قرافی نے بھی اس پر روشی ڈالی ہے ، جس کا حاصل یہ ہے کہ منفعت کا مالک ہی میں تقرف کا ڈالی ہے ، جس کا حاصل کی ، تو دکھتا ہے ، جیسے کی شخص نے کرایہ مکان اور سواری حاصل کی ، تو وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ، اور دو سروں کو بھی دے سکتا ہو دو ہروں کو بھی دے سکتا ہو دو سروں کو بھی دے سکتا ہو دو اس کی کا فق انتفاع کے ، کہ جس کو نفع اٹھانے کا حق حاصل ہو ، وہ اس میں مالکانہ انداز کا تقرف نہیں کرسکتا ہے ، جیلے مساجد میں بیٹھنے کی جگہ، سرائے میں قیام کی جگہ وغیرہ ، (ے) نیز منفعت کا مالک انسان کی معاملہ کے ذریعہ ہوتا حکہ وغیرہ ، (ے) نیز منفعت کا مالک انسان کی معاملہ کے ذریعہ ہوتا حکم وہ وہ اس بی عقد ومعاملہ کی ضرورت نہیں ۔ (۸)

⁽r) قاضي خان ١/١٥، نيزو كيم البحر الرائق ١٢٨/١

⁽۱) بخارى ۱۷/۱، باب نفض اليدين من غسل الجنابة

⁽٣) الكبرى ٥٢

^{. (}۵) ترمذی : صدیث نمر ۵۳

⁽٣) ترمذى : صديث تمر ٥٣ ، باب ماجاء في التمندل بعد الوضوء

 ⁽۲) المدخل لدراسة الشريعة الاسلاميه للنكتور عبدالكريم زيدان ۲۱۸

⁽٤) كتاب الفروق الم١٨٤، فرق ٣٠٠ نيز و كيح: تهذيب الفروق على هامش الفروق ، للقرافي ١٩٣١

⁽٨) المدخل الفقهي العام ١٨٥/١

منقول

منقول کے معنی الی چیز کے ہیں جوایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی گئی ہو، فقہاء کے یہاں مال کی دوقتمیں کی گئی ہیں منقول اورغیر منقول، جو مال اس لائق ہو کہ ایک جگہ ہے دوسری جگہ نتقل نه کیا جاسکتا ہو، جیسے زمین، مکان، ان کو' مال غیر منقول' کہا جاتا ہے ، آج كل كشتيال ، جوائي جهاز ، بسيس وغيره مال منقول ميس شامل هير ، حنفیہ کے نزد یک ورخت اور مکان اگر زمین سمیت فروخت کئے جائيں تو مال غير منقول ہے، اور تنها فروخت كياجائے تواس كاشار بھى مال منقول میں ہوگا ،ای لئے ان میں حق شفعہ خاری نہ ہوگا ، (۱) نیز فقهاء حنفيه كاس أصول يركداموال منقوله كاوقف درست نهيس، ز مین کوچھوڑ کر تنہا درخت اور مکان کا وقف درست نہیں ہوگا ،اگر و مال مجر دم كان يا درخت كا وقف مروح نه جو، مال اگراس كاعرف ہوتو پھراس کا وقف درست ہوگا ، (۲) — حنفیہ کے نز دیک قبضہ کے باب میں مال منقول اور مال غیر منقول کے تھم میں فرق کیا گیا ہے، مال منقول کو قبضہ ہے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں ، مال غیر منقول کو قبضہ کئے بغیر بھی فروخت کرنا درست ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھتے: قبضہ)

مكر

عربی زبان میں منکر کامادہ 'دیکر' ہے، ہروہ بات جس کوشر ایعت فیج سمجھا ہو، یا حرام و مکر وہ قرار دیا ہو، وہ منکر ہے، (۱) معروف ومنکر کوجانے کا اصل ذریعی تو قرآن وحدیث ہے، الدلیل علی کون ، ذالک الشی معروفا او منکوا ھو الکتاب او السنة ، لیکن

علاوہ اس کے صالح اور نیکو کارلوگ جودین پڑ عمل کرنے کی وجہ سے
ایک ذوق سلیم کے حامل ہو چکے ہیں، وہ جس بات کو براسمجھیں وہ بھی
من جملہ منکرات کے ہیں، اسی لئے مفسر طبری نے منکر کی تعریف
کرتے ہوئے کہا ہے: ما انکوہ اللہ ور أوہ قبیحاً فعله۔ (م)
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:'' نمی عن المنکر)

رخی ا

منی سے مرادوہ چکنا آمیز مادہ ہے،جس سے انسان کی تولید عمل میں آتی ہے،فقہاء کا خیال ہے کہ مردوں کا ماد کا منوبیہ سفیداور عورتوں کارقیق اور زرد ہوتا ہے۔(۵)

فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ شہوت کے ساتھ منی نکلنے سے عنس ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

(اس سلسلے میں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: 'جنابت')

امام ابو حنیفہ اور امام مالک ؒ کے نزد کیک منی ناپاک ہے، البتہ
امام مالک ؒ کے یہاں دھوئے بغیر پاکی حاصل نہیں ہوسکتی، اور حنفیہ
کے نزد کیک اگر منی مرطوب ہوتو دھونا ضروری ہے، اور کپڑے پر
خٹک ہوگئی ہو، تو کھر چ دینا کافی ہے، امام شافعی کے نزد کیک آ دمی
کمنی تو پاک ہے، ہی، چچ قول کے مطابق کتے اور سور کے سواء تمام
جانوروں کا مادہ منویہ بھی پاک ہے، امام احمدؒ سے دونوں طرح کے
اقوال منقول ہیں، امام ابو حنیفہ گی موافقت ہیں بھی، اور امام شافعی
کی رائے کے مطابق بھی، (د) — حقیقت بیر ہے کہ حنفیہ کی رائے
احادیث سے قریب تر ہے، منی کی وجہ سے عسل کا واجب ہونا
عاری خوداس کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے، اور حضرت عائش گی

روایت ہے منی کا آپ بھا کے کیڑے سے دھونا ثابت ہے، اور

⁽۲) ردالمحتار ۲/۵۹۳، كتاب الوقف

⁽۳) تفسیر طبری ۱۱۵/۳

⁽r) الافصاح ١٣٨٨

⁽١) ويكفي: مجلة الاحكام ، دفعه ٢٠-١٠١٩

⁽٣) النهاية لابن اثير ٥/١٥١

⁽۵) هندیه ار۱۰

⁽²⁾ و کی هندیه ۱۳۳۱، شرح مهذب ۱۸۵۲ م

کھر چنا بھی ، (۱) اس طرح تمام روایتوں پر عمل ہوجا تا ہے۔ واضح ہوکہ کسی چیز کے پاک ہونے سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ اس کا کھانا بھی حلال ہو، اسی لئے شوافع کے یہاں قول تھجے و مشہور یہی ہے کہ اس کا کھانا جائز نہیں ، گوایک قول جواز کا بھی ہے، جوشنج ابوزیدم وزیؓ سے مروی ہے۔ (۲)

موات (افاده زمين)

''موات'' افتادہ زبین کو کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے:احیاءموات)

مواقيت

میقات کی جمع ہے، وہ خاص مقامات جہاں سے حاجی کواحرام باندھ کرآ گے بڑھناضروری ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: جج)

موت

ے بھی ہوتی ہے، جس کا نماز کے بعد پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، کہ اے اللہ جب آپ کسی قوم کے ساتھ آزمائش کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ و آزمائش میں پڑنے سے پہلے اُٹھالے، اذا اردت بقوم فتنة فتوفنی المیک غیر مفتون۔(م) اگر دُعاء کرنی ہوتو حضور ﷺ نے اس طرح دُعاء کرنے کی تلقین فرمائی:

اللهم احینی ماکانت الحیوة خیرا لی ، وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی . (۵) اے اللہ! مجھے زندہ رکھئے جب تک کہ زندگ میرے لئے بہتر ہو، اور مجھے موت دے دیجئے اگرموت ہی میرے لئے بہتر ہو۔

موضحه

زخم كى ايك خاص صورت _ (ديكھئے: هجہ، ديت")

مبقوق (فقدوحدیث کی ایک اصطلاح)

موقوف کی اصطلاح محدثین کے یہاں بھی استعال ہوتی ہے اور فقہاء کے یہاں بھی استعال ہوتی ہے اور فقہاء کے یہاں موقوف وہ ہے جس کی سندصحابی پرختم ہوجاتی ہو،اور فقہاء کے یہاں موقوف عقد (معاملہ) کی ایک فتم ہے،اپیا معاملہ جواپی اصل کے اعتبار سے درست ہو، لیکن کی اور کاحق متعلق ہونے کی وجہ سے ناکمل،اسے عقد موقوف کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: حدیث، "عقد")

مؤلفة القلوب

جن لوگوں کو اسلام سے مانوس رکھنے کے لئے پچھ مال ومتاع دیا جائے ان کو قرآن مجید نے مؤلفة القلوب کے لفظ سے موسوم کیا

⁽۱) و كيت ترمذي عديث تمبر ۱۱۱، باب ماجاء في المني يصيب الثوب - (۲) شرح مهذب ۵۵۲/۲

⁽٣) بخارى مع الفتح ١٣٢٠١، باب تمنى المريض الموت (٣) فتح البارى ١٣٣/١٠

⁽۵) بخارى مع الفتح ۱۳۲/۱۰ باب تمنى المريض الموت ،ترمذى: صحيث تمر ٩٤٠ ، باب ماجاء في النهي عن التمني للموت

ہے،اوران کوز کو ق کامصرف بنایا ہے۔ (تفصیل کے لئے خودلفظ ' ز کو ق' ' ملاحظہ ہو)

مولی

جوفض اپناغلام یاباندی آزاد کرے، اے اس آزاد شدہ غلام یا بندی کی نسبت ہے ''ولاء'' حاصل ہوتا ہے، آخضور کی نے فرمایا کہ بدرشتہ و بیا ہی لازمی رشتہ ہے جیے نسبی رشتہ ''الولاء لحمة کلحمة النسب ''، (۱) — ولاء ہے ایک تھم وراث کا متعلق ہے، یعنی اگر آزاد کیا ہوا محف اس طرح فوت ہوگیا کہ اس نے اپنا کوئی وارث نہیں چھوڑ اتو آزاد کرنے والے محف کواس کا متر و کہ ملے کوئی وارث نہیں چھوڑ اتو آزاد کرنے والے محف کواس کا متر و کہ ملے گا، اگر آزاد کنندہ کا انتقال ہوگیا تو اس کی اولاد ذکور عصب قرار پائے گی، گا، اگر آزاد کنندہ کا انتقال ہوگیا تو اس کی اولاد ذکور عصب قرار پائے گی، اور اے میراث ملے گی، البته اس کی بیٹی میراث نہیں پائے گی۔ (۲)

مولى الموالاة

ولاء کی ایک صورت مولی الموالات کی ہے، مولی الموالات سے مرادیہ ہے کہ ایک شخص کی کے ہاتھ پرمسلمان ہو،اورائ شخص سے مرادیہ ہے یا کی اورمسلمان شخص سے کہ کہ میں تم سے موالات کرتا ہوں، اس طرح کہ اگر میری موت ہوتو میری میراث تہہیں حاصل ہوگ، اور اگر مجھ سے کوئی جنایت ہوگئ، تو دیت کی ادائیگی میں تم اور تہہارے عا قلہ رشتہ دار شریک ہوں گے،اس صورت میں اگر اس شخص کا انتقال ہوجائے تو ذوی الفروض عصباور ذوی الارحام کا حق مقدم ہوگا،اوران کے نہ ہونے کی صورت میں وہ شخص متر وکہ کا حق دار ہوگا جس سے اس نے ولاء موالات کیا تھا۔

ولاء عمّاقہ اور ولاء موالات میں تین باتوں میں فرق ہے،
اول یہ کہ ولاء موالات کوختم کیا جاسکتا ہے، ولاء عمّاقہ ختم نہیں کیا
جاسکتا، دوسرے بید کہ ولاء موالات (جس سے نومسلم خفس نے ولاء
کا معاہدہ کیا ہے) میراث کا مستحق ہونے میں ذوی الارحام سے
مؤخر ہے، جب کہ مولائے عمّاقہ ذوی الارحام پر مقدم ہے،
تیسرے ولاء عمّاقہ میں آزاد کنندہ آزاد شدہ سے میراث پائے گانہ
کہ آزادہ شدہ آزاد کنندہ ہے، لیکن ولاء موالات میں اگر دونوں
نے ایک دوسرے سے وارث ہوں گے۔ (م)

یہ سیم حفیہ کے مسلک پر ہے، اور یہی صحابہ میں حضرت عمر، حصرت علی ، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رہی کی رائے ہے، ائمہ ثلاثه ولاء موالات کے قائل نہیں ، اور یہی نقطہ نظر حضرت زید بن ثابت میں اور یہی نقطہ نظر حضرت زید بن ثابت کا ہے۔ (۵)

مهایاق (باریباری استفاده)

ایک فی سے دوآ دمی باری باری استفادہ کرے،اس کومہایا ۃ
کہتے ہیں، یہ' تھویؤ'' سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی تیار ہونے
کے ہیں، گویا ایک فخض اپنے شریک کی باری ختم ہونے کے وقت
سامان سے انتفاع کے لئے تیار ہوتا ہے۔(۱)

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: قسمت)

N

اسلام میاں بیوی کے رشتہ کوایک مقدس اور قابل احر ام رشتہ باور کرتا ہے، اس لئے اس نے نکاح کی حوصلہ افز الی کی ہے، نکاح کے ذریعید زوجین کے لئے ایک دوسرے کی عصمت حلال ہوتی ہے،

⁽٢) البحرالرائق ٩٩/٨-٩٩/١ الشرح الصغير للدردير ١٩٥٣- ١٥٥

⁽٣) ويمح البحر الرائق ١٩٩٨

⁽١) دستور العلماء ١٥٥/٣

⁽۱) سنن دارمی ، کتاب الفرائض ، باب بیع الولاء ، صدیث تمبر ۱۱۲۳

⁽٣) البحر الرائق ٢٩٨/٨

⁽۵) الفقه الاسلامي و ادلته ۲۸۳۸

اور چوں کہ مردسر براہ خاندان کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے گویاوہ
اپنی بیوی کی عصمت کا مالک ہوجاتا ہے، اور شریعت کے دائرہ میں
رہتے ہوئے اس کے لئے عورت سے حظ اٹھانا اور نفع اندوز ہونا
جائز ہوتا ہے، انسان کو جو چیز دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے،
ان میں کوئی نہیں، جس میں انسان کی طرح نکاح ہوتا ہو، اور بیوی
کی عصمت اس کے شوہر ہی کے لئے مخصوص ہوتی ہو، رفعۃ نکاح
گویا آنکھوں سے دیکھی جانے والی مخلوقات میں حضرت انسان ہی
گویا آنکھوں سے دیکھی جانے والی مخلوقات میں حضرت انسان ہی
کے ساتھ مخصوص ہے، اور بیاس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے،
کہائی سے خاندانوں کا وجود ہے، قبائلی کی شناخت ہے، اور نسب
کے جاندانوں کا وجود ہے، قبائلی کی شناخت ہے، اور نسب

اس رشتہ کی اہمیت اور عصمت نسوانی کے احترام کے طور پر نکاح کے ساتھ مہر کا تصور رکھا گیا ہے، بیغورت اور اس کی عصمت کی قیمت نہیں، ایسانہیں ہے کہ مردم ہرادا کر کے عورت کا مالک بن جاتا ہے، بلکہ شوہر کی طرف ہے ایک تحفیہ احترام ہے، جووہ اپنی رفتق حیات کے لئے پیش کرتا ہے۔

مهراوراس كاوجوب

(r) نسائے ۲/۲۷

اہل علم نے مہر کے دس نام بناتے ہیں، اور اس کواس شعر میں لظم کیا ہے:

صداق ومهر نحلة وفريضة حباء واجو ، ثم عقر ، علائق مبروه مال ہے، جوعقد نکاح يا جنى ارتباط كى وجہ كى عورت كامرد پرواجب ہوتا ہے،(۱) — اگرنكاح صحح ہوتو محض عقد ہى مبرواجب ہونے كے لئے كافی ہے، اور اگرنكاح

فاسدہو، تو عورت ہے جنسی ارتباط کے بعد بی مہر واجب ہوتا ہے۔
مہر کا واجب ہونا قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے، اللہ
تعالیٰ نے متعددمواقع پرمبر کا ذکر فر مایا ہے، (النہا، ہے۔ ۱۳۳۰) احادیث
بھی بکثرت مہر کے سلسلے میں موجود ہیں، خود آپ کی انہا وات بھی اپنی
از واج مطہرات کے مہر مقرر فر مائے ، اپنے کی ارشادات میں آپ
گیا نے مہر کی تاکید بھی فر مائی ہے، اور اس کے احکام بھی بیان کے
ہیں، (۲) اس لئے نکاح کے ساتھ مہر کے واجب ہونے پر حضرات
صحابہ کے زمانہ سے آج تک اُمت کا اجماع نظر آتا ہے۔

مہر گونکاح کے واجبات میں ہے، یہاں تک کداگر کوئی مخض ای شرط پر نکاح کرے کداس کا پھے مہر نہ ہوگا، جب بھی نکاح درست ہوجائے گا، اور مہر شل واجب ہوگا، لیکن نکاح کے وقت اگر مہر متعین نہ کیا جائے تو اس سے نکاح کے انعقاد پر کوئی اثر نہ پڑے گا، نکاح بہر حال منعقد ہوجائے گا، (۳) — اگر مہر فورا اوانہ کیا گیا ہوجب بھی مرد کے ذمہ وہ ایک دین ہے، جس کی جلداز جلداوا گیگ کی سعی کرنی چاہئے ، آپ کی نے فر مایا کہ اگر کسی نے نکاح کیا، مہر بھی متعین کیا، لیکن مہرا داکر نے کی نیت نہیں ہے، تو آپ کی مہر بھی متعین کیا، لیکن مہرا داکر نے کی نیت نہیں ہے، تو آپ کی نام نہیں کیا، تو موت کے بعداس کے ترکہ میں سے مہرا داکیا جائے گا، اور مہر کی اوا یکی، وصیت اور میراث کی تقیم پر مقدم ہوگی، اگر شو ہرو اور مہر کی اوا یکی، وصیت اور میراث کی تقیم پر مقدم ہوگی، اگر شو ہرو بوی دونوں کو انتقال ہوگیا، مہر متعین تو تھا، لیکن اوا نہ ہوا، تو عوزت کے ورثاء شو ہر کے متر و کہ سے مہر وصول کریں گے۔ (۵)

کونی چیزیں مہر بن عتی ہیں؟

کونی چیزیں ہیں جومبر بننے کی صلاحت رکھتی ہیں؟ —اس

^{. (}١) الاحوال الشخصية في الشريعة الاسلامية ١٢٥، (مُركن الدين عبدالحميد)

⁽٣) هداية ٢٣٢٢٢٣٢

⁽٣) مجمع الزوائد و منبع الفوائد ، مديث نم ٢٥٠٧

⁽۵) هداية ۲۲۲/۲

سلسلے میں حنفیہ کے بہاں بیا صول ہے کہ ہراس چیز کومہر بنایا جا سکتا ہے، جو مال ہو، شریعت کی نگاہ میں قابل قیمت ہو، یعنی ایسی چیز ہو، جس کا شرعی عوض لیا جا سکتا ہو، معلوم ومتعین ہو، خواہ گفتگو کے ذریعے مہرکی فراحت کردی جائے، یا اشارہ کے ذریعے مہرکی تعیین ہوجائے، موجود ہواوروہ اس کے حوالہ کرنے پر قادر ہو۔(۱)

ایی چیز جو مال نہ ہو، مہر نہیں بن عتی ،ای لئے تعلیم قرآن اور تعلیم وین کومہر نہیں بنایا جاسکتا ، کیوں کہ یہ مال نہیں ہے، اور قرآن مجید میں مال کومہر بنانے کا حکم دیا گیا ہے ، ان تبتغوا باموالکم (النہا : ۲۲) دوسر نے فقہاء کے نزد کی تعلیم قرآن اور کسی بھی ایسے کام کومہر بنایا جاسکتا ہے ، جس کی اجرت لینے کی گنجائش ہے ، (۲) چنا نچر دوایت ہے ، کہ ایک صاحب کے پاس مہرادا کرنے کے لئے چھے نہ تھا ، کیکن قرآن کا کچھے حصہ ان کو یاد تھا ، آپ کھٹا نے ان خاتون کا نکاح فرماد یا ، اور ارشاد فرمایا: قلد انک حت کھا بما معک خاتون کا نکاح فرماد یا ، اور ارشاد فرمایا: قلد انک حت کھا بما معک میں القوآن ، (۳) حفید کے نزد کی '' بمامعک'' میں '' باء'' سب اور اجل کے معنی میں ہے ، یعنی میں نے اس سب سے تمہارا نکاح اس عورت سے کیا ہے ، کہم کوقرآن مجید یاد ہے ، دوسر نے فقہاء کے فررت سے کیا ہے ، کہم کوقرآن مجید یاد ہے ، دوسر نے فقہاء کے نزد کی '' باء'' عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے معنی میں ہے ، کہ میں نے قرآن کے عوض کے میں ہے ، کہم امران کاح اس سے کیا ہے ، گرتم اتنا قرآن مجیدا سے پڑھادو۔

سی بھی ضروری ہے کہ جس مال کومہر بنایا جائے ، وہ شریعت کی نگاہ میں قابل قیمت بھی ہو، اگر کوئی مسلمان شراب اور سور کومہر بنائے ، تو درست نہیں ، کیوں کہ بیشریعت کی نگاہ میں قابل قیمت اور لائق فروخت نہیں ، سے مہر کا معلوم و متعین ہونا بھی ضروری

ہے، تا کہ اس کی وجہ ہے کوئی نزاع پیدا نہ ہواور جہاں کہیں مہر کی الی تعیین نہ ہو پائے، جو وجہ نزاع ہے محفوظ ہو، وہاں مقررہ مہر کی بجائے مہمثل واجب ہوتا ہے۔

مالکیہ کے نزدیک مہر کے لئے پاک، قابل انتفاع، اس کی حوالگی پر قدرت اور معلوم و متعین ہونا ضروری ہے، (۴) حنابلہ کے نزدیک جو چیز بھی بنج میں قیمت اور اجارہ میں اجرت بن علق ہو، وہ مہر بھی بن علق ہے، (۵) قریب قریب یہی رائے شوافع کی بھی ہے۔ (۱)

مهرکی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار

حنفیہ کے زوی میں مہری کم سے کم مقداروں ورہم چاندی (۲۳.۹۲)

ہ ، (۵) چنانچہ جابر بن عبداللہ کھا ہے مروی ہے کہ آپ

من عشو قدر اہم ، (۸) نیز دارقطنی میں حفرت علی کھی سے نقل
کیا گیا ہے کہ نہ دس درہم ہے کم کی چوری میں چورکا ہا تھوکا ٹاجائے،
کیا گیا ہے کہ نہ دس درہم ہے کم کی چوری میں چورکا ہا تھوکا ٹاجائے،
اور نہ دس درہم ہے کم مہر ہو، (۹) — البتہ زیلعی اورابن ہام وغیرہ
نے ان روایتوں کوضعف قرار دیا ہے، (۱۰) مالکیہ کے نزد یک کم
سے کم چوتھائی وینارسونا (۱.۹۳۵) یا تین درہم چاندی کی مقدار مہر
کے لئے ضروری ہے، (۱۱) فقہاء شوافع اور حنا بلہ کے نزد یک مہرکی کم
سے کم مقدار متعین نہیں، فریقین جس پر متفق ہوجا کیں، درست
کے لئے ضروری ہے، (۱۱) فقہاء شوافع اور حنا بلہ کے نزد یک مہرکی کم
سے کم مقدار متعین نہیں، فریقین جس پر متفق ہوجا کیں، درست
کے ایوں کہ احادیث میں دس درہم سے کم کی اشیاء پر بھی نکاح
کرنا ثابت ہے، کیوں کہ احادیث میں دس درہم سے کم کی اشیاء پر بھی نکاح
کرنا ثابت ہے، (۱۲) حنفیہ کا نقطہ نظر سے کہ جن روایتوں میں
معمولی چیز وں مثلاً لو ہے کی انگوشی، یاا یک جوڑا جوتا، کے مہر بنانے

⁽۱) يدائع الصنائع ٢٤٤٢٨٢٢

⁽۳) بخاری ۲/۲۵/۵دیث نمبر ۱۲۹۵

⁽۵) المغنى ١٦٢/

⁽⁴⁾ الدرالمختار على هامش الرد ٣٢٩/٢

⁽۹) دارقطنی ۳۰۱۳۰۰مدیث تمبر ۲۳۳۲

⁽۱۱) الشرح الصغير ۲۹/۲-۲۲۸

⁽٢) المغنى ١٩٢/٤

⁽٣) الشرح الصغير ٢٠/٢-٣١٩

⁽٢) شرح مهذب ١١/٢٨٦

⁽۸) سنن دارقطنی ۳۲۰۱۳، مدیث تمبر ۳۲۱۲

⁽١٠) ويكيخ: نصب الراية ١٩٩/٣ انتح القدير ٣١٩/٣

⁽۱۲) و يمين : المغنى ٤/١١ انشرح مهذب ١٢/٣٢

کا ذکر ہے، اس میں میر معجل مراد ہے، جو نکاح کے بعد بیوی کے ساتھ استمتاع سے پہلے اواکر وینامسنون ہے۔

مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار کی کوئی حد متعین نہیں ،اس پر فقہاء کا اجماع ہے ، (۱) چنا نچیقر آن مجید میں مہر کوقنطار قرار دیا گیا ہے ، (النہا، ۲۰۰۰) اور حضرت معاوید کھی سے روایت ہے کہ قنطار بارہ سواوقیہ جا ندی لیعنی اڑتا کیس ہزار در ہم کے برابر ہے۔ (۱)

تا ہم مہر میں اعتدال اور میا نہ روی بہتر ہے، حضرت ام حبیبہ و چھوڑ کر، آپ بھی از واج مطہرات اور بنات طاہرات کا مہر پانچ سو درہم (۳۳۹.۲) تھا، (۳) یہی مہر مقرر کرنا متحب ہے، آپ بھی کے طریقہ کار سے معلوم ہوا کہ مہر کی مقداراتی کم بھی نہ ہونی چا ہے کہ بالکل غیر محسوں ہو، اور بہت کثیر مقدار میں مہر مقرر کرنا ہے بھی آپ کو پند نہیں ، امام احمد اور طبر انی نے حضرت عائش سے نقل کیا ہے کہ زیادہ با برکت عورت وہ ہے جس کا مہر کم ہو، '' سے انساء صداقاً اعظم بو تو ہو گا '' (م) اور حضرت عمر شخص کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی نے فر مایا کہ مہر میں غلو نہ کرو، کہ اگر مہر کا زیادہ رکھنا دنیا میں عزت اور اللہ کے نزد یک تقوی کی بات ہوتی تو حضور بھی اس کے زیادہ مستحق تھے۔ (۵)

مختلف حالتوں میں مہر کے احکام

(۱) المغنى ١١/٢

(m) مسلم: حديث نمبر ٢٣٨٩

مہرواجب کی مقدار کے اعتبار سے چار حالتیں ہوتی ہیں :

1) نکاح کے وقت یا نکاح کے بعد باہمی رضامندی سے
مہر متعین ہوگیا، شوہر نے ہوی کے ساتھ خلوت بھی کرلی، اس کے
بعد طلاق یا علیحدگی کی نوبت آئی، یا خلوت تونہیں ہوئی کیکن شوہر کا
انقال ہوگیا — ایسی صورت میں پورا مہر متعین (بشر طیکہ اس کی

مقداردی درہم سے زیادہ ہو)واجب ہوگا۔

۲) نکاح کے دفت مہر متعین ہوگیا، اور پھر خلوت (دخول) سے پہلے ہی طلاق یا علیحد گی ہو، اس صورت میں مہر متعین کا آدھا ملے گا۔

۳) نکاح کے وقت مہر متعین ہی نہ کیا ، یا ایسی چیز کومہر بنایا ، جس میں مہر بننے کی صلاحیت نہیں ، یا اس شرط پر نکاح کیا کہ اس کا کوئی مہر ہی نہ ہوگا ، اورخلوت کے بعد علیحدگی ہوئی ، یا خلوت تو نہیں ہوئی ، کین شوہر کا انتقال ہوگیا ، ان صورتوں میں عورت کا مہرمشل واجب ہوگا۔

"کارے کے وقت مہر متعین نہیں ہوا، یا ایسی چیز کو مہر بنایا گیا، جس میں مہر بننے کی صلاحیت نہیں، اور خلوت سے پہلے ہی زوجین میں علیحدگی ہوگئی، تواب ایسی عورت کے لئے متعہ واجب ہوگا، — بیہ بات پیش نظر رہے کہ جس عورت کا مہر عقد کے وقت متعین نہ ہوا ہو، بعد میں باہمی رضا مندی سے طے ہوا تو، اگر خلوت سے پہلے ہی علیحدگی ہوجائے تو اس کا مہر غیر متعین ہی مقصود خلوت سے پہلے ہی علیحدگی ہوجائے تو اس کا مہر غیر متعین ہی مقصود ہوگا، اور وہ متعہ کی مستحق ہوگی، نہ کہ مہر مثل کی، (۱) (" متعہ" اور" خلوت" کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے لئے ان ہی الفاظ کو ملاحظہ کرلیا جائے)۔

عقد کے بعد مہر میں اضافہ اور کمی درست ہے ، اور مہر کی ادائیگی میں اس کا اعتبار ہے ، البتہ اگر مہر میں شوہر کی طرف سے رضا کارانہ اضافہ ہوجائے ، اور خلوت سے پہلے ہی طلاق کی نوبت آجائے ، تو امام ابو حذیفہ "کے نزد کی صرف عقد کے وقت مقررہ مہر کا نصف واجب ہوگا ، اور امام ابولوسف "کے یہاں اضافہ شدہ مہر کو ملاکر مجموعہ کا نصف واجب ہوگا۔ (۷)

⁽۲) شرخ مهذب ۱۲۲۲۲۲

⁽٣) مجمع الزوائد ١٦/٣ مديث نبر ١٣٨١

⁽٥) ابن مِلجه: حديث تمبر ١٨٨٤، باب المهر ، ابوداؤد ، باب تمبر ٢٩، حديث تمبر ٢٠١٧، ترمذي: حديث تمبر ١١١٣

⁽٢) هداية ٣٢٣-٢٥/٢ حوالة سابق

یوں تو متعہ واجب صرف اس عورت کے لئے ہے، جس کا مہر متعین نہیں ہوا تھا، اور خلوت سے پہلے ہی طلاق کی نوبت آگئ تھی، لیکن ان خوا تین کے لئے بھی متعہ مستحب ہے، جن کو خلوت کے بعد طلاق واقع ہوئی ہے، خواہ ذکاح کے وقت ان کا مہر متعین ہوا ہویا نہیں۔(۱)

دوحالتول ہے مشروط مہر کی دومقدار

اگر مہراس طرح متعین کیا جائے ، کہ مہر کی دو مقدار کو دو حالتوں کے ساتھ مشروط کردیا جائے ،تو کیااس کا اعتبار ہوگا؟ مثلاً ایک تخص نے نکاح کیا کہ اگروہ اپنی بیوی کواس شہر میں رکھے گا،تو اس کا مہر دس ہزار ہوگا ، اور اگر شہر سے باہر لے گیا تو بیس ہزار ، تو امام ابوحنیفه یخ نز دیک پہلی شرط معتبر ہوگی ، دوسری معتبر نہ ہوگی ، لعنی اگروہ اپنی منکوحہ کوشہرے باہر لے گیا ، تواسے مہمثل ادا کرنا ہوگا ، جودس بزارے كم نه جواور ميں بزار سے زيادہ نه جو، امام ابوليسف اورامام محر کے نزد کی دونوں ہی شرطیں معتبر ہوں گی ،اوراگراس شہر میں رکھا، تو مہر دس ہزار ہوگا، اور باہر لے گیا، تو بیس ہزار، (۲) ---یمی رائے ائمہ اربعہ میں امام احمد بن خلبان کی ہے، (۲) اور محدثین میں امام بخاریؓ کی ہے، (م) البتہ مناسب ہوگا کہ طلاق یا ایک ہے زیادہ نکاح کی صورت میں ،مہر کے اضافہ کی شرط کو اس طرح رکھا جائے کہ مہر دس ہزار ہوگا ، لیکن اگر میں نے قاضی شریعت (اور جہاں دارالقصناء نہ ہو، وہاں تین دین دارعلماء) کی اجازت کے بغیر دوسرا نكاح كيايا طلاق دى تو مهرمثلاً پچاس بزار ہوگا، تا كہ جائز اور مناسب طلاق اور نکاح ثانی میں رکاوٹ بھی پیدا نہ ہو، اور مردان حقوق کا غلط استعال بھی نہ کریائے ، فی زمانہ اگرامام ابو پوسف اور

امام محد کے قول پر عمل کرلیا جائے تو معاشرتی اُلجھنوں کے حل میں شاید آسانی بہم پہنچے، مثلاً اگر کوئی عورت شرط لگائے کہ اگرتم نے میری موجودگی میں دوسرا نکاح کیا، تو میرا مہر پچاس ہزار ہوگا، اور اگر دوسرا نکاح نہ کیا تو میرا مہر دس ہزار، تو اس سے غیر منصفانہ اور محض تذوق پر ہبنی کثرت از دواج کے واقعات کو روکنے میں مدد ملے گا

مهرمثل

مہر مثل سے مرادوہ مقدار ہے جوعورت کے دادھیالی خاندان کی عورتوں کا مہررہا ہو،اور عقد نکاح کے وقت ،من وسال ، جمال و خوبصورتی ، دولت مندی ،ای شہر میں سکونت جس میں عورت کامیکہ ہو، کنوار پن ،اور شو ہر دیدہ ہونا ،عفت و پاکیزگی ،علم وادب ،اور کمال اخلاق کے اعتبار سے دونوں ایک درجہ کی ہوں ،ان شرطوں کا میہ مقصد نہیں ، کہ دونوں خواتین بالکل کیساں ہوں ،مثلاً دونوں کی عمر عقد کے وقت بالکل ایک ہی ہو، بلکہ فی الجملہ ان اُمور کے اعتبار سے دونوں کا قریب ہونا اور زیادہ تفاوت کا نہ پایا جانا کا فی ہے، (۵) سے دونوں کا رشتہ دار سے بھو پھی ، بہن ، پچپاز اد بہن ، وغیرہ مراد جو اور ک

مہرمثل کے ثبوت کے لئے — اگر زوجین میں اختلاف ہوجائے، — دومردیا ایک مرداور دوعورتوں کی گوائی ضروری ہے، جواس بات کی شہادت دیں کہاس کی فلاں دادھیالی عزیزہ کا مہراتنا متعین ہوا تھا، اور وہ ان مطلوبہ اوصاف میں عقد کے وقت اس منکوحہ کے مساوی ومماثل تھی۔ (ے)

⁽۲) هداله ۱۲۹۲۲

⁽٣) بخارى ١٥١٥ فتح الباري ١٤٢١ وايضاً ٢٤٢١ باب الشروط في النكاح

⁽٤) حوالة سابق ٢٥٥/٢

⁽۱) هدانهٔ ۱۲۲۲

⁽٣) المغنني ١/١١١

⁽۵) درمختار و ردالمحتار ۳۵۳/۲

⁽٢) حوالة سابق ، هدايه ٣٣٣/٢

مهر-معجّل اورموَ جل

اس برتمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ نکاح کے وقت ہی مہر کا ادا كردينا ضرورى نبيس ، ايها بھى موسكتا ہےكه يورا مبرفورأ اداكرديا جائے ، اس کو'' مہر معجل'' کہتے ہیں ، سبھی ہوسکتا ہے کہ پورا مہر ادھار ہو،مبر أدھار ہونے كى صورت ميں بہتر ہے كدادا يكى مبرك مدت متعین کردی جائے ، تا ہم اگر مدت متعین نہیں کی گئی ، ت بھی نکاح درست ہوجا تا ہے، البتہ ایبا مہر جلد از جلد ادا کرنے کی سعی كرنى جائے ،اور يہ بھى درست بى كەمبركا كچھ حصەنقذاور كچھ حصه أدهار ہو، بلکہ مسنون طریقہ ہے کہ مہر کا کچھ حصہ یکجائی کے وقت ادا کردے،اگرمطلق مہمتعین کیا،اورمعجل یا مؤجل (نقد ہاادھار) کی تعیین نہیں کی ، تو فقہاءاس کو ''معجل'' شار کرتے ہیں ، (۱) لیکن ہارے یہاں کے عرف میں ایسامطلق مہرمؤ جل یعنی اُدھار ہی شار کیا جاتا ہے، اس طرح اگر مہر تو مؤجل متعین کیا ،لیکن ادائیگی کا وقت ذكرنبين كيا، تو فقهاء كز ديك اس كاشار "مهر معجّل" نقد مين ہے، (٢) اور عورت كوفورى طور يرمطالبه كاحق حاصل ہے، اور كاسانى كى يه بات أصول شريعت كے مطابق ب،اس لئے مهر مؤجل میں مدت کا بھی ذکر کرنا جا ہے۔

اگر کسی عورت کا مہر مجل ہو، تو شوہر کے مہر اداکرنے تک وہ شوہر کواپے نفس پر قدرت دینے اور اس کے گھر جانے سے انکار کرنے کا حق رکھتی ہے ، اور الی صورت میں باوجود انکار کے ، عورت کا نفقہ شوہر پر واجب ہوگا۔ (۳)

اگر زوجین کے درمیان مہر کی مقدار کے بارے میں اختلاف ہوجائے ، تو اول تو گواہان کے بیان پر فیصلہ ہوگا ، کیکن اگر کسی کے

(۲) حوالة سابق

(٣) ردالمحتار ٢٩٤٨، نيز ديكي التاتار خانيه ١١٩/٣

میت کے معنی فوت شدہ آ دی کے ہیں۔

(٢) الفقه الاسلامي و اذلته ١٠٩/٤ ٣٠٩

(٨) العناية بهامش فتح القدير ٣٥٩/٣

وفات ہوگئی ہو، (۵) قریب قریب یہی رائے شوافع اور حنابلہ کی ہے،
مالکیہ کے نزدیک دونوں فریق سے قتم لی جائے گی ، اور نکاح فنح
کردیا جائے گا، اگر میاں بیوی میں صحبت نہ ہوئی ہو، اگر صحبت ہو چکی
ہو، توقتم کے ساتھ شوہر کی بات معتبر ہوگی۔(۱)
اگر نکاح صحیح نہ ہو، نکاح فاسد ہو، جیسے ایسی عورت سے نکاح
ہو، جو ابھی عدت کی حالت میں تھی ، اور صحبت سے پہلے ہی مرد و

اگرنکاح سیج نه ہو، نکاح فاسد ہو، جیسے ایسی عورت سے نکاح ہو، جو ابھی عدت کی حالت میں تھی ، اور صحبت سے پہلے ہی مرد و عورت میں علیحد گی ہوگئی ، تو عورت کا کوئی مہر نه ہوگا ، اگر خلوت ہو چکی ہو، لیکن ہمبستری کر چکا تھا ، پھر علیحد گی عمل میں آئی ، تو مہر شل اور مہر مقررہ میں جو کم ہوواجب ہوگا۔ (ے)

یاس بھی گواہاں فراہم نہیں ہیں ، تو پھر مہر مثل ہے جس کا دعویٰ قریب

ہوگا، اے قبول کیا جائے گا، (م) جا ہے اختلاف زندگی میں ہویا

موت کے بعدان کے ور ثاء کے درمیان ، یا ایک زندہ ہواور ایک کی

اگر کسی عورت سے شبہہ میں صحبت کر لی جائے ، یعنی غلط منہی میں اپنی بیوی سمجھ کر ہمبستری کرلے ، جس کو فقہ کی اصطلاح میں ''وطی بالشبہہ'' کہتے ہیں ، تو اس صورت میں بھی عصمت انسانی کی حرمت وعظمت کے پہلو کو لمح ظر رکھتے ہوئے اس عورت کا مہر مثل واجب ہوگا۔ (۸)

انقال کے بعد ڈ اڑھوں کو کیڑوں سے باندھ دینا جا ہے،اس

طرح کے مھوڑی کے بیچے سے کپڑالیا جائے اورسر کے اوپر باندھ دیا

جائے ، تا کہ منھ کھلا نہ رہ جائے ، بدمیتی نہ پیدا ہو، اور منھ میں

کپڑے وغیرہ کے داخل ہونے کاامکان نہ رہے، آٹکھوں کو بھی بند

(۷) هدانه ۱۲۲۲۲

⁽١) ويمح بدائع الصنائع ٢٨٨/٢

⁽r) حوالة سابق ، ردالمحتار ۲۵۸/۲

⁽۵) درمختار ۱۳۲۲–۱۳۹۱

کردیا جائے، چنانچہرسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ ﷺ، کی وفات کے بعدان کی آنکھیں بند کر دی تھیں، آنکھ بند کرتے ہوئے موقعہ کی مناسبت سے فقہاء نے اس دُعاء کی تلقین کی ہے :

بسم الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم يسر عليه امره وسهل عليه مابعده واسعده بلقائك واجعل ماخوج اليه خيرا مما خوج عنه .(۱) الله كنام الله عليه وسلم كل الله كنام الله الله الله كالله عليه وسلم كل ملت پر،اےالله!اس پراس كے معامله كوآسان فرما، آئنده كے مرحله كوسهل كر،ا پئى ملاقات كى معادت عظا كر،اور جهال جارہا ہے،اس كواس كورا سے جارہا ہے۔

پر مردہ کے ہاتھ بازہ کی طرف لے جاکری قدر کھنے کر سیدھا کردیا جائے ، ہاتھ کا انگیوں کو تھیلی کی طرف لے پھرسیدھا کرلیا جائے ، رانوں کو بیٹ سے اور پنڈلیوں کورانوں سے ملاکر پھر اسے بھی سیدھا کر دیا جائے ، یہ بھی متحب ہے کہ جن کپڑوں میں موت واقع ہوئی ہے ، انھیں اتار دیا جائے ، پورے بدن کوکی کپڑے سے ڈھک دیا جائے ، اور لاش کوکی تخت وغیرہ پر رکھ دیا جائے ، تاکہ زمین کی رطوبت کی وجہ سے بونہ پیدا ہوجائے ، نیز بیٹ پر کوئی وزنی چر رکھ دی جائے تاکہ بیٹ پھولئے نہ پائے ، میٹ پر کوئی وزنی چر رکھ دی جائے تاکہ بیٹ پھولئے نہ پائے ، میٹ بیٹ پھولئے نہ پائے ، میٹ کی طرف لمبائی میں رکھنا چاہئے ، میٹ کی طرف لمبائی میں رکھنا چاہئے ، طرف مردہ کا چرہ ہو ، اس کی دلیل حضرت ابوقادہ کی کی روایت ہے کہ جب حضرت براء بن معرور کے بارے میں آپ کواطلاع ملی

کہ انھوں نے اپنی وفات کے وقت قبلدرُخ کردینے کی وصیت کی مختلی ،آپ نے سن کرارشا وفر مایا کہ اس نے فطرت کو پایا ،اصاب الفطرة ۔(۲)

یر وسیوں اور اہل تعلق کو وفات کی اطلاع دیے میں قیاحت نہیں، تا کہوہ نماز اور دُعاء میں شریک ہوسکیں ، یہ بھی متحب ہے، کہ جودین اس کے ذمہ باقی ہو،اسے جلداز جلدادا کردیا جائے، با حق دار بخوشی معاف کرنے کوآ مادہ ہوں تو معاف کرادیا جائے ،اور جہیز وتکفین میں عبلت کی جائے ، تاخیر نہ کی جائے ، (۳) آج کل لوگ دور دراز سے رشتہ داروں کو بلانے کے لئے جو تکلیف روا رکھتے ہیں ،اوراس کی وجہ ہے تدفین میں جو تاخیر ہوتی ہے ،وہ کسی بھی طرح مزاج شریعت کے موافق نہیں ، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر میں تشریف لے جاتے ہوئے حضرت رقبہ پر حضرت عثمان مظاف کو تیار دار بنا کرتشریف لے گئے ،حضرت رقبہؓ اس وقت قریب الركتيس اليكن آب على في ينهيس فرمايا كه آب على كووفات كي اطلاع دی جائے اورآپ کی واپسی تک تدفین کے مرحلوں کوملتو ی رکھا جائے ، حالال کہ بدر مدینہ ہے کچھ بہت دورنہیں تھا ،آپ عظم نے تدفین میں عبلت کی خاص طور پر تا کید فرمائی ہے ، حضرت الوہریرہ کھاراوی ہیں کہآ یہ اللہ فی فرمایا: جنازہ لے جانے میں عبلت کرو، کہ اگر وہ نیک ہے، تو ایک نیک انجام کی طرف تم اے لے جارہے ہو،اوراگراپیانہیں ہےتوایک خراب مخص ہےتو این گردن آزاد کرر ہے ہو۔ (م)

جب تک مردہ کو عنسل نہ دے دیا جائے ، وہاں پر قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے ، (۵) مردہ کے پاس حائضہ عورت اور ناپاک آدمی کے بیٹھنے میں قباحت نہیں ہے۔(۱)

⁽r) و كميَّ: نصب الراية ٢٥٢/٢، بحواله مستدرك حاكم

⁽٣) بخارى: مديث نمر ١٣١٥، باب السرعة بالجنازة

⁽۲) کبیری ۵۳۳

⁽۱) هندیه ۱۸۵۱

⁽٣) ملخص از : هندیه ۱۵۷۱، کبیری ۵۳۳

⁽۵) هندیه ۱/ع۵۱

جہاں انقال ہو، مردہ کو ای شہر میں فن کر دینا چاہئے، یہی بہتر طریقہ ہے، گودوسرے شہر کو منقل کرنا بھی درست ہے، (۱) آج کل لوگ اس مسئلہ میں بہت غلواور تکلف ہے کام لیتے ہیں، اور نہ صرف ایک شہر ہے دوسرے شہر کو بلکہ ایک ملک ہے دوسرے ملک کو نعش منقل کرتے ہیں، حالاں کہ بیمزاج شریعت کے خلاف ہے، اس میں لاش کے بھی خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے، متوفی کے اقارب کے لئے بھی باعث تکلیف ہے، اور اسراف وفضول خرچی اتنار بی ہے، سیدنا حضرت عاکش جب اور اسراف وفضول خرچی این ابی بکر بھی ہے، سیدنا حضرت عاکش جب اور ایک شعر پڑھا، جو آپ بھی کے اس با بیان ابی بکر بھی گی قبر پر آئی میں، تو ایک شعر پڑھا، جو آپ بھی کے موجود ہوتی ، تو جہاں تمہار موت ہوئی ہے وقت موجود ہوتی ، تو جہاں تمہار موت ہوئی ہے وہیں تمہاری تدفین ہوتی، کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب کیوں کہ حضرت عبدالرحمٰن کا انقال صبحی میں ہوا، جو مکہ ہے قریب

البته اگر بلا اجازت کسی دوسرے کی زمین میں مردہ کو دفن کردیا جائے ، اور مالک زمین کوقبر کی منتقلی پر اصرار ہو، تو پھر لاش منتقل کی جاسکتی ہے۔ (۳)

(اس سلسلے میں دیگرا حکام کے لئے' د تلقین' عنسل ، کفن ، وفن ، تجمیر ، لحد ، شق ، قبر ، جناز ہ اور مختضر کے الفاظ بھی دیکھنے مناسب ہوں گے)۔

ميت (مردار) المدادة والمدادة

میتہ کے معنی مردار کے ہیں ،مرے ہوئے جانور کے لئے ''میتہ'' اور فوت شدہ انسان کے لئے'' میت'' کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔

- (۲) ترمذی باب ماجاء فی زیادة القبور للنساء ، صدیث نم ۱۰۵۵
 - (٣) الفقه الاسلامي و ادلته ١٥٣١
 - (٢) المغنى ١٣٨١
 - (A) حوالة سابق

- (۱) هندیه ۱۲۵/۱
- (۲) هنديه (۲)
- (۵) بدائع الصنائع ۱۲/۱
- (4) بدائع الصنائع ١٣/١

یا کی وٹایا کی کے احکام

میت کے سلسلے میں اہم مسله اس کی پاکی اور ناپاکی کا ہے، موت بھی اسباب نجاست میں سے ہے، اس لئے اُصولی طور پر مردار ناپاک ہوتا ہے، کیوں کہ سی بھی ذکی روح چیز میں جو بہتا ہوا خون پایا جاتا ہے، اور وہ ناپاک ہوتا ہے، موت کی وجہ سے وہ اس کے جسم ہی میں جذب ہوکررہ جاتا ہے۔

اسسليل مين تفصيل يدے كه:

ا) پانی کے جانور باوجود مرنے کے پاک ہوتے ہیں،اس برائمہ ندا ہب کا اتفاق ہے۔(۴)

۲) خشکی کے ایسے ذی روح جن میں بہتا ہوا خون پایا نہ جا تا ہو، چیسے کھی، چھر، کھڑ، چھو وغیرہ یہ حفیہ کے نزدیک ناپاک نہیں ہوں گے، (۵) حنابلہ کے نزدیک بھی اگر اس کی پیدائش پاک چیز سے ہوتی ہو، تو زندہ و مردہ پاک ہی سمجھا جائے گا، اور اگر ناپاک چیز سے ہوئی ہو، جیسے پائخا نہ اور گندی موڑیوں سے پیدا ہونے والے کیڑے، تو یہ زندہ ومردہ ہردو حال میں ناپاک ہی ہوں گے۔(۱)

٣) ايےمردارجن ميں بہتا ہوا خون يايا جاتا ہو، ان كے وہ

اعضاء واجزاء جن میں خون کا دوران پایاجا تا ہو، جیسے گوشت، جربی، چمڑا وغیرہ ، بالا تفاق موت کی وجہ سے بیا جزاء ناپاک ہوجا کیں گے۔ (2)

۱۹) ایسے ہی مردار کے وہ اجزاء جن کے اندرخون نہ پہنچتا ہو، جیسے سینگ، ہڈی، کھر، ناخن، بال وغیرہ، حنفیہ کے بزد یک بیا بھی ناپاک نہیں ہوتے، کیوں کہ ان میں موت حلول ہی نہیں کرتی، (۸)

- دوسر نقہاء کے بزد یک مردار کے تمام ہی اجزاء ناپاک ہیں، یہاں تک کہ فقہاء شوافع تو مردار کے بال اوراون کو بھی ناپاک قرار

دیتے ہیں ، البتہ مالکیہ اور حنابلہ بال اور اون کو پاک قرار دیتے ہیں ۔(۱)

۵) امام ابوطنیفہ کے نزدیک مردار کا دودھ بھی پاک ہے،
امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک ناپاک ہے، اور یہی دوسرے
فقہاء کی رائے ہے، (۲) تاہم خودمشائخ حنفیہ کی صاحبین کے قول کو
ترجیح دی ہے، (۳) — مردار کا چیزاد باغت سے پاک ہوگا یا نہیں؟
اور دباغت کا طریقہ کیا ہوگا، اس سلسلے میں "جلد" اور " دباغت" کے الفاظ دیکھے جا کیں۔

مردار كى خريد وفروخت

شرعاً خرید وفروخت کے درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جس چیز کوفروخت کیا جار ہاہو، وہ شریعت کی نگاہ میں مال ہو، اور قابل قیمت ہو، مردار چول کہ شریعت کی نگاہ میں مال نہیں ، اس لئے اس کی خرید وفروخت باطل ہے ، نہ درست ہے اور نہ معتبر ، البیع بالمیتہ و الدم باطل ۔(۴)

براث

اسلام نے دولت وٹروت کی تقسیم کا جونظام قائم کیا ہے،اس کا
ایک حصہ ''میراث'' ہے،اسلام سے پہلے بعض ندا بہب میں صرف
مردوں کو تر کہ میں حصہ ملتا تھا،عورتوں کو نہیں ملتا تھا، بعض ندا بہب
میں میراث کا حقد ارصرف'' پہلوٹھا'' یعنی بردالڑ کا ہوا کرتا تھا،خود
عرب ساج میں میراث کے تین بردی بے اعتدالی پائی جاتی تھی،
یتیم بچوں کو بھی میراث سے محروم کردیا جاتا تھا، اسلام نے اس
باب میں بھی ایک منصفانہ ، متوازن اور مصالح سے ہم آ ہنگ
باب میں بھی ایک منصفانہ ، متوازن اور مصالح سے ہم آ ہنگ

دولت كى تقسيم كا وسيع نظام قائم كيا ، اور تمام دولت كو خاندان

کے محض ایک دو فرو میں مر تخزنمیں کیا ، بلکہ والدین ، اولاد ، اور زوجین کوتو میراث میں لازمی طور پر حصہ دار بنایا ، ان رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کو بھی بعض مواقع پر میراث میں شریک رکھا گیا ، اوراس کے لئے بیا صول مقرر کیا گیا کہ نسبتا قریبی رشتہ دارکی موجودگی میں دور کا رشتہ رکھنے والا ، میراث میں حصہ بانے سے محروم رہے گا ، ہم درجہ رشتہ داروں کو میراث میں برابر کا حقد ادر گھا ، البتہ اکثر مواقع پر بمقابلہ عورت کے مرد کا حصہ دوگنا رکھا ، البتہ اکثر مواقع پر بمقابلہ عورت کے مرد کا حصہ دوگنا رکھا ، البتہ اکثر مواقع پر بمقابلہ عورت کے مرد کا حصہ دوگنا مرد بی سے متعلق رکھی ہیں ، بیوی اور بال بچوں کی کھالت کا ذمہ مرد مرد بی سے متعلق رکھی ہیں ، بیوی اور بال بچوں کی کھالت کا ذمہ مرد مرد بی کے بیان ذمہ داریوں کی نبیت سے اس کے حقوق بھی زیادہ مرد کھا گئا

اسلام نے نظام میراث کے سلسلے میں جوانقلا بی تصور دیا، کہ عورتوں کوحق دلایا، اور نظام میراث کوتشیم دولت کا ایک وسیلہ بنایا، آج پوری دنیا میں اس کی بازگشت سی جاسکتی ہے، اور دنیا کا شاید ہی کوئی قانون ہوجس نے اس سے فائدہ ندا ٹھایا ہو۔

متروكه سيمتعلق حارحقوق

متوفی جو مال واسباب چھوڑ کر جائے ،اس سے بنیادی طور پر چارحقو ق متعلق ہیں ،ان حقوق کی تر تیب اس طرح ہے :

ا) سب سے پہلے ترکہ سے واجب اخراجات میں کی ،اور زیادتی کے بغیر تجمیز و تکفین اور فن کا انتظام کرنا ،اگرتمام ورشہ یا ان میں بعض اپنے ذاتی اخراجات سے تجہیز و تکفین کا انتظام کرلیں ، توبیہ بھی درست ہے ،متر وکہ ہی سے تجہیز و تکفین ضروری نہیں ، ۔ آج کل بعض حضرات نے زیارت ،سوم ، چہلم کے نام سے دعوت کے اہتمام کی جورسمیں ڈالی ہیں ، اور اس میں بے فائدہ کیٹر رقم خرچ

⁽٢) بدائع الصنائع ١٣/١

⁽٣) هداية ٣٩/٣، باب البيع الفاسد

⁽۱) و كيص : الفقه الاسلامي و ادلته ا/٥٤-١٥١ الشرح الصغير ا/٣٣

⁽٣) ردالمحتار على الدرالمختار ١/١٣٢١/ دار احياء التراث العربي

کرتے ہیں، یہ جہیز وتکفین کے اخراجات میں شامل نہیں ہیں، بلکہ پیمحض فضول خرچی ہے۔

۲) اس کے بعد جو مال فیج رہے،اس سے سب سے پہلے وہ دین اور قرض ادا کئے جا کیں، جومتو فی کے ذمہ تھے، —اس میں بیوی کامہر بھی داخل ہے اگر زندگی میں ادانہ کیا ہو۔

س) اگرمتونی نے کوئی وصیت کی ہو، تو دین کی ادائیگی کے بعد نی رہنے والے مال کا ایک تہائی حصہ میں وصیت پوری کی جائے ، اگر وارث کے لئے وصیت نہ کی ہو — بیتو وصیت ب عام أصول کے تحت ہے، اورا یک تہائی مال میں تو وصیت نافذ ہوگ ہی ، اگر وصیت ایک تہائی مال سے زیادہ کی ہو، اور تمام ورثاء اس کے نافذ کرنے پر متفق ہول تو پھر ایک تہائی سے زیادہ میں بھی وصیت کا جاری کرنا درست ہے۔

۴) اب اس کے بعد جو مال نکی رہے ، ان کی ورثاء کے ورمیان تقسیم عمل میں آئے گی۔ (۱)

ورثه مين ترتيب

ورشمين بھي ترتيب اس طرح -:

ا) اصحابِ فرائض، لینی وہ ورثہ جن کے حصے قرآن مجید میں مذکور ہیں، (انسا، : ۱۱۶۱۱)،ان کو'' ذوی الفروض'' بھی کہاجا تا ہے۔

۲) نسبی عصبر شته دار، —عصبه کی تین صور تیس بین، اول متوفی کاوه مر در شته دارجس کی میت کی طرف نسبت میس کی عورت کا واسطه نه بوه ان کو "عصبه بنفسه" کہا جاتا ہے، دوسرے وہ خواتین جن کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے، وہ اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ بن جاتی ہیں، ان کو اصطلاح میں "عصبہ بغیرہ" کہا جاتا ہے، تیسرے وہ

خاتون جودوسری خاتون کے ساتھ مل کرعصبہ بنتی ہے، جیسے بیٹی کے ساتھ مل کر بہن، یہ 'عصبہ مع الغیر'' کہلاتی ہیں۔(۲) دوی الفروض سے جو کچھ نیچ رہے، وہ عصبہ کے حصہ میں آئے گا،اوراگروہ تنہا ہوتو وہی پورے متر و کہ کاحق دار ہوگا۔

۳) اگر عصبات نہ ہوں ، تو پھر زوجین کے علاوہ دوسرے ذوی الفروض کوان کے حصہ شرعی کے تناسب سے ملے گا۔

4) اگر ذو کی الفروض اور عصبات موجود نه ہوں ، تو اب ذوی الارحام متر و کہ میں حقدار ہوں گے ، ذوی الارحام سے وہ رشتہ دار مراد ہیں ، جو نہ عصبات میں سے ہوں اور نہ ذوی الفروض میں سے ہوں اور نہ ذوی الفروض میں سے ، جیسے نواسے ، بھانجے ، وغیرہ ۔

۵) ان سیموں کی عدم موجودگی میں متروکہ سے اس شخص کا حق متعلق ہوگا، جس کا نسب معروف نہ ہو، اور متوفی نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہو، جیسے وہ کسی کے پچااور بھائی ہونے کا اقرار کرے۔

۲) ان کی عدم موجودگی میں وہ مخص متر و کہ کامستحق ہوگا،
 جس کے لئے اس نے پورے مال کی وصیت کی ہو۔

2) اگر کوئی مستحق نه ہو، تو پھراس کا متر و که بیت المال میں داخل کردیا جائے گا، (۳) — مولا نا نظام الدین کیرانوی نے لکھا ہے کہ چوں کہ فی زمانه بیت المال موجود نہیں ،اس لئے اگر عصبہ نسبی ،اور ذوی الارجام وغیرہ موجود نه ہو، تو بیت المال کے بجائے متر و کہ کا بید حصہ بھی زوجین کوحوالہ کردیا جائے ۔ (۴)

موانع ميراث

میراث کا حقدار ہونے کے لئے ضروری ہے، کہ کوئی الی

⁽۱) و كي السراجي في الميراث ۵۲۳ (۲) كتاب التعريفات ۱۵۲

⁽٣) سد اجي ٢-٥٠١ مين عصب بسبب (جن كاتعلق غلام كوآزادكرنے سے ب)، اور مولي الموالاة كاذكر نبيل كيا كيا ہے، كيول كديد دنول صور تيس عملاً الس وقت موجود نبيل بيل -

⁽٣) حاشيه سراجي ٢

بات نہ پائی جائے ، جوشر عامیراث کا حقدار ہونے میں رکاوٹ ہو، جن اسباب کی وجہ ہے آ دمی حق میراث سے محروم ہوجا تا ہے، وہ ''موانع ارث'' کہلاتے ہیں، چار چیزیں موانع ارث ہیں:

1) قتل، یعنی قاتل، مقتول کے مال میں وارث نہ ہوگا، چاہے اس نے قتل عمد کیا ہویا شبعد، یا قتل خطا، یا قائم مقام خطا، (دیکھئے قبل قتل بالسبب مانع وراث نہیں۔

 اختلاف دین ، یعنی مسلمان غیرمسلم کا اور غیرمسلم مسلمان کاوارث نبیس ہوسکتا۔

۳) اختلاف دار ، لیعنی رشته مندی کے اعتبار سے جو دو اشخاص مورث اور وارث بنتے ، ان میں سے ایک وطن اسلامی مملکت (وارالاسلام) میں ہو، اور دوسرے کا وطن دارالحرب، لیعنی ایسے ملک میں ہو، جہال دستوری طور پرمسلمانوں کواپنے مذہب پر رہنے کی اجازت نہ ہو۔

۳) غلام، یعنی غلام اینے اقرباء سے میراث نہیں پاسکتا، کیوں کہ اس میں مال کاما لک یننے کی صلاحیت نہیں۔(۱)

مردوں میں میراث کے حق دار

أمت كاس بات براتفاق بى كەفى الجملە بىدرەمردىي، كە جومىراث كے ستى ہوسكتى بىن :

بیٹا، پوتا، اور پوتا سے نیچ کا اولادی سلسلہ، باپ، دادا، اور اس سے او پر آبائی سلسلہ، سگا بھائی، سگا تھائی، سگا جھائی، باپ کا سگا بھائی، باپ کا سگا بھائی، باپ گیازاد بھائی، باپ کا باپ شریک بھائی، باپ کے باپ شریک بھائی، باپ کے باپ شریک بھائی، باپ کے باپ شریک بھائی کا بیٹا، ان تمام رشتوں میں

شرط ہے کہ متوفی اوراس کے درمیان کی عورت کا واسطہ نہ ہو، شو ہر، آزاد کرنے والامولی۔

غور کیا جائے تو ان میں ایک شخص کواز دوا جی رشتہ کی وجہ سے میراث مل ربی ہے، اور ایک کو آزاد کرنے کی نسبت ہے، باقی تیرہ اشخاص وہ ہیں کہ جن کو میراث ملنے کا باعث قرابت ورشتہ داری ہے، پھر یہ قرابت بھی چار طرح کی ہے، پھر تی قروع ہیں، باپ، دادا، اور او پر کا آبائی سلسلہ، پھر میت کے فروع ہیں، بیٹا، پوتا، اور نیچ کا اولا دی سلسلہ، پھر متو فی کے والدین کے فروع ہیں، بیٹا، پوتا، اور نیچ کا اولا دی سلسلہ، پھر متو فی کے والدین کے فروع ہیں، بھائی، یا جیتے جمہ بھر فی کے دادا کے فروع ہیں، بیچا اور چیازاد ہیں کا ہوائی۔

مردوں میں دوکی بابت اختلاف ہے، ایک تو مولی الموالا ق،

(تشریح کے لئے خود لفظ کو دیکھا جائے) کہ بید امام ابو صنیفہ ّ کے

بزدیک وارث ہوں گے، دوسرے فقہاء کے بزدیک وارث نہیں

ہوں گے، دوسرے ذوی الارحام جیسے نانا، ماموں، نواہے، کہ امام

ابو صنیفہ اور امام احمد نیز فقہاء مالکیہ اور شوافع متاخرین ان کو وارث

قرار دیتے ہیں، خود امام مالک اور امام شافع ٹی کے بزدیک بیدوارث نہیں ہوتے۔(۲)

خواتین میں میراث کے حق دار

خواتین میں دس ہیں، جن کے فی الجملہ وارث ہونے پر فقہاء کا تفاق ہے،اوروہ یہ ہیں:

بٹی، پوتی ، اور پوتے کے اولا دی سلسلہ میں سے کسی کی بیٹی ، بشر طیکہ اس کے اور متوفی کے درمیان کوئی عورت کا واسطہ نہ ہو، مال ، نانی اور نانی کا فرک سلسلہ، براہ راست دادی ،

 ⁽۱) سراجی ۸-۷، فصل فی الموانع

⁽٢) ملخص از: احكام المواريث على مذاهب الائمة الاربعه (محمد محى الدين عبدالحميد) ٩٢-٩١

سکی بہن ، باپ شریک بہن ، ماں شریک بہن ، بیوی، آزاد کرنے والی مالکہ۔

ان میں ایک خاتون ، از دواجی رشتہ ہے مستحق میراث ہوتی ہے ، یعنی آزاد کرنے والی ہے ، یعنی آزاد کرنے والی خاتون ، باتی آئیدہ وہ ہیں ، جوقر ابت کی بنیاد پرمیراث کی حقدار ہیں ، پھر یہ اہل قر ابت بھی تین طرح کی ہیں ، ایک میت کی فروع ، بیٹی پوتی ، دوس ہے ، میت کے اُصول ماں ، دادی اور نانی ، تیسر ہے اُصول کی فروع ، جیسے گی بہن ، جیسے گی بہن ، باپ شریک بہن وغیرہ ۔

خواتین میں تین کے بارے میں اختلاف ہے، ذوات الارحام، جیسے پھوپھی، خالہ، پھوپھی زاد، خالہ زاد، بہن، نواسی، الارحام، جیسے پھوپھی، خالہ، پھوپھی زاد، خالہ زاد، بہن، نواسی، امام البحواور مالکیہ اور شوافع میں متاخرین ان کو وارث قرار دیتے ہیں، امام مالک اور امام شافعی کا اصل مسلک اس کے خلاف ہے، دوسرے مولی الموالاق (دیکھئے: مولی الموالاق) ہیام البوصنیفہ کے یہاں فارث ہیں، دوسرے فقہاء کے یہاں فہیں، تیسرے دادی، جب اس کے اور اس کے متوفی کے والد کے درمیان ایک سے زیادہ واسطہ ہو، امام ابوصنیفہ کے نزد یک بالواسطہ دادی اس وقت وارث ہوگی، کہاس کے اور متوفی کے درمیان کوئی دادی اس وقت وارث فہیں ہوسکتا، اور قاعدہ یہ ہے کہ جوم درشتہ ایسام ردنہ آئے جو وارث فہیں ہوسکتا، اور قاعدہ یہ ہے کہ جوم درشتہ کے اعتبار سے دو خورتوں کے درمیان آئے، وہ وارث فہیں ہوسکتا، ایس کے اعتبار سے دو خورتوں کے درمیان آئے، وہ وارث فہیں ہوسکتا، میں دائے اس سے کے اعتبار سے دو خورتوں کے درمیان آئے ، وہ وارث فہیں ہوسکتا، میں دائے اس سے محلف ہے۔ (۱)

ورثذكي حارفتمين

میراث میں حصص کی مقدار کے اعتبار سے مختلف رشتہ داروں کے جواحوال ہیں، وہ ابھی ذکر کئے جا کیں گے، اس سے پہلے اجمالاً۔ اس بات کی وضاحت مناسب ہوگی، کہ بحثیت مجموعی میراث کے

مستحق مردول اورعورتوں کی حیار قشمیں بنتی ہیں۔

ا) وہ جوذوی الفروض کی حیثیت ہے ہی میراث کے مستحق ہوتے ہیں ، بحثیت عصبان کو کوئی حق نہیں ملتا ، اور بیسات ہیں : شوہر ، مال شریک بھائی ، بیوی ، ماں ، مال شریک بہن ، نانی اوراس کامادری سلسلہ ، دادی اوراس کا مادری سلسلہ۔

۲) جو صرف عصبه کی حیثیت سے وارث ہوں گے، ذوی الفروض کی حیثیت سے ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا، یہ بارہ ہیں، جن میں گیارہ مرداورا یک عورت ہے، اوروہ یہ ہیں:

بیٹا، پوتا، اوراس کا اولادی سلسلہ، سگا بھائی، سگے بھائی کا بیٹا، باپ شریک بھائی، اور اس کا بیٹا، باپ کا سگا بھائی، یعنی حقیق چچا، اوراس کا بیٹا، باپ کا باپ شریک بھائی اور اس کا بیٹا، آزاد کرنے والا آتا، اور آزاد کرنے والی مالکہ۔

۳) وہ اقارب جن کو ذوی الفروض کی حیثیت ہے بھی میراث ملتی ہے، بھی عصبہ کی حیثیت ہے بھی میراث ملتی ہے، بھی عصبہ کی حیثیت ہے بھی ، اور بھی یہ دونوں حیثیت سے بھی ، اور بھی یہ دونوں میثیتیں اس میں جع جع نہیں ، اور بھی عصبہ کی حیثیت ہے وارث ہوتے ہیں ، اور بھی عصبہ کی حیثیت ہے ، لیکن یہ دونوں حیثیتیں اس میں جع نہیں ہوتیں ، یہ چارخوا تین ہیں : بیٹی ، پوتی ، سگی بہن ، باپ شریک بہن ، خواہ یہ ایک ہوں یا ایک سے زیادہ ۔ (۱)

ورثه کے احوال

جولوگ شرعاً میراث کے مستحق ہیں، ضروری نہیں کہ ہرحال میں ان کا حصہ یکساں ہو، مختلف حالات میں حصوں کی مقدار میں تفاوت ہوسکتا ہے، اس سلسلہ میں مختلف رشتہ داروں کے حصوں کی تفتیم اس طرح ہے:

⁽٢) و كم حدواله سابق ٩٣-٩٣

⁽۱) تفصيل ووضاحت كے لئے ملاحظہ ہو: حوالة سيابق ٩٢-٩٢

· شوېر کې دو حالتين ېن ، (۱)اگرمتو فيه کې اولا د پااولا د کې اولا د نه ېوټو نصف اورا گراولا دیاان کااولا دی سلسله ہوتوایک چوتھائی خواہ اولا و نرینہ ہویااناث ، — البتہ شوہر بھی میراث ہے مکمل طور پرمحروم نہیں ہوسکتا۔

٢- يوكى :

بیوی کی بھی دو حالتیں ہیں، (۲) اگر شو ہرمتو فی کی اولادیا اولاد کا سلسلهٔ اولا د نه ہوتو چوتھائی ،اور ہوتو آتھواں حصہ (۱/ ۸)خواہ اولا د نرینہ ہو بااناث، — بیوی بھی بہر حال متحق میراث ہوتی ہے، کسی رشته دار کی وجہ ہے وہ میراث ہےمحروم نہیں روسکتی۔

باپ کی تین حالتیں ہیں: اول رہے کہ باپ کوصرف اصحاب فروض کی حیثیت سے ملے ، جسے متونی او کے کے مینے ، یوتے ، ہر یوتے یاان کی اولا دنرینہ موجود ہو، — دوسری حالت پہنے کہ اس کوصرف عصبہ کی حیثیت سے حصہ ملے ، اگر میت کی کوئی اولا و موجود نہ ہو ، اور اصحاب الفروض میں ہے کوئی موجود ہوتو اس کا حصه نكال كر ، باقى سب باپ كا موگا ، اوراگر اصحاب الفروض ميں ہے بھی کوئی نہ ہوتو پورا متر و کہ باپ کو ملے گا، — تیسری صورت یہ ہے کہ باپ کو اصحاب الفروض میں سے ہونے کی حیثیت سے چھٹا حصہ تو ملے ہی اور دوسر ےاصحاب فروض کو دینے کے بعد جو نچ رے، وہ بھی بحثیت عصبال جائے، جیسے متوفی کی صرف بیٹی، یوتی بابريوتي موجود ہو_

باپ بھی کی اور قرابت دار کی وجہ سے میراث ہے محروم نہیں رہ سکتا البتة اس كى موجودگى ہے بعض رشته دارمحروم ہوجاتے ہيں ،

جیسے دادا، نائی ، بہن ، یاان کا حصہ کم ہوجا تا ہے۔

: 1919-1

داداکی حار حالتیں ہیں ،اگر متوفی کا باب موجود ہوتو وہ محروم ہوگا، باقی تین حالتیں اس کی وہی ہیں، جو باپ کی ہیں، یعنی ان حالتوں میں دادا کو بھی وہی حصہ ملے گاجو باپ کوملا کرتا تھا ،البتہ جار صورتوں کواس ہے متثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲)

: 4-0

ماں کی تین حالتیں ہیں:اگرمتوفی کی اولاد بیٹایا بٹی یاان کے سلسلۂ اولا دیےلڑ کے بالز کماں موجود ہوں ، یا متوفی کے دویااس ے زیادہ بھائی یا بہن موجود ہوں، خاص سکے بھائی بہن ہوں یا آباب شریک یا مال شریک ، تو اس صورت میں مال کا حصہ بورے متروكه كا چھٹا حصہ (١/١) ہوگا، دوسرى صورت يد ہے كداس كے متو فی لڑ کے کی مذکورہ اولا داور بھائی بہن نہ ہوں اس صورت میں اس کا حصہ پورے متر و کہ کا ایک تہائی ہوگا، تیسری صورت سے کہ ماں کے علاوہ متوفی لڑ کے کی بیوی کا حصہ نکا لنے کے بعد جو پچ رے،اس کا تہائی مال کو ملے گا،مثلاً زینب نے مال، باپ اورشو ہر کو چھوڑا ، اور کوئی اولا دینہ چھوڑی تو نصف شوہر کا ہوگا ، اور پاقی نصف میں ایک تہائی (جو پورے متر و کہ کا چھٹا حصہ ہے) مال کا

: Bt. (5) - Y

دادی، نانی کومتر و که کا چھٹا حصہ (۱/۲) ملے گا،اگر ماں موجود ہوتو دادی، نانی دونوں اور باپ موجود ہوتو دادی کو پچھ نہ ملے گا۔

۷- بنی :

بیٹی کی تین صورتیں ہیں:ایک ہی بیٹی ہو،کوئی دوسری اولا د نہ

⁽١) و كيخ حوالة سابق ٩٣-٩٣

⁽٣) ويعض سراحي وا

⁽۲) سراجی ۱۱-۱۱

ہو، تو آدھے متر وکہ کی مستحق ہوگی ، دویا دوسے زیادہ صرف بیٹیاں ہوں ، تو دو تہائی کی حق دار ہوں گی ، سستیسری صورت میں ہے کہ بیٹیوں کے ساتھ بیٹا بھی ہو ، الیمی صورت میں اس کا شار عصبہ میں ہوگا، یعنی اصحاب الفروض کا حصہ نکا لئے کے بعد جو جو تھے جائے ، اس کی اس طرح تقسیم ہوگی کہ لڑکے کو دو گنا اور لڑکی کو اس کا آدھا گے۔

۸-يوتى :

پوتی کی چھسورتیں ہیں: تین صورتیں تو وہی ہیں، جو بیٹی کی ہیں، بشرطیکہ بیٹی ندہو، چوتھی صورت ہے ہے کہ متو فی کی ایک بیٹی بھی ہو، تو اسے متر و کہ کا چھٹا حصہ بھی ملے گا، پانچویں صورت ہے ہے کہ بیٹیاں دویا دو سے زیادہ ہوں، یا متو فی کا ایک بھی بیٹا ہو، تو اس صورت میں پوتیاں محروم ہوں گی ، چھٹی صورت ہے کہ پوتیوں کے ساتھ پوتا ، یا مر پوتا موجود ہو، ایسی صورت میں ہے عصبہ بن جائے گی ، اور اصحاب الفروض کا حصہ نکا لئے کے بعد اس طرح جائے گی ، اور اصحاب الفروض کا حصہ نکا لئے کے بعد اس طرح حصہ بھتے ہیں گئے گی کہ پوتا کا حصہ بمقابلہ پوتی کے دوگنا ہوگا۔

9-مال شريك بھائى:

ماں شریک بھائی کے بھی تین احوال ہیں: اگر متوفی کی اولا دیا اولاد کی اولادیاس کے باپ دادا ہیں ہے کوئی بھی موجود ہوں، تو اے کچھ بھی نہیں ملے گا، دوسری صورت بیہ ہے کہ بیاعزہ موجود نہ ہوں اور وہ تنہا ہو، تو اسے چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر دویا اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی جوان سب بھائیوں میں تقسیم ہوگا، اگر ماں شریک بہنیں بھی ہوں تو بھائیوں اور بہنوں کو مساوی حصہ ملے گا۔

۱۰-سگی بهن :

سگی بہن سے مال باپ شریک بہن مراد ہے، اس کی پانچ صور تیں ہیں:

کے اگر متوفی کا بیٹا، پوتا، یااس سے ینچے کا اولادی سلسلہ موجود ہو، یاباب، داداموجود ہو، تواس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

کے اگرایک ہی گئی بہن ہو، دوسرا بھائی بہن نہ ہو، تو نصف کی حقدار ہوگی۔

ہے۔ اگر دویااس سے زیادہ بہنیں ہوں ،تو بحیثیت مجموعی دو تہائی کی حق دار ہوں گی۔

کے اگر کوئی سگا بھائی ہو، تو بھائی کو دو ہرااور بہن کواس کے مقابلہ نصف ملے گا،اور پر عصبہ ہوجا کیں گے۔

اگر بہن کے علاوہ متونی کی بیٹی یا پوتی بھی موجود ہوتو اس صورت میں بھی وہ عصبہ بن جائے گی ، اور بیٹی یا پوتی کا حصبہ نکالنے کے بعد جون کر ہے گا، وہ اس بہن کے حصہ میں آئے گا۔

اا-باپشريک بهن : ينجي (۵۰۰ او ۱۹۵۵ و ۵۰

باپ شریک بہن کی سات حالتیں ہیں، پانچ تو وہی ہیں جوسگی بہن کی ہیں، چھٹی صورت ہے ہے کہ اگر باپ شریک بہن کے ساتھ ایک سگی بہن بھی موجود ہوتو اس باپ شریک بہن کو چھٹا حصہ (۱/۱) ملے گا، چیے ایک بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو ملا کرتا ہے، ساتویں صورت ہے ہے کہ سگی بہن دویا اس سے زیادہ ہوں، اور باپ شریک بھائی نہ ہو، تو ایک صورت میں باپ شریک بہنیں محروم رہیں گی ، ہاں اگر باپ شریک بہن کے ساتھ باپ شریک بھائی جھی موجود ہوتو اب وہ عصب بن جائے گی ، اور سگی بہنوں کا حصہ بھی موجود ہوتو اب وہ عصب بن جائے گی ، اور سگی بہنوں کا حصہ کا لئے کے بعد جو چی رہے ، اس میں باپ شریک بھائی بہن اس طرح حصہ یا کیں گئی کہن اس شریک بہن :

ماں شریک جمن کے وہی احکام میں ، جو ماں شریک جمائی کے میں ۔(۱)

⁽۱) تصفن شری معلق بیتمام احکام سراجی ۲۱ تا۸ نے ماخوذ ہیں۔

عصبه کی تین صورتیں

میراث معلق عصبرشدداروں کاباربار ذکر آیا ہے، عصبہ کی تین قسمیں ہیں، عصبہ بنفسہ (جوایئے آپ عصبہ ہو)، عصبہ لغیرہ (جو دوسرے کی وجہ سے عصبہ ہوئے ہیں)، عصبہ مع غیرہ (جو دوسرے کے ساتھ مل کر عصبہ ہوتے ہیں)۔

عصبہ بنفسہ سے وہ مرد مراد ہے، جس کا میت سے رشتہ جوڑ نے میں کی عورت کا واسطہ نہ آئے ۔ یہ کل چودہ مرد ہیں:

(۱) متونی کا بیٹا، (۲) متونی کا پوتا، پر پوتا وغیرہ، (۳) متونی کا بیاپ، (۳) متونی کا دادا، پر دادا وغیرہ، (۵) متونی کا سگا بھائی، (۲) باپ شریک بھائی، (۷) سگے بھائی کا بیٹا، (۸) باپ شریک بھائی، اوا) سگے بھائی کا بیٹا، (۹) باپ شریک بھائی، (۱۱) سگے بیا کا بیٹا، (۱۳) باپ کا سگا بھائی، (۱۱) سگے بیا کا بیٹا، (۱۳) باپ کا سگا بھراس کے باپ شریک بیا کا بیٹا، پھراس کے باپ شریک بی کا بیٹا، سے داروں میں بی تر تیب بھوظ ہے۔ (۱۱)

غور کیا جائے تو ان رشتہ داروں کی بحثیت مجموعی چارصور تمل بنتی ہیں، ایک یہ کہ خودمتونی کی اولا دہو، جیسے بیٹے، پوتے، پر پوتے وغیرہ، دوسرے وہ جومتونی کے اُصول ہوں، جیسے باپ، دادا، پرداداوغیرہ، تیسرے وہ جن سے متوفی کا اخوت کا رشتہ ہے، جیسے سگا بھائی، باپ شریک بھائی، جیتیج وغیرہ، چوتے متونی کے دادا کی اولاد، جیسے سگا اور چچانان کی وراثت میں رشتہ کی قربت ملح ظ ہوگی، قریب کی موجودگی میں دور کے رشتہ دار کو پکھ نہ ملے گا، اگر میت کی اولا دموجود ہے، تو اس کے اُصول کو بحثیت حصہ پکھ نہ ملے گاگواصحاب الفروض ہونے کی حیثیت سے اس کواس کا حصہ ملے گا، پر میت کی فروع میں بھی بیٹا موجود ہوتو پوتا محروم رہے گا، اور میت

ے اُصول میں باپ موجود ہوتو دادا کو پچھ نہ ملے گا — اس طرح رشتہ کی توت بھی ترجیح کا باعث بنے گی ، سگا بھائی موجود ہوتو باپ شریک بھائی کا کوئی حصہٰ بیں ، سگا چچاموجود ہوتو باپ شریک چچا کا کوئی حصہٰ بیں۔

عصبلغيره

عصبلغیر ہوہ خواتین ہیں، جن کوذ وی الفروض ہونے کی حیثیت سے تنہا ہونے کی صورت میں نصف اور دویا دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں نصف اور دویا کہ موجود ہوں تو وہ عصبہ موجاتی ہیں، بیٹی سیٹے کے ساتھ، پوتی پوتے کے ساتھ، سگی بہن، سیگ بھائی کے ساتھ اور باپ شریک بھائی کے ساتھ اللہ کے ہوئے ، تو یہ عصبہ بن جائے ، ت

عصبهمع غيره

عصبہ مع غیرہ سے وہ عورت مراد ہے، جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے۔ جاتی ہے۔ جاتی ہے۔ مطل کر عصبہ بن جاتی ہے۔ م

مجحوب

احکام میراث سے متعلق ایک اوراصطلاح کاذکر مناسب ہوگا،
اوروہ ہے ججب، ججب کی دوقتمیں ہیں: ججب نقصان، جبحر مان،
ججب نقصان سے مرادکسی وارث کے حصہ میں دوسرے وارث کی
موجودگی کی وجہ ہے کی پیدا ہوجانے کے ہیں، اگروہ دوسرے ورثاء
نہ ہوتے ، تو ان کا حصہ زیادہ ہوتا، یہ پانچ ہیں: شوہر، بیوی، ماں،
پوتی، اور باپ شریک بہن، جیسے اولا دنہ ہوتو شوہر کونصف اور بیوی
کوچوتھائی ملتا ہے، اولا دہوتو شوہر کا حصہ چوتھائی، اور بیوی کا حصہ
کوچوتھائی ملتا ہے، اولا دہوتو شوہر کا حصہ چوتھائی، اور بیوی کا حصہ
آٹھواں (۸/۱) ہوجا تا ہے۔ (۲)

⁽١) احكام المواريث ٩٥

جب حرمان سے وہ ورشر مراد ہیں ، جو دوسرے اقارب کی موجودگی کی وجہ سے میراث سے بالکل ہی محروم ہوجا کیں ، جیسے بیٹے کی موجودگی میں بوتا ، اور باپ کی موجودگی میں دادا میراث سے محروم ہوجائے گا، اس سلسلے میں فقہاء کے یہاں دوقیدیں ہیں ، ایک سیجس شخص سے متوفی کی قرابت کی واسطہ سے ہو، جب تک وہ وہ اسطہ موجود ہو، وہ میراث کا مستحق نہیں ہوگا، جیسے دادااور بوتا کہ اس سے قرابت باپ اور بیٹے کے واسطے سے ہے ، لہذا باپ کی

موجودگی میں دادا،اور بیٹا کی موجودگی میں پوتامحروم رہےگا۔ دوسرے قریبی رشتہ دارکی موجودگی میں نسبتاً دور کا رشتہ دار محروم رہے گا، جیسے بھائی کی موجودگی میں پچپا کواور سکے بھائی کی موجودگی میں باپ شریک بھائی کوحصہ نہیں سلےگا۔(۱)

دی ین باپ ترید بھای و صفر بین سے عام و قواعد کا فلاصہ ہے ، عربات سے متعلق احکام و قواعد کا فلاصہ ہے ، عربی اور اُردوز بان میں اس موضوع پر متعددا ہم اور مفید تالیفات موجود ہیں ، عربی کتابوں میں ، فراکفن کی مشہور ، متند اور قدیم کتاب علامہ سراج الدین سجاوندی حفی کی السراجی فی المیراث تو ہے ہی ، علاوہ اس کے ماضی قریب میں بھی اس موضوع پر متعدداورا ہم ماضی قریب میں بھی اس موضوع پر متعدداورا ہم الحمید کی '' احکام المواریث فی المشریعة الاربعة '' الحسلامیه علی مذاهب الائمة الاربعة '' الاسلامیه علی مذاهب الائمة الاربعة 'نہایت نفس اور عمرہ چیز ہے ، اُردوز بان میں اس موضوع پر جو کام ہوا ہے ، ان میں میرے استاذ نہایت نفس افرائفن' (جو فراوی محمود میہ جلد آٹھ میں '' آسان فرائفن' (جو فراوی محمود میہ جلد آٹھ میں '' آسان فرائفن' (جو فراوی محمود میہ جلد آٹھ میں ''

شريك اشاعت ہے) مخفرليكن بہت جامع اور عام أجم اور عام أجم ہے، راقم سطور نے بھی ان تحريوں سے استفادہ كيا ہے، ميراث سے متعلق بعض اوراحكام كے لئے اس كتاب ميں ، ان الفاظ كو ملاحظہ كرنا مناسب ہوگا جمل ، مفقو د، غرقی ، حرقی ، ہدی)۔

ایک خاص مسافت کو کہتے ہیں، فقہاء کے یہاں کی مواقع پر
پر لفظ زیر بحث آیا ہے، خاص کر تیم اور مسافت سنر کے سلسلہ میں،
کیوں کہ بعض فقہاء احناف نے اس وقت تیم کی اجازت دی ہے،
جب پانی کم سے کم ایک میل کے فاصلہ پر ہو، اسی طرح مسافت
سنر بھی فرنخ اور میل ہی ہے متعلق ہے ۔ فقہاء کے یہاں یہ
بات طے شدہ ہے کہ میل ایک فرنخ کا تہائی ہے، اب ایک میل کی
مقدار کیا ہے؟ اس سلسلہ میں اختلاف ہے، علامہ شامی کی تحقیق
کے مطابق قول دان تھ ہے کہ ایک میل چار ہزار ہاتھ (فرراع) کا
ہوتا ہے، اور ایک ہاتھ سے مراد چو ہیں انگل ہے، جب کہ ایک انگلیری
کی چوڑ ائی چھے چھوٹی جو کے برابر مانی گئی ہے، جب کہ ایک انگلیری
میں بھی تبیین الحقائق سے یہی قول نقل کیا گیا ہے، اور اس کو اقر ب

فقهاء کی اس رہنمائی کی روشی میں میل شرعی اور موجودہ مروجہ میل انگریزی میں فرق واقع ہوگا، مفتی محمد شفع صاحب نے اپنے رسالہ'' اوزان شرعیہ'' میں اس پرچشم کشا گفتگوفر مائی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ میل شرعی میل انگریزی سے دوسو چالیس گز برا ہے ، یعنی انگریزی ایک میل شرعی کے برابر ہے۔ (م)

⁽r) منحة الخالق على البحر الرائق ١٣٩-١٣٩

⁽٣) وكيمتخ:جواهر الفقه ١٨٣٨٠

⁽۱) وكيمج: سراجي في الميراث ٢٧

⁽٣) هندیه (۲۷

ميلين اخضرين

صفااورمروہ کے درمیان وہ حصہ جہاں تیز چلنا بلکہ ایک گونہ دوڑ ناہے،اس کی نشاندہی کے لئے دونوں طرف سبز پائے بنائے گئے ہیں،ان کو''میلین اخصرین'' کہاجا تا ہے، بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ میلین اخصرین کے درمیان حقیقی فاصلہ چھ ہاتھ کا ہے۔(۱)

0000

⁽١) وكيميّ زد المحتار ١٥/٥١، (بتحقيق فيخ عادل وغيرو)

نار (آگ)

تین چیزیں مباحات میں داخل ہیں،جس کورو کئے ہے منع کیا گیاہ،چنانچھزت ابو ہریرہ اللہ عمروی م کرآپ اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں سے روکانہ جائے یانی، آگ، اور گھاس، (۱) نیز حفرت عا کشے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ علا ہے دریافت کیا: کس چیز کارو کنا جائز نہیں؟ آپ علے نے فرمایا: یانی، نمك، آگ - آگ آپ الى كى وضاحت كرت موئے فرمایا: کہ جس نے آگ دی تو گویا اس آگ سے جو کھھ ایکایا گیاہوسباس کی جانب سےصدقہ ہے، فکانما تصدقت بجميع مانضجت تلك النار ، (٢) چنانچ مفرين نے '' ماعون' ' یعنی وہ عام چیزیں جس کے نیدینے کی مذمت کی گئی ہے، اس میں آگ کوبھی شامل رکھاہے ، (۲) — البتہ پیچکم فقد کی اصطلاح میں دیانت کے طریقہ پر ہے نہ کہ بہطریق قضاء، یعنی قانونی اعتبار ہے کی مخص کواس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ، پیچض اخلاقی واجات میں ہے۔

آگ میں جلانے کی ممانعت ہے (ویکھئے: احراق) آگ میں جلنے گی وجہ ہے بھی چیزیں یا ک ہوجاتی ہیں۔(ویکھئے تطہیر)

پیٹانی سے او برسر کے اگلے حصے کو''ناصیہ'' کہتے ہیں، کم سے كم ناصية كے بقدر سركامنح كرنا حنفيد كے نزديك وضوء ميں فرض ہے۔(تفصیل خودلفظ''وضو''میں دیکھی جائے)

ناقبہ (اونٹنی)

و مکھئے: ابل

فبات (يودا)

دنیامیں جتنے حیوانات ہیں وہ عام طور پر دوطرح کے ہیں، یا تو ان کی غذانباتات ہے جیسے: گائے ، بھینس ، بکری ، مرغی وغیرہ ، عام طور برشر بعت نے ایسے جانوروں کوحلال رکھا ہے، بعض حیوانات وہ ہیں کہان کی غذا گوشت ہے، جیسے شیر، بھیٹریا، کتا، سانب وغیرہ، ایسے جانوروں کوانسان کی غذا کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے، انسان کوبھی حالانکہ حیوان ہی کی ایک قتم ہے لیکن اس کے جسم میں الیی صلاحیت دی گئی ہے کہ وہ نباتاتی اور حیوانی دونوں طرح کی غذائیں استعال كرسكتا ہے، بلكه اس كى جسماني ضروريات كے لحاظ سے دونوں طرح کی غذاؤں کا استعال ضروری ہے۔

جہاں تک نباتات کی بات ہے، بداصلا طلال ہیں ،سوائے اس کے کہ کوئی وجہ ممانعت یائی جائے ، نباتات کے کھانے کی ممانعت تین وجوہ ہے ہو کتی ہے، یا تو وہ نشرآ ور ہو کیونکہ آپ ﷺ نے ہرنشہ آور چیز کوحرام قرار دیااور فرمایا: کل مسکو حوام . (٣) یا وہ زہراورانسانی زندگی کے لئے مہلک ہو، کیونکہ آپ ﷺ نے خود شی کوترام قرار دیا اور فرمایا: که جوز هر کھا کرخود کشی کریگا وہ جہنم میں بھی ہمیشہ زہر ہی بیتار ہے گا، (۵) یا ناپاک ہو، نجاست اس کے ساتھ مل گئی ہو، کیونکہ نایاک چیز کا کھانا جائز نہیں ،آپ ﷺ نے ارشادفرمایا كد كلى ميں چوبا كركرمر جائے تو اگر كلى جما موا موتواس کے گردوپیش کا تھی نکال کر پھینک دواور کھالو،اورا گر تھی بہتا ہوا ہوتو اے بہادو، (٢) تو اگر ناپاک چيز كا كھانا بھى جائز ہوتا تو آپ نے تھی پھینکنے کا حکم نہ فر مایا ہوتا۔

الی چزیں جوز ہراورنشہ آورتو نہ ہوں ،لیکن جسم کے لئے

(٢) بخارى عن ميمونة مديث نبر ٢٣٥-٢٣٦ كتاب الوضوء

⁽۱) ابن ماجه ، مديث نمبر ۲۳۹۸ ، اسناده صحيح

⁽r) ابن ماجه، مديث نمبر ٢٣٩٩، استاده ضعيف ، نيز و يكي : موار دالظمآن، مديث نمبر ١١٣٢

⁽m) ويكت : تفسير قرطبي ١٥/٢٠ - ٢١٣

⁽۵) ترمذي مديث نبر ۲۰۳۳ ، كتاب الطب

⁽٣) بخارى ، مديث تمبر ١١٢٣ ، مسلم ، مديث تمبر ٥٢١٩ ، كتاب الاشربة

نقصان دہ ہوں جیسے تمبا کو، ان کا کھاٹایا ان کا سگار اور حقد پینا مکروہ ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے ایسی چیزوں سے منع فرمایا ہے جو صحت کو نقصان پہنچانے والی (مفتر) ہو، نھی عن کل مسکو و مفتر ،(۱) نیز اس لئے بھی کہ جسم اللہ کی امانت ہے اور اس کی حفاظت میں کوتا ہی امانت میں خیانت کرنے کے متر ادف ہے۔واللہ اعلم

نبش (کفن کی چوری)

نبش کے معنی کی چیز کو کھود کر زکا گئے کے ہیں ، جب اس کی نبست قبر کی طرف کی جائے تو قبر سے مردے یا مردے کی ہڈیوں کے نکا گئے کو کہتے ہیں ، نباش کفن چور کو بھی کہا جا تا ہے — قبر کھود کر مردہ یااس کی ہڈیوں کو زکا لئے والے اور کفن چور کی نببت سے میدلفظ کتب فقہ میں استعمال ہوا ہے۔

تدفین کے بعد قبر کھو لنے کا حکم

مردہ کی حرمت اور اس کی تکریم کا تقاضا ہے کہ مردہ کی تدفین کے بعد اس کی قبر کھولی نہ جائے ، کیونکہ اس میں بے ستری کا اندیشہ ہے ، یہ بھی ممکن ہے کہ دفن کے بعد طبعی اسباب یا عذاب قبر کی وجہ سے اس کے جسم میں ندموہ قتم کا تغیر پیدا ہوگیا ہو ، قبر کھولنے کی صورت میں ایسے عیوب کا اظہار اور اس کی تشہیر ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ بیاس کے اکرام واحترام کے منافی ہے۔

ای لئے عام حالت میں فرکو کھولنا یا لاش کو قبر سے نکالنا جائز نہیں ، (۲) البتہ بعض اعذار اور ضرور بیات کی وجہ سے قبر کھولنے کی مخبائش ہے، جس کا فقہاء نے ذکر کیا ہے اور اس کی دلیل خودرسول اللہ بھٹا کا عبداللہ ابن ابی کی قبر سے اس کی نعش کو نکالنا ہے، چنا نچہ اگر مردہ کو کسی دوسرے کی زمین میں بلا اجازت وفن کردیا گیا اور

مغصوبہ زمین کا مالک اس کے باتی رہے دیے یا اس کی قیمت لینے کے لئے تیار نہیں تو مردہ کو اس قبر سے نکالا جاسکتا ہے، ویسے مالکِ زمین کو اس بات کا اختیار ہے کہ چاہتو قبر کے حصہ کو بھی برابر کرکے اس پر بھیتی کر لے بشر طیکہ اس نے اس کی قیمت وصول نہ کی ہو، (۳) ای طرح آگر قبر میں کوئی قیمتی سامان دفن ہوگیا ہوتو احتیاط کے ساتھ قبر کو کھو و نا اور سامان نکا لئے کے بعد قبر کو درست کر دینے کی گنجائش ہے، (م) البت آگر میت کو قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر قبر میں لئا دیا گیا یا جدھر پاؤں ہونا چاہئے اُدھر سریا جس طرف سر ہونا خار میں گریس کی ضرورت نہیں۔ (۵)

ای طرح اگر بغیر عسل کے تدفین ہوگئی جب بھی قبر کھود کرمردہ نکالانہیں جائے گا، اور نداس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گا، نیز اگر عنسل دے کر فن کیا گیا، لیکن نماز جنازہ اس پرنہیں ہوئی تو امام ابو یوسف ؓ کے ایک قول کے مطابق تین ونوں کے اندر نماز جنازہ پڑھی جا علی ہے، اس کے بعد نہیں، دوسرا قول بیہ ہے کہ دن کا اعتبار نہیں بلکہ جب تک لاش پھٹی نہ ہواس وقت تک نماز پڑھنے کی منبی بلکہ جب تک لاش پھٹی نہ ہواس وقت تک نماز پڑھنے کی منبی سے کہ خلف علاقوں کے مختاف علاقوں کے موسم کے لحاظ سے جم کے پھٹنے کی مدت میں فرق ہوسکتا ہے۔

قبرستان مين مسجد

اگر قبرستان میں مبجد واقع ہوا در مبجد تنگ پڑر ہی ہو، نیز مبجد کے قریب کی قبریں پر انی اور بوسیدہ ہوں تو اس بات کی گنجائش ہے کہ قبرستان کے حصہ میں مبجد کی توسیع کر دی جائے ، اور اس میں جو ہڈیاں وغیرہ لکلیں ان کو نکال کر کہیں اور دفن کر دیا جائے ، (2)

(۵) حوالة سابق

⁽۱) مسند احمد و ابوداؤد عن أم سلمة بسند صحيح ، الجامع الصغير مع الفيض ٣٣٨/٢

⁽۲) بدائع ۱۵/۱ (۳) هندیه ا/۲۷

⁽٣) حوالة سابق

⁽⁴⁾ عمدة القارى ١٥٢/١٥، هنديه ١٧٣١

البتة اس کا خیال رکھا جائے کہ ہڈیاں تو ڈی نہ جا کیں ، کیونکہ آپ

ہڈیوں کوتو ڑنا ، (۱) اگر غیر سلموں کا قبر ستان مسلمان خرید کرلیں تو

اس بات کی گنجائش ہے کہ ہڈیاں نکال کر منتقل کردی جا کیں اور
مسلمانوں کے قبر ستان یا مجد وغیرہ کے مصرف میں بھی ان کو
استعال کیا جائے ، البتہ ان کی ہڈیوں کا بھی انسانی نقطہ تنظر سے
احتر ام مجوظ رکھا جائے ، البتہ ان کی ہڈیوں کا بھی انسانی نقطہ تنظر سے
احتر ام مجوظ رکھا جائے ، البتہ ان کی ہڈیوں کا بھی انسانی نقطہ تنظر سے
محید نبوی کی تغیر فرمائی وہاں پہلے مشرکین کی پھے قبریں بھی تھیں ،
حید نبوی کی تنہ نکلوادیا تھا۔ (۳)

کفن چوری کی سزا

کفن کی چوری حد درجہ دنائت اور خماست کی بات ہے، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے بزد کیے گو گفن چور کی تعزیر اور مناسب سرزنش کی جائے گی، لیکن چوری کی جوشر کی سزا'' ہاتھ کا ٹا'' مقرر ہے، گفن چوری بریہ سزانا فذنہیں ہوگی؛ کیونکہ چوری مال محفوظ کے لیے گئی ہوری مال محفوظ کے لیے گئی کام ہے، اور گفن مال غیر محفوظ ہے، کیونکہ مردہ خود اپنے گفن کی حفاظت نہیں کرسکتا، امام ابو یوسف کے بزد کیک گفن چور کے بھی ہاتھ کا شری کے با تھی گئی ہوری ہے کہ ہاتھ کوری کے اور حضرت عا کشری ہیں کہ ہمارے مردوں سے چوری کرنے والا ایسا ہی ہے جسے زندہ سے چوری کرنے والا، (۵) امام کون چور کا ہاتھ کون چوری کرنے والا ایسا ہی ہے جسے زندہ سے چوری کرنے والا ایسا ہی ہے جسے زندہ سے چوری کرنے والا ایسا ہی ہے جسے زندہ سے چوری کرنے والا ایسا ہی ہے جسے زندہ سے چوری کرنے والا ایسا ہی ہے کہ ابو صفی ہے گئی اور حضرت امیر معاویہ کھی کون چور کا ہاتھ نہیں کا تا جائے گا، اور حضرت امیر معاویہ کھی کے زمانہ میں جب مدینہ میں ایک ایسا مقدمہ سامنے آیا اور والی کہ پند

نے حضرات فقہاء صحابہ اللہ سے اس بارے میں استفسار کیا تو سبی اس بات پر متفق سے کہ ایسے خض کو مار پیٹ کی جائے اور پورے مدینہ میں پھرایا جائے ، (۲) — حقیقت یہ ہے کہ حضرت براء بن عازب کھ کی فہ کورہ حدیث جس میں آپ کھی کا ارشاد فقل کیا گیا سے علامہ زیلعی کی تحقیق کے مطابق ضعیف ہے ، اب دونوں نقطہ نظر پرآ ٹار صحابہ ہی رہ جاتے ہیں ، اور احتیاط بہر حال "حد" ہے نیج میں ہے ، اس لئے امام ابو صنیفہ اور امام محد کا نقطہ نظر سے معلوم ہوتا میں ہے ، اس لئے امام ابو صنیفہ اور امام محد کا نقطہ نظر سے کھی کفن چور کا حکم عام ہوتا ہے واللہ اعلم ، مالکیہ ، شوافع اور حنا بلہ کے زدیک بھی کفن چور کا حکم عام چور ہی کا ہے اور اس پر چوری کی شرعی سز اجاری کی جائے گی۔ (۱)

نی

یدلفظ "نباء" سے ماخوذ ہے، اوراس کے معنی "خبر" کے ہیں،
عربی زبان میں فعیل کا وزن کی بات میں مبالغہ کو ظاہر کرنے کے
لئے آتا ہے، ای لئے قرآن مجید نے بہت می صفات باری کوای
وزن سے تبییر کیا ہے، جیسے فیسیر، خبیر، کریم وغیرہ، نبی بھی ای وزن
پر ہے، کیونکہ نبی اللہ کی طرف سے خبر دینے والا ہوتا ہے، اس کے
اخیر میں ہمزہ کے ساتھ بھی تلفظ کیا جا سکتا ہے، اور بغیر ہمزہ کے بھی،
تاہم بہتر ہے کہ بغیر ہمزہ کے "نبی" کہا جائے ، (۸) — نباء کے
مقابلہ میں " تنباء" کا لفظ ہے تنباء کے معنی بہ تکلف" خبر" دینے کے
ہیں یعنی خلاف واقعہ خبر، ای لئے جھوٹے مدی تبوت کو "متنی " کہا

بعض حضرات نے نبی کو'' نباوۃ'' ہے مشتق مانا ہے'' نباوۃ'' اور'' نبوۃ'' کے معنی بلندز مین کے ہیں، کیونکہ نبی بھی بلند مرتبت اور عالی درجہ ہوتا ہے، کیکن ترجیح اس کو ہے کہ یہ'' نباء'' سے ماخوذ ہے،

⁽۲) درمختار و رد المحتار ۱/۱

⁽٣) البحرالرائق ٥٥/٥

 ⁽۲) نصب الرايه ۱۸/۳-۳۲۷، بحواله مصنف إبن أبي شيبه

⁽٨) ويمين القاموس المحيط ٢٤، النهايه لإبن أثير ٥٠/٨

ابوداؤد، حديث تمبر ٣٠٠٠ كتاب الجنائز

⁽٣) نسائى، مديث نمبر ٢٠٠٠ كتاب المساجد

⁽۵) نصب الرايه ۲۲/۳-۲۲۱، بحواله بيهقي في كتاب المعرفة

⁽⁴⁾ الفقه الاسلامي وادلته ٢/١١٣

اور یمی معنی کارنبوت کوظا ہر کرتا ہے۔(۱)

نى اوررسول ميس فرق

نی اوررسول میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے، علامہ ابن جائم کے نزد کید یہ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں اور نی ورسول میں کوئی فرق نہیں، لیکن اکثر اہل علم کے نزد کید نی اوررسول میں معنی ومصداق کے اعتبار سے کی قدر فرق پایاجا تاہے، اور اللہ تعالی کے ارشاد سے اس کی تائید ہوتی ہے:
و ما ارسلسا من قبلک من رسول و الانہی ۔ (الحج: ۵۲) آیت میں نی اور رسول کا عطف کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے اور عطف دو چیزوں کے ایک دوسرے سے مختلف ہونے کو ظاہر کرتا ہے، اس لئے قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ جمہور کے نزد کیک نی عام ہے اور رسول خاص۔ (۱)

پھر جن حضرات نے رسول اور نبی میں فرق کیا ہے ان کے درمیان بھی اس بارے میں اختلاف ہے، کہ بناء فرق کیا ہے؟
ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ رسول وہ ہے جونی شریعت لے کرآئے یا شرائع سابقہ کے بعض احکام کومنسوخ کرے، اس کے لئے صاحب شرائع سابقہ کے بعض احکام کومنسوخ کرے، اس کے لئے صاحب شریعت ہونا ضروری نہیں، جس پر بھی وحی نازل ہوئی وہ نبی ہے، جس کا سلسلہ پنجمبر اسلام بھی پرختم ہو چکا۔

دوسرانقط نظریہ ہے کہ جس نی کواللہ تعالی نے دوسری اقوام نی کی کی کہ اللہ تعالی نے دوسری اقوام نی کھی دعوت و بہت کا تھی دیا جوہ وہ رسول ہے اور جس کو تھی نیدیا گیا ہو وہ نبی ہے، عالباً یہی منشا ہے شیخ علی بن ابی العزائشی کی اس عبارت کا کہ:''امرہ ان یبلغ غیرہ فہو نبی و رسول وان لم یامر ان یبلغ غیرہ فہو نبی ولیس برسول''۔(۳)واللہ اعلم

(4) شرح عقائد نسفيه للتفتازاني ١٣٩

انبياء كي عضمت

انبیاء ورسل کی حیثیت انسانیت کے لئے اسوہ ونمونہ کی ہے،
اس لئے انبیاء معصوم ہوتے ہیں تا کہ ان کی حیات طیبہ کو انسان اپنے
لئے اُسوہ بنا سکے، اگر پیغیر بھی اسی طرح گنا ہوں اور غلطیوں کا مرتکب
ہوجیسے عام انسان ہوتے ہیں تو پھر کیسے اس کے قول وفعل کو اُسوہ بنایا
جا سکے گا؟ — البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ کن گنا ہوں اور
کس درجہ کی غلطیوں سے انبیاء معصوم ومحفوظ ہوتے ہیں؟ اس سلسلہ
میں تفصیل ہے اور تفصیلات میں خود اہل سنت والجماعت کے درمیان
میں تفصیل ہے اور تفصیلات میں خود اہل سنت والجماعت کے درمیان
ہیں کی قدر اختلاف رائے ہے، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

ا) اس بات پرامت کا اجماع ہے کہ نبوت کے بعدان ہے گناہ کبیرہ کا ارتکا نہیں ہوسکتا۔ (م)

اس بات پہمی اجماع ہے کہ منصب نبوت سے سرفراز ہونے کے بعدالی کی بات کاارتکابان سے نہیں ہوسکتا جو خست اور دنائت کے قبیل سے جواور جوان کے منصب ومقام سے فروتر ہو۔(۵)

") اس بات پر بھی امت کا اجماع ہے کہ پیغیر نبوت ملنے سے پہلے اور نبوت ملنے کے بعد کفریہ قول وفعل کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔(۲)

۳) اس بات پر بھی اجماع ہے کہ نبوت کے بعداحکام شریعت اورارشاد وہدایت کی بابت عدا جھوٹ نہیں بول سکتا۔(2) ۵) کیا پیغمبر کی زبان سے سہوا کوئی جھوٹ بات صادر ہوسکتی ہے؟ اس میں اختلاف ہے، لیکن اہل علم کے نزدیک پیغمبر سے سہوا بھی جھوٹ صادر نہیں ہوتا، (۸) — اور یہی سیجے ہے ور نہ تو

⁽١) و يكفئ: النهاية ١١٥٥ -٣

⁽٣) كتاب اصول الدين ، منصور القاهر البغدادي ٥٣

⁽۵) إرشاد الفحول ۲۳

⁽٢) حاشيشاه عبدالعزيز دبلوى على شرح العقائد ١٣٧

⁽٣) شرح عقيدة الطحاوي ١٠٨٠١

⁽۲) إرشادالفحول ۳۳

⁽٨) شرح عقائد ١٣٩

انبیاء کی ہدایات مشکوک ہوجا ئیں گی۔

۲) ایے گناہ صغائر جن سے دنائت اور خست کا اظہار نہ ہوتا ہو، کیا پیغیبروں سے ان کا صدور ہوسکتا ہے؟ اس سلسلہ میں بھی اختلاف ہے، مہوا تو ایسی باتوں کا ارتکاب ہوسکتا ہے اس پر اتفاق ہے، (۱)عمد اس کے صادر ہونے کے بارے میں اختلاف پایاجا تا ہے، امام الحرمین نے اکثر اہل علم نے قبل کیا ہے کہ انبیاء سے صغائر کا بھی صدور نہیں ہوتا ، اور قاضی عیاض ؓ نے امام طبری ؓ اور فقہاء وحد ثین کی اکثریت کا نقط کظر نقل کیا ہے کہ انبیاء سے صغائر کا ارتکاب ہوسکتا ہے، یہی رائے امام رازیؓ کی بھی ہے، (۲) علامہ تفتاز الیؓ نے کھا ہے کہ بہورکی رائے ہے۔ (۲) علامہ تفتاز الیؓ نے کھا ہے کہ بہورکی رائے ہے۔ (۲)

البته انبیاءے اگر صفائر کا ارتکاب ہوجائے تو من جانب اللہ ان کواس پر متنبہ کر دیاجا تا ہے۔ (۴)

2) الفقد الا كبرجوا ما ابوطنيفة كي طرف منسوب باس مين فرمايا كياب كدانبياء كبائر وصغائر گنا ہوں سے معصوم بين ، البت زلتيں اور لغزشيں ہوسكتى ہيں ، پھر شارح كتاب ملاعلى قارئ نے اس كومثال سے واضح كيا ہے ، كہ جيسے حضرت آدم الكيني اسے شجر ممنوعہ كے كھانے كا ارتكاب ہوا تھا ، (ابقرہ : ۲۵) اسى طرح كى لغزشيں مراد ہيں ، (۵) اور جن حضرات نے انبياء سے صغائر كارتكاب كو جائز قر ارديا ہے ، انصوں نے اس طرح كے واقعات كومثال ميں جائز قر ارديا ہے ، انصوں نے اس طرح كے واقعات كومثال ميں پيش كيا ہے ، اس لئے شجح يہى ہے كہ صغائر اور لغزشوں كا صدور پيغير سے بھى ہوسكتا ہے ، اور غالبًا اللہ تعالى بيغيروں سے اس كا ارتكاب كراتے ہيں تا كہ بشريت اور ان كے انسان ہونے كا پہلولوگوں كى تكاو ميں رہے ۔ واللہ اعلم

سهوونسيان

انبیاء سے سہو ونسیان ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں ابواسحاق اسفرائی اور اہل علم نے انبیاء سے سہو ونسیان کو بھی ناممکن قرار دیا ہے (۲) لیکن اکثر اہل علم کے نزدیک سہو ونسیان کا صدور ممکن ہے، بلکہ بعض حضرات نے تواس پراجماع نقل کیا ہے، (۷) کیونکہ آپ بھی نے فرمایا:

انسابسر مشلکم انسسی کما تنسون نسبت فید کرونی ، (۸) — اوراس سے شاید بی انکامکن ہوکہ آپ فید کرونی ، (۸) — اوراس سے شاید بی انکامکن ہوکہ آپ قر آن مجید کی تلاوت میں بھی اور بعض دیگر مواقع پر بھی ، اس لئے صحیح بہی ہے، انبیاء سے سہوونسیان کا صدور ہوتا ہے، البتہ تبلیغ دین اور احکام شرعیہ کے اظہار و بیان میں انبیاء سے سہوونسیان نبیں ہوت اور احکام شرعیہ کے اظہار و بیان میں انبیاء سے سہوونسیان نبیں ہوت اسیان ہوتوان کی شان ہوا سے پر حرف آتا ہے، اختلاف صرف اس بار کے میں ہے کہ انبیاء کے سہوونسیان کا امکان ہے یا نبیں ؟ اور اگر الل علم کے زد دیک ایسامکن ہے۔ (۹)

ابانت انبياء

انبیاء کا احترام واجب ہے، اور انبیاء کی اہانت باعث کفر، متاز حنفی فقیہ عبدالرشید طاہر بخاری نے اس سلسلہ میں تفصیل سے گفتگو کی ہے، فرماتے ہیں:

وفى المحيط: من شتم النبي صلى الله عليه او عليه و اهانه أو عابه في أمور دينه أو

⁽۲) إرشاد الفحول ۳۳

⁽٣) إرشاد الفحول ٣٣، شرح عقائد ١٣٠

⁽٢) ويكي : الأحكام للآمدى الم٢٢٣، شرح فقه اكبر ٩٠

⁽٨) بخارى ، رقم الحديث ١٠٠١، باب التوجيه نحو الغ

⁽۱) شرح عقائد ۱۳۰

⁽٣) شرح عقائد ١٢٠٠ الأحكام للآمدي ٢٢٥/١

⁽۵) و كيم شرح فقه اكبر ٩٠-٨٩

⁽٤) إرشاد الفحول ٣٥

⁽٩) إرشاد الفحول ٣٥

في شخصه أو في وصف من أوصاف ذاته سواء كان الشاتم مثلا من امته اوغيرها وسواء كان الشتم أو الإهانة كان أوحربيا ، سواء كان الشتم أو الإهانة أو العيب صادرا عنه عمدا أوسهوا أوغفلة أوجداً أوهز لا فقد كفر خلوداً بحيث ان تاب لم يقبل توبته ابدا لا عندالله و لاعند الناس وحكمه في الشريعة المطهرة عند المتاخرين المجتهدين إجماعاً وعند المتقد مين القتل قطعا. (١)

محیط میں ہے کہ جس نے رسول اللہ وہ کو ہرا بھلا کہا،آپ کی اہانت کی ، یا سی وینی معاملہ میں یا شخصی معاملہ میں یا سی خصی معاملہ میں یا سی والی وصف میں عیب لگایا، تو ہرا بھلا کہنے والا چاہے مسلمانوں میں سے رہا ہویا غیر مسلموں میں سے ،اہل کتاب میں سے ہو، یا غیر اہل کتاب میں سے ہو، یا غیر اہل کتاب میں ، ذمی ہویا حربی ، نیز چاہے سب وشتم ،اہانت یا عیب لگانا عمداً ہوا ہویا سہوا، عفلت میں ہوا ہو یا ارادة ، یا ہنی مذاق میں ، ہبر صورت وہ ہمیشہ کے لئے کا فر ہے، یہاں تک کہ اگر تو ہم بھی کر لے تو تو ہے بول نہیں ہوگی ، نہ عنداللہ اور نہ عنداللہ اور نہ عنداللہ کے نزد یک اجماعاً نیز متقد مین کے نزد یک بھی ایسے مظہرہ میں متاخرین کے نزد یک بھی ایسے محض کی سزا تھنی طور پوتل ہے۔

شاتم رسول کی تو به

تاہم شاتم رسول کی توبہ کے مقبول ہونے اور نہ ہونے کی

بابت علامہ شامی گی تحقیق ہیہ ہے کہ حفیہ اور شوافع کے نزد یک اس کی تو ہم مقبول ہوگی ، خواہ وہ مسلمان تھا اور شتم رسول کا ارتکاب کر کے مرتد ہوگیا یا کافر تھا ، اور اسلام قبول کرلیا ہو ، مالکیہ اور حنابلہ سے اس سلسلے میں دوروایتیں منقول ہیں ، لیکن امام مالک اور امام احمد کا قول مشہور یہی ہے کہ ایسے شخص کی تو بہ قبول نہیں ہوگی ، (۲) بہ ہر صورت اس بات پر امت کا اجماع اور ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ شاتم رسول کا فراور موجب قبل ہے۔ (۲)

انبياء كےفضلات

انبیاء کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ ان کے فضلات (پیشاب، پاکنانہ) پاک ہیں، آنخضور ﷺ کے بول و براز کے بارے میں شوافع اور حنفیہ نے اس کی صراحت کی ہے، اور حافظ ابن جرگابیان ہے کہ اس پر بکثرت دلائل موجود ہیں۔(۴)

نيندناقض وضوءنهيس

انبیاء کی خصوصیات میں بیبھی ہے کہ ان کی نیند ناقض وضوء نہیں ہوتی ، (۵) کیونکہ وضوء ٹوٹے کا اصل باعث یہ ہے کہ بعض دفعہ نیند کی حالت میں نواقض کا صدور ہوتا ہے ، اور آ دمی اس کا ادراک نہیں کر پاتا ، نبی کی شان یہ ہے کہ گواس کی آ نکھ بند ہولیکن قلب بیدارر ہتا ہے ، اور کسی وقت بھی شعور وادراک ہے محروم نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے ارشا وفر مایا: تنام عینای و الاینام قلبی . (۲) اس لئے ابنیاء کا خواب بھی وحی اللی کے حکم میں ہوتا ہے۔

انبیاءاوران کے خاندان کے لئے زکو ۃ

حضرات انبیاء اینے آپ کوتہت اور بد گمانیوں کے مواقع

⁽۲) ردالمحتار ۱/۳–۲۹۰

⁽٣) ويكيئ ردالمحتار ١١٢١

⁽٢) ابوداؤد، مديث نمر ٢٠٢، باب الوضوء من النوم ، كتاب الطهارة

⁽۱) خلاصة الفتاوي ٣٨٦/٣

⁽٣) حوالة سابق

⁽۵) ابوداؤد ، مديث نمبر ٢٠٢، باب الوضوء عن النوم

ے بالاترر کے تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ اپناور اپنال خاندان کے لئے ذکوۃ کوروانہیں ہجھتے تھے، من جملہ دوسری مصلحوں کے اس کی ایک مصلحت بہ بھی تھی کہ لوگوں کو اس بد گمانی کا موقعہ خیل پائے کہ نبوت کا ڈھونگ (نعوذ باللہ) ذکوۃ وصول کرنے اور اپنا خاندان پر خرج کرنے کے لئے رچایا گیا ہے، چنانچہ آپ تھے نے اپنی الصدقة لاتحل لنا، (۱) — بیبات تو حضور تھے نے اپنال خاندان کے بارے میں فرمائی، رہ گئے دوسرے انبیاء کرام علیم الصلاۃ والسلام اور ان کی اولاد، تو اس بارے میں اختلاف ہے، لیکن قول معتدیہ ہے کہ خود حضرات انبیاء کے لئے تو صدقہ حلال نہیں تھا، لیکن ان کے خاندان کے لئے قو واعتمد فی النہو حلها لاقربائهم لالهم (۲)

ای قبیل سے بیمسکد بھی ہے کہ انبیاء کرام کا متر و کہ صدقہ ہوا کرتا ہے، ان کے اقرباء کا حصہ نمیراث اس سے متعلق نہیں ہوتا، چنا نچہ حضرت ابو بکر کھی سے مروی ہے کہ رسول اللہ کھی نے فرمایا: ہم جو کچھ چھوڑ جا ئیں وہ صدقہ ہے، اس میں میراث جاری نہیں ہوگ، لانور ث ماتو کنا صدقہ، (۳)ای لئے فقہاء نے نبوت کو بھی موانع میراث میں سے مانا ہے، نہ انبیاء کے مال میں میراث جاری ہوگی اور نہ خود انبیاء اپنے اقرباء کے مال میں میراث کے حق دار ہوں گے، یہ فلط نبی نہ ہوئی چا ہے کہ حضرت خد بجڑ کے مال میں آپ کھی اس میں اس میں اس میں آپ کھی اس میں اس میں اس میں آپ کھی اس میں اس میں اس میں آپ کھی کے دھنرت خد بجڑ کے مال میں آپ کھی کو میراث حاصل ہوئی، حقیقت سے کہ حضرت خد بجڑ نے مال میں آپ کھی کو میراث حاصل ہوئی، حقیقت سے کہ حضرت خد بجڑ نے اس میں آپ کھی کو میراث حاصل ہوئی، حقیقت سے کہ حضرت خد بجڑ نے اس میں اس میں کو کھی اس میں کے دھنرت خد بجڑ نے اس میں کو کھی دوراث حاصل ہوئی، حقیقت سے کہ حضرت خد بجڑ نے اس میں کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے اس میں کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کہ کھی کہ کھی کہ کھی کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کہ کھی کہ کہ کو کھی کہ کھی کھی کہ کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کی کھی کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کھی کہ کھی کے دھنرت خد بجڑ نے کہ کھی کھی کھی کے دھنرت خد بھی کے دھنرت خد بحثر نے خد بہ کے دھنرت خد کے دھنرت خد بھی کے دھنرت خد بہ کھی کھی کے دھنرت خد بھی کے دھنرت خد بھی کے دھنرت خد بھی کے دھنرت خد بھی کے دھنرت خد بے کہ کھی کھی کے دھنرت خد بھی کے دھنرت کے دھنرت

این حیات ہی میں سارامال آپ اللہ کو ہمبہ کردیا تھا۔ (۴)

انبیاء کے مال میں زکو ۃ نہیں

چونکہ انبیاء کا سارا کچھ اللہ کی راہ میں وقف ہوتا ہے، اس لئے خود انبیاء کے مال میں بھی زکو ۃ واجب نہیں ہوتی، فقہاء نے اس کی مصلحت یہ بھی ہے کہ زکو ۃ کا مقصد مال کی گندگی کو دور کرنا ہے اور حضرات انبیاء کرام کا مال ہر طرح کی گندگی ہے مبرا ہے، اس لئے ان کے مال میں زکو ۃ واجب قرار دینے کی ضرورت نہیں — اس سلسلہ میں قرآن مجید کی اس آیت سے جو حضرت میسی الطبیح کے بارے میں ہے کہ '' جب تک میں زندہ رہوں مجھے اللہ نے نماز اور زکو ۃ کا تھم دیا ہے'' (مریم : اس) سے شبہ ہوسکتا ہے، لیکن اہل علم کا ذکو ۃ کا تھم دیا ہے'' (مریم : اس) سے شبہ ہوسکتا ہے، لیکن اہل علم کا خیال ہے کہ اس سے مراد زکو ۃ الفطر (صدقۃ الفطر) یا تھم زکو ۃ کی تبلیغ یا زکو ۃ نفس یعن ان رد اکل سے تزکیہ مراد ہے جو انبیاء کے شایان شان نہیں۔ (۵) واللہ اعلم

نبيز

عربی زبان میں''نبذ'' کے معنی پھینکنے اور ڈالنے کے ہیں،جس چیز کوڈ الا جائے اس کولغت میں نبیذ کہتے ہیں، (۲) — فقہاء کے نزدیک نبیذ وہ مشروب کہلا تا ہے،جس میں کھجور وغیرہ ڈالا جائے اوراس کی وجہ سے پانی میں حلاوت پیدا ہوجائے۔(۷)

نبيذ كى حلت وحرمت

عام طور پر کتب فقہ میں نبیز سے متعلق دو مسائل زیر بحث آئے ہیں ،اول وہ خاص نبیز جوبطور مشروب کے استعال کیا جاتا تھا،اس سلسلہ میں دوسم کی نبیز کاذکر ملتا ہے،ایک شمش کی نبیز لیمن ایسا یانی جس میں کشمش ڈالی گئی ہوا سے معمولی طور پر یکایا گیا ہو،

انبياءاورميراث

⁽r) درمختار ۲۷/۲

⁽۳) ردالمحتار ۵۰/۹

⁽٢) ويم القاموس المحيط ٢٣٢

⁽۱) ترمذی ۸۷

⁽٣) بخاری ۹۹۵/۲

⁽۵) و کھے:رد المحتار ۲/۲

⁽⁴⁾ خانيه على هامش الهنديه أ١٨٠

اس میں جوش آگیا ہواور شدت پیدا ہوگئی ہو، دوسرے نبیذ تمریعنی یانی میں تھجور ڈالی گئی ہو پھراہے یکایا گیا ہو، یا نہ یکایا گیا ہو،لیکن جوش وشدت پیدا ہوگئ ہواور جھاگ اٹھنے لگی ہو ، ان دونوں ہی صورتوں میں اگر شدت نہ پیدا ہوئی ہوتو بالا جماع حلال ہے،اور ا گرنشه کی کیفیت پیدا ہوگئ ہواورا تنانی لیاجائے کہاس سے نشہ پیدا موجائے توبالا تفاق حرام ہاوراس کی وجہ سے حدیھی واجب ہوگی، اگراتی مقدار میں بی کہ جس سے نشہ پیدانہیں ہواتو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نز دیک اس کی گنجائش ہے، امام محر کے نز دیک وہ بہرحال حرام ہے، کم مقدار ہویا زیادہ ، پھرامام محد کے ایک قول کے مطابق اس برحد بھی جاری ہوگی ،اورایک قول کے مطابق حد حاری نہ ہوگی ،گنہ گار ہوگا ،کین فقہاء کے نز دیک فتو کی امام محمدؒ کے اس قول پر ہے کہ اس کا پینا بھی حرام ہے اور اس کی وجہ سے حد بھی جاری ہوگی ، (۱) — بَو ، گیہوں ، انجیراورشہد کی شراب کا بھی یہی حكم ہوگا ، اى لئے قاضى خان نے مطلق لكھا ہے كہ جس مشروب میں بھی نشہ کی کیفیت پیدا ہوجائے اس کا پیناحرام ہے،فان کان مسكوا لايحل شوبه (٢) دوسر فقهاء كى رائع مى يهى ب کہ جس مشروب میں نشہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہووہ مطلقاً حرام ہے جاہے وہ کم مقدار میں بی جائے یا زیادہ مقدار میں ،اور جاہے بالفعل اس سے نشہ پیدا ہویا نہ ہو، (۲) اور اس کی تائیداس حدیث ہے ہوتی ہے جس میں ارشاد فر مایا گیاہے کہ جو چیز نشہ آور ہے اس کی مقدار کم ہویازیادہ بہرصورت حرام ہے، مااسکر کثیرہ فقلیله خوام _ (۳)

بعض برتن کےاستعال کی ممانعت پھراجازت

ابتداءاسلام میں آپ کے ایسے برتنوں کے استعمال سے منع فرما دیا تھا، (۵) جس میں شراب بنائی جاتی تھی ، ایسے چار برتنوں کا ذکر احایث میں وارد ہے، '' دباء'' یعنی کدو کو کھو کھلا کر کے بنایا جانے والا برتن '' منتم' ' (سبڑ ٹھلیئے اور گھڑے)'' مزقّت' یعنی ایسا برتن جس میں ایک خاص قسم کا روغن لگایا ہوا ہوتا تھا اور '' نقیر'' کھور اور کسی درخت کی جڑ کو اندر سے کھو کھلا کر کے بنایا جانے والا برتن سے بعد کو آپ کھی نے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت بھی دیری تھی، (۱) اس لئے ان برتنوں میں بھی نبیذ بنانا جائز ہے۔ (۷)

نبیزتمرے وضوء

نبیذے متعلق دوسرااہم مسکد نبیذ تمرے وضوء کرنے کا ہے،
اگر پانی میں محجور ڈالنے کے بعد ندائے پکایا گیا نہ نشہ پیدا ہوا، نہ
پانی میں کوئی تغیر آیا، نہ مٹھاس پیدا ہوئی اور نہ پانی کا پتلا پن ختم ہوا،
تو بالا تفاق ایسے پانی سے وضوء کرنا جائز ہے، اگر محجور کو پانی میں
اُبالا گیایا اس میں نشہ پیدا ہو گیایا پانی کا پتلا پن ختم ہو گیا تو بالا تفاق
اس سے وضوء کرنا جائز نہیں۔

البته اليى نبيذ جس ميں پتلا پن تو باقى ہوليكن مينهاس پيدا ہوگئ ہو، البته ندا ہے لكایا گیا ہواور ندنشہ پيدا ہوا ہو، اس صورت کے بارے ميں فقهاء كے درميان اختلاف ہے، سفيان ثوريؒ كے نزد يك اس سے وضوء كيا جاسكتا ہے، (٨) امام ابو حنيفه كا بھى قول مشہور يہى ہے؛ كيونكه حضرت عبدالله ابن مسعود هي ہے كروئ كيا كہ حضور اللہ نے وضوء كے لئے يانى مانگا، ميں نے عض كيا كہ

⁽٢) خانيه على هامش الهنديه ١٨/١

⁽٣) ترمذی ٨/٢، باب ماجاء ما اسكر كثيره فقليله حرام

⁽٢) حوالة سابق

 ⁽٨) ترمذى، باب الوضوء بالنبيذ، مديث أبر ٨٨

⁽۱) و کھے:ھندیه ۱۲/۵

⁽٣) المغنى ١٢/٩٥٥

⁽۵) ترمذی ۸/۲

⁽٧) البحر الرائق ٢١٩/٨

صرف نبیز ہے،آپ ﷺ نے فر مایا کہ مجور بھی پاک ہے، اور پانی بھی پاک، پھرآپ ﷺ نے اس سے وضو وفر مالیا۔(۱)

ائمہ علافہ اور دوسرے فقہاء وحدثین نبیذ ہے وضوء کے قائل انہیں ہیں ،اس لئے کہ اللہ تعالی نے پانی ہے وضوء کرنے کا تھم دیا ہوار یہ پانی نہیں بلکہ اس کا نام نبیذ ہے، رہ گئی نہ کورہ حدیث تو وہ حد درجہ ضعیف ہے ، امام تر نہ گ نے خود اس روایت کو نا قابل استعمال قرار دیا ہے اور امام طحاوی اور حافظ زیلعی جیسے خفی محدثین استعمال قرار دیا ہے اور امام طحاوی اور حافظ زیلعی جیسے خفی محدثین نے بھی اس حدیث کے ضعف کو تتلیم کیا ہے، (۲) سے نیز خود امام الوصنیفہ نے اپنی اس رائے ہے رجوع کر لیا تھا اور آخری قول امام صاحب کا یہی ہے کہ نبیز تمرسے وضوء جائز نہیں ، (۳) اس طرح اب گویا اس مسلم پرائم اربعہ کا اتفاق ہے۔

ناج

چوپائے کے وضع حمل کو'' نتاج'' کہتے ہیں، (۴) اسلام سے پہلے خرید وفروخت میں بہ طور مدت وضع حمل کا ذکر کیا کرتے تھے، یا حمل کے حمل کی بھے کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے اس منع فرما دیا۔ (دیکھے: ربح)

يَّيْن (سِرْى بولَى چيز)

نتن (''ن' پرزبراور''ت' پرزبر) ایسی چیز کو کہتے ہیں جس میں بد بو پیدا ہو جائے ، ظاہر ہے بیرسڑنے کی علامت ہوتی ہے — فقہاء کے یہاں اس سلسلہ میں چھے زیادہ وضاحت نہیں ملتی ، تاہم فآوی عالمگیری میں ہے :

واللحم اذا انتن يحرم أكله والسمن واللبن

--(۲) وکیصے:شرح معانی الآثار ا/۵۵، نصب الرایه ا/۳۵−۳۷

(٣) القاموس المحيط ٢٦٣

(٢) المغنى ١٢٠/٧

(٨) المغنى ١٩٧٨

- (۱) ترمذي، باب الوضوء بالنبيذ، مديث نبر ٨٨
- (٣) قاضى خان على هامش الهنديه ١٨١٠البحر الرائق ١٠٠٧
 - (۵) هندیه ۵/۳۳۹
 - (٤) فتاوى سراجيه ٥٥، باب الوليمة والختان
 - (۹) ترمذی مدیث نمبر ۱۱۲۳

والزيت والدهن اذا انتن لايحوم، والطعام اذا تغير واشتد تنجس والاشوبة بالتغير لاتحوم، كذا في خزانة الفتاوى. (٥) گوشت مين سرئن پيدا بوجائ تو اس كا كهانا حرام ب، هي ، دوده، تيل ، اورزيون كا تيل سرئ جائ تو حرام نهين به ، كهانے مين تغير پيدا بوجائ تو ناپاک ب، محروبات تغير كي وجہ سے حرام نهيں بوتے۔

نار (لانا)

د نثار '' کے معنی بھیر نے کے ہیں ، — زمانہ قدیم ہی سے خوشی اور بالحضوص شادی بیاہ کے مواقع پر روپے ، پیسے اور پیٹھی چیز ول کے بھیر نے کا طریقہ مروج ہے ، مالکیہ اور شوافع کے بہاں اس طرح کسی چیز کا بھیر نا ، لٹا ٹا اور حاضرین کا اسے لوٹ کر حاصل کر نا گومباح ہے لیکن کراہت سے خالی نہیں ، (۲) حنفیہ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے ، (۷) امام احمر ہے ۔ دوقول منقول ہے ، ایک قول کراہت کا اور بھی ان کے نزدیک زیادہ مشہور ہے ، دوسرا قول کروہ کراہت کا اور بھی ان کے نزدیک زیادہ مشہور ہے ، دوسرا قول کروہ کراہت کا اور بھی ان کے نزدیک زیادہ مشہور ہے ، دوسرا قول کروہ کراہت کا اور بھی ان کی دلیل میہ ہے کہ اس میں چھینے اور جھیٹنے کی کمروہ قرار دیتے ہیں ان کی دلیل میہ ہے کہ اس میں چھینے اور جھیٹنے کی کمورہ قرار دیتے ہیں ان کا دیال ہے ۔ (۹) کہولوگ کہولوگ کے اس میں خوا مایا ہے ۔ (۹) کہولوگ کے میما نعت اس وقت ہے جب کہ ناجا نز اور غیر مشروع کے مال پر ٹوٹ پڑا جائے ، یہاں تو خود مالک کی طریقہ پر کسی کے مال پر ٹوٹ پڑا جائے ، یہاں تو خود مالک کی طرف سے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس لئے اس کے طرف سے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس لئے اس کے طرف سے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس لئے اس کے طرف سے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس لئے اس کے طرف سے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس لئے اس کے طرف سے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس لئے اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس گئے اس کے اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس گئے اس کے اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس گئے اس کے اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس گئے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس گئے اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ، اس کے اس کے اس کے اس کے کہو کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ۔ اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ۔ اس کے اس کی کولوٹے کی اجازت ہوتی ہے ۔ اس کے اس کولوٹے کی اجازت ہوتی ہوتی ہوتی ہے ۔ اس کی کولوٹے کی کولوٹے کی کولوٹے کی کولوٹے کے اس کولوٹے کی کولوٹے

ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں، پھران حضرات نے ایک حدیث بھی پیش نظر رکھی ہے، بیروایت حضرت معاذبین جبل کے ہے، اس میں نظر رکھی ہے، بیروایت حضرت معاذبین جبل کی اجازت دی، بلکہ آپ کے نے خود بھی اس میں شرکت فرمائی اورارشاد فرمایا کہ میں نے مال غنیمت کے لوٹے ہے منع کیا تھا نہ کہ شادی بیاہ کے موقعہ ہے، لیکن بیروایت ضعف سے خالی نہیں۔(۱)

متفرق احكام

کے مطابق ایسے روپے پیے کالٹانا بھی جائز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کانام یا کلمہ شہادت ککھا ہوا ہو۔

اگرلٹانے کے درمیان کسی مخص نے اپنادامن یا کپڑااس چیز کے حاصل کرنے ہی کی نیت سے پھیلا یا اوراس میں وہ چیز آرہی تو وہی اس کا مالک سمجھا جائے گا،کسی اور شخص کا اٹھالیں جائز نہیں۔

ہوئی اگر کسی شخص نے اپنا دامن نہیں پھیلا یالیکن لٹائی ہوئی سے گود میں آگر کرنے کی وجہ شکی اس کے گود میں آگر کرنے کی وجہ سے وہ اس کا مالک نہیں ہوگا اور دوسر مے شخص کے لئے اس کو اٹھانا جائز ہوگا۔

ہے اگر میٹھائی کسی کولٹانے کے لئے دی تو عام طور پرایے مواقع سے لوگوں کو جو حصہ ملتا ہے اتنی مقدار لٹانے والے کا اپنے لئے روک رکھنا جائز ہے۔ (۲)

﴿ اگر لٹانے کے بجائے میٹھائی عاضرین میں تقسیم کردی جائے تو یہ بالا تفاق جائز ہے، اس کے جائز ہونے میں اختلاف نہیں، (۳) — اس لئے بیصورت بہر حال بہتر ہے، کیونکہ یہ تقاضة تہذیب سے قریب بھی ہے اور اس میں فقہاء کا اختلاف بھی نہیں۔واللہ اعلم

نجاست (ناپای)

نجاست کے معنی ناپا کی کے ہیں، فقہاء نے نجاست کی گئی فقہاں ہے روقتمیں ہیں ، ادر اک واحساس کے اعتبار سے دوقتمیں ہیں نجاست حقی اور نجاست حکمی ، جن صورتوں میں ہم شریعت کے حکم کی بناء پر ناپاک ہونے کوشلیم کرتے ہیں، گوبظاہر ناپا کی نظر نہیں آتی ، اس کو'' نجاست حکمی' یا'' حدث' کہتے ہیں، جیسے نواقض وضوء کے پیش آجانے کی وجہ سے اعضاء وضوء کا ناپاک ہوجانا اور نواقض فنسل پیش آجانے کی وجہ سے بورے جسم کا ناپاک ہونا۔

(اس سلسلہ میں تفصیل'' حدث' کے تحت نہ کور ہوچکی ہے) جو نجاست محسوں ہو اور عقل بھی اس کا ادراک کرتی ہو وہ دخواست حقیق " ہے جیسے بیشاب ، پائخانہ ، نون ، وغیرہ۔

بھرنجاست حقیقی کی بھی دوصور تیں ہیں ، ایک صورت ہیہ ہے کہ نجاست حقیقی کی بھی دوصور تیں ہیں ، ایک صورت ہیہ ہے کہ نجاست خشک ہونے کے بعد نظر آئے جیسے : پائخانہ ، اس کو خباست حقیقی وہ ہے جوخشک ہونے کے بعد نظر نہ آئے جیسے : پیشاب یانا پاک پانی وغیرہ ، اس کو ' نحاست غیر م رئے'' کہتے ہیں۔

مرئی نجاست کودور کرنے کا طریقہ

نجاست مرئیہ کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اصل نجاست دور ہو جائے تو یہی کافی خیاست دور ہو جائے تو یہی کافی ہے، نیز اگر ایس نجاست ہے کہ اس کا اثر بھی بلا مشقت زائل ہوسکتا ہوسکتا ہوت اُس کا زائل کر دیا جائے اور اگر بلا مشقت اس کا از الدممکن نہ ہو جیسے صابن کے استعال یا گرم پانی میں جوش دئے بغیر نجاست کا اثر زائل نہ ہو پائے تو پھر نجاست کے اثر کو دور کرنا ضروری نہیں، جیسے نا پاک رنگ میں کپڑ ارنگ دیا تو اتنا دھونا کافی ہوگا کہ دُھون

⁽۲) دیکھے:هندیه ۲۲۵-۲۲۵

⁽١) مجمع الزوائد ١٩٠/٣

⁽٣) ويكفئ:المغنى ٢٠/٧

رنگین ندر ہے، گوکیڑے پررنگ باقی ہو۔(۱)

غیرمرئی نجاست سے پاک کاطریقہ

اگرنجاست غیر مرئیہ ہوتو تین بار دھونا ضروری ہے، اوراگروہ چیز نچوڑی جاسکتی ہے تو ہر بار نچوڑ نا بھی ضروری ہے، اس میں احتیاط ہے، گوا کیف قول سیبھی ہے کہ ایک بار کا نچوڑ نا کافی ہے، اور بعض حضرات نے اس پرفتوی دیا ہے ۔ اور جن چیزوں کا نچوڑ نا ممکن نہ ہوتو اس کو تین بار ایسا دھویا جائے کہ ہر بار پانی کے قطرات اچھی طرح نکل جا کیں، گوبالکل خشک نہ ہونے پا کیں، خواہ اس شک نے کسی قدر بھی نجاست اپنے اندر جذب کرلی ہو، میصورت اس کو پاک کرنے کے لئے کافی ہو جا گیگی ، یہاں تک کہ اگر نیا گھڑا یا این یہ ہوتو اس کو پاک کرنے کے لئے بھی میصورت کافی ہوگی، اور بال میتیوں یانی نا پاک کرنے کے لئے بھی میصورت کافی ہوگی، اور بال میتیوں یانی نا پاک سمجھا جائے گا۔ (۲)

نجاست غليظه وخفيفه

پرنجائیں تمام ایک ہی درجہ کی نہیں ہوتیں ، بعض نجائیں زیادہ شدید ہوتی ہیں اور بعض کم ، اس اعتبار ہے بھی نجاست کی دو قسمیں کی گئی ہیں : نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ ، جس چیز کے ناپاک ہونے پر دلیل قطعی موجود ہو اور اس سلسلہ میں نصوص متعارض نہ ہوں جیسے : انسان کا پیشاب ، پائخانہ، خون ، وہ نجاست غلیظہ کہلاتی ہے اور جوالی نہ ہو وہ نجاست خفیفہ ، جیسے ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت کھانا حلال ہے ، یہ تحریف امام ابو حنیفہ کی رائے پر ہے ، صاحبین کے نزد یک جس چیز کے ناپاک ہونے پر رائے پر ہے ، صاحبین کے نزد یک جس چیز کے ناپاک ہونے پر رائے پر ہے ، صاحبین کے نزد یک جس چیز کے ناپاک ہونے پر وہ نجاست خفیفہ ہے ، اور جس کی بابت اختلاف ہو، وہ نجاست خفیفہ ہے۔ اور جس کی بابت اختلاف ہو،

نجاست غليظه كاحكم

نجاست غلیظہ اور خفیفہ میں حکم کے اعتبار سے فرق یہ ہے کہ نجاست غلیظہ کی مقدار درہم ہی معاف ہے، یعنی اگر ایک درہم کی مقدار تک کیڑے یا جہم میں نجاست گئی ہوتو اس میں نماز پڑھنے کی مقدار تک کیڑے یا جہم میں نجاست گئی ہوتو اس میں نماز پڑھنے کا گنجائش ہے، '' مخبائش' سے مراد یہ ہے کہ کراہت پھر بھی باقی رہے گی، اگر مقدار درہم نجاست ہوتب تو اس کے ساتھ نماز اداکر نا بالا جماع مکر وہ تح کی ہے، اگر مقدار درہم سے کم ہے اور نماز میں داخل ہونے کے بعد نظر پڑی اور وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ نا پا کی وہوکر دوبارہ نماز اداکر لینا ہی

پرمقدار درہم کا وزن یا ایک ورہم کی پیائش؟ دونوں طرح کے اقوال ایک درہم کا وزن یا ایک ورہم کی پیائش؟ دونوں طرح کے اقوال موجود ہیں،علامہ ہندوائی نے اس کورجی دیا ہے کہ اگر نجاست رقیق ہوتو ہو، چیے: بیشاب، تو مساحت مراد ہے، اور اگر نجاست گاڑھی ہوتو ایک درہم کا وزن مراد ہے، بہت سے مشاکخ احتاف نے ہندوائی کی اس رجیح کو پیند کیا ہے، زیلی ، ابن ہام اور کا سائی وغیرہ بھی ای طرف ربحان رکھتے ہیں، (م) — واضح ہو کہ اس میں درہم سے بڑا درہم مراد ہے جو ایک مثقال یعنی ہیں قیراط کا ہو، (۵) اور ایک براہم کی مساحت سے اٹھیوں کے جوڑ کے حصہ کو الگ کرنے کے بعد بھیلی کا محمد کو یا جھیلی کی گہرائی والا جمد مراد ہے۔ (۱)

نجاست خفيفه كاحكم

نجاست خفیفہ ایک چوتھائی معاف ہے، یعنی اس کے ساتھ نماز ادا ہوسکتی ہے، یہی قول سیج ہے، گواس بارے میں امام ابو حنیفہ "

⁽۲) هندیه ۱۳۳۸

⁽٣) البحرالرائق ١٨٨١

⁽٢) البحرالرائق ١/٢٢٩،درمختار مع الرد ١١١١

⁽۱) هندیه ۱۳۱۱ =

⁽m) ويكفئ: هداية مع الفتح ١٠٥١-٢٠٣

⁽۵) حوالة سابق ، هدايه مع الفتح ١٠٣٠١

سے مختلف اقوال منقول ہیں، (۱) — تاہم اس میں اختلاف ہے کہ ایک چوتھائی سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں تین قول ہیں:
ایک بیکہ جہم یا گیڑے کے جس عضوء میں نجاست گی ہواس کا ایک چوتھائی، دامن میں گی ہو تو قھائی، دامن میں گی ہو تو قھائی، دامن میں گی ہو تو دامن کا چوتھائی، دامن میں گی ہو تو دامن کا چوتھائی، بہت سے مشائخ حفیہ اس کے قائل ہیں اور تعبین الحقائق میں ای پرفتو گی دیا گیا ہے، شامی کا رجحان بھی ای طرف معلوم ہوتا ہے، دوسری رائے بیہ ہے کہ پورے کپڑے اور پورے بدن کا چوتھائی مراد ہے، علامہ سر جسی نے اس کور جے دیا ہے، تبیری رائے بیہ ہے کہ پورے کہم سے کم جتنے کپڑے میں نماز درست ہو سکتی ہیں مراد ہے۔ جسے : تہبنداس کا چوتھائی مراد ہے۔ را

تا ہم نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے حکم میں بیفرق کیڑا، جسم اور اسی طرح کی جامد چیزوں کے بارے میں ہے، پانی میں نجاست غلیظہ گرے یانجاست خفیفہ، دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ (۳)

مختلف نجاستين

علامہ کاسائی نے اپنے ذوق خاص کے مطابق نجاست کی مختلف قسموں کا ذکر کر کے نجاستوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کا خلاصہ اس طرح ہے :

ا) انسانی جسم سے نکلنے والی وہ تمام چیزیں جن سے وضوء یا عسل واجب ہوجا تا ہے تا پاک ہیں اور وہ یہ ہیں: پیشاب، پائخانہ، ودی، ندی، منی، حیض و نفاس اور استحاضہ کا خون، بہتا ہوا خون، پیپ اور منہ بھر تے ، ان میں صرف منی کی بابت اختلاف ہے کہ شوافع کے نزدیک بیریاک ہے۔

۲) حیوانات کے جسم سے نکلنے والے فضلات، پیشاب، پائخانہ — جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہوان کے

پیشاب ناپاک ہیں ، اس پرسموں کا اتفاق ہے ، جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہو ، ان کا پیشاب امام ابوطنیفہ اور امام ابولوسف کے نزد یک ناپاک اور امام محمر اور بعض دیگر فقہاء کے نزد یک پاک ہا اور امام ابولوسف کے نزد یک از راہ علاج اس کا استعال جائز ہے ، (تفصیل کے لئے دیکھئے: بول ، حیوان) — جانوروں کا پائخانہ بھی حفیہ اور اکثر فقہاء کے نزد یک ناپاک ہے ، خواہ ان کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو ، امام مالک اور حفیہ میں امام زفر کے نزد یک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو ان کا گوشت کھایا جاتا ہوان کا پائخانہ بھی

ایسے پرند ہے جو فضاء میں بیٹ کرتے ہوں اور ان کا گوشت
کھایا جاتا ہو جیسے: کبوتر ، گوریئے وغیرہ ، ان کی بیٹ حنفیہ کے
نزدیک پاک ہے، اور شوافع کے نزدیک ناپاک ، اور جن کا گوشت
نہیں کھایا جاتا جیسے: چیل ، شاہین ، ان کی بیٹ بھی امام ابوجنیفہ اور
امام ابویوسف آ کے نزدیک پاک اور امام محمد آ کے نزدیک ناپاک ہے،
البتہ جو پرندے زمین میں بیٹ کرتے ہوں جیسے: مرغی اور بطخ وغیرہ،
توان کی بیٹ ناپاک ہے۔

۳) وہ مردارجس میں بہتا ہواخون ہو جس مردار میں بہتا ہواخون ہو جس مردار میں بہتا ہواخون ہو سے، مچھر، کھی، کھڑ وغیرہ ، ای طرح مردار کے جن اعضاء میں خون نہ پایا جاتا ہو جیسے ہڑی ، سینگ ، دانت ، کھر ، بال وغیرہ ، یہ بھی حنفیہ کے نزدیک ناپاک نہیں ، بعض فقہاء کے نزدیک تمام مردار اور ان کے تمام اجزاء ناپاک ہیں۔

") سور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ناپاک ہاورای لئے وہ 'دنجس العین' کہلاتا ہے۔

۵) کتے کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ نجس العین

⁽۲) ردالمحتار ۱۳/۱–۱۲۳

 ⁽۱) بدائع الصنائع ۱/۰۸

⁽۳) درمختار ۱/۱۵

ہے یانہیں؟ لیکن قول صحیح اس کانجس العین ندہونا ہے۔

۲) کتا، سوراور در ندہ جانو رول کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: سور)

کا شراب بھی ناپاک ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے اسے "رجس" یعنی نجس قرار دیا ہے۔

ہی ناپاک ہے، '
خواست حکمیہ کا دُھون (عسالہ) بھی ناپاک ہے، '
خواست حکمیہ کا دُھون جے ماء متعمل کہتے ہیں صحیح ترقول کے مطابق ناپاک نہیں۔(۱)(دیکھئے:غسالہ،ماء)

نجاست دورکرنے کے ذرائع

نجاست محکی یعنی حدث کا از الدتو صرف پانی ہی ہے ہوسکتا ہے کی اور چیز ہے نہیں ، یعنی وضوء وغسل کے لئے پانی ہی ضروری ہے ، البتہ اگر پانی موجود نہ ہو یا موجود ہولیکن کی وجہ ہے اس کے استعمال کرنے پر قادر نہ ہو، تو مٹی اور جنسِ ارض سے تیم کیا جاسکتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: وضوء ، غسل ، تیم میم)

کیکن نجاست حقیقی کے ازالہ کے لئے مختلف ذرائع ہیں اوروہ اس طرح ہیں:

ا) ياني ميشها مويا كهارا_

۲) ہرایی بہنے والی پاک چیز جس سے نجاست کو زائل کرناممکن ہو، جیسے سرکہ، عرق گلاب وغیرہ جس کو نچوڑ اجاسکتا ہو، جو چیزیں پوری طرح نچوڑی نہ جاسکتی ہوں جیسے: تیل ، ان سے نجاست کا از النہیں ہوسکتا۔

۳) مسح لیعنی پونچھنا — تلوار، چھٹری ، آئینہ اوران جیسی چزوں پرنجاست لگ جائے ،خواہ نجاست ذی چرم ہویا غیر ذی چرم، لینی جسامت والی ہویا نہ ہو، پونچھنے سے پاک ہوجاتی ہیں۔ سم) فرک لیعنی کھرچنا — گاڑھا، خشک ماد ہُ منوبہ یااس

طرح کی کوئی الی نجاست ہوتو کھر پنے اور رگڑنے کی وجہ سے
پاکی حاصل ہو جاتی ہے، جونجاسیں جسامت والی نہ ہوں، جیسے:
پیشاب اور شراب، تو وہ دھونے سے پاک ہونگی ایکن اگراس پرمٹی
ڈال دی جائے اور وہ مٹی کے ساتھ جذب ہو جائے پھر وہ مٹی
کھرچ دی جائے اور وہ مٹی کے ساتھ جذب ہو جائے پھر وہ مٹی
میں اگر پائخانہ پالیدلگ جائے تو اس کو بھی کھرچ دینا کافی ہے۔
میں اگر پائخانہ پالیدلگ جائے تو اس کو بھی کھرچ دینا کافی ہے۔
میں اگر پائخانہ پالیدلگ جائے تو اس کو بھی کھرچ دینا کافی ہے۔
میں اگر پائخانہ پالیدلگ جائے تو اس کو بھی کھرچ دینا کافی ہے۔

۵) خشک ہو جانا اور اگر نجاست کا دور ہو جانا بعض اشیاء
میں پاکی کا سبب ہے مثلاً زمین پر پیشاب تھا، زمین خشک ہوگئ اور
نجاست کا اگر دور ہوگیا تو اس پر نماز اداکی جاستی ہوئی ہو یا آگ
تیم کرنا درست نہیں، زمین دھوپ کی وجہ سے خشک ہوئی ہو یا آگ
کی وجہ سے یا ہواکی وجہ سے ، سب کا حکم یہی ہے ، اسی طرح جو
چیزیں زمین میں گئی ہوئی ہوں اور اس سے پیوست ہوں جسے :
دیواریں، درخت ، بانس، ان کا بھی یہی حکم ہے، لیکن جب درخت
یابانس کا نے لیا جائے تو پھر ان کو دھونا ضروری ہوگا ، این اگر بچھی
ہوئی ہوتو وہ زمین کے حکم میں ہواور رکھی ہوئی ہوکہ ایک جگہ سے
دوسری جگہ اس کا منتقل کرنا ممکن ہوتو پھر اس کو دھونا ضروری ہوگا ،

اگرز مین خشک ہوگئ، پھردوبارہ اس پر پانی آگیا تو کیاز مین کے تر ہونے سے ناپا کی لوٹ آئیگی؟ اس میں اختلاف ہے، لیکن صحیح تر قول یہی ہے کہ ناپا کی نہیں لوٹے گی۔

۲) جلانا بھی پاک کرنے کا ایک ذریعہ ہے، چنانچہ اگر جانور کے یا خودانسان کے فضلے جلا کررا کھ کردیے جائیں تو امام محمد میں خود کے باک طرح بحری کے نزدیک پاک ہوجائے گا، اور اس پرفتوی ہے، اسی طرح بحری کے سرکا حصد خون میں لت بت تھا اس کوآگ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو اب وہ پاک شار کیا جائے گا، ناپاک پانی سے تک کہ خون جل گیا تو اب وہ پاک شار کیا جائے گا، ناپاک پانی سے

⁽۱) ملخص از: بدائع الصنائع ١٠٠٤-١٠

مٹی کا برتن تیار کیا گیا اور اُسے آگ میں پکایا گیا تو اب برتن پاک
سمجھا جائے گا، تورکونا پاک پانی سے پونچھا گیا پھر سلگایا گیا، آگ کی
گرمی سے تر اوٹ تم ہوگئ تو اب اس میں روٹی پکا نا درست ہوگا۔

2) پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک ریہ بھی ہے کہ
کسی نا پاک شکی میں ایسا تغیر پیدا ہو کہ اس کی حقیقت ہی بدل جائے
فقہ کی اصطلاح میں اس کو استحالہ کہتے ہیں۔ (دیکھئے: استحالہ)

۱۰-۸) پاک کرنے کے طریقوں میں چڑے کو دباغت دینا اور جانور کو شرقی طریقہ پر ذرج کرنا بھی ہے، (تفصیل کے لئے دیکھئے: دباغت، ذکاۃ) — ای طرح ایک صورت پانی نکالنے کی ہے کہ پانی کی ایک متعینہ مقدار نکالنے سے کنواں پاک ہو جاتا ہے۔(۱)

(كنويس كى ياكى اورنا ياكى كاحكام كے لئے ملاحظه موجوز

پٹرول سے نجاست کاازالہ

آج کل بعض اشیاء کے دھونے میں پٹرول کا استعمال کیا جاتا ہے، چونکہ ریبھی ایک بہتی ہوئی چیز ہے اور اس میں دوسری چیزوں کے اثر کو زائل کرنے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے، یہاں تک کہ بعض رنگ جو پانی سے دور نہیں ہوتا، پٹرول سے وہ بھی دور ہو جاتے ہیں، اس لئے پٹرول بھی نجاست کو زائل کرنے کے لئے کافی ہے۔

كاغذ سے استنجاء

ای طرح فی زمانہ ایسے کاغذ بھی تیار کئے جاتے ہیں جن کا مقصد آلائش کو دور کرنا ہے اور استنجاء کے لئے بھی ان کا استعال کیا جاتا ہے، نجاست حقیقی اگر کاغذ کے استعال سے دور ہوجائے تو اس کا استعال بھی کافی ہوگا، فقہاء نے کاغذ سے استنجاء کو کمروہ قرار دیا

ہے کیونکہ کاغذعلم کے نشر واشاعت کا ذریعہ ہے، لہذااس کے احتر ام کا نقاضہ ہے کہ اس کوالیے مواقع پر استعال نہ کیا جائے ، فقہاء نے اس کی ایک وجہ ریبھی کلھی ہے کہ کاغذ میں بہت چکنا ہے ہوتی ہے اس کے اس سے پوی طرح نجاست کا از الدوشوار ہے۔(۲)

لیکن آج کل جو کاغذ خاص ای مقصد کے لئے تیار کیاجا تا ہے نہ وہ تحریر و کتابت کے لائق ہوتا ہے، اور نہ چکنا، اس لیے اس کے استعال میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی ، ظاہر ہے کہ استخاء میں کاغذ کے استعال کا ہے ، یعنی کے استعال کا ہے ، یعنی نجاست کا کممل از الداس سے نہ ہوگا، بلکہ نجاست میں صرف کی واقع ہوگی اور چونکہ نجاست کی معمولی مقدار معاف ہے، اس لئے ایسے مخص کی نماز درست ہوجا گیگی لیکن اگروہ پانی کی معمولی مقدار (ماء فیل) میں از جائو پانی ناپاک ہوجائے گا، اس لئے کہ ما قلیل نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نجاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلم نیاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلی نے است کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلی نیاست کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلی نے است کی معمولی مقدار سے بھی ناپاک ہوجا تا ہے۔ واللہ اعلی نیا کی سے نیاب سے دینے تھی تا ہو کہ ناپاک ہو باتا ہے۔ واللہ اعلی نیاب کی سے نہ نہ کی میں بیاب کی سے نیاب کی سے نوبا سے دینے تھی ناپاک ہو باتا ہے۔ واللہ اعلی نے ناپاک ہو بیاب کی ناپاک ہو بیاب کی

ب سے میں و مالیں یا ہے کرنے کے اعتبار سے فرق

ندکورہ سطور سے یہ بات بھی واضح ہوگئ کہ نجاست محکمی یعنی حدث و جنابت اور نجاست حقیقی میں کیا فرق ہے؟ — ایک فرق تو یہ ہے کہ نجاست حکمی کے ازالہ کے لئے پانی ہی ہونا ضروری ہے، اور نجاست حقیقی پانی کے علاوہ ہر بہتی ہوئی چیز سے بھی دھوئی جاستی ہے، نیز بعض صور توں میں دھونے کے بجائے پو نچھنے، خشک ہو جانے اور اس طرح کی بعض دوسری صور توں کے ذریعے بھی خیاست کا ازالہ ہوجاتا ہے، دوسرے: نجاست حکمی کو دور کرنے نجاست کا ازالہ ہوجاتا ہے، دوسرے: نجاست حکمی کو دور کرنے کے لئے ایک دفعہ دھونا کافی ہے، وضوء ہو یا عسل ، لیکن نجاست حقیقی کی بعض ایسی صور تیں بھی ہیں کہ جن میں تین باردھونا ضروری ہے۔ (م)

⁽۲) ردالمحتار ۱۵۵۱

⁽۱) ملخص از: هندیه ۱۹۵۱-۳۱، بدائع الصنائع ۱۸۲۱-۸۳

⁽٣) ويكيئ:بدائع الصنائع ا/٨٤، هدايه مع الفتح ا/١٩٢٠

بالفظ"ن" پرزبراور"ج" پرجزم كاتھ ب-اصطلاح میں بخش یہ ہے کہ کی چیز کوخرید نے کا ارادہ نہ ہو، لیکن بڑھا کر قيمت بولى جائ، ان تويد في ثمن سلعة و لا رغبة لك فسى شواء ها . (٣)اسكامقصد چونكدوهوكدويناب،اسك

(تفصيل لفظ سي كے تحت آ چكى ہے)

لغت مين" نح" قلاده يمنخ كى جله كو كهت بين ، فقهاء كى اصطلاح میں گردن اور سینے کے درمیان اونٹ کی شدرگ پر نیزہ مارنے کو کر کہاجاتا ہے۔ (تفصیل کے لئے ویکھئے: ذیج)

مخامه انخاعه (بلغم اورديك)

نخامہ اور نخاعہ" ن" کے پیش کے ساتھ ہے ، اس کے معنی بلغم اور ریٹ کے ہیں ، (م) ای معنی میں عربی زبان کا لفظ'' مخاط' بھی آتا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے ابراہیم تحقی فے قل کیا ہے کہ بلغم نایاک ہے اورابن جزم کی روایت ہے کہ سلمان فاری کھا اور ابراہیم بخی کا خیال تھا كەلعاب جب مندسے باہر آجائے تو ناياك موجاتا ہے، (٥) تو ظاہر ہے کہ یہی حکم ان حضرات کے نزدیک بلغم کا بھی ہوگا ، لیکن جمہور فقہاءانسان کے بلغم اور تھوک کو یا ک قرار دیتے ہیں، بلکہ بعض نے تواس پراجماع کا دعویٰ کیا ہے، (۲) —اس کا یاک ہونا ظاہر ہے ؛ کیونکہ اس میں کسی نجاست کی آمیزش نہیں ہوتی اور جب تک نجاست کی آمیزش نہ ہوانسانی جسم سے باہرآنے والی چیز

يتفصيل حفيه كى رائ رب، مالكيد اورشوافع كزويك نجاست حقیقی کے ازالہ کے لئے بھی پانی ہی کا استعال ضروری ہے ، امام احمر عدونوں طرح کی روایتیں منقول ہیں۔(۱)

كيا ياكى كے لئے نجاست برياني ڈالنا ضروري ہے؟

جیسا کہ مذکور ہوا نایاک چیز کو یاک کرنے کا اصل اور بنیادی طریقه دهونا ہے، اس سلسلہ میں بیوضاحت قابل ذکر ہے کہنایاک چے کو دھونے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بہتے ہوئے یانی میں دھویا جائے ، دوسری صورت یہ ہے کہ خود اس پر پانی بہایا جائے ، بیہ دونون صورتين بالاتفاق درست بين ، اگر ياني كي مقدار فقهاء كي اصطلاح کے مطابق کثیر ہوجیسے بڑے تالاب یا حوض تو یہ بھی جاری یانی ہی کے علم میں ہے، اس لئے یاک کرنے کا بیطریقہ بھی بالاتفاق درست موكا_

لیکن اختلاف اس صورت میں ہے جب کیڑے برتن میں دھوئے جائیں یاخودانسان کےجسم میں نجاست لگی ہواور ثب میں مے بعد دیگر ے مسل کیا تو تیسرے برتن اور مب کے بعد یا کی حاصل ہوگئ، ظاہر ہے کہ یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب ایک بی برتن میں تین باراس طرح دھوئے کہ پچھلا یانی چھینک دے اور نیایانی استعال میں لائے۔

امام ابو یوسف کے زو یک اس صورت میں یا کی حاصل مہیں موگی،ان کے نزد یک ناپاک کیروں یابدن میں لگی موئی ناپاکی کو اس وفت تك دور عى نبيس كيا جاسكتا ، جب تك اس پر ياني نه ڈالا جائے،امام ابو يوسف كى رائے ميں جومشقت ہوہ ظاہر ہاى لتے امام ابوحنیفہ اُورامام محمد کی رائے راج ہے۔(۲)

⁽٢) وكي :بدائع الصنائع ا/٨٨

⁽٣) القاموس المحيط ٣٣٣/٣

⁽۲) حوالة سابق

⁽۱) الافصاح ابه

⁽۳) دستور العلماء ۲۹۹/۲

⁽۵) فتح الباري ١/٢٢١

پاک ہی تصور کی جائیگی ،امام بخاریؒ نے اِس پرسلح حدید بید کے اِس واقعہ سے استدلال کیا ہے جس میں ذکر آیا ہے کہ آپ ﷺ جب بھی ناک صاف کرتے صحابہ اس کوزمین پرگرنے نددیتے اوراپنے ہاتھوں میں لے کرچبرے اورجسم پراسے ل لیتے۔(۱)

روز ہ کی حالت میں بلغم نگل لے

اگر بلخم منہ سے باہر آجائے اور پھر کوئی شخص اسے نگل جائے تب تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، جیسا کہ فقہاء نے اپنے یا دوسرے کا تھوک چائے کا حکم بیان کیا ہے اور اگر ابھی بلغم اندر ہی ہوجیسے ناک میں آگیا پھر آ دمی نے سائس لے کر کھینچا اور بلغم حلق میں داخل ہوگیا تو اس کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۲)

(مزید دیکھے بلغم)

ندب

ندب کے اصل معنی پکار نے اور میت پررونے کے ہیں،علاء اُصول کی اصطلاح میں ندب ایک حکم شرعی ہے جے مندوب اور مستحب کے لفظ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے:حکم)

نزر

نذر کے نغوی معنی کی چیز کو واجب اور لازم کر لینے کے ہیں، (۳)
عربی زبان میں اس کی جعن "نذور" اور" نذر" (ن اور" ذ" کے پیش
کے ساتھ) آتی ہے ۔۔ شریعت کی اصطلاح میں کی مباح کام کو۔
اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اجلال کی نیت سے اپنے اوپر واجب کر لینا
"نذر" ہے۔ (۳)

نذر کے مشروع اور معتر ہونے کی دلیل قرآن وحدیث اور اجماع ہے، قرآن میں ایک سے زیادہ مواقع پر نذر کو پورا کرنے کا ذکر ہے، (الدہر: ۷، اللہ : ۲۹) — جواللہ کی فرماں برداری کی نذر مانے تو مانے تو اسے نذر پوری کرنی چاہئے اور جو نافرمانی کی نذر مانے تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہئے، من ندر آن یطیع اللہ فلیطعه ومن نذر آن یعص اللہ فلیعصه ۔ (۵)

نیز ابن قدامہ ی نقل کیا ہے کہ فی الجملہ نذر کے سیح ہونے اور اس کے ایفاء کے واجب ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ (۲) ار کا ن

حنفیہ کے نزد کیک نذر کارکن ایک ہی ہے اور وہ ہے زبان سے صیغۂ نذر کو ادا کرنا ، جینے یوں کہنا: مجھ پر اللہ کیلئے بیدواجب ہے ، یا کہے: میرامال اللہ کی راہ میں صدقہ ہے ، وغیرہ ۔ (ے) دوسر نقتهاء کے نزد کیک علاوہ صیغۂ نذر ، نذر ماننے والا (ناذر) اور جس چیز کی نذر مانی جائے یہ تینوں چیز کی نذر کے ارکان ہیں ۔ (۸)

ثرائط

نذرے متعلق شرائط تین طرح کی ہیں: ایک وہ جن کا تعلق نذر مانے والے سے ہے، دوسرے: وہ جن کا تعلق اس چیز سے ہے جن کی نذر مانی جائے، تیسرے: وہ جن کا تعلق خود صیغهٔ نذر سے ہے۔ نذر مانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاقل و بالغ اور مسلمان ہو، پاگل سجھ داریا ناسجھ بچہ اور کا فرکی نذر کا اعتبار نہیں، اگر کافر نے مسلمان ہو گیا تو کافر نے مسلمان ہو گیا تو اس نذر کا پورا کرنا اس پر واجب نہ ہوگا، البتہ حفیہ کے نزویک میں

(۱) بخارى ، باب البزاق و المخاط ۱۲۲۱

⁽۲) هندیه (۲۰۳۱

 ⁽٣) ويكفئ: القاموس المحيط ١٩٩٠ عاشيه صاوى على الشرح الصغير ٢٣٩/٢ (٣) كتاب التعريفات ٢٦٨

⁽٢) المغنى ١٠/٦٠

⁽٨) الفقه الإسلامي وأدلته ٣١٨/٣

⁽۵) بخاری ۹۹۱/۲

⁽٤) بدائع الصنائع ١١٠٥

ضروری نہیں کہ اس مخص نے برضاء ورغبت نذر مانی ہو، اگراس نے جروا کراہ کے تحت نذر مانی تب بھی نذرمنعقد ہوجائے گی۔(۱)

نذر مانی ہوئی شکی سے متعلق شرطیں

جس چیز کی نذر مانی جائے اس سے متعلق شرطیں یہ ہیں: شرعاً اس کا وجود ممکن ہو، اگر کسی شخص نے رات میں روزہ رکھنے کی نذر مان لی ، ہاکسی عورت نے زمانہ حیض میں روزہ کی نذر مانی تو نذرمنعقد نہیں ہوگی ، کیونکہ رات میں اور حیض کی حالت میں شرعاروز ہ ہوئی نہیں سکتا ،علامدا بن جیم مصری نے اس بات کوکسی قدرعموم كے ساتھ يوں كہا ہے كہ جس چيز كى نذر مانى جائے وہ ناممكن نہ ہومثلًا بوں کہا جائے: میں کل گذشتہ کے روزہ یا ماہ گذشتہ کے اعتكاف كى نذر ما نتا ہوں ،اليي نذر بھي غير معتبر ہے۔(٢)

۲) مہ بھی ضروری ہے کہ وہ عیادت اور اللہ تعالی سے تقرب كاذر بعيهو-

معصیت کی نذر سیح نہیں ، جیسے کوئی شخص شراب پینے یا کسی ا پیے خص کولل کرنے کی نذر مانے جس کاقتل جا ئز نہیں ،تو پینذر بھی معجے نہیں،اس لئے کہآ ہے ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی نافر مانی کی نذر ورست فيس الاندو في معصية الله - (٣) - اس يرتوسكا اتفاق ہے کہایی نذریوری نہیں کی جائے گی ،البتہ حنفیہ اور حنابلہ ك نزديك اس صورت مين نذر مان والے كو كفارة فتم اداكرنا ير عا، (٣) كيونكد حفرت عاكثة عمروى بكرآب اللهان فرمایا: معصیت میں نذر کا اعتبار نہیں اور اس کا کفارہ کفارہ کیمین - ، الانذر في معصية و كفارته كفارة يمين ـ (۵) ای طرح اگرایی چیز کی نذر مانی جومحض مباح ہے جیسے کھانا

پینا، جماع ، تواس کا بھی اعتبار نہیں ، اورالیی صورت میں نذرمنعقد

٣) يه بھي ضروري ہے كہ جس بات كى نذر مانى جائے وہ عبادت مقصوده كا درجه ركفتي مو، جيسے نماز، روزه، حج، عمره، اعتكاف، قربانی ، وغیره ، جو چیزی عبادت مقصوده کا درجه نبین رکھتیں ، جیسے مریضوں کی عیادت ، جنازہ کے ساتھ چلنا ، وضوء وعسل ،مسجد میں داخل ہونا، مصحف قر آنی کوچھونااوراذان وغیرہ،ان کی نذرمعترنہیں۔ شوافع کے نزد کی ایسی نیکی کی نذر ماننا بھی درست ہے جو آ دی پرمستقل طور پروا جب نہیں ، جیسے مریض کی عیادت ، جنازہ کی مشالعت اورسلام وغيره-(١)

اس سلسلہ میں فقہاء کے یہاں یہ بات متفق علیہ ہے کدان تمام اعمال کی نذر معتبر ہے جن کی جنس آ دمی پر واجب ہوتی ہے، جیے نماز ، روزہ ، حج ، صدقہ ، اس میں ایک شبراعتکاف کے سلسلہ میں ہوتا ہے کہ بظاہراء تکا ف کی جنس واجب نہیں ،لیکن اہل علم کا خیال ہے کہ اعتکاف ایک ہی جگہ پرر کے رہے کا نام ہے جس کی جنس نماز میں قعد ؤ اخیرہ اور حج میں وقوف عرفہ ہے ، اور پیدونوں فرض ہیں، (۷)اس لئے اعتکاف کی نذر بھی بالا تفاق معتبر ہے۔ ٣) يې تخصى ضرورى بے كەجس چيزكى نذر مان ربا بے، نذر مانے کے وقت وہ اس کی ملکیت میں ہویا نذر مانی ہی ہوملکیت کی شرط كساتھ - يعنى اگركونى فخص مثلاً بكرى كاما لك نه مواوركى متعین بری کی نذر مان لے جودوسرے کی ملکیت میں ہوکہ فلا ا برى صدقد ب، تواس كا اعتبار نبيس ، كيونكدآب على فرمايا: آ دی جس چیز کاما لک نه ہواس کی نذر ماننے کا اعتبار نہیں ، لانہ ذر

(۱) بدائع الصنائع ۱۵/۸۲۵

⁽٢) البحرالرائق ٢٩٣/٢

⁽٣) المغنى ١٩/١٠ ،البحر الرائق ٢٩٣٢

⁽m) مسلم عن عمران بن حصين ، صديث أبر ١١٣١ (٥) ابوداؤد ، باب من رأى عليه كفارة اذاكان في معصية ، حديث نمبر ٣٢٩٠، مسند احمد عن عائشة

⁽٤) ويكفي البحر الرائق ٢٩٣/٢، مغنى المحتاج ٣٤٠/٣

⁽Y) الفقه الإسلامي وأدلته ٣٤١/٣

فیما لایملکه ابن آدم ،(۱)اس پرتمام فقهاء کا اتفاق ہے۔
البتہ اگر یوں نذر مانے کہ اگر میں فلاں بکری کا مالک ہو گیا تو
وہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے ، امام ابوضیفہ ؓ کے نزدیک اس
صورت میں نذر منعقد ہوجائے گی اور جب بھی وہ بکری اس کی
ملکیت میں آئے گی نذر کی بحیل واجب ہوگی ، پیر حنفیہ کی رائے ہے
اوران کا استدلال قرآن کریم کی اس آیت ہے ہے:

ومنهم من عهدالله لئن اتنا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحين . (توب : 20) لوگوں میں بعض وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہدو پیان کیا كہ اگر اللہ اپنے فضل سے کچھ عنایت كرے تو جم ضرور تقدیق كریں گے اور ضرور نیک لوگوں میں ہوں گے۔

پھرآ گے اللہ تعالی نے ان کی عہد شکنی کی ندمت فرمائی (توبہ اللہ کی بھی ہے، (۲) شوافع کے نزدیک اللہ کی بھی ہے، (۲) شوافع کے نزدیک اللی نذرمعترنیس کیونکہ بیار شاونبوی ﷺ: لاندر فیما لا یملکه ابسن آدم ، (آدمی جس چیز کاما لک ندہو، اس کی نذرمعترنیس) کے دائرہ میں آتی ہے۔ (۳)

۵) جس چیز کی نذر مانی جارہی ہووہ پہلے ہی سے فرض
عین یا فرض کفایہ یا واجب عین یا واجب کفایہ نہ ہو،اس لئے نماز
ہ جُبگا نہ،نماز جنازہ، وتر،صدقۃ الفطراورمردہ کی تجہیز وتکفین کی نذر
معترنہیں، کیونکہ بیتو پہلے ہی سے فرض یا واجب ہیں۔(۴)
ممنوعہ اوقات میں عباوت کی نذر

اگرا ہے وفت عبادت کوانجام دینے کی نذر مانی جائے جس

وقت کوشر بعت نے اس عبادت کے لئے ناپند کیا ہے، جیسے:
عیدالفطر کے دن یا ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی نذر، تو حفیہ کے
مزد یک بینذر معتبر ہوگی ، البتة اس پر واجب ہے کہ وہ اس دن روزہ
ندر کھے اور دوسرے دنوں میں اس کی قضاء کر لے ، حفیہ میں امام
زقرؓ نیز دوسرے فقہاء کے نزدیک ایسی نذر کا سرے سے کوئی اعتبار
نہیں ، نداس دن روزہ رکھے اور ندوسرے دن۔ (۵)

بینے کی قربانی کی نذر

اگر کسی خص نے اپنے بیٹے یا کسی انسان کی قربانی کی نذر مان لی
تو امام الوصنیفہ کے نزد کی نذر تو منعقد ہوجا لیگی ، لیکن بجائے لڑکے
کے کسی جانور کی قربانی واجب ہوگی ، اونٹ کی قربانی افضل ہے در نہ
گائے کی پھر بکری کی ، بیرائے امام الوصنیفہ اور امام محد کی ہے ، امام
الویوسف امام زفر اور امام شافعی کے نزد کی بینذر غیر معتبر ہے۔ (۱)
پیدل جج کرنے کی نذر

اگرکی شخص نے پیدل جج کرنے کی نذر مانی تو یہ نذر معتبر ہے اوراس پراتفاق ہے، کیونکہ پیدل جج کرنے میں اجروثو اب زیادہ ہے، چنا نچہ آپ کی نے ارشاد فر مایا: جس نے پیدل جج کیااس کو ہرقدم کے بدلہ جرم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی حاصل ہوگی، دریافت کیا گیا کہ جرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ آپ کی نے ارشاد فر مایا: ایک نیکی دس کروڑ نیکیوں کے برابر، (ے) — البتہ اگر پیدل چلنے میں مشقت ہوتو اس بات کی گنجائش ہے کہ سواری کا استعال کریں، اور نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے کم بکری کی قربانی دے دیں، (۸)

⁽٢) ويكفي الشرح الصغير ٢٢٣/٢

⁽٣) ملخص از: بدائع الصنائع ٩٠/٥

⁽٢) بدائع الصنائع ٥/٥٨

⁽٨) بدائع الصنائع ٨٣/٥

⁽١) ابن ماجه ، صديث نمبر ٢١٢٣، باب النذر في المعصية

⁽٣) الفقه الإسلامي وأدلته ٣٢٨٣

⁽٥) ويكي :بدائع الصنائع ٨٣/٥، رحمة الأمة ١٥٣

⁽⁴⁾ صحیح ابن خزیمه ۲۳۳/۳ ، گریروایت ضعف ب

اون بی کی قربانی ضروری ہوگی ، (۱) امام احراکا بھی ایک قول ای طرح کا ہے ، لیکن قول مشہور ہیہ ہے کہ اس کوشم کا کفارہ اوا کرنا ہوگا ، (۲) ائمہ ثلاثہ نے اس حدیث کو پیش نظر رکھا ہے ، کہ حضرت عقبہ بن عامر ﷺ نے حضور ہے اپنی بہن کے بارے میں پوچھا : جنہوں نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی تھی ، آپ ﷺ نے فر مایا کہ اللہ تعالیٰ اس نذر ہے بے نیاز ہے، اسے چاہئے کہ سوار ہواوراؤٹنی کی قربانی دے ، (۲) اور متدرک حاکم کی روایت میں اونٹ کی تعیین تبییں ہے، بلکہ مطلقاً قربانی کا ذکر ہے۔ (۴)

نذرمين اشثناء

نذر کے اصل رکن یعنی صیغة وتعبیر ہے متعلق شرط بیہ ہے کہ استثناء کے ذریعہ کلام کو بے اثر نہ کردیا جائے ، (۵) چنانچہ اگر کوئی شخص صیغة نذر کے ساتھ انشاء اللہ کہے ، مثلاً: مجھ پر چار دکعت نماز ہا اللہ اللہ کا کمہ فقہاء کی اصطلاح میں استثناء تعطیل ہے بعنی کلام سابق کو بے اثر کردیتا ہے۔

نذر ماننے کا حکم

نذرے متعلق تھم کی بابت بنیادی طور پردو پہلو ہیں: اول یہ
کہ خودنذر ماننا کیماعمل ہے؟ مستحب ہے؟ مکروہ ہے؟ یا تحض مباح
ہے؟ — دوسرے نذر مانے کے بعد کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟ اور
کن صورتوں میں نذر کو پورا کرنایا کفارہ اداکرنا واجب ہوتا ہے؟
پہلے مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے ، حنفیہ کے
بزد یک ایسی باتوں کی نذر ماننا جن کا شار طاعات میں ہے مباح
ہے، نذر مطلق ہو یا مشروط ، (۱) مالکیہ کے نزد یک نذر مطلق متحب

ہے، کی الی بات سے مشروط نذر جومعصیت کی نہ ہوجیسے :اگر میں شفایا ب ہوجا وَں تو مجھ پرصد قد ہے، کے بارے میں مالکیہ کے پہال اختلاف ہے، علامہ در دیر ی علامہ باجی اور ابن شاس کے نزویک مروہ ہے، اور ابن رشد کے نزویک مباح ،الی نذر جو کی عمل طاعت میں تکرار کا تقاضہ کرتی ہو، جیسے کہا جائے کہ میں ہر جمعرات کے روزہ کی نذر مانتا ہوں ، توبیم کروہ ہے۔ (ے)

حنابلہ کے زویک نذرمتی نہیں، بلکہ کروہ تنزیبی ہے، (۸)
کیونکہ آپ ﷺ نے نذر کو پسند نہیں فر مایا اورار شاد فر مایا کہ نذر سے
نقتر پنہیں بدلتی بلکہ یہ بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے، (۹) شوافع
کا عام قول بھی کراہیت ہی کا ہے، البتہ امام نووی اورامام غزالی اور
بعض مشاک شافعیہ استجباب کے قائل ہیں۔ (۱۰)
نذر کا اثر

نذر پرکیاا شرمت ہوگا؟ اس سلسلہ میں حفیہ کے یہاں یہ تفصیل ہے کہ اگر کسی متعین بات کی نذر مانی گئی ہوتو چاہے نذر مطلق ہو، جیسے کہا جائے کہ'' میں اللہ کے لئے جج کی نذر ما نتا ہوں''
یا نذر مشر وط ہو جیسے : یوں کے کہا گر میں بیاری سے شفایا ہو گیا تو میں ایک ہزار رو پے صدقہ کرونگا، ہر دوصورت میں جس چیز کی نذر مانی ہے، اس کو پورا کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی نے نذر کو پورا کرنے کا حکم فر مایا ہے : و لیو فوا ندور ھم ، (ان ایم اور آپ پورا کرنے کا حکم فر مایا ہے : و لیو فوا ندور ھم ، (ان ایم اور آپ پوری کرنی چاہئے ، میں ندر ان یطیع اللہ فلیطعه . (۱۱) نیز اس پر پوری کرنی چاہئے ، میں ندر ان یطیع اللہ فلیطعه . (۱۱) نیز اس پر امت کا اجماع واتفاق ہے۔

⁽۲) المغنى ۱۰/۱۰

⁽٣) و كمين نصب الرابه ٢٠٥/٣

⁽۱) بخاری، صدیث نمبر ۲۱۹۲

⁽٨) الفقه الإسلامي وأدلته ٢٢/٢٠

⁽١٠) المغنى ١٠/٢٢

⁽١) المهذب ١٨٦٢٨ الشرح الصغير ١٥٨٠٢

⁽٢) صحيح بن خزيمه ٢٥٤/٢

⁽٥) بدائع الصنائع ٥٠/٥

⁽⁴⁾ بدائع الصنائع ٩٠-٩٢

⁽٩) ويحي الشرح الصغير ، اوراس يزحاشيه صاوى ٢٥٢/٢

⁽۱۱) بخاري، مديث نمبر ٢٦٩٣، باب الوفاء والنذور

البت اگر کی خص نے نذر کوالی بات کے ساتھ مشر وط کیا کہ وہ اس کے وقوع کونہیں چاہتا ہو، مثلاً کسی نے غصہ میں کہد یا کہ اس کے وقوع کونہیں چاہتا ہو، مثلاً کسی نے غصہ میں کہد یا کہ اگر فلال سے بات کروں تو مجھ پردس ہزاررو پییصدقہ ' حالا نکہ وہ چاہتا ہے کہ اس سے بات کرے — اس صورت کو فقہاء شوافع '' یمین غضب' کہتے ہیں اور شوافع کے نزدیک اس صورت میں اس کوا فتیار ہے کہ یا تو جس چیز کی نذر مانی ہے اسے پورا کرے یا قتم کا کفارہ ادا کر لے، امام ابو صفیفہ آئے قول مشہور کے مطابق نذر کو پورا کرنا ضروری ہے ، لیکن عبداللہ ابن مبارک آ اور عبدالعزیز بن فالد آنے امام ابوضیفہ آسے اور علی بن معبد آنے امام محمد آسے نقل کیا جا کہ ان حضرات نے اپنی رائے سے رجوع کرلیا تھا ، اور اس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ کفارہ قتم کا اداکر وینا کا فی ہے۔

اگرنذر مانی اور متعین نہیں کیا کہ کس چیز کی نذر مان رہا ہے؟
مثلاً یوں کہا: '' مجھ پراللہ کے لئے نذر ہے'' تواگراس نے اپنے دل
میں کی خاص عمل جیسے نماز، روزہ، جج یا عمرہ کی نیت کی تھی تو نیت کے
مطابق نذرکو پورا کرنا واجب ہوگا، اورا گرکوئی نیت نہیں تھی تو کفارہ وسم اداکر یگا، ہردوصورت میں اگرنذر مطلق ہو قی الحال حانث ہو
جائے گا، اورا گرکی شرط ہے متعلق ہے تو شرط کے پوری ہونے کے
وقت نذرکوای تفصیل کے مطابق اداکر ناواجب ہوگا۔ (۱)

نذر پوری کرنی کب واجب ہے؟

نذرکو پورا کرنا کب واجب ہوگا؟ — اس سلسلہ میں مجموعی طور پر چارصور تیں ہیں :

 ا) نذر مطلق ہونہ کوئی شرط ہو، نہ کسی جگہ اور وقت کی قید ہو، اس صورت میں فورا ہی نذر کا وجود ہوجا تا ہے، اور وہ نذر ماننے والے کے ذمہ واجب ہوجاتی ہے۔

٢) نذركى شرط متعلق مو، جيس كهاجائ كه اگرفلال

غائب مخص آجائے تو میں دور کعت نماز ادا کرونگا توجب تک شرط نہ پائی جائے بالا تفاق نذر کا ایفاء داجب نہ ہوگا، یہاں تک کہ اگر شرط کے پائے جانے سے پہلے ہی وہ اس نیت سے دور کعت نماز ادا کرلے تواس کا کوئی اعتبار نہیں۔

۳) اگرنذرکوکی خاص جگہ ہے متعلق کیا تھا مثلاً مید کہ میں فلاں جگہ دور کعت نماز پڑھونگایا فلاں مقام کے فقراء پرصدقہ کرونگا، توامام ابو حنیفہ "کے نزدیک جگہ کی قید غیر معتبر ہے، کہیں بھی نماز پڑھ کے اور صدقہ کردے کافی ہے، البتہ امام زفر سے نزدیک ای جگہ نذر کو پورا کرناوا جب ہے۔

۳) اگرنذرکووفت ہے متعلق کیا تھا مثلاً یوں کہا کہ '' میں رجب کا روزہ رکھونگا ، یا فلال دن صدقہ کروں گا ، تو اس صورت میں بھی وقت کی قید غیر معتبر ہے ، اگر بدنی عبادات جیسے نماز وروزہ کی نذر ہوتو وقت ہے پہلے اس کی ادائیگی کافی نہیں ہوگی ۔ (۲)

ادائيگى فورا واجب بى يابة تاخير؟

نذر کے واجب ہونے کے بعد پھر پیمسکلہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس کوادا کرنا فوراً واجب ہوگا یا بتا خیر بھی ادا کرسکتا ہے؟ فقہاء کی اصطلاح میں اس کا وجوب علی الفور ہوگا یا علی التراخی؟ — تو اگر نذر کی وقت متعین ہے متعلق ہو مثلاً کوئی شخص کے: میں کل کے روزہ کی نذر ما نتا ہوں اور جب کے روزہ کی نذر ما نتا ہوں اور جب سے پہلے روزہ نہیں رکھ پایا ، تو ایسی صورت میں وقت مقررہ ہی پرروزہ رکھنا ضروری ہوگا۔

اورا گرغیر متعین وقت کی طرف نذر کی نسبت کی ، جیسے: نذر مانی کہ میں ایک ماہ کا روز ہ رکھوں گالیکن مہینہ متعین نہیں کیا تو کرخی گا خیال ہے کہ نذر کوفور آپورا کرنا واجب ہے اور ابن شجاع بلخی نے نقل کیا ہے کہ فوری طور پرنذر کا پورا کرنا واجب نہیں ، زندگی میں نقل کیا ہے کہ فوری طور پرنذر کا پورا کرنا واجب نہیں ، زندگی میں

⁽۱) بدائع الصنائع ۹۳-۹۳۵

مجھی بھی اس کوادا کردے کافی ہے۔(۱)

تھم کے اعتبار سے نذر کی جارصور تیں

اُصولی طور پرنذرکو پورا کرنا واجب ہوتا ہے، کین اس کا تعلق اس بات ہے بھی ہے کہ جس فعل کی نذر مانی گئی ہے وہ فعل شریعت میں مطلوب ہے یا ندموم ؟ — اس اعتبار سے اہل علم نے نذر کی چارصور تیں کی ہیں

ا) ایسی چیز کی نذر مانی گئی ہوجواللہ تعالیٰ کی اطاعت کی قبیل سے ہوجیسے: نماز، روزہ وغیرہ توالی نذرکو پورا کرنا بالا تفاق واجب ہے۔

4) جس چیزی نذر مانی گئی ہودہ معصیت ہو، جیسے شراب پینے کی نذر، ایسی نذر کو پورا کرنا حرام اور ترک کرنا واجب ہاور اس پرامت کا اجماع ہے، البتہ جیسا کہ اس سے پہلے فذکور ہوا، اس صورت میں کفارہ فتم ادا کرنا واجب ہوتا ہے ۔ آج کل میلا د منعقد کرنے کی نذر مانتے ہیں بیسب ای حکم میں ہاوراس کو پورا کرنا جا ترنہیں، بلکہ کفارہ فتم ادا کردینا چاہئے اور آئندہ ایسی نذر سے تو بہ کرنا جا سے تے۔

۳) ایسی چیز کی نذر مانی گئی ہو جو مکروہ ہوتو اس کو پورا کرنا بھی مکروہ ہے۔

۳) ایی چیز کی نذر مانی گئی ہو جو محض مباح ہے جیسے: کھانا پینا ، تو اس سے نذر منعقد نہیں ہوتی ، چاہے تو اسے کرے یا چھوڑ دے۔(۲)

(نذر سے متعلق بیا صولی اور ضروری احکام ہیں، جزوی تفصیلات کے لئے ہند بید اردا-۲۰۸ ، البحر الرئق ۹۸٫۲ -۹۸٫۲ اور دوسری کتب فقدد یکھی جاسکتی ہیں)۔

نساء (عورتیں)

"نباء "امرأة كى جمع بيناء انسوان (ن كے زير كے ساتھ) ایک ہی معنی میں ہے، ای معنی میں نسوۃ کا لفظ بھی ہے جو''ن' پر پیش اور زیر دونوں طرح آیا ہے، (۲) — اسلام یوں تو ہر طقہ كے لئے رحمت بن كرآيا اور جرايك كواس كى باران رحمت نے سراب کیا ہے، لیکن دوطبقات ہیں جو پیغیمراسلام عظمی کی ولادت باسعادت کے وقت سب سے زیادہ مظلوم اورستم رسیدہ تھ، خواتین اورغلام، اس لئے ان دونوں کے حالات کوسنوار نے اور اج کے ظلم وستم سے نجات ولانے کی آپ ﷺ نے خصوصی جدو جبدفر مائی ، جة الوداع كے موقع عام ملمانوں ت سي نے آخری خطاب فر مایا ،اوراس وقت بھی ان کے حقوق کا بلکہ اخیر وقت تک آپ الله اس سلمله مین فکر مندر ب،اس کے بدایک حقیقت ہے کہ اسلام نے ساج میں عورت کوعزت واحر ام کامقام ديا،اس كوخاندان كى ملكه بنايا،اس كى مستقل شخصيت كوتسليم كيا، نكاح میں مرد کی طرح عورت کو برابر کا درجہ دیا ،اے اینے نفس اور مال و جائداد کے بارے میں خود مختار بنایا، اسے متر و کہ کاحق وار قرار دیا، علوم وفنون کی مخصیل اور ترقی کے مواقع عطاء کے اور جن کوساج میں منحوس ، مرد کی ملکیت ، گناہ کا دروازہ اور مرد کے لئے ایک تھلونا تصور کیا جاتا تھا اور بڑے بڑے فلامفہ روزگار، جن کے بارے میں خیال کرتے تھے کہ ان میں انسانی روح کے بجائے انسان سے كمترورجدكي روح يائي جاتى ب،اس مظلوم طبقه كوبيه مقام دياكه يغبر اسلام على فرمايا: مال ك قدمول ك فيح جنت ب، يوى کے بارے میں فرمایا: کہ بہتر مخص وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہواور بٹی کے بارے میں فرمایا: کہ جو تحض محبت کے

 ⁽۲) الفقه الإسلامي وأدلته ۳۲۹/۳

⁽۱) ملخص از: بدائع الصنائع ٩٣٥-٩٣

^{- (}٣) القاموس المحيط ١٢٥٥

ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے گا، وہ جنت میں مجھ سے اتنا قریب ہوگا جیسے میری دوانگلیاں۔

تاہم اس وقت اس موضوع پر گفتگومقصود نہیں بلکہ خواتین کے متعلق فقہی احکام کا ذکر پیش نظر ہے، اکثر مسائل واحکام وہ ہیں کہ جن میں شریعت نے مردوں اور خورتوں میں کوئی فرق نہیں رکھا ہے، جن احکام میں مردوں اور خواتین میں فرق رکھا گیا ہے ان کا ذکر بھی اپنی اپنی جگہ وضاحت کے ساتھ آچکا ہے، اس وقت ان احکام کی طرف محض اشارہ مقصود ہے، علامہ ابن نجیم مصریؒ نے ان احکام کی طرف محض اشارہ مقصود ہے، علامہ ابن نجیم مصریؒ نے ان احکام کونہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ اپنی کتاب 'الاشب او والنظائو ''کے فن ثالث 'المجمع و الفوق ''کے تحت' احکام الانشے '' کے عنوان سے جمع کردیا ہے، یہاں ای کا خلاصہ درج کرنے پراکتفا کیا جاتا ہے:

مردوں کے حق میں زیر ناف بال کامونڈ نامسنون ہے اورعورتوں کے حق میں اکھیٹرنا۔

ن عورتوں کے لئے ختنہ مسنون نہیں بلکہ " مکروہ" کے درجہ میں ہے۔

اگر عورتوں کو داڑھی کے بال اُگ آ کیں تو اس کومونڈ دینامسنون ہے۔

عورتوں کوسر کے بال مونڈ نا جائز نہیں۔

ک ایک قول کے مطابق کھر چنے کی وجہ سے عور توں کی منی سے یا کی حاصل نہیں کی جاسکتی۔

علاوہ انزال کے ، حیض کا آنا اور حاملہ ہونا بھی عورت کے حق میں بالغ ہونے کی علامت ہے۔

عورت کا اذان وا قامت کہنا مگروہ ہے۔

صفیہ کے یہاں سیح ترقول کے مطابق چرہ ، تھلی اور یا وک کو چھوڑ کر پورا بدن حصہ ستر میں داخل ہے اور مرجوح قول

کے مطابق اس کے بازوبھی احکام ستر سے مشتیٰ ہیں ،اورایک قول کے مطابق عورت کی آ واز بھی قابل ستر ہے۔

نماز کی حالت میں خواتین اپنے ہاتھوں کو کانوں تک نہیں اٹھا کیں گی، نہ زور ہے قر اُت کریں گی، رکوع اور تجدہ میں بدن کو سمیٹ کر رکھیں گی، رکوع میں اپنی انگلیوں کو کھول کر نہیں رکھیں گی،سینہ پر ہاتھ باندھیں گی،قعدہ میں گھٹوں پر ہاتھ رکھیں گی اور'' تورک'' کریں گی۔

نماز میں کوئی بات پیش آجائے توتصفیق کریں گی یعنی ایک ہاتھ کی پشت پر دوسراہاتھ ماریں گی ،مردوں کی طرح تشہیے نہیں پڑھیں گی۔

 خواتین کی جماعت مکروہ ہے، لیکن جماعت کربی لیس توامام وسط میں کھڑی ہوگی۔

ن خواتین مردول کی امام نہیں بن سکتیں۔

 خواتین کا جماعت میں شریک ہونا مکروہ ہے اور گھر میں نمازیر هناافضل ہے۔

خواتین پر جمعه نبیس، لیکن اس کی شرکت ہے بھی جمعہ
 منعقد ہوجا تا ہے۔

🔾 خواتین پرنمازعیداورتکبیرتشریق نهبیں۔

شوہریامحرم کے بغیرسفرنہیں کریں گی۔

سفر میں شوہر یا محرم کی رفاقت میسر نہ ہوتو ان پر ج فرض نہیں۔

تلبیہ آہتہ پڑھیں گی نہ کہ زور ہے ، سلا ہوا کپڑا احرام میں بھی پہنیں گی سرکھلا ہوانہیں رکھیں گی ، نہ صفااور مروہ کے درمیان سعی میں میلین اخضرین کے درمیان دوڑیں گی ، نہ طواف میں بھی ان کے لئے بیت اللہ سے دور دور چلنا افضل ہے۔

احرام سے حلال ہونے کے لئے بال ترشوائیں گی،
 مونڈ ائیں گینیں۔

وقوف عرفہ میں کنارے وقوف کریں گی اور بیٹھ کر،
 خطبہ نہیں دیں گی۔

🔾 حالت احرام میں موزے بھی پہن سکتی ہیں۔

اگرچف آجائے تو طواف زیارت کومؤ خرکر علی ہیں۔

ن حیض کی وجہ عطواف وداع معاف ہوجا تا ہے۔

ن بہتر ہے کہان کو پانچ کیڑوں میں کفن دیا جائے۔

عورتوں کو نماز جنازہ کی امامت نہیں کرنی چاہئے ، تاہم کرلیس تو فریضدادا ہوجائے گا۔

عورت کا جنازہ جس تابوت میں لے جایا جائے ،
 مناسب ہے کہ وہ او پر سے گنبدنما ہوتا کہ جسم کی ساخت نظر ندآئے۔

مال ننیمت میں خواتین کا حصہ نہیں ہوگا، کیونکہ ان پر جہاد میں شریک ہوہی جا کیں تو ان کوبطور جہاد فرض نہیں ،البتہ اگروہ جہاد میں شریک ہوہی جا کیں تو ان کوبطور انعام کچھ دیا جاسکتا ہے۔

ن مشرك خوا تين كوبھى جہاد ميں قبل نہيں كيا جائے گا۔

ن اگر مردمر قد ہوجائے تواس کی سز آفل ہے، لیکن عورت مرقد ہوتو قتل نہیں کی جائے گی بلکہ اسے سزائے قید دی جائے گی۔

نہیں کی جائے گی۔ نہیں کی جائے گی۔

ن عورت اپنے گھر ہی میں اعتکاف کریگی ، نہ کہ مجد میں۔

عورت اچ ہاتھ اور پاؤں میں ازراہ آرائش مہندی
 اگا کتی ہے، مرذبیس لگا سکتا۔

میراث میں عام طور پر عورت کا حصداس کے ہم درجہ مردرشتہ دار کے مقابلہ نصف ہوتا ہے۔

🔾 جان یا جزوی جسمانی نقصان کی دیت عورت کی

بمقابله مرد کے نصف ہے، کیونکہ عورتوں سے معاثی کفالت متعلق نہیں۔

ایخ قرابت داروں کے نفقہ میں بھی عورت کی ذمہ
 داری بمقابلہ مرد کے آدھی ہوگی۔

گوائی میں دوغورتیں ایک مرد کے برابر بھی جائیں گ۔

و عورتوں کو منصب قضاء پر فائز کرنا مناسب نہیں تاہم

اگران کو قاضی بناہی دیا جائے تو حدود وقصاص کو چھوڑ کر دوسرے مقد مات میں خاتون قاضی کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

وت کورت کی عصمت کے مقابلہ مرد پر مہر کی و مدداری ہوگی مرد کی نبیت سے عورت پر بیذ مدداری نہیں ہوگی۔

ورت کے دودھ سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی، مردکو بالفرض اگر دودھ آ بھی جائے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔

ہ چھوٹے بچے کے حق پر ورش میں خواتین کومردوں پر ترجیح حاصل ہے۔

 ج میں عورتیں بھی جماعت میں شریک ہوں تو نمازختم ہونے کے بعدوہ پہلے واپس ہوں گی۔

نماز کی جماعت میں خواتین کی صف مردوں کے پیچھے
 ہوگی۔

عرفات اور مزدلفه میں بھی وقوف میں خواتین چیچے
 رہیں گی۔

اگر مردوں اور عورتوں کے جناز ہے جمع ہو جائیں تو
 مرد کا جنازہ امام ہے قریب ہوگا اور عورت کا نسبتاً دور ، قبلہ کی سمت میں۔

اگرایک قبر میں مرد وعورت کو وفن کرنا پڑے تب بھی '
 ایسائی حکم ہے۔

اگر عورت کے پیتان یا پیتان کی گھنڈی کاٹ دی جائے تو پوری دیت واجب ہوگی بخلاف مرد کے، کہمردوں کے حق میں '' حکومت عدل'' واجب ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھے: حکومت)

عورتوں کاعضو کاٹ دیا جائے تو دیت واجب ہوگی نہ
 کہ قصاص ۔

اگر عورت بلا قصد خطاء کی کوفل کرد ہے تو اس کے عاقل پردیت واجب ہوگی، خودعورت دیت کی ادائیگی میں شریک نہیں رہے گی ، اگر مرد قاتل ہوتو خودوہ بھی دیت کی ادائیگی میں شریک ہوگا۔

○ اگر عورت کازنا کرنا ثابت ہوجائے اور شادی شدہ ہو تواس کے لئے گڑھا کھودا جائے گا اور اس میں بٹھا کررجم کیا جائے گا ، اور غیر شادی شدہ ہوتو بٹھا کر کوڑے لگائے جائیں گے بخلاف مرد کے ۔ ای طرح اگر مرد نے زنا کیا ہوتو ازراہ مسلحت اس کو ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جا سکتا ہے ، عورت شہر بدر نہیں کی جائے گی۔

رفع الزام کا مکلف نہیں کو اتین کو عدالت میں حاضر ہوکر دعویٰ اور رفع الزام کا مکلف نہیں کیا جائے گا بلکہ خود قاضی یا اس کا نائب جائے گا ،اور گواہوں کی موجود گی میں اس کی طرف سے وکالت کو قبول کیا جائے گا۔

نوجوان لؤ کیوں کے لئے نہ سلام اور تعزیت میں پہل کرنا درست ہے اور نہ اس کا جواب دینا، بلکہ چھینک کا جواب بھی اے نہ دینا چاہئے۔

اجنبی خواتین کے ساتھ تنہائی حرام اور (بلاضرورت

شدیدہ)اس کے ساتھ گفتگو مکروہ ہے۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا عورتیں نی ہوسکتی ہیں؟ '' مسامرہ'' میں جس بات کو ترجے دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عورت نی تو ہوسکتی ، کیونکہ رسالت میں تبلیغ و تشہیر مطلوب ہے، اور عورتوں کیلئے ستر ضروری ہے۔(۱)

(خواتین سے متعلق احکام کے لئے حیض ، نفاس ، استحاضہ ، حمل ، حجاب ، جلباب ، حضانت ، رضاعت ، نفقہ ، نکاح ، طلاق ، ولایت ، تفریق ، عدت ، نماز کی بحث میں مردوعورت کی نماز کا فرق ، اور حج کی بحث میں خواتین کے خصوصی احکام ، وغیر وعناوین کود کھنا مناسب ہوگا)۔

Ë

عام طور پر ' ننخ '' تبدیل کرنے ، کسی چیز کواٹھا دینے (رفع)
اور ہٹا دینے (ازالہ) کے لئے بولا جاتا ہے ' دھوپ نے سایہ کوختم
کردیا' اس کے لئے نسخت الشمس الطل کی تجیر عربوں
کے یہاں عام ہے ، (۲) علامہ آلوگ کی یہ بات بھی قابل ذکر ہے
کہ ننخ میں ازالہ کے معنی پائے جاتے ہیں ،خواہ یہازالہ محسوس اشیاء
میں ہویا معنوی طور پر سواء کان فی الاعراض اوفی
میں ہویا معنوی طور پر سواء کان فی الاعراض اوفی

سنخ کی اصطلاحی تعریف کے سلسلہ میں گواہل علم اوراصحاب فن کی تعبیرات مختلف ہیں ،لیکن ان کا حاصل یہی ہے کہ" سنخ شریعت کے ایسے احکام کا نام ہے جس کا مقصد شارع کی جانب سے آنے والے پہلے حکم کوختم کرنا ہو، اور یہ پہلے ہے متصل نہ ہو بلکہ ایک وقتی فاصلہ کے ساتھ ہو'۔

⁽١) الأشباه والنظائر لإبن نجيم ٢٥-٣٢٣

⁽r) كتاب التعريفات للجرجاني ٢٠٠٩ : يز و يحصّ السان العرب ١١٠٣ ، تاج العروس ٢٨٢/٢

⁽۲) روح المعاني ١١٥٣

فخر الدین رازی ، علامہ سرحی ، ابن حاجب مالی ، ابوبکر باقل نی ، المام غزائی ، آمری اور متعدد اہل علم نے الفاظ کے کسی قدر فرق کے ساتھ اسی طرح لئے کی تعریف کی ہے۔ (۱) سے حکم شرعی عام ہے، قرآن ہویا حدیث ، اور حدیث قولی ہویا حدیث نعلی ، اس تعریف ہے ہے ، قرآن و مدیث کی نص ، می ہو علی ہے ، اجماع یا قیاس نمائے ہو سکتا ہے، اور منسوخ ، دوسر ہے مکم کا پہلے حکم سے کسی قدر مؤخر ہونا بھی لئے کے ضروری ہے ، کیونکہ اگر دوسرا حکم پہلے حکم سے متصل ہو تو دوسر ہے مکم کی حیثیت استثناء اور قید کی ہوگی نہ کہ نے کی۔

كياتخصيص اور قيد بھي لنخ ہے؟

یہاں اس بات کی بھی وضاحت مناسب ہوگی کہ بعض اہل علم خصوصیت سے متقد مین کے نزدیک ننخ کے مفہوم میں بہت وسعت ہے، ان حضرات کے نزدیک سی حکم کی جگہ ممل طور پر دوسرا حکم دیا جانا ہی ننخ نہیں ہے، بلکہ عام کی تخصیص اور کسی مطلق کو مقید کرنا بھی ''ننخ ''ہی کہلا تا ہے، علامہ شاطبی کا بیان ہے :

فقد يطلقون على تقييد المطلق نسخا وعلى تخصيص العموم بدليل متصل او منفصل نسخا وعلى بيان المبهم و المجمل نسخا ، كما يطلقون على رفع الحكم الشرعى بدليل شرعى متاخر نسخا . (۲)

یہ حفزات مطلق کے مقید کرنے ، عام کے دلیل متصل یا غیر متصل کی بناء پر خاص کرنے اور مبہم اور مجمل کی وضاحت کرنے کو بھی کشخ کہتے ہیں ،

جیسا کہ بعد میں آنے والی دلیل شرعی کی بناء پر پہلے سے موجود حکم شرعی کے ختم کرنے کو ننخ کہتے ہیں۔۔

تشخ اورتخصيص ميں فرق

گونخ اور تخصیص دونوں کا مقصد افراد پرتھم کے اطلاق کو روک دینا ہے، لیکن بعض وجوہ سے ان دونوں میں فرق پایاجا تا ہے، شخصیص کا تعلق بعض افراد ہے ہوتا ہے، اور ننخ کا بعض زمانہ ہے، یعنی ننخ کے ذر لیدا یک تھم کی مدت بیان کی جاتی ہے، (۳) تخصیص عقل اور قیاس کے ذر لید بھی ہوتی ہے لیکن ننخ میں عقل وقیاس کا کوئی دخل نہیں، ننخ قرآن یا حدیث کی نص، بی ہو بھی ہوتی ہے، (۳) شخصیص ہمیشہ علت پر بھی ہوتی ہے، چنا نچہ اگر وہی علت کی اور فرد میں پائی جائے تو وہ بھی تخصیص کے دائرہ میں آ جائے گا، اسی لئے خاص پر دوسر ہے کو قیاس کیا جاسکتا ہے، جبکہ ننخ کی علت سے ماص پر دوسر ہوتی ہے، اس لئے ایک تھم منسوح پر قیاس کر کے کی اور تھم کومنسوخ قرار نہیں دیا جاسکتا، وإن دلیل الخصوص یقبل اور تھیل و دلیل النسخ لایقبله ۔ (۵)

ملحدين كاشبه

لنخ کے مسئلہ پر ہمیشہ ملحدین کی طرف سے اعتراض ہوتا رہا ہے کہ ننخ اللہ تعالیٰ کے علم کو ناقص قرار دینا ہے؛ کیونکہ ننخ کا مطلب سیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ جس تھم کو اپنے بندوں کے لئے لائق اور مناسب جانا وہ بندوں کے لئے ناموزوں اور نامناسب ثابت ہوا، چنا نچہ خدا اس بات پر مجبور ہوا کہ پہلے تھم کے بجائے وسراتھم دے، ظاہر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے علم کا نقص ظاہر ہوتا

المحصول في علم أصول الفقه ٣٨٢/٣ ، كشف الأسرار للبخاري ٢٩٩/٣

⁽٣) أصول الفقه للزحيلي ٩٣٢/٢

 ⁽۲) الموافقات للشاطبي ۳/۳۷
 (۳) كشف الأسرار ۳/۲۷۳

⁽۵) حوالة سابق

ب،اوراس كيليم وخبيراور حكيم مونے يرحرف آتا ہے۔ لیکن اگرغور کی نظرے دیکھا جائے تو پیچش ایک مغالطہ ہے، شخ انسان کے علم کے اعتبار ہے تھم میں تبدیلی ہے،اللہ تعالیٰ کے علم كاعتبار كوئى تبديلى نبين، بلكه الله كمنصوبه كے مطابق يہلے بی ہے جس تھم کے لئے جومدت مقررتھی ، یدای کابیان واظہار ہے، ای لئے بعض علاء اصول نے لئے کی تعریف ہی اس طرح کی ہے کہ وه حكم شرعى كى انتهاء مدت كوبيان كرنے كانام ب،هوبيان انتهاء المحكم الشوعي . (١) جيايك داناطبيب مريض كوبيك وقت مخلف مراهل میں آنے والی دواؤں ہے آگاہ نبیں کرتا، بلکہ ایک نسخہ لکھتا ہے، پھر چند دنون کے بعداس کی جگہ دوسری دواتجویز کرتا ہے، مریض پہ خیال کرسکتا ہے کہ بیدووا میں تبدیلی ہے، کیکن در حقیقت بیہ کوئی تبدیلی نہیں ہے،معالج پہلے سے جانتا ہے کہ ایک ہفتہ کے بعد اس کے لئے بیدوائی ناموزوں ہوجائیں گی ،اوراس کے لئے دوسری دوائیس تجویز کی جائیں گی ،قریب قریب یہی حال احکام خداوندی میں نیخ کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا تقاضہ یہی تھا کہ انساني تهذيب وتدن جول جول ياييّه كمال كو مبنيجاورارتقاء كي منزلين طے رے ای کے مطابق اس کے لئے زندگی کے احکام تجویز کئے عالمي اور جيے به بات عقل وحكمت كے خلاف ہے كه يا في سال کے بچہ کوائی وقت بالغ ہونے اور نکاح کرنے کے بعد کے مسائل ۔ سے روشناس کیا جائے ای طرح سے بات بھی حکمت کے خلاف تھی کہ انسان کوابتداء کائنات ہے آخرتک مرحلہ وارآنے والے احکام ہے آگاہ کردیا جائے ،اس لئے حقیقت سے کہ لنے علم رہانی اور حکمت الٰہی کے نقص کونبیں بلکہ کمال کو ظاہر کرتا ہے، (۲) البتہ پغیبرا سلام

خاتم النبين على اس عبد مين مبعوث فرمائے گئے جب انسانی تہذیب اینے ارتقاء کے مراحل طے کر چکی تھی اور وہ بچین سے كهولت تك بينج جكي تحى ،اس لئے آپ على كا كى بوكى شريعت کے بعد تشخ کی نہ ضرورت یا تی رہی اور نہ گنجائش۔

لشخ كاثبوت

قرآن وحدیث میں تنخ کے جائز ہونے پر اُمت کا اجماع و اتفاق ہے، (۲) البتة معتزله میں ابومسلم اصفہانی ننخ کے قائل نہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں گئنے کئے یائے جانے پر اتنی دلیلیں اورنظیریں موجود ہیں کدان کے باجود ننخ کا انکار مبریم روز کے انکارے کمنہیں،قرآن مجید نے تو صراحنا نشخ کا ذکر کیا ہے، ارشاوے:

> مانئسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها أو مثلها . (البقرة ١٠١١)

جب ہم سی آیت کومنسوخ کرتے میں یاا ہے بھلا دیتے ہیں تواس ہے بہتریاای کے مثل جھیج دیتے

واذا بدلنا آية مكان آية والله اعلم بماينزل قالوا انما انت مفتر . (الله الما جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلتے ہن اوراللہ خوب جانتے ہیں جوناز ل فر ماتے ہیں، تووہ کہتے ہیں کہتم تو گھڑ کر لےآئے ہو۔

نیز حضرت عبد الله این عمر فظیه سے مروی ہے کہ میری حدیثوں میں سے ایک دوسر کے ومنسوح کرسکتی ہے إن أحسادیشي ينسخ بعضها بعضا ، (~)اس كعلاوه اورجى متعددا يات

⁽١) كشف الأسرار للبخاري ٣٠٠/٣ نيز و كيئ أصول سرحسي ١٩٣٠ الإبهاج ٢٩٢٠

⁽r) ال مديد من أصول السرخسي ١٨٢٥ اورفواتخ الرحموت ٥٥/٢ من يشم شا مُقلول كن ب

⁽٣) كتاب الإعتبار للحازمي ٢٢ (٣) أصول السرخسي ٥٣/٢

آ ٹارعلامہ حازیؒ نے اس سلسلہ میں نقل کئے ہیں۔(۱) ننخ جاننے کے ذرائع

یہ بات ظاہر ہے کہ دومتعارض احکام میں تاریخی اعتبار ہے جو پہلے ہووہ منسوخ ، اور جو بعد میں ہووہ ناسخ ہوگا ، لیکن قرآن کی تمام آیات اور آپ کھی کی تمام احادیث میں تاریخ اور زمانہ کی تعین ، اور تقدیم و تا خیر کی تحدید ممکن نہیں ، اسی لئے کسی تھم کا منسوخ ہونا بعض اوقات شارع کی صراحت ہے معلوم ہوتا ہے ، بعض اوقات تاریخی شواہر ہے اور بعض وفعہ اس کا فیصلہ قرائن سے کیا جا تا ہے۔ اس کی لیس منظر میں اہل علم نے یہ بحث اٹھائی ہے کہ لئے کو جانے اور ناسخ ومنسوخ کو متعین کرنے کے ذرائع کیا ہیں؟ اہل علم جانے اور ناسخ ومنسوخ کو متعین کرنے کے ذرائع کیا ہیں؟ اہل علم جانے اس سلسلہ میں درج ذیل نکات ذکر کئے ہیں :

ا) شارع کی جانب ہے الی صراحت منقول ہو جو کی عم کے منسوح ہونے کو بتاتی ہو جیسے آپ ﷺ کا ارشاد:

کنت نھیتکم عن زیارہ القبور فزوروھا . (۲) میں نے قبر کی زیارت سے منع کیا تھا ، اب زیارت کر سکتے ہو۔

۲) صحابی نے کی تھم کے منسوخ ہونے کی صراحت کی ہو جیسے ، حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نے ہمیں جنازہ گزرتے وفت کھڑے ہونے کا تھم دیا تھا پھراس کے بعد آپ ﷺ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا تھم فرمایا۔ (۳)

۳) دو متعارض احکام میں صحابی کے بیان سے تاریخ معلوم ہوجائے کہ کون ساحکم پہلے کا ہاورکون بعد کا؟ جیسے حضرت الی بن کعب ﷺ سے مروی ہے کہ اگر صحبت میں انزال نہ ہوتو اس

صورت میں آپ ﷺ نے عنسل کو ضروری قرار نہیں دیا، بلکہ وضواور مقام مخصوص کے دھولینے کو کافی قرار دیا لیکن حضرت عا کشہ ہے مروی ہے کہ فتح مکہ سے پہلے آپ ﷺ کا پیمل تھا، فتح مکہ کے بعد ایی صورت میں آپ ﷺ مسل فر مایا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی اس کا حکم فر ماتے تھے۔

م) کی تھم کے دوسری نص سے منسوخ ہونے پراُمت کا اجماع وا تفاق ہوجائے ، جیسے قرآن میں اولا دوغیرہ کے لئے وصیت کا ذکر ہے جس کے مقابلہ میں وہ حدیث ہے جس میں آپ لیگھ نے ارشاوفر مایا کہ وارث کے لئے وصیت معتزمیں ، لاو صیة لوارث۔(۴)

علامہ حازیؓ نے ننٹے کے جانبے کے بنیادی وجوہ یہی چار کھے ہیں۔(۵)

بعض امور کے بارے بیں اہل علم کے درمیان اختلاف رائے یہ پایا جا تا ہے کہ بیٹ کی دلیل ہے یا نہیں ؟ — من جملہ ان کے یہ ہے کہ صحابی کمی نص کو منسوخ قرار دے اور دومرے کو نائخ ، شوافع کے نزدیک بید دلیل شخ نہیں ، علامہ آمدیؒ نے اس نقط نظر کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ شوافع کے نزدیک بید دلیل شخ نہیں ، کیوں کہ صحابی کی بیر دائے بینی براجتہاد بھی ہوسکتی ہے ، (۲) حنفیہ کے نزدیک بیٹ کے لئے کافی دلیل ہے ، اس لئے کہ تمام صحابہ عادل اور معتبر ہیں اور بظاہر سے بات مستجد معلوم ہوتی ہے کہ صحابی کی تحکم کے بارے میں حضور وی کے منسوخ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ۔ (۷) قیاس سے کسی تعظم شرعی کے منسوخ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ۔ (۷) قیاس سے کسی تعظم شرعی کے منسوخ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ۔ (۷) قیاس سے کسی تعظم شرعی کے منسوخ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ۔ (۷) کا کسی دوایت پہلے اسلام قبول کرنے والے راوی کی

⁽٢) مسلم، صيث تمر ٤٩٤٠ كتاب الجنائز

⁽٣) ابوداؤد ، صديث نمبر ٢٨٤٠

⁽٢) الإحكام في أصول الأحكام ١٩٤/٣

⁽١) ويكفئ : كتاب الإعتبار للحازمي ٢٢

⁽٣) حوالة سابق ، كتاب الإعتبار ١١٩

⁽۵) كتاب الإعتبار ك

⁽²⁾ ويحكن تيسير التحرير ٢٢٢/٣

ہےاور دوسری روایت ایسے راوی کی ہے جو بعد میں مسلمان ہوا، تو حنابلہ کے نزویک متاخر الاسلام راوی کی روایت بعد کی جھی جائے گی اوراگر دونوں کی روایت متعارض ہو،تو اس راوی کی روایت کو ترجیح ہوگی ، (۱) حنفیہ کے نز دیک متاخر الاسلام روای کی روایت کا ناسخ ہونا ضروری نہیں ، (۲) ایس مثالیں موجود ہیں کہ متأخر الاسلام راوی کی روایت منسوخ مانی گئی ہے اور متقدم الاسلام راوی کی روایت ناسخ ، جیسے آگ میں کی ہوئی چیزوں سے وضو واجب ہونے کی روایت حضرت ابو ہر مرہ کا کھیا ہے منقول ہے اور اس کے منسوخ ہونے برقریب قریب اتفاق ہے، حضرت سوید بن نعمان ﷺ کی روایت معلوم ہوتا ہے کہ اس سے وضوء واجب نہیں ، بیر پہلے اسلام لائے ہیں اوران کی اس روایت کوناسخ سمجھا گیا ہے۔

اس يرتمام فقبهاء كالقاق ہے كہ چونكه مصحف قرآني كي موجوده رتب زولی رتب نہیں ہے،اس کئے اس رتب کے لحاظ سے کسی حکم کا پہلے مذکور ہونا اورکسی حکم کا اس کے بعد مذکور ہونا پہلے حکم کے منسوخ ہونے کی دلیل نہیں۔(۳)

تشخ ہے متعلق شرائط

اہل علم نے ننخ کے لئے کچھ شرطیں متعین کی میں جو ننخ سے متعلق أصول وقواعد كااحاط كرتى بين، وه شرا لطريه بين:

منسوخ حکم شرعی ہو محض عقل پر بنی نہ ہو۔

۲) منسوخ الياحكم موجومشروع مونے اور نه مونے كا احمال رکھتا ہو، جس تھم کے بارے میں مشروع ہونا ہی متعین ہو جيسے ايمان باللہ تو اس ميں نشخ واقع نہيں ہوسكتا۔

(۱) و كي شرح مختصر الروضه لنجم الدين طوفي ٢٣٢-٢٣٢

٣) يې هى ضرورى بى كەمنسوخ فروى مسائل مىں سے ہو،

كيونكه عقا ئداوراً صول ميں نشخ نہيں ہوسكتا _

۴) ایما حکم منسوخ نہیں ہوسکتا جوابدی اور دوامی ہوخواہ خودنص ہی کی عبارت ہے اس حکم کا دوام اور ابدیت ظاہر ہویا اس لئے کہان احکام کواسی طرح چھوڑ کررسول اللہ ﷺ دنیا ہے تشریف لئے گئے ، کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعداب بیا حکام بھی محکم ہو گئے اوراب ان میں کننج کا احتمال نہیں رہا۔

۵) اگر کی حکم کے ساتھ اس کی مدت بھی بیان کردی گئ ہواوراس مدت کے گذر نے کے بعد دوسرا نیاتھم دیا جائے تو پہلنخ

٢) يه بھي ضروري ہے كه ناسخ منسوخ ہے مؤخر ہواور دونوں تھم کے ورود کے درمیان سی قدر فاصلہ ہو۔

٤) نامخ كوايخ ذريعة شوت كاعتبار مسوخ قوی یااس کے ہم درجہ ہونا ضروری ہے۔

 النخ كاتحقق اس وقت بوگاجب دونو ل احكام متعارض ہوں ،ان کا تقاضا ایک دوسرے سے مختلف ہواور ان کے درمیان تو فیق ممکن نه ہو۔

 منسوخ مكلّف علم بين آچكامو، خواه اس يرعمل كى نوبت آئی ہویانہ آئی ہو۔ (~)

جن نصوص میں نشخ کا حتمال نہیں

لنخ کی شرائط ہی کے ذیل میں اس أمركی وضاحت بھی مناسب ہوگی کہ وہ کون می نصوص ہیں جن میں تشخ کا احمال نہیں ، ماضی قریب کے علماء اُصول نے اس نکتہ کو بھی اینے اظہار خیال کا موضوع بنایا ہے -- أصولي طور يرتين قتم كي نصوص بين جن ميں

⁽۲) تسيرالتحرير ۲۲۲-۲۲۲

⁽٣) تفصیل کے لئے ملاحظہ و کشف الأسوار ٣٣٣٦ الإحكام للآمدي

⁽٣) الإحكام في أصول الأحكام ١٩٨/٣ ٣/١٧-١/٢ أصول الفقه لابي زهرة ١٤/١ حاشية الحسامي ١٨، أصول الفقه ١٢٦/٣ البحر المحيط ٩٨٣ ٤- ٤٨ فواتح الرحموت مع المستصفى الاسلامي للزحيلي ٥٨/٢-٩٥٥، اورعلم أصول الفقه للخلاف ٢٢٤

ننخ كاحمال نبيں۔(۱)

ا) وہ نصوص جواسای احکام کے درجہ میں ہیں، اشخاص و ادوار کے فرق کی وجہ سے ان میں تغیر نہیں ہوتا، جیسے ایمانیات، صدق وعدل اور امانت و دیانت کے احکام، شرک،خون ناحق، جھوٹ، دھوکہ دہی، والدین کی نافر مانی اورظلم وزیادتی کی ممانعت وغیرہ۔

۲) وہ نصوص جن کا تعلق ماضی یا مستقبل کی خبروں ہے
 ہے جیسے انبیاء اور ان کی قوموں کے نقص و واقعات ، فتن اور علامات قیامت کے بارے میں آپ کھی کے ارشادات۔

۳) وہ نصوص جن میں ابدیت اور بیشگی کی صراحت کے ساتھ کوئی تھم دیا گیا ہو، جیسے تہمت اندازوں کی سزامتعین کرتے ہوئے بیار شاد کہ بھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو: لاتہ قبلوا لھم شھادہ ابدا رانور: ۳)

ننخ کی جارصورتیں

سنخ اورمنسوخ کا تعلق قرآن سے ہے یا حدیث سے؟ اس اعتبار سے سنخ کی چارصورتیں ہیں: قرآن کا سنخ قرآن سے، حدیث کا سنخ حدیث سے، حدیث کا سنخ قرآن سے،قرآن کا سنخ حدیث سے،ان میں سے پہلی دوصورتوں پراتفاق ہے اور بعد کی دونوں صورتوں کی بابت اختلاف۔(۲)

قرآن سے قرآن کے نئے پر متعدد شواہد موجود ہیں ، عدت وفات کا ذکر او پر آ چکا ہے ، اس طرح آیت وصیت (القرق ۱۸) مفصل احکام میراث والی آیت (الناء ۱۷) سے منسوخ ہے ، ان کے علاوہ بھی ایسے متعدد احکام ہیں جن کامفسرین نے ذکر کیا ہے۔ حدیث کا نئے ، اس کی مثالیں تو بکثرت ہیں ، حدیث سے حدیث کا نئے ، اس کی مثالیں تو بکثرت ہیں ،

زیارت قبور کی ممانعت ، پھر اس کی اجازت ، ان برتنوں کے استعال کی ممانعت ، پھر اس بنائی جاتی تھی پھر اجازت ، کتے کو مارنے کا حکم پھر اس کی ممانعت ، بلا انزال جماع ہے خسل کا واجب نہ ہونا اور بعد میں اس کا واجب قرار دیا جانا وغیرہ —اس سلسلہ میں ابو بکر حازی کی '' محتساب الاعتبار فی الناسنے و النسوخ من الآثار'' ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

آیات سے احادیث کے منسوخ کئے جانے کی بابت اختلاف ہے، جمہور فقہاء، متکلمین اور محققین شوافع کے نزدیک قرآن سے حدیث کا ننخ جائز ہے، امام شافعیؓ کے دوقول ہیں لیکن ان کا قول مشہور جواز کا ہے، (۳) — جمہور کے نقط نظر کا قوی ہونا ظاہر ہے، اس لئے کہ آپ کھا کا ارشاد بھی بدرجہ وقی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: و ماینطق عن الھوی اِن ھو اِلا و حی یو حیٰ (الجم : ۵) اس لئے قرآن سے حدیث کا ننخ ایک علم الہی سے دوسر ہے مہم الہی کا نن ہے اور بظاہر اس میں کچھرج نہیں، رمضان دوسر ہے مہم الہی کا ننج ہوں ان میں بیری ہوی ہوگا، المبارک میں ابتداء رات میں بھی ہوی سے منفی تعلق کی ممانعت تھی، جس کا ذکر قرآن میں نہیں ، تو ظاہر ہے کہ وہ تھم حدیث ہی پرجنی ہوگا، اور قرآن سے اس کا ننخ عمل میں آیا۔ (البقرة : ۱۸۷)

احادیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء آپ ﷺ نے یوم عاشوراء کے روزہ کوفرض قرار دیا تھا پھر جب قرآن میں رمضان کے روزہ کا تھم نازل ہوا، (البقرۃ: ۱۸۵) تو یوم عاشوراء کے روزہ کا تھم منسوخ ہوگیا، بیت اللہ کوقبلہ قرار دے کر قبلہ اول کا تھم منسوخ ہوا یہ قبلہ اول حدیث ہی پرمنی تھا۔

احادیث کے ذریعہ آیاتِ قرآنی کے منسوخ ہونے کے بارے میں بھی اختلاف ہے، احناف، متکلمین، اکثر اُصولیین اور

⁽۱) و كيم علم اصول الفقه للخلاف ٢٢-٢٦ (٢) اصول السرخسي ١٤/٢

 ⁽٣) و كين تيسير التحرير ٣٠٢/٣ المحصول ٥٥٣/٢ فواتح الرحموت

محققین شوافع کنے کی اس صورت کو بھی جائز قرار دیے ہیں ، امام شافع کے نزد یک میصورت بھی درست نہیں ، (۱) — جمہور کا نقطۂ نظر میہ ہے کہ قرآن نے رسول اللہ کھی کا میہ منصب و مقام متعین کیا ہے کہ آپ کھی لوگوں کے لئے قرآن کا بیان وتوضح کرنے والے ہیں ۔ وانسز لنا المیک اللہ کو لتبین للناس مانزل المیہ ، (المحل ہیں ۔ وانسز کنا المیک اللہ کو لتبین للناس مانزل المیہ ، (المحل ہیں) اور کنے بھی دراصل بیان ہی کی ایک صورت ہے جس سے اس مرکی وضاحت ہوتی ہے کہ اس محم کی مدت اب ختم ہوچی ۔ (۲) مسئلہ ہے ، قرآن مجید نے وصیت کے حکم کو عام رکھا ہے جس میں مسئلہ ہے ، قرآن مجید نے وصیت کے حکم کو عام رکھا ہے جس میں وارث اور غیر وارث کا کوئی فرق نہیں ، (البقرة : ۱۸۰۰) صدیث میں فرمایا گیا کہ وارث کے لئے وصیت معتر نہیں ، (البقرة : ۱۸۰۰) صدیث میں فرمایا گیا کہ وارث کے لئے وصیت معتر نہیں ، لا وصیة لوادث ، (۳) اور مقدر اروصیت کی بھی تحدید کردی گئی کہ زیادہ سے زیادہ ایک تبائی کی وصیت کی جا سے تھی ہے ۔ (۲)

تلاوت وحكم كے اعتبار سے نشخ كى صورتيں

قرآن مجید میں الفاظ بھی مقصود ہیں ، اور معانی بھی ، اس لئے قرآن میں ننخ کا تعلق تلاوت ہے بھی ہوتا ہے ، اور احکام ہے بھی — اس لحاظ ہے اہل علم نے قرآن میں ننخ کی تین صور تیں کی ہیں ، تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوجا کیں ، تلاوت باقی ہو حکم منسوخ ہوجا کیں ، تلاوت باقی ہو حکم منسوخ ہوجا کیں ، تلاوت باقی ہو حکم منسوخ ہوتا اوت باقی رہے۔

ان میں سے پہلی صورت کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے: سنقر نک فلا تنسی الا ماشاء الله . (الاعلی: ٢) لیعنی ہم جو کھا آپ الله الله علی اس کے جے اللہ ہی بھلانا چاہے، چونکہ الی آیت من صوائے اس کے جے اللہ ہی بھلانا چاہے، چونکہ الی آیت من

جانب الله پیغیبر کے قلب و ذہن ہے محو کردی جاتی ہیں، اس کے قرآن میں اس کی کوئی مثال ملنی ممکن نہیں، البتہ علاء أصول نے اس کی مثال میں تو رات ، انجیل ، صحائف ابرا ہیمی اور پہلی آسانی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ (ہ)

تلاوت باقی ہواور حکم منسوخ ،اس کی متعدد مثالیں قرآن میں موجود ہیں ، جیسے ایک سالہ عدت وفات والی آیت (البقرۃ ،۲۳) ، زانیہ عورتوں کو ازراہ سزا گھر میں محبوس رکھنے والی آیت (الباء ،۱۵) ، کیونکہ ابتداء میں یہی زنا کی سزاتھی بعد کواس کی جگہ بإضابطہ حدزنا مقرر کی گئی ہے، (النور۲) وغیرہ –

تحم باقی ہواور تلاوت منسوخ ،اس کی بھی کچھ مثالیں اہل علم نے ذکر کی ہیں، جیسے سم کے کفارہ میں مسلسل تین روز ہے فیصیام شلفة ایام متتابعات ، کے الفاظ تھے اب بھی سلسل کا تھم باتی ہے، لیکن متتابعات کا لفظ حذف کردیا گیا ،حضرت سعد بن الی وقاص کی ایک متابعات کا لفظ حذف کردیا گیا ،حضرت سعد بن الی وقاص منظیم کی ایک روایت کے مطابق اخیانی بھائی بہن کا چھٹا حصہ قرآن میں مقررتھا یہ تھم بھی باقی ہے، لیکن اس کی تلاوت منسوخ ہے، اس طرح کہا جا تا ہے کہ شادی شدہ میاں بیوی کیلئے رجم یعنی سنگسار کرنے کی سزا قرآن میں مذکورتھی ، یہ تھم ابھی بھی باقی ہے لیکن ان الفاظ کی تلاوت باقی نہر ہی۔ (۱)

کیا شرط وقید کا اضافہ بھی نشخ ہے؟

ایک اہم مسئلہ جس میں اہل علم کے درمیان اختلاف رائے ہے اور احکام شرعیہ کے اخذ واشنباط میں جس کا بہت گہرا اور دور رس اثر پڑا ہے یہ ہے کہ ایک حکم پر کسی شرط یا قید کا اضافہ کنے کے دائر ہمیں آتا ہے یانہیں؟ شوافع ،حنابلہ اور اکثر اہل علم کے نزدیک

⁽¹⁾ وكيه: أصول السرخسي ١٦٤٠ كشف الاسرار للبزدوي ٣٦٠ - ٣٢٥ المحصول ٥٥٥ الإحكام للآمدي ١٦٥٠٣

⁽٢) وكيحة: أصول السرخسي ٢٦٠٠ . . . (٣) ابوداؤد، حديث تبر ٢٨٠٠

⁽٣) وكيمت ابوداؤد ، عديث نمبر ٢٨٩٣ (٥) وكيمت أصول السرخسي ٢٨٠٢

⁽٢) ويحضي التحرير ٣٥٩٠٠ كشف الأسرار ٣٥٩٠٢

یوضخ میں داخل نہیں ہے، حنفیہ کے نزو یک بیصورت بھی لنخ ہے اور چونکہ ناسخ کو ثبوت کے اعتبار سے منسوخ سے کم قوی نہ ہونا چاہئے، اس لئے امام ابو حنیفہ ہے نزویک کی تھم پرای طرح کی زیادتی کے لئے ای درجہ کی نص مطلوب ہے، ای لئے خبر واحدے کتاب اللہ پرزیادتی نہیں ہو عتی، جمہور کے نزویک اس طرح کی زیادتی بیان کے درجہ میں ہو احد کتاب اللہ کا بیان ہو سکتا ہے، البذا خبر واحد کتاب اللہ کا بیان ہو سکتا ہے، البذا خبر واحد سے کتاب اللہ کے عام میں شخصیص اور مطلق میں تقیید کی گنجائش ہے۔

یہ اُصولی اختلاف بہت ہے سائل میں اختلاف رائے کا سبب بنا ہے، مثلاً قرآن نے وضوء کا طریقہ ذکر کیا ہے اوراس میں نبیت کا ذکر نہیں ہے، حدیث میں ہم ممل کے ساتھ نبیت کو ضروری قرار دیا اور حفیہ نے کہا قرار دیا گیا ہے، تو شوا فع نے نبیت کو ضروری قرار دیا اور حفیہ نے کہا کہاس زیادتی ہے ایک حکم قرآنی کا لنے لازم آتا ہے؛ اس لئے نبیت رکن وضوء تو نہیں ہو سکتی البتہ ستحب یا مسنون ہوگی — قرآن میں زنا کی سراصرف سوکوڑے مقرر کی گئی، حدیث میں اس کے ساتھ ایک سال جلاوطن کرنا بھی فدکور ہے؛ اس لئے شوافع کے یہاں ایک سال کے لئے شہر بدر کرنا بھی حدزنا کا حصہ ہے، حفیہ کے یہاں ایک سال کے لئے شہر بدر کرنا بھی حدزنا کا حصہ ہے، حفیہ کے یہاں ایک سال شہر بدر کرنے کا حکم بطور ساجی مصلحت (سیاست یہاں ایک سال شہر بدر کرنے کا حکم بطور ساجی مصلحت (سیاست مدنیہ) کے ہاور قاضی کی صواب وید پر ہے، اس طرح کے گئے ہی احکام ہیں جن کواس اُصولی اختلاف نے متاثر کیا ہے۔

قرآن مجيد مين ننخ كى تعداد

الی احادیث جومنسوح ہیں، سینکڑوں ہیں، اوران میں سے بعض روایات کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف بھی ہے کہ سیمنسوخ ہیں یانہیں؟ —لیکن آیات قرآنی میں ننخ بہر حال

محدود ہے، متقدین کے یہاں جیسا کہ مذکور ہو چکاہے، سنخ کا دائرہ بہت وسیع تھا، وہ قید کے اضافہ اور عام کی تخصیص کو بھی سنخ شار کرتے تھے، زمانہ جاہلیت سے مروج طریقوں کی ممانعت اور شریعت سابقہ کے کی حکم کی تبدیلی کو بھی ای دائرہ میں رکھتے تھے، اس لئے ان کے یہاں قرآن میں شخ کی تعداد پانچ سوتک پہنچتی ہے، بلکہ شاہ ولی اللہ صاحب ؓ کے بقول فکروتا مل سے کام لیا جائے تو ایسی آئین بے شار موحک ورق ۔ (۱)

متاخرین نے ان ہی آیات کومنسوخ شار کیا ہے جن پراب
بالکل ہی عمل نہیں ، چنانچہ جلال الدین سیوطی کی تحقیق کے مطابق
اس اُصول پر ہیں آیات منسوخ ہیں ، (۲) علامہ سیوطی نے یہ بھی نقل
کیا ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک صرف دو، بعضوں کے نزدیک
تین اور بعض حضرات کے نزدیک چار آیات ہی منسوخ ہیں ۔
ثماہ ولی اللہ صاحب نے اس موضوع پر بڑی چشم کشا بحث کی ہے
شاہ ولی اللہ صاحب کی رائے ہے کہ منسوخ آیتیں صرف پانچ ہیں: البقرة:
ماہ البقرة: ۲۴۰، الانفال: ۲۵، الاحزاب: ۵۲ اور المجادلة: ۱۲،
مولانا عبد الصمدر جمائی نے بھی اس موضوع پر تفصیل سے قلم
المایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی منسوخ
فیلی ہو تھی ہو بھی ہو۔
المحایا ہوتا ہے کہ جب قرآن نے کام سے طبع ہو بھی ہو،
متعدد آیات میں اس کاذکر فر مایا گیا ہے اور عقل وقیاس سے بھی اس
متعدد آیات میں اس کاذکر فر مایا گیا ہے اور عقل وقیاس سے بھی اس
متعدد آیات میں اس کاذکر فر مایا گیا ہے اور عقل وقیاس سے بھی اس

احكام يرشخ كالثر

احكام پر ننخ كا جواثر پرتا ہے،اس اعتبارے اہل علم نے ننخ

⁽r) و كي الإتقان في علوم القرآن ٢٣/٢، ط الميل اكيد في البور

کی چارفتمیں کی ہیں:صریحی شمنی کلی، جزئی۔(۱)

ا) ننخ صریحی وہ ہے جس میں کی تھم کے منسوخ ہونے پر شارع کی صراحت موجود ہو، جیسے آپ کی نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کر سکتے ہوکہ اس سے زہد پیدا ہوگا اور آخرت کی یا د تازہ ہوگی، (۲) یا جیسے ابتداء مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا پھر صراحنا اس کو منسوخ کیا گیا اور ارشاد باری ہوا: فوق وجھک شطر الے مسجد الحجوام ۔ (ابقر قبر ۱۳۲۲)

ا کن خشمی ہے ہے کہ نص میں تو کسی حکم کے ناتخ یا منسوخ ہونے کی صراحت نہ ہو، لیکن قرائن وشواہد سے کسی حکم کے منسوخ ہونے کا فیصلہ کیا جائے ، جیسے ایک جگہ اللہ تعالی نے ہیوہ عور توں کے لئے ایک سال عدت وفات مقرر فر مائی ہے، (البقرۃ ، ۲۳۳) پھر دوسری جگہ باری تعالی نے ہیوہ عورت کی عدت چار ماہ وس ون مقرر کی ہے، (البقرۃ ، ۲۳۳) ان دونوں احکام کے درمیان بالا جماع خانی الذکر حکم ناتخ ہے اور پہلا حکم منسوخ۔

") کننے کلی ہے بیمراد ہے کہ شارع نے کی تھم کو تمام مکلفین سے ختم کر دیا ہو، ایبانہ ہو کہ بعض افراد کے حق میں تھم باقی ہواور بعض کے حق میں منسوخ ، جیسے بیوہ عورت کی عدت یا تحویل قبلہ کا مسئلہ۔

۳) ننخ جزئی سے مرادیہ ہے کہ بعض افراد کے حق میں عکم منسوخ ہوگیا ہو اور بعض افراد کے حق میں باقی ہو ، جیسے ابتداء تہمت لگانے اور ثبوت فراہم نہ کرنے کی صورت میں چالیس کوڑے کی سزاتمام ہی لوگوں کے لئے مقرر ہوئی تھی ، (النور : ۳) لیکن پھر شوہر کے لئے استثنائی طور پر''لعان'' کا حکم رکھا گیا ،اگروہ لیکن پھر شوہر کے لئے استثنائی طور پر''لعان'' کا حکم رکھا گیا ،اگروہ

بیوی پر بدکاری کاالزام لگا تا ہوا در گواہ فراہم نہ ہوں _(انور ۱)

اہل علم اور علماء أصول نے لکھا ہے کہ احکام شریعت کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد'' حفظ نسل'' بھی ہے، زنا کی حرمت، ان اسباب کا سد باب جوزنا تک پہنچاتے ہوں، نکاح کی ترغیب، شوہر سے علاحدگی یا وفات کے بعد عورت کا عدت گذارنا، اسقاطِ حمل اور افرنش نسل کورو کئے کا جائز نہ ہونا، ان سب کا مقصد یمی نسل ونسب کا تحفظ ہے، اس لئے شریعت میں نسل اور نسلی شناخت کی حفاظت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

نسل پروقف

فقہاء کے یہاں یہ مسئلہ زیر بحث آیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی نسل پر کوئی چیز وقف کر ہے تو یہ وقف کن لوگوں پر سمجھا جائے گا؟

فقہاء نے اس کا مصداق اولا داور سلسلہ اولا دکو قرار دیا ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ بیٹیوں کی اولا داس میں داخل ہوگی یا نہیں؟ دونوں طرح کے اقوال ہیں، بعض اہل علم نے ایک قول کو ترجیح دیا ہے اور بعض نے دوسر ہے کو، علامہ مصلفی گا خیال ہے کہ لؤکیاں بھی اس میں داخل ہوں گی، (۳) — قریب قریب یہی رائے دوسر نقباء کی بھی ہے، البتہ حنابلہ کے یہاں ایسی صورت میں اگر اس کی نسل میں ایک سے زیادہ پشتوں کے لوگ بیک وقت موجود ہوں تو وقف کی آ مدنی میں وہ سب بیک وقت شریک رہیں موجود ہوں تو وقف کی آ مدنی میں وہ سب بیک وقت شریک رہیں لوگ باتی نہ رہیں تب دوسری پشت و الوں کا استحقاق رہے گا، وعلی ھذا القیاس ۔ (۵)

⁽٢) إبن ماجه ١١٢،١٣

⁽٣) المغنى ١٩٥٥

⁽١) علم أصول الفقه للخلاف ٢٢٣،٢٥

⁽٣) و کھے:درمختار و ردالمحتار ٣٣٩/٣

⁽۵) و یکھے: شرح مهذب ۱۵/۱۵

نی

"دنس، " کے معنی مؤخر کرنے کے ہیں، حدیث میں متعدد مواقع پر بدلفظ ای معنی میں استعال ہوا ہے، (۱) ای ہے"دنسی" کا لفظ ماخوذ ہے جوز مانئہ جاہلیت میں کی مہینہ کواپنے وقت ہے ہٹا کرمؤخر کر دینے کو کہا جاتا تھا — فقہاء کے یہاں ایک اصطلاح "ریانسینے" کی ہے جو سود کی ایک خاص صورت ہے۔
"ریانسینے" کی ہے جو سود کی ایک خاص صورت ہے۔
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ریوا)

نسيير

ئساء کے معنی تاخیر کے آتے ہیں ،عرب بعض مہینوں کو اپنے وقت سے موفر کردیتے تھے اور اس کو 'نسکی'' کہتے تھے،فقہ کی اصطلاح میں بیسود کی ایک قتم ہے، تفصیل ربو کے تحت مذکور ہوچکی ہے۔

نسیان (بھول)

"نسیان" حفظ (یادر ہے) کی ضد ہے، (۲) ایک شکی معلوم ہو،

لیکن ذہمن اس سے عافل ہو، تو اس کیفیت کو "نسیان" کہتے ہیں، (۳)

علامہ ابن ہمام ؒ نے نسیان کی تعریف اس طرح کی ہے کہ بوقت ضرورت کوئی چیزیاد ندر ہے، (۴) — اس سلسلہ میں اہل لغت کا اختلاف ہے کہ سہواور نسیان کے درمیان فرق ہے یا بید دونوں ہم معنی الفاظ ہیں اور قول شیحے یہی ہے کہ بید دونوں متر ادف ہیں۔ (۵)

اس پر اہل علم کا اتفاق ہے (۱) کہ بھول کی وجہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اس لئے کہ رسول اللہ ہیں نے ارشاوفر مایا

ان الله وضع عن امتى الخطاء والنسيان · وما استكر هوا عليه . (٤)

د نیوی احکام میں بعض صورتوں میں نسیان مؤثر ہوتا ہے، اور بعض صورتوں میں مؤثر نہیں ہوتا، عبادات میں اگر جھولی ہوتو، اگر اس بھول کے لئے کوئی داعی نہ ہو، نیز فد ٹر یعنی یاد د بانی کرنے والی کیفیت موجود ہو، تو بھول ہے ہونے والی کوتا ہی معاف نہیں ہوگ، جیسے کوئی شخص نماز میں کھالے تو نماز فاسد ہوجائے گی، کیونکہ نماز کی کیفیت اس کواس کی خصوصی حیثیت یاد دلاتی رہتی ہے، برخلاف روزہ کے، کدروزہ میں کوئی باعث یاد د ہائی امر موجود نہیں، اس لئے اس حال میں آدمی بھول کر کھالے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، ای طرح جانور د زخ کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جانور حلال ہوجائے گا، اس لئے کہوئی ایسا سبب داعی موجود نہیں جو بسم اللہ کی طرف مقودہ کرنے والا ہو۔

البتہ بھول جانے کی وجہ ہے آدمی کوئی ایسا کام نہ کر پائے جس کاشریعت نے حکم دیا ہے، یا کسی ایسی بات کاارتکاب کرجائے جس کوشریعت نے منع کیا ہے، تو اس کا بتدارک واجب ہے، جسے نماز ، روزہ ، نذر ، وغیرہ بھول جائے ، جج کرنے میں وقوف عرف محمول جائے ، نماز کا کوئی رکن بھول جائے ، نجاست اتن لگی ہو کہ نماز کا کوئی رکن بھول جائے ، نجاست اتن لگی ہو کہ نماز اس کے ساتھ نہیں ہو گئی ، اورای حال میں بھول کر نماز ادا کرلے ، تو ان صورتوں میں اس کوان افعال کی قضاء کرنی ہوگی ، تم اور طلاق کے معاملہ میں بھی قصد اور بھول کا حکم کیساں ہے ، بھول کر بھی قسم کے معاملہ میں بھی قصد اور بھول کا حکم کیساں ہے ، بھول کر بھی قسم جائے گی ، یہی حال احرام کی منوعات کا ہے کہ بھول کر بھی ارتکاب جائے گی ، یہی حال احرام کی منوعات کا ہے کہ بھول کر بھی ارتکاب کی وجہ سے واجب ہوئی ۔ کے ارتکاب کی وجہ سے واجب ہوئی ۔

⁽٢) القاموس المحيط ١٤٢٥

⁽٣) وكيم : الأشباه والنظائر لابن نجيم ٣٠٢

⁽١) حوالة سابق

⁽۱) النهايه لإبن اثير ۵/۵م-۳۳

⁽٣) كتاب التعريفات ٢٢٩

⁽٥) حوالة سابق

⁽٤) إبن ماجه ١٨٥٦، بأب طلاق المكره والناسي

ہاں اگر بھول سے اس نے الی بات گاار تکاب کیا جو حد شرعی کی موجب ہے جیسے ، بھول کر شراب پی لی ، کسی کا سامان چوری کرلیا وغیرہ ، تو شبہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے حد ساقط ہو جائے گی کیونکہ حدود شبہات سے ساقط ہوجاتی ہیں۔(۱)

علامہ سیدشریف جرجائی نے نسیان کے سلسلہ میں اُصولی بات

کھی ہے کہ نسیان کی بات کے واجب ہونے یا جو چیز واجب تھی

اس کی ادائیگ کے واجب ہونے میں مانع نہیں ہے، (۲) اُسی لئے
نسیان بنیادی طور پڑھم اخروی میں موثر ہوتا ہے کہ آدمی گناہ سے نگا
جاتا ہے، دنیوی احکام عام طور پرای طرح مرتب ہوتے ہیں جس
طرح قصد وارادہ کے ساتھ کی فعل کو انجام دینے پر، فقہاء نے صرف
ان صورتوں کو متنیٰ کیا ہے جن میں خود نصوص میں رخصت و سہولت ناجت ہے، یااس کا تعلق حدود و تعزیرات سے ہے۔ واللہ اعلم

شخ الاسلام عزالدین ابن عبدالسلام نے لکھا ہے کہ بھول کی وجہ سے تعمم شرعی وجہ سے تعمم شرعی ماقط ہوجا تا ہے؟ تواس سلسلہ میں تفصیل میہ ہے کہ یا تو وہ شریعت کی مامورات کو بھولا ہو گایا منہات کو

○ اگر مامورات کوجمولا ہےاوراباس کا تدارک ممکن ہے تو حقوق اللہ ہوں یاحقوق العباد، تدارک واجب ہوگا، جیسے کوئی شخص نماز، روزہ یا قصاص وغیرہ کوجھول جائے تویاد آنے کے بعداس کوادا کرنا ہوگا۔

اوراگراس کا تدارک ممکن نہ ہوجیسے: جہاد، جعد، نماز
 کسوف، کسی خاص شخص کی نماز جنازہ، بیوی، ماں باپ کے لئے
 رہائش گاہ کا انتظام، تو ان امور کے فوت ہوجانے کی وجہ ہے اب
 ان کا وجوب ہی ساقط ہوجائے گا۔

ن اورا گر بھول کا تعلق منہیات سے ہوتو اس کی ووصور تیں

ہو عتی ہیں:

یاتو اس کی حرمت وممانعت عبادت کے ساتھ مخصوص ہوگی یا عبادت کے ساتھ مخصوص نہیں ہوگی ، اگر عبادت سے متعلق ہواوراس میں تلف کرنے کی کیفیت پائی جاتی ہوجیسے: احرام کی حالت میں شکار کافل ، بال مونڈ نا ، تو اس کا کفارہ ساقط نہیں ہوگا ، کیوں کہ کی پیدا ہوئی ہے ، اس کی تلافی کی صورت موجود ہے۔

کو اور اگر تلف کرنے کی کیفیت نہیں پائی جاتی ہوتو اب اس کا گناہ بھی ساقط ہوجائے گا اور کوئی بدل بھی واجب نہ ہوگا۔

اگراس کی ممانعت عبادت ہے متعلق نہ ہو، تو نسیان کی وجہ سے گناہ ساقط ہوجائے گا اور تاوان واجب ہوگا، جیسے کس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی ، پھر اس بات کو بھول گیا اور اس سے صحبت کرلی ، یا کھانے کوفر وخت کرچکا تھا، یادنہیں رہا، اور اسے کھا لیا، تو ان صور تو لیس گناہ گار تو نہیں ہوگا، لیکن اس کا تاوان واجب ہوگا، کیوں کہ ان اُمور کی تلافی کی صورت موجود ہے، اور بھول کی وجہ سے تلافی کے اسب معاف نہیں ہوجاتے۔ (۲)

نثوز

دونشوز کمعنی نافر مانی کے ہیں ،قرآن مجید میں یہ لفظ ہوی کی نافر مانی کے میں ،قرآن مجید میں یہ لفظ ہوی کی نافر مانی کے معنی میں استعال ہوا ہے ، (انسا . ۲۳) اسی کی رعایت کرتے ہوئے فقہ کی اصطلاح میں جن چیزوں میں شوہر کی اطاعت واجب ہان میں شوہر کی عدول حکمی کرنے کونشوز کہا جاتہ ہے ، جیسے : شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا گھرے نگانا ، شوہر کے منع کرنے کے باوجود غیر محرم سے گفتگو کرنا ، شوہر کواپنش پر منع کرنے کے باوجود غیر محرم سے گفتگو کرنا ، شوہر کواپنش پر قدرت ندرینا ، اور عسل جنابت نہ کرنا وغیرہ سے جوعورت نشوز یعنی ہے ، جانا فرمانی کا ارتکاب کرے اس کو مناشر وہ کہتے ہیں ۔ اگرایی عورت کی اصلاح دشوار ہوتو طلاق دی جاسکتی ہے ، اگرایی عورت کی اصلاح دشوار ہوتو طلاق دی جاسکتی ہے .

⁽۱) ملخص از: الأشباه والنظائر ۲۰۳ -۳۰۲ ط:بيروت (۲) كتاب التعريفات ۲۲۹

 ⁽٣) ملخص از: قواعد الأحكام في مصالح الأنام ١٨٩/٢ فصل فيما يفوت من المصالح ، الخ

اور ناشزہ عورت اگر شوہر کے گھر سے چلی جائے تو شوہر پراس کا نفقہ واجب نہیں رہتا ، نافر مانی کے باوجود اگر وہ شوہر کی فراہم کی ہوئی رہائش گاہ میں موجود ہوتو وہ نفقہ کی مستحق ہے۔

(تفصیل کے لئے طلاق اور نفقہ کے احکام دیکھیے جائیں) اگر بیوی کی طرف سے بے جانا فرمانی ہواور خلع پر معاملہ طے پاجائے تو مرد نے مہر کے طور پر جورقم دی ہے، وہ اسے واپس لے سکتا ہے۔ (دیکھیے خلع)

نص

لغت میں ''نص'' کے معنی تیز چلنے کے آئے ہیں اور حدیث میں یہ لفظ ایک موقع پر ای معنی میں استعال ہوا ہے ، اہل علم کی اصطلاح میں نص ایسی صرح اور واضح بات کو کہتے ہیں جس میں تاویل وقو جید کی مخبائش نہ ہو، عام طور پر اللہ اور اس کے رسول کے کلام کے لئے نص کا لفظ بولا جاتا ہے ، اور اس لئے '' دلیل معقول'' کے مقابلہ'' دلیل منصوص'' کی تعبیر استعال کی جاتی ہے ، لئین شارع تعالیٰ کے علاوہ انسان کی عبارتوں کے لئے بھی نص کے لفظ کا استعال عام ہے ، خاص کر جب کسی کی عبارت بلفظ نقل کی جائے تو اس وقت'' نص'' کی تعبیر اختیار کی جاتی ہے۔

یہ تو اس لفظ کا عموی استعال ہے ، کین علاء اُصول فقہ کے زد یک ' نفس ' ایک مستقل اصطلاح ہے ، جس کی تفصیل ہیہ ہے کہ کلام بھی واضح ہوتا ہا ور بھی مہم ، پھر وضاحت وابہا م بھی ایک درجہ کا نہیں ہوتا ، کوئی بات اپنے مقصد کے اظہار میں زیادہ واضح ہوتی ہا درکوئی کم واضح ، کسی میں زیادہ ابہا م واشتہاہ ہوتا ہا ور کسی میں کم ، اس کو کو ظار کھتے ہوئے اصولیین نے وضاحت کے اعتبار سے کلام کی چارفتمیں کی جی اور ابہا م کے اعتبار سے بھی ، وضاحت کے اعتبار سے کا عتبار سے کلام کی اعتبار سے کھی ، وضاحت کے اعتبار سے کا عتبار سے کلام کی چارفتمیں ہیں جیں : ظاہر ، نص ، مضر ، محکم ، اور ابہام کے اعتبار سے جارفتمیں یوں ہیں : ظاہر ، نص ، مضر ، محکم ، اور ابہام کے اعتبار سے چارفتمیں یوں ہیں : خلی ، مشکل ، محمل ، مشاہ بہد۔

نص وہ ہے جس کے معنی الفاظ ہی ہے واضح ہوں اور وہی کلام کا مقصود ہو، البتہ اس میں شخصیص و تاویل کا اختال بھی پایا جاتا ہو، شخصیص و تاویل کے احتمال کا بیہ مطلب نہیں ہے کہ اس حکم میں شخصیص یا تاویل کی ہی گئی ہو، بلکہ مطلب سے ہے کہ اس کلام میں شخصیص یا تاویل کی ہی گئی ہو، بلکہ مطلب سے ہے کہ اس کلام میں شخصیص و تاویل کی گنجائش ہو۔

نص کا تھم ہے ہے کہ ظاہر کے مقابلہ اسے ترجی ہوتی ہے، اور اگر نص اور مقبر میں تکراؤ محسوں ہوتو بہ مقابلہ نص کے مفر کو ترجی حاصل ہوتی ہے، مثلاً اللہ تعالی نے کچھ محر مات کا ذکر کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ: ''اس کے سواعور تیں تمہارے لئے حلال ہیں' واحل لکم ماوراء ذالکم ، (اللہ، ۲۲) اس آیت کا ظاہر ہیہ ہے کہ ان عور توں کے علاوہ عور تیں حلال ہیں، خواہ ان کی تعداد چارے زیادہ ہو، لیکن سورہ نماء کی آیت نمبر: ہم آئی ہی اس لئے ہے کہ نکاح کی چارتک حدیدی کی جائے، اس ہی آیت چارے زیادہ نکاح کی جائز نہ ہونے میں نص کا درجہ رکھتی ہے، اس لئے اس آیت کو ترجیح حاصل ہے کہ حارے زیادہ نکاح جائز نہیں۔ (۱)

ای طرح نص پرمفسر کور جیج ہوتی ہے جیسے ایک شخص نکاح کرتے ہوئے ہوئے کہتا ہے تروجت (میں نے شادی کی) تو نکاح سیح کے لئے میرعبارت نص کے درجہ میں ہے، جو نکاح کے ایجاب و قبول کے لئے استعال ہوتی ہے، لیکن اگرایک شخص نے ''شہرا'' کا لفظ بڑھا کر کہد یا تسزو جست شہراً (میں نے ایک ماہ کے لئے نکاح کیا) تو اب مین نکاح درست نہیں ہوگا، کیونکہ ایک ماہ کی قید نے اس کلام کومفسر بنا دیا ، اور میہ بات واضح ہوگئی کہ اس سے عارضی نکاح (نکاح موقت) مراد ہے، جوشر عادرست نہیں ہے۔

(دوسری اصطلاحات' ظاہر،مفسر، محکم ، خفی ، مشکل ، مجمل ، مقاببہ'' کے سلسلہ میں ان ہی الفاظ کو ملاحظہ کیا جائے)۔ نص ہے مربوط فقہاء احناف کے نزدیک ایک اور اصطلاح

⁽۱) ملخص از: فواتح الرحموت ٢،على هامش المستصفى ١٩/٣ ما : بولاق

بھی ہے،اوروہ سے کر آن وحدیث کی نصوص میں لفظ کی اپنی معنی پر دلالت کے اعتبار سے چار قسمیں کی گئی ہیں ،عبارة النص ، اشارة النص ، دلالة النص اورا قتضاء النص لفظ جس معنی کو ہتلانے کے لئے لایا گیا ہے وہ عبارة النص ہے،اور جومعنی لفظ سے معلوم ہو لیکن کلام اس کے لئے لایا نہ گیا ہو، وہ اشارة النص ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف. (القرة: rrr)

اس کلام کا اصل مقصود سے بتانا ہے کہ نفقہ والد پر واجب ہوتا ہے، لیکن اس میں کئی باتوں کی طرح اشارہ ہوتا ہے، اول سے کہ بچوں کا نسب باپ سے ثابت ہوگا، دوسر ہے: اولا د کے مال میں والد کو ولایت حاصل ہوگا، تیسر ہے: تنہا والد ہی پر نفقہ واجب ہوگا، اولا د کا نفقہ ادا کر نے میں کی اور کی شرکت نہ ہوگا، چوتے: اگر والد محتاج ہوتا والا د پر بھی بلا شرکت غیرے والد کا نفقہ واجب ہوگا، کیونکہ '' مولود لہ' میں لام ملکیت کو بتلا نے کے لئے ہے، پس گویا اولا داوراس کا مال اس کے باپ کی ملکیت کے درجہ میں ہے۔ (۱) جو تھم نص کے الفاظ میں فدکور نہ ہوگر زبان کے لب و لہجہ کے الفاظ میں فدکور نہ ہوگر زبان کے لب و لہجہ کے تقاضہ سے غور دفکر کے بغیر بھی وہ مجھ میں آتا ہو، اس کو دلالۃ النص ہجت ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشا وفر مایا کہ ماں باپ کواف بھی نہ کہو، فسلا تبقیل لیے مال باپ پر ہاتھا تھا تا یا گالی دینا بدرجہ کہو، فسلا تب کہ مال باپ کو مار بیٹ اور گالی گلوج کی حرمت اس جسی یہ بات بحص کے ادلالۃ النص ہے۔ (۱)

نص میں ایسی زیادتی کہ اس کے بغیر کلام درست نہ ہوسکے، اقتضاء انص اور مجتھی کہلاتا ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فر مایا:انسما الاعمال بالنیات اگراعمال سے پہلے تواب واجریا صحت کا لفظ نہ بر ھایا جائے اور یوں نہ کہا جائے کہ اعمال پراجر و تواب یا اعمال کا صحح و درست ہو نا نیت پر موقوف ہے ، تو اس حدیث کا کوئی صحح معنی نہیں کیا جا سکے گا،ای گئے شرعی ضرورت کے تحت الیمی نصوص میں الفاظ محذوف مانے جاتے ہیں ، پس اس حدیث میں اتواب یاصحت کا لفظ اقتضاء انص سے ثابت ہوتے ہیں ، اور دلالت کی ان چارصورتوں سے احکام ثابت ہوتے ہیں ، اور یہ قیاس پر مقدم ہیں ، البتہ تعارض کے وقت عبارة النص کو اشارة انسی پر ترجے دی جائے گی مثلاً نسس پر اوراشارة انسی کو دلالة انسی پر ترجے دی جائے گی مثلاً نہا اللہ ین آمنوا کتب علیکم القصاص

فی القتلی (القرة: ۱۷۸) اے مومنو! تم يرمقتولين كے سلنبله ميں قصاص

اے مومنو! تم پر مقتولین کے سلسلہ میں قصاص فرض قرار دیا گیاہے۔

اس آیت کا عبارة النص میهوا که تل عدمیں قصاص واجب ہوگا۔ دوسری جگدارشاد ہے:

> ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاء و جهنم خالد أ فیها وغضب الله علیه ولعنه . (انسا، ۹۳) جو کسی مسلمان کا جان بو جھ کرفتل کرے اس کی جزاء جہنم ہے جس میں وہ ہمیشدر ہے گا،اس پراللہ کاغضب ہوااوراللہ کی لعنت ۔

اس آیت میں قبل مومن کی پوری سزاجہنم کوقر اردیا گیا ہے،
کونکہ جزاء پورے بدلہ کو کہتے ہیں،اس کا اشارۃ النص بیہ ہوا کہ قبل
عمر کی صورت میں قصاص واجب نہ ہوگا، ورنہ جہنم اس کی پوری سزا
نہ ہوتی، پس پہلی آیت کے عبارۃ النص کو اس آیت کے اشارۃ
النص برتر جے دی جائے گی،اور قصاص واجب ہوگا۔

⁽۲) حواله سابق ۱۲۰

⁽١) أصول البزدوي ١١٧

⁽٣) أصول البزدوي ١٢٥

٢) الله تعالى كاارشاد ب

من قتل مومنا خطاء فتحرير رقبة مومنة ودية

مسلمة الى اهله الا ان يصدقوا . (الناء: ٩٢)

اس آیت کا دلالۃ النص سے ہے کمثل عمد پر بدورجہ اولی کفارہ واجب ہونا جا ہے ، دوسری جگہ فر مایا گیا :

ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاء ه جهنم

خالداً فيها . (الناء: ٩٣)

جو کی مسلمان کا قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم

ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

اس آیت کا اشارہ النص ہے کہ قبل عدیس کفارہ واجب نہ ہو کیونکہ قبل عدی سز اجہنم کو قرار دیا گیا ہے، اور جہنم اسی صورت میں واجب ہوتی ہے کہ اس گناہ کا کفارہ ممکن نہ ہو، پس اس آیت کا اشارہ النص کو پہلی آیت کے دلالہ النص پرتر جیح دی جائے گی۔

نطق (بولنا)

نطق معنی بو لئے کے ہیں، یوں فقہاء کے یہاں'' گویائی''
اور'' قوت گویائی'' دونوں پرنطق کا اطلاق کیا جاتا ہے ۔۔ شریعت
میں بعض معاملات میں اشارہ کو بھی نطق کے قائم مقام سمجھا گیا ہے،
اور جو محض بو لئے پرقادر نہ ہوجس کو'' اخرس' یا'' ایکم'' کہتے ہیں اس
کے لئے بہت ہے ان اُمور میں اشارہ ہے مافی الضمیر کا اظہار کا فی
ہے، جن میں قوت گویائی رکھنے والوں کے لئے بول کرا پنے مقصدو
مشاء کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔ (دیکھئے: اخریں)

فقہاء نے لکھا ہے کہ گواہی میں نطق ضروری ہے،اشارہ کافی نہیں خواہ کسی بھی معاملہ کی گواہی ہو،اسی کئے تحریر اوراشارہ سے گواہی نہیں دی جاسکتی خواہ وہ بولنے پر قادر ہویا نہ ہو،(۱)اسی طرح

حدود کے مقد مات میں خواہ کوئی بھی حد ہو، زبان ہی سے اقرار معتبر ہے تحریرا دراشارہ سے اقرار کا اعتبار نہیں ، گونگا اگر اقراری تحریر لکھ دے یا واضح اشارہ کے ذریعہ اقرار کرے ، جب بھی بیا قرار غیر معتبر ہوگا۔ (۲)

انظر

'' نظرة'' کے معنی نظر لگنے کے بھی ہیں ،اور حدیث ہیں بیلفظ اس معنی ہیں استعال ہوا ہے، (۳) حضرت ام سلمہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر ہیں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چرے پرایک دھبہ ساتھا، تو فر مایا کہ اس کو جھاڑ پھونگ کرو کیونکہ اس نظر لگ گئی ہے۔ (۳)

حدیث میں نظر لگنے کا دوعلاج منقول ہے، ایک یہ کہ دُعاء پڑھ کر پھونکا جائے ،حضرت عائشہ فرماتی ہیں کدرسول اللہ بھنے نے خود مجھے اس کا حکم فرمایا، (۵) دوسرے آپ بھنے نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ جس مخص کی نظر لگ جائے وہ اپنا چرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھنے، پاؤں اور تہبند کے اندرونی حصہ کوایک برتن میں دھوئے اور اس پانی ہے نظر لگنے ہوئے خص کونسل دیا جائے۔ (۱)

اہل علم نے لکھا ہے کہ نظر لگنے سے نقصان تو ہوتا ہے ، کیکن اس سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی ، اور یقین کے ساتھ کہا بھی نہیں جاسکتا کہ کس کونظر گئی ہے اور کس کی؟ اس لئے نظر کی بنیاد پر قصاص، دیت یا کفارہ وغیرہ کے احکام جاری نہیں ہو سکتے ۔ (۔)

نظر لگنے کے لئے بیضروری نہیں کہ جس شخص کی نظر لگ جائے وہ بدخواہ ہی ہو، کو کی چیز نگاہ کو بہت بھاجائے اس سے بھی نظر لگتی ہے، اس لئے جب کوئی چیز اچھی لگےتو ''ماشاء الله لاقو ة الابالله '' کہنا

⁽٢) بدائع الصنائع ١٩/٧

⁽٣) حوالة مذكور

⁽۲) و کھے:فتح الباری ۱۵/۱۰–۲۱۳

⁽١) وكيح بدائع الصنائع ٢٦٨/٦

^{- (}٣) بخارى ، عن أم سلمه ، حديث تمبر ٥٧٣٩

⁽۵) بخاری احدیث نمبر ۵۷۳۸

⁽۷) فتح الباري ۲۱۲/۱۰

ع ہے، حضرت الس اللہ عمروی ہے کدرسول اللہ علاقے اس کی تلقین فر مائی _(۱)

نعاس کے معنی او تکھنے کے ہیں ،مولا ناانورشاہ کشمیریؓ نے لکھا ہے کہ ایساسونا کہ دل میں غفلت کی کیفیت پیدا ہوجائے توم ہے، اوراو کھنا کہ جس میں آ دمی جھو لنے لگے اور سر میں حرکت ہونعاس (تفصیل کے لئے دیکھتے: نوم)

عربی زبان میں ' دنعل'' یاؤں میں سیننے والی الی چیز کو کہتے ہیں جوز مین سے یاؤں کی حفاظت کرے ماوقیت به القدم من الارض اس كى جمع "نعال" أتى ب، (١) اس طرح چپل اور جوتا دونوں پرنعل کااطلاق ہوسکتا ہے۔

نعل مے متعلق تین فقهی احکام قابل ذکر بین ، اول بیر که یاؤں دھونے کی جگہ کیانعلین پرمسح کرنے پراکتفا کیا جاسکتا ہے؟ دوسرے کیانعلین کے ساتھ نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ تیسرے رسول

وضوء ميں تعلين برمسح

جہاں تک وضوء میں تعلین برسے کی بات ہے تو گوا یک روایت میں یہ بات آئی ہے کہ رسول اللہ اللہ علیے نے مبارک اور تعل مبارک برمسح فرمایا، (٢) لیکن قرآن مجید میں پاؤں کے دھونے کا تھم اور صحیح ومشہور احادیث میں صرف موزوں پرمسح کرنے کی اجازت سے بیروایت متعارض ہے،ای لئے جمہورفقہاءاورخود ائمدار بعتملین پرمس کے قائل نہیں ،اس روایت کی توضیح حضرت

مغیرہ بن شعبہ ﷺ کی اس روایت ہے ہوتی ہے جے امام تر مذیّ نے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے وضوء کیا اور موز وں (جور بین) اور تعلین پرمسح فرمایا، (۴) اس سے ظاہر ہے کہ اصل میں تو آپ بھی نے موزوں پرمسح فر مایا تھا،کیکن چونکہ آپ ﷺ ان موزوں پر تعلین یہنے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے تعلین میں اوپری ھے اس طرح کھلے ہوئے تھے کہ ان کوا تارے بغیر بھی مح کیا جا سکتا تھا ،اس لئے رادی نے اس کوموز ہے اور تعلین دونوں پرمسے کرنے ہے تعبیر کردیا اور چونکہ بیالک طرح سے بالواسطہ یاؤں ہی پرمسح کرنا ہے،اس لئے بعض روا نیوں میں تعلین اور قد مین کا ذکر کیا گیا — امام طحاویؒ اورعلامہ زیلعی نے اس پر تفصیل سے کلام کیا ہے۔(۵) جوتے میں نماز

جہاں تک تعلین میں نماز پڑھنے کی بات ہے،تو اگرایسی چپل ہوجس میں انگلیاں تھلی ہوئی ہوں اوران کوز مین پررکھا جاسکتا ہو، نیز اس میں نایا کی گئی ہوئی نہ ہوتو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے، چنانچد حفرت انس بن مالک ﷺ ہے مروی ہے کہآ ب ﷺ نے ا پی تعلین میں بھی نماز ادا فر مائی ہے ، (۱) — تعلین میں نماز پڑھنا مباح ہے یامتحب یا کروہ؟اس سلسلہ میں تینوں طرح کے اقوال ہیں ، جوحضرات مباح قرار دیتے ہیں ، انھوں نے اس روایت کو جواز واباحت برجمول كياہے، كيونكه حضور على كاعام معمول مبارك اس طرح نمازیر ہے کانہیں تھا، یہی رائے ابن وقیق العید کی ہے، جوحفرات استجاب کے قائل ہیں انھوں نے ابوداؤد اور حاکم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فر مایا: یہودیوں كى مخالفت كروكه و نعلين اورموز ول ميس نما زنہيں پڑھتے ،علامه عينيٌ کار بخان ای طرف ہے، ہارے زمانہ میں اب بیعلت باقی نہیں

⁽٢) القاموس المحيط ١٣٧٣

⁽٣) ترمذى ، باب في المسح على الجوربين و النعلين ، صيث نم ٩٩

⁽۵) و كي شرح معانى الآثار للطحاوى ، باب المسح على النعلين ١٨٥١ (٢) ترمذي ، صريث أمر ١٣٠٠، باب ماجاء في الصلاة في النعال

⁽۱) فتح الباري ۱۰/۳۱۵، بحواله مسند بزار (r) ابوداؤد مع بذل المجهود ١٨١-٩٤

رہی ؛ اس لئے اب یہود کی مخالفت کی نسبت سے تعلین میں نماز پڑھنے کواولی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

جولوگ مروہ کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اس میں سوءادب ہے اور اللہ تعالیٰ کا حضرت موی الطبعیٰ ہے کوہ طور پر حاضری کے موقعہ پر اشادفر مانا کہ آپ بینیان اتارلیں، فاخلع نعلیک . (ط ۱۳) ارش دفر مانا کہ آپ بینیان اتارلیں، فاخلع نعلیک . (ط ۱۳) کے بھی اس نقط نظر کو تقویت پہنچتی ہے، (۱) — اور فی زمانہ بہی درست معلوم ہوتا ہے، کیونکہ مشرق میں بروں کے سامنے جوتے بہی کر بین کر بینے کو خلاف ادب تصور کیا جاتا ہے، اور اس لئے بھی کہ آپ بین کر بینے کے زمانہ میں مجد کا قرش کیا تھا اور اس پر کنکر بیجائے گئے میں آلودہ نہیں ہوتا تھا، آج کل مجدوں میں جس قتم کے فرش فرش آلودہ نہیں ہوتا تھا، آج کل مجدوں میں جس قتم کے فرش فرش آلودہ نہیں ہوتا تھا، آج کل مجدوں میں جس قتم کے فرش بنائے جاتے ہیں، ان میں آلودگی کے پھیل جانے اور زمین میں جن خباست نہ گے، لیکن گندگی کالگار ہنا عین ممکن ہے۔ واللہ اعلم خباست نہ گے، لیکن گندگی کالگار ہنا عین ممکن ہے۔ واللہ اعلم

نفاس

'' نفاس'' کے اصل معنی عورت کے بچہ جننے کے بیں ، (۲) فقہاء کی اصطلاح میں نفاس سے مرادوہ خون ہے جو بچے کی مکمل بیدائش یا اس کا زیادہ حصہ باہر آجانے کے بعد آیا ہو، خواہ فطری طریقہ پر بچہ کی ولادت ہوجائے یا سی وجہ سے اس کوئلڑ نے ٹکڑ بے کر کے نکالنا پڑے، (۲) اگر جنین ابھی ناقص الخلقت تھا، کیکن بعض کر کے نکالنا پڑے، (۲) اگر جنین ابھی ناقص الخلقت تھا، کیکن بعض اعضاء جیسے ہاتھ یا پاؤں یا ناخن یا انگلی یا بال کی تخلیق ہوگی تھی اور عام طور پر بیخلیق عمل ایک سوبیس دنوں کے بعد ہی وجود میں آتا ہے، عام طور پر بیخلیق عمل ایک سوبیس دنوں کے بعد ہی وجود میں آتا ہے،

نفاس کی مدت

نفاس کی کم ہے کم کوئی مدت نہیں ، اس پرائمہ اربعہ کا اتفاق ہے،
ہے، (2) زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں البتہ اختلاف ہے،
حفیہ اور حنابلہ کے بزدیک زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن کی ہے، (۸) چنانچہ حضرت ام سلمہ ﷺ مروی ہے کہ حضور ﷺ کے
زمانہ میں خواتین ولادت کے بعد چالیس شب وروز پیٹھتی تھیں، (۹)
یعنی نماز وغیرہ اداکر نے سے مجتنب رہتی تھیں، امام ترفدگ نے اس
پر حضرات صحابہ ﷺ کا اتفاق نقل کیا ہے۔ (۱۰)

فقہاء شوافع کے نزدیک زیادہ سے زیادہ مدت ساٹھ دن ہے، لیکن شوافع میں امام مز کی کی رائے وہی ہے جو حنفیداور حنابلہ

⁽٢) القاموس المحيط ٢٥٥

⁽٣) حوالة سابق ١٠١/١

⁽۲) در مختار ۱٬۰۰۰

⁽٨) البحر الرائق ا/٢٢٠ المغنى ا/٢٠٩

⁽١٠) حوالة سابق

⁽١) ويكي معارف السنن ٢٠/٢-١، (مولاتا محمد يوسف بنوري)

⁽٣) درمختار ١٩٩١

⁽۵) حوالة سابق ۱۹۹

⁽⁴⁾ البحرالرائق ا/٢١٩، بداية المجتهد ا/٥٢، المغنى ا/٢٠٩

⁽٩) ترمذی، باب ماجاء فی کم تمکث النفساء ، مدیث نم ۱۳۹

کی ہے ، (۱) امام مالک کا ایک قول ساٹھ دن کا ہے ، لیکن امام صاحب نے اس سے رجوع کرلیا تھا اور آپ کی آخری رائے بیتھی کہ اس سلسلہ میں اہل تجربہ خوا تمین سے دریافت کیا جائے ، تاہم مالکیہ کاعمل امام مالک کی اسی ابتدائی رائے پر ہے جس سے آپ ہے نے رجوع کرلیا ہے۔(۲)

حنفیہ کے یہاں ایک صورت میں نفاس کی کم ہے کم مدت بھی متعین ہوتی ہے، چنا نچہ ولادت کے پچھ دنوں بعد عورت عدت گذر جانے کا دعوی کرتی ہے تو امام ابو صنیفہ کے بزدیک کم ہے کم مدت نفاس پچیس دن متصور ہوگی ، اس کے بعد طہر اور تین حیض شارکیا جائے گا ، امام ابو یوسف کے بزد یک اس صورت میں گیارہ دن اور امام ابو یوسف کے بزد یک اس صورت میں گیارہ دن اور امام چھ کے بزد یک ایک ہے نفاس شار ہوگا ، (۳) — حافظ ابن رشد گو اس سے بی غلط بھی ہوئی کہ انھوں نے امام ابو صنیفہ کی طرف مطلقا یہ بات منسوب کردی کہ آپ کے یہاں نفاس کی کم سے کم مدت متعین بات منسوب کردی کہ آپ کے یہاں نفاس کی کم سے متعلق ہے۔ بات مامور میں حیض ونفاس کے احکام میں فرق ہے!

اس پرفقهاء کا اتفاق ہے کہ نفاس صدث لینی ناپاک ہونے کے اسباب میں سے ایک ہے، جو چیزیں چیفی کی وجہ سے حرام ہیں وہ نفاس کی وجہ سے جو رائفن ساقط ہو نفاس کی وجہ سے جو فرائفن ساقط ہو جاتے ہیں، (۵) البتہ صلفی گئے ہیں نفاس کی وجہ سے بھی ساقط ہو جاتے ہیں، (۵) البتہ صلفی کے ہیں جن میں چیفی اور نفاس کا حکم مختلف ہے نے سات احکام قل کئے ہیں جن میں چیفی اور نفاس کا حکم مختلف ہے ۔

1) حیف کی کم سے کم مدت مقرر ہے، نفاس کی کم سے کم مدت مقرر ہیں۔

7) حیض بالغ ہونے کی علامت ہے اور نفاس علامت بلوغ نہیں، کیونکہ اس کا حاملہ ہونا بجائے خوداس کے بالغ ہونے کی

دلیل ہے۔

۳) حیض استبراء رحم کی دلیل ہے اور نفائ بعض اوقات استبراء کے لئے کافی نہیں ہوتا ، مثلاً سی باندی کوحمل میں تو اُم پچ تھے ، پہلا بچہ بیدا ہو، اور اس کے بعد خون شروع ہوگیا تو دوسر سے بچہ کی پیدائش تک جوخون آیا وہ نفاس سمجھا جائے گا، لیکن چوں کہ ابھی خمیل میں بچہ موجود ہے اس لئے استبراء رحم ابھی نہیں ہوا۔

۵) حیض کے ذریعہ عدت گذرتی ہے نہ کہ نفاس کے ذریعہ، مثلاً کی نے بچہ کی ولادت کے ساتھ مشروط طلاق دی تو ولادت کے ساتھ مشروط طلاق دی تو ولادت کے ساتھ ہی طلاق پڑجا کیگی،لیکن نفاس عدت میں شارنہ ہوگا بلکہ نفاس ختم ہونے کے بعد تین حیض کا آنا بھی ضروری ہوگا۔

۲) جن کفارات میں مسلسل دوماہ کے روزے رکھتے ہیں اگراس روزہ کے درمیان نتج میں نفاس کی نوبت آگئ تو روزہ میں سلسل باقی نہیں رہا،اور دوبارہ اُسے روزہ رکھتے ہوں گے بخلاف حیض کے، چونکہ چیض ہر ماہ عادۃ آیا ہی کرتا ہے،اس لئے چیض کی وجہ ہے گوروزہ کا تسلسل ٹوٹ جائے پھر بھی اے مسلسل ہی سمجھا جائے گا۔

2) اگر دوطلاقوں کے درمیان ایک جیش کا فاصلہ ہو جائے تو طلاق سنت ہوتی ہے، اور اگریا کی کی حالت میں طلاق دی اور پھر چیش کے گذر نے سے پہلے ہی دوبارہ طلاق دے دی تو یہ طلاق بدعت ہوتی ہے۔ (۱)

(نفاس کے احکام کے سلسلہ میں حیض اور جنابت کے الفاظ بھی دیکھے جائیں)۔

نفاق

نفاق'' نافق'' سے ماخوذ ہے، کہاجاتا ہے کہ نیولدائی پناہ گاہ

⁽٢) (كَيْضَ:بدايةالمجتهد ١٨٥

⁽٣) ويكفئ بداية المجتهد ١٦١

⁽۲) درمختار و رد المحتار ۱۹۹/۱

⁽١) المهذب ١٦٢١

⁽٣) ويمح درمختار ١٩٩١

⁽۵) الإفصاح ١/٩٩

میں دوطرح کا بل رکھتا ہے، ایک کھلا ہوا جونظر آتا ہے، اور دوسرا
چھپا ہوا، جو عام نگا ہوں سے مخفی ہوتا ہے تا کہ وقت ضرورت وہ اس
بل سے باہرنگل کراپئی جان بچا سکے، اس سے نفاق کا لفظ ماخوذ ہے،
نفاق میہ ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کومسلمان ظاہر کرے، حالا تکہ بہ
باطن کا فر ہو، اسلام کے ایسے خثیہ دشمنوں کورسول اللہ بھی کے
زمانے میں منافق کہا جاتا تھا، قرآن وحدیث میں بے شارمواقع پر
یا صطلاح استعال ہوئی ہے۔

سلسلۂ وی بند ہونے کے بعد چونکہ یہ جانتامکن نہیں کہ کون مخص مخلص مسلمان ہاور کون شخص منافق ہے؟ اس لئے اب کسی پر نفاق کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ، البتۃ اگر کسی شخص کے بارے میں معلوم اور ثابت ہو جائے کہ بیشخص اپنے آپ کومسلمان ظاہر کرتا ہے، لیکن اندرونی طور پرمسلمان نہیں ہے، یاوہ وین کے کسی اساس حکم کی بے جاتا ویل کرتا ہو جیسا کہ قادیانی خاتم النہیں کی من چاہی تو جیہ کرتے ہیں، تو ان کو از ندیق '' کہتے ہیں۔

(ایساوگوں کے احکام جانے کے لئے ویکھئے زندیق)

نفقه

نفقہ یا تو '' نفوق' ئے ماخوذ ہے جس کے معنی ہلاک ہونے کے ہیں،اس لئے جانور کے ہلاک ہونے کو 'نسفقت المدابة نفوق '' کہتے ہیں، یا نفاق (ن پرزبر) ہے شتق ہے، نفاق کے معنی مروج ہونے کے ہیں ؛ اسی لئے جس سودے کا چلن ہوجائے اس کے لئے ''نسفقت المسلعة '' کی تعبیر استعال ہوتی ہے، نفقہ کے اصطلاحی مفہوم کی اس کے لغوی معنی سے مطابقت اور قربت بیا ہوتا ہے ، او رحالات ہے کہ انفاق میں مال ہلاک اور خرچ ہوجاتا ہے ، او رحالات

مناسب طور پرجاری رہتے ہیں، ف ان بھا ھلاک المال و رواج المحال ، (۱) — شامی نے زخشری سے ایک اچھا نکتی تقل کیا ہے کہ عربی زبان میں ہروہ لفظ جس کا ابتدائی حرف (ف کلمہ) "ن" اور درمیانی حرف (ع کلمہ)" ف" ہوتو اس میں نکلنے اور جانے کے معنی یائے جاتے ہیں۔(۲)

اصطلاح میں نفقہ خوراک، پوشاک اور رہائش کے انظام کو کہتے ہیں، ھسی الطعام و الکسوۃ و السکنی ۔ (۳) — نفقہ کی بیتعریف تمام صورتوں کوشامل ہے، انسان اور حیوان دونوں کے نفقہ کو بلکہ فقہاء نے تو زمین کو بھی لائق نفقہ تراردیا ہے کہ سیراب کرنا اس کا نفقہ ہے، بیاور بات ہے کہ اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ (۳) خودا پٹا نفقہ

سب سے پہلے تو انسان پرخود اپنا نفقہ واجب ہے کہ آدی
اپنے آپ کی ضرور بات کو پورا کر ہے، اس لئے آپ ﷺ نے فر مایا
کہ پہلے اپنے آپ سے شروع کرو پھر اپنے زیر پرورش لوگوں پر
خرچ کرو، ابدا بنفسک فتصدق علیها فان فضل شنی
ف لا ه لک ، (۵) کیونکہ انسان کے ہاتھ میں اس کاو جود اللہ ک
امانت ہے، اور حتی المقدور اس کی حفاظت وصیانت واجب ہے۔
قرابت وارکی کی وجہ سے نفقہ کا وجوب

دوسرے شخص کا نفقہ آدمی پر تین اسباب کے تحت واجب ہوتا ہے ، از دوا بی رشتہ ، قرابت مندی اور ملکیت (۲) بحثیت مجموعی قرابت کی بناء پر نفقہ واجب ہونے کے سلسلہ میں وسعت وتنگی کے اعتبارے نداجب اربعہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ سب سے زیادہ وسعت حنابلہ کے یہاں ہے ، پھر حنفیہ کے یہاں ، پھر شوافع کے یہاں اور آخری درجہ مالکیہ کا ہے۔

⁽١) وكي رد المحتار ٢٣٣٦، القاموس المحيط ١١٩٥

⁽۳) درمختار على هامش الود ۱۳۳۲ (۳)

⁽۵) الجامع الصغير و فيض القدير بحواله نسائي عن جابر ١٥٥١-٢٥ (١) درمختار ١٣٣/٢

مالکیہ کے نزدیک نفقہ صرف والدین ، بیٹے اور بیٹیوں کا واجب ہے، دادا، دادی ، نانا، نانی یا پوتے ، نواسے وغیرہ کا واجب خہیں ، شوافع کے نزدیک علاوہ والدین کے والدین کا جو آبائی سلسلہ دادا، دادی ، نانا، نانی اور اولاد ہی کی طرح اولاد کے ذیلی سلسلہ دادا، دادی ، نانا، نانی اور اولاد ہی کی طرح اولاد کے ذیلی سلسلہ پوتے ، نواسے وغیرہ کا نفقہ بھی واجب نہیں، حنفیہ کے نزدیک ان رشتہ داروں کے علاوہ بعض حالات میں دوسرے محرم رشتہ داروں کا نفقہ دراوں کا نفقہ واجب ہوا کرتا ہے، غیر محرم رشتہ داروں کا نفقہ واجب ہوا کرتا ہے، غیر محرم رشتہ داروں کا نفقہ فیمی بلکہ واجب نہیں ہوتا، حنابلہ نے محرم ہونے کی بھی شرط نہیں رکھی ، بلکہ فیر محرم رشتہ داروں جیسے بچازاد بھائی وغیرہ کا نفقہ بھی بوقت فیرورت واجب قراردیتے ہیں۔ (۱)

نفقہ - جس سے ضرورت پوری ہوجائے

نفقة كا مقصد بنیادی ضروریات كی پخیل ہے، جو ہرزمانه كے عرف ورواج اورزیر كفالت شخص كے حالات كے لحاظ سے مختلف ہو سكتا ہے، (۲) چنانچہ اللہ تعالی نے نفقہ كے ساتھ "بالمعروف" (مروج طریقہ كے مطابق) كی قید لگائی ہے، (البقرۃ : ۲۳۳) اور حضرت ہندہؓ كے نفقہ كے بارے میں اپنے شوہر كی طرف سے مونے والی تگی كی بابت استفسار پر آپ کھی نے یہی جواب دیا كہ اتنا لے سحق ہوجو "معروف" طریقہ پرتمہارے اور تمہارے بچوں كے اتنا لے تحق ہوجو" معروف" طریقہ پرتمہارے اور تمہارے بچوں كے لئے كفایت كرجائے، معایک فیک وولد کے بالمعروف ۔ (۲)

بيوي كانفقه

بیوی کا نفقہ واجب ہونے پراُمت کا اجماع وا تفاق ہے، (م) اور کیوں نہ ہوخو دقر آن کریم میں اس کی صراحت موجود ہے، اللہ

تعالی نے صاحب گنجائش پراپی گنجائش کے مطابق نفقہ اداکرنے کا حکم فرمایا ہے، (اطلاق: 2) حضرت جابر شک ہے مروی ہے کہ آپ کی نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہتم پر بیویوں کی رزق اوران کا لباس معروف طریقہ پرواجب ہے، ولھن علیہ کے مرزقهن و کسوتهن بالمعروف ۔ (۵)

بیوی کا نفقہ، نکاح صحیح کی وجہ سے واجب ہوتا ہے نکاح فاسد اور نکاح باطل کی وجہ سے واجب نہیں ہوتا ،مسلمان ہو یا کتابیہ، بالغه ہویاایی نابالغہ جس ہے صحبت کی حاسکتی ہو، یاوہ شہوت کی عمر کو پنچ گئ ہو، مالدار ہو یا غریب، شوہراس سے صحبت کرچکا ہویا کی عذر کی وجہ سے نہیں کریایا ہو، سلیم العقل ہویا فاتر العقل ، اتنی س رسیدہ ہوکہ شو ہر کے لائق ہو یا کم عمر ہو، کیکن شو ہر کے گھر میں ہواور کم ہے کم خدمت اور موانست کے لائق ہو،خودشو ہرنابالغ اوراس کی وجہ سے صنفی تعلق سے معذور ہویا نہ ہواور مالدار ہویاتھاج ، بہر صورت اگریپیکی جائز حق اورعذر کے بغیر شوہر کے گھرسے باہر نہ ہوتو اس کا نفقہ وا جب ہوگا بلکہ اگر والد کے گھر ہواورخود شوہرنے اس کی رخصتی کا مطالبہ نہ کیا ہو، جب بھی اس کا نفقہ واجب ہے، شوہر کے گھر میں ہو، لیکن مریض ہوتب بھی اس کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے، ای طرح اگروہ ایے کی جائز حق کے مطالبہ کی وجہ سے ا پنے میکہ میں مقیم ہوتب بھی وہ مستحق نفقہ ہے، جیسے مہر معجّل ہواوروہ مہر لے کر ہی شوہر کے یہاں رخصت ہونے کے لئے تیار ہوتب بھی وہ نفقہ کی مستحق ہےاور ایک مہر ہی پرموقو ف نہیں کسی بھی جائز حق کی بناء پراینے آپ کوروک رکھنے کی وجہ سے وہ نفقہ سے محروم نہیں رہ عتی۔(۱)

(٣) المغنى ١٥٢٨.

⁽۱) ملخص از: الفقه الإسلامي وأدلته ١٨٧٤-٢١٧ (٢) المغنى ١٥٧٨

⁽٣) بخارى ، باب اذا لم ينفق الرجل للمرأة ان تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف، مديث نم م٣٦٢

 ⁽۵) ابوداؤد، عن جابر بن عبدالله، مديث تمبر ۱۹۰۵

⁽۲) ملخص از: درمختار ۲/۲۳-۲۲۳

جب بيوى نفقه كى حقد ارتبيس موتى!

علامہ حسکفی نے لکھا ہے کہ گیارہ صورتوں میں یوی نفقہ کی حق دارنہیں رہتی ، اگر وہ مرتد ہوگئی ہو یا اس نے اپنے سوتیلے بیٹے کے ساتھ کوئی شہوانی فعل کیا ہو ، کیونکہ اس کی وجہ سے وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے ، عدت وفات میں ہو ، نکاح فاسد یا اس کی عدت میں ہو ، کسی اور کی باندی ہوشو ہر کے پاس قیام پذیر نہ ہو ، اتنی کم عمر ہو کہ اس سے صحبت نہ کی جاسکے ، کسی وجہ سے جیل میں ہو ، اسے انواء کر لیا گیا ہو۔

بعض فقہاء نے ای زمرہ میں ایسی مریض خاتون کو بھی رکھا ہے جوشو ہر کے ساتھ میکہ ہے اس کے گھر منتقل نہ ہو سکتی ہو، کیونکہ ایک درجہ میں اس کی طرف ہے اپنین خاتین کی حوالگی مفقو د ہے، لیکن ظاہر ہے کہ یہ بات کی نظر ہے ، کیونکہ مریضہ کی طرف سے تسلیم نفس موجود ہے یہ اور بات ہے کہ قدرتی مجبوری کی وجہ سے شوہر کے یہاں اس کی منتقلی ممکن نہیں ، شامی کا رجحان بھی ایسی عورت کے مستحق نفقہ ہونے کی طرف ہے، فرماتے ہیں :

وحينئذ فلا ينبغي ادخالها فيمن لانفقة لهن . (١)

اگر عورت شوہر کی بجائے کی اور محرم کے ساتھ جج کو گئی ہوتو اس کا نفقہ بھی بقول صلفی شوہر پر واجب نہیں ، جج فرض ہو یانقل ، البتہ شوہر ساتھ ہو، تو حالت اقامت کا نفقہ اس پر واجب ہوگا ، سفر کے کاظ سے نفقہ واجب نہیں ہوگا۔ لیکن امام ابو یوشف ؓ کے نزد یک جے فرض کی صورت میں شوہر ساتھ نہ ہو پھر بھی حالت اقامت کا نفقہ اس کو اداکر ناہوگا ، کیونکہ سفر جج بھی اس کے لئے ایک عذر ہے ، عالباً یہی رائے مزاج شریعت سے قریب تر ہے۔ واللہ اعلم

ناشزه كانفقه

جن صورتوں میں نفقہ واجب نہیں ہوتا ان میں ایک صورت

عورت کے ناشزہ ہونے کی ہے، ناشزہ کے لغوی معنی نافر مان کے ہیں، فقہ کی اصطلاح میں ہروہ عورت ناشزہ ہے جو کی جائز حق کے بغیر شوہر کے گھر سے باہررے خارجة من بیته بغیر حق ،ای تھم میں وہ عورت بھی ہے جواینے گھر میں رہتی ہو، وہیں شوہرآتا جاتا ہواوراس نے شوہر کو وہاں آنے سے روک دیا ہو، ای طرح ا گرعورت شب کے وقت تشکیم نفس کرتی ہو، دن میں نہ کرتی ہو، تو شو ہر براس کا نفقہ نہیں ،علامہ حسکفی کا خیال ہے کہ وہ عورتیں جودن میں ملازمت وغیرہ کرتی ہوں یا خود کوئی ذریعہ معاش رکھتی ہوں ، اورشب میں شوہر کے باس رہتی ہوں ، تو ان کا نفقہ واجب نہیں ، علامہ شامیؒ نے اس ذیل میں عالمگیری کا ایک جزئے قل کیا ہے کہ اگر کسی کی بیوی باندی ہو، آقادن میں اس سے خدمت لیتا ہو، اور رات میں شوہر کے حوالہ کردیتا ہو، تو صرف رات کا نفقہ شوہریر واجب ہوگا نہ کہ دن کا ، پھر لکھا ہے کہ ای مسئلہ پر اس کو قیاس کیا ، جاسکتا ہے، مگریہ بات بھی ظاہر ہے کہ عورت اس وقت ناشزہ ہوتی ہے جب وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھرسے باہر رہے ،اگر شوہر کی اجازت سے باہرر ہوناشزہ نہیں۔(۱)

اس گفتگو کا حاصل میہ ہے کہ عورت اصطلاحی اعتبار ہے اس وقت ناشزہ ہوتی ہے جب وہ شو ہرکی اجازت کے بغیر گھر ہے باہر رہے، اگر گھر میں رہتے ہوئے نافر مانی کا ثبوت دے یا اپنے کسی جائز حق کی بناء پر اپنے آپ کوروک لے تو وہ نفقہ ہے محروم نہیں ہوگی ، اسی طرح ملازمت پیشہ خوا تین اگر ملازمت شو ہرکی اجازت ہے کررہی ہوں تو وہ نفقہ کی حق دار ہیں ، اوراگر بلا اجازت دن میں چلی جاتی ہوں اور رات میں چلی آتی ہوں جب بھی ان کا رات کا فقہ شو ہر کے ذمہ رہے گا، گوشو ہرکوحت ہے کہ وہ اس کو اس کم اس کے لئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے سرزنش کرے، اور عورت اس نافر مانی کی وجہ ہے گنہ گار ہوگی۔

⁽۲) درمختار على هامش الرد ۱۳۲/۲

نفقه میں شامل چیزیں

قرآن وحدیث اور شریعت کے مزاج و نداق کوسا منے رکھنے

سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کے نفقہ میں اس کی تمام بنیادی
ضروریات شامل ہیں ، جواصل میں ہر زمانہ کے عرف اور حالات
سے متعلق ہیں اور اس سلسلہ میں قطعی تحدید وتعیین نہیں کی جاسکتی ،
تاہم پھر بھی فقہاء نے ایک حد تک ان کومتعین کرنے کی کوشش کی
ہے، چنا نچ بعض فقہاء شے ایک حد تک ان کومتعین کرنے کی کوشش کی
سالن ، صفائی ستھرائی کا سامان ، لباس ، گھر کا ضروری اٹا شہ، رہائش
مالن ، صفائی ستھرائی کا سامان ، لباس ، گھر کا ضروری اٹا شہ، رہائش گاہ ، اور اگر عورت ایسے ساج سے تعلق رکھتی ہوجس میں خدام اور
چاکروں سے کام لیا جاتا ہوتو خادم کا فقم ۔ (۱)

خوراک مہیا کرنے کی دونوں صورتیں ہو عتی ہیں، یہ بھی کہ کپا
سامان ہوی کے حوالہ کرد ہتا کہ وہ اسے پکالے، چاول، آٹا، نمک،
پانی، تیل ، جلاون، (۲) اور یہ بھی کہ پکا پکایا کھانا فراہم کرے، اگر
عورت ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہے جس میں خوا تین خود کھانا پکایا
کرتی ہوں تو مرد پر پکا ہوا کھانا فراہم کرنا ضروری نہیں، اورا گرعورت
ایسے گھرانے سے تعلق رکھتی ہو، جس میں لوگ خود کھانا بنانے کے
عادی نہ ہوں، شو ہر کی طرف سے کوئی خادم بھی فراہم تہ ہو، اور بیوی
مریض بھی نہ ہو، صحت کے اعتبار سے اس لائق ہو کہ اپنا پکوان کر سکتی
ہوتو بھی شو ہر بریکا ہوا کھانا فراہم کرنا ضروری ہوگا۔ (۳)

کھانے کی ظاہر ہے کہ کوئی مقدار متعین نہیں کی جاسکتی ، جتنا کافی ہوجائے ، اتنادینا ضروری ہے، لان المقصود من النفقة

الکفایة ، (۳) ای طرح یہ بات بھی ظاہر ہے کہ مختلف علاقوں اور مقامات میں غذا کی نوعیت مختلف ہوا کرتی ہے، اس کا کاظرتے ہوئے ہی عرف اور رواج کے مطابق کھانا اور سالن کا انظام کرنا ہوگئ ، امام شافعی گئے نزد یک مقدار متعین کرنے کی کوشش کی گئ ہے ہوگا، امام شافعی کے نزد یک مقدار متعین کرنے کی کوشش کی گئ ہے اور وہ اس طرح کہ تنگدست شخص پرایک مُداور خوشحال شوہر پردومُد کے بھر روائے وینا واجب ہے، پھر شوافع کے یہاں دانے ہی دینا ضروری ہے، آٹایا بنی ہوئی روٹی دی جائے تو عورت پراس کا قبول کرنا ضروری ہے، آٹایا بنی ہوئی روٹی دی جائے تو عورت پراس کا قبول کرنا ضروری ہیں، ایم مثلاث کی رائے اس کے برخلاف ہے۔ (۵)

بعض فقہاء نے سالن کی نوعیت متعین کرنے کی زحت بھی اضائی ہے ، مثلاً میہ ہر جمعہ کو گوشت دینا چاہئے ، اور گوشت کی مقدار ایک رطل ہونی چاہئے ، لیکن ظاہر ہے کہ میہ مقای حالات و آ داب پرمنی ہے جہاں گوشت زیادہ ہوتا ہوا ورزیادہ مقدار میں کھایا جا تا ہو، وہاں اسی لحاظ ہے کھی غذا فراہم کرنی ہوگی۔(۱)

سالن —نوعیت اورمقدار

جیسے نفقہ میں غذا کی مقدار متعین نہیں کی جائتی ، اسی طرح کوئی رقم بھی متعین نہیں کی جائتی ، کیونکہ گرانی اور ارزانی ہوتی رہتی ہے ، (2) نفقہ سالانہ بنیاد پر بھی دیا جاسکتا ہے ، ماہانہ بھی مقرر کیا جاسکتا ہے ، ہفتہ وار بھی اور یومیہ بھی ، بیا پنے حالات اور سہولت پر مبنی ہے۔ (۸)

جیسے غذا کی فراہمی شوہر کے ذمہ ہے، ای طرح کھانے سے متعلق دوسری ضروریات بھی شوہر ہی کے ذمہ ہیں، جیسے: کھانے پینے کے برتن ، گھڑے، چکی، (۹) — ہمارے زمانہ میں شہری

⁽۲) هندیه ۱/۹۳۵

⁽٣) هداية مع الفتح ٣٨١/٣

⁽٢) ويكي المغنى ١٥٨٨ مشرح مهذب ٢٥٣١٨

⁽۸) در مختار ۲۰۰۲

⁽۱) مغنى المحتاج ٣٢٧/٣

⁽٣) البحر الرائق ٢٩٦/٣ : ديوبند ، تحقيق الشيخ زكريا عميرات

⁽۵) المغنى ٨، ١٥٧

⁽۷) درمختار ۱۵۰/۴

⁽٩) و کھے:هندیه ۱۸۲۸

زندگی گذارنے والوں کے لئے گیس اوراس کا چولہا ،ریفر بجیڑ اور گرانڈ روغیرہ ای حکم میں ہے۔ 'پوشاک

بوی کی بوشاک کا انتظام بھی بالاتفاق شوہر کے ذمہ ہے، (۱)
کہ خود قرآن اس پر ناطق ہے، (ابقرۃ : ۲۳۳) لباس میں بھی مقدار
اور نوعیت متعین نہیں ، اور نہ اس کو کمل طور پر متعین کرنا ممکن ہی ہے،
بلکہ مختلف مقامات کے عرف کی رعایت کرتے ہوئے لباس کا
فراہم کرنا واجب ہے، (۲) ظاہر ہے کہ کم سے کم ایبالباس واجب
ہے جوستر کے تقاضا کو پورا کردے، رہ گیالباس کا معیار تو بیشو ہرکی
معاشی استطاعت اور عورت کے خاندان کے لوگوں کے معیار
زندگی کے اعتبار سے واجب ہوگا، یہ ختلف ذالک یساداً و
اعساراً و حالا و بلدا۔ (۲)

سال میں کم ہے کم دو جوڑ ہے بنانے ضروری ہیں، اورا گرقبل از وقت کپڑا کپھٹ گیا تو قانو نانیا کپڑا دینا شوہر کی ذمدداری ندہوگ (۴) لیکن اگر عورت کپڑے کی ضرورت مند ہوتو دیانی شوہر کا فریضہ ہے کہ دہ اس کے لئے کپڑا فراہم کرے، کپڑے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جاڑے اور گرمی کے موسم کی ضرورت کے لحاظ ہے کپڑا فراہم کئے جائیں۔(۵)

ای طرح جوتا چپل اور جاڑے کے موسم کی رعایت کرتے ہوئے موزوں کا فراہم کرنا بھی شوہر کی ذمہداری ہے۔(۱)

آراكثی اشیاء

سامان آرائش میں بعض چیزیں تو لازی درجه کی ہیں ، جیسے

کنگھی، تیل، نہانے اور کپڑ ادھونے کا صابن، ایسا خوشبودار پاؤڈر یا کریم جس سے پسینہ وغیرہ کی بوڈور کی جاسکے، ان کی فراہمی شوہر پرواجب ہے، الیمی چیزیں جواس درجہ ضروری نہیں ہیں بلکہ خصوصی آرائش کے درجہ ہیں آتی ہوں جسے سرمہ، کا جل، خضاب، عطریات وغیرہ شوہر پرواجب نہیں، لیکن اگر شوہر خود بیوی سے ان چیزوں سے آراستہ ہونے کا نقاضا کرتا ہوتو پھراس کے لئے ان کا فراہم کرنا بھی واجب ہوگا۔ (ے)

بستر اورفرش

تکیه، بستر اور فرش کا انظام بھی شوہر پر واجب ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ شوہر اپنی حیثیت کے مطابق موسم کی رعایت کرتے ہوئے ان چیز وں کوفراہم کرے، خوشحال آ دمی ہے، تو شندک میں اپنی کا گدا، اور غریب آ دمی ہے تو ادنی فرش وغیرہ (۸) اس طرح کا انظام اور عورت کے لئے ان چیز وں کا مستقل انظام کہ اگر بیاری وغیرہ کی وجہ سے عورت ، شوہر سے الگ سونا چاہتو اسے دفت نہ ہو، ضروری ہے، (۹) — علامہ شامی نے نفقہ کے ذیل میں آنے والی ان تمام چیز وں کواس طرح بیان فرمایا ہے :

و الحاصل ان المر أة لیس علیها الاتسلیم نفسها فی بیته و علیه لها جمیع مایکفیها بسحسب حالهما من اکل و شرب ولبس

حاصل میے کے عورت برصرف میہ بات واجب ہے کہ شوہر کے گھر میں اپنے نفس کو حوالہ کردے، اور

- (۲) ردالمحتار ۱۳۹/۲
- (٣) هندیه ۱/۲۵۵،درمختار ۱۳۹۲

وفوش . (١٠)

- (۲) رد المحتار ۲۵۲/۲
- (٨) هنديه ١/٢٥٥،المغنى ٨/٩٥١
 - (۱۰) ردالمحتار ۲۵۲/۲

- (۱) المغنى ٨/٩٥١
- (۳) درمختار ۱۵۳۲
- (۵) ویکفی:درمختار ۲۵۲۲،هندیه ۱۸۲۵
- (٤) ويكفي: هنديه ١/٥٣٩، شرح مهذب ٢٥/١٥٣، المغنى ١٥٩/٨
 - (۹) درمختار ۱۵۳/۲

عورت کے لئے شوہر کے ذمہ کھانا، پینا، لباس اور ر ہائش ہے متعلق تمام چیزیں دونوں کے حالات کی رعایت کرتے ہوئے شوہر پرواجب ہے۔ پھرفقہاءنے بیصراحت بھی کی ہے کہ اگر عورت کے پاس اینے کیڑے اور بستر ہوں جب بھی اس کے لئے ان کا استعمال واجب نہیں اور شوہراس بہاندایے فرائض ہے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔(۱)

نفقه میں ر ہائش کا انتظام بھی شامل ہے، اس کوفقہاء'' سکنی'' تعبيركرتے ہيں، الله تعالى نے بيوى كے لئے ربائش كے انتظام كوواجب قرار ديا بارشاد ب،اسكنو هن من حيث سكنتم من وجدكم ، (الطاق: ٢) ربائش كاه كمليل مين حسب ذيل احكام بين:

۱) بیضروری نہیں کہ رہائثی مکان مملوکہ ہی ہو، کرایہ یا عاريت كامكان مو، يجي كافي ب، سواء كسان ملكاله او اجارة او عارية_(٢)

 ۲) معیار کے اعتبار سے زن وشو دونوں کی رعایت ہو، بقدر حالهما

٣) يوي كوابيا گر فراجم كيا جائے جس ميں اس كي خواہش کے بغیراس کودوسروں کے ساتھ رہنے پرمجبور نہ ہونا پڑے، اس سلسلے میں فقہاء نے خاصی تفصیلات ذکر کی ہیں اور ان میں کسی قدرا ختلاف رائے بھی محسوں ہوتا ہے، جس کا حاصل بہے کہ:

(الف) ایک صورت یہ ہے کہ مکان ایک ہی کمرہ کا ہو،اور اس میں زوجین کے ساتھ کوئی اور مردیا خاتون مقیم ہویا ایسا بجہ جوسنفی تعلق كاشعورر كھتا ہو، بالا تفاق ايسامكان كئى كے لئے ناكافی ہے۔

(ب) ایمامکان کہ جس کے احاطہ میں کوئی اور شخص مقیم نہ ہو، اورعورت کو وہال رہنے میں خوف وامن گیر نہ ہو، به صورت بالاتفاق كافى ہے۔

(ج) مكان كا ابك احاطه جواس ميس كي علاحده كمر ي ہوں، ہر کمرہ مستقل طور پر مقفل کیا جا سکتا ہو، بیت الخلاءاور باور چی خانہ بھی الگ! لگ ہو، دوسرے کمرول میں سوکن کے علاوہ دوسرے سسرالی رشتہ دارر ہتے ہوں ،اورعورت کوان ہے کوئی اذیت نہ پہنچ رہی ہو،تواس صورت میں یہ کافی ہوجائے گا، یہی رائج ہے، گوبعض فقهاء کے نز دیک اس صورت میں بھی وہ علاحدہ مکان کا مطالبہ کر عتى ہے۔

(د) مكان ان بى خصوصيات كا حامل مو، كيكن دوسر _ کرے میں سوکن مقیم ہو ، تو اس صورت کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ شوہر بیوی کواس میں اقامت پر مجبور کرسکتا ہے یا نہیں ؟ قول راجح ہے ہے کہ مجبور نہیں کرسکتا، کیونکہ سوکنوں کے درمیان اختلاف بہت شدید ہوتا ہے۔

(ه) ایک برااحاطه ہو، متعدد کمرے ہوں اور بیت الخلاء مشترک ہو، شوہر غریب آ دمی ہو، اس سے بہتر مکان لینے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہو، تو اس صورت میں وہ اپنی بیوی کوای مکان میں رہائش پرمجبور کرسکتا ہے بیزیادہ صحیح قول ہے، گواس میں بھی اختلاف ہے۔

۴) یہ بھی ضروری ہے کہ مکان ایسی جگہ ہو جہاں صالحین کا يروس ہو،اورعورت خوف نەمحسوس كرتى ہو،اگريزوس ميں لوگ نه ہوں تو ضروری ہے کہ مکان محفوظ ہو، اور شوہر بیوی کے ساتھ ایس خاتون کوبھی رکھے،جس ہےوہ مانوس ہو۔ (۲)

شو ہر کو بیات صاصل ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ ، بیوی کے رشتہ

⁽۱) ردالمحتار ۱۵۲/۲

⁽٣) ملخص از: درمختار ورد المحتار ٢٣٢-٢٢٢

داروں اور کی اور شوہر ہے ہونے والی عورت کی اولاد کوا قامت سے
منع کرے ، (۱) البتہ ہیوی کے والدین کو ہفتے ہیں ایک دن اور
دوسرے محرمر شند داروں کوسال ہیں ایک دن آنے کاحق حاصل ہوگا،
شوہراس سے اس کونہیں روک سکتا ، البتہ ان کواپنے گھر ہیں قیام پذیر
ہونے ہوں تو وہ ہفتہ ہیں ایک دن والدین سے ملاقات کے لئے
نہ آکتے ہوں تو وہ ہفتہ اور سال کی قید کوئی لازی قید نہیں ، بلکہ
درحقیقت یہ ہرجگہ کے عرف پرموقوف ہے، بینبغی ان یافن لھا فی
درحقیقت یہ ہرجگہ کے عرف پرموقوف ہے، بینبغی ان یافن لھا فی
درات ہما فی الحین بعد الحین علی قدر متعارف ۔ (۲)
اگر ہوی کے والدین معذور ہوں اور کوئی دیکھر کھ کرنے والا

اگر بیوی کے والدین معذور ہوں اور کوئی دیکھ رکھے کرنے والا نہ ہوتو عورت اُن کی تیار داری کرسکتی ہے، اور شوہر کوحق نہیں کہ وہ اس کواس ہے رو کے۔(۴)

خادم كاانتظام

اگر شوہری معاثی حالت بہتر ہوتو ہوی کے لئے خادم کا انظام کرنا بھی شوہری فرمداری ہے، امام ابوطنیقہ، امام محرر اوراکش فقہاء کے نزدیک ایک خادم کانظم کافی ہے، امام ابولوسف کے نزدیک دوخادم کانظم کرنا ہوگا، ایک گھریلوکا موں کے لئے اورایک باہر کے کاموں کے لئے اورایک باہر کے کاموں کے لئے (۵) مالکیہ کے نزدیک بھی دوخادم ہونا چاہئے، (۱) ہاں اگر گھریل افراد خانہ زیادہ ہوں تو بالا تفاق ایک سے زیادہ خادم کانظم کیا جانا چاہئے، (۱) سے خادم کانقام کیا جانا چاہئے، (۱) سے خادم کانقام کیا جانا چاہئے، (۱) سے خادم کانقام کیا جانا چاہئے، (۱) اگرکوئی مردہولیکن اس عورت کامحرم ہوتو ظاہر ہے کہ یہ بھی کافی ہوگا۔

خادم كانفقه

اس خادم کا نفقہ بھی شوہر کے ذرمہ واجب ہوگا، نفقہ سے مراد خوراک، پوشاک اور رہائش وغیرہ کا انتظام ہے، اور اس میں بھی زمانہ وحال کی رعایت ضروری ہے؟ کیونکہ نفقہ بیومی کا ہویا خادم کا مقدار کفایت مطلوب ہے، (۹) — موجودہ حالات میں جو خادم اور خادما کیں اجرت پر رکھے جاتے ہیں ان کو متعینہ اجرت ادا کردینا کافی ہوگا، ای طرح اس دور میں بعض ایسی شینی اشیاء ایجاد ہوگئی ہیں، جو جزوی اعتبار سے خادم کا کام کرتی ہیں، جیسے کپڑے کو سلنے کی مشین وغیرہ، تو ایسے شوہر کے لئے جو مستقل خادم کا نظم تو نہ کرسکتا ہو، کین اس طرح کی اشیاء ضرورت فراہم کرسکتا ہو، تو اس کی فراہمی اس برواجب ہوگی۔

پکوان اور گھریلو کام

فقہاء کا نقط کظریہ ہے کہ پکوان کرناعورت کی ذمہ داری نہیں،
اس لئے اسے اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ، لیکن یہ محم قضاء ہے یعنی
اگر بھی اس مسئلہ پر زوجین میں نزاع پیدا ہوجائے اور مغاملہ قاضی
کے پاس جائے تو قاضی یہ ذمہ داری عورت پرلازم قرار نہیں دےگا،
سوائے اس کے کہ عورت کھانا پکانے پر قدرت رکھتی ہواور مردائی
صلاحیت نہیں رکھتا ہو کہ الگ سے طباخ کا انظام کرے یا پکا ہوا
کھانا مہیا کرے ، لیکن دیائے بہر حال عورت پر کھانا پکانا اور امور
خانہ داری کو انجام دینا واجب ہے، آپ کھی نے خود حضرت فاطمہ انداری کو انجام دینا واجب ہے، آپ کھی نے خود حضرت فاطمہ کونکاح کے بعد تلقین فرمائی تھی کہ گھر کے کام وہ کرلیں اور باہر کے کام حضرت علی بھی اس کے این ہمائم نے لکھا ہے:ان ھلدہ الاعمال حضرت علی میں میں کھی تاہیں ہمائم نے لکھا ہے:ان ھلدہ الاعمال

⁽۲) درمختار ۱۹۳۶

⁽۳) درمختار ۱۲۵/۳

⁽Y) ويحض: الفقه الإسلامي وأدلته ١٠٧/٨

⁽٨) فتح القدير ٣٨٨/٣

⁽۱) درمختار ۱۹۲۴

⁽۲) ردالمحتار ۱۹۳۲

⁽۵) و كيت هدايه مع الفتح ٨٨/٣-٢٨٨ المغنى ٨/٠٢١

⁽۷) ردالمحتار ۲۵۵/۲

⁽٩) ويكي فتح القدير ٣٨٨/٣

واجبة عليها ديانة و لا يجبرها القاضى . (١) - جوحكم پكوان كرنے كا ہے وہى حكم كيڑے دھونے ، گھر ميں جھاڑو دينے اور بچ كودودھ پلانے كا بھى ہے۔(٢)

گذرہے ہوئے دنوں کا نفقہ

بوی کے نفقہ کے باب میں ایک اہم مسلہ یہ ہے کہ گذرے ہوئے دنوں کا تفقہ شوہر کے ذمہ واجب الا دا ہوتا ہے یانہیں؟ لعنی اگر کسی شخص نے جیم ماہ یا ایک سال کا نفقہ ادا نہ کیا ہواور عورت گذرے ہوئے دنوں کے نفقہ کی طالب ہو، تو اس مدت کا نفقہ ادا كرنا واجب ہوكا يانہيں؟ - حنفيہ كے نزد يك گذرے ہوئے دنوں کا نفقہ تنین ہی صورتوں میں واجب ہوتا ہے، یا توان دنوں میں عورت نے قاضی کی احازت سے قرض لے کر اپنی ضرور ہات یوری کی ہو، یا قاضی نے اس مت سے پہلے اپنے فیصلہ کے ذرایعہ نفقہ متعین کردیا ہو، اس کے یاوجود شوہر نے نفقہ ادانہیں کیا ، ما زوجین کے درمیان ماہانہ نفقہ کی مقدار متعین ہوگئ اوراس پر باہم صلح ہوگئی، چراس کے باوجودشو ہرنے نفقہ ادانہیں کیا ہے،ان ہی تین صورتوں میں گذرہے ہوئے دنوں کا نفقہ شوہر پر واجب ہوتا ہے، اگران تینول صورتول میں سے کوئی صورت نہ یائی جائے تو گذر ہے ہوئے دنوں کا نفقہ واجب نہیں ہوتا ، پھران میں ہے پہلی صورت جوقرض لینے کی ہے اس میں توبیشو ہریا ہوی کی موت یا طلاق کے باوجود نفقه واجب الاداءر بتاہے، لیکن قاضی کے فیصلے اور باہمی سلح کی وجہ سے عائد ہونے والا نفقہ زوجین میں سے ایک کی موت یا طلاق، گوطلاق رجعی ہو، کی وجہ ہے ساقط ہوجا تا ہے۔ (۲) حنفيه كانقطه نظريه ہے كەنفقدا يك طرح كاتبرع اور صلەرحي

ہےنہ کہ عوض ؟ اس لئے ان خصوصی حالتوں کے سواگذر ہے ہوئے دنوں کا نفقہ واجب نہیں ہوگا۔ (م) — دوسرے فقہاء مالکیہ ، شوافع اور حنابلہ وغیرہ کے نزدیک گذر ہے ہوئے دنوں کا نفقہ بھی واجب ہوتا ہے، اور شو ہراس ہاسی وقت برگ الذہ ہوسکتا ہے ، جب اداکردے یا بیوی ان دنوں کا نفقہ معاف کردے ، (۵) ان حضرات کا نقطہ نظر یہ ہے کہ نفقہ عورت کے شوہر کے لئے محبوس رہنے کاعوض ہے، لہذا یہ دَین واجب ہے، اور دَین خواہ کوئی سابھی موان ہی دوصورتوں میں معاف ہوتا ہے ، (۱) خیال ہوتا ہے کہ جہور فقہاء کی رائے شریعت کے مزاج و فیداتی اور اصول عامہ سے زیادہ قریب ہے ، اور ہندوستان کے موجودہ حالات میں زیادہ قابل علم

اگر پیشگی نفقه ادا کر دیا اورنفقه کی حقدارنہیں رہی؟.

اگرکی شخص نے پیشگی ہوی کا نفقہ ادا کر دیا، اس کے بعد شوہر کا انتقال ہوگیایا طلاق واقع ہوگئی، یاکی وجہ سے ہوی نفقہ کی مستحق باقی نہ رہی ، تو جتنے زیادہ دنوں کا نفقہ اس سے وصول ہو چکا ہے، امام ابو یوسف کے نزد یک اس سے واپس نہیں لیا جا سکتا، امام محمد کے نزد یک زائد ایام کا نفقہ اگراصل شکل میں باقی ہے تو اس کو واپس کرنا ہوگا، اوراگراسے خرچ کرلیا ہے، تو اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی، (ے) یہی رائے دوسرے فقہاء کی بھی ہے۔ (۸)

نفقه کب ساقط ہوجاتا ہے؟

نفقہ واجب ہونے کے بعد دوہی صورت میں ساقط ہوتا ہے، زوجین میں سے کسی ایک کی موت کی وجہ سے یا بیوی کے شوہر کو ہرگ

⁽۲) فتح القدير ۱۳/۳

⁽٣) ويكفئ: هداية مع الفتح ٣٩٣/٣

⁽٢) المغنى ١٢٢٨

⁽٨) الفقه الإسلامي وأدلته ١٨/٨

⁽۱) فتح القدير ۳۸۹/۳

⁽٣) و مُحْتَّ : در مختار على هامش الرد ٢٠/٢-٢٥٧

⁽۵) المغنى ۱۲۲/۸

⁽۷) ردالمحتار ۲۲۰/۲

الذمه کردینے کی صورت ہیں، حنفیہ کے یہاں چوکلہ گذرہے ہوئے دنوں کا نفقہ ای وقت واجب ہوتا ہے جب قاضی کی جانب سے نفقہ مقرر کیا گیا ہو، یا زوجین نے باہمی صلح کے ذریعہ نفقہ کی ایک مقدار طے کر لی ہو، یا عورت نے قاضی کی اجازت سے نفقہ کی تحمیل کے لئے قرض حاصل کیا ہو، اس لئے ان ہی صورتوں ہیں عورت کے گذرہ ہوئے دنوں کے نفقہ سے برگ الذمه کرنے کا اثر پڑے گا، دوسر نے فقہاء کے نزویک چونکہ یہ بھی عام دیون کی طرح بائی لئے گوقاضی وغیرہ کا فیصلہ نہ پایا جائے پھر بھی گذشتہ مدت کا نفقہ معان کرنا مؤثر ہوگا۔

اگرقبل از وقت بیوی نفقه معاف کردے؟

البته اگر متعقبل کا نفقه عورت معاف کرد ہے تو بالا تفاق اس کا اعتبار نہیں اور آئندہ عورت دوبارہ نفقہ کی طلب گار ہو علی ہے، اس لئے کہ ابھی تو یہ نفقہ واجب ہی نہیں ہوا ہے، اور جو چیز واجب ہی نہیں ہوئی اس پر معافی کا تر تب کیسے ہو سکتا ہے؟ البتہ دوصور تیں اس ہے متعنیٰ ہیں: اول یہ کہ خلع یا طلاق کے عوض عورت نفقہ عدت معاف کرد ہے، دوسرے ایسی مدت کا نفقہ معاف کرے جو عملاً شروع ہو چکا ہے، اور اس مہینے کا نفقہ معاف کرد ہے۔ (۱)

نفقه میں کس کا معیار معتبر ہے؟

نفقہ میں صرف شوہر کے معیار کی رعایت ہوگی یا شوہر و بیوی دونوں کی ؟اس میں اختلاف ہے یعنی اگر بیوی خوش حال ہواوراس کے گھر کا معیار زندگی او نچا ہواور شوہر کی حالت اس سے مختلف ہو تو کس کا معیار معتبر ہوگا ؟ — اگر دونوں کے معیار زندگی میں کیسانیت ہو، دونوں خوش حال یا دونوں تنگدست ہوں تو ظاہر ہے

کہ اس معیار کے مطابق نفقہ واجب ہوگا، لیکن اگر دونوں کے معیار زندگی میں فرق ہوتو کس کا اعتبار ہوگا؟ فقہاء حنفیہ میں خصاف کہتے ہیں کہ دونوں کی رعایت رکھی جائے گی، مثلاً ہوی کسی ایے گر سے تعلق رکھتی ہوجس کا معیار زندگی اونچا ہے اور شوہرا ہے گر سے تعلق رکھتا ہو، جس کے یہاں معیاراس سے کمتر ہو، تو ان دونوں کے درمیانی معیار کا نفقہ مر دکوا داکر ناہوگا، صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ اس پرفتو کی ہے، امام کرخی کے نزد یک الیی صورت میں شوہر کی کہائی عالت معتبر ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالی نے فر مایا ہے کہ اہل معاشی عالت معتبر ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالی نے فر مایا ہے کہ اہل معنا سعته ، (اطلاق کے اور علامہ ابن ہا م گابیان ہے کہ بھی ظاہر روایت ہے، تخفہ الفقہاء میں اس کوقول شیح قرار دیا گیا ہے، امام مجمد مولی ہے، اور بہت سے مشائخ حفیہ ای کے اس کی صراحت مروی ہے، اور بہت سے مشائخ حفیہ ای کے قائل ہیں، (۲) سے بہی قول دوسرے فقہاء کا بھی ہے، اور غالبًا یہ قائل ہیں، (۲) سے بہی قول دوسرے فقہاء کا بھی ہے، اور غالبًا یہ قائل ہیں، (۲) سے بہی قول دوسرے فقہاء کا بھی ہے، اور غالبًا یہ قائل ہیں، (۲) سے بہی قول دوسرے فقہاء کا بھی ہے، اور غالبًا یہ وابیا ہے۔ اور غالبًا یہ وابیا ہی میں ای وقول ہوسے وزیب تر ہے۔ وابلہ اعلم وابیا ہی میں ای وقول ہوسے وزیب تر ہے۔ وابلہ اعلم

اولا دكا نفقه

شوہر پر بیوی کا نفقہ تو بطور معاوضہ کے واجب ہوتا ہے، بیوی اپنے آپ کوشو ہر کے لئے محبوس رکھتی ہے اور شو ہراس کے بدلہ نفقہ ادا کرتا ہے ۔ نفقہ کے واجب ہونے کا دوسرا سبب قر ابت ورشتہ داری ہے، پھر قر ابت کی بھی مختلف صور تیں ہیں، ان میں سب سے اہم قر ابت ولا د ہے، قر ابت ولا د سے مراداولا داور والدین ہیں، کی حیثیت ایک دوسرے کے لئے ان کے کوئکہ اولا داور والدین کی حیثیت ایک دوسرے کے لئے ان کے وجود کے ایک حصہ کی ہے۔ (۲)

فی الجملہ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہونے کے سلسلے میں فقہاء اُمت کا اجماع وا تفاق ہے، (۴) پیخود قرآن سے بھی ثابت ہے،

⁽r) ويحضر دالمحتار ١٢٥/٢، بأب النفقة

⁽٣) المغنى ١٦٩٨

⁽١) ويمح :بدائع الصنائع ٢٩/٣، الفقه الإسلامي وأدلته ١٩٨٨

⁽٣) ويمح بدائع الصنائع ١١٦٣

ای گئے بچے کے دودھ پینے کی اجرت باپ پر واجب قرار دی گئی جو (طلاق ۱۱) بلکه ان عورتوں کی کفالت بھی باپ کے ذمہ رکھی گئی جو اس کے بچے کی پرورش کرنے میں مشغول ہوں اور ان کو دودھ پلاتی ہوں ، (البقرہ ۲۳۳) ہے حدیث سے بھی ثابت ہے ، حضرت ایوسفیان کے اخراجات کی ادا کیگی میں کی قدر تنگی سے کام لیا کرتے تھے ،ان کی یوی حضرت ہندہ نے آپ کی سے اس تنگی کی شران کرتے تھے ،ان کی یوی حضرت ہندہ نے آپ کی اجازت کے بغیران شکایت کی ،اور دریافت کیا کہ کیا میں شوہر کی اجازت کے بغیران کے مال میں سے خرج کر سکتی ہوں؟ آپ کی نے فرمایا کہ اتن مقدار لے سکتی ہو جو تبہارے اور تبہارے نیچے کے لئے کفایت کر جائے ،خدی مایک فیک و ولدک بالمعروف ۔(۱)

کن صورتوں میں اولاد کا نفقہ واجب ہوگا اور کب واجب نہیں ہوگا؟ علامہ ابن ہام ؓ نے اس کو بہت بہتر تجزیہ کے ساتھ بیان فرمایا ہے، جس کا خلاصہ سے کہ بحیثیت مجموعی چار حالتیں ہوسکتی ہیں :

ا) باپ مالدار ہو، پچ نابالغ ہوں، اگر پچ خود اتن اللہ اللہ نہ ہوں جس سے ان کی کفالت ہو سکے تو لڑکوں کے مکانے کے لائق ہونے تک اور لڑکیوں کی شادی تک باپ پر نفقہ کی ذمہ داری ہوگی، اور باپ کو تنہا کفالت کی ذمہ داری اٹھائی نفقہ کی ذمہ داری ہوگی، اور باپ کو تنہا کفالت کی ذمہ داری اٹھائی پڑے گی اور اگر پچ خود بھی صاحب استطاعت ہوں اور مال ان کے پاس موجود ہو، تو باپ ان ہی کا مال ان پرخرچ کرسکتا ہے، اور اگر مال ان کی دسترس میں نہ ہواور قاضی کی اجازت سے باپ خرچ کرے یاس نیت سے خرچ کرے کہ یہ پینے بچ کی جائیداد سے وصول کرنے ہیں اور اس میں سے اپنا بیسہ وصول کر سکتا ہے، اور مال صاصل ہو جائے وہ اس میں سے اپنا بیسہ وصول کر سکتا ہے، اور اگر قاضی کی فیصلہ بھی نہ ہواور بعد میں وصول کرنے کی نیت سے گواہ اگر قاضی کا فیصلہ بھی نہ ہواور بعد میں وصول کرنے کی نیت سے گواہ اگر قاضی کا فیصلہ بھی نہ ہواور بعد میں وصول کرنے کی نیت سے گواہ اگر قاضی کا فیصلہ بھی نہ ہواور بعد میں وصول کرنے کی نیت سے گواہ اگر قاضی کا فیصلہ بھی نہ ہواور بعد میں وصول کرنے کی نیت سے گواہ بھی نہ بیایا ہو، تو قانو نا وہ اسے بینے بیسے واپس نہیں لے سکتا، اور دیائی نہیں نہ بیایا ہو، تو قانو نا وہ وہ اسے بینے بیسے واپس نہیں کے سکتا، اور دیائی نہیں نہ بیایا ہو، تو قانو نا وہ وہ وہ بینے بیسے واپس نہیں کے سکتا، اور دیائی نہیں نہ بیایا ہو، تو قانو نا وہ وہ بینے بیسے واپس نہیں کے سکتا، اور دیائی نہیں نہ بیایا ہو، تو قانو نا وہ وہ بیا

اگر پہلے ہی ہے واپس لینے کی نیت رہی ہوتو لے سکتا ہے۔ لڑ کیاں بھی اگر سلائی وغیرہ کے ذریعہ اپنی ضرورت کے بقدر پیسے حاصل کرلیں تو باپ پران کا نفقہ واجب ہوگا۔

۲) دوسری صورت میہ ہے کہ باپ مالدار ہواور اولا دبالغ ہوں تو اگر نیچ خود اپنی کفالت کے لائق اور صاحب معاش ہوں ، تو ان کی کفالت باپ کے ذمہ نہ ہوگی ، اگر بیجے تاج ہوں تو

(الف) نکاح تک لڑ کیوں کا نفقہ باپ کے ذمہ ہوگا، ای طرح شادی شدہ لڑ کیاں مطلقہ یا بیوہ ہوجا کیں تب بھی باپ ان کے نفقہ کا ذمہ دار ہوگا۔

(ب) کڑے مفلوج ، نامینا ، فاتر العقل یا معذور ہونے کی وجہ سے کسب معاش کی صلاحیت نہیں رکھتے ہوں ، یا ابھی حصول تعلیم میں مشغول ہوں ، توان کا نفقہ بھی باپ کے ذمہ ہوگا۔

س) تیسری صورت یہ ہے کہ باپ خود محتاج اور نفقہ ادا کرنے کی پوزیش میں نہ ہو، بچے نابالغ ہوں لیکن مالدار یا نابالغ ہوں اور مالدار، یا خود کسب معاش کے لائق ،ان صورتوں میں باپ یر نفقہ کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

پ چوتھی صورت ہے ہے کہ باپ جتاج ہو، پیچ بھی نابالغ و عتاج ہوں ، یا بالغ ہوں لیکن کسب معاش نہیں کر سکتے ، تو باپ کو کسب معاش نہیں کر سکتے ، تو باپ کو کسب معاش کرنا چا ہے اور نہ کر ہے تو اُسے اس پر مجبور کیا جائے گا، اور اس پر مجبور کرنے کے لئے اسے قید کی سزا بھی دی جا سکتی ہے ، پھراگر باپ کفالت نہ کرسکتا ہواور دادایا ماں یا ماموں یا پچاس کی کفالت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو اس پر ان لوگوں کی کفالت واجب ہوگی اور وہ اس پر مجبور کئے جا کیں گے ، البتہ جب کفالت واجب ہوگی اور وہ اس پر مجبور کئے جا کیں گے ، البتہ جب اس کے والد کے حالات بہتر ہو جا کیں تو ان تے وصول کر لیں ، دادا ہوگا کہ وہ اپنے کئے ہوئے اخراجات ان سے وصول کرلیں ، دادا اور ماں دونوں خوش معاش ہوں ، تو دونوں کو صد کی میراث کی نسبت

⁽١) بحارى ، باب إذا لم ينفق الرجل فللمرأة أن تاخذ بغير علمه مايكفيها وولدها بالمعروف ، صيفتم ٢٦٣٥ (١)

ے نفقہ بھی ادا کرنا ہوگا ، بیر ظاہر مذہب ہے ، اور امام ابوطنیفہ کے ایک قول کے مطابق تنہا دادا پر نفقہ کی ذمہ داری ہوگی ؛ کیونکہ دادا باپ کے درجہ میں ہے۔

اگر كفالت كى كوئى صورت ندمو؟

اگرباپ غریب ہو، نفقہ اداکر نے سے عاجز ہواور کفالت کی کوئی اور راہ نہ ہوتو آخری درجہ میں بعض حضرات کی رائے ہے کہ نفقہ کی ذمہ داری بیت المال پر ہوگی ، اور امام خصاف ؓ کے نزدیک الی صورت میں لوگوں سے سوال کرنے اور اس طرح بچوں کی ضروریات پوری کرنے کی تدبیر اختیار کی جائے گی۔ (۱) اولا دکی اولا وکا نفقہ

نفقہ کے سلسلے میں جو تھم اولاد کا ہے وہی تھم دوسری فروع یعنی
سلسلہ اولاد کا بھی ہے، کہ اگر باپ نفقہ ادا کرنے پر قادر نہ ہواور
کسب معاش ہے بھی عاجز ہواور دادا نفقہ ادا کرنے کی صلاحیت
رکھتا ہو، تو دادا کونفقہ ادا کرنا ہوگا، ای طرح دادی اور نانی ، مال کے
نہ ہونے کے وقت مال کے درجہ میں ہول گی ، جیسے باپ کو بلاشرکت
غیر اولاد کا نفقہ ادا کرنا ہے اس طرح نہ کورہ صورت میں دادا کو بھی
بلاشرکت غیر ہوتے ، بوتی کا نفقہ ادا کرنا ہوگا۔ (۲)

ای ہے بچہ کے دودھ کا مسلہ بھی متعلق ہے، اگر کوئی حقیقی عذر نہ ہوتو بچہ کو دودھ پلانا ماں کا اخلاقی اور شرعی فریضہ ہے، اسی طرح اگر بچہ کسی اور کا دودھ نہیں پکڑتا ہواور اس کے لئے دودھ کا کوئی معقول اور مناسب متبادل فراہم نہ ہوسکے تو الیں صورت میں دودھ پلانا ماں پر قانونی فریضہ بھی ہے، البتہ اگر بچہ کے لئے مال کے پلانا ماں پر قانونی فریضہ بھی ہے، البتہ اگر بچہ کے لئے مال کے

دودھ کا مناسب متبادل انتظام موجود ہو، مرداس پرقادر ہواور عورت نہیں پلانا چاہتی ہوتو شوہر قانو نا بیوی کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کرسکتا، کیونکہ دودھ بچے کے لئے نفقہ کے درجہ میں ہادر بچہ کا نفقہ باپ پر ہے نہ کہ مال پر،اگر مال اس مرد کے نکاح میں رہ ہوئے یااس شخص نے طلاق دیدی اور عورت عدت کی حالت میں ہواور وہ چاہتی ہو کہ دودھ پلا کر اس شخص سے دودھ پلانے کی ہواور وہ چاہتی ہو کہ دودھ پلا کر اس شخص سے دودھ پلانے کی اور جب نہیں ،اگر مرد نے اس کو تبول کر لیا ہوت بھی اجرت کی ادائیگی اس پرواجب نہیں ہوگی ؛ کیونکہ گوقانو نا ہوت بھی اجرت کی ادائیگی اس پرواجب نہیں ہوگی ؛ کیونکہ گوقانو نا اس پر دودھ پلانا واجب نہیں ، لیکن میاس کے اخلاقی فرائض میں داخل ہے۔ (۳)

سيخ كا تكاح

جیسے بیٹے کا نفقہ باپ پرواجب ہے، ای طرح جب اولا دبالغ ہو جائے اور نکاح کی حاجت محسوں کرے تو اس کا نکاح کردینا بھی باپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے؛ کیونکہ یہ بھی من جملہ ضروریات کے ہے، اور اس سے عفت و پاک دامنی متعلق ہے، رسول اللہ بھی ہے باور اس سے عفت و پاک دامنی متعلق ہے، رسول اللہ بھی ہے باپ پر بچوں کے جوحقوق رکھے ہیں من جملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے لئے مناسب رشتہ کا انتخاب کرکے نکاح کردے، نیز اللہ تعالی کا ارشاد کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کوجہم کی آگ سے بچا کو قبوا انسف کے واھ لیکم نارا، (الحریم ۱) میں بھی اس طرف اشارہ موجود ہے، البتہ حنفیہ اور شوافع وغیرہ کے نزد یک مینے کی نکاح باپ کی قانونی ذمہ داری نہیں، (۳) اور حنا بلہ کے نزد یک مینے بی تا تو تی ذمہ داری نہیں، (۳) اور حنا بلہ کے نزد یک مینے بی تا تو تی ذمہ داری نہیں، (۳) اور حنا بلہ کے نزد یک مینے بی تا تو تی ذمہ داری نہیں، (۳) اور حنا بلہ کے نزد یک بی تاتونی فراج ب ہے۔ (۵)

تاہم اگر باپ نے ، اینے نابالغ یجے کا نکاح کر دیا اور بچہ

⁽۲) بدائع الصنائع ۲۲/۳

⁽۳) شرح مهذب ۱۸/۱۳

⁽۱) و کی فتح القدیر ۱۱/۳ مردا لمحتار ۱۷/۲

⁽m) وكيحة: هدايه مع الفتح ١٢٠/٣

⁽۵) و يكت المغنى ١٤٢٨

مختاج ہو، یا نابالغ لیکن معذور ہو، توباپ پراس کی بہو کا نفقہ واجب ہوگا ، ای طرح اگر بیٹا غائب ہواور بیوی کا نفقہ چھوڑ کرنہ گیا ہو، جب بھی باپ براس بہو کا نفقہ واجب ہے اور قانو ناوہ اس برمجبور کیا

نفقه میں والدین کوتر جیے ہے یا ولا دکو؟

اگر کسی شخص کے والدین بھی ہول اور یے بھی ، اور وہ ان دونوں میں ہے کی ایک ہی کا نفقہ ادا کرنے کا صلاحیت رکھتا ہوتو اول توبيكوشش مونى جائے كه جهال تك ممكن مودونوں كى يرورش کی جائے ،لیکن اگر ایماممکن ہی نہ ہوتو جو بچے کسبِ معاش کے لائق نہیں ہیں وہ مقدم ہیں۔(۲)

والدين كانفقه

قرابت کی وجہ ہے جن لوگوں کا نفقہ واجب ہوتا ہے،ان میں والدين كا نفقه واجب مونے يرجمي في الجمله فقهاء كا اجماع وا تفاق ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تھم فر مایا ہے ، وبالوالدين احسانا ، (الاراء: ٢٣) اوروالدين كي كفالت حسن سلوك ميں داخل ہے، اس طرح حضرت عائشہ ہے مروى ہے كه آپﷺ نے فر مایا: سب ہے یا کیزہ کھاناوہ ہے جوآ دمی کی اپنی کمائی كامواورتمبارى اولا دبھى تمبارى كمائى ب،ان اطيب مااكىل الرجل من كسبه وان ولده من كسبه ، (٣) والدين كا نفقه اس وقت واجب ہوتا ہے جب ان میں خود اپنی ضروریات ممل كرنے كى صلاحيت نہ ہو، باب اگر محتاج ہواوركسب معاش كى

صلاحیت رکھتا ہو، کیکن نہ کما تا ہو، جب بھی اُس کا نفقہ بیٹے کے ذمہ واجب ہے،وہ اپنے باپ کو کمانے پرمجیونہیں کرسکتا، پیچنفیہ کی رائے ہے، حنابلہ وغیرہ کے نز دیک بشمول والدین اقارب کا نفقہ ای وقت واجب ہوتا ہے کہ وہ کمانے کی صلاحیت بھی ندر کھتا ہو۔ (۴)

والدين كا نفقه جس مين كهانا ، پينا ، ر بائش جهي شامل بين ، بقدر کفایت واجب ہوتا ہے، (۵) اگر کی شخص کے مال باپ دونوں ہوں اور اس کی معاشی پوزیشن اچھی نہ ہوتو اول تو تنگی کے ساتھ ہی ای میں دونوں کی کفالت کرنی جاہئے ،لیکن اگر ایساممکن نہ ہو، تو نفقہ کے اعتبار سے مال کاحق مقدم ہے، کیونکہ بظاہر مال کے لئے کسب معاش وشوار ہے، (١) اوراس کی تائيداس روايت ہے بھی ہوتی ہے جس میں آپ بھاسے یو جھا گیا کہ ہمارے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ اللے نے اس کے جواب میں تين دفعه مان كا اور چوتھى دفعه باپ كا نام ليا، (٧) — ليكن اگر باب كب معاش سے معذور ہواور مال كسب معاش كى صلاحيت رکھتی ہوتو باپ کاحق مقدم ہوگا؛ کیونکہ باپ ہی نے بچین میں اس کی کفالت کا فریضه سرانجام دیا ہے،ای لئے بعض فقہاء نے تو مطلقاً باكومال يرمقدم ركها ب،قال بعضهم الاب احق - (٨)

بايكانكاح

اگر باپ نکاح کی حاجت رکھتا ہواورخوداس موقف میں نہ ہو تو کیااس کا نکاح کرنا بھی اولا د کی ذمہداری ہوگی؟ شوافع اور حنابلہ · کے نزویک میٹے پر باپ کی شادی کا انتظام واجب ہو گااوراس کے مہر کی ذمہ داری بھی اس کے بیٹے پر ہوگی ، (۹) حنفیہ کے یہاں دو

٠ (٥) بدائع الصنائع ٢٨/٣

⁽۱) درمختار ۱۵۳۲

⁽٣) ابوداؤد، كتاب البيوع ، باب الرجل يأكل مِن مال ولده ، صريث تمبر ٣٥٢٨ عن عماره بن عمير عن عمته

⁽٣) المغنى ١٩٩٨

⁽۱) درمختار ۱۲۲۲

⁽۸) ردالمحتار ۱۲۳۲

⁽۲) درمختار ۱۲۳۲۲

⁽٤) ترمذي ، باب ماجا، في بر الوالدين ، صديث تمر ١٨٩٧

⁽٩) شرح مهذب ۱/۱۰/۱۸ المغنى ۱/۲۸

قول ہے ایک واجب ہونے کا دوسرا واجب نہ ہونے کا ، (۱) ای طرح علامہ ابن قدامہ ننے مال کے نکاح کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ وہ بھی اولاد کے ذمہ ہوگا۔ (۲) سو تیلی مال کا نفقہ

ای سے ایک دوسرا مسئلہ باپ کی بیوی یعنی سو تیلی مال کے نفقہ کامتعلق ہے، اگر باپ میں نفقہ ادا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتو مالکیے، شوافع اور حنابلہ کے زدیک بیٹے پراس کا نفقہ بھی واجب ہوگا، کیونکہ یہ بھی باپ کی ضروریات میں داخل ہے، (۳) حفیہ کا بھی ایک قول بہی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اگر باپ مریض یا معذور ہونے کی وجہ سے تیاج فدمت ہو ہب اس کی بیوی کا نفقہ بیٹے کے ذمہ ہے؛ کیونکہ وہ گویا باپ کی خادمہ ہے، کیونکہ والدین کے ساتھ سن سلوک اور معروف خادمہ ہے، کیونکہ والدین کے ساتھ سن سلوک اور معروف نفقہ ہے تریب تر ہے، کیونکہ والدین کے ساتھ سن سلوک اور معروف نبیس ہوسکتا کہ اس کی بیوی کو نفقہ ہے محروم رکھا جائے؛ بلکہ فقہاء نبیس ہوسکتا کہ اس کی بیوی کو نفقہ ہے محروم رکھا جائے؛ بلکہ فقہاء نبیس ہوسکتا کہ اس کی بیوی کو نفقہ ہے محروم رکھا جائے؛ بلکہ فقہاء والدین اپنی طبعی ضرورت اور خدمت کے لئے نکاح کے ضرورت والدین اپنی طبعی ضرورت اور خدمت کے لئے نکاح کے ضرورت فادم کا نظم

جہاں والدین کی خوراک و پوشاک وغیرہ کی ضروریات کا پورا کرنا واجب ہے، وہیں اگروہ خادم کے مختاج ہوں تو خادم کانظم کرنا اور اس کے اخراجات کو برداشت کرنا بھی اولاد کے فرائض میں داخل ہے۔(۵)

(۲) المغنى ۱۲/۸

(٣) ويكيخ ردالمحتار ١٤/٣٠ ، فتح القدير ١٩/٣ - ١٩٨

دادا، نا ناوغيره كا نفقه

نفقہ کے ان احکام میں جو والدین ہے متعلق ہیں دادا، دادی، اور نانا، نانی بھی شامل ہیں، اگر وہ محتاج ہوں تو پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں، ان کا نفقہ ادا کریں گے۔(1)

تنهااولا د — نفقه کی ذ مهدار

والدین وغیرہ کا نفقہ ادا کرنے میں اولاد کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہوگا، یعنی اولاد کو تنہا اپنے مال سے باپ کی کفالت کرنی ہوگی ، والدین اور دادا ، دادی وغیرہ کا نفقہ لڑکوں ادراڑ کیوں دونوں پر واجب ہوتا ہے ، اگر تنہا ایک ٹرکایا ایک ٹرکی ہو، تو پورا نفقہ ای کے ذمہ ہوگا ، اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب پر تقسیم ہوجائے گا ، سب مل کرادا کریں گے ، پھراس میں ٹرکوں اوراڑ کیوں کی ذمہ داری قول صحیح کے مطابق مساوی ہوگی ، شوافع ، حنا بلہ اور امام ابو حنیفہ آئے ایک قول (جو حسن بن زیاد سے منقول ہے) کے مطابق حصہ کیراث کے تناسب سے ٹرکوں کی ذمہ داری بمقابلہ لڑکیوں کے دوگنا ہوگی ۔ (د)

دوسر برشته داروں کا نفقه

اقرباء میں بیٹے ، پوتے ، نواے اور نواسیوں کا ذیلی سلسلہ "فروع" کہلاتا ہے ، باپ ، ماں ، دادا ، دادی ، نانا ، نانی اوران کا آبائی سلسلہ "آبائی سلسلہ" آصول" کہلاتا ہے ، جن کے استحاق نفقہ کی تفصیلات اوپر ذکر کی گئیں ، کیاان کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کا نفقہ بھی واجب ہوگا؟ اس سلسلہ میں اختلاف ہے — جنفیہ کے نزد یک ہر ذی رحم محرم رشتہ دار کا نفقہ واجب ہوتا ہے ، بشر طیکہ دہ محتاج ہو،

⁽١) هدايه مع الفتح ١١٥/٣

⁽۱) درمختار ورد المحتار ۲/۳/۲

⁽٣) الفقه الإسلامي وأدلته ١٤٢٢٢

⁽۵) ردالمحتار ۱۵۳/۲

⁽٤) هدايه وفتح القدير ١٨/٣

نابائعی ، نابینائی ، مرض یا عورت ہونے کی وجہ سے کسب معاش کرنے سے عاجز ہوسلمان ہواورجس کے ذمہ نفقہ واجب قرار دیا جائے ، وہ صاحب گنجائش ہونے کا مطلب یہ جائے ، وہ صاحب گنجائش ہونے کا مطلب یہ کہ نصاب زکوۃ کا مالک ہو یعنی کی بھی نوعیت کا اتنا مال ہو جو نصاب زکوۃ کی قیمت کو پہنچ جائے ، یہ امام ابو یوسف گا قول ہے، اور اسی پر فتو کی ہے ، امام محر کے نزد یک اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ایک ماہ کی ضروریات سے زیادہ مال اس کے پاس موجود ہو، اور جو روز کما تا روز کھا تا ہو، تو اس کے حق میں صاحب و سعت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر دن نفقہ اداکر نے کے بعد اس کے پاس فی کر ہتا ہو، (۱) علامہ ابن ہمام کی رائے ہے کہ جولوگ کسب معاش میں مشغول نہ ہوں ان کے حق میں تو خوش معاش ہونے یعنی فقہ کی مضول نہ ہوں ان کے حق میں تو خوش معاش ہونے یعنی فقہ کی مصاحب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب اصطلاح میں '' یہار'' کا معیار ما لک نصاب ہونا ہے ، اور جولوگ کسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب ہونا ہے ، اور جولوگ کسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب ہونا ہے ، اور جولوگ کسب معاش پر انحصار کرتے ہوں ان کے لئے وہ قول مناسب کے جوامام محمد کا ہوئی ہے۔ (۱)

ذی رخم محرم کے نفقہ کے سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ یہ میراث کے تناسب سے واجب ہوگا ، لیعنی جورشتہ دار ، اس محتاج شخص کی موت کی صورت میں اس سے جتنی میراث پاسکتے ہیں ، ای تناسب سے وہ نفقہ بھی ادا کریں گے ، مثلاً اگرا یک شخص کی ایک حقیقی ، ایک باپ شریک اور ایک ماں شریک بہن ہوں ، تو حقیقی بہن پر تین خمس باپ شریک اور باپ شریک اور ماں شریک بہن پر ایک ایک خمس (۵/۱) واجب ہوگا۔ (۲)

متفرق الهم احكام

نفقہ ہے متعلق جواحکام ذکر کئے گئے ہیں،اس سلسلے میں کچھ

ضروري اصول اس طرح بين:

 ا) بیوی کے علاوہ دوسرے اقرباء کا نفقہ ای وقت واجب ہوتا ہے جب کہو چھتاج وشرورت مند ہوں۔(م)

۲) یوی اور والدین و اجداد کے سواء دوسرے اقرباء کا نفقہ ای صورت میں واجب ہوگا، جب وہ خود کمانے پر قادر نہ ہوں، اگر وہ خود کمانے کی قدرت رکھتے ہوں تو ان کا نفقہ کی اور پر عائد نہیں ہوگا۔(۵)

س) بیوی، والدین اور اولاد کے رشتہ ہے واجب ہونے
 والے نفقہ کے علاوہ دوسرے اقرباء کا نفقہ ای وفت واجب ہوگا
 جب کہ اس سلسلے میں قاضی کا فیصلہ موجود ہو۔ (۱)

م) یوی، اولا داور والدین کے سواد وسر بے لوگوں کا نفقہ اس وقت واجب ہوگا جب کہ وہ فقہ کی اصطلاح میں دولت مند (موسر) ہوں گووہ کمانے پر قادر ہو، کیکن صاحب ثروت نہ ہوتواس پران لوگوں کے سواد وسروں کا نفقہ واجب نہ ہوگا۔ (۷)

۵) جیسا کہ ذکر کیا گیا خوشحالی سے مرادیہ ہے کہ کوئی بھی مال اس کے پاس نصاب کے بقدر ہو، جو کمی شخص پر زکوۃ حرام ہونے اور صدقۃ الفطر واجب ہونے کا نصاب ہے، یہ امام ابو یوسٹ کا قول ہے، اور بعض مشائخ نے اس کور جیح دی ہے، امام محمد کے نزد کی جس کے پاس اپنے مال، باپ، بال، بچوں کے ایک ماہ کے نفقہ کے علاوہ مال موجود ہووہ خوشحال ہے، (۸) اور امام محمد ہی کے قول کی طرف علامہ کا سائی کار جمان ہے۔

۲) یوی ، والدین اور اولا دلیعنی زوجه ، اُصول وفروع کو چھوڑ کر دوسرے رشتہ داروں کا نفقہ ای وقت واجب ہوتا ہے جب

⁽٢) فتح القدير ٣٢٣/٣

⁽٣) بدائع الصنائع ٣٨-٣٣٠

⁽٢) بدائع الصنائع ٢٥/٣-٣٣

⁽٨) فتح القدير ٣٢٢-٢٣٦

⁽۱) هدایه مع الفتح ۲۲/۳–۲۱۹

⁽۳) درمختار و رد المحتار ۲۸۲۲

⁽۵) بدائع الصنائع ۲۵-۲۵/۳

⁽٤) بدائع الصنائع ٣٥/٣

کہ دونوں ہم فد جب ہوں ، اسی لئے اگر کسی کا بھائی غیر مسلم ہوتو اس کا نفقہ اس پر واجب نہیں ، یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں ایک ہی ملک کے شہری ہوں ، اگر ایک دارالاسلام کا ہواور دوسرا دارالحرب کا ، تو ایک کا نفقہ دوسر سے پر واجب نہیں ہوگا ، گواس کا بھائی دارالحرب سے سفر کر کے وقتی طور پر دارالاسلام آگیا ہو۔(۱)

2) بوی کا گذرے ہوئے دنوں کا نفقہ قاضی کے فیصلہ کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، مثلاً قاضی نے نفقہ کا فیصلہ کردیا ، لیکن چھ ماہ تک اس نے نفقہ ادائیس کیا تو اب اس پر یہ بات واجب نہیں رہی کہ اس گذری ہوئی مدت کا نفقہ ادا کرے، ہاں اگر قاضی کی اجازت سے وہ اپنی ضروریات کے لئے قرض لیتا رہا، تو اب اس قرض کی ادائیگی اس محض کے ذمہ ہوگی۔ (۲)

۸) اگرکوئی شخص غائب ہواوراس کا مال موجود ہوتو قاضی اس مال میں سے بیوی، نابالغ اولا داور والدین کا نفقہ دلائے گا، (۳) اور بین ظاہر ہے کہ غیر شادی شدہ لڑکیاں بھی بشر طیکہ محتاج ہوں، نابالغ بچوں ہی کے حکم میں ہیں۔

والدین وغیرہ نفقہ کے لئے اس کا منقولہ سامان قاضی کے فیصلہ سے فروخت کر سکتے ہیں ،غیر منقولہ جا کداد فروخت نہیں کر سکتے ۔ (۴)

غلام كانفقته

جن لوگوں کا نفقہ کی مخص ہے متعلق ہوتا ہے ان میں ایک غلام بھی ہے ، خواہ وہ غلام کا مکمل مالک ہو، یا صرف اس سے خدمت لینے کا مجاز ہو، اگر غلام کے نفقہ میں تنگی کی جائے تو قاضی اسے نفقہ اداکرنے پر مجبور کر رہا، پھر بھی یہ عمل آوری نہ ہو، تو قاضی

غلام کو حکم دیگا کہ وہ خود اپنے آپ کو کمانے میں مشغول کرے اور اپنی ضرور یات پوری کرے ، اگر کمانے کے لائق بھی نہ ہو، تو امام ابو حنیفہ سے نزد میک خاصم جاری کرے گا، اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزد کیک خود قاضی اس غلام کو فروخت کر وگا۔ (۵)

جانورول كانفقنه

اسلام دین رحمت ہادر جیسے اس نے انسانوں کے ساتھ ظلم
و جرکودورکیا ہے، ای طرح حیوانات پہمی اپنا دامن رحمت دراز
کیا ہے، آپ کی نے جانور کوعذاب دینے سے منع فرمایا ہے،
آپ کی نے فرمایا: لا تعدبوا خلق اللہ ، (۲) نیز آپ کی کا اس ارشاد ہے کہ ایک خاتون محض اس لئے جہنم میں داخل کی جائی کہ اس نے ایک بلی کو بائد ھ کررکھا ہوگا، نہ خود کھانے کا انتظام کیا ہوگا، اور نہ
اسے چھوڑا ہوگا، یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہوگئے۔ (۷)

اس لئے جانور کا نفقہ بھی انسان پر واجب ہے اوراس کو بھوکا رکھنا گناہ ہے، البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیرو جوب دیانہ ہے، قاضی جانور کے مالک کواس پر مجبور نہیں کرسکتا، دوسر نقہاء کے نزدیک قاضی مالک کواس پر مجبور کرے گا کہ یا تو جانور کو چارہ دے یا اُسے فروخت کردے، حنفیہ بیس امام ابو یوسف کی بھی بہی رائے یا اُسے فروخت کردے، حنفیہ بیس امام ابو یوسف کی بھی بہی رائے ہے، اورای کوامام طحاوی اور ابن ہمائم نے ترجیح دیا ہے، (۸) سے بول اس صورت بیس ہے جب کہ کوئی شخص تنہا جانور کا مالک ہوا گر اس کی ملکیت بیس دوآ دی شریک ہوں، ایک فریق چارہ دیتا ہواور دوسر نے دوسرا فریق اپنی باری بیس بھوکا رکھتا ہو، تو بالا تفاق اس دوسر نے شخص کو مجبور کیا جائے گا، یا تو اُسے چارہ دے یا اپنا حصہ فروخت

⁽۲) درمختار ۱۸۵/۲

⁽٣) حواله سابق ١٣٣٨٣

⁽۲) مسند احمد عن ابی زر ، مدیث نم ۲۱۳۲۲

⁽۸) درمختار ۲۸۸/۲،فتح القدير ۳۲۸/۳

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۲/۳

⁽٣) هدايه مع الفتح ٣٩٩/٣

⁽۵) ویکیخ:درمختار ۱۸۸۲–۱۷۸۸

⁽٤) مسند أحمد، صيث تمر ٨٣

کردے تا کہ دوسر نے فریق کونقصان نہ پنچے۔(۱) جمادات کے حقوق

فقہاء نے تو ''جمادات' 'یعنی زمین ومکانات کے نفقہ کا بھی ذکر کیا ہے، لیعنی زمین اور مکانات کے نفقہ کا بھی ذکر کیا ہے، لیعنی زمین اور مکانات کے لئے جو لوازم ہوں ان کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر اس میں غفلت برتی جائے تو کراہت ہے، کیونکہ یہ مال کوضائع کرنا ہے، تاہم ہے تھم قانونی وجوب کے درجہ میں نہیں ہے۔(۱)

نفل

لغت میں ''نفل'' کے معنی زیادہ ہونے کے ہیں ،اس کی جمع ''نوافل'' ہے، فقہ کی اصطلاح میں نفل عبادت میں الیی زیادتی ہے جوہم پر واجب نہیں کی گئی ہو، (۳) — فقہاء کے یہاں نفل کے اطلاق کا دائرہ بہت وسیع ہے، اس میں سنن مؤکدہ ،سنن غیرمؤکدہ اور مستحبات بنیوں ہی داخل ہیں ،اس طرح سنت خاص ہے اور نفل عام ہے، ہر سنت نفل ہے کیونکہ وہ ایک زائد عمل ہے جو فرض کی محیل کے لئے کیا جاتا ہے، لیکن ہر نفل سنت نہیں ، جیسے وہ نمازیں کہ شریعت میں بعینہ ان کا مطالبہ نہ ہوتو وہ نفل تو کہلا کیں گی ،لیکن کوسنت نہیں کہا جائے گا۔ (۴)

نفل شروع کرنے کے بعدتوڑنا

نقل عبادات کے سلسلے میں ایک اہم اختلاف فقہاء کے درمیان یہ ہے کفل کوشروع کرنے کے بعداس کا کیادرجدرہتا ہے؟ لینی کی نقل عبادت کوشروع کرنے کے بعد بلاعذراس کوتو ژنا جائز ہے بانہیں؟ دوسرے اگر کی وجہ ہے اس عبادت کو کمل نہیں کیا تو

اس کی قضاء واجب ہوگی یا نہیں؟ — حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک نفل نماز اور روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو بلا عذر تو ڑا نہیں جاسکتا، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جیسے وہ شروع کرنے میں مختار تھا اسی طرح اب اس کو باقی رکھنے میں بھی مختار ہے کہ چا ہو اس عبادت کو جاری رکھے بیا اسے تو ڑدے، (۵) تا ہم حنفیہ میں صاحب منتقی کار جحان یہ ہے کہ بلا عذر بھی نقل عباد تیں منقطع کی جاسکتی ہیں اور علا مدابن ہمام نے اسی کو ترجیح دیا ہے، (۱) تا ہم حنفیہ نے بہت ہی معمولی باتوں جیسے ضیافت وغیرہ کو بھی نقل عبادت کے تو ڑ نے کی معمولی باتوں جیسے ضیافت وغیرہ کو بھی نقل عبادت کے تو ڑ نے کہنے کافی عذر تسلیم کیا ہے، اور اگر ان عوارض کو سامنے رکھا جائے جن کی بناء پر حنفیہ نے نقل روزہ کو تو ڑ نے کی اجازت دی ہے، تو اندازہ ہوتا ہے کہ بیکوئی غیر معمولی اختلاف نہیں۔

كيانفل شروع كرنے كے بعد واجب موجاتى ہے؟

دوسراسکدید ہے کہ کیانفل عبادت شروع کرنے کے بعداس کی قضاء واجب ہو جاتی ہے؟ حفیہ کے یہاں واجب ہو جاتی ہے(2) کیونکہ حضرت عائشہ ہے مروی ہے کہ میں اور حضرت عائشہ ہے مروی ہے کہ میں اور حضرت حفصہ روزہ ہے تھیں، کھانا آیا، ہمیں خواہش تھی، ہم نے کھالیا، آپ شخا تشریف لائے، حضرت حفصہ نے اس بارے میں استفسار کیا، آپ شخانے نے فر مایا: اس دن کی جگدا یک اور دن قضاء کر لینا، اقصیا یو ما آخو مکانہ ، (۸) — شوافع، حنا بلداورخود مالکیہ بھی قضاء واجب ہونے کے قائل نہیں، (۹) ان حضرات کا استدلال حضرت ام ہان کی روایت ہے ہے کہ حضور بھیا کے پاس کوئی مشروب آیا، آپ بھی نے نوش فر ماکر مجھے عطافر مایا میں نے پی لیا، پھر میں نے آپ بھی میں نے پی لیا، پھر میں نے آپ بھی میں نے پی لیا، پھر میں نے آپ بھی میں ایک وی میں ایک وی میں نے بی لیا، پھر میں نے ایک کوئی مشروب آیا،

⁽٢) ويكف بدائع الصنائع ١٠٠/٣

⁽٣) درمختار ودر المحتار ١٧٦١-٣٣٥

⁽١) فتح القدير ٢١٠٠٢

⁽٨) ترمذى ، صريث أمر ٢٣٥، باب ماجاء في إيجاب القضاء عليه

⁽۱) درمختار ۱۸۸۲ افتح القدیر ۱۳۸۸ (۱)

⁽٣) ردالمحتاز (٣٥/

⁽۵) المغنى ۲۳٫۳

⁽۷) هدایه مع الفتح ۲۰/۳

⁽٩) المغنى ٣٣/٣

ذکر کیا کہ میں روزہ سے تھی ، میں نے روزہ تو ڑلیا ، آپ گھانے دریافت کیا کہ کیا قضاء روزہ تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں ، آپ گھا نے فرمایا: کچھ حرج نہیں ، ف لا یضوک ، (ا) اس مضمون کی بعض اور روایات بھی ہیں ، حفیہ کہتے ہیں کہ ان کا مقصد محض اتنا ہے کہ فل عبادت کو کسی غیر معمولی عذر کے بغیر بھی تو ڑا جا سکتا ہے ، یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی قضاء واجب ہی نہیں ہوگ ۔

اگرچہ جے کے بارے میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ احرام باندھنے کے بعد جے واجب ہوجاتا ہے اور اگر احرام فنخ کردے تو قضاء واجب ہے۔(۲)

(مختلف عبادتوں میں نوافل وسنن اوران کی نیت وغیرہ کے احکام، نیت اورخودان عیادتوں کے ذیل میں مذکور ہیں)۔

نفتر

"نفتر" کالفظ فقہاء کے یہاں دومعنوں میں استعال کیا جاتا ہے،ایک تو سونا اور چاندی کے سکوں کے لئے ،اس کی جمع "نفو د" ہوئے ہرطرح ہے، پھر فقہاء نے اس کے استعال میں تو سع بر سے ہوئے ہرطرح کے سکے اور کرنی پر" نفتو د" کا اطلاق کیا ہے ۔ دوسرے" نفتد" کے سکے اور کرنی پر" نفتو د" کا اطلاق کیا ہے ۔ دوسرے افظ کے معنی فوری ادا کرنے کے ہیں ،اس کے مقابلہ میں اُدھار کا لفظ ہے،خوداردوزبان میں بھی پیلفظ ای معنی میں بولا جاتا ہے۔

کرنی کب متعین ہوتی ہے اور کبنہیں؟

کرنی کے بارے میں فقہاء کی رائے یہ ہے کہ عقد معاوضہ (جس میں دوطر فدلین دین ہوتا ہے) میں یہ متعین نہیں ہوتے ، لین خرید وفروخت کے وقت آپ نے جوروپ دکھائے ،اداکرتے وقت اس کے بجائے دوسر نوٹ اداکر دیں تو اس کی گنجائش ہے، البتہ معاملہ فاسد ہو جائے تو اس صورت میں بعض حضرات کے البتہ معاملہ فاسد ہو جائے تو اس صورت میں بعض حضرات کے

نزدیک نقود متعین ہوں گے ، بعض حضرات کے نزدیک اس صورت میں بھی نقود متعین نہیں رہیں گے، اور بعض اہل علم نے یہ تفصیل کی ہے کہ اگراپی اصل ہی کے اعتبار سے معاملہ فاسد ہوتو متعین ہوگا ، اور اگر اصل کے اعتبار سے معاملہ صحیح ہو، کی اور وجہ ستعین ہوگا ، ای طرح نذر ، وکالت اور نے فاسد ہو جائے تو متعین نہیں ہوگا ، ای طرح نذر ، وکالت اور زکو ق میں بھی نقو دمتعین نہیں ہول گے ۔ شرکت ، مضار بت ، فصب ، ہمہوصد قہ اور ان تمام صور توں میں جب کہ ان کی حیثیت فصب ، ہمہوصد قہ اور ان تمام صور توں میں جب کہ ان کی حیثیت امانت کی ہو، نقود متعین ہوتے ہیں ، یعنی بعینہ انہی نقود کا ادا کرنا ضروری ہوگا۔ (۲)

راقم الحروف کا خیال ہے کہ سونے اور چاندی کے سکے میں تو تعیین فائدہ بخش ہو عتی ہے، کیونکہ ان کی خود بھی ایک قدر ہوتی ہے اور سونے اور چاندی کے تمام سکوں میں خالص اور غیر خالص مواد کے تناسب میں فرق ہوتا ہے، یعنی یہ بات ممکن ہے کہ چاندی کے درہم کے سکوں میں سے سی میں چاندی کا حصہ اُسی فیصد ہواور کسی میں نوے فیصد، البندا اگر اصل سکے متعین رہیں تو گو بحیثیت سکہ ان سب کی قیمت مساوی ہے، لیکن اپنے "فادہ صنعت" کے اعتبار سے سکوں کی قدر میں فرق بھی پایاجا تا ہے، موجودہ زمانہ کی کرنی خاص کر سکوں کی قدر میں فرق بھی پایاجا تا ہے، موجودہ زمانہ کی کرنی خاص کر دھات (آج کل جن سے سکے ڈھالے جاتے ہیں) کی اصل دھات (آج کل جن سے سکے ڈھالے جاتے ہیں) کی اصل قیمت نہایت معمولی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی اور سکوں کا متعین کرنا اور انہی کی قیمت نہیں ہوتی ، البندا ایسے نوٹ اور سکوں کا متعین کرنا اور انہی کی ادا گئی کولازم قرار دینے میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا، اس لئے موجودہ حالات میں یہ بات ممکن ہے کہ جن مواقع پر نقو دمتعین ہوجاتے ہیں ، ان مواقع پر بھی تعین نقد کے تم سے صرف نظر کیا جائے۔

⁽r) الفقه الإسلامي و أدلته ١٢١/٣

 ⁽۱) ترمذی ، باب ماجاء فی إفطار الصائم المتطوع ، حدیث تمبر ۲۳

⁽٣) الأشباه والنظائر ١٩٥٦، احكام ألنقد

(فقہاء کے یہاں ایک مسئلہ بیآ تا ہے کہ کوئی فخض اس طرح فرید وفروخت کا معاملہ طے کرے کہا گرخر بدار نے اسنے دنوں میں قبہت ادانہیں کی تو فروخت کنندہ کو معاملہ کے فتم کردینے کا اختیار رہے گا، اس کو خیار نفلہ کہتے ہیں، اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو'' خیار'')

— نیز کرنی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بی خود زر ہیں یا و ثیقۂ زر؟ اس کے لئے دیکھیے بیشن)۔

نقص

نقص کے معنی کمی کے ہیں ، یہ کمی مادی بھی ہوسکتی ہے ، اور معنوی بھی ، مادی نقص تو محسوس ہوتا ہے ، جیسے کیڑے کا پھٹا ہوا ہونا یا انسان کی بیٹائی کا ضائع ہو جانا ، معنوی نقص سے میری مراد قوت عقلیہ کا ناقص ہونا ہے۔

مادی اعتبار سے فقہاء نے نقص کی دوقسیں کی ہیں ، معمولی نقص ،اس کو ' نقص لیسر' کہتے ہیں ، غیر معمولی نقص ،اس کو ' نقص فاحش' کہا جاتا ہے ، ' نقص لیسر' یہ ہے کہ جس سے منفعت ہیں فاحش' کہا جاتا ہے ، ' نقص لیسر' یہ ہے کہ جس سے منفعت ہیں اصل شکی میں ہی نقص پیدا ہو جائے — فقہاء نے یہ بحث غصب اصل شکی میں ہی نقص پیدا ہو جائے سے کہاں مال میں نقص پیدا ہو جائے تو ما لک کو وہی مغصو بشکی قبول کرنا ہوگا ،البتہ جونقص پیدا ہو ہوا ہے ، غاصب اس کی تلافی کریگا اور اگر مغصو بہ سامان میں نقص ہوا ہے ، غاصب اس کی تلافی کریگا اور اگر مغصو بہ سامان میں نقص فاحش پیدا ہوگیا تو اسے اختیار ہوگا کہ چاہے ، تو وہی سامان تلافی فقصان کے ساتھ قبول کرلے یا کمل سامان کی قیت غاصب سے فاحش بیدا ہوگا کہ ہے ہو ہی سامان تلافی

مجلة الاحكام مين ايسے نقصان كون نقصان يسر" قرار ديا كيا ہے، جو مال مغصوب كى چوتھائى قيت كونہيں پہنچتا ہو، اگر چوتھائى

قیت کو پہنچ جائے یا اس سے بڑھ جائے تو اس کو'' نقص فاحش'' کہتے ہیں۔(۲)

معنوى نقص كااحكام يراثر

معنوی یعنی شعوری نقص بھی ایک طرح کی مشقت ہی ہے اور شریعت میں مشقت اوراس کے کم اور زیادہ ہونے کے اعتبار سے احکام میں تخفیف کی جاتی ہے ، اسی لئے علاء اُصول نے نقص کو بھی میں جملد اسباب تخفیف کے رکھا ہے ، اوراسی وجہ سے نابالغ بچاور مجنون کی ولایت باپ ، دادا وغیرہ کودی گئی ہے ، اوران کی پرورش ماں ، دادی ، نانی وغیرہ کے ذمہر کھی گئی ہے ، یہی معنوی نقص خوا تین میں بھی پایا جاتا ہے ، چونکہ ان میں جسمانی اور عقلی قو کی بمقابلہ مردول کے کم درجہ کے ہیں ، اسی لئے جمعہ ، جماعت ، جہاد ، جزیب مردول کے کم درجہ کے ہیں ، اسی لئے جمعہ ، جماعت ، جہاد ، جزیب مردول کے کم درجہ کے ہیں ، اسی لئے جمعہ ، جماعت ، جہاد ، جزیب کی ادائیگی میں شرکت اوراس طرح کے احکام سے ان کومشنی رکھا گیا ہے۔

(کشمش کی خام شراب)

''نقع'' کی نسبت اگر پانی کی طرف ہوتو پانی میں بھگونے کے معنی ہوتے ہیں،اس سے 'نقعے'' کالفظ ہے، فقہاء کی اصطلاح میں کشمش پانی میں ڈالا جائے اوراس سے کپامشروب تیار ہو،اس کو 'نقیع'' یا 'نقیع زبیب' کہتے ہیں، یہ بھی ان مشروبات میں ہے کہا گرشدت بیدا ہوجائے توان کا بینا حرام ہے،البتہ شمش کی کچی شراب کا حکم احکام خریعتی اصل انگوری شراب سے کی قدر مختلف ہراب کا کم احکام خریعتی اصل انگوری شراب سے کی قدر مختلف ہے کہا گرکوئی شخص اسے حلال سمجھے تو اس کو کا فرنہیں سمجھا جائے گا، اگر اس سے نشہ بیدا نہ ہوا تو اس سے حد جاری نہ ہوگی ،اس کی نجاست خفیفہ کے درجہ کی ہوگی۔ (۳)

⁽r) مجلة الأحكام: دفعه ••٩

⁽١) وكيح: الفقه الإسلامي وأدلته ٢٩/٥

⁽٣) ويمحك: البحر الرائق ٢١٨/٨

26

'' نکاح'' کے اصل معنی دو چیزوں کے انتہا م اور ملانے کے ہیں، اندہ حقیقہ فی المضم ، (۱) اسی مناسبت سے لغت میں مردو عورت کے صنفی تعلق کو بھی نکاح کہا گیا، اورخو دعقد نکاح کو بھی، البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ نکاح کا معنی حقیقی کیا ہے؟ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نکاح، وطی اور عقد نکاح کے درمیان مشترک لفظ ہے، گویا دونوں ہی معنی حقیق ہیں، اسی طرف ابن ہا مُکار بحان معلوم ہوتا ہے، بعض حضرات کے زد یک اصل معنی'' ہم بستری' کے ہیں، مجازا عقد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، زیادہ تر مشاکح حفیہ اس کی طرف رتجان رکھتے ہیں، تیسری رائے اس کے برعک ہے، کہ اصل معنی عقد کے ہیں، مجازا وطی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، کہ اصل معنی عقد کے ہیں، مجازا وطی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، کہ اصل معنی عقد کے ہیں، مجازا وطی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، کہ اس لئے عالبًا ہیہ بات زیادہ قرین صواب ہے کہ پیلفظ مشترک ہے، معلوم ہوتا ہے کہ پیلفظ دونوں معنوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ پیلفظ دونوں معنوں میں بکثرت استعمال ہوا ہوا ہوا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ پیلفظ دونوں معنوں میں بکثرت استعمال ہوا ہوا ہوا ہے کہ بیلفظ مشترک ہے، اس لئے عالبًا ہیہ بات زیادہ قرین صواب ہے کہ پیلفظ مشترک ہے، اور قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی کی تاویل کی جاتی ہے۔ اور قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی کی تاویل کی جاتی ہے۔ اور قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی کی تاویل کی جاتی ہے۔ اور قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی کی تاویل کی جاتی ہے۔

فقه کی اصطلاح میں

فقد کی اصطلاح میں نکاح مرد وعورت کے درمیان طے ہونے والا وہ شرعی معاہدہ ہے جس کے ذریعہ ایک دوسرے سے استمتاع جائز ہوجا تا ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نکاح موجود نہ ہو، (۳)

— اس تعریف کے مطابق عقد نکاح مردوعورت ہی کے درمیان ہوسکتا ہے، مخنث سے یا ہم جنس سے نکاح نہیں ہوسکتا ، جیسا کہ مغرب کی حیابا ختہ تہذیب نے اس کی اجازت دے رکھی ہے، اس طرح اگر مردوعورت کے درمیان محرم کا رشتہ ہویا ان میں سے کوئی ایک مشرک ہو جب بھی نکاح شرعی منعقد نہیں ہوگا۔

تکاح کے بارے میں اسلامی تصور

اسلام سے پہلے متعدد نداہب گذرے ہیں، جومردو عورت کے تعلق کو مطلق ناروااور نامناسب تصور کرتے تھے، اوراس تعلق کو خدا سے قربت اور تقویٰ کے منافی تصور کیا کرتے تھے، ہندواور عیسائی ندہب کا خاص طور سے ذکر کیا جاسکتا ہے، ایران کا'' مانی فلف'' جومزد کی تحریک کے دعمل میں اٹھا، اس کی کھلی مثال ہے۔

اسلام سے پہلے عربوں میں نکاح کے طریقے

اس کے بالکل مقابل وہ فکر و فلسفہ تھا جس نے انسان کو حیوانات کی صف میں لا کھڑا کیا تھا، اور انسانی ساج کواس مقام پر پہنچا دیا تھا، جہاں اس کی خاندانی شاخت بھی گم ہوجائے، خود عرب کا حال میتھا کہ حضرت عا کشر گی روایت کے مطابق نکاح کی اس صورت کے علاوہ جس کو اسلام نے باقی رکھا، تین اور صور تیں مروج تھیں، ایک طریقہ وہ تھا جے'' نکاح استبضاع'' کہا جاتا تھا، اس کی صورت میتھی کہ شوہرا پئی بیوی کو اعلی خاندان کا بچہ حاصل کرنے کی غرض سے کسی دوسرے مرد کے پاس بھیج دیتا تھا، اور جب تک وہ عورت اس سے حاملہ نہ ہوجاتی میشخص اس سے ہم تحقی نہیں ہوتا تھا، اور اس سے مقصود عمدہ خصوصیات کی حامل اولاد کا حصول تھا۔ اور اس سے مقصود عمدہ خصوصیات کی حامل اولاد کا حصول تھا۔

دوسری صورت'' نکاح رہط'' کی تھی کہ ایک عورت متعدد مرد جن کی تعداد دس کے اندر ہوتی تھی ، ہم آغوش ہوتے تھے، جب بچہ بیدا ہوتا تو خاتون ان تمام مردول کو طلب کرتی اور کی طرف اس بچہ کو منسوب کردیتی اس کے لئے مجال منسوب کردیتی اور جس کی طرف منسوب کرتی اس کے لئے مجال انکار نہ ہوتا — نکاح کا تیسرا طریقہ بالکل وہی تھا جو آج کل پیشہ ور طوائف کا ہے، کہ جو بھی چا ہتا ، ان کے پاس آسکیا تھا اور یہ بدتماش طوائف کا ہے، کہ جو بھی چا ہتا ، ان کے پاس آسکیا تھا اور یہ بدتماش

⁽r) حوالة سابق، نيزو كيح :درمختار على هامش الرد ٣٢/٣

⁽۱) فتح القدير ١٨٥/٣

⁽٣) درمختار على هامش الرد ٥٩/٢ -٢٥٨

عورتیں اپنی شناخت کے لئے اپنے درواز وں پر جھنڈ نے نصب کئے رہتی تھیں ، اگریہ حاملہ ہوتیں اور بچہ ہوتا تو قیافہ شناس ان کے جس گا کہ کے بارے میں فیصلہ کرتا ، اس سے بچہ منسوب ہوتا۔ (۱)

اسلام جس کا سب سے بڑا انتیاز اس کا اعتدال اور فطرتِ
انسانی سے ہم آ جگی اور موافقت ہے ، اس نے اس باب بیں بھی
افراط و تفریط سے اپنادامن خوب بچایا ہے ، اور الی تعلیم دی ہے کہ
اس سے بہتر کوئی اور طریقہ کی انسانی ساج کے لئے نہیں ہوسکتا ،
اس نے زنااور غیر قانونی تعلق کو حرام قرار دیا ، ایس کی بھی صورت کو
روانہیں رکھا ، جس سے انسانی نسبت تک مشتبہ ہوجائے ، اور اس
شدت کے ساتھ اس کی ممانعت کی کہ کم ، بی کسی جرم کو اس شدو مہ
کے ساتھ منع کیا گیا ہوگا ، اور دوسری طرف نکاح کی نہ صرف
اجازت دی ، بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی ، اور اس کو تقوی کی ، عفت و
پاکبازی اور خدا سے قربت کا ذریعہ بتایا ، کیوں کہ اگر انسان کی
فطری ضرورتوں کے لئے جائز اور قانونی مواقع پیدانہیں کئے گئو ق

نكاح كى ترغيب

ای کے قرآن مجید نے جابجا نکاح کی ترغیب دی ہے،اللہ تعالی نے اس کوانبیاء کی سنت اوران کاطریقة قرار دیا، ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک و جعلنالهم از واجاً و ذریة ،(رید: ۳۳) جولوگ اپنی معمولی معاشی صلاحیت کی وجہ سے نکاح کرنے میں دفت محسوس کرتے تھے،اللہ تعالی نے ان کو بھی نکاح کی ترغیب دی اور حوصلہ دلایا کہاگر آج بیجتاج ہیں تو اللہ تعالی کل ان کوغی بنادے گا۔ (نور: ۲۲)

ایک دفعہ تین صحابہ در اقدس پہ حاضر ہوئے ،آپ عظاس

وقت تشریف فرمانہیں تھے، انھوں نے از واج مطہرات ہے آپ
کی عبادت کی کیفیت معلوم کی، پھران میں سے ایک نے ارادہ
کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوںگا، دوسرے نے کہا میں رات بھر نماز
پڑھتارہوںگا، اور تیسرے نے نکاح نہ کرنے اور عورتوں سے علیحدہ
رہنے کا عزم کیا، آپ کی کو اطلاع کمی تو آپ کی نے اس پر
ناپند بیدگی کا اظہار فر ما یا اور فر مایا کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کی
خشیت رکھتا ہوں اور پر ہیزگارہوں، لیکن میں بھی روزہ بھی رکھتا ہوں
اور بھی افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں، سوتا بھی ہوں، نکاح
بھی کرتا ہوں اور بیوی سے تعلق بھی رکھتا ہوں، سوتا بھی ہوں، نکاح
میرے راستے سے گریز کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے، (۱) ایک
صحابی رسول حضرت عثمان بن منطعوں کے ورتوں سے کنارہ کئی
اختیار کرنے کی نیت سے فسی ہونے کا ارادہ کرلیا، آپ کی نارہ کئی
اختیار کرنے کی نیت سے فسی ہونے کا ارادہ کرلیا، آپ کی نے اس
سے منع فر مایا، (۳) آپ کی استطاعت ہواں کو شادی کرلینی چا ہئے، بیہ بد
جن میں شادی کی استطاعت ہواں کو شادی کرلینی چا ہئے، بیہ بد
دین میں شادی کی استطاعت ہواں کو شادی کرلینی چا ہئے، بیہ بد
دین میں شادی کی استطاعت ہواں کو شادی کرلینی چا ہئے، بیہ بد

تکاح کےمقاصد

نکاح کا اولین مقصد ، عفت وعصمت کی حفاظت ہے ، جیسا کہ اوپر آنخصور ﷺ کا ارشاد ندکور ہوا کہ بینگاہ کو پست رکھنے اورعفت و پاکدامنی کو باقی رکھنے کا باعث ہے، فسانسہ اغیص للبصر واحیصن للفوج ،ای لئے قرآن مجید میں نکاح کو احصان یعنی قلعہ بند ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے، اور شادی شدہ مردو عورت کو مصن اور محصنہ کہا گیا ہے، (النہ، ۲۳،المائدہ، ۵) نکاح کا دوسرا مقصد نسل انسانی کی افزائش اور اس میں تسلسل کو باقی رکھنا ہے، ای لئے قرآن مجیدنے زوجین کے صنفی تعلق کوکاشت سے مشابہت دی

⁽۲) بخاری ۲/۵۵۷

⁽۳) بخاری ۲۵۸/۲

⁽۱) بخاری ۱۹/۲۷

⁽٣) ترمذی ۱/۲۰۰

ہے، (القرف التحاب) اور آپ کھیے نے بحثیت رفیق حیات الی عورت کے انتخاب کی تلقین کی ہے، جس میں توالد کی صلاحیت زیادہ ہوں، تسزو جو الودو د الولود، (۱) شوہر دیدہ عورت میں تواس کا اندازہ لگانا آسان ہے، کنواری لڑکیوں میں نسلی اور موروثی تجربہ ہے اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

نکاح کا تیسراا ہم مقصد باہمی تسکین اور طمانیت قلب ہے، الله تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے تم ہی سے تمہارے جوڑے اس لئے بنائے کہتم اس سے سکون حاصل کرو ، اور اللہ نے تمہارے درمیان بمدردی اورمحبت بھی عطافر مائی ، (روم: ۲۱) بیرنکاح کا ایک اہم مقصد ہے،انسان جوبعض اہل دانش کی نگاہ میں ساجی جانور ہے، اورانس ومحبت جس کا مادہ ہے، وہ اس کے بغیر قلب و ذہن کا سکون نہیں پاسکتا کہ کوئی اُنیس ہو جو دل کی بے قراری کے لئے قرار و سکون کا سامان بن سکے ، قرآن نے جس سکون قلب کی طرف اشارہ کیا ہے،اس کا تعلق صرف جسمانی اور شنفی سکون ہی ہے نہیں، بلكه بدايك جامع لفظ ب، جوقلب ونظر اور برطرح كيسكون كو شامل ہے، ایک مخص گھرے باہری دنیا میں طرح طرح کی وہنی ألجمنوں میں مبتلا ہوتا ہے،خلاف طبیعت بات پیش آتی ہے،جب وہ اپنے گھر پہنچتا ہے تو بیوی کاتبہم آمیز استقبال اس کے ذہن کے بوجھ کو بلکا کردیتا ہے، ای طرح ایک عورت ایے گھر میں متضاد ذہن وقکر کے لوگوں کے ساتھ رہتی ہے، اور شب وروز میں كتنی بى خلاف طبیعت با تیں اسے پیش آتی ہیں ،لیکن شوہر کا ایک کلمہ محبت اس کے دل کا بوجھ بلکا کردیتی ہے، اور اپنائیت کا احساس دوسرے افراد خانه کا مداوا ثابت ہوتی ہے، جب انسان بوڑھانے کی منزل میں داخل ہوتا ہے، اور تنہائی کا احساس اسے ہمددم آزردہ وافسردہ ر کھتا ہے،اس وقت خاص کرز وجین ایک دوسرے سے اپنائیت اور

محبت پاکر جینے کا حوصلہ پاتے ہیں اور زندگی کا سفر ان کے لئے آسان ہوجاتا ہے ، اس لئے جہال جوانی میں زوجین کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے وہیں بڑھا نے میں بھی وہ ایک دوسرے کے لئے کم درجہ کی ضرورت نہیں۔

مختلف حالات مين نكاح

ای لئے اسلام نے نکاح کو بڑی اہمیت دی ہے، اور قرآن و حدیث میں بمقابلہ دوسرے معاملات کے نکاح اور از دوا جی زندگی ہے متعلق مسائل پر زیادہ تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے، ۔۔ فقہاء نے کتاب وسنت کی ہدایات کوسا منے رکھ کرمختلف حالات میں نکاح کے احکام متعین کئے ہیں، چنا نچے مہر اور نفقہ ادا کرنے پر قادر ہواور نکاح نہ کرنے کی صورت میں زناء میں پڑجانے کا یقین ہوتو نکاح فرض ہے، فان تیقن الزنا إلا به فوض ، اور اگر زناء میں پڑنے کا اندیشہ ہونہ کہ یقین ، اور نفس میں نکاح کا تخت تقاضا پاتا ہے، تو نکاح کرناواجب ہے، ویکون و اجباً عند التوقان ، ظاہر ہے نکاح کرناواجب ہے، ویکون و اجباً عند التوقان ، ظاہر ہے مؤوری قابل ادائیگی ہو، اگر مہر موجل پرنکاح کرنامکن ہوتو فی الحال مہر کاما لک ہونا ضروری نہوگا، بلکہ نکاح کے لئے قرض لینا پڑے تو اس میں بھی قباحت نہیں ، پہتر میک قباحت نہیں ، پہتر کے کرقاح کرلے۔

اگر تکاح نہ کرنے کی صورت میں برائی میں پڑنے کا اندیشہ نہیں اور مالی اور جسمانی اعتبارے نکاح کرنے پر قادر ہے توا سے مخص کے لئے نکاح کر لینا سنت مؤکدہ ہے ، اگر اپنی عفت و عصمت کی حفاظت اور حصول اولاد کی نیت سے نکاح کرلے تو مستحق ثواب ہوگا، اور نکاح نہ کر بے تو ترک سنت کا گناہ ، بلکہ بعض فقہاء نے اس صورت میں بھی نکاح کو واجب قرار دیا ہے۔
اگر نکاح کے بعد اندیشہ ہوکہ وہ نیوی کے ساتھ جور وظلم کا اگر نکاح کے بعد اندیشہ ہوکہ وہ نیوی کے ساتھ جور وظلم کا

⁽۱) مشكوة المصابيع ٢٦٢/٢

مرتکب ہوگا ، تو نکاح مکر وہ تحریکی ہے ، اور اس کا یقین ہوتو حرام ،
یہاں تک کداگر نکاح نہ کرنے کی صورت میں زناء میں پڑجانے کا
اندیشہ ہواور نکاح کر لے تو جور کے مرتکب ہونے کا ، الی صورت
میں بھی نکاح کرنا فرض ہے ، کیوں کہ زنا ہے بچنا اللہ کاحق ہے ، اور
جور و تعدی ہے بچنا بندے کاحق ہے ، اور بندے کاحق ، ادائیگی کے
اعتبارے حق اللہ پرمقدم ہے ، اس لئے کہ بندہ اپنے حقوق کامحتاج
ہے ، اور اللہ تعالی ہر طرح کی حاجت ہے مستعنی ہے۔ (۱)

تعدداز دواج كامسكه

اسلام نے انسانی ضرورت کی رعابت کرتے ہوئے مردول کو چارتک نکاح کرنے کی اجازت دی ہے، (نیا، ۳۰) کیوں کہ بعض اوقات عفت وعصمت کی حفاظت کے لئے ، یالڑکیوں کی شرح پیدائش کا اضافہ کے مسئلے سے نمٹنے نیز بیواؤن اور پیموں کی پرورش کے نقطہ نظر سے تعدداز دواج ایک ساجی ضرورت بن جاتی ہے ، ای لئے قریب قریب تمام ہی ندا ہب نے تعدداز دواج کو جائز رکھا ہے ، بائبل میں حضرت موی کی دو بیویوں ، (۲) اور حضرت داؤدکی چھیویوں (احضو عمم ، احسجیل ، معکمہ ، حسیت ، ابیطال ، عجلاہ) کاذکرماتا ہے، (۳) ہندونہ ہب کے ماخذ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرد کے لئے بیک وقت ایک سے زیادہ نکاح کی گنجائش ہے اور بیویوں کی تعداد کے سلط میں کوئی تحدید بھی نہیں ہے، (۳) عیسائی و نیا کے بارے میں وسٹر مارک کوئی تحدید بھی نہیں ہے، (۳) عیسائی و نیا کے بارے میں وسٹر مارک سے دونوں بی سے ہوت سے کہ کلیسا اور حکومت دونوں بی سے ہوت سے داور یویوں کو مباح قرار دیتے ، اوران کے یہاں بکشرت اس کارواج تھا۔ (۳)

دراصل اسلام کی نگاہ میں نکاح کا اصل مقصد عفت وعصمت کی حفاظت اور نسب انسانی کی شناخت کو باتی رکھنا ہے، اور بدایک حقیقت ہے کہ جس ساج میں قانونی طور پر یک زوجگی کی پابندی لگائی جاتی ہے، وہاں غیر قانونی صنفی تعلق کی کثرت ہوجاتی ہے، اور قانونی تعدد از دواج اتنا عام ہوجاتا قانونی تعدد از دواج اتنا عام ہوجاتا ہے کہ شاید شیطان بھی اس سے حیا محسوس کرتا ہو، ڈاکٹر گتا وکی بان کے الفاظ میں:

مغرب میں بھیایک بی شادی کی رسم کا وجود صرف کتابوں بی میں ہے ، اور میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی شخص انکار نہ کرے گا کہ بیرسم ہماری واقعی معاشرت میں نہیں پائی جاتی ہے ، میں نہیں جانتا کہ شرقیوں کا جائز تعدد کس امر میں مغربیوں کے ناجائز تعدد از دواج سے کمتر سمجھا جاتا ہے ، بلکہ میں بیکہوں گا کہ اول کو ہر طرح دوسرے پر بلکہ میں بیکہوں گا کہ اول کو ہر طرح دوسرے پر ترجی ہے۔ (۵)

س اس وقت مغرب اورمغرب زده معاشره اس کی کھلی ہوئی مثال ہے :

ای لئے اسلام نے تعدداز دواج کو جائز رکھا، لیکن چارتک تحدید کردی ، اور بیویوں کے درمیان عدل اور مساویانہ سلوک کی شرط لگادی ، اور بیویوں کے درمیان عدل کا برتاؤنہ کرسکوتو پھرایک شرط لگادی ، اور بیجی کہد یا کہ آگر عدل کا برتاؤنہ کرسکوتو پھرایک بی نکاح کی اجازت ہے ، فیان خفتم ان لا تعدلوا فو احدة ، (النیاء : ۳) قرآن مجید کے مجموعی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں ایک بی نکاح پراکتفا کرنے کو پہند کیا گیا ہے ، اور اگر

(r) احيار ۱۳: ۲-۲:

⁽۱) نكاح كيدا حكام در مختار و د دالمحتار ١١/٢ -٢١٠ ، ع ما خوذ ب البية مرمجل اورموَ جل من فرق راقم سطور في كياب

⁽٣) كنتي ١٢: ٨

⁽٣) و يكيين ما لكرام كي اسلاميات ، كواله: رك ويد (١٠٥١ - ١٠٠ وغيره) (٣) الفلسفة القرآنيه ٥٣

⁽۵) تمدن عرب ۳۲۲

کوئی حقیقی ضرورت داعی نه ہوتو ایک ہی نکاح پر اکتفا کرنا افضل ہے، اس لئے کہ ایک طرف فر مایا کہ اگر عدل نہ کرنے کا اندیشہ ہوتو ایک ہی نکاح کرو، اور دوسری طرف یہ بات بھی فرمائی گئی کہ تہارے لئے ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان عدل کوقائم رکھنا آسان نہیں۔ (ن، ۱۲۹)

ايجاب وقبول

نکاح کے ارکان ایجاب وقبول ہیں، جس کی طرف ہے پہلے انکاح کی پیشکش ہواس کے کلام کو'ایجاب' کہتے ہیں، اور دوسرے فریق کی طرف ہے اس پیشکش کے قبول کر لینے کو'' قبول'' کہتے ہیں، (۱) ایجاب وقبول عاقدین براہ راست بھی کر سکتے ہیں، البتہ پیضروری ہے کہ جس عاقدین کے وکیل یاولی بھی کر سکتے ہیں، البتہ پیضروری ہے کہ جس مجلس میں ایجاب ہوائی جلس میں قبول بھی ہوجائے، اگراس مجلس میں قبول نہیں کیا اور بعد میں قبول کرلیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا، بلکہ دوبارہ ایجاب وقبول کرنا ہوگا، حتی لیو اختلف المعجلس لا یہ سے قبد المنکاح ،(۲) ہی بھی ضروری ہے کہ ایجاب وقبول میں یہ مطابقت ہو، اگر مطابقت نہ ہوتو نکاح منعقد نہیں ہوگا، مثلاً لڑکی یا اس کا ولی یا وکیل دس ہزاررو پیرم ہر پرنکاح کا ایجاب کرے، اور مرد یہ خالف القبول الا یہ جاب ۔(۲)

نکاح منعقد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایجاب وقبول کرنے والا ایجاب کو سے، و شسوطہ سماع کل من العاقدين لفظ الآخر ليت حقق رضاهما ، (م) — اگر طرفين موجود ہوں اور بولنے پر قادر ہوں تو ضروری ہے کہ ایجاب وقبول کاعمل

گفتگو کے ذریعہ جو تری ایجاب و قبول معترنہیں ہوگا، و لا بنعقد بالکتابة بین الحاضرین ، (۵) ہاں جو خض بولنے پر قادر نہ ہواور لکھنے پر قادر ہووہ تحریر کے ذریعہ بھی ایجاب و قبول کرسکتا ہے، (۱) کھنے پر بھی قادر نہ ہوتو واضح اشارہ کے ذریعہ ایجاب و قبول کیا جاسکتا ہے، ینعقد بالاشارة من الاحوس ان کانت اشار ته معلومة ۔ (۷)

خط اورفون کے ذریعہ نکاح

اگرعاقدین میں سے ایک موجود نہ ہوتو ضروری ہے کہ ایک کی طرف سے بشرط قدرت کی طرف سے بشرط قدرت کام پایا جائے ، مثلاً مرد نے خطاکھا کہ میں تم سے نکاح کی پیشکش کرتا ہوں ، تو عورت کا صرف لکھ دینا کافی نہیں کہ مجھے منظور ہے ، بلکہ ضروری ہے کہ وہ دوگوا ہوں کے سامنے خط پڑھ کر سنائے ، اور پھر اپنی قبولیت کا اظہار کرے ، اگر عورت بھی اپنی طرف سے قبولیت لکھ لے اور گوا ہوں کو دکھادے تو نکاح منعقد نہیں ہوگا ، قبولیت لکھ لے اور گوا ہوں کو دکھادے تو نکاح منعقد نہیں ہوگا ،

عائبانہ نکاح کی بہتر صورت ہیہ ہے کہ خط کے ذریعے کسی کو نکاح کا وکیل بنادے ، اور وکیل مجلس عقد میں ایجاب کرے ، اور دسرافریق قبول کرلے ، یہی حکم ٹیلیفون کا بھی ہوگا۔

ایجاب وقبول کےالفاظ

نکاح صریح الفاظ ہے منعقد ہوجا تا ہے، اور الفاظ کنامیہ ہیں، کیوں کہ خود قرآن مجیدے' ہیں' کے لفظ ہے نکاح کا منعقد ہونا معلوم ہوتا ہے، (الاحزاب ۵۰) اور ظاہر ہے کہ' ہیں' کنامید ہی

⁽r) بدائع الصنائع ۲۳۲/۲

⁽۳) درمختار ۱۸۲۸

⁽٢) حوالة سابق

⁽۸) هندیه ۱/۹۲۹

⁽۱) عالمگیری ۲۲۷۸

⁽۳) هندیه ۱/۹۲۱

⁽۵) هندیه ۱/۰۷۱

⁽⁴⁾ حوالة سابق

ہے نہ کہ صرح ، نکاح اور تزویج صرح الفاظ ہیں ، اُردوزبان میں شادی بیاہ اور انگریزی زبان میں ''میرج'' کے الفاظ ہمی نکاح کے شادی بیاہ اور انگریزی زبان میں ''میرج'' کے الفاظ ہمی نکاح کے لئے صرح سمجھے جا میں گے — الفاظ کنابیہ سے ایسے الفاظ مراد ہیں جس میں فی الفور کی ھی کے مالک بنانے کے معنی پایا جا تا ہو، جسے ہمیہ، صدقہ ، عطیہ وغیرہ ، ایسے الفاظ جواصل ھی کے بجائے ھی کی منفعت کا مالک بنانے کے لئے ہیں وہ ایجاب وقبول کے لئے کی منفعت کا مالک بنانے کے لئے ہیں وہ ایجاب وقبول کے لئے فی الفور مالک نہ بنایا جا سکتا ہواس سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوتا ، فی الفور مالک نہ بنایا جا سکتا ہواس سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوتا ، فی الفور مالک نہ بنایا جا سکتا ہواس سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوتا ، جسے وصیت ، (۱) یہی رائے مالکیہ کی بھی ہے ، بشر طیکہ مہر کا ذکر کیا جائے ، (۲) شوافع اور حنابلہ کے نزد کیک صرح کا الفاظ ، می سے نکاح منعقد ہوگا ، کنا بیالفاظ کا کہنا کا فی نہیں ۔ (۲)

یہ جھی ضروری نہیں کہ ایجاب و قبول عربی ہی زبان میں ہو،
غیر عربی زبان میں بھی ایجاب و قبول ہوسکتا ہے، (۴) البتہ حنابلہ
کے نزد یک جو محض عربی زبان میں ایجاب و قبول پر قادر ہواس کا غیر
عربی میں ایجاب و قبول کرنا معتر نہیں ، بلکہ فقہاء حنابلہ میں
ابوالخطاب کو تو اس پر اتنا اصرار ہے کہ ان کے نزد یک جوعربی نہ جانتا
ہواس کو بھی عربی میں ایجاب و قبول کے الفاظ کے منے چاہئیں۔(۵)
ایجا ب و قبول کا صیغہ

نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب وقبول کے لئے ایسا صیغہ استعال کیا جائے جو فی الفور نکاح کے انعقاد کو بتاتا ہو، اس ضابطہ کے پیش نظر فقہاء نے لکھا ہے کہ یا تو ایجاب وقبول دونوں ماضی کے مسیغے سے ہو، اس پر سب کا اتفاق ہے، یہ بھی درست ہے کہ ایک طرف سے امر کا صیغہ ہواور دوسری طرف سے ماضی کا صیغہ، جسے مرد

، لڑکی کے والد سے کیے ، تو اپنی لڑکی ہے میرا نکاح کردے اور وہ کے کہ میں نے قبول کیا، (۱) اگر حال کا صیغہ استعال کیا جائے جسے مرد نے کہا کہ میں تھے سے نکاح کرتا ہوں اوراز کی نے کہا کہ میں قبول کرتی ہوں ، تو نکاح منعقد ہوجائے گا ، — عربی زبان میں زمانة موجوده كوبتانے كے لئے بھی فعل مضارع آیا كرتا ہے اور فعل مضارع حال اوراستقبال دونوں زمانہ کے لئے آتا ہے،اس لئے عام طور پرفقهاء نے فعل مضارع ہے ایجاب وقبول کو کافی نہیں سمجھا، لیکن اگرمضارع کے ساتھ کوئی ایسالفظ ذکر کیا جائے جوحال کے معنی کومتعین کردے، ما گوئی دوسرا قرینہ حال کامعنی مراد لینے برموجود ہو، توان صورتوں میں مضارع کے صیغے ہے بھی نکاح منعقد ہوجائے گا ، حنفیه اور مالکیدان تفصیلات میں متفق ہیں ، شوافع کے نز دیک ر ماضی ہی کے صغے سے نکاح منعقد ہوتا ہے، (۷) — تاہم اس بر تمام فقہاء متفق ہیں کہ اگرا یجاب وقبول مستقبل کے صیغہ ہے ہوجیے ایک فریق کیے: میں نکاح کروں گا ، دوسرا فریق کیے: میں قبول كرون كا ، نكاح منعقد نهيس موكا ، كيون كهاس تعبير مين به معني مراد لینے کی گنجائش بھی موجود ہے کہان دونوں نے آئندہ نکاح کرنے اوراہے قبول کرنے کا محض ارادہ کیا ہے، اور نکاح جیبا نازک اور اہم معاملہ ایے بہم اور ذو معلمین عبارت سے کسے منعقد ہوسکتا ہے؟ اگرم د وعورت ایبا فقرہ استعال کرے جو ماضی میں منعقد شدہ نکاح کے اقرار کو ظاہر کرتا ہو، تو اس ہے بھی نکاح منعقد موجائے گا، بشرطیکه اس وقت دوگواه موجود مول، و جعل الاقوار انشاءً وهو الاصح -(٨)

⁽٢) وكيض: الشرح الصغير ٢٥٠/٢

⁽م) شرح مهذب ۱۱۳/۱۲

⁽٢) فتح القدير ١٩١/٣

⁽۸) تاتار خانیه ۸/۸۵

⁽۱) هدایه ۲۰۲۳-۲۰۳

⁽٢) شرح مهذب ١١٠/١٦

⁽۵) المغنى ١١/٧

⁽٤) وكح الفقه الإسلامي وأدلته ٢٣٦٥-٣٢

مذاق اور دباؤ كے تحت ايجاب وقبول

حنفیہ کے نزدیک بنتی مذاق کے طور پر یا جرود باؤ کے تحت کیا ہوا ایجاب و قبول بھی منعقد ہوجاتا ہے، (۱) اس لئے کہ آپ بھیا نے ارشاد فر مایا کہ تین چیزیں وہ ہیں کہ جن کا ارادہ بھی ارادہ ہے اور ہنمی مذاق (ہزل) بھی ارادہ کے درجہ میں ہے، نکاخ، طلاق اور رجعت، (۲) گویا نکاح کا انعقاد الفاظ وعبارت سے متعلق ہے نہ کہ یو لنے والے کی نیت اور کیفیت ہے، دوسر نے فقہاء کے نزدیک جر ود باؤکی حالت میں کیا ہوا ایجاب وقبول معتر نہیں۔ (۲)

زبان سے ایجاب و تبول ضروری ہے

شربیت میں بعض معاملات ایسے ہیں کہ ان کے انعقاد کے انعقاد کے نبان و بیان ضروری نہیں ہوتا عملی لین دین کانی ہوجا تا ہے، جیسے خرید و فروخت ، خریدار نے چھے کہا نہیں اور قیمت بیچنے والے کو دے دی ، تاجر نے بھی چھے کے بغیر سامان خریدار کے حوالہ کردیا ، تو محض اس لین دین ہی سے نیچ منعقد ہوجائے گی ، لیکن نکاح چوں کہ انسانی عصمت سے متعلق ہے ، اس لئے محض لین دین وین انعقاد نکاح کے لئے کافی نہیں ، مثلاً مرددوگواہوں کی موجودگی میں انعقاد نکاح کے لئے کافی نہیں ، مثلاً مرددوگواہوں کی موجودگی میں مبرکی رقم دے دے ، اور عورت اس رقم کو اٹھالے ، تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوگا ، و لا بتعاط احتواما للفوج۔ (م)

ايجاب وقبول مشروط نههو

نکاح منعقد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ایجاب وقبول مشروط نہ ہومثلاً یوں کہا جائے کہ بیر نکاح جمجھے منظور ہے بشرطیکہ میرے والدین راضی ہوجا کیں تو اس طرح نکاح منعقد نہیں ہوگا،

النكاح لا يصح تعليقه بالشرط _(۵)

نكاح كى اجازت ميں كنوارى اور شوہر ديدہ كافرق

نکاح کے قبول کرنے کے سلسلے میں پیٹفسیل ہے کہ اگر مرد اورشو ہردیدہ عورت (ثیبہ) سے نکاح کی بابت استفسار کیا جائے تو صراحة رضا مندي كا ظہار ضروري ہے، كنواري لڑكى ہے بھى قريب ترین ولی کی بچائے نسبتاً دور کا ولی استفسار کرے جب بھی صراحة اظہار رضامندی ضروری ہوگا ، جیسے کیے کہ میں نے اس نکاح کو قبول کیا، یا یو جھا جائے کہ کیاتم نے قبول کیا؟ اور جواب میں کہے: بال، فان استاذنها غير الاقرب كاجنبي او ولي بعيد فلا عبرة بسكوتها ،(١) كيكن قريب ترولي ياس كاولي وقاصد كواري لڑی سے نکاح کے بارے میں دریافت کرے یامسکرائے یاروئے اوروبال كعرف مين فكاح كوفت اسطرح كاعمل رضامندى ك اظہار كے لئے كيا جاتا ہے، تو نكاح منعقد ہوجائے گا، (١) اظہار رضامندی کے طریقہ کے سلسلہ میں کنواری اور شوہر دیدہ عورت کے درمیان جوفرق کیا گیا ہے ، اس کی وجہ ظاہر ہے کہ کنواری برحیا کا غلبہ ہوتا ہے اور زبان سے اظہار کرنے کا مکلف قرار دیے میں اس کے لئے دشواری ہے، باخلاف شوہر دیدہ عورت یالز کیول کے ،اس لئے خود احادیث میں کنواری اور شوہر دیدہ کے درمیان بیفرق ندکور ہے۔(۸)

اجازت كبلى جائى؟

لڑکی ہے نکاح کی اجازت مجلس میں ایجاب وقبول کے بعد بھی لی جاسکتی ہے، کیکن بہتر اور مسنون طریقہ میہ ہے کہ پہلے اس

⁽۲) دار قطنی ۱۲۹۳، مدیث نمبر ۲۵۹۳

⁽۳) درمختار علی هامش الرد ۲۵۱/۲

⁽۱) درمختار ۱۹۳۱

⁽٨) ويمض نصب الرابه ١٩٨٣-١٩٨

⁽۱) درمختار ۱/۱۲

⁽۳) ردالمحتار ۲۰/۲۲-۲۲

⁽۵) درمختار ۱۹۱۱

⁽²⁾ و يَصَدَدرمختار ا/١٩١

ے اجازت حاصل کرلی جائے کہ فلال شخص نے تمہارے لئے نکاح
کا پیغام دیا ہے، کیا بدرشتہ تمہیں قبول ہے؟ اگر پہلے ہے اجازت
نہیں لی اور ایجاب وقبول کرلیا تو پی خلاف سنت ہوگا، بعد میں اگر اور کی
نیوں کرلیا تو منعقد ہوگا ورزنہیں، والسنة ان یستامر البکر
ولیہا قبل النکاح ۔(۱)

گواه ضروری ہیں

نکاح منعقد ہونے کے لئے بنیادی شرط گواہ کا پایا جانا ہے،
آپ کھی نے فرمایا کہ ولی اور دوعادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں
ہوسکتا، لا نکاح الا بولسی و شاہدی عدل ،(۲) حضرت
عبداللہ ابن عباس کے مروی ہے کہ جوعور تیں بغیر گواہوں کے
عبداللہ ابن عباس کے مروی ہے کہ جوعور تیں بغیر گواہوں ک
نکاح کرلیں وہ زانیہ ہیں، (۳) البتہ بیروایت عیسیٰ ابن میمون ک
وجہ سے ضعیف ہے، چنا نچہ گواہوں کی موجودگ کی شرط پرتمام فقہاء
مشق ہیں، البتہ مالکیہ کے نزد یک عین عقد نکاح کے وقت تو گواہ کا
مونا ضروری نہیں ، متحب ہے، لیکن زوجین کی کیجائی سے پہلے دو
عونا ضروری نہیں ، متحب ہے، لیکن نوجین کی کیجائی سے پہلے دو
عادل شخص کو گواہ بنانا ضروری ہے، گویا نکاح پر گواہی مالکیہ کے
ضروری نہیں ، حفیہ ، شوافع اور حنا بلہ کے نزد یک ایجاب وقبول ہی
کے وقت گواہ بناد بنا ضروری ہے۔ (۵)

گواہان کے اوصاف

به گواہان عاقل و ہانغ اور آزاد ہوں ، ایجاب وقبول کوسنیں اور سمجھ علیس ، دومرد گواہ ہوں تو زیادہ بہتر ہے، ورنہ حنفیٰہ کے نزدیک ایک

مرداور دوعورتیں بھی ہوسکتی ہیں ، (۵) جیسا کہ دوسرے معاملات میں دومردیا ایک مرداور دوعورتوں کی گواہی مطلوب ہوتی ہے، امام احمد کا بھی ایک قول یہی ہے، (۱) شوافع ، مالکیہ اورقول مشہور کے مطابق حنابلہ کے مزدیک نکاح منعقد ہونے کے لئے دو مرد گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔(۷)

گواہان کوعادل یعنی دین داراور معتبر ہونا چاہئے تا کہ اگر بھی نکاح کے منعقد ہونے اور نہ ہونے کے سلسلے میں اختلاف ہوجائے تو اس کی گواہی کام آئے ، تاہم حفقہ کے نزدیک فاسق اور تہمت کے سزایا فتہ اشخاص کی گواہی بھی نکاح کے منعقد ہونے کے لئے کافی ہے، (۸) دوسر نے فقہاء کے نزدیک گواہ کا عادل یعنی دین دار ہونا ضروری ہے، فاسق کی شہادت کافی نہیں ، البتہ ایسے شخص کا گواہ بناکافی ہے جس کے حالات کی تحقیق نہ ہواور بظاہر وہ عادل نظر آتا ہو ، (۹) سے حفیہ کے نزدیک نابینا گواہوں کی موجودگی نکاح منعقد ہونے کے لئے کافی ہے، (۱۰) شوافع سے دونوں طرح کا قول منقول ہے۔

اگر مسلمان مرد کا نکاح کتابید یعنی یمبودی یا عیسائی عورت سے ہوتو حنفیہ کے یمبال ایسے نکاح پر اہل کتاب کی گواہی بھی نکاح منعقد ہونے کے لئے کافی ہوجائے گی ، کیوں کہ نکاح کی گواہی گویا اس بات کی گواہی ہے کہ مرد کواس عورت پر ملکیت نکاح حاصل ہے، اور اس طرح بیمرد کے حق میں اور عورت کے خلاف گواہی ہے ، اور قاعدہ یہ ہے کہ غیر مسلم کی شہادت مسلمان کے خلاف معتر نہیں ، اس کے حق میں معتر ہے ، (۱۱) دوسرے فقہاء کے نزد یک اہل کتاب کی

(١) البحر الرائق ١١٣/٣

⁽r) نصب الرايه ١٩٤/، بحواله صحيح إبن حبان عن عائشة

⁽r) ترمذي باب ماجاء لا نكام إلا ببينة ، مديث أمر ١١٠٣٠، باب ماجاء في إعلان النكام

⁽۵) درمختار ۲۲۲۲

⁽٣) و يحضي در مختار ٢٤٣١٠ المغنى ١٤٤٠ الشرح الصغير ٣٣٩١٢

⁽٤) و كَيْحُ : الشرح الصغير ٣٣٩/٢، شرح مهذب ١٩٨/١١، المغنى ٩/٥

⁽٢) المغنى ١/٨

⁽٩) و كيميخ نشر- مهذب ١٩٨/١٦ البعنسي ٨/٨

⁽۸) درمختار ۱۲۳۶۲ (۱۰) درمختار ۱۲۳۶۲

 ⁽⁹⁾ ویختخنشرح مهذب ۱۹۸/۱۹۸۱ المغنی
 (۱۱) ویکیخخنهدایة مع الفتح ۲۰۳۳

شہادت سے نکاح منعقد نہیں ہوگا ، (۱) البتہ اگر زوجین میں اختلاف ہوجائے تو حنفیہ کے نزدیک بھی فاس ، حد کا سزایا فہۃ ، نابینا اور غیر مسلم گواہان کی شہادت نکاح کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔(۲)

موانع نكاح

نکاح کے میچے ہونے کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ کوئی مانع نکاح موجود نہ ہو، یعنی مردوعورت میں کوئی ایسا سبب نہ پایا جائے جس کی وجہ سے شریعت ہمیشہ کے لئے یا عارضی طور پران دونوں کے درمیان نکاح کوحرام قرار دیتی ہو۔

جن اسباب کے تحت رضة نکاح حرام ہوتا ہے، وہ اپنی نوعیت کے اعتبارے دو تم کے ہیں، ایک وہ کہ جن ہے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے، اس کو فقہاء '' حرمت مؤبدہ '' تجبیر کرتے ہیں، حرمت مؤبدہ کے تین اسباب ہیں، نسبی قرابت، مصاہرت، یعنی سرالی قرابت، رضاعت، یعنی دودھ کی بناء پر پیدا ہونے والے رشتے سبی حرام رشتے کی وجہ سے درج ذیل اقارب سے نکاح حرام ہوتا ہے:

- ۱) أصول يعنى ما ئيس، نانيان، باپ، دادا، اور والدين كا آبائي اور مادري سلسله-
- ۲) فروع لیعنی اپنی اولاد، بیٹے، بیٹیاں،اوران کااولادی سلیلہ۔
- ۳) والدین کے فروع بیعنی بھائی، بہن اور ان کا اولا دی سلسلہ۔
- ۳) دادا، اور دادی، نانی کے فروع، لیعنی پچیا، پھوپھی، ماموں، خالہ، البتہ پچیا، پھوپھی، ماموں، خالہ کی اولاد سے نکاح درست ہے۔

بیتمام مسائل فقهاء کے زدیک متفق علیہ ہیں۔ مسرالی نسبت سے حرام رشتے

حرمت مؤبدہ کا دوسرا سبب مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ ہے ہونے والی حرمت کی تفصیل اس طرح ہے :

1) یوی کی فروع ، یعنی اس کی بیٹیاں اور ان کا اولا دی سلسلہ بشرطیکہ بیوی ہے دخول کرچکا ہو۔

۲) بیوی کی مال، نانی، دادی، اوران کا مادری سلسله —
 اگر بیوی ہے دخول نہ ہوا ہو پھر بھی بیخوا تین حرام ہوجا ئیں گی۔
 ۳) وہ خوا تین جن ہے باپ یا اس کے او پر کے پدری سلسلہ میں کی نے وطی کی ہوچا ہے بیحرام طریقے پر ہو۔

م) وہ عورتیں جن سے اولاد یا سلسلہ اولاد میں ہے کی نے وطی کی ہو، گوبصورت حرام ہو۔

۵) ایخ اُصول یعنی باپ، داداوغیره کی بیویاں اوراپ فروع یعنی بیٹے پوتے وغیره کی بیویاں محض عقد نکاح ہی کی وجہ سے حرام ہوجائے گی، گووطی کی نوبت نہ آئی ہو۔

زنا سے حرمت مصابرت

ان میں سے اکثر مسائل فقہاء کے نزویک مبنفق علیہ ہیں،
اور قرآن نے ان کو بوضاحت ذکر فرمایا ہے، (دیکھے انسار ۲۳-۲۳)
البتہ حرمت مصاہرت کے بارے میں ایک بنیادی مسئلہ پر فقہاء کی
رائیس مختلف ہیں، اور وہ ہیا کہ کی عورت سے وطی کی تین صورتیں
ہوسکتی ہیں، اول ہیا کہ اس کا اس عورت سے وطی کرنا حلال ہو، یعنی
شوہرو بیوی ہوں، اس سے بالا تفاق حرمت مصاہرت پیدا ہوجائے
گی، دوسری صورت ہیہے کہ ہوتو وطی حرام، لیکن باعث گناہ نہ ہو،

(٢) الدرالمختار ٢٥٥/٢

(۱) المغنى ١/٧

یعنی شبه کی بناء یر وطی ، اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی ،اس میں صرف لیث ابن سعد کا اختلاف ہے ، اور بقول حافظ ابن رشدان کا قول شاذ ہے ، (۱) تیسری صورت زنا کی ے، حفیہ کے نزد یک زنا ہے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ے، یعنی بیوی کے جورشتہ دارشو ہر کے لئے ،اورشو ہر کے بیوی کے لئے حرام ہوں وہی رشتہ دارزانی اور زانید کے بھی ان دونوں برحرام ہول گے ، (t) کیول کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ جس سے تمہارے آباء واجدادنے " نکاح" کیا ہوای سے نکاح نہ کرو، لا تنكحوا مانكح آبائكم ، (الناء: ٢٢) اور حفيكا خيال عكه نکاح کا اصل معنی وطی کے ہیں ، پس معنی یہ ہوئے کہ جن سے تمہارے آباء نے وطی کی ہو،ان ہے تم کونکاح نہ کرنا جائے ،شوافع كے نزديك زناء سے حرمت ثابت نہيں ہوگى ، امام مالك سے دونوں طرح کی رائیں منقول ہیں ،لیکن خودمؤ طاامام مالک میں جو قول ندکور ہے، وہ شوافع کی رائے ہے مطابقت رکھتا ہے، اور یہی ان كے نزد يك رائح ہے، (٣) حنابله اس مسلے ميں حفيہ كے ساتھ بیں، (٣) اوراس میں جواحتیاط ہوہ ظاہر ہے۔

حفیہ کے بہاں حرمت مصابرت ثابت ہونے کے لئے مردو عورت کا ایک دوسرے سے مساس کرنا ، شہوت کے ساتھ جھونا ، شہوت کے ساتھ بھونا ، شہوت کے ساتھ بھونا ، شہوت کے ساتھ بھونا ہوت کے ساتھ بوسہ لینا اور مرد کا عورت یا عورت کا مرد کی شرم گاہ دیکھنے سے مرادیہ ہے کہ شرم گاہ دیکھنا ہے کہ شرم گاہ کے اندرونی جھے کی طرف نظر پڑ جائے ، بیرونی حصہ کا دیکھنا موجب حرمت نہیں ، اور شہوت سے مرادیہ ہے کہ پہلے سے عضویں موجب حرمت نہیں ، اور شہوت سے مرادیہ ہے کہ پہلے سے عضوییں

انتشار نہ ہواورانتشار پیدا ہوجائے ،اوراگر پہلے ہےانتشار ہوتواس میں اضافہ ہوجائے ،اوراگرین رسیدہ ہے کہ اعضاء میں تح یک باقی ندر ہی تو وک میں شہوت انگیز تح یک کا پیدا ہوناشہوت شار کیا جائے گا، حفنهان أموركواس كے حرمت مصابرت كا باعث قرار ديتے ہيں کہ بیر جماع تک مفصی ہوتے ہیں اور اس کا ذرایعہ بنتے ہیں ، اور قاعدہ پیہے کہ ذرائع کا وہی حکم ہوتا ہے جوان اُمور کا ہوتا ہے جن کے لئے وہ ذرایعہ بنتے ہیں، (۵) نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رفظته ہے مروی ہے کہ جس شخص نے کئی عورت کی شرم گاہ دیکھی ،اس کے لي مال اور يلي حرام ب،من نظر الى فرج لم تحل له امها و بنتها ، (١) نيز حفزت عمر في الله عمر وي سے كما تھوں نے ايك باندی کا بوسه نیا اور دیکھا ، پھرا ہے بعض بچوں کو ہبہ کیا تو ہدایت فرمادي كتمهار علي حلال نبيس، احدا انها لا تحل لك، (١) نیز حضرت عبدالله بن عمر رفظیند سے روایت ہے کہ مرد جس عورت ہے جماع کرے ہااس کا بوسہ لے ، ہاشہوت کے ساتھ چھوئے ہا شہوت کے ساتھ اس کی شرم گاہ کو دیکھیے وہ خاتون اس مرد کے باپ اور مٹے پراورخوداس عورت کی ماں ، بٹی اس مرد پرحرام ہوجا تیں گی، (۸) یمی نقطهٔ نظر فقها وحنابله کابھی ہے۔ (۹)

البت اگر مساس اور دوسرے دوائی جماع کی وجہ سے انزال ہوگیا تو اب حرمت ثابت نہیں ہوگی، کیوں کدان دوائی کے باعث جماع ہونے کا احتال باقی ندر ہا، یہی تھم اس وقت بھی ہے، جب عورت کے ساتھ غیر فطری عمل کیا جائے، (۱۰) — حرمت مصابرت ثابت ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کد وہ لاکے اور

⁽۱) بداية المجتهد ۳۳/۲

⁽٢) بداية المجتهد ٣٣/٢

⁽۵) و كي هدايه ، فتح القدير و عنايه ٣٢٣/٣

⁽٤) حوالة سابق

⁽٩) المغنى ١/٩٣

⁽۲) درمختار ۱۸۸۰

 ⁽٣) المغنى ١١/٥
 (٢) فتح القدير ٢٢٣/٣

⁽٨) حوالة سابق

⁽۱۰) هدایه مع الفتح ۲۲۳،۳

لزى عمراشتهاء كوينج يك بول ،اگر وه عمراشتهاء كونه پنچ مول تو ان ے یان پران افعال کا صدور حرمت کا باعث نہیں مشتمی ہے مراد وہ لڑ کے اورلڑ کیاں ہیں جو بالغ تو نہ ہوں لیکن ان میں جنسی خوا ہش یائی جاتی ہو،لڑ کیوں میں اس کی عمرنو سال شلیم کی گئی ہے، (۱) اس تهم میں وہ عورتیں بھی واخل ہیں جوس رسیدہ ہوں ، گوان میں شهوت باقی تبین ربی _ (۲)

حرمت مؤہدہ کا تیسرا سب رضاعت لینی دوھ سے پیدا ہونے والا رشتہ ہے،اس سلسلے میں تفصیل رضاعت کے تحت گذر

عارضي حرمت كاسباب

حرمت کی دوسری فتم "حرمت موقته" یعنی عارضی حرمت ہے، عارضی طور برجن مردوخوا تین ے نکاح حرام ہے، دواس طرح ہیں: دوایی عورتوں کو تکاح میں جمع کرنا جو ہاہم محرم ہوں ، یعنی اگر ان دونول میں ہے کی کوبھی مردتسلیم کرلیا جائے تو ان دونوں کا آپس میں نکاح حرام قراریائے ، (۲) جیسے دوہبنیں ،خود قرآن مجید نے اس کی حرمت کا ذکر کیا ہے، (نیا، : ۲۳) پھوپھی اور مجیجی، خالہ اور بھانجی کوجمع کرنا، کہرسول اللہ ﷺ نے اس ہے منع فر مایا، (٣) کیوں که دوقریبی قرابت مندخوا تین کونکاح میں جمع کرنا سوکن ہونے کی نسبت ہے ان دونوں کے درمیان اختلاف اور دوری کوجنم دے گا ، اور صلد رحی کی بجائے قطعی رحی کا باعث ہوگا ، ای طرح دورضاعی بہنوں اور رضاعی رشتہ سے پھوپھی مختیجی ، خالہ اور بھانجی کا بھی نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ، کیوں کہ آ ب نے فرمایا کہ جور شتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت

کی وجہ ہے بھی حرام ہیں ، (۵) البتہ سوتیلی ماں اور بیٹی کو نکاح میں جمع كرناجائز ہاوراس يرائمهار بعد كالعفاق ہے، كەحفرت عبدالله بن جعفر رفظه سے ایسا کرنا ثابت ہے۔ (۱)

اگرالی باہم دورشتہ دارخوا تین سے میکے بعد دیگرے نکاح کیا تو پہلا نکاح جائز ہوگا، دوسرانا جائز، اگر دونوں ہے ایک ساتھ نکاح کیا، تو دونوں میں ہے کوئی نکاح منعقد نہیں ہوگا، اور اگر نکاح تو کیے بعدد مگرے کیا کیکن یا دنہیں رہا کہ پہلے کس سے نکاح کیا گیا اور بعد میں کس سے؟ اور دونوں ہی پہلے نکاح ہونے کی مدعی ہوں، تو دونوں سے ہی نکاح حرام ہوگا ،البتہ صحبت ہونے کی صورت میں دونوں کا بورا بورا مہر اور صحبت نہ ہونے کی صورت میں دونوں کے مجموعہ کے لئے نصف مہر واجب ہوگا۔(٤)

مشرك عورت سے نكاح

حرمت نکاح کے اسباب میں سے ایک شرک ہے ،کی مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد ہے نہیں ہوسکتااور نہ کسی مسلمان مرد کا نکاح کافرعورت سے ہوسکتا ہے،سوائے بہودی اورعیسائی عورت كى، كدان بحراب كے ساتھ نكاح جائز ہے، اللہ تعالی كارشاد ع: "و لا تنكوا المشركات حتى يؤمن "_(القره:rri) (تفصیل کے لئے دیکھئے: 'اہل کتاب')

عارضی حرمت کے کچھاوراسباب

عارضی حرمت کے کھاوراسباب یہ ہیں:

ا) جوگورت کی دوسرے مرد کے نکاح میں ہو، جب تک وہ اسے طلاق نیدے دے، یا قاضی اس کا نکاح فٹخ نہ کروے یا اس

(٣) ويكي : ابوداؤد ١٦٢١ ، مديث أبر ٢٠٦٦ ، باب مايكره أن يجمع بينهن من النساء

⁽٢) فتح القدير ٢٢١/٣

⁽٦) فتح القدير ٢١٨/٣

⁽۱) ردالمحتار ۲۸۲۸۳/۲

⁽r) هدايه مع الفتح ٢١٤/٣

⁽۵) فتح القدير ۲۱۸/۳

⁽٤) درمختار على هامش الرد ٢٨٦-٨٢/

کی وفات نہ ہوجائے اور ہر سےصورت میں اس کی عدت نہ گذر جائے،اس وقت تک دوسرے مرد سے اس کا نکاح جائز نہیں۔ ۲) جوعورت طلاق ، فنخ نكاح ياوفات كي عدت گذارر بي ہو،اس سے بھی نکاح درست نہیں۔

m) کی فخض کی زوجیت میں پہلے سے چار بیویاں موجود ہوں یا ان میں سے بعض عدت گذار رہی ہوں ، جب بھی يانچوس عورت كوتكاح ميس لانا درست نبيس موگا_

بہتمام احکام کتاب وسنت سے ثابت ہیں ، اور اس برتمام فقہاء کا اتفاق ہے ، البتہ جنفیہ کے نزویک عدت گزارنے والی عورت کو بھی منکوحہ کے حکم میں رکھتے ہوئے عدت کے درمیان یا نچویں عورت یا اس کی بہن سے نکاح کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، کیوں کہ عدت بھی نکاح ہی کا اثر ہے، گویا ایک درجہ میں نکاح باقی ہے ، (۱) دوسرے فقہاء کے نز دیک عدت گزارنے والی عورت منکوچہ کے حکم میں نہیں ہے۔(۲)

۴) اگر لعان کی بناء برمیاں بیوی کے درمیان تفریق ہوگئی تو دوسرے فقہاء کے نزدیک بیرمت مؤہدہ ہے، اور بیدونوں بھی بھی ماہم از دواجی رشتہ سے منسلک نہیں ہوسکتے ، حنف کے نز دیک مردوعورت میں ہے کوئی ایک جب بھی ایے جھوٹے ہونے کا اقرار واعتزاف كرلے، لعان كا اثر ختم ہوجائے گا اور پھران كا آپس ميں نکاح کرنا حلال قراریائے گا۔ (تفصیل کے لئے ویکھتے: لعان)

ما لكهاور باندى سے نكاح

(۱) بدائع الصنائع ۲۲۳/۲

عارضى حرمت كى بعض صورتيس غلام اورباندى متعلق بين، غلام این ما لکہ سے نکاح نہیں کرسکتا ، آقا اپنی باندی سے نکاح نہیں

كرسكتا ،اس لئے كەازدواجى رشتەميان بيوى كومعامدة زكاح كا قریب قریب ہم درجہ فریق قرار دیتا ہے، اور مالک اور مملوک کے رشتہ کی نوعیت یقینا اس محتلف ہے، (٣) - ای طرح آزاد يوى كموجود موت موع باندى عنكاح كرنادرستنيس، (٣) كول كرآب الله فاس منع فرمايا ب-(۵)

احرام کی حالت میں نکاح

اس سلسلے میں ایک مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اوروہ بیک حفید کے نزویک حالت احرام میں نکاح درست ہے، كيول كرآب على في حضرت ميونة عالت احرام من فكاح فرمایا ہے، (٢) مالكيه ، شوافع اور حنابله كے نزديك حالت إحرام ميں تكاح درست نبيل، (2) كيول كدرسول الله على كاارشاد ب بحرم نة كاح كرے، اور نداس كا تكاح كياجائے، لا ينكح المحرم لا ینکح ، (۸) حفیہ کے زو یک اس صدیث کا منشاء یہ ہے کہ محرم کے لئے نکاح نہ کرنامتحب ہے، نہ کہ نکاح کرنا حرام ہے، تا کہ دونوں حدیثوں میں مطابقت بیدا ہو سکے۔

زناسےحاملہ

وہ عورت جوزناکی وجہ سے حاملہ ہو، باوجود حاملہ ہونے کے امام ابوحنیفہ اورامام محمد کے نز دیک اس سے نکاح جائز ہوگا ، البتہ جب تک وضع حمل نہ ہوجائے ،اس سے صنفی تعلق قائم کرنا درست نہ ہوگا ، کیوں کہ حاملہ سے نکاح کی حرمت میں اس خف کا احر ام ملحوظ ہے،جس سے حمل کا استقرار ہوا ہے ،اور زانی قابل احترام نہیں ، امام ابوبوسٹ کے نزدیک بین نکاح فاسد ہے ، فتو کی امام

⁽r) الموسوعة الفقهية ٢٩/٣٥

⁽٣) هدايه مع الفتح ٢٣٩/٣

⁽٣) ويمح درمختار ٢٨٨/٢ (۵) ويح : نصب الرايه ۱۲۵/۳ بحواله دار قطني عن عائشة بسند ضعيف (۲) نصب الرايه ١٤١/٣

⁽٨) نصب الرايه ٢٠/١ (٤) ترمذي ، باب ماجاء في كراهية تزويج المحرم : صيخ تمبر ٨٣٠

ابوصنیقہ اور امام محمد کے قول پر ہے ، (۱) لیکن ظاہر ہے کہ امام ابو یوسف گا قول مزاج شریعت سے قریب ترہے، — تاہم اس پر انفاق ہے کہ نکاح محج ہویا نکاح فاسد، یا کسی عورت سے اشتباہ کی بناء پر صحبت کرلی گئی ہو، حمل کسی مسلمان سے ہویا کا فرسے، ان کے ذریعے ہونے والے حمل کی موجودگی میں نکاح درست نہیں۔ (۲)

متعرام ب

اسلام نے نکاح کی جن صورتوں کومنع کیا ہے،ان میں ایک''
نکاح متعد'' ہے، یہ نکاح باطل اور قطعاً غیر معتبر ہے،اس کی صورت

یہ ہے کہ مردکی عورت سے کہے کہ میں تم سے اسنے روپیہ یا سامان
پراتنے دنوں کے لئے متعہ کرتا ہوں، (۳) اس کے حرام ہونے پر
اہل سنت والجماعت کا اجماع اور اتفاق ہے، بعض حضرات نے
اہل سنت والجماعت کا اجماع اور اتفاق ہے، بعض حضرات نے
امام ما لک کی طرف اس کے جواز کی نسبت کی ہے، لیکن یہ نسبت
غلط ہے، (۲) حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ ابتداء اس کے جواز
کے قائل تھے، لیکن لجد میں انھوں نے رُجوع کر لیا۔ (۵)

اس میں شبہ بیں کہ ابتداء اسلام میں متعد کی اجازت تھی ، اور عالیًا یہ اس اُصول پر بینی تھا کہ لوگ جن باتوں کے خوگر ہو چکے ہیں ، بندرت کان کو حرام قرار دیا جائے ، تا کہ لوگوں کے لئے اس کو قبول کرنا آسان ہوجائے ، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ خیبر کے دن متعد کو حرام قرار دیا گیا، (۲) اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرق میں سال غزوہ اوطاس کے موقعہ سے آپ بھی نے اسے حرام فرمایا، (۷) ای لئے ابن ہمام کا خیال ہے کہ دود فعہ اس کی اجازت دی

گی اور تین ہی دنوں بعد دوبارہ بیاجازت منسوخ ہوگئ۔(۸)

روافض نکاح متعد کے جواز کے قائل ہیں ، بلکہ اسے باعث
اجر و ثواب قرار دیتے ہیں ، حالال کہ غزوہ خیبر کے دن متعہ کی
حرمت کے راوی خود حضرت عبداللہ ابن عباس کے گواس مسلمیں
کسی قدر زم گوشدا ختیار کرتے ہوئے دیکھا، تو فر مایا کہ ابن عباس!
اس ہے زک جاؤ کہ حضور کے نے غزوہ خیبر کے دن متعہ اور پالتو
گدھوں کے گوشت ہے منع فر مایا ہے۔(۹)

نكاح مؤقت

متعدی ہے قریب ' نکاح مؤقت' کی صورت ہے ، یہ بھی باطل ہے ، نکاح مؤقت کی صورت ہے ہے کہ دوگواہوں کی موجودگی میں ایک متعین مدت مثلاً دس روز کے لئے نکاح کرے ، امام زفرُ کے نزد یک ایک صورت میں نکاح منعقد ہوجائے گا ، اور متعینہ مدت کی شرط کا کوئی اعتبار نہ ہوگا ، (۱۰) نکاح متعد اور نکاح مؤقت میں دوفرق کیا گیا ہے ، ایک یہ کہ متعذ میں متعد کا لفظ استعال کیا جاتا ہے ، اور نکاح مؤقت میں نکاح اور از دواج کا ، دوسرے متعد میں گواہ ہوتے ہیں ۔ (۱۱)

نكاح مين شرطين

نکاح کے باب میں ایک اہم مسلم عقد نکاح کے ساتھ لگائی جانے والی شرطوں کے معتبر اور نامعتبر ہونے کا ہے، نکاح کے سلسلے میں یہ بات تو ظاہر ہے کہ اگر کوئی نامنا سب شرط لگادی جائے تو خود شرط لغوہ وجاتی ہے، اور نکاح پراس کا کوئی اثر نہیں پڑتا، المنسک ح

⁽٢) حوالة سابق

⁽٣) وكيح فتح القدير ٢٣٧١٣

⁽٢) يخارى، مديث نمبر ١١٥، باب نهى رسول الله من نكاح المتعه ، الخ

⁽٨) ويكي فتح القدير ٢٢٧/٣

⁽١٠) ويحض: هدايه مع الفتح ٢٣٨-٢٩٨

⁽۱) ويكفئ ردالمحتار ۲۹۲/۲

⁽٣) هدايه مع الفتح ٣٣٩/٣

 ⁽۵) ترمذی، مدیث نمبر ۱۱۲۱، باب نکاح المتعه

⁽٤) مسلم عن سمره بن معبد جهني ، صديث تمبر ٢٣٢٨

⁽٩) ويكي نصب الرايه ١٤٨/٣

⁽١١) ويكئ:فتح القدير ٢٣٦/٣

لاتبطله الشروط الفاسدة ، (۱) ای لئے اگر کوئی شخص ایک ساتھ دوایی عورتوں سے نکاح کرلے جن میں ایک سے نکاح حلال ہواور دوسری نکاح کامکل نہ ہو، جیسے : محرم ہو، کسی کی بیوی ہویا مشرکہ ہوتو جس عورت سے نکاح حلال ہواس سے نکاح ہوجائے گا اور پورے مہر متعین کی حقدار وہی ہوگی ، کیوں کہ ایجاب وقبول میں اس عورت کا ذکر جو نکاح کام نہیں ، شرط فاسد کے درجہ میں ہاور نکاح میں شرط فاسد خود فاسد ہوجاتی ہے ، اور نکاح پراس کا کوئی اثر نہیں پڑتا ، (۲) لیکن اصل مسئلہ ان شرطوں کے معتبر ہونے اور نہ ہونے کا ہے۔

نکاح میں لگائی جانے والی شرطیں بنیادی طور پر تین طرح کی ہوسکتی ہیں:

اول: وہ شرطیں جوانبی حقوق وفرائض کومؤ کدکرتی ہیں، جن کوشر بعت نے نکاح کی وجہ سے عائد کیا ہے، جیسے ہوی کا نفقہ، معروف میں شوہر کی اطاعت وغیرہ، الیی شرطیں بالا تفاق معتبر ہیں، کیوں کہ یہ بجائے خود نکاح کے مقاصد میں ہیں، نکاح کے وقت ان کا تذکرہ محض احکام شریعت پڑمل اور اپنے فرائض و واجبات کی ادائے گی کے عہد کی تجدید یہ وتو ثیق ہے۔ (۳)

دوسری قتم کی شرطیب وہ ہیں، جونکاح سے متعلق احکام شریعت سے متصاوم ہوں، حافظ ابن رشد ہے الفاظ میں بیدتکاح کے واجب احکام میں سے کی حکم میں تغیر و تبدیلی کو مستزم ہو، (م) جیسے بیشرط کہ بیوی کا مہر نہیں ہوگا یا بید کہ شوہر کے ذمہ بیوی کا نفقہ نہیں ہوگا، الی شرطیں بالا تفاق نامعتبر ہیں، امام بخاریؓ نے الی شرطوں کی

ممانعت پرمستفل عنوان قائم فرمایا ہے، (۵) تا ہم — جیسا کہ مذکور ہوا — اگر اس طرح کی شرطیس لگاہی دی جائیں تو نکاح پر بالا تفاق ان کا کوئی اثر نہیں ہوگا، نکاح منعقد ہوجائے گا اور شرطیس بےاثر ہوجائیں گی۔(۱)

تیسری قتم کی شرطیں وہ ہیں جن سے عورت کو نفع پہنچتا ہو،اور شریعت نے ندان کو واجب قرار دیا ہواور ندان سے منع کیا ہو، گویا ان شرطول کو مان کر مر داین بعض ایسے حقوق سے دستبر دار ہوجا تا ہے، جن سے دستبر دار ہونے کا اس کو اختیار ہے، مثلاً عورت کا یہ شرط لگا نا کہ وہ اس کی موجودگی میں دوسرا نکاح نہیں کرے گا، یا یہ کہ اس کو اس کے میکہ میں رکھے گا، یا یہ کہ اس کو اس کے شہر سے ماہنییں لے جائے گاوغیرہ و۔(2)

الیی شرطول کے ساتھ نکاح کیا جائے تو نکاح منعقد ہوجائے گا، اس پر اتفاق ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ شرطیں معتبر ہول گی اور ان کی جمیل واجب ہوگی یانہیں؟ حفیہ، مالکیہ اور شوافع الیی شرطوں کے بورا کرنے کو واجب قرار نہیں ویے ، (۸) البتہ مالکیہ کے یہاں الیی شرطوں کا ایفاء متحب ہونے کی صراحت ملتی ہے، (۹) ان حفرات کے پیش نظر وہ حدیث ہے کہ جوشرط کتاب اللہ میں نہیں ہو وہ باطل ہے، کل شوط لیس کہ جوشرط کتاب اللہ فہو باطل ، (۱۰) فقہاء حنا بلہ کے زد یک الی شرطوں کا پورا کرنا واجب ہے، (۱۱) کیوں کہ اللہ تعالی نے عہدکو پورا کرنے کا حکم فرمایا ہے، بیا ایھا اللہ بین آمنوا او فوا بالعقود، اللہ تعالی نے عہدکو پورا کرنے کا حکم فرمایا ہے، بیا ایھا اللہ بین آمنوا او فوا بالعقود، (۱۱) نیز حضرت عقبہ بن عامر کی سے مروی ہے کہ سب سے

⁽۲) ردالمحتار ۲۹۳/۲

⁽٣) بذاية المجتهد ٥٩/٢

⁽١) بداية المجتهد ٩/٢٥

⁽٨) ويحض بداية المجتهد ٥٩/٢ مهذب ٢٦٠/١٦

⁽۱۰) بخاری ۲۷۷۱

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۷۷/۲

⁽٣) ويَحِينَ فتح الباري ٢١٢/٢

⁽۵) بخارى مع الفتح ۲۱۹/۹، بأب الشروط التي لاتحل في النكاح

⁽٤) المغنى ١١/٤

⁽٩) و كي حاشيه صاوى على الشرح الصغير ٣٨٥/٢

⁽۱۱) المغنى ١١/٧

زیادہ قابل ایفاءشرطیں وہ ہیں،جن کے ذریعے عصمتوں کوتم حلال كرتي بوءاحق ما اوفيتم من الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفرو ج_(١)

اگر کوئی عورت نکاح کے وقت میشرط لگادے کہ شو ہرکواس کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرنے کاحق حاصل نہیں ہوگا،تو مردیراس شرط کی یابندی واجب ہوگی یانہیں؟ اور اگر مرد نے اس کی یابندی نہیں کی تو بوی کومطالبہ تفریق کاحق حاصل ہوگا، (۲) دوسرے فقهاء كزويك عورت كويدق حاصل نبيس موكا_

فی زمانه جوساجی مفاسد پیدا ہو گئے ہیں ، اورجس میں عام طور پر دوسرا نکاح کسی سجیدہ ومتین فیصلہ کے تحت نہیں ، بلکہ وقتی ردعمل کے تحت کیا جاتا ہے ، اور دوسرے نکاح کے لئے سہارا تو شریعت کالیا جاتا ہے، لیکن اس کے بعد اسلام کے اُصول عدل کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا ،اس سے ہمارے ساجی ڈھانچہ کو جوثقصان پنچتا ہے، وہ تو اپنی جگہ، دوسری اقوام کے درمیان جو جگ ہنائی ہوتی ہےاورشر بعت مطہرہ پر جو چوٹیں کسی جاتی ہیں ،ان کا باعث بھی بالواسطہ م بی منتے ہیں ، —ان حالات میں خیال ہوتا ہے کہ فی زماندا ہے واقعات کے سدباب کے غرض سے اس مسلد میں حنابله کی رائے کو قبول کر لینا مناسب اور آج کے ساجی توازن سے بم آ ہنگ بات ہوگی ، واللہ اعلم _ (٣)

نكاح كى ابليت

تكاح مين أيك اجم مسكد الجيت تكاح كاب، بالغ مردخود ا یجاب وقبول کرسکتا ہے، اور حنفیہ کے نز دیک بالغدار کی بھی خود اپنا

نکاح کرسکتی ہے،وہ بالغ ہونے کے بعد انعقاد نکاح کے لئے ولی کی مختاج نہیں ، (م) مالکیہ ،شوافع اور حنابلہ کے نزد یک عورت خود اپنا نكاح نبيل كرعتى ، بكدعورت كى طرف مع مجلس تكاح ميس ولى كى موجود گی ضروری ہوگی۔(۵)

(تفصیل کے لئے دیکھئے:ولایت)

نابالغ يا فاتر العقل كاكيا موا نكاح منعقد نبيس موكا، اور ندوه این طرف سے نکاح کا وکیل ہی مقرر کرنے کا مجاز ہے، البتہ ولی ان كى طرف سے ايجاب و قبول كرسكتا ب، المولى شرط صحة نكاح صغير أو مجنون _(١)

ا یجاب وقبول عاقدین خود بھی کر سکتے ہیں ،اوراس کے لئے ا پناوکیل بھی متعین کر سکتے ہیں ، فقہ حنفی میں ایک ہی شخص مرد وعورت دونوں کی طرف ہے ایجاب وقبول کا وکیل بن سکتا ہے،اگر وہ دو ایسے نابالغ لڑ کے اور لڑ کی کا ولی مو، جن کے درمیان تکاح کی حمنجائش ہوتو طرفین کے ولی کی حیثیت سے خود ہی ایجاب وقبول ك فرائض انجام د بسكتا ہے، (٧) شوافع كے نزديك ايك شخص صرف ایجاب یا صرف قبول ہی کا وکیل بن سکتا ہے، بیک وقت ایجاب وقبول دونوں ذ مدداری انجام نہیں دے سکتا — البتہ وکیل کے ذریعہ ہونے والا نکاح ای وقت نافذ ہوگا، جب وکیل نے مؤکل کی عائد کی ہوئی شرطوں کی پوری بوری رعایت کی ہو،اوراس سے تجاوز نہ کیا ہو، مثلاً اس نے مہر کی جومقدار بتائی ، وکیل اینے طور براس سے زیادہ مقدار متعین کردی ، تو مؤکل پر بی تکاح لازم نېيں ہوگا۔(۸)

(۵) ويكي رحمة الامة ٢٦٣

⁽۱) بخارئ مع الفتح ۱۹/۱۹، مسلم ۱۳۵۵۱

⁽٣) اس موضوع يتفصيل كے لئے ملاحظه جو: راقم الحروف كامقالة ' تكاح مين شرط، تقويض طلاق اور شروط مبركا مسئله ' ،اسلام اور جديد معاشرتي مسائل

⁽۳) درمختار ۱۹۱۱

⁽٢) درمختار ١٩١١، باب الولي

⁽۸) درمختار ، کتاب النکاح ۱۸۵۸

⁽۲) المغنى ١/١٤

⁽٤) ويكف بدائع الصنائع ٢٣١/٢

اگرکوئی شخص ناکے یا منکوحہ کی طرف سے نکاح کا مجاز نہ ہواور بطور خود کی مرد کا نکاح کی عورت سے کردے تو ایسے شخص کو فضولی کہتے ہیں ، اور یہ نکاح اصل شخص کی رضا مندی پرموقوف ہوگا ، اگر اس نے قبول کرلیا تو نکاح منعقد ہوجائے گا ، ورنہ نہیں ۔(۱)

(تفصیل کے لئے دیکھتے: فضولی)

نكاح كامسنون طريقه

نکاح سے پہلے بہتر ہے کہ عاقد بن خودیا اپ معتمدلوگوں کے واسطہ سے ایک دوسر سے کود کھے لیس، تا کہ آئندہ کوئی شکوہ باتی ندر ہے،

(تفصیل کے لئے دیکھئے: حسطبة، خ پرزیر) نیزیہ بھی مسنون ہے کہ عقد نکاح کا اعلان اور شہیر ہو، چنا نچہ حضور کھنے نے فر مایا: نکاح کا اعلان کرو، اعلن و النکاح ، (۲) احادیث میں اس اعلان و اظہار کے لئے دف بجانے کی بھی اجازت ملتی ہے، گوفقہاء متاخرین نے اس کو منع کیا ہے، کیوں کہ اس سے گانا بجانے کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ (دیکھئے: دف)

بہتر ہے کہ عقد نکاح معجد میں کیا جائے، (۳) آپ اللہ اللہ معجد میں نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے، واج علوہ فسی المساجد ، (۳) جعد کادن ہوتو زیادہ بہتر ہے، (۵) پیجی بہتر ہے کہ شام کا وقت ہو، اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ کا ہے تا یک روایت بھی منقول ہے، (۱) ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ مستحب ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ کی پر صلاۃ وسلام ہو، بہتر ہے کہ وہ خطبہ پڑھا جائے جو حضرت عبد اللہ این معود

کے نام سے خطبۃ الحاجۃ کے نام سے مروی ہے، اور عام طور پرآج کل پڑھاجا تاہے، تاہم بالا تفاق نہ بیہ خطبہ واجب ہے اور نداس پر نکاح کا ہونا موقوف ہے، (ے) اس موقعہ سے ایک ہی خطبہ منون ہے، امام شافعیؓ سے دو خطبہ منقول ہے، کیکن حدیث اور سلف صالحین کے تعامل سے بیٹا بت نہیں۔(۸)

عاقدين مين مطلوبها وصأف

بہتر ہے کہ بیوی کی عمر شوہر سے کم ہواور حسب (خاندانی وجاہت) عزت اور دولت کے اعتبار سے کمتر ہو، اور اخلاق، ادب، ورع وتقوی اور شکل وصورت کے اعتبار سے شوہر سے بہتر ہو، (۹) عورت کو بھی ایسے شوہر کا انتخاب کرنا چاہئے جوخوش اخلاق، کشادہ قلب، اور دیندار ہو، یہ مناسب نہیں کہ کوئی شخص اپنی نو جوان لڑکی کو کسی بوڑھے سے بیاہ دے، (۱۰) — نکاح کے ساتھ دعوت ولیمہ بھی مسنون ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھنے: ولیمہ)

نكاح ميں لين وين

نکاح میں سادگی برتنا مسنون ہے، آپ کی نے ایے نکاح کو بابر کت قرار دیا ہے، جس میں کم اخراجات ہوں، ان اعسطہ المن کا حکاح المن کیا جسر کہ ایسوہ مؤدة ، (۱۱) نکاح کے سلسلے میں آج کل لڑکے والوں کی طرف سے مطالبہ کی جوصورت مروج ہوگئ ہے، یہ قطعاً ناجا کر اور حرام ہے، فقہاء نے شادی کے موقعہ سے عاقدین میں کی طرف سے بھی اس قتم کے مطالبہ کورشوت قرار دیا ہے، اور ظاہر ہے کہرشوت کا لینا بھی حرام ہے اور دینا بھی ، اور لے لیں اور ظاہر ہے کہرشوت کا لینا بھی حرام ہے اور دینا بھی ، اور لے لیں

⁽۱) درمختار و ردالمحتار

⁽٣) ردالمحتار ۲۲۳۲

⁽۵) درمختار ۲۲۴۲

⁽۷) المغنى ۲۳/۷

⁽۹) درمختار على هامش الرد ۲۲۲۲

⁽۱۱) مسند احمد ۱۸/۱مدیث تمبر ۲۳۵۲۰

⁽r) ترمذي ، باب ماجاء في إعلان النكاح ، مديث أبر ١٠٨٩

⁽٣) ترمذي ، باب ماجاء في إعلان النكاح ، مديث نبر ١٠٨٩

⁽۲) المغنى ۱۳/۷

⁽٨) حوالة سابق

⁽١٠) ويمجة: ردالمحتار ٢٦٢/٢

توواپس کرناواجب ہے، فقاوی قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کوطلاق دے دے، بیوی دوبارہ اس نے تکاح کرنا چاہے، مرد بیشرط لگائے کہ وہ اپنامبر اس کو مبد کردے، عورت نے مبد کردیا، تو بیہ ببد باطل ہوگا، کیول کہ نکاح کا عوض عورت پر عائد نہیں کیا جاسکتا، و فسی المنسکاح لا یکون العوض علی المواق ،(ا) مشہور فقیہ علامہ ابن حزم ظاہریؓ نے بھی لکھا ہے کہ عورت کو جہیز پر مجور کرنا قطعاً ناجا کز ہے، لایہ جوز ان تہ جبر المواق علی ان تنجھز الیہ بشی ۔(۲)

كلمات تبريك اورؤعائين

تکاح کرنے والے کوان الفاظ میں مبارک باداور دُعاء دین چاہئے :

> بارک الله لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر و عافیة . (٣) الله تمبارے لئے اور تم پر برکت فرمائے اور تم دونوں کو خیروعافیت برجع کرے۔

- جب ولہن مرد کے گر آئے تو بہتر ہے کہ مرد دور کعت نماز پڑھے، پھراپی بیوی کا سرآ ہتگی سے تھا مے اور دُعاء پڑھے: الملهم بارک لی فی اهلی وبارک لاهلی فی وارز قهم منی وارز قنی منهم.

اے اللہ! میرے لئے میری بیوی اور میری بیوی کے لئے مجھ کو مبارک فرما اور ہم دونوں کو ایک دوسرے سے رزق عطافر ما۔

حفزت عبدالله بن مسعود ، حفزت ابوذ رغفاری اور حفزت حذیفه افخه وغیره سے اس موقعه پراس دُ عاء کی تا کید ثابت ہے، (۴) حضرت عبدالله ابن عمروابن عاص شکے نے رسول الله ﷺ

ے ایک اور دُعاء نقل کی ہے ، کہ آپ ﷺ نے اس موقعہ پران کلمات کی تلقین فرمائی:

اللهم انى أسالك خيرها وخير ماجبلتها عليه و أعوذ بك من شرها وشر ما جبلتها عليه . (۵)

اے اللہ! میں آپ ہے اس عورت کا اور جن
باتوں پرآپ نے اسے پیدافر مایا ہے، اس کا خیر
مانگنا ہوں اور اس کے شرسے نیز جن باتوں پر
آپ نے اس کو پیدا کیا ہے، اس کے شرسے آپ
کی پناہ چا ہتا ہوں۔

تم كاعتبار سے نكاح كى تين قسميں

م میں اور نتیجہ کے اعتبار سے نکاح کی تین قشمیں کی گئی ہیں: نکاح صحیح، نکاح فاسد، نکاح باطل۔

نکاح صحیح وہ ہے جس میں نکاح کے تمام ارکان وشرائط کی میمیل کی گئی ہو۔

نکاح فاسدوہ نکاح ہے، جس کے ناجائز ہونے پراہل سنت والجماعت کاا تفاق نہ ہو۔

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسی عورت ہے تکا ت جوکل نکاح بن ہی نہ سکتی ہو، جیسے ماں ، بہن وغیرہ ، وہ نکاح باطل ہے ، اور جو نکاح کسی عارضی اور وقتی سبب کی وجہ ہے ممنوع ہواوراس کے ازالہ کے بعد نکاح درست ہوسکتا ہووہ نکاح فاسد ہے ، جیسے ایک بہن کی موجودگی میں دوسری بہن سے نکاح ، یا بغیر گواہان کے نکاح ، لیکن اس تحریف کے مطابق بعض ایسے نکاح ، نکاح باطل کے بجائے فاسد قرار پائیں گے جس کو فقہاء نے باطل قرار دیا ہے ،

 ⁽۲) المحلى ۱۱۹/۱۱

⁽٣) المغنى ١٣/٤

⁽۱) فتاوى قاضى خان ٣٢٠/٢ ، فصل في النكاح على الشرط

⁽٣) المغنى ١٣/٧

⁽۵) ابوداؤد ،صدیث تمبر ۲۱۲۰

جیے نکاح مشرکہ ای لئے راقم الحروف کا نقطہ ُ نظریہ ہے کہ جس نکاح کے ناجائز ہونے پر فقہاء متفق ہوں وہ نکاح باطل ہے ، اور جس پران کا اتفاق نہ ہو پائے وہ فاسد ہے ، ماضی قریب کے علماء میں شخ عبدالرحمٰن جزیری نے بھی یہی رائے اختیار کی ہے۔(۱)

اس تعریف کے مطابق بغیر گواہوں کے نکاح ،اس عورت کے اُسولی اور فروعی رشتہ دار سے نکاح جس کومرد نے شہوت کے ساتھ دیکھا ہو، نکاح فاسد شار ہوگا — نکاح فاسد سے درج ذیل احکام متعلق ہوں گے :

ا) مردوعورت ایک دوسرے سے علاحدگی اختیار کرلیں اوراگروہ ایبانہ کریں تو قاضی ان کے درمیان تفریق کردےگا۔ (۲)

۲) اگر مرد نے اس عورت سے مقام جماع میں صحبت کرلی ہے تو مہر متعین اور مہر مثل میں سے جو کم ہو، عورت اس کی مستحق ہوگی ،صرف خلوت ، بوس و کنار اور غیر فطری طریقہ پر جنسی تعلق سے کچھوا جب نہیں ہوگا۔ (۳)

۳) اگر صحبت کرلی تو ایک دوسرے سے علاحدگی کا عزم
 مصم اختیار کرنے یا قاضی کے تفریق کے فیصلہ کے وقت سے
 عورت عدت گذارے گی۔ (۳)

۳) نکاح فاسد میں جب مرد وعورت کو صحبت کا اقرار ہو اور دوسال کے اندراس کو ولادت ہوجائے تو بچہ کا نسب اس مرد سے ثابت ہوگا، اگر نکاح فاسد کے بعد خلوت صحبحہ ہوئی لیکن مرد کہتا ہو کہ اس نے صحبت نہیں کی ہے، اور عورت دعویٰ کرتی ہو کہ اس کے ساتھ صحبت کی گئی ہے، اور دوسال کے اندر بچے کی پیدائش ہوئی تو امام ابو یوسف ؓ کے قول کے مطابق عورت کی بات معتبر ہوگی، اور

مولود کانسباس مردسے ثابت ہوگا۔(۵)

۵) اس پرتمام فقہاء اہل سنت کا اتفاق ہے کہ نکاح فاسد
 کی وجہ سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے۔(۱)

۲) نکاح فاسدگی وجہ سے مرد وعورت ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ عورت اس مرد سے نفقہ کی حقدار ہوگی۔(۷)

نكاح بإطل أوراس كاحكم

نکاح باطل وہ نکاح ہے، جس کے ممنوع اور حرام ہونے پر تمام فقہاء اہل سنت متفق ہوں — لہذانبی محارم ، عارضی محارم ، نکاح سحیح ، نکاح فصح ، نکاح فصح ، نکاح فصح ، نکاح فصح ، نکاح فاسد یا ولئی بالشبہہ کی وجہ ہے حرمت مصاہرت کی بناء پر حرام ہونے والی خوا تین ہے نکاح نیز منکوحہ کی زوجیت میں رہتے ہوئے اس کی محرم رشتہ دار سے یا بیک وقت دومرے کو اتین سے نکاح ، چار بیویوں کی موجودگی میں پانچواں، دوسرے کی منکوحہ یا دوسرے مرد سے علاحدگی کی بنیاد پر عدت گذار نے والی عورت یا دوسرے مرد سے نکاح ، یا مسلمان عورت کا کسی کا فر مرد سے نکاح ، یا مسلمان عورت کا کسی کا فر مرد سے نکاح ، یا مسلمان عورت کا کسی کا فر مرد سے نکاح ، یا مسلمان عورت کا بعد طلالہ کا متحد اور نکاح مؤفت ، تین طلاقیں واقع ہونے کے بعد طلالہ کی ہیں ، کے بغیراس عورت سے نکاح ، بیتمام صورتیں نکاح اسلیم نہیں کیا ، چوں کہ شریعت نے ان کو کسی بھی در جے میں نکاح اسلیم نہیں کیا ، متعلق نہیں ہوں گے۔

نكاح سيح كامكام

نکاح سیح سے درج ذیل شرعی احکام متعلق ہوتے ہیں:

ا) اگر بی**وی تاشز و نہ** ہوتو اس کا نفقہ شو ہر پر واجب ہوتا

⁽r) هنديه ارته، بدائع الصنائع ١٥٢/٢

⁽٣) هنديه ١٠٣٠، بدائع الصنائع ١٥٢/٢

⁽۲) هندیه ۱۲۱۲۱

⁽۱) شامی ۲۸۰/۲

⁽٣) بدائع الصنائع ١٥٣/٢

⁽۵) هندیه ۱۳۲۱

⁽⁴⁾ هندیه (۲۰

-4

۲) مېرشومر پرواجب بوتا ې-

۳) ایک دوسرے ہے جنسی تعلق جائز ہوتا ہے، — بلکہ اگر کوئی شرعی اور طبعی مانع نہ ہوتو زوجین کے لئے ایک دوسرے کے تقاضۂ صنفی کی رعایت واجب ہوتی ہے۔

۳) مردو عورت ایک دوسرے کے اُصولی اور فروعی رشتہ دار پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوجاتے ہیں۔

۵) جب تک منکوجہ اس کے نکاح میں ہے اس کے دوسر محرم رشتہ دارمرد پر حرام ہوں گے۔

۲) نکاح کے چھ ماہ بعد سے بیوی کے بطن سے پیدا ہونے والے بچوں کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا ، اور اگر شوہر پیدا ہونے والے بچ کے نسب کا انکار کرے تو بغیر لعان کے اس کا انکار معتبر نہیں ہوگا۔ (تفصیل کے لئے دیکھتے: لعان)

2) اگر تکاح رہتے ہوئے زوجین میں ایک کا انتقال ہواتو دوسرااس کاوارث ہوگا۔

(۸) زوجین میں سے ایک دوسرے کو جو پکھے ہبد کریں وہ نا قابل رُجوع ہوگا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: ہبد)

9) مرد کوطلاق کاحق اور مناسب تادیب کاحق حاصل ہوگا۔ (تفصیل کے لئے دیکھتے: تادیب بتعزیر)

۱۰ منکوحہ کواگر شوہر نے طلاق دے دی یا شوہر کا انتقال ہوگیا تو اس پر طلاق و فات کی عدت واجب ہوگی۔
 (تفصیل کے لئے دیکھتے: عدت)

نکاح کوٹا بت کرنے کے طریقے شریعت نے عموی طور پر معاملات کے بقید تحریر آجانے کو

پندکیا ہے، اس لئے نکاح میں بھی تحریری وثیقہ یار جنریش ہوتو بہتر ہے، تاہم نکاح کے ثابت کرنے کے لئے تحریری دستاویر ضروری نہیں، نکاح کو ثابت کرنے کے متعدد طریقے ہیں: ا) ایسے گواہ موجود ہوں جو خود مجلس نکاح میں شریک

ہے ہوں۔ ۲) ایسے گواہ موجود ہوں جن کے سامنے زوجین نے

۲) ایسے کواہ موجود ہوں جن کے سامنے زوجین نے رہین کے سامنے زوجین نے رہیا ہو۔

۳) ساج میں ان دونوں کا زن وشوہونامشہور ہواوراسی بناء پرگواہان گواہی دیں۔(۱)

م) عورت كيطن سے جواولا ديدا ہوئى ہو، مردوعوىٰ كرے كدوہ ان بچوں كاباپ ہے، اور ثبوت نسب كے قوانين كے مطابق اس كادعوىٰ قابل قبول ہو۔

۵) مردوعورت کوایک عرصہ تک زن وشو کی طرح زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھا گیا ہو، (۲) بہ شرطیکہ اس بات کے لئے اقرار یا واضح شواہد موجود نہ ہوں کہ ان دونوں کے تعلقات گناہ پر منی ہیں۔

۲) دوایسے اشخاص ان کے میاں بیوی ہونے کی شہادت دیں جن سے دوقابل اعتاد مسلمان مردیا ایک مرداور دو عور توں نے ابن کے میاں بیوی ہونے کی خبر دی ہو۔ (۳)

نکاح اوراس ہے متعلق احکام کے سلسلے میں درج ذیل الفاظ بھی دیکھنے چاہئیں: خطبہ، خطبہ، زوج، زوجہ، نفقہ، کسوہ، سکنی، مہر، عدت، محرم، دف، دلیمہ، ولایت، کفائت، شبوت نسب، جماع، خلوت، اہل کتاب، رضاعت، ایجاب، قبول۔

⁽٢) معين الحكام ١٣٦

⁽۱) الدرالمختار ۹۳/۲-۹۳، كتاب الشهادات

⁽٣) حوالة سابق

كول (قتم كهانے سے انكار)

عول کے معنی افکار کرنے کے ہیں ، شریعت اسلامی میں مقد مات کو ثابت کرنے کا طریقہ میہ ہے کہ جس شخص نے دعوی کیا ہو وہی گواہ پیش نہ کر پائے تو مدعی علیہ سے قسم کھائی جائے گی، اگر وہ قسم کھالے تو ہری ہوجائے گا، اور اگر اس نے فسم کھانے سے افکار کیا تو اس کو مدعی کے دعوی کی تقدیق تصور کیا جائے گا، مدعی علیہ کے قسم کھانے سے افکار کو وہ نکول ' کہتے ہیں۔ مکول سے فیصلہ کی بنیا و

حنفیداور حنابلہ کے زویک کول بھی فیصلہ کی بنیاد بن سکتی ہے،
البتہ ان حفرات کے زویک کول کی بنیاد پر انہی معاملات کا فیصلہ ہوسکتا ہے جو مال ہے متعلق ہوں ، ایسے مقد مات جو مال ہے متعلق نہ ہوں ، اور جن کا مقصد مال نہ ہو، بین کول پر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا،
نہ ہوں ، اور جن کا مقصد مال نہ ہو، بین کول پر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا،
نکاح ، طلاق ، لعان ، قصاص وغیرہ سے متعلق مقد مات میں کول کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، چنا نچ نکاح تو کول سے ثابت نہیں ہوگا،
لیکن مہر ثابت ہو جائے گا، نب تو کول سے ثابت نہیں ہوگا، لیکن مہر ثابت ہو جائے گا، نب تو کول سے ثابت نہیں ہوگا، لیکن مرش تابت ہو سکتا ہے، چوری کا دعوی ہوتو چوری کی صد شرعی ہاتھ کا فیصلہ تو کول کی بنیاد پر نہیں ہوگا، لیکن مال کا فیصلہ شرعی ہاتھ کا فیصلہ تو کول کی وجہ سے ہوسکتا ہے، قبل یا جزوی جسمانی نقصان کے دعویٰ میں کور میں تعمون کی وجہ سے قصاص کا فیصلہ نہیں ہوسکتا ، لیکن صاحبین کے میں اس ہر دوصورت میں دیت کا فیصلہ نکول کی بناء پر ہوسکتا ہے۔
میں اُمور میں قسم نہیں کی جاسکتی

حنفیہ کے یہاں سات امور وہ ہیں جن میں مدعی علیہ ہے تم نہیں کی جاتی ،ان امور میں اگرفتم کا مطالبہ کر ہی لیا جائے اور ملزم انکار کردے ، تو مدعی علیہ کے اس تکول کو فیصلہ کی اساس نہیں بنایا

جاسکتا۔(ان أمور کی تفصیل کے لئے دیکھئے: یمین) •

شوافع اور مالكيه كالمسلك

قتم پیش کرنے کا طریقہ

مدی علیہ ہے تہ کہ اپنے کے سلسلہ میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ قاضی اس سے کہ کہ میں تم پر تین دفعہ تم کی پیشکش کروں گا اگرتم نے قتم کھالیا تو تھیک ہے ور نہ تمہارے خلاف فیصلہ کیا جا سکتا ہے، پھر کیے بعد دیگرے تین دفعہ اس پرفتم پیش کرہ، اگر اس کے باوجودوہ انکار کرتا جائے تو اب اس کے خلاف نکول کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے ، یہ بہتر اور مختاط طریقہ ہے، ویے ایک دفعہ بھی قتم سے انکار فیصلہ کے لئے کافی ہے، (۳) سے نکول کے لئے ضروری ہے انکار فیصلہ کے لئے کافی ہے، (۳) سے نکول کے لئے ضروری ہے کہ بہل قضاء میں ہو، اگر قاضی کے بجائے کوئی اور شخص قتم کا مطالبہ

⁽۲) ترمذی احدیث نمبر ام-۱۳۴۰

⁽١) الفقه الإسلامي وأدلته ٢/١١٥

⁽r) هداية مع الفتح ١٤٩/٨

کرے اور وہ قتم ہے ا تکار کر جائے تو یہ اصطلاحی اعتبار ہے تکول نہیں، (۱) اگر کوئی مخص صریحاً تو قتم کھانے ہے ا تکار نہ کر ہے لیکن باوجود یکہ گفتگو ہے معذور نہیں خاموثی اختیار کرے، تو یہ بھی تکول عن الحلف ہی کے حکم میں ہے، (۲) ہندوستان میں جہاں کہیں نظام قضاء قائم ہے ظاہر ہے، اس کوایے وسائل حاصل نہیں کہ وہ مدی علیہ کوآنے پر مجبور کرے ایسی صورت جال میں اگر مدی کے استخافہ ہے آگاہ کرتے ہوئے مدی علیہ کو رفع الزام کے لئے طلب کیا جائے، اطلاع ملنے اور کوئی مناسب عذر نہ ہونے کی باوجود وہ حاضری ہے گریز کرے، تو یہ گریز " کول عن الحلف" بی باوجود وہ حاضری ہے گریز کرے، تو یہ گریز" کول عن الحلف" بی الزام کا موقع دیا جائے۔ واللہ اعلم

ناس (چره کابال اکهاژنا)

" نماص" كمعنى چره كى بال اكھاڑنے كى بيں ، بال اكھاڑنے كى بيں ، بال اكھاڑنے والى عورت كو" نامصه" اور جو اس كا حكم دے اس كو "منتمصه" كہتے بيں ، (٣) بعض حضرات كى رائے ہے كہ بعنووں كى بال اكھاڑنے اوراس كو باريك اور بموارظا بركرنے كو" نماص" كہتے ہيں ۔ (٣)

رسول الله ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، جوہنویں باریک کرنے کے لئے بال اکھاڑیں، (۵)اس لئے کہ بیاللہ تعالیٰ کی خلقت میں تغیر کی کوشش ہے ۔۔ ہاں ، اگر عورتوں کو داڑھی یا

مونچھ کے بال اُگآئے یا ہونٹوں کے پنچے بال ہوجائے ،توان کا صاف کردینا جائز بلکہ مستحب ہے ، (۲) ای طرح جسم میں کوئی ایسا اضافہ جوآ دمی کی حقیقی ضروریات میں تکلیف دہ ہو جائے جیسے کوئی بہت طویل دانت ہوجس سے کھانے میں دقت ہو ، یا زائد انگلی ہو جس میں تکلیف ہور ہی ہوتو اس کو تکال دینا جائز ہے۔ (۷)

انوجه (مرده پردونا)

"نوح" اور" نیاح" کے معنی مردہ پررونے اور واویلا کرنے کے میں۔

روناایک تو فطری ہوتا ہے جو کسی عزیز اور رشتہ دار کی موت پر بلا اختیار آجا تا ہے، یہ جائز ہے، اور خود رسول اللہ بھی کے بارے میں ثابت ہے کہ صاجز ادہ رسول حضرت ابراہیم بھی نیز حضرت عثمان بن منطعون بھی کی وفات کے موقعہ ہے آپ بھی کی آنکھوں ہے آپ بھی کی آنکھوں ہے آپ بھی کی آنکھوں سے آنسوجاری ہو گئے تھے، (۸) حضرت خالد بن ولید بھی پر جب ان کے گھر کی خواتین نے رونا شروع کیا اور حضرت عمر بھی کو توجہ دلائی گئی تو آپ بھی نے فرمایا کہ اگر آواز بلند نہ ہواور سر پر خاک نہ ڈالیس تو آئہیں جھوڑ دو، (۹) اس بناء پر فقہاء نے ایسے رونے کی اجازت دی ہے جو بے ساختہ ہو، واو یلا کرنے، گریبان بھاڑ لینے یا سر پر خاک ڈالنے، سینہ کوئی کرنے اور رضار کوئی وغیرہ ہے نے کیا ہے، سے، کوئی کے۔ (۱۱)

آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر نوحہ کی مذمت فرمائی ، ایک

۱۸۰/۸ هدایة مع الفتح ۱۸۰/۸ .

⁽۱) فتح القدير ١٨٠/٨

⁽٣) ويكت النهاية لابن اثير ١١٩/٥

⁽۵) بخاری عن عبدالله ابن مسعود مداری

⁽⁴⁾ حوالة سابق ١٩٠/١٠

⁽٨) ترمذي، بأب ماجاء في الرخصة في البكاء على الميت ،صريث نبر ٥٠٠٥ باب ماجاء في تقبيل المهت ، حديث نمبر ٩٨٩

⁽۱۰) هندیه ۱۲۵/۱

⁽۹) بخاری ۱۲/۱۱(۱۱) فتح الباری ۱۹۳/۳

⁽۳) ویکھے:فتح الباری ۱۰/۳۹۰۰

⁽۲) فتح الباري ۱۰/۳۹۱

روایت میں ہے کہ جس برنوحہ کیا جائے اس برنوحہ کرنے والوں کے عمل کا گناہ بھی ہوگا ، (۱) ظاہر ہاس سے وہ مخص مراد ہے جو زندگی میں نوحہ کو پیند کرتار ہا ہو،حفزت عبداللہ بن مسعود ﷺ اے مروی ہے کہ جوگریبان بھاڑ لے، رخسا پر مارے اور زمانہ کھا ہلیت جیسی باتیں کرے وہ ہم میں ہے نہیں ہے، (۲) حضرت جعفر کھا کی شہادت کے موقعہ بران کی خواتین بہت رور ہی تھیں اور بار بار منع کرنے کے باوجوداس سے بازنہیں آتی تھیں ،آپ علی بھی بہت رنجیدہ خاطر تھے،آپ ﷺ نے فرمایا کدان کے مندمیں خاک ڈال دو، (۲) — اس ممانعت کی وجہ ظاہر ہے، کیونکہ زندگی اور موت الله كي طرف سے ہے،اس برواو يلاكرنا، كله آميز جملے كہنا اور فطری حدود ہے تجاوز کر کے غم واندوہ کا اظہار کرنا گویا تقدیر الٰہی ہے شاکی ہونا ہے،اور یہ کسی صاحب ایمان کے شایان شان نہیں۔ نوحہ کے لئے مردیاعورت ،خطیب یا شاعر کواجرت پر رکھنا جائز نہیں اور رکھ لے تواس کی اجرت واجب نہیں۔ (~)

(نينر)

(١) بخاري عن مغيرة ١٧١١

(٣) حوالة سابق

''نوم'' کے معنی نیند کے ہیں،جس کی کیفیت معروف ہے، — عربی زبان میں نیند کے مختلف درجات کے لئے الگ الگ الفاظ ہیں ،صرف او تکھنے کی کیفیت جس میں آ دمی کا سر جھو لنے لگتا ہے "نعاس" كہلاتا ہے،ايياسونا كيا تكھيں بند ہوں ليكن دل ميں غفلت کی کیفیت نه پیدا ہوئی ہو' سنہ' ہےاورالی نیندجس میں آنکھ بھی بند ہوجائے اور قلب بھی غافل، یعنی بھر پور نیندکو' نوم'' کہتے ہیں۔ نبندكي وجهسي حكم مؤخر

نوم کے باوجود شریعت کے اوامر ونوائی آدی ہے متعلق

ہوتے ہیں ،لیکن اس کی ادا ٹیگی کا وجوب متعلق نہیں ہوتا ، یعنی اس وقت اس کی ادا لیکی واجب نہیں ہوتی ، بیدار ہونے کے بعدادا لیگی واجب موتی ہے،(۵)چنانچەرسول الله ﷺ فرمایا: جو محض نیندیا بھول کی وجہ سے نماز نہ بڑھ یائے تو جب یادآئے بڑھ لے، وہی اس كاوقت ب،من نام عن صلاة اونسيها فليصلها اذا ذكرها فان ذالك وقتها _ (٢)

نيندمين جوافعال معترنهين

نیند کے سلسلہ میں ایک اصولی ضابطہ فقہاء نے پیجی لکھا ہے کہ نیند کی حالت میں آومی اختیار وتمییز سے محروم ہو جاتا ہے، "النوم ينا في الاحيتار "اى لئے جو چيزي حالت اختيار ب متعلق ہیں،اگر نیند کی حالت میں ان کا وقوع ہوجائے تو کوئی اعتبار نہیں، جیسے طلاق، قبول اسلام، ارتد اداور خرید وفر وخت وغیرہ۔(۷)

جن احكام مين سويا موافخص بيدار كے حكم مين بيا علامه ابن جيم مصري في فقاوي ولوالجيد سے بچيس مسائل نقل كئے ہيں ، جن ميں سويا ہوا مخص بيدار آ دي كے جكم ميں ہے ، يہاں ان كاتذكره مناسب موكا:

 اگر روزہ دار چیت سویا ہوا ہو، اور اس کے منہ میں بارش كايانى فيك جائيا كوئى يكائ اور يانى بيك ميس جلاجات تو اس كاروز وثوث جائے گا۔

۲) کوئی روزه دارعورت سوئی ہوئی تھی اورای حال میں شوہرنے اس کے ساتھ صحبت کر کی توروزہ جاتار ہا۔

عورت حالت احرام میں تھی اور سوئی ہوئی تھی ،شوہر

⁽۲) بخاری ۱۲۳۱

⁽٣) ويحق:هنديه ١٩٩٣

⁽٢) مجمع الزوائد ١٠٥٦-٢٨

⁽٥) أصول السرخسي المعا

⁽٤) و كيص: نظرية الحكم ومصادر التشريع في أصول الفقه الإسلامي للدكتور الحصيري ٣٣٥

نے صحبت کر لی تب بھی اس عورت پر کفارہ واجب ہوگا۔

۳) مُحرم سویا ہوا ہو، ای حالت میں کوئی شخص اس کا بال مونڈ دے تو محرم پر جزاءوا جنب ہوگی۔

۵) مُحرم نیندگی حالت میں کی شکار پر گرجائے اور شکار کی موت کا سبب بن جائے تو محرم پر جزاء واجب ہوگی۔

۲) جس شکار پرتیر پھینکا وہ سوئے ہوئے شخص کے پاس گر کر مرگیا ، حالانکہ اگر وہ بیدار ہوتا تو اس کوشرعی طریقہ پر ذرج کرسکتا تھا، ایسی صورت میں وہ شکار حلال نہیں ہوگا۔

نیند کی حالت میں کسی سامان پر گر پڑا اور اس کی وجہ
 سے سامان ٹوٹ گیا تو ضمان (تاوان) اس برواجب ہوگا۔

۸) باپ دیوار کے نیچ سویا ہوا تھا، بیٹا حیت پر سویا ہوا تھا، بیٹا نیندی کی حالت میں او پر سے گرااوراس کی وجہ سے باپ کی موت واقع ہوگئی ، تو بعض اہل علم کے نز دیک وہ اپنے باپ سے میراث کاحق دارنہیں ہوگا، اور یہی قول صحیح ہے۔

9) کسی شخص نے سوئے ہوئے آدمی کو اٹھایا اور دیوار کے پنچے سلادیا، اتنے میں دیوارگر پڑی اوراس سے سوئے ہوئے شخص کی موت واقع ہوگئی، تو وہاں اٹھا کر رکھنے والے پر اس کا ضمان واجب نہ ہوگا۔

 ا محرم نیند کی حالت میں عرفات ہے گذر جائے تو فریضہ کچے ادا ہوجائے گا۔

اا) شوېروبيوي مين تنهائي جوادرو پال کوئي اجنبي څخف سويا جوا بوټو په خلوت صححه متصور نهيس جوگي -

۱۲) مرد کسی کمرہ میں سویا ہوا تھا ، اس کی بیوی آئی اور تھوڑی دیر تھبری رہی ، تو خلوت صحیحہ ہوگئی۔

۱۳) ای طرح عورت کسی کمرہ میں سوئی ہوئی تھی ،شوہر وہاں آیااور کچھ دریشمبرارہاتو خلوت صحیحہ پائی گئی۔

۱۴) ایک خاتون سوئی موئی تھی ،ای حالت میں شیرخوار

بچینے اس کا دود دھ پی لیا تو حرمت رضاعت ٹابت ہوجائے گ۔ ۱۵) تیم کرنے والاشخص نیند کی حالت میں ایس جگہ ہے گذرا جہاں پانی کا استعال اس کے لئے ممکن تھا، تو اس کا تیم جاتا رہا۔

۱۶) اگر نماز پڑھنے والا سوجائے اور ای حالت میں کوئی کلام کرلے تواس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

ا) کوئی نماز پڑھتے ہوئے سوگیا اور ای حالت میں قرائت کی توایک روایت کے مطابق اس کا اعتبار ہوگا۔

۱۸) کسی شخص نے نیند کی حالت میں آیت تجدہ کی تلاوت کی جھے کسی اور نے س لیا، تو سننے والے شخص پر سجدہ کلاوت واجب ہوگا۔

19 خود اس شخص کو بیدار ہونے کے بعد کوئی اور شخص اطلاع دے کہ اس نے نیندگی حالت میں آیت بحدہ تلاوت کی تھی، توایک قول کے مطابق سجدہ تلاوت واجب ہوگا، ویسے شمس الائمہ سرحی اس صورت میں بحدہ کو واجب قرار نہیں دیتے ،ای طرح اگر سوئے ہوئے شخص کو نیند سے بیدار ہونے کے بعد بتایا جائے کہ اس کے پاس کی اور شخص نے آیت بحدہ کی تلاوت کی تھی تواس صورت میں بعض حضرات کے نزد یک اس پر بحدہ واجب ہوگا،اور بعض حضرات کی رائے بر بحدہ واجب نہیں ہوگا۔

۲۰) کوئی شخص قتم کھائے کہ فلاں آ دمی ہے گفتگونہیں کرے گا،جس ہے گفتگونہ کرنے کی قتم کھائی تھی وہ سویا ہوا ہو،اور قتم کھانے والا اس ہے کہے کہ اٹھ جاؤ، لیکن وہ بیدار نہ ہو، تو بعض حفرات نے کہا کہ وہ حانث نہیں ہوگا،اور زیادہ سیح قول میہ ہے کہ وہ حانث ہوجائے گا۔

۲۱) کسی شخص نے اپنی بیوی کوطلاق رجعی دی ، مطلقه نیند کی حالت میں تھی ، اسی حال میں وہ آیا اور شہوت کے ساتھ مساس کیا تورجعت ہو جائے گی۔

۲۲) اگر شوہر نیند کی حالت میں تھا، بیوی آئی اوراس نے شہوت کے ساتھ شوہر کا بوسہ لے لیا، تو امام ابو یوسف ؓ کے نز دیک رجعت ہوجائے گی۔

۲۳) اگرکوئی مردسویا ہوا تھا، کوئی عورت آئی اوراس عورت نیند ہی کی حالت میں اس سے صنفی تعلق قائم کرلیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی۔

۲۲ عورت نے سوئے ہوئے مرد کا شہوت کے ساتھر بوسہ لے لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی۔

70) نماز کی حالت میں نیند آگئی یہاں تک کہ احتلام بھی ہوگیا تو عنسل واجب ہو جائے گا ، اور باقی ماندہ رکعتوں کی پڑھی ہوگی۔ مونی رکعتوں پر بناء کی گنجائش نہیں ہوگی ، دوبارہ نمازادا کرنی ہوگی۔ ۲۷) اگر کوئی شخص ایک دن ورات یا دودن وراث سویار ہا جب بھی اس کے ذمہ ان نمازوں کی قضاء واجب رہے گی۔ (۱)

نهب (لوث)

''نبب'' کے معنی اُوٹے کے ہیں ، کی شخص کا مال اس کی اجازت کے بغیر لوٹ لینا حرام ہے، اور ''اکسل بسا لبساطل ''لینی باطل طریقہ سے کھانے میں داخل ہے، جس کوقر آن مجید نے منع کیا ہے، (النیا، : ۲۹) — البتہ اگر کوئی شخص اپنی کی چیز کولوٹ کر لینے کی اجازت دے دے جسیا کہ بعض مواقع پرا ظہار مرت کے لئے کی اجازت دے دے جسیا کہ بعض مواقع پرا ظہار مرت کے لئے کی اور میٹھا ئیاں لٹائی جاتی ہیں، تو یہ جائز قرا ذا ا

اگر کوئی شخص کسی کا سامان چھین لے یا لوٹ لے تو اس کی مناسب سزاتو کی جائے گی، لیکن چونکہ یہ چوری (سرقہ) کے دائرہ

میں نہیں آتی ،اس لئے اس کا ہاتھ نہیں کا ٹاجائے گا؛ کونکہ ' چوری' چپپ کر کسی کے مال محفوظ کو لے لینا ہے اور ' نہب' میں چپ کر مال نہیں لیا جاتا، بلکہ علانیہ لیا جاتا ہے، (٣) خودرسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھین چھیٹ کر کسی کا مال لینے والا شخص ہم میں ہے نہیں، لیکن اس کا ہاتھ نہیں کا ٹاجائے گا، لیس علی المنتهب قطع و من انتهب نهبة مشهورة فلیس منا ۔ (٣)

نبر

نہرکے پانی کے احکام کیا ہوں گے، وہ عوامی ملکیت ہوگ یا شخصی؟اس پرفقہاء نے گفتگو کی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ماء)



لغت میں " نہی " کے معنی رو کنے اور منع کرنے کے ہیں ، ای کی عربی زبان میں عقل کو " نہیة " (" ن" کو پش) ہے بھی تعبیر کیا جا تا ہے ، جس کی جمع " نہی " ہے ، (۵) کیونکہ قل انسان کوغیر مناسب با توں ہے بازر کھتی ہے ، اور بیوتو فی کے کا موں ہے مانع بن جاتی ہے ۔ اُصولی فقہ کی اصطلاح میں اپنی بلند حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کی فعل ہے بازر ہے کا مطالبہ " نہی" ہے ، طلب کف عین فعل علی جہة الإستعلاء " رکنے اور بازر ہے کا مطالبہ" کی قید ہے " امر" کو نکالنا مقصود ہے ، اور بیات کہ مطالبہ میں مطالبہ " کی قید ہے " امر" کو نکالنا مقصود ہے ، اور بیات کہ مطالبہ میں مرتب کے ساتھ مطالبہ کرے اور مطالبہ میں فرق ایک حا کمانہ شان ہو ، ای ہے ، جو چھوٹا بڑے ہے کرتا ہے اور التماس خواہش ہے جو ایک مخض ایے برابر کے دوسرے خض

⁽۱) وكي الأشباه و النظائر لإبن نجيم ٢١-٣١٩ (٢) الفتاوى الهنديه ٣٣٥/٥

⁽٣) ابوداؤد ٢٠٣٢، باب القطع في الخلسة و الخيانة ، عن جابر بن عبدالله

⁽٣) ويكفّ: البحر الرائق ٥٥/٥٥ المغنى ٩٣/٩

⁽۵) القاموس المحيط ١٤٢٨

ے کیا کرتا ہے۔(۱)

نهی کی تعبیرات

یوں تو عربی زبان میں اس کیلئے مستقل ایک فعل دو فعل نہی '' کے نام سے پایا جا تا ہے ، اور بنیا دی طور پرمما نعت کے لئے قرآن وحدیث میں بہی تعبیرا فقیار کی جاتی ہے ، لیکن شرعا نہی کا مسلہ کچھ اس صیغہ بی کے ساتھ مخصوص نہیں ، بلکہ وہ تمام تعبیرات جومما نعت کو بتلاتی ہوں ، نہی کا مصداق ہیں ، قرآن وحدیث میں کی چیز سے نہی اور مما نعت کے لئے درج ذیل تعبیرات اختیار کی جاتی ہیں۔

- ا) خودصیغه نبی ، چیسے: لا تسقو بوا الزنو ، (الامراء : ۲۲)
 زناء کے قریب بھی نه پیشکو۔
- ۲) نبی کالفظ جیسے: ینھی عن الفحشاء والمنکر
 والبغی ، (الله عنه ۱۹۰) الله تعالی بحیائی کی باتوں ہے، برائی
 ہے اور سرکتی ہے منع فریاتے ہیں۔
- ") صیعہ امر کا ہولیکن معنی ممانعت کے ہوں ، جیے اجتنبوا قول الزور (الح بی ۲۰۰۰ جموث بات نے بچو '۔
- ۳) خبر کا صیغہ ہولیکن اس میں حرام ہونے کی خبر دی گئ ہوجیسے: حسرمت علیکم أمهاتکم وبناتکم وأخواتکم، (الساء: ۲۲) " تم پرتمہاری ما کیں، بیٹیال اور بہنیںحرام کی گئی ہیں۔
- ۵) خبر کامنقی صیغہ ہواور کی بات کے طال اور جائز نہ ہونے کی اطلاع دی جائے ، جیسے: لایحل لکم ان تاخذوا مما اتیت مورتوں کودے چکے ہو ان میں سے والی لینا طال نہیں''۔

صیغہ نہی کے معانی

جے ہی شرع صیغہ نبی کے ساتھ مخصوص نہیں ،ای طرح نبی کا

صیغہ بھی مختلف معانی کے لئے آتا ہے، علامہ آمدی اور بکی نے سات معانی ذکر کئے ہیں :

- ا) تحریم یعنی کی چیز کوترام قرار دینا بھیے: لات محکو السمنسو کات حسی یؤمن ، (القرق ۱۳۱۱) یعنی شرک عورتوں سے جب تک ایمان ندلے آئیں نکاح نذکرو۔
- ۲) کراہت تنزیبی کے اظہار کے لئے ، جیسے آپ کا ا ارشاد: الاسمسکن احد کم ذکرہ بیمینه و هو يبول (۲) "پيشاب کرتے ہوئے تم میں سے کوئی اپنی شرمگاه دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے"۔
- ۳) وُعاء جيسے وبنا الاتى فىلوبنا۔ (آل عران ۸) دائے مارے پروردگار ہم کو کج دلی سے بچا''۔
- ۳) ارشاد یعنی ازراه شفقت کی بات سے بازر کھنے کے لئے ، جیسے: لا تسسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤ کم ، (المائدہ اللہ اللہ کی چیز ول کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر حقیقت حال ظاہر کردی جائے تو تمہارے لئے باعث تکلیف ہو۔
- ۵) ہاقبت اور انجام کو بتانے کے لئے ، جیسے: لات حسبن اللہ امواتاً بل احیاء ۔ (ال نمان ۱۱۹)
 ''جولوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہوئے ہوں ،ان کے انجام کے بارے میں بید خیال نہ کروکہ وہ مرگئے ہیں ، بلکہ در حقیقت وہ زندہ ہیں'۔
- ۲) مایوس کرنے کے لئے، جیسے: لات عتب اور وا الیہ وم، (التریم بر)'' یعنی آج عذر خواہی نہ کرؤ'۔
- 2) کی چیزی تحقیر کے لئے جیے: لا تسمدن عینیک، (ط: ۱۳۱)''یعنی دنیا کی نعمتوں کی طرف اپنی نظر ندر کھئے'' — اس میں متاع دنیا کی تحقیر مقصود ہے۔ (۲)

⁽۱) و يُحِيِّ التقرير و التحبير ١/٣٤٨ (٢) مسلم شريف كتاب الطهارة ، باب النهى عن الاستنجاء باليسين ،صحتُ بر ٣٣

⁽١) كتاب الإحكام للآمدي ٢٠٨٠٢، الابهاج في شرح المنهاج ٢٠٦٢، إرشاد الفحول ١٠١٠-١٠٩

تين أصولي اختلاف

نمی کے سلسلہ میں علاء اصول کے درمیان جن امور کی بابت اختلاف ہے، بنیادی طور پروہ تین مسائل ہیں : اول میہ کہ نمی کا حقیقی اور اصل مصداق کیا ہے؟ دوسرے نہی ایک دفعہ ممانعت کا تقاضہ کرتی ہے، یا ہمیشہ اور مسلسل؟ تیسرے کی چیز سے نہی سرے سے اس کے مشروع نہ ہونے کے دلیل ہے یا مشروع ہونے کے باوجوداس کی ممانعت مقصود ہے؟

نہی تحریم کے لئے ہے یا کراہت کے لئے؟

اس میں شبہیں کہ نہی مختلف معنوں میں استعال ہوتی ہے،
جیسا کہ صیغہ نہی کے معانی ذکر کئے گئے ہیں، لیکن نہی کا اصل معنی و
مقصودرو کنا اور منع کرنا ہے، اور جب کوئی ایسا قرینہ موجود نہ ہو جو
اس معنی سے انحراف کا تقاضہ کرتا ہے، تو یہی معنی مرادلیا جائے گا،
روکنے اور منع کرنے کے بھی مختلف درجات ہیں، ایک صورت یہ
ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اسے بالکل ہی حرام تصور کیا
جائے، دوسری صورت ہیہ کہ اس کو کر وہ سمجھا جائے، نہی کا مقصود
جائے، دوسری صورت ہے کہ اس کو کر وہ سمجھا جائے، نہی کا مقصود
خریم ہے یا کراہت کا اظہار؟ اس سلطے میں اہل علم نے چار

جہورفقہاءاوراصولیین کی رائے میں نہی تحریم کے لئے ہے،الا یہ کہ کوئی قرینداس کے خلاف موجود ہو،علامہ کی ؓ نے اس نقطہ نظر پر ''مانھا کم عند فانتھوا ''(الحشر:)''اللہ تعالی نے تہیں جس چیز سے روکا ہے اس سے رک جاؤ'' سے استدلال کیا ہے، کیونکہ یہاں رک جانے کا امر ہے اور امر کسی بات کے واجب ہونے کو بتاتا ہے، تو اب معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالی نے جس چیز کی نہی فرمائی ہے

اس سےرکناواجب یعنی اس کاارتکابرام ہے۔(۱)

یمی نقطہ نظر حنفیہ کا بھی ہے ، احناف کی رائے پر ایک شبہ ہوسکتا ہے ، کہ حنفیہ عام طور پر خبر واحداور دلیل ظنی سے ٹابت ہونے والی منہیات کو مکر وہ تحر کمی قرار دیتے ہیں ، نہ کہ حرام ، ابن ہمامؓ نے اس شبہ کوحل کیا ہے کہ نہی کو تو حنفیہ بھی اصل میں تحریم ہی کے لئے مانے ہیں ، کیکن چونکہ ذریعہ شبوت ظنی ہے اس لئے اس کو مکر وہ تحریم ہی کا نام دیتے ہیں ، جو قریب بہ حرام ہوتا ہے ، اور کسی خارجی سبب کی وجہ سے کسی کلام کو کرا ہت پر محمول کر نااصل اور حقیقت کے سبب کی وجہ سے کسی کلام کو کرا ہت پر محمول کر نااصل اور حقیقت کے اعتبار سے اس کے حرام ہونے کے منافی نہیں۔ (۲)

دوسری رائے یہ ہے کہ نبی اصل میں کراہت پر دلالت کرتی ہے، تیسری رائے یہ کہ یہ ترکیم اور کراہت کے درمیان مشترک لفظ ہے، اور بعض حضرات نے اس میں تو قف ہے کام لیا ہے۔ (۲)

تطبق كااختلاف نه كهأصول كا

حالاتکہ جہوراس بات پرمتفق ہیں کہ نبی اصل میں تحریم کے لئے ہے ، لیکن اس کے باو جود بعض منہیات کی بابت اختلاف رائے نظر آتا ہے ، کہ بعض فقہاءان کوحرام قرار دیتے ہیں اور بعض مکروہ ، بیا ختلاف رائے اس بات پر بنی ہے کہ اگر تحریم کے بجائے کراہت کا معنی مراد لینے پر کوئی قریبنہ موجود ہوتو بالا تفاق نبی سے کراہت مراد لی جاتی ہے ، اور بعض صورتوں کے بارے میں فقہاء کا نظر مختلف ہوتا ہے ، کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہاں ایسا قریبنہ موجود ہوت جوحرمت کے بجائے کراہت کا معنی مراد لینے کے متقاضی ہیں ، اور بعض حضرات اس قریبنہ کونا کافی تصور کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ کے اس قریبنہ کونا کافی تصور کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ کے اس قریبنہ کونا کافی تصور کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ کے کہ اس کی دیوار میں مثلاً حضرت ابو ہریرہ کونی پڑوی کواس بات سے نہ زو کے کہ وہ اس کی دیوار میں فرمایا : کوئی پڑوی کواس بات سے نہ زو کے کہ وہ اس کی دیوار میں

⁽۱) الابهاج في شرح المنهاج ۲۷/۳ (۲) التقرير والتحبير ا/٣٢٩

⁽٣) ويحك المحصول لفخر الدين الرازي ٢٨١/٢ (مع تحقيق دكتور طة جابر)، الإحكام للآمدي ٢٠٨/٢

کڑی لگانے، (۱) تا کہ وہ اس پر چھپر وغیرہ ڈال سکے، حنابلہ نے
اس نبی کوتر یم پر محمول کیا ہے، ان کے نزدیک پڑوی کواپنے پڑوی
کی اجازت کے بغیر بھی ایسا کرناجا کڑے، (۲) حفیہ، مالکیہ اور قول
جدید کے مطابق شوافع بلا اجازت اس طرح لکڑی ڈالنے کی
اجازت نہیں دیتے، (۳) کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ایک دوسر ب
کامال باطل طریقہ پرمت کھاؤ، سوائے اس کے کہ باہمی رضامندی
سے تجارت ہو، (اللہ، ۱۹۰) نیز آپ کی نے فرمایا: کسی مسلمان کا
مال اس کی اجازت کے بغیر طال نہیں، لایسحل مال احسوئ
مسلم الا بسطیب نفس منه ، (۳) جمہور کے نزدیک اس
مضمون کی آسین اور روایین اس بات کا قرینہ بین کہ نبی کراہت

ای طرح آپ ای نے فرمایا کر قبرستان اور جمام کے سواء ہر جگد نماز پڑھی جاسکتی ہے، (۵) ایک اور روایت بیس آپ ایک نے اونٹ کے اصطبل بیس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ، (۱) حنابلہ ان روایات کی بناء پر ان مقامات بیس نماز کو باطل اور واجب الاعادہ قرار دیتے ہیں ، (۷) حنفیہ اور دوسرے فقہاء اس کو محض کراہت پر محمول کرتے ہیں ، اس لئے کہ ایک اور حدیث بیس آپ ایک نے ارشاد فرمایا کہ پورے روئے ارض کو ہمارے لئے مجدیعی نماز پڑھنے کی جگہ بنادیا گیا ہے، (۸) تو ان حضرات کے نزد یک بیر وایت اس کی دلیل ہے کہ خصوص مقامات پر نمازی ممانعت سے متعلق احادیث کی دلیل ہے کہ خصوص مقامات پر نمازی ممانعت سے متعلق احادیث کراہت پر محمول ہیں نہ کہ حرمت پر سے خرض بیا ختلاف اصول کا اختلاف احول کا اختلاف احول کا اختلاف احول کا اختلاف احول کا اختلاف ہے۔

نہی میں دوام کے معنی

دوسرے مسلم میں جمہور کی رائے یہ ہے کہ نہی فور اور تکرار کا فائدہ ویتی ہے، فور سے مرادیہ ہے کہ جس وقت نہی کی گئی ہوای وقت سے ممانعت تصور کی جائے گی ،اور تکرار سے مرادیہ ہے کہ یہ ممانعت بھیشہ کے لئے ہوگی کی خاص وقت کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی ،الاً یہ کہ کوئی قرینہ ایبا موجود ہو جو ممانعت کو ایک خاص وقت کے ساتھ محدود کرتا ہو ۔امام رازی اور بعض اور اہل علم جیسے ابو بکر باقلائی وغیرہ کا رجحان اس طرف ہے کہ جیسے امر اپنی اصل کے باقلائی وغیرہ کا رجحان اس طرف ہے کہ جیسے امر اپنی اصل کے اعتبار سے تکرار عمل کا تقاضہ نہیں کرتا ،ای طرح نہی بھی اپنی اصل اور حقیقت کے لحاظ سے تکرار و دوام کا معنی نہیں رکھتی ، (۹) لیکن اور دوام کا معنی نہیں رکھتی ، (۹) لیکن قرار دیا ہے ،اور آ مدی نے تکھا ہے کہ نہی کا تکرار و دوام پر دلالت قرار دیا ہے ،اور آ مدی نے لکھا ہے کہ نہی کا تکرار و دوام پر دلالت کرنا عقلاء کے نزد یک ایک متنفق علیہ حقیقت ہے ، (۱۰) بلکہ ابن امیر الحاج نے تو ابن بر بان سے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

فعل پرنہی کااثر

تیسرااور نہی کے باب میں سب سے اہم مسلمیہ ہے کہ نہی کا اس فعل پر کیاا تر مرتب ہوتا ہے جس سے نہی کی گئی ہے؟ یعنی وہ فعل سرے ہے مشروع ہی نہیں ہوتا اور شرعاً وجود ہی میں نہیں آتا ، یا مشروع ہوتا ہے لیکن اس کا مرتکب گنہ گار ہوتا ہے؟

اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ دراصل شریعت کا کی بات سے منع کرنااس کے فتیج ہونے کی دلیل ہے، اور قباحت کے مختلف

⁽٢) و كلين المغنى

⁽٣) المغنى ٢٢٠٠٥، رواه جوزجاني

⁽٢) ترمذي، مديث نمبر ٣٨٨، عن ابي هريرة

⁽٨) بخارى ، كتاب التيمم ، صديث تمر ٣٣٥ ، عن جابر بن عبدالله

⁽١٠) الاحكام ٢١٥/٢، تيسير التحرير ١٦/١-١/التقرير و التحبير ١٩٢١

⁽۱) بخارى ، كتاب المظالم ، صيث تمبر ٢٣٦٣ ، عن أبي هريرة

⁽٣) ويكي نيل الاوطار ٢١٠/٥

⁽۵) ترمذي، مديث نمبر ١٦٤، عن ابي سعيد الخدري

⁽⁴⁾ المغنى

⁽٩) ويكفي: المحصول ٢٨٢٠، العده ٢٩٢٧، الابهاج ١٨٢٢

درجات ہیں ، بعض المورتو وہ ہیں جواپی ذات کے اعتبار سے فتیج ہیں ، اور علاء اُصول کی زبان میں فتیج لعیہ ہیں ، جیسے بغیر پاکی کے نماز ادا کرنا ، کیونکہ جو تخص پاک نہ ہواس میں نماز کی اہلیت ، ی نہیں ، یا جیسے مادہ کے رحم میں موجود جنین یا نر کے صلب میں موجود مادہ منو یہ کو بچہ فرض کر کے اس کو فروخت کرنا ، یہ اس لئے فتیج ہے کہ شریعت میں خرید وفروخت مال کے مال سے تبادلہ کا نام ہے ، اور جو مادہ مرح شوت کا مقالہ اور کی صلب میں ہے وہ مال ہی نہیں ہے ، ای طرح شہوت کا مقصد افز اکش نسل ہے ، اور یہ افز اکش نسل کا محل ہی نہیں ہے ۔ اس لئے ان صورتوں کو فقیماء نے فتیج لعیم خیال کیا ہے۔

— اس لئے ان صورتوں کو فقیماء نے فتیج لعیم خیال کیا ہے۔

اس صورت کی بابت فقہاء متفق ہیں کہ جس چیز سے منع کیا جائے وہ مشروع ہی نہیں ہے، کیونکہ ان کومشروع قرار دینا حکمت شرعی کے خلاف ہے، اس لئے کہ جب کسی فعل کو انجام دینے والا اس کا اہل ہی نہ ہو، یا فعل کو جس محل میں انجام دیا جائے وہ اس فعل کا محل ہی نہ ہو، تو ایسا فعل یقینا حکمت سے خالی ہوگا ، اور جو فعل یا لکل خالی از حکمت ہووہ مشروع نہیں ہوسکتا۔

دوسری قتم ایسی منہیات کی ہے کہ قباحت کا سبب اس کی ذات میں نہ ہو، بلکہ کسی اور بات کی وجہ ہے اس میں قباحت پیدا ہوئی ہو،ایسی منہیات کو قبیج لغیر ہ کی ہو،ایسی منہیات کو قبیج لغیر ہ کی بھی دو قسمیں کی گئی ہیں، پہلی قتم سیہ کہ اس کی قباحت کسی وصف لازم کی وجہ سے نہ ہو جو منہی عنہ سے الگ ہو، ہی نہ سکتا ہو، بلکہ ایسے وصف کی وجہ سے ہو جو بھی منہی عنہ کے ساتھ رہتا ہواور بھی اس سے علا حدہ بھی ہو جاتا ہو،ایسے وصف کو اصولیین ''وصف مجاور''سے تعبیر کرتے ہیں۔

جیسے اذانِ جمعہ کے بعد خرید وفروخت اور کاروبار کی ممانعت کہاس کی قباحت نماز میں جلد پہنچنے (سعی الی الجمعہ) میں خلل

واقع ہونے کی وجہ سے ہے، کین اذان جمعہ کے بعد خرید وفروخت کی وجہ سے سعی جمعہ میں خلل واقع ہونا کوئی لازی امرنہیں ، اگر دو آدی مجد جاتے ہوئے باہم خرید وفروخت کا معاملہ طے کرلیس ، تو بچ کی وجہ سے سعی میں خلل واقع نہ ہوگا ، اسی طرح اگر دوآدی کشتی میں سوار ہو کر جمعہ کے لئے جارہے ہوں اور کشتی ہی میں خرید و فروخت کا معاملہ طے کرلیس ، تو بیم معاملہ سعی کے عمل میں کئل نہ ہوگا ، معلوم ہوا کہ اس ممانعت کا سب جو وصف یعنی سعی الی الجمعہ میں کئل مونا ہونا ہے وہ نیج کے لئے وصف لازم نہیں ہے ، بلکہ وصف مجاور ہے ہونا ہے وہ نیج کے لئے وصف لازم نہیں ہے ، بلکہ وصف مجاور ہے سے اسی طرح غصب کی ہوئی زمین میں نماز ادا کرنے سے نہی کی دوسرے کی ملکیت کو مشغول کرنا ہے ، لیکن دوسرے کی ملکیت کو مشغول کرنا ہے ، لیکن دوسرے کی ملکیت ہو وصف لازم کا دوسرے کی ملکیت میں اس کی درجہ نہیں رکھتی ، اس لئے کہ اگر دوسرے کی ملکیت میں اس کی درجہ نہیں رکھتی ، اس لئے کہ اگر دوسرے کی ملکیت میں اس کی اورجوداس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

ای کی مثالوں میں سے یہ ہے کہ حالت حیض میں بیوی سے ہم بستری کی ممانعت نجاست (اذی) کی وجہ سے ہے، لیکن یہ حاکشہ سے وطی کے لئے وصف لازم نہیں، کیونکہ یہ بات ممکن ہے کہ حاکشہ سے مقام نجاست کو چھوڑ کر استمتاع کیا جائے، گویا استعال اذکی وطی کے لئے وصف مجاور ہے نہ کہ وصف لازم۔

ایی منہیات کا حکم ہیہ ہے کہ بیہ اپنی اصل کے اعتبار سے مشروع اور حیح ہوں گی، البتہ اس کا ارتکاب باعث گناہ ہوگا، چنا نچہ اذان جعہ کے بعد خرید وفر وخت کا جومعا ملہ کیا جائے وہ منعقد ہوگا، گواس کا مرتکب گنہ گار ہوگا، ای طرح مغصو بهزیین میں پڑھی ہوئی نماز ادا ہوجائے گی، اور حاکشہ سے وطی کی جائے جس کو اس کا شوہر شین طلاق دے چکا ہو، تو شوہر ثانی کا حالت چین میں اس سے وطی کرنا شوہر اول کے حق میں اس کے حلال ہونے کے لئے کافی ہوگا،

ای طرح حالت حیض میں وطی کرنے کی وجہ سے مرد وعورت ''محصن'' سمجھے جا کیں گے، لینی اگراس کے بعدانہوں نے زنا کا ارتکاب کیا توان کوسنگسار کیا جائے گا۔

فیج لغیرہ کی دوسری صورت بیہ ہے کہ نمی ایسے وصف کی وجہ سے
ہو جو وصف منہی عنہ کے ساتھ لازم ہو،اوراس سے الگ ہو ہی نہ سکتا
ہو ، جیسے زنا کہ یہ ایسی عورت سے وطی کرنے کا نام ہے جو اس کی
ملکیت میں نہیں ،اور شریعت نے افزائش نسل کے لئے ایسے ہی محل
ملیت میں نہیں ،اور شریعت نے افزائش نسل کے لئے ایسے ہی محل
ملیت میں وطی کی اجازت دی ہے جو اس کی ملکیت ہو، غیر ملکیت میں وطی
ایسامنی عنہ ہے جس سے بیقیاحت یعنی غیر ملک ہے "حصول نسل"
ایسامنی عنہ ہے جس سے بیقیاحت یعنی غیر ملک ہے" حصول نسل"
اور "قضاء شہوت" الگ ہو ہی نہیں سکتی ، ساس طرح معاملات میں
سود ممنوع ہے ، ریوی اموال میں عوضین کا مساوی ہونا ضروری ہے ،
اور سود میں یہ مساوات مفقود ہوتا ہے ، لہذا جو قباحت ممانعت کا
اور سود میں یہ مساوات مفقود ہوتا ہے ، لہذا جو قباحت ممانعت کا

عبادات میں اس کی مثال عید اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے، کیونکہ میہ خدا کی طرف سے ضیافت کے ایام ہیں، اور ان دنوں میں روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کی ضیافت کو ٹھکرا دینے کے متر ادف ہے، ان ایام کے روزہ کے ساتھ ضیافت کو ٹھکرانے کی بات وصف لازم کا درجدر کھتی ہے۔

منهی عنه کی بیصورت یا تو افعال حید ہے متعلق ہوں گی،
افعال حید ہے ایسے افعال مراد ہیں جوس کے ذریعہ جانے جاتے
ہوں، اور جن کا تحقق قانونِ شرع پرموقوف نہ ہو، جیسے: زنا قل،
شراب نوشی، کہ شریعت کآنے سے پہلے بھی لوگ ان کی حقیقت
سے واقف تھے — ایسی منہیات کے بارے میں اتفاق ہے کہ یہ
فہیج لعینہ کے علم میں ہیں، اور وہ سرے سے مشروع نہیں ہیں، ای

عَمَ مِين مُحَمَ عُورتُوں نے نکاح کا مسلمہ، چنانچہ بینکاح باطل اور بائز ہوگا ، البتہ حفیہ کے یہاں اس کی وجہ سے حدزنا ساقط ہو جائے گی ، اور بعض مشائخ کے قول کے مطابق نسب بھی ٹابت ہوگا، بیاس لئے کہ' حد' بیاس لئے نہیں کہ بینکاح فی الجملہ شروع ہے بلکہ اس لئے کہ' حد' فیہ نکاح کی وجہ سے بھی ساقط ہو جاتی ہے ، اور فیہ نکاح یہاں موجود ہے ، ای طرح جوت نسب میں بھی احتیاط برتی جاتی ہے ، اور نسب ٹابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (ا)

یامنی عندافعال شرعیہ کے قبیل سے ہوگا، جینے عیداورایام تشریق میں روزہ، یعنی وہ منہیات جن کی قباحت اور جن کی کیفیت شریعت کے بتانے ہی سے معلوم ہوئی، اس صورت کے بارے میں اختلاف ہے کہ منہی عنہ کی بیصورت فی نفسہ مشروع ہوگی یا نہیں؟ ایک رائے یہ ہے کہ قبیج لعینہ ہی کی طرح بیصورت بھی مشروع نہیں ہوگی، اکثر شوافع ، اصحاب طواہر، حنابلہ اور متکلمین کے ایک گروہ کا بھی نقطہ نظر ہے ۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس صورت میں منہی عنہ مشروع ہوگا، بی حنفیہ کا قول ہے، فقہاء شوافع میں بھی محققین جیسے عنہ مشروع ہوگا، بی حنفیہ کا قول ہے، فقہاء شوافع میں بھی محققین جیسے امام الحربین ، امام غزائی ، ابو بکر قفال شاشی اور عام متکلمین کا بہی نقطہ نظر ہے، رائی معاملات محتفات ہوتو مشروع ہوگا، اور عبادات ہے متعلق موتو مشروع ہوگا، اور عبادات ہے متعلق ہوتو مشروع ہوتو ہوگا، اور عبادات ہے متعلق ہوتو ہوگا، اور عبادات ہوتو ہوگا، اور عبادات ہوتو ہوگا، اور عبادات ہے متعلق ہوتو ہوگا، اور عبادات ہوتو ہوگا ہوتو ہوتو ہوگا ہوتو ہوتو ہوتو ہوتو ہوتو

حنفیہ کے نقطہ نظر کوامام سرحتی ؓ نے خوب تفصیل اور وضاحت سے پیش کیا ہے ، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نہی نام ہے ایکی چیز سے رو کنے کا جس کا وقوع ہوسکتا ہو، جو چیز ممکن ہی نہ ہواس سے روکنا ایک بے معنی بات ہوگی ، ایک محض بینا ہواور دیکھنے پر قادر ہواس کو تو

⁽r) وكيض الإحكام للآمدي ٢٠٩٠١، أصول السرخسي ١٨٢١

⁽۱) التقرير والتحبير ١١٣٣١

⁽٣) التقرير والتحبير ١/١٣٣

دی کھنے سے روکا جاسکتا ہے اور کہا جاسکتا ہے، کہتم مت دیکھو، جو
دیکھنے پر قادرہی نہ ہواس کو یہ کہنا کہتم مت دیکھوایک ہے معنی بات
ہوگی ، تو نہی کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ نہی عنہ کا واقع ہونا
ہمکن ہو، اب اگر منہی عنہ کا شرعاً وجود ہی ممکن نہ ہوتو اس سے نہی
ممکن ہو، اب اگر منہی عنہ کا شرعاً وجود ہی ممکن نہ ہوتو اس سے نہی
درست ہوگی! اگر عید کے دن روزہ ہو،ی نہ سکتا ہوتو عید کے
دن روزہ رکھنے سے منع کرنا کیوں کر درست ہوسکتا ہے؟ اس لئے
حفیہ کے نزد یک اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانے تو
دن روزہ رکھے اور اس دن روزہ کی نذر مانے کی وجہ سے وہ گنہ گار
دوزہ رکھ لے تو اگر چہ گنہ گار ہوگا، لیکن نذر ادا ہوجائے گی، (۲)
بخلاف شوافع اور دوسر نے فقہاء کے، کہ ان حضرات کے نزد یک یہ
نذر ہی درست نہ ہوگی۔ (۳)

ہوگا،امام شافعیؒ نے خود'' کتابالام'' میں اس پر تفصیل ہے بحث کی ہے،(۲) یہی رائے مالکیہ اور حنابلہ کی بھی ہے۔(۷)

زيابت

شریعت میں انسان کوجن امور کا مکلف کیا گیا ہے ان میں سے بعض کا تعلق معاملات سے ہے ، معاملات میں عام طور پر نیابت کی سخوائش رکھی گئی ہے ، بھی یہ نیابت خودشر بعت کی طرف سے ہوتی ہے، جیسے ولایت ،اور بھی انسان اپنے تصرف کے ذریعہ کسی کونا ئب بنا تا ہے ، یاکسی کی نیابت قبول کرتا ہے ، جیسے کے فاللہ ، حواللہ ،و کاللہ ، یہ مباحث اپنی اپنی جگہ آ چکے ہیں۔

دوسرے احکام وہ ہیں جن کا تعلق عبادات ہے ، جیسے نماز، روزہ، جج وز کو ق ، قربانی وغیرہ، ان میں نیابت درست ہوگی یا نہیں؟ اورا کی مخص کے لئے دوسرے کے عوض ان امور کو انجام دینا جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں پھر دوصور تیں ہوتی ہیں، ایک صورت اس کا ثواب پہنچانے کی ہے، ایصال ثواب کے تحت اس کا ذکر آچکا ہے، دوسری صورت دنیوی تھم میں نیابت کی ہے۔

عبادات میں زندوں کی نیابت کے سلسلہ میں پیفسیل ہے کہ عبادات مالیہ میں جیسے زکوۃ ، قربانی وغیرہ میں بالا تفاق نیابت جائز ہے، بشر طیکہ متعلق مخص کی اجازت سے ہو،عبادات بدنیہ جیسے نماز ، روزہ میں بالا تفاق نیابت جائز نہیں ، جج اور عمرہ جو بدنی عبادت بھی ہے اور مالی بھی ، اس کی نیابت کے سلسلہ میں بھی اس بات پراتفاق ہے کہ جس مخص پر جج فرض ہوااگر وہ خود جج پر قادر ہو تو نیابت درست نہیں ، اور اگر وہ خود قادر نہ ہوتو حنفیہ ، حنابلہ اور شوافع کے نزد یک نیابت جائز ہے ، اور اس کی طرف سے کوئی اور شوافع کے نزد یک نیابت جائز ہے ، اور اس کی طرف سے کوئی اور

⁽٢) النهرالفائق ١٠٣٥/

⁽٣) بخاري ، باب الشغار: مديث تمبر ١١١٥، كتاب النكام

⁽٢) كتاب الأم ٥٣٥ ا

⁽۱) التقرير والتحبير ١/٣٣١

⁽٣) مغنى المحتاج ١/٣٣٥،المغنى ١١/١٠.

⁽۵) ویکھے:درمختار و ردالمحتار ۳۳۲-۳۳۲

⁽۷) و یکھئے:المغنی ۱۳۲۸

فخص هج بدل کرسکتا ہے، (۱) مالکیہ کے نزد کیک زندہ مخض کی طرف ہے جج بدل کی گنجائش نہیں۔(۲)

(فی بدل کی شرا نظ اور احکام کے لئے" فی "کالفظ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے)۔

نیت

نیت کے لغوی معنی'' قصد وارادہ'' کے ہیں، پیلفظ'' گ'' کے تشدید کے میں، پیلفظ'' گ'' کے تشدید کے بھی، (۳) شریعت کی اصطلاح میں نیت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے قصد السطاعة والتقرب الی الله فی ایجاد الفعل ۔ (۴)

اس پر بیشبہ ہوسکتا ہے کہ 'جیسے نیت و جودی اور ایجانی افعال سے متعلق ہوتی ہے مثلاً ' ' نماز وز کو ق ، ای طرح نیت کا تعلق بعض اوقات کی فعل کے ترک سے بھی ہوتا ہے ، چنا نچہ شریعت کی منہیات سے بچنا بھی ایک فعل ہے ، حالا نکداس میں کی فعل کو وجود میں نہیں لا یا جا تا '' — لیکن بیشہ جی نہیں ، منہیات کے نہ کرنے میں نہیں لا یا جا تا '' — لیکن بیشہ جی نہیں ، منہیات کے نہ کرنے کی دوصور تیں ہیں ، ایک بید کہ اس کے کرنے پر قادر نہیں تھا اس لئے اس سے محفوظ رہا ، دوسری صورت بیہ ہے کہ باو جود قدرت کے آدمی اس سے تو شریعت کی منہیات سے بچائے ، بیفقہ کی اصطلاح میں اپنے آپ کوشریعت کی منہیات سے بچائے ، بیفقہ کی اصطلاح میں اپنے آپ کوشریعت کی منہیات سے بچائے ، بیفقہ کی اصطلاح میں بہدا فعال کے ایک ہے۔ (۵)

تاہم پر بھی پیشہ باتی رہتا ہے کہ نیت کا تعلق صرف طاعت ہی ہے ہیں ہے ہیں ہے بلکہ بعض اوقات ایک ہی نیت کی وجہ سے بھی ہے ، بلکہ بعض اوقات ایک ہی فعل نیت کی وجہ سے معصیت کے دائرہ میں آجا تا ہے ، اس لئے موٹ نیت کی جوتعریف کی ہے اس کا خلاصہ بیہے :
موٹ نے نیت کی جوتعریف کی ہے اس کا خلاصہ بیہے :
توجیہ القلب الی ایجاد فعل او ترکہ (۲)

(۱) ردالمحتار ۲۸/۲-۲۳۸ الفقه الاسلامي و أدلته ۲۸/۲

(٣) الأشباه والنظائر لإبن نجيم ٢٩

(۵) و كم الأشباه والنظائر ٢٩

ہیتعریف فعل وترک اور طاعت و معصیت سب کوشامل ہے۔ نبی**ت کامقصو** و

نیت کا مقصود بنیادی طور پر دو ہے: اول دوعبادتوں کے درمیان امتیاز پیدا کرنا، چنانچینیت ہی کے ذریعہ فرض اور نقل میں، ظہر اور عصر میں، اداء وقضاء میں، واجب و نقل روز وں اور صدقات واجب، اور صدقات نافلہ میں امتیاز قائم ہوتا ہے، — دوسرا مقصد عبادت اور عادت میں امتیاز پیدا کرنا ہے، مثلاً کھانے کا ترک کرنا، علاج و پر ہیز اور بھوک نہ ہونے کی وجہ ہے بھی ہوسکتا ہے، اور روز ہ کی غرض ہے بھی ہوسکتا ہے، اور روز ہ اور نماز کے انتظار میں بھی ،ان میں دوسری صورت عبادت کی ہے، اور رہیلی صورت عادت کی قبیل سے ہے، نیت ہی کے ذریعہ ایک اور پہلی صورت عادت کی قبیل سے ہے، نیت ہی کے ذریعہ ایک علی کی ان دوسیثیقوں کے درمیان امتیاز قائم ہوتا ہے۔

عبادت كي تعيين

چونکہ نیت کامقصودا متیاز پیدا کرنا اور اشتباہ کودور کرنا ہے، ای کے جن عبادتوں میں اشتباہ پیدا ہوسکتا ہے، ان میں عبادت کی تعیین ضروری ہے، اور جہاں اشتباہ نہ ہو، وہاں صرف اس عبادت کی نیت کافی ہوگی، اس کی تعیین ضروری نہیں — اس کواس طرح مجھنا چاہئے کہ بعض عبادتوں کے لئے ایسا وقت رکھا گیا ہے کہ وہ عبادت پورے وقت کا احاطہ کرلیتی ہے، اس وقت میں وہ عبادت ایک سے زیادہ دفعہ نہیں کی جاستی ، جیسے روزہ ، کہ طلوع صبح سے غروب آفاب تک روزہ کا وقت ہے ، روزہ اس پورے وقت کو گھیرے ہوا ہے، اس لئے ایک دن میں دوروزہ رکھناممکن نہیں، گھیرے ہوا ہے، اس لئے ایک دن میں دوروزہ رکھناممکن نہیں، گھیرے ہوا ہے، اس لئے ایک دن میں دوروزہ رکھناممکن نہیں، ایسے وقت کو اصطلاح میں '' معیار'' کہا جاتا ہے ، البذا رمضان

⁽٢) الشرح الصغير ١٥/٢–١٣

⁽٣) الأشباه والنظائر ٩٢

⁽Y) غمز عيون البصائر ١/١٥

المبارک کے مہینہ میں اس ماہ کے روزہ کے لئے صرف روزہ کی نیت کر لینا کافی ہے، روزہ رمضان کی تعیین ضروری نہیں، بلکہ اگر کوئی صحت مندمقیم آ دمی رمضان میں کسی اور واجب یانفل روزہ کی نیت بھی کر لے تواس کا اعتبار نہیں، کیونکہ جو چیز خود شارع کی طرف ہے۔ متعین ہواس میں نیت لغواور غیر معتبر ہے۔

بخلاف نماز کے، کہ نماز کے وقت میں وسعت ہے، ہر فرض نماز کے لئے شریعت نے اتناوسیع وقت رکھا ہے کہ اس میں کتنی ہی نماز سے اوا کی جاستی ہیں، ایے وقت کواصول فقہ کی اصطلاح میں مناز سی اوا کی جاستی ہیں، ایے وقت کواصول فقہ کی اصطلاح میں ''ظرف'' کہا جا تا ہے، اس لئے اس میں نماز کی تعیین بھی ضروری ہے کہ مثلاً وہ نماز ظہر اوا کر رہا ہے، تعیین کا مطلب بینہیں کہ وہ زبان سے نماز ظہر کا تکلم کرے، بلکہ ذبہن میں اس کا استحضار ہونا چا ہے کہ اگر اس سے دریا فت کیا جائے گئم کون می نماز پڑھ رہے ہو؟ تو وہ بلا تامل جواب دے سکے، اس لئے اگر وہ اس وقت میں فرض ادا کرنے کے بجائے نقل نماز ہی پڑھتار ہے تو یہ نماز نقل ہی شار ہوگی۔ اور اس کی نیت معتبر ہوگی۔

رووں کی ہے۔ بر اور اوقات ہیں، کین جج کے وقت کو بعض اعتبار ہے'' معیار' سے مشابہت ہے اور بعض اعتبار ہے'' ظرف' سے ، اس اعتبار سے کہ ایک سال میں ایک ہی جج کیا جاسکتا ہے، ایک سے زیادہ جج نہیں کیا جاسکتا، بیروزہ کے مماثل معلوم ہوتا ہے، ایک سے زیادہ جج نہیں کیا جاسکتا، بیروزہ کے مماثل معلوم ہوتا ہے، اور اس لحاظ ہے کہ افعال جج نے ایام جج کا اعاطر نہیں کیا ہوا ہے، اس کو نماز سے مماثلت ہے، ای لئے فقہاء نے نیت کے مسلہ میں اس کا تھم درمیانی رکھا ہے، یعنی جس شخص پر جج فرض ہواگر وہ صرف آج کی نیت کر لے، جج فرض کی تعیین نہ کر ہے تو تج کے لئے بینیت کر لے تو گو کا فرض اس کا بیمل درست نہ ہوگا، لیکن جے نفل ہی کی نیت کر لے تو گو اس کا بیمل درست نہ ہوگا، لیکن جے نفل ہی ادا ہوگا، جج فرض اس

کے ذمہ یاتی رہ جائے گا۔

فقہاء نے اس سلسلہ میں ایک ضابطہ یہ بھی مقرر کیا ہے، کہ تعیین نیت مخلف جنس کی چیزوں میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے ے،ای لئے ایک ہی جنس میں تعیین غیرمفیدے،اس لئے اگر تعیین میں غلطی بھی کر جائے تو کوئی نقصان نہیں ، اور جہاں مختلف جنس موجود ہوں ان میں تعیین ضروری بھی ہے اور معتبر بھی ،اسی لئے اگر ان میں تعیین میں غلطی کربھی جائے تو اس کا اثر مرتب ہوگا — پھر فقہاء کے نزد یک جنس کے ایک ، اور مختلف ہونے کا تعلق سب سے ہے،سب ایک ہوتو اس سے متعلق افعال کی جنس ایک ہی متصور ہوگی، جیسے رمضان کے روزے، کہ ماہ رمضان کی آمد پورتےمیں روزوں کا سبب ہے،اس لئے تمام روزے گویا ایک بی جنس کے ہیں،ای لئے اگر کوئی بندرہ رمضان کا روزہ رکھ رہا ہواور نیت کے وقت اس کو خیال ہے کہ آج سولہ رمضان ہے تو اس سے کوئی نقصان نہیں ،اس کے برخلاف ہرنماز کا سب الگ الگ اوقات ہیں،ای لئے ان کی جنس مختلف مجھی جائے گی،ظہر وعصر کی جنس الگ ہے،اور دوونوں کی ظہر بھی الگ الگ جنس ہے متعلق ہے،اس کئے اگر کوئی شخص ظہر میں عصری یا آج کے ظہر میں کل گذشتہ کے ظہر ک نيت كرلة جوفريضها الارنا تفاوه ادانبين مويائ گا_(١)

نيت ميں خطاء

ای ہے متعلق ایک اور ضابطہ رہے ہے کہ نیت میں جن چیزوں کی تعیین مطلوب نہیں ،اگران کی تعیین میں غلطی کر جائے تو اس سے کچھ نقصنان نہیں ، جیسے نماز پڑھنے کی جگہ ، نماز پڑھنے کا وقت ، فرض نماز وں میں رکعت کی تعداد ، رکوع و تجدہ کی تعداد وغیرہ — اگران امور میں کوئی شخص غلطی کر جائے جیسے ظہر کی چار رکعت کی بجائے دو رکعت کی نبیت کرلے تو اس ہے کوئی حرج نہیں ۔ (۱)

⁽r) ملخص از: الأشباه والنظائر ٣٣

⁽١) ملخص از: الإشباه و النظائر لإبن نجيم ٢٠-٣٠

منوى كى صفت كامتعين كرنا

نیت ہے متعلق ایک مسئلہ ' منوی ' (جس کی نیت کی جارہی ہو) کی ' صفت' متعین کرنے کا ہے، یعنی پیرفرض ہے یافل، اوراداء ہے یا قضاء؟ چنا نچینماز میں فرائض اورواجبات کے بارے میں تعیین ضروری ہے ، نوافل اور سنتیں مطلق نیت ہے بھی ادا ہوجاتی ہیں ، رمضان کے روزہ میں فرض کی تعیین ضروری نہیں ، مطلق نیت کافی ہے، زکو ۃ میں فرض کی نیت ضروری ہے ، جس شخص پر جج فرض باتی ہواس کے لئے جج کی نیت کافی ہے ، کفارہ اور قضاء کے روزوں میں تعیین ضروری ہے ، کسی مکروہ کے ارتکاب یا ترک واجب کے لئے نماز کوٹائی جائے تو یہ نیت ضروری ہے کہ یہ نماز جروتلافی کی ہے۔ (۱)

ایک فعل میں دوعبادتوں کی نیت

ایک فعل میں دوعباوتوں کی نیت کی جائے تواس کی دوصور تیں ہیں ، جوفعل وسائل کے قبیل سے ہو، تو نیت میں دونوں کو جمع کرنا درست ہے، جیسے جعہ کے دن عسل کر ہاور نیت دفع جنابت کے لئے ہو، اور جعہ کے دن عسل ادا کرنے کی سنت ادا کرنا بھی مقصود ہوتو یہ دونوں ہی با تیں سمجے ہوں گی ، پاکی بھی حاصل ہوجائے گی اور سنت بھی ادا ہوجائے گی ، پاکی بھی حاصل ہوجائے گی اور سنت بھی ادا ہوجائے گی ، پونکے عسل وسیلہ ہے نہ کہ مقصود۔

اوراگروہ فعل مقاصد میں ہے ہونہ کہ دسائل میں ہے، تواگر دونوں نقل ہیں تو بیٹل دونوں کی طرف سے کفایت کر جائے گا، جیے فجر کے وقت مجد میں دور کعت نمازادا کی اوراس ہے سنت فجر کی ہی نیت کی اور تحیة المسجد کی بھی ، تو دونوں سنتیں ادا ہوجا کیں گی، سے اگر فرض اور کی نقل کی نیت کی یا دوفرائض کی نیت کی تو ان صور توں میں اختلاف ہے، امام ابو یوسف ؓ کے نزد یک پہلی صور ت میں فرض ادا ہوگا نہ کہ نقل ، اور امام مجر ؓ کے نزد یک نہ فرض ادا ہوگا اور امام مجر ؓ کے نزد یک نہ فرض ادا ہوگا اور امام مجر ؓ کے نزد یک نہ فرض ادا ہوگا اور امام مجر ؓ کے نزد یک نہ فرض ادا ہوگا اور امام مجر ؓ کے نزد یک نہ فرض ادا ہوگا اور امام مجر ؓ کے نزد یک نہ فرض ادا ہوگا اور امام کی خور کی نہ فرض ادا ہوگا اور امام کی نہ کی نہ فرض ادا ہوگا نہ کی نہ کی بیابی میں فرض ادا ہوگا نہ کو نہ کی کی نہ کی کی نہ کی

نہ فل ، اور دوسری صورت کے بارے میں بھی اختلاف رائے ہے، جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکورہے۔(۲)

نيت كاوقت

اصل میں نیت کا وقت فعل سے معا پہلے ہے ، یعنی جس عبادت کی نیت کررہا ہے،اس عبادت کے شروع کرنے سے سلے نیت کرلے تا کہ نیت بوری عبادت کوشامل رہے، عمل شروع ہو حائے اوراس کے بعدنیت کی جائے یہ درست نہیں ،اس لئے کہ الی صورت میں عمل کا ایک حصہ نیت سے خالی رہا - پھر افضل طریقہ تو یہ ہے کہ نیت عمل سے متصل ہو، یعنی نیت کی جائے اور فعل شروع ہوجائے ،نماز کی نیت تکبیرتح پمہ کے وقت کی جائے ، زکو ۃ کی نیت فقیر کو مال دیتے وقت کی جائے ،کین چونکہ ہمیشہ اور ہرممل میں نیت کوعبادت سے متصل رکھنا وشوار ہے، اس لئے فقہاء نے ابک تو نیت کے اتصال کی دوصور تیں کر دس ،ایک اتصال حقیقی اور دوسرے اتصال حکمی ، اتصال حقیقی پیے ہے کہ ٹھیک اس فعل کوشروع كرتے وقت نيت كى جائے ،اورا تصال حكى بيہ ہے كەنىت اوراس فعل کے درمیان کوئی قاطع نیت امر کافصل نہ ہو، جیسے نماز کا ارادہ کیا، وضوکر کے آئے پھر کھانے لگے تو پیکھانا قاطع نیت ہے،اس لئے دوبارہ نیت ضروری ہوگی ،اوراگرنماز کے ارادہ ہی سے وضوء کیا، وضوکر کے معجد آئے اور نماز شروع کردی، نیت کی تجدید نہیں گی، تو وہی پہلی نیت کافی ہو جائے گی ،اس لئے کہ، چونکداس کا چلنااور آنا بھی نماز ہی کی طرف تھا، تو اس کا پیفعل نماز کی نیت کے لئے قاطع تہیں ہوا۔ (٣)

دوسرے بعض صورتوں کواقل عبادت میں نیت کی شرط سے مشتیٰ کیا گیا ہے، ان میں ایک روزہ ہے، روزہ کا ابتدائی وقت

⁽r) حوالة سابق ا٣-٢٠

⁽۱) ملخص از: الأشباه والنظائر ۲۲-۳۷

٠ (٣) حوالة سابق ٣٣-٣٣

طلوع صبح ہے، یہ نیند کا وقت ہوتا ہے، اس لئے اگر اس وقت نیت کو ضروری قرار دیا جاتا تو سخت وشواری کا باعث ہوتا، اس لئے قبل از وقت بھی نیت کی جاسکتی ہے، — اس طرح حج کی نیت احرام باندھتے وقت ہی کرلی جاتی ہے، حالانکہ حج کے افعال بعد میں انجام دیئے جاتے ہیں، کیونکہ رسول اللہ بھی سے بیٹمل اس طرح منقول ہے۔

ز کو ۃ اورصدقۃ الفطر میں بھی فقیر کو مال حوالہ کرتے وقت ہی نیت کرنا ضروری نہیں ،اگر ز کو ۃ کی نیت سے مال الگ کردیا گیا، اور اس میں فقراء کو دیا جاتا رہا یا ز کو ۃ کا مال کسی شخص کے حوالہ کردے کہ وہ اسے حسب ضرورت فقراء پرتقسیم کرے، تو گوفقراء کو ادا کرتے وقت ز کو ۃ کی نیت نہیں کی جارہی ہے، حالانکہ وہی وقت عبادت ہے، اس لئے ای وقت میں نیت کی جانی چاہئے ،لیکن یہ صورت بھی اوّل وقت میں نیت کے تم سے مشتیٰ ہے۔ (۱)

زبان سے نیت کا تلفظ

نیت کی جوتعریف او پرگی گئی ہے، ای سے بیہ بات ظاہر ہے
کہ نیت قلب کا فعل ہے نہ کہ زبان کا ، اس لئے اس میں کوئی
اختلاف نہیں کہ قلب کی شرکت کے بغیر محض زبان سے نیت کا
اظہار کافی نہیں ، زبان ہے کی عبادت کی نیت کا تلفظ کرلیا لیکن
قلب میں اس کا کوئی استحضار نہیں تو ایسی نیت نا کافی ہے، اس لئے
اگر زبان ہے تکلم اور دل کے ارادہ میں فرق ہو، دل میں خیال ہو کہ
عصر کی نماز ادا کر دہا ہے، اور زبان سے نیت کرتے ہوئے ظہر کا نام
لیا تو اعتبار دل کے ارادہ کا ہوگا نہ کہ زبان کے تلفظ کا۔ (۲)

ای لئے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ کسی بھی عبادت میں

نیت کا تلفظ ضروری نہیں ،البتہ اس میں اختلاف ہے کہ پھر زبان ہے تلفظ کا حکم کیا ہے؟ بیمتحب ہے یامسنون ہے یا مکروہ؟ فقہاء میں بعض مشائخ نے زبان سے نیت کو مکروہ قرار دیا ہے،علامہ ابن مام نے لکھا ہے کہرسول اللہ علی اور آپ بھے کے سحایہ بھے ہے كسي صحيح ياضعيف حديث ہے نيت كا تلفظ ثابت نہيں ،اورابن امير الحاج كابيان ہے كەائمدار بعد ميں ہے ہى ہے بھى نيت كا تلفظ ثابت نہیں ،بعض اہل علم نے زبان سے نیت کومسنون خیال کیا ہے ،اور قنیہ اور مجتبیٰ میں ہے کہ زبان سے تلفظ مستحب ہے، (٣) ڈاکٹر زهملی نے نقل کیا ہے کہ عام طور پر حنفیہ، شوافع اور حنابلہ زبان ہے بھی نیت کے تلفظ کو بہتر سمجھتے ہیں ،اور مالکید کے نزد یک نیت کوزبان ہے ادانہیں کرنا بہتر ہے، (م) صاحب ہدایہ کا خیال ہے کہ جن لوگوں کی قوت ارادی کمزور ہواور نیت میں جماؤنہ پیدا ہوتا ہو،ان کے لئے زبان سے نیت کا ادا کرلین بہتر ہے، (۵) گویا جن لوگوں کو توت ارادی حاصل ہے،اوراراد ہُوخیال میں ارتکاز ہو،ان کے لئے صرف دل ہےقصد وارادہ کرنے پراکتفاء کرلینا بہتر ہے،خیال ہوتا ہے کہ بیقول زیادہ قرین صواب اور قرین مصلحت ہے۔ والتداعلم

نیت کے درست ہونے کی شرطیں

نیت کے درست اور معتبر ہونے کے لئے پچھشرطیں تو وہ ہیں جو مخصوص افعال یعنی نماز ، روزہ ، زکوۃ وغیرہ سے متعلق ہیں ، اور پچھشرطیں عموی نوعیت کی ہیں ، جو ہر عمل کی نیت کے ساتھ ضروری ہیں ، بیر جار ہیں :

ا) مسلمان ہونا — اس لئے کافر کی نیت کا اعتبار نہیں ، اگر کافر حالت کفر میں تیم کر لے اور پھرمسلمان ہوتو اس تیم سے

⁽r) الأشباه والنظائر ٣١-٥٥

⁽٣) الفقه الإسلامي وأدلته ٩٨/٩

⁽١) ركيح: الفقه الإسلامي وأدلته ٢/٥٠١-٢٠١

⁽٢) حوالة سابق ٢٨

⁽a) ويحجة: الأشباه والنظائر ٨٨

نمازنہیں پڑھ سکتا، کیونکہ تیم کے لئے نیت ضروری ہے، اور کافر کی نیت نیت غیر معتبر ہے ، البتہ حفیہ کے بہاں وضوء وخسل میں نیت ضروری نہیں، اس لئے حالت کفر کا وضوء وغسل معتبر ہے۔

۲) ممیز لعنی باشعور ہونا، چنا نچہ ایسے بچہ کی نیت معتر نہیں جواس عبادت کا شعور نہ رکھتا ہو، یہی تھم مجنون کا ہے اور اس مخف کا بھی جونشہ کی حالت میں ہو۔

س) جس چیزی نیت کرد با ہواس ہے آگاہ ہونا، مثلاً ایک شخص نماز کے فرض ہونے ہی ہے واقف نہیں، اگر ایسا شخص نمازی نیت کرے تو ظاہر ہے کہ ثبت معتبر نہیں ہوگی، بعض اہل علم نے اس سے جج کومتٹنی کیا ہے، کیونکہ جج میں جہم احرام بھی درست ہے، جیسا کہ حضرت علی ہے نے احرام با ندھا تھا کہ اس جج کی نیت کرتا ہوں جس جج کی نیت حضور بھی نے کی تھی لیکن حقیقت سے ہا کہ استثناء کی بھی ضرورت نہیں، کیونکہ حضرت علی جج کی فرضیت سے تو واقف تھے، ابہا مصرف جج کی نوعیت میں تھا، اور چونکہ جج کی نیت اور افعال جج میں کا فی فاصلہ ہوتا ہے، اس لئے تعیین کی تنجائش باقی اور افعال جج میں کا فی فاصلہ ہوتا ہے، اس لئے تعیین کی تخبائش باقی رہتی ہے، غالبًا ای لئے جج کے معاملہ میں منوی کی تعیین میں تا خیر کی گنوائش رکھی گئی ہے۔

س) نیت اور اس عمل کے درمیان کوئی منافی عمل نہ پایا جائے ،ای لئے اگر خدانخو استہ نیت کرنے کے بعد مرتد ہوجائے ، اور پھر فورا ہی تائب ہو، تو ارتداد کے درمیان میں آجانے کی وجہ ہے پہلی نیت غیر معتبر ہوگی ، —اگر نیت میں تر دد کی کیفیت ہواور اس عمل کے بارے میں عزم اور جزم مفقود ہوتو اس کو بھی اہل علم نے منافی نیت عمل شار کیا ہے ، مثلا ایک شخص خدمت کی غرض سے خادم خریدے اور نیت کرے کہ بہتر نفع آجائے گا تو اسے فروخت کردیں گے ،تو یہ مالی تجارت شار نہیں ہوگا اور اس میں ذکو ہ واجب کردیں گے ،تو یہ مالی تجارت شار نہیں ہوگا اور اس میں ذکو ہ واجب

نہیں ہوگی، ای طرح اگر کوئی شخص تمیں شعبان کو بیسوچ کرروزہ کی نیت کرے کہ اگر کل تمیں شعبان ہوتو میں شعبان کاروزہ رکھتا ہوں، تو ایسے تذبذب سے کی جانے والی نیت معتبر نہیں ہوگی، اور وہ روزہ دارنہیں ہوگا۔(۱)

(مختلف عبادات اورافعال میں نیت کی کیا حیثیت ہے؟
ان ہی افعال وعبادات کے ذیل میں اس کا ذکر آگیا ہے، اس لئے
یہاں اس کا ذکر طول کلام کا باعث ہوگا، ویسے نیت کے سلسلہ میں
مزید تفصیلات کے لئے علامہ ابن نجیم حنقی اور جلال الدین سیوطی کی
الا شباہ والنظائر اور موجودہ دور کے اہل علم میں ڈاکٹر و ہمہز حملی کی
الفقہ الاسلامی وادلتہ جلد: ۹ ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)۔

0000

Land Strain Commence

⁽١) الأشباه والنظائر لإبن نجيم ٥٢-٣٨

واجب

واجب کے لغوی معنی ضروری کے ہیں ، فقہ کی اصطلاح میں جس بات کا ضروری ہوناظنی دلیل سے ثابت ہو، اسے '' واجب'' کہتے ہیں ، دلیل ظنی سے مراد خبر واحد کے درجہ کی حدیث یا قیاس وغیرہ ہے، اس کا تھم میہ ہے کہ واجب کو کرنا باعث اجروثواب ہے، اوراس کو بلاعذر ترک کر دینا باعث گناہ ، جو شخص واجب کا انکار کرتا ہو، وہ کا فرتو نہیں ہوگا، لیکن گراہ قرار دیا جائے گا۔ (۱)

واجب کی دوقتمیں ہیں ، واجب علی الکفایہ اور واجب علی العین ، جوعمل ہر خض پر انفرادی حیثیت سے ضروری ہو، تو اسے واجب علی العین کہتے ہیں ، جیسے وتر کی نماز ، اور جوعمل انفرادی حیثیت سے واجب نہ ہو، اجتماعی حیثیت سے واجب ہو، یعنی اگر کی اواجب کے لوگ اسے انجام دے دیں تو دوسرے لوگ ترک واجب کے گئے گار نہ ہوں ، تو یہ واجب علی الکفایہ ہے ، جیسے : بعض اہل علم کے گزد یک دعوت دین کا کام۔

واجب کی ایک اورتقسیم کی گئی ہے، واجب معین اور واجب مخیر،
اگرایک ہی فعل کے کرنے کو ضروری قرار دیا گیا ہے تو اے واجب
معین کہتے ہیں، جیسے :عیدین، اور اگر چند باتوں میں اختیار دیا گیا
ہوکہ ان میں ہے کسی ایک کو کرلیا جائے تو یہ واجب مخیر ہے، ایسی
صورت میں ان میں ہے کوئی ایک فعل بھی انجام دے دے، تو
ترک واجب کے گناہ سے نج جائے گا۔

واجب اور فرض میں فرق یہ ہے کہ فرض کا ثبوت قطعی اور بیتنی دلیل سے ہوتا ہے ، جیسے : قرآن مجید ، حدیث متواتر اور اجماع امت ، ای لئے جوفخض اس کا کسی مناسب تاویل کے بغیرا نکار کر

جائے ، اس پر کفر کا تھم لگایا جائے گا ، اور واجب کا ثبوت ولیل ظفی سے ہوتا ہے ، اس کے منکر کو کا فرقر ارنہیں دیا جاتا ، فرض اور واجب کے درمیان میفرق فقہاء حنفیہ کے نز دیک ہے ، جمہور کے یہاں واجب کی اصطلاح نہیں ، ان کے یہاں فرض اور واجب ایک ہی ہے۔ (۲)

واشمه

واشمہ کالفظ' وشم' سے ماخوذ ہے، ' وشم' کے معنی گودنے کے استے ہیں، یعنی عورتیں ہاتھ کی پشت یا جہم کے کسی اور حصہ پرسوئی چھوتی تھیں جس سے خون نکل آتا، پھرای جگہ چونا یا سرمہ بھر دیتیں اس طرح پچھرنفوش قائم ہوجاتے، یہ گویا اس زمانے کا فیشن تھا، رسول اللہ بھی نے گودنے والی اور گودانے والی دونوں پر لعت فرمائی ہے، (۳) امام نوویؒ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گودنا اور گودانا اور گودنے کی خواہش کرنا تینوں، ی با تیس حرام ہیں، اگر چھوٹی بچی کو بڑے لوگ گودا کیں، تو نابالغ چونکہ باتیں حرام ہیں، اگر چھوٹی بچی کو بڑے لوگ گودا کین جن لوگوں نے بیر مکلف ہے، اس لئے اسے تو گناہ نہیں ہوگا، کیکن جن لوگوں نے گودا ہو وہ گنہ گار ہوں گے، امام نوویؒ نے لکھا ہے، کہ شوافع کے گودا ہو وہ گنہ گار ہوں گے، امام نوویؒ نے لکھا ہے، کہ شوافع کے گودا ہو وہ جگہ نا پاک ہو جائے گی، اور زیادہ مشقت کے بغیر اگر

7,

عربی زبان میں ' ورز' طاق عدد کو کہتے ہیں ، نمازیں عام طور پر جفت عدد میں رکھی گئی ہیں دور کعت یا چار رکعت ، لیکن اس سے دو نمازوں کا استثناء ہے ایک مغرب اور دوسرے ورز ، روا تنوں میں پنج براسلام ﷺ نے نماز ورز کونماز مغرب سے تشبید دی ہے۔ (۵)

⁽۲) ارشاد الفحول ۲/۱

⁽٣) شرح مسلم للنووى ١٠٥/٢

⁽۱) كتاب التعريفات ٢٢٤

⁽٣) مسلم ٢٠٥/٢، باب تحريم الواصلة ، كتاب اللباس

⁽۵) مجمع الزوائد ١٣٣٢ (۵)

فی الجملہ ور کی نماز کے مطلوب ہونے پرتمام فقہاء کا اتفاق ہے ، لیکن ہیک درجہ کا مطلوب ہے؟ اس سلسلہ میں اور متعدد دوسری تفصیلات میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے، مشہور محقق اور صاحب علم مولانا محمد یوسف بنوریؓ نے نماز ور کی بابت سر ہ اُمور میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔(۱)

نمازور واجب ے، یامسنون؟

نماز وتر واجب ہے یا مسنون؟ اس سلسلہ میں امام مالک"،
امام شافعی اورامام احمد کا نقطہ نظریہ ہے کہ نماز وتر واجب نہیں، بلکہ
سنت مؤکدہ ہے، (۲) یہی رائے فقہاء حنفیہ میں ابو یوسف اورامام
محمد کی ہے، (۳) خود امام ابو حنیفہ سے تین روایتیں نقل کی گئی ہیں،
حماد بن زیدنے وتر کا فرض ہونا نقل کیا ہے، یوسف بن خالد سمتی
نے وجوب کا قول نقل کیا ہے، اور نوح بن مریم مروزی نے نقل کیا
ہے، کہ آپ وتر کے سنت ہونے کے قائل تھے، (۴) تا ہم قول مشہور
وتر کا واجب ہونا ہے، شرنبلائی نے لکھا ہے، کہ یہی سیجے اور امام
صاحب کا آخری قول ہے۔ (۵)

حفيه في ان روايات كويش نظر ركها ؟

ا) حضرت عبدالله بن بریده هی سے منقول ہے کہ آپ هی نے تین بارارشاد فرمایا که 'ور حق ہے، جوور نه پڑھے وہ ہم میں نے نبیل' الوتو حق فمن لم یوتو فلیس منا ۔(۱)

۲) حضرت ابوسعید خدری کے سے مروی ہے کہ آپ کے نفر مایا کہ بھول یا نیندگی وجہ ہے جس کی نماز ور فوت ہوجائے است چاہئے کہ جس میں یا جب بھی یادآئے اس نماز کوادا کرلے، من

نام عن وتره اونسيه فليصله اذا اصبح او ذكره (4)

۳) حفرت خارجه بن حذافه الله عمروی ہے کہ آپ فل نے ارشاد فر مایا: "الله تعالی نے تم پرایک نماز کا اضافه فرمادیا ہے، جوسر نے اونوں سے بھی بہتر ہے،" ان الله احد کم بصلاة هی خیرلکم من حصر النعم "-(۸)

اس طرح کی اور روایات بھی ہیں جن سے حنیہ کے نظام الو صفیہ آور صاحبین تقویت پہنچی ہے ۔۔۔ خیال ہوتا ہے کہ امام الوصنیفہ آور صاحبین کے درمیان تو واجب اور مسنون ہونے کا اختلاف حقیق ہے، لیکن امام صاحب آورائمہ ملا شہ کے درمیان تجیر اور اصطلاح کا اختلاف ہے، چونکہ امام صاحب آ کے نزدیک فرض اور سنت موکدہ کے درمیان ایک درجہ واجب کا ہے، اس لئے جواحکام فرض ہے کم درجہ موکدہ تعین ،امام صاحب ان کو واجب سے تجیر کرتے ہیں، موکدہ تجیر کرتے ہیں، کوئی اور درجہ نہیں ،امام صاحب ان کو واجب سے تجیر کرتے ہیں، کوئی اور درجہ نہیں ،اس لئے بید حضرات اس کو سنت موکدہ کی درمیان کوئی اور درجہ نہیں ،اس لئے بید حضرات اس کو سنت موکدہ ہی کہتے موکدہ بین چینانی خوامد میں بھی سب سے موکدہ بین جینانی خوامد میں بھی سب سے موکد سنت قرار دیا ہے،الموت و آکد و هو اصح ، (۹) اور امام موکد سنت قرار دیا ہے،الموت و آکد و هو اصح ، (۹) اور امام احمد سے نقل کیا ہے :

من ترك الوتر عمدا فهو رجل سوء و لا ينبغى ان تقبل له شهادة . (١٠)

جس نے قصدا ور چھوڑ دی وہ بدترین آ دمی ہے، اوراس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جانی چاہئے۔ اس تا کید واہتمام سے ظاہرہے کہ ان حضرات کے نز دیک بھی وتر کا وہی درجہ ہے جوامام ابوصنیفہ ؒ کے یہاں ہے۔واللہ اعلم

⁽٢) شرح مهذب ١٢/٣ المغنى ١٨٥٢

⁽٣) حوالة سابق

⁽٢) ابوداؤد ا/٢٠١، باب فيمن لم يوتر

⁽٨) ترمذى: باب ماجاء في فضل الوتر

⁽١٠) حوالة سابق

⁽١) ويكيئ:معارف السنن ١٩٧/١

⁽٣) بدائع الصنائع ١٧٠/١

^{. (}۵) مراقى الفلاح ٢٠٥٠

⁽٤) سنن دارقطني ٢٣/٢ من نام عن وتره او نسيه"

⁽٩) المغنى ١٣٥٣/

وتزكى ركعات

وترکی رکعات کے بارے میں بھی اختلاف ہے،امام ابوضیفہ کے نزدیک وترکی رکعات متعین ہیں کہ وتر ایک سلام اور دوتشہد کے ساتھ تین رکعت اداکی جائے گی، (۱) کیونکہ حضرت عاکثہ ہے مروی ہے کہ آپ بھی رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ '' صلاۃ اللیل'' نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار پھر چار تہجد کی اور اس کے بعد تین رکعت وترکی (۲) ترفدی نے حضرت علی بھی کے بعد تین رکعت وتر ادا سے نقل کیا ہے کہ آپ بھی کا معمول مبارک تین رکعت وتر ادا کرنے کا تھا، تین رکعتوں میں مفصلات کی نوسورتیں پڑھا کرتے تھے، کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یو تو بشلاث ، (۳) حضرت عاکش کی ایک روایت اس سلسلہ میں بہت ہی واضح ہے، حضرت عاکش کی ایک روایت اس سلسلہ میں بہت ہی واضح ہے، مضرت عاکش کی تعداد میں کی تعداد میں کی بیشی ہوا کرتے تھے، (۳) گویا نماز تہجد کی تعداد میں کی بیشی ہوا کرتی تھی واکرتی تعداد میں کی بیشی ہوا کرتی تھی در کی تعداد میں کی

اس نقط انظری تا ئیدان روایات ہے بھی ہوتی ہے جن میں وتر میں پڑھی جانے والی سورتوں کی بابت آپ بھی کا معمول مبارک نقل کیا گیاہے، جن میں تین سورتوں کا ذکر کیا گیاہے، اور کہا گیاہے کہ ہر ہر رکعت میں ایک سورت کی تلاوت فر مایا کرتے تھے۔ (۵) مالکید ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ایک رکعت سے لے کر گیارہ رکعت تک کی بھی طاق عدد میں نماز وتر اداکی جاستی ہے(۱) اس بناء پر ائمہ کلا شہ کے نزدیک تین رکعت کو دوسلام کے ساتھ ادا کرنا بھی درست ہے، یہلا سلام دور کعت پر اور دوسرا سلام تیسری

رکعت پر، البتہ فقہاء شوافع نے صراحت کیا ہے کہ ایک ہی سلام سے تین رکعت پڑھنا افضل ہے، بالخصوص اس شخص کے لئے جو امامت کررہا ہوتا کہ فقہاء کے اختلاف سے بچتے ہوئے نماز درست ہوجائے (2) امام مالک کے نزدیک بھی یہی قول رائے ہے، کیونکہ انھول نے ایک رکعت وتر کا قول فقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ مارے یہاں اس پڑھل نہیں، کم سے کم نماز وتر تین رکعت ادا کی جائے گی، ولیس علی ہذا العمل عندنا ولکن ادنی الوتر ثلاث . (۸)

ان حفرات نے ان روایات سے استدلال کیا ہے، جن میں ایک، تین، پانچ ،سات یااس سے زیادہ رکعات و ترکاعمل نبوی اللہ مقل کیا ہے، (۹) سے حنفیہ کا خیال ہے کہ جن روایتوں میں تین سے زیادہ رکعتوں کا ذکر ہے ان کا مقصد سے کہ آپ الله نماز تہد اور نماز و تر ملا کر اتنی رکعتیں ادا کرتے تھے، اس لئے کہ اس بات سے سموں کو اتفاق ہے کہ احادیث میں متعدد مواقع پرنماز تہد کے لئے بھی و ترکا لفظ استعمال ہوا ہے، اور جہاں ایک رکعت سے و ترا دا کرنے کا ذکر ہے وہاں سے مراد ہے کہ و ترخواہ تین رکعت پڑھی جائے لیکن وہ و تر بنتی ہے ایک ہی رکعت سے، اگر ایک رکعت نہ طائی جائے لیکن وہ و تر بنتی ہے ایک ہی رکعت سے، اگر ایک رکعت نہ ملائی جائے ہی۔

نمازوتر كاطريقه

وترکی نماز کاطریقہ یہ ہے کہ تینوں رکعتوں میں سور ہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جائے ، حضرت عبداللہ ابن عباس دھنرت عائشہ کی روایت ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علی عام طور پر

⁽۱) بدائع الصنائع ا/۱۲

⁽۳) ترمذی ان۸۹

⁽۵) ترمذي ا٨٢/،باب ماجاء فيما يقرأ في الوتر

⁽٤) شرح مهذب ١٣٦٣

⁽٩) ترمذی شریف ۱۰۳۱-۲۰۱۱بوداؤد شریف ۱۲۰۱۱بن ماجه ۸۳-۸۲۱

⁽۲) بخاری ۱۵۳/۱

⁽٣) ابوداؤد ١٩٣١، باب في صلاة الليل

⁽٢) شرح مهذب ۱۲/۳ المغنى اردم

⁽٨) موطأ أمام مالك ١١٠ باب الأمر بالوتر

وترکی پہلی رکعت میں 'سبع اسم دبک الاعلی ''دوسری رکعت میں سورہ اظلاص کی رکعت میں سورہ اظلاص کی تلاوت بہتر تلاوت فر مایا کرتے تھے، (۱) اس لئے ان سورتوں کی تلاوت بہتر ہے، تاہم گاہے گاہے، دوسری سورتیں بھی پڑھلیا کرے تا کہ بینہ محسوں ہو کہ ان بی سورتوں کی تلاوت واجب ہے۔

ووسری رکعت میں قعدہ اولی واجب ہے، اس قعدہ میں صرف تشہد پڑھنے پراکتفا کرے گا، تیمری رکعت میں شاء پڑھنے کی صرورت نہیں، جب قراء ت سے فارغ ہوتو کانوں تک ہاتھ الحائے، ''اللہ اکبر' کہ، اور ہاتھ بائدھ لے اور دُعاءِ قتوت پڑھ، دُعاء کے بعد رکوع کرے اور بقیہ نماز عام نماز وں کی طرح پوری کرے، حفیہ کے بعد رکوع کرے اور بقیہ نماز عام نماز وں کی طرح پوری کرے، حفیہ کے بہاں ای طرح سال بحر نماز وتر میں دُعاءِ قتوت پڑھی جائے گی، (۲) حفیہ کا استدلال حفرت ابی بن کعب بھی کی روایت ہے ہے کہ آپ بھی کا معا ہ (۲) علقمہ نے حضرت عبداللہ بن دوایت ہے کہ آپ بھی کا تھا ، (۲) علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود بھی اور حضور بھی کے اصحاب نے قبل کیا ہے کہ یہ حضرات میں وتر میں رکوع سے پہلے دُعاءِ قتوت پڑھتے تھے، (۳) نیز حضرت حسن کی روایت میں رمضان اور غیر رمضان کی قید کے بغیر نماز وتر میں کی روایت میں رمضان اور غیر رمضان کی قید کے بغیر نماز وتر میں کی روایت میں رمضان اور غیر رمضان کی قید کے بغیر نماز وتر میں کی روایت میں رمضان اور غیر رمضان کی قید کے بغیر نماز وتر میں کی ہوایت بو ھے کی ہوایت بوی گھی کا ذکر موجود ہے۔ (۵)

حنابلہ کے نزدیک بھی سال بھرنماز وتر میں دُعا وقوت پڑھی جائے گی ،البتہ دُعا وِقنوت رکوع ہے اٹھنے کے بعد پڑھے گا، تاہم اگر پہلے بھی پڑھ لے تو جائز ہے ، (۱) امام شافعیؒ کے نزدیک بھی دُعاءِقنوت رکوع کے بعد ہی پڑھی جائے گی ، (۷)البتہ ان کے

نزدیک وتر میں صرف رمضان المبارک کے آخری نصف میں ہی دُعا وِقنوت ہے۔ (۸)

وترکی نماز عام دنوں میں تنہا تنہا اداکی جائے گی ، البتہ صرف رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ اداکر نامتحب ہے ، اس میں اختلاف ہے کہ اگر جماعت سے اداکر نے میں ابتداء شب میں وتر پر هنی پڑے اور آخر شب میں پڑھنے کی صورت میں تنہا وتر اداکر نی پڑے تو دونوں میں افضل کون ہے ؟ قاضی خان نے دا کرنی پڑے تو دونوں میں افضل کون ہے ؟ قاضی خان نے جماعت سے پڑھنے کو ترجیح دی ہے اور دوسرے مشائخ نے آخر شب میں پڑھنے کو۔ (۹)

ۇعاءقنوت

109

نماز وتر میس مخصوص الفاظ بی میس دُعاءِ تنوت پر هنا ضروری نمیس ، کوئی بھی دُعاء جوقر آن وحدیث سے مشابہ بوگی جا عتی ہے ،
قبل لیس فیہ دعاء موقت ، (۱۰) لیکن جودُعاء اس موقع پر پر هنا منقول ہواس کا پر هنا بہتر ہے ، اس موقعہ کے لئے مختلف دُعا کی منقول ہیں ، علامہ جلکی نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ (۱۱)
حفیہ کے یہاں اس دعاء کوتر چے ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی ہے اس دعاء کوتر چے ہے جو حضرت عبداللہ بن الله ہم انا نستعینک و نستغفر ک و نؤمن بک و نشنی علیک الله علیک و نشنی علیک المحمد و نشکر ک و لا نکفر ک و نخلع و نشرک میں یفجرک ، الله م ایاک نعبد

⁽r) ملخص از: مراقى الفلاح وطحطاوى ٢٠١-٥٠٥

⁽٣) آثار السنن ١٢٨

⁽٢) المغنى ١/٨٥-١٣٨

⁽٨) حوالة سابق ٢٣/٣

⁽۱۰) کبیری ۲۹۷

 ⁽۱) ترمذی ۱/۱۸، باب ماجاء فیمایقر أفی الوتر

⁽٣) ابن ملجه ٨٣،نسائي ١٣٨١

⁽۵) ترمذي، باب ماجاء في القنوت في الوتر

⁽٤) شرح مهذب ١٥/٣

⁽٩) مراقى الفلاح ٢١١

⁽١١) حوالة سابق ٩٨-٣٩٧

ولک نصلی، ونسجد والیک نسعی و نسجه والیک نسعی و و نسجه و و رحمتک و نسخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق. (۱) اے اللہ! ہم آپ ہے مدد کے طلب گار اور مغفرت کے خواست گار ہیں، آپ ہی پر ایمان مغفرت کے خواست گار ہیں، آپ ہی پر ایمان تعریف ہے آپ کی ستائش کرتے ہیں، آپ کی تعریف کے شکر گذار ہیں، ناشکری نہیں کرتے ، جو آپ کا نافر مان ہو ہم اس ہے الگ ہیں، اور اسے چھوڑتے ہیں، البا! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں، اور ہیں، آپ ہی کی طرف دوڑتے ہیں، ہم آپ کی جبادت کرتے ہیں، اور کی عبادت کرتے ہیں، اور کی عبادت کرتے ہیں، اور کی کی طرف دوڑتے ہیں، ہم آپ کی جبادت کے لئے چتی کے ساتھ مستعد ہیں، آپ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کے حیاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں، اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور آپ کے عذاب کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اُمیدوار ہیں میدور کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اُمیدور کی رحمت کے اُمید

بہتر ہے کہ اس دُعاء کے ختم پر 'وصلی اللہ علی النبی واله وسلم '' بھی پڑھ لئے ، نسائی میں دُعاءِ تنوت کے آخر میں درودوارد ہوا ہوا ہے، اورای لے فقید ابواللیث نے اس کواختیار کیا ہے (۲) — دُعاءِ تنوت یادنہ ہوتو '' ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قی الآخرة حسنة و قینا عذاب النار '' پڑھنا چاہئے ، بعض اہل علم نے لکھا ہے، کہ کم سے کم تین دفعہ 'اللہ ہم اغفولی '' (اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے) ہی پڑھ لے ، (۳) صدر الشہید نے صرف معاف فرما دیجئے) ہی پڑھ لے ، (۳) صدر الشہید نے صرف معاف فرما دیجئے) ہی پڑھ نے کو کہا ہے۔ (۴)

دُعا قِنوت كے سلسله ميں فقهاء حنفيہ كے يہاں صحح قول يہ ہے كہام اور مقترى دونوں ہى آ ہستہ سے دُعا قِنوت پڑھيں گے، البتہ اگر مقترى حفزات دُعا قِنوت سے واقف نہ ہوں تو گاہے گاہے امام كازور سے دُعا قِنوت پڑھنامستحب ہے، است حسب لسلامام الجھر به في بلاد العجم ليتعلموا ۔ (۵)

ظاہر ہے اس کا تعلق رمضان المبارک سے ہے جب
جماعت سے وتر پڑھنا بہتر ہے، تاہم بعض مشاکح نے جہراً دُعاءِ
قنوت پڑھنے کو بہتر قرار دیاہے، (۱) بہر حال اگرامام زورے دُعاءِ
قنوت پڑھنے مقتدی کو اختیار ہے کہ یا تو آہتہ دُعاءِ تنوت پڑھے
یا امام کی دُعاء پرآ مین کرتا جائے یا خاموش رہے، البتہ مقتدی دُعاءِ
قنوت پڑھے یا آمین کیے، آواز پست رکھے۔ (۱)

اگر دُعاءِ قنوت پڑھنا بھول گیا اور رُکوع میں یا رُکوع سے
الحضے کے بعد یاد آیا تو اب دُعاءِ قنوت نہ پڑھے اور بحدہ سہوکر لے،
اگر رُکوع سے الحصے کے بعد فوت شدہ دُعاءِ قنوت پڑھ ہی لے تو
اب رُکوع کے اعادہ کی ضرورت نہیں ،صرف بجدہ سہوکر لینا کافی
ہے، (۸) اگر مقتدی کے دُعاءِ قنوت شروع کرنے یا کلمل کرنے سے
پہلے ہی امام صاحب رُکوع میں چلے جا ئیں ، تو اگر دُعاءِ قنوت پڑھ
کرامام کورُکوع میں پاناممکن ہوتو دُعاءِ قنوت پوری کرکے پھررُکوع میں جائے اور اگر رُکوع کی فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو امام کی اتباع کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی رُکوع میں چلا جائے ، نیز اگر امام کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی رُکوع میں چلا جائے ، نیز اگر امام نے دُعاءِ قنوت پڑھ کر رُکوع میں جلا گیا ، تب بھی مقتدی کے
نے دُعاءِ قنوت بڑھ کے کہ اگر دُعاءِ قنوت پڑھ کر رُکوع میں امام کو پانے کی
امریہ ہوتو دُعاءِ قنوت بڑھ کے ورنہ چھوڑ دے ، (۹) — اگر ورخ کی

⁽r) حوالة سابق ٢٠٩

⁽٣) مراقى الفلاح ٢١٠

⁽٢) ويمضح:بدائع الصنائع ١٢٥٢١)

⁽٨) مراقى الفلاح ٢١١

⁽۱) مراقى الفلاح على حاشيه الطحطاوي ٢٠٧

⁽۳) کبیری ۲۹۸

⁽۵) مراقى الفلاح ٢٠٩

⁽۷) کبیری ۳۰۳

⁽٩) ملخص از: مراقى الفلاح ٢١١

تیسری رکعت کے رکوع میں انام کو یائے تو وہ حکماً وُعاءِ تنوت کا یانے والا تصور کیا جائے گا ، یعنی جب وہ فوت شدہ رکعتوں کوادا كريتو دُعاءِ قنوت برِ صنح كي ضرورت نہيں ۔ (١) ای طرح اگر کوئی هخص مسبوق ہواور وترکی تیسری رکعت میں امام کو یائے توامام کے ساتھ دُعاءِ قنوت پڑھے گا، پھر بعد میں دُعاءِ قنوت ر صنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

فجرمين دُعاءِ تنوت

دُعاءِ قنوت ہے متعلق ایک اہم مسلدیہ ہے کہ اگر نماز فجر میں امام دُعاءِ قنوت يرش هي جيسا كه شوافع كالمسلك بي توحفي مقتدى كو اسموقعه بركياكرنا جا جع؟ -اسسلسله مين حفيد كي تين قول ہیں،ایک بیک مقتدی خاموش کھڑارہے، بیامام ابوحنیفہ اورامام محدثی طرف منسوب ہے، دوسرا قول یہ نے کدامام کی اتباع کرے لیمن دُعاءِ قنوت بڑھے یا آمین کے، بیامام ابو پوسف کا قول ہے، تیسرا قول (جس کوصیغهٔ تمریض نے قل کیا گیاہے) یہ ہے کہ اس وقت امام کی مخالفت کے اظہار کے لئے مقتدی بیٹے جائے ، (٣) ان میں ے تیسرا قول تو ضعف ہے، پہلے قول کو عام طور پرمشائخ نے ترجیح دى ب، (٣) - تا ہم امام ابو يوسف كا قول أصول دين سے زياده قریب معلوم ہوتا ہے، نیز اس کی تائید فقہاء احناف کے اس قول ا ے بھی ہوتی ہے، کدا گرعید میں غیر حقی امام ہواور چھ سے زیادہ تكبيرات زاوئد كيوتو مقتذى كوامام كى انتباع كرنى جا ہے۔واللہ اعلم

(۳) کبیری ۲۰۳

(۱) ملخص از: مراقى الفلاح ۲۱۱

نماز وتر کا ایک تو وقت متحب ہے اور ایک اصل وقت،

مالكيد ، شوافع اور حنابله كے نزديك وتر كا وقت نماز عشاء كے بعد ے طلوع فجر تک ہے، اگر عشاء سے پہلے وزیڑھ لی تو نماز عشاء کے بعدوتر کا اعادہ کرنا ہوگا ،خواہ قصد ایملے پڑھا ہویا ہوا(۵) حنفیہ کے نزدیک جووفت نمازعشاء کا ہے وہی پوراوفت ور کا بھی ہے، البتة ترتيب كے اعتبارے وتركو بعد ميں پر هنا واجب ہے، قصداً عثاءے پہلے رہ لینا جائز نہیں ، لہذا حفیہ کے نزویک اگروز عشاء سے پہلے پڑھ لی الیکن اس میں اس کے قصد وارادہ کو خل نہ ہوتو ور ادا ہوجائے گی ،مثلاً ،کسی کو بے وضوء ہونا یا دنہ تھا چنا نجداس نے ای حالت میں عشاء پڑھ لی ، نماز عشاء کے بعد ناقض وضوء پیش آیااور وضوء کرئے کے بعد نماز وتر ادا کی پھر بعد میں یادآیا کہ اس نے نمازعشاء بغیروضوء کے پڑھی تھی ، تو صرف نمازعشاء لوٹائے گانه كهوتر ،اوردوس فقهاء كنز ديك نماز وترلوثاني موگى - (١) ور ادا کرنے کامتحب وقت آخرشب ہے، (٤) چنانچاآپ ﷺ نے ارشادفر مایا کہ تبجد کی نماز دو دور کعت پڑھی جائے اور جب صح مونے كا الديشه موتو وتر اواكرلو، صلاة المليل مشنى مثنى فاذا خشيت الصبح فاوتر بركعة ، (٨) يهي رائ مالكيه، شوافع اور حنابله کی بھی ہے۔ (۹)

"وج" كمعنى چره كے بيں، چره كى كيا حدود بيں؟اس كا ذكر'' وضوء'' كے ذيل ميں آ چكا ہے، وضوء ميں چېرہ كا دھونا فرض ہے، اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ (تفصیل کے لئے ویکھئے: وضوء) چرہ انسان اور حیوان کے لئے سب سے زیادہ قابل احر ام

⁽٣) مراقى الفلاح ٢١٠

⁽٢) بدائع الصنائع ١٧٢١

⁽۷) بخاری شریف ۱۳۵۱

⁽۲) کبیری ۲۰۳–۲۰۱

⁽۵) المغنى ۱۳۵۳۱

⁽⁴⁾ حوالة سابق

⁽٩) شرح مهذب ١٣٦٣ المغنى ١٣٥٣ ، الشرح الصغير ١٣٢١

عضوء ہے، اور حن و جمال کا مظہر بھی ہے، نیز تخلیقی طور پراس میں الی لطافت بھی رکھی گئی ہے کہ وہ بہت کم چوٹ کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اللہ تعالی نے مختلف حواس کے مرکز ہے چہرہ کو آراستہ کر رکھا ہے، اللہ تعالی نے مختلف حواس کے مرکز ہے چہرہ کو خوشبواور بد بوکوموں کرتی ہے، نزبان ہے جو پھیتی بھی ہے، اور قوت خوشبواور بد بوکوموں کرتی ہے، نزبان ہے جو پھیتی بھی ہے، اور قوت گویائی کا مرکز بھی ہے، پھرائی چہرہ کی پشت پردہ اغ ہے جہاں سے لورے جسمانی نظام کو کنٹرول کیا جاتا ہے، غرض چہرہ جو ان جسم کی راجد ھانی کا ورجہ رکھتا ہے، اس لئے آپ پھیٹنے نے چہرہ پر مار نے سے منع فرمایا، نہمی السببی صلی اللہ علیہ و مسلم عن الصوب من الموجہ ، (ا) اس لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ خدا نسان کے چہرہ پر مارنا جائز ہے اور نہ جوان کے منہ پر، البتہ انسان کے بارے میں بیہ مارنا جائز ہے اور نہ جوان کے منہ پر، البتہ انسان کے بارے میں بیہ مارنا جائز ہے اور نہ جوان کے منہ پر، البتہ انسان کے بارے میں بیہ مارنا جائز ہے اور نہ جوان کے منہ پر، البتہ انسان کے بارے میں بیہ مکم زیادہ بخت ہے، لکنہ فی الآدمی الشد . (۱)

ودی

''ودی''اس سفیدگاڑھے اور بوسے خالی مادہ کو کہتے ہیں جو پیشاب کے بعد یا نا قابل برداشت بو جھاٹھانے کے وقت قطرہ دو قطرہ نگل آتا ہے، (۳) یہ بھی ناپاک ہے اور اس کا حکم پیشاب کا سا ہے، (۳) اس کے ناقض وضوء ہونے پراجماع ہے، (۵) یہی دائے حفیہ کی بھی ہے، (۲) اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اس سے قسل واجب شہیں۔ (۷)

ودلعت

كى كواين مال كى حفاظت كاذمه دار بنانے كو كہتے ہيں، (٨)

صاحب مال کو'' مودع'' (دال کے زیر کے ساتھ) ،جس کو امین بنایا جائے اس کو'' مودع'' (دال کے زبر کے ساتھ) اور مال امانت کو' ود لیت'' کہتے ہیں۔

ودلعت كاثبوت

ود بعت کا جُوت کتاب اللہ ہے بھی ہے ، سنت رسول کے سے بھی اوراجماع ہے بھی ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امانتیں ان کے مالکان کے حوالہ کردو (النہا، ۵۸) ایک اورموقعہ پر ارشاد ہوا کہ جبتم میں سے ایک فخص نے دوسرے پر اعتاد کیا ہے بعنی اپنی المانت اس کے پاس رکھی ہے ، تو اے بھی اس کا کھاظ چاہئے اور صاحب امانت کو اس کی امانت واپس کر دینی چاہئے ، (البقرة عاصد امانت کو اس کی امانت واپس کر دینی چاہئے ، (البقرة کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کریں ، تعاونو ا علی البر و کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کریں ، تعاونو ا علی البر و النہ قوری ، (المائدہ: ۲) اور ظاہر ہے کہ کی کے سامان کی حفاظت اوردیانت کے ساتھ واپسی بھی ای قبیل ہے ہے۔

عدیث میں ہے کہ آپ کی نے فرمایا کہ جو محض تمہارے
پاس امانت رکھے، اس کی امانت کو واپس کرواور جو تمہارے ساتھ
خیانت کا جُوت دے اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو، اُڈ
الامانة الی من ائتمنک و لا تخن من خانک، (۹) نیز خود
رسول اللہ کی کے پاس بجرت کے وقت اہل مکہ کی امانتی تھیں،
آپ کی نے ان کواپی باندی ام ایمن کے پاس رکھا ہواتھا، جب
آپ کی نے بجرت فرمائی تو حضرت علی کے کوان امانتوں کے
اہل حق تک پہنچانے کا فرمہ سونیا، (۱۰) سنیز علامہ ابن قدامہ نے
اہل حق تک پہنچانے کا فرمہ سونیا، (۱۰) سنیز علامہ ابن قدامہ نے

⁽۲) شرح نووی علی مسلم ۲۰۳/۲

⁽٣) الفقه الاسلامي و ادلته ا١٥٢١

⁽۲) هندیه اردا

⁽٨) ''هو تسليط الغير على حفظ ماله ''فتاوي عالم گيري

⁽١٠) المغنى ٢٠٠/١

⁽۱) مسلم ۲۰۳۲

⁽٣) مراقى الفلاح وطحطاوي ٥٥

⁽۵) المغنى ارااا

⁽٤) مراقى الفلاح ٥٥

⁽٩) ابوداؤد عن ابي هريرة ٣٩٨/٢ ، ترمذي ١٣٩١

اس پرمسلمانوں کا اجماع وا تفاق نقل کیا ہے، (۱) ای لئے علامہ ابو اسحاق شیرازیؓ نے لکھا ہے کہ جولوگ سامان ودیعت کی حفاظت پر قادر ہوں اور امانت کے ساتھ اس کو واپس کرنے کے بارے میں مطمئن ہوں ،ان کے لئے ودیعت کو قبول کرنامتحب ہے۔ (۲)

اركان

اس معاملہ کے ممل ہونے کے لئے ایک کی طرف سے پیشکش اور اور دوسرے کی طرف سے قبولیت کا ظہار ضروری ہے، یہ پیشکش اور قبولیت کھلے فظوں میں بھی ہو سکتی ہے، مثلاً ایک شخص کہے کہ میں یہ بیسامان تمہارے پاس بطور ودیعت کے رکھتا ہوں، اور دوسرا شخص کہے کہ میں اس کا امین بنیا قبول کرتا ہوں، اور الفاظ کے بجائے قرائن سے طرفین اس پر آمادگی کا اظہار کردیں تو بھی کافی ہے، مثلاً ایک شخص کوئی سامان الاکر کسی کے پاس خاموثی سے رکھدے اور وہ بھی خاموثی سے اسے رکھ لے، بیا ایک شخص کہے کہ یہ سامان اپنے بھی خاموثی سے اسے رکھ لے، بیا ایک شخص کہے کہ یہ سامان اپنے مقابلہ میں خاموثی اور سکوت بھی خاموثی ورضا مندی تصور کرتے ہوئے اس معاملہ کو کھمل سمجھا جائے گا اور اگر اس خاموثی در ہے والے شخص کی خطلت اور بے اعتمائی سے یہ چیز ضائع ہوگی تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ معاملہ کو کھمل سمجھا جائے گا اور اگر اس خاموثی در ہے والے شخص کی خطلت اور بے اعتمائی سے یہ چیز ضائع ہوگی تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔

اس معاملہ کے سیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مال قبضہ میں ہو، ایبا نہ ہوجس پر قبضہ دشوار ہو مثلاً فضا میں اڑتے ہوئے پرندے، سمندر میں غرق شدہ سامان، یا بھا گے ہوئے جانور کا بہطور ود بعت کی کو ذمہ دار بنانے کا اعتبار نہیں، ای طرح صاحب مال پاگل اور بے عقل بچ بھی نہ ہو، ایسے محض سے بطور ود بعت کوئی چیز قبول کرنا سیح نہیں۔

حكم

اس کا حکم ہے ہے کہ جس نے حفاظت کی ذمہ داری قبول کی ہے وہ حفاظت کرے،اس مال کی حیثیت امانت کی ہوگی،وہ بیر مال کسی کو بطور عاریت یار بن یا کراہی یا خود امانت کے ہیں دے سکتا، پھر جب بھی مال کا مالک اس کی واپسی کا مطالبہ کرے،واپس کردینا ہوگا۔

اگر محافظ کی تعدی یا غفلت و کوتا ہی کے بغیر ہی سامان ضائع ہوگیا تو وہ اس کا ضامن اور ذمہ دار نہ ہوگا اور اگر اس کے ضائع ہونے یا عیب دار ہونے میں اس کی زیادتی یا غفلت کو دخل تھا تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا اور اس کی قیمت اداکرنی پڑے گی۔

مال ود بعت كى حفاظت كس طرح كى جائے؟

ود بعت کے بنیادی احکام دو ہیں ، اول میہ کہ مال ود بعت کی حتی المقدور حفاظت '' مودّع'' کی ذمہ داری ہے ، دوسرے جب تک مودّع کی طرف سے حفاظت میں کوئی کوتا ہی صادر نہ ہو، اس کی حیثیت امین کی ہے ، اور اگر وہ کوتا ہی اور تعدی کا ثبوت دے ، تواب وہ مال و بعت کا ضامن ہے — اس لئے ود بعت کے احکام میں دو بحثیں خاص طور برقابل توجہ ہیں :

مودَع كوكس طور پر مال ود بعت كى حفاظت كرنے كا حق حاصل ہے؟

۲) مال ودلیت کن صورتوں میں قابل ضمان ہو جایا کرتا ہے۔؟ . .

مال ود بعت کی حفاظت کے لئے مودع کو وہ طریقے اختیار کرنے درست ہیں، جو وہ خود اپنے مال کی حفاظت کے لئے کرتا ہے، جیسے خود اپنے پاس مال رکھے یا اپنی ہیوی، بال بچوں اور زیر پرورش لوگوں کے ذریعہ مال کی حفاظت کرے، یا کوئی اور خض جس کے پاس عادۃ کھا ظت کے لئے مال رکھا جاتا ہے اس کے پاس،

۲) شرح مهذب ۱۲۳۷۲

جیسے اس کا کاروباری پائنز، یہ بھی جائز ہے، نیز اگر کسی وجہ سے مال
کی حفاظت خطرہ میں پڑ جائے جیسے آگ لگ جائے، پانی میں
ڈوب جانے کا خطرہ ہو، تو اس وقت مال کی حفاظت کی جو بھی امکانی
تدبیر ہو جیسے پڑوی کے پاس مال پھینک دینے میں اس کے خی
جانے کا امکان ہو، یا اور کوئی کشتی جارہی ہواور اس کشتی ہے اس کشتی
میں مال پھینک دیت ویہ صورت بھی جائز ہے۔(۱)

امين كب ضامن هو گااور كبنبيرى؟

جیسا کہ ندکور ہوا مال ودیعت بنیادی طور پرامانت ہے، اور اگرمودَع کی کسی کوتا ہی اور تعدی کے بغیر مال ضائع ہوگیا تو مودَع پراس کی کوئی ذمہ داری نہیں ، ائمہ اربعہ اور قریب قریب تمام ہی فقہاء کا اس پراتفاق ہے، (۲) چنا نچہ آپ شکانے نے فرمایا کہ امین پر ضان نہیں، لاضمان عملی مؤتمن ، (۳) ہاں اگرمودَع نے مال ودیعت میں کوتا ہی کی یا اس کی تعدی کی وجہ سے مال ودیعت ضائع ہوگیا، تو اب یہ مال امانت کے بجائے قابل ضان ہوجائے گا، اورمودَع کواس کا ضان ادا کرنا ہوگا۔

کن صورتوں میں مودّع کی کوتا ہی سمجھی جائیگی اور اس کو ضامن قرار دیا جائے گا؟ اس سلسلہ میں فقہاء نے بعض صورتوں کی تفریح کی ہے، یہاں ان کا تذکرہ مناسب ہوگا۔

ا) مودَع مال کی حفاظت ترک کردے، جیسے کی شخص کو سامان ودیعت چوری کرتے ہوئے دیکھے اور باوجود قدرت کے روکنے کی کوشش نہ کرے۔(۴)

۲) عادۃ جن لوگوں کے پاس حفاظت کے لئے مال رکھا جاتا ہے، بجائے ان کے دوسروں کے پاس مال رکھ دے، اگراس

دوسرے فخص کے پاس سے مال ہلاک ہوگیا تو امام ابوحنیفہ کے نزد یک صاحب مال پہلے مودّع سے اس کا ضمان وصول کرے گانہ کہ دوسرے سے ، صاحبین کے نزد یک ان میں سے جس سے چاہے وصول کرے، یہی رائے شوافع کی بھی ہے۔ (۵)

۳) مال ودیعت میں تعدی کر مے یعنی صاحب و دیعت کی اجازت کے بغیرا سے استعال کرے، جیسے جانور پر سواری کرے یا کپڑے کو پہن لے، تاہم اگر یہ تعدی دور ہو جائے تو پھر وہ مال امانت کی حیثیت اختیار کر لے گا، امام شافعیؓ اور دوسر نے فقہاء کے نزدیک استعال کرنے کے بعداب وہ بہر حال اس کا ضامن ہے، چاہے کی آفت ساوی کی وجہ سے کیوں نہ ضائع ہوجائے۔ (۱)

۳) امام ابو حنیفہ کے نزدیک مودّع مال ودیعت کو ساتھ لے کرسفر کرسکتا ہے، گواس سامان کو ساتھ لے جانے میں بار برداری اور اخراجات بھی پیش آئیں، صاحبین کے نزدیک اگراس کو ساتھ لے جانے میں اخراجات وغیرہ کا مسئلہ در پیش ہوتو مال ودیعت کو ساتھ لے جانے میا اخراجییں، مالکیہ، شوافع اور بلا اجازت حنابلہ کے بزدیک مال ودیعت کوسفر میں لے جانا درست نہیں۔(2)

۵) اگرصاحب ود بعت نے اپنامال طلب کیا اور مودع انکارکر گیا، اس کے بعد پھروہ ود بعت کا اعتراف کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ جھے ہے وہ مال ضائع ہو گیا تو مودع کی اس بات کا اعتبار نہیں، اور اب وہ مال و دیعت کا ضامن ہوگا، کیونکہ انکار کے بعد اس کی حیثیت غاصب کی ہوگی ، اور غاصب مال مغصوب کا ضامن ہوتا ہے۔(۸)

: ۲) اگرمودع نے مال ودیعت کواپنے مال کے ساتھا اس

(۱) بدائع الصنائع ۲۰۸۰۱، هندیه ۲۰۰۳ (۱)

⁽r) المغنى **١٠٠**

ر ۱۰ المعنى

⁽٣) ويكيح نصب الرايه ١١٥/٣

⁽٣) شرح مهذب ١٨٠/١٠

⁽۵) هداية مع الفتح ۲۵/۸ مشرح مهذب ۱۸۹/۱۰ الشرج الصغير ۵۵۹/۳ (۲) هدايه مع الفتح ۲۸۹/۸ مشرح مهذب ۱۹۵/۱۹ الشرح الصغير ۵۵۳

⁽۷) هدایه مع الفتح ۹/۸-۳۹۰، شرح مهذب ۱۸۳/۱۳ المغنی ۳۰۲۷ (۸) هدایه مع الفتح ۹/۰۳۹۰ المغنی ۲/۵۳۰ الشرح الصغیر ۵۲/۳

طرح ملاديا كهامتياز دشوار مو، تو اس صورت مين بهي امام ابوحنيفة کے یہاں مودع بہر حال ضامن ہوگا،صاحبین نے فرمایا کہ اگر مال ود بعت ای جنس کی چیز میں ملا دیا ہو جیسے: گیہوں ، گیہوں میں ، چاول، چاول میں ، تو صاحب سامان کواختیار ہوگا کہ چاہے تو مودع سے ضان وصول کرے یا اسے سامان کی نبیت سے اس میں حصہ دار ہوجائے، (۱) شوافع کے یہاں بھی ترجیح ای قول کو ہے جوامام ابوصنیف کا ہے، (۲) مالکید، حنابلہ کا بھی یہی نقطہ نظر ہے۔ (۳)

٤) اگرصاحب ود بعت نے سامان کی حفاظت میں کوئی خاص شرط لگائی ہو،مثلا میر کہ فلاں کمرہ میں اس کی حفاظت کی جائے یا یہ کہ بیوی کواس کی حفاظت نہ سونی جائے ،تو پیشر طمعتبر ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے یہاں بہت ی جزئیات ملتی ہیں، كه بعض صورتول مين شرط معتبر ہوگی اور بعض صورتوں مين نہيں ، کین ان سب برغور کرنے ہے جو ہات سمجھ میں آتی ہے، وہ یہ کہا گر اس کی شرط سامان کی حفاظت کے نقطہ ُ نظر سے مفیداور بامعنی ہواور ممكن العمل بهي ، تب تو بيشرط معتبر جوگي اور اگر مودّع اس كي رعایت نه کرے تو مودع سامان ود بعت کا ضامن ہوگا ور ننہیں ، جیسے ایک مخص نے ایک ہی مکان کے دو کمروں میں سے ایک کمرہ میں سامان کی حفاظت کرنے کی تلقین کی ، حالانکہ حفاظتی نقط ُ نظر ے وہ دونوں کمرے ایک ہی طرح کے ہیں ، تو اس شرط کا اعتبار نہیں ،اوراگر وہ کمرہ زیادہ محفوظ ہے جس کا صاحب ودلیت نے ذکر کیا تھا تو پھراس کی شرط واجب التعمیل ہوگی ،علامہ بابرتی نے اس اصول کوان الفاظ میں واضح کیا ہے

> الاصل فيسه ان الشرط اذاكان مفيدا والعمل بهممكنا وجب مراعاته

والمخالفة فيه توجب الضمان وأذا لم يكن مفيدا ولم يمكن العمل به كما فيما نحن فيه يلغو . (٣)

اس سلسلہ میں أصول بيہ ہے كما كر شرط مفيداور ممکن العمل ہوتو اس کی رعایت واجب ہے،اور مخالفت سے ضمان واجب ہوگا ، اور جب شرط مفيد نه ہواور نهمکن العمل ،جیسا که زیر بحث مسئلہ میں ہے توشر طلغوہ وجائے گی۔

ریلوے،امانت گھراورسیکل اسٹانڈ کا حکم

اگرامین، مالک مال سے معاملہ طے یاتے وقت ہی محافظت كى كوئى أجرت طيروب تواجرت واجب موكى اور متعينه أجرت ادا کرنی ہوگی ، (۵) ای حکم میں ہمارے زمانہ میں ریلوے ، امانت گھر،اورسیکلوں کےاسٹانڈ وغیرہ ہیں اورازروئے شرع سےمعاملہ اور طریقہ ناروانہیں - اس مسلہ سے متعلق بعض تفصیلات ''امانت'' کے تحت گذر چکی ہیں)۔

صاحب وديغت اورامين مين اختلاف

أصولى طورير چونكه مودّع كى حيثيت امين كى ہے، للمذا اگر صاحب ود بعت کے یاس مود ع کے جھوٹے ہونے پرشہادت موجود نہ ہوتو مال ود بعت کے تلف ہو جانے کے سلسلہ میں مودع کی بات قتم کے ساتھ معتبر ہوگی ، نیز اگر مودع دعوی کرتا ہو کہ اس نے مال ود بعت والی كر ديا ہے اور صاحب ود بعت كواس سے ا نکار ہو جب بھی قتم کے ساتھ مودع ہی کی بات معتبر ہوگی ، علامہ ابن قدامة نے اس برقریب قریب فقہاء کا اتفاق نقل کیا ہے۔ (۲)

(۱) هدایه مع الفتح ۲۸۸/۸

⁽۲) شرح مهذب ۱۹۰/۱۳

⁽٣) عنايه مع الفتح ١٩٥٨–١٩٩٣

⁽٣) المغنى ١/١٠٣٠ الشرح الصغير ٥٥٣/٣

⁽٥) خلاصة الفتاوي ٢٨٩/٥ وويت كاكثر ماكل فقهاء كورميان منفق عليه بين (المحظه بوز حمة الامة ٢١٣ ، كتاب الوديعة)

⁽٢) المغنى ٢/٩٠٣

اگرایک فخص نے دعولی کیا کہ میں نے تم سے ایک ہزاررو پے بطور و د بعت لئے تھے، دوسرے نے کہانہیں، بلکہ تم نے قرض کے طور پر لیا تھا، تو اسے و د بعت ہی سمجھا جائے گا نہ کہ قرض ، (۱) فقہاء نے صاحب و د بعت اور مودع کے در میان اختلاف دعویٰ کی مختلف جز ئیات ذکر کی ہیں، (۲) بنیا دی طور پر بیہ جز ئیات اس اصل مختلف جز ئیات ذکر کی ہیں، (۲) بنیا دی طور پر بیہ جز ئیات اس اصل پر بنی ہونے پر بنی کہ اصل بر کی الذمہ ہونا ہے، لہذا اگر ایک شخص بر کی ہونے کا مدی ہو اور دوسرا اس کے خلاف دعوی کرتا ہو، گواہان کی فریق کے پاس موجود نہ ہوں تو اس فریق کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہوگی، جو برکی الذمہ ہونے کا مدی ہو۔

פנש

''ورس''''و' پرز براور'' را کن ، بیا یک زردر تگ کا پودا ہوتا ہے ، جس سے کپڑے وغیرہ رنگے جاتے ہیں ، اور اس کا سفوف غالبًا چرے بردگایا جاتا ہے۔ (۳)

وسطى

''وسطی'' کے معنی درمیانی شکی کے ہیں،اللہ تعالی نے نمازوں کے ساتھ خاص طور پر درمیانی نماز (صلوق وسطی) کی تاکید فرمائی ہے، حافظوا علی الصلوات والصلواۃ الوسطی . (البقرہ: ۲۲۸) ارشاد باری میں صلوۃ وسطی ہے کون سی نماز مراد ہے؟ اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں، لیکن راج قول میہ ہے کہ اس سے مراد''نماز عصر'' ہے،حدیث اس کی تائید ہوتی ہے، تفصیل کے لئے: ''شروح حدیث'' سے مراجعت کی جاستی ہے۔

وسن

عرب میں اجناس وغیرہ کے ناپنے کے لئے جو پیانے تھے

ان میں سب سے بڑا پیانہ 'وسی'' کہلاتا تھا، اس پر سھوں کا اتفاق
ہے کہ ایک وسی ساٹھ صاع کا ہوا کرتا تھا، اور یہ بات بھی متفق علیہ
ہے کہ ایک صاع چار مدکا ہوتا ہے، مگر مدکی مقدار میں عراق اور تجاز
کے اہل علم کے درمیان اختلاف رائے پایاجا تا ہے، علماء عراق کے
نزدیک ایک دورطل کا ہونا ہے، اور علماء تجاز کے نزدیک ایک مد
ا – ارس طل کا ، اس طرح حفیہ کے نزدیک ایک صاع آٹھ رطل کا
ہوا اور فقہاء تجاز کے نزدیک ایک صاع ۵ – ارس رطل کے برابر،
بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ اختلاف تحض لفظی ہے، کیونکہ اہل
عراق کے بہاں رطل چھوٹا ہوتا تھا اور اہل تجاز کے بہاں بڑا، اگر
اس تفاوت کو ملح ظرکھا جائے تو دونوں ہم وزن یا قریب الوزن ہو
جاتے ہیں ۔ (صاع کے تحت اس کا ذکر آچکا ہے)

جدیداوزان میں صاع کی مقدار متعین کرنے کیلے مفتی محمد شفح صاحب نے درہم اور مثقال دونوں طرح صاع کا حساب لگایا ہے، مثقال کے حساب سے ایک صاع تین سیر چھ چھٹا تک، اور درہم کے لحاظ سے تین سیر چھ چھٹا کہ تین تولہ کے برابر ہوگا، چنا نچہ مفتی صاحب کے نز دیک اور کہولہ کے سیر سے بہ حساب درہم ایک وسق پانچ من ڈھائی سیر اور مثقال کے حساب سے ایک وسق کی مقدار پانچ من و ھائی سیر اور مثقال کے حساب سے ایک وسق رحمانی اور مولا ناعبدالعمد کی مقدار پانچ من بونے پانچ سیر ہوتی ہے، (م) مولا ناعبدالعمد رحمانی اور مولا ناعبدالح فرنگی محلی کے بہاں عام علاء ہند کے مقابلہ میں ہندوستانی اوز ان میں صاع کی مقدار دوسیر چھ چھٹا تک، لہذا ایک وسق کی مقدار ایٹھارہ من تمیں سیر ہوتی ہے۔ (۵)

زیادہ تر اہل علم کی تحقیق وہی ہے جومفتی محمد شفیع صاحب یک ہے،اور پی تحقیق عرب علماء کی تحقیق سے بھی قریب ہے، چنانچہ ڈاکٹر وہبہ زمیلی کے نزد یک ایک وسق ایک سوتیس کیلوچے سوگرام ہے، (۱)

⁽٢) وكي حقات حوالة سابق الفصل الخامس بين الاختلاف في المودع و المودع ، هنديه ٣٥٦/٣

⁽٣) الاوزان المحمودة: ٩

⁽٢) الفقه الإسلامي وأدلته ١١١٨

 ⁽۱) خلاصة الفتاوى ۳۸۸/۳

⁽٣) تحرير التنبيه ١٢٦

⁽۵) كتاب العشر والزكوة : ۱۵۱

دوسرے عرب اہل علم کی رائے بھی ای سے قریب ہے۔

6

عربی زبان میں ''وسمۃ'' کے معنی علامت کے ہیں ،اسی سے ''وسم'' کا لفظ ہے ، گویا وسم کے معنی علامت لگانے کے ہیں ، قدیم زمانہ میں عام طور پر جانوروں کو علامت کے بطور داغ دیا جاتا تھا ، اوراسی داغ ہے ان کو پہچانا جاتا تھا ،اس طرح '' وسم'' کا لفظ داغنے کے معنی میں استعال ہونے لگا۔

حفرت جابر الشاعروى بكرآب الله في حرو واغن اور چرہ پر مارنے ہے منع فر مایا ، (۱) نیز حضرت جابر رہائے کی روایت میں ہے کہآ ہے ﷺ پرایک گدھا کا گذر ہواجس کے چرہ کوداغا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے داغنے والے پراللد کی لعنت بھیجی (۲) ای لئے اس بات پرتو فقہاء کا اتفاق ہے کہ انسان کےجسم کو داغنا چرہ ہویا جم کاکوئی اور حصہ، حرام ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ حیوانات کے بھی چرہ کو داغنا جائز نہیں ، البتہ بطور علامت کے چرہ کے علاوہ حیوان کے کی اور حصہ جم کو داغنے کا کیا حکم ہے؟ اس میں اختلاف ہے،امام شافعیؓ اوراکشر فقہاء کے نز دیک اس کی اجازت ہے، پھر اس میں بیتفصیل ہے کہ زکوۃ اور جزید کے جانور میں تو ایسا کرنا متحب ہے تا کہ ان کے مصرف کو جاننا اور امتیاز کرنا آسان ہو، دوسرے جانورول میں محض جائز ہے، پھر سے تفصیل بھی آئی ہے کہ جانور کی قوت برداشت کے لحاظ سے داغا جائے ، اونٹ سے ملکے طور برگائے بیل کواوراس سے بھی بلکا بکرااوراس کے جم کے جا تو ز کو(٣) — امام ابوحنیفا کی طرف منسوب ہے کہ جانوروں کو داغنا کروہ ہے، کیکن اصل میں امام صاحب کی بیرائے اپنے زمانہ کے احوال بربنی ہے، امام صاحبٌ نے بیر کیفیت دیکھی کہ بعض لوگ اس

عمل میں تکلیف دہ حد تک مبالغہ ہے کام لیتے ہیں، جو جانور کے لئے ناحق ایذاء کا باعث ہے، غالبًا ای لئے امام صاحبؓ نے اس سے انکار فر مایا۔ واللہ اعلم

وسوسه

"وسواس" كمعنى شيطان اورز يوركي آواز وغيره كے بين،اى ے" وسوس،" ماخوذ ہے، نفس اور شیطان کی جانب سے آنے والے ایے خیال کو کہتے ہیں جس میں کوئی نفع اور خیر ندہو، (۴) حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وسوسہ کی کیفیت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے،آپ اللے نے ارشاد فرمایا کہ وضوء کے لئے "ولہان" نامی ایک شیطان ہے، جووضوء کی بابت آ دمی کووسوسہ میں مبتلا کرتا رہتا ہے، اس لئے پانی کے وسوسہ سے بچو، فاتقوا وسواس الماء. (٥) مطلب يدب كبعض دفعه وى وضوء كرتاجاتاب، اورا الصاطمينان بی نہیں ہوتا کہاس کا وضوء درست ہو پایا ، ایک ہی عضوء کو مقدار سنت سے زیادہ بار بار دھوتا ہے، تو ایسے وسوسے سے خود کو بچانا چاہئے،اورایک دفعہ وضوء کرنے کے بعدیا مسنون طریقہ پراعضاء وضوء کودھونے کے بعد اگر بار بارطبیعت میں بیدنیال بھی پیدا ہو کہ شايد فلان حصه ختك ره كيا موكا ، تواس كي طرف توجه نددين جا ہے ، کیونکہ بیانسان کے ذوق احتیاط کے ساتھ شیطان کا تھلواڑ ہے۔ بعض حضرات کواستنجاء کے بعد بھی کسی معقول دلیل کے بغیر یہ وہم ہوتار ہتا ہے کہ شایداس کو پیشاب کے پچھ قطرات بعد میں نکل آئے ہوں ، پانی سے استنجاء کرنے کی صورت میں اعضاء کی تراوث ہے اس حصہ کے کیڑے میں بھی پچھٹ پچھٹی آ جاتی ہے، یہ شکی طبیعت کے حامل لوگوں کے وسوسہ کو اور تقویت پہنچاتی ہے، اس لئے حضور ﷺ نے فر مایا کہ جب وضوء کرو، توجیم کے اس حصہ

⁽٢) حوالة سابق

⁽٣) القاموس المحيط ٢٨٨

⁽۱) مسلم ۲۰۲/۲

⁽٣) شرح نووی علی مسلم ۲۰۳/۲

⁽۵) ترمذی، مدیث نمبر ۵۵

رِ بِإِنَّى كَا تِهِرُ كَا وَكُرِلِيا كُرُو 'اذا تموضأت فانتضع ''(١) كما كر تراوث کی وجہ سے شک پیدا ہوتا ہوتو میہ چھڑ کاؤشک کو دور کرنے میں معاون ہوگا ،اور خیال اس طرف جائے گا کہ یہ یانی کی تر اوٹ ےنہ کہ پیثاب کی۔

شیطان کووضوء سے زیادہ دلچیسی نماز سے ہے کہ کیوں کرایک عابدكو يريشان كياجائ ، چنانچ حفرت ابو بريره ظالمه سے روايت ہے کہ رسول اللہ علی نے فرمایا: کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے، تواس پراشتہاہ پیدا کردیتا ہے، یہاں تک کداسے پینہیں چا کاس نے متنی نماز پڑھی؟ توجبتم میں سے کوئی ایسامحسوں كرے، تو جا ہے كہ بيٹى موئى حالت ميں دو تجدہ كر لے، (٢) ليعنى سحدة سهوكر لے۔

"وشر" كمعنى دانتول كوهس كرباريك كرنے كے بيں، من رسیدہ خوا تین اپنی کم عمری کے اظہار کیلئے دانتوں کو باریک بنایا کرتی تھیں ، (۲) پنجبراسلام ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے ، (۴) بعض روایتوں میں ایما کرنے والی خواتین کے لئے "المتفلجات للحسن "كالفظاستعال مواب، (٥) اورآب بلكاني اسير لعنت فرمائی ہے، (٢) اس لئے محص جذبہ حسن آرائی کے تحت ایسا کرنا جائز نہیں۔

عورتوں میں ایک قدیم فیشن جم کو گودنے کار ہاہے، یعنی سوئی

(۲) ترمذی مدیث نمبر ۳۹۷

(٨) بخارى مع الفتح ١٠/ ٢٨٧

- (٣) سنن ابي داؤد مع بذل المجهود ٥/٥٥
 - (٢) حوالة سابق
- (۱۰) بخاری ، مدیث نمبر ۱۲۸۱، باب الوصال
- (۱۲) مراقى الفلاح على هامش اطحطاوى ٣٥١

- (۱) ترمذی، مدیث نمبر ۵۰
 - (٣) نهاية ١٨٨/٥
- (۵) بخاری و فتح الباری ۱۰/۸۵-۳۸۳
 - (٤) النهايه ١٨٩/٥
 - (٩) فتع الباري ١٩٠/١٠
- (١١) مراقى الفلاح على هامش الطحطاوي ٣٥١

کے ذریعہ جم کے کی حصہ میں باریک سوراخ کیا جاتا پھراس پر سرمہ یا کوئی رنگین چیز لگادی جاتی ،اس طرح سیاہ یا کسی اور مگ کے تقطے ابھرآتے ،اس کوسن میں اضافہ کا باعث سمجھا جاتا تھا،اب بھی بعض قبائل اور اقوام میں اس کا رواج ہے، ای کوعر بی میں''وشم'' (4)-04 =

آپ ﷺ نے گود نے والی عورت ریجی لعنت بھیجی ہے، اور گود وان والى يرجى، لعن الله الواشمة و المستوشمة ، (٨) بعض لوگوں نے اس حدیث کو کراہت تنزیبی برمحمول کیا ہے، لیکن اس کا نا درست ہونا طاہر ہے،ای لئے حافظ ابن حجرُ قرماتے ہیں کہ بیرام ہونے کی دلیل ہے۔(۹)

فقہاء کے یہاں یہ اصطلاح روزہ کے سلسلہ میں استعال ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فر مایا ہے، (۱۰) صوم وصال سے مرادیہ ہے کہ غروب آفتاب کے بعد بھی روزہ افطارنہ کیا جائے، بلکہ شب میں بھی آ دمی بھوکارہے، یہاں تک کہ آج كروزه عكل كروزه كوملاوك، حتى يتصل صوم الغد بالامس . (١١) - اسطرح روزه ركهنارسول الله الله الله لئے جائز تھا،اوراُمت کے لئے مکروہ ہے۔(۱۲)

كى جو ہر يعنى تھوس مادى شكى سے متعلق كيفيت كو" وصف"

کہتے ہیں، جیسے: سرخی، سفیدی، لمبائی، چوڑائی، فقہاء کی اصطلاح
میں '' وصف' وہ معنی ہے جو کسی شک کے تابع ہواوراس کا علاحدہ اور
مستقل وجود نہ ہو، ہمایکون تابعالشنی غیر منفصل عنه۔ (۱)
وصف گومطلوب ہوتا ہے، بلکہ ذات سے بڑھ کرمطلوب ہوتا
ہے، لیکن خرید وفروخت میں قیمت کا نقابل اصل ہے ہوتا ہے نہ کہ
وصف سے، یعنی فروخت کرنے والے نے مجیع میں جس وصف کا
ذکر کیا تھا اگر وہ نہ پائی جائے تو خریدار کوئی ہے کہ اس معاملہ کورد
کردے، لیکن اس کی وجہ سے وہ قیمت میں کچھ کی نہیں کرسکتا،
الوصف لا یقابلہ شنی من الشمن ۔ (۲)

ومل

وصل کے معنی بال جوڑنے کے بیں ، اپنے بال کے ساتھ دوسرے انسانی یا حیوانی یا مصنوعی بال جوڑنے کا کیا تھم ہے؟ اس پر ''شعر'' کے تحت گفتگو ہو چکی ہے۔

وصی

''وصی''اس شخص کو کہتے ہیں جس کو کوئی شخص اپنی موت کے بعد اپنے مال کی گرانی اور نابالغ اولا دسے متعلق ذمہ دار بول کی انجام دہی کے لئے گرال مقرر کرے، گویا اس کی حیثیت''وصی'' بنانے والے کے نائب اور قائم مقام کی ہوتی ہے، (۳) جوخص وصی بنائے اس کو''موصی'' کہتے ہیں، اور جس شخص کو گرانی کی اس ذمہ داری پر مامور کیا جائے اسے''وصی'' بھی کہا جاتا ہے، اور''موسی الن' بھی۔

ايجاب وقبول

وصی بنانے کے لئے کوئی بھی الی تعبیر اختیار کی جاسمتی ہے جو
اس مفہوم کو واضح کرتی ہو، جیسے یوں کہے : تم میرے وصی ہو، تم
میرے مال میں وصی ہو، میں نے موت کے بعدا پنی اولا و تمہارے
حوالہ کی ، میری موت کے بعد تم میری اولا دکی تگرانی کرنا بتم میری
موت کے بعد میرے وکیل ہو، وغیرہ ، (٣) — حنفیہ کے نزدیک
موت کے بعد میرے وکیل ہو، وغیرہ ، (٣) — حنفیہ کے نزدیک
اگر کسی ایک کام میں بھی وصی بنایا تو وہ تمام ہی نوع کے کاموں میں
وصی سمجھا جائے گا ، (۵) شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جس شخص کو کسی
خاص شعبہ میں وصی بنایا گیا ہو، وہ صرف ای شعبہ میں وصی ہوگا ، یہ
خاص شعبہ میں وصی بنایا گیا ہو، وہ صرف ای شعبہ میں وصی ہوگا ، یہ
و کی کہ کو کی کو سامان وصیت کی تقسیم کا وصی بنایا جائے ، کسی کو
و تو ذمہ داری سو نبی گئی ہے اس کا دائر کہ اختیار ای شعبہ تک
محدود رہے گا ، (۲) امام محمد گی رائے بھی وہی ہے جو حتابلہ اور شوافع
کی ہے۔ (۷)

وصیت کے لئے ضروری ہے کہ جس شخص کووسی بنایا گیا ہے وہ
اس ذمہداری کو قبول بھی کرلے، اگر اس نے قبول نہیں کیا، تو وصیت
ردہوجائے گی، اگر خاموثی اختیار کرلی، توبیقبول کرنامتصور نہیں ہوگا،
تاہم اگر زندگی میں کی شخص نے قبول کرلیا تو وسی بنانے والے ک
موت کے بعد وہ اس ذمہ داری کور نہیں کرسکتا، اور اس ذمہ داری
سے سبکدوش نہیں ہوسکتا، (۸) ہاں اگر وسی بنائے جانے کے وقت
ہی وسی سے بیہ بات ہوگئ تھی کہ وہ جب بھی چاہاں ذمہ داری
سے سبکبارہوسکتا ہے، تواب اس سبکبارہونے کا حق ہوگا۔ (۹)

(٩) جوالة سابق

⁽١) قواعد الفقه ٥٨٣٣ (مولانا عميم الاحسان مجددي)

⁽۲) هدانه ۲/۲

⁽٣) حوالة سابق

⁽٢) المغنى ٢/١٣٣١

⁽٨) هنديه ٢/١٣١١

⁽۳) ردالمحتار ۲۸۵۵

⁽۵) حوالة سابق

⁽۷) هندیه ۱۳۹/۲

ایک سے زیادہ وصی کا تقرر

یہ بات بھی درست ہے کہ ایک سے زیادہ وصی مقرر کئے جا کیں الیی صورت میں یہ بات ضروری ہوگی کہ جو بھی تصرف کرے کرے دونوں مل کر کریں ، البتہ میت کی جمیز و تکفین ، دین کی ادائیگی ، میت کی وصیت کی تحفیذ ، اما نتوں کی واپسی ، میت کے حقوق کے سلسلہ میں مقد مات کی پیروی ، نابالغ ہے کے لئے ہدیہ قبول کرنا اور الی چیز کی فروخت جن کو زیادہ دنوں نہیں رکھا جا سکتا اور اگر رکھا جائے تو ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہواور اس طرح کی بعض اور چیزوں کو اس سے مشتیٰ کیا گیا ہے ، ان امور کوکوئی ایک کی بعض اور چیزوں کو اس سے مشتیٰ کیا گیا ہے ، ان امور کوکوئی ایک

وصى كے لئے مطلوبداوصاف

وصی ایسے خص کو بنایا جاسکتا ہے، جوعاقل و بالغ ہو، اگر نابالغ

یج ، یا فاتر العقل شخص کو وصی بنائے تو درست نہیں ، (۲) دوسر سے

کے غلام اور کا فرنیز فاسق کو بھی وصی بنانا درست نہیں ، اگر ایسے شخص

کو وصی بنادیا تو قاضی ان کی جگہ دوسر نے مناسب شخص کو مقرر کر سے

گا، ہاں اگر نابالغ کو وصی مقرر کیا اور بالغ ہوگیا یا کا فرتھا مسلمان

ہوگیا ، یا فاسق تھا اور وہ فسق سے تا ئب ہوگیا ، یا غلام تھا اور آزاد

کر دیا گیا ، تو قاضی کو چا ہے کہ ان لوگوں کو سے بشرطیکہ بیا مانت

دار ہوں سے اس ذمہ داری پر برقر ارر کھے۔ (۲)

وصی کی معزولی یااس کے لئے معاون کا تقرر

جس مخص کومتونی نے وصی مقرر کیا ہے، اگروہ این فرائض انجام دینے سے قاصر ہو، تو قاضی اس کے لئے کسی اور مخص کو

معاون مقرر کردے ، اور اگر وہ بالکل ہی معذور ہوگیا ہوتو قاضی اسے معزول کر کے اس کی جگہ دوسر فے مخص کا تقرر کرسکتا ہے ، (م) اس کی جگہ دوسر فے مخص کا تقرر کرسکتا ہے ، (م) اس کی جگہ کی اور خصی فاتر العقل ہوجائے ، تب بھی قاضی کو اس کی جگہ کی اور شخص کو وصی مقرر کر دینا چاہے ، تاہم اگر قاضی نے اسے معزول نہیں کیا اور وہ دوبارہ صحت مند ہوگیا تو وہ اپنی ذمہ داری پر برقر ار رہےگا۔ (۵)

اگروسی این فرائض کو انجام دینے کا اہل تھا، اس کے باوجود قاضی نے اس کو معزول کر دیا تو گوقاضی گنہ گار ہوگا، لیکن قاضی کا فیصلہ نافذ ہوگا، لیکن متاخرین خاص کرصا حب جامع الفصولین کا خیال ہے کہ چونکہ اس زمانہ بیس قاضی کی دیانت قابل مجروس نہیں، اس لئے وصی باوجود قاضی کے فیصلہ کے اپنی ذمہ داری ہے معزول نہیں ہوگا، ہاں اگر وصی خیانت کا مرتکب ہوتو اس کو معزول کرنا واجب ہے، یہاں تک کہ اگرخود باپ اپنے نابالغ بچوں کے مال میں اسراف اور فضول خربی سے کام لیتا ہوتو قاضی باپ سے ان بیس اسراف اور فضول خربی سے کام لیتا ہوتو قاضی باپ سے ان بیس اسراف اور فضول خربی وصی مقرر کر کے اس کے حوالہ بیس کی کا مال لے کر کسی اور شخص کو وصی مقرر کر کے اس کے حوالہ کردےگا۔ (۲)

عورت یا نابینا فخض کو وصی بنایا جا سکتا ہے ، (۷) یہی رائے مالکید ،شوافع اور حنابلہ کی بھی ہے۔ (۸)

وصی کے تصرفات

وصی کے کئے نابالغ کامنقولہ مال کسی اور شخص سے بیچنایااس کے لئے خرید ناجائز ہے، بشرطیکہ نا قابل قیاس حد تک کم قیمت میں بیچایازیادہ قیمت میں خریدانہ گیا ہو، اگراتی زیادہ یا کم قیمت لگائی گئ ہو، جس کا دھوکہ لوگوں کونہیں ہوتا، توبیخرید وفروخت نافذنہیں ہوگی،

⁽۲) هندیه ۲/۱۳۸

⁽۳) درمختار ۱۹۸۵–۱۳۸۸

⁽۱) درمختار و رد المحتار ۱۳۹۸۵

⁽٨) المغنى ٢/٣٣١

⁽۱) هندیه ۲/۱۳۹

⁽۳) درمختار ۱۳۸۵

⁽۵) ردالمحتار ۱۳۹۸ (۵)

⁽۷) هندیه ۱۳۸/۱

قاضی کے مقرر کئے ہوئے وصی کواس پیٹیم کا مال خود فرید کرنایا خودا پنا مال اس پیٹیم سے فروخت کرنا جائز نہیں ، البتہ باپ کی طرف سے مقرر کیا ہواوصی الی قیمت میں خرید وفروخت کرسکتا ہے، جس میں بظاہراس پیٹیم کا فائدہ ہو، صاحبین کے نزد یک اس وصی کے لئے بھی اپنے سے خرید وفروخت مطلق جائز نہیں ، باپ نابالغ بچ کا مال مناسب مروجہ قیمت میں فروخت کرسکتا ہے، اگر مناسب سے زیادہ قیمت لگا کر اس بچ کے لئے اپنا مال خرید کرے یا کم قیمت لگا کر اپنے آپ سے فروخت کرے، لیکن قیمت میں معمولی درجی کی کی بیشی ہو، الی معمولی کہ جس میں دھوکہ کھانا قرین قیاس ہوتو یہ بھی درست ہے۔(ا)

نابالغ کی غیر منقولہ جائدادوصی کچھ شرطوں کے ساتھ فروخت
کرسکتا ہے اور وہ یہ کہ اپنے آپ کے ہاتھ فروخت نہ کرے بلکہ کی
اجبنی سے فروخت کرے اور عام نرخ سے زیادہ قیمت پر فروخت
کرے، پھریہ فروخت کرنااس لئے ہو کہ خوداس نابالغ کے نفقہ کے
لئے ضرورت ہویا متوفی کا دَین ادا کرنا مقصود ہو، یااس نے اپنی
جائداد کا ایک متناسب حصہ جیسے تہائی، چوتھائی کی وصیت کی ہو، (جس
کواصطلاح میں وصیت مرسلہ کہتے ہیں) اس کونا فذکر نامقصود ہو، یا س کے
اس جائداد کے اخراجات اس کی آمدنی سے زیادہ نہ ہوں یااس کے
مورتوں میں وصی نابالغ کی غیر منقولہ جائداد کو فروخت کرسکتا ہے،
بشرطیکہ وہ باپ، دادایا قاضی کی طرف سے وصی مقرر کیا گیا ہو۔ (۲)
وصی میتیم کے لئے خوداس کے مال سے تجارت کرسکتا ہے،
اپنے لئے نہیں کرسکتا، اگر خوداس کے مال سے تجارت کرسکتا ہے،

موتو وہ میتیم کے لئے اصل سرمایہ کا ضامن ہوگا اور نفع اس کے لئے حلال نه بوگا، نفع كا صدقه كردينا داجب بوگا، وسي كواس كاحق بوگا کہ پتیم کے مال کومضار بت برلگائے یااس کا مال کسی اور کے ساتھ شركت ميں اگائے ، (٣) وصى نابالغ بيچ كوكى جائز كام ميں اجرت پر کھ سکتا ہے، میٹیم کی خدمت کے لئے کسی کوا چیر رکھ سکتا ہے، بشر طبکہ اجرت نا قابل قياس حدتك زياده نههو،اگر نابالغ كامكان كسي فخض كو مناسب سے بہت کم کرایہ پردے تب بھی کرایددار برمناسب مروجہ اجرت واجب ہوگی ، وصی میتیم کا مال کسی کو بعوض یا بلاعوض ہر نہیں كرسكتا، (٣) يتيم كى زمين بنائى يرد بسكتا ب، بشرطيك اس مي يتيم كامفاد بوءا كريتيم برقرباني اورصدقة الفطر واجب ببوتي موه تووصياس كى طرف سے صدقة الفطراداكرے كااور قرباني كرے كا، وصى كواس بات كاحق حاصل نبيل كدمتوني كالوراة بن يااس كا يجه حصدمعاف كرے، ياس كے لئے مہلت ديدے، (۵) يتيم كى جان ومال كے تحفظ اور رفع ظلم کے لئے اگر وصی کو پچھٹر چ کرنا پڑے تو جائز ہے، یتیم کی تعلیم وزبیت براس کے بیے خرچ کئے جاسکتے ہیں،وصی کے لئے مناسبنیں کہ پتیم پر مال کے خرچ کرنے میں اسراف سے کام لے پاس کے ساتھ تنگی کابرتا ؤروار کھے،البنۃ اس برفراخی کے ساتھ خرج کرے،اوراس کے حالات کی رعایت کو طوز کھے۔(١)

وصی اگراپنے زیزگرانی میٹیم کے کام سے کہیں جائے تو اس کے
لئے سفر اور خورد ونوش کے ضروری اخراجات لینا جائز ہے، تاہم اس
سے بھی اجتناب بہتر ہے، (2) حنفیہ کے نزدیک خودوصی بھی دوسر سے
کووسی نامز دکرسکتا ہے، (۸) مالکیہ کی بھی یہی رائے ہے، شوافع اور
حنابلہ کے نزدیک وصی کو وصی مقرر کرنے کا حق نہیں ، (۹) بیجے کے

⁽۲) درمختار ورد المحتار ۵۳/۵

⁽٣) حوالة سابق ٢١٨٨١

⁽r) حوالة سابق ٢/١٥٠

⁽۸) ردا لمحتار ۱۸۳۵

⁽۱) درمختار ۱۵۳/۵

⁽٣) هندیه ۲/۱۲۵۱

⁽۵) حوالة سابق ٢/١٣٩

⁽⁴⁾ حوالة سابق

⁽٩) الفقه الاسلامي وادلته ١٣٣٨

بالغ ہونے کے بعداس کواس کا مال حوالہ کرنا چاہئے، اگر بالغ ہونے

ہے پہلے ہی وصی نے اس کواس کا مال حوالہ کر دیا اور بچوں ہے مال
ضائع ہوگیا تو وہ ضام ن ہوگا، صاحبین کی رائے پراگر بچے بالغ ہوگئے،
لیکن ان میں معاملہ نہی (رشد) پیدا نہیں ہوئی تب بھی وصی اس کو مال
حوالہ نہ کرے، اگر حوالہ کیا اور مال ان کے ہاتھوں ضائع ہوگیا تو وصی
اس کا ضام ن ہوگا، امام ابو صنیفہ ہے نزد یک جب کی انسان کی عمر
پچیس سال ہوجائے تو بہر حال اس کواس کا مال حوالہ کر دیا جائے۔(۱)

يتيم كے مال سے اجرت مگرانی

اصل میں توصی کا کام فی سبیل اللہ ہونا چاہتے ، نہ کدا جرت پر،
لیکن اگر وصی مختاج اور ضرورت مند ہو، تو بقدر حاجت پیتم کے مال
میں سے خور دونوش کی گنجائش ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ومن كان فقيرا فلياكل بالمعروف. (ناء: ؟) جويماج مووه معروف طريقه يركهائي

البنة اگروسی کی اجرت متعین کردی گئی ہوتو متعینہ اجرت اس کے مال میں سے لےسکتا ہے۔(۲)

وصى كى اينى ذمه داريول سے سبكدوشى

وصی کی اپنی ذمہ دار یوں سے سبدوش ہونے کی چند صورتیں ہیں :

ا) موسی اے ذمہ داری سے سبکدوش کردے، اس لئے کہ اس کے کہ اس کی حیثیت موسی کے وکیل کی ہے اور موکل کو حق ہے کہ وہ جب چاہے ویکل کو معزول کردے۔

ا قاضی وسی کے اپنی ذمہ دار یوں کی ادائیگی میں عاجز مونے یا اس کی خیانت کی وجہ سے اس کومعزول کردے۔

اللہ مونے یا اس کی خیانت کی وجہ سے اس کومعزول کردے۔

اللہ مونا جا ہے اور موسی کا انقال ہو چکا اس کا سے اس کو سیک کا انتقال ہو چکا

ہوتو ضروری ہے کہ وہ اپنا استعفیٰ قاضی کے سامنے پیش کرے ، اگر قاضی محسوں کرتا ہے کہ بیشخص امانت داراورا پنے فرائض کی ادائیگ پر قادر ہے تو اسے چاہئے کہ اس کا استعفیٰ قبول نہ کرے اور اگر قاضی محسوں کرے کہ وصی کثرت مشاغل یا دوسری وجوہ سے اس ذمہ داری کو انجام نہیں دے سکتا یا وہ اس میں کوتا ہی کا مرتکب ہوسکتا ہے تو اس کا استعفیٰ قبول کرلے۔

۳) وصی کی وفات یا اس کا فاتر انعقل ہوجانا یا فسق کا مرتکب ہونایا مرتد ہوجانا بھی ان اسباب میں سے ہے جن کی وجوہ ہے وصی کواس ذمہ داری ہے معزول کر دیا جائے گا۔

۵) منشاء وصیت کی بھیل کے بعد بھی وصی اپنے عہدہ پر باتی نہیں رہےگا، مثلاً اسے متوفی نے قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا تھااوروصی نے قرض ادا کر دیا، نابالغ بچوں کی نگہ داشت کا ذمہ دار بنایا تھا، بچے بالغ ہو گئے تو اب چونکہ منشاء وصیت پورا ہو چکا اس لئے اب وہ وصی باتی نہیں رہےگا۔ (۳)

وصيت

''وص ی' کے اصل معنی عہد لینے کے ہیں، اس سے وصیت کا لفظ ہے، (م) فقہ کی اصطلاح میں بطور تبرع واحسان کے کس سامان یا سے نفع اٹھانے کا مالک بنادینے کو'' ایصاء''یا'' وصیت' کہتے ہیں، (۵) ھبہ و عاریت، نہتے واجارہ اور وصیت میں بیفرق ہے کہ ہیں اصل شکی کا اور عاریت میں اس کے نفع کا زندگی میں مالک بنایا جاتا ہے نہ کہ موت کے بعد، نہتے اور اجارہ بھی زندگی ہی سے متعلق ہے، نیز نہتے میں اصل شکی کا اور اجارہ میں اس کے نفع کا عوض متعلق ہے، نیز نہتے میں اصل شکی کا اور اجارہ میں اس کے نفع کا عوض وصول کیا جاتا ہے، خض تبرع مقصود نہیں ہوتا، وصیت کرنے والے کو وصول کیا جاتا ہے، حض تبرع مقصود نہیں ہوتا، وصیت کرنے والے کو

⁽r) درمختار و ردالمحتار ۳۲۳۵

⁽٣) القامو س المحيط ١٤٣١

⁽١) حوالة سابق ١٣٥/٨

⁽٣) الفقه الاسلامي وادلته ١٣٩/٨

⁽۵) هندیه ۲۰/۹

"موصى" جس كے حق ميں وصيت كى جائے اس كو"موسى له" اور جس چیز کی وصیت کی جائے اس کو 'موصی بہ' کہاجا تاہے۔ ،

وصیت کے بارے میں اسلامی مزاج

وصیت کا تصور زمانہ قدیم سے ہے ، اسلام سے پہلے اکثر ندا ہب اور قوانین میں وصیت کی بے قیدا جازت تھی ،اس کا متیجہ میہ تھا کہ غیر منصف مزاج لوگ اینے اصل ور ٹاء کومحروم کردیتے تھے، یا ان کے لئے اپنی جائداد کا بہت معمولی حصہ چھوڑ جاتے تھے ، اور محض شہرت و ناموری کے جذبہ سے اپنی پوری دولت یا اس کے بڑے جھے کی دوسرول کے لئے وصیت کر جاتے تھے، یا خودایے ہی ورثاء میں کی کے لئے وصیت کر جاتے اور کسی کومحروم کردیتے ، اسلام نے وصیت کی گنجائش باقی رکھی کدانسان اس کواہے لئے زاد آخرت بناسكے، اوراس كے ذريعياج ميں رفابي كام انجام ياسكيں، کیونکہ انسان زندگی میں اپنی امکانی ضروریات کے پیش نظر چاہتا ہے کدانی دولت کے کی جھے سے محروم ندہو، وصیت کے ذر بعد بدراستہ کھلار کھا گیا کہ وہ اپنی موت کے بعدایٰ دولت کا پچھ حصہ صلدرمی اور خیر کے کاموں میں استعال کر سکے ،لیکن وصیت کے نامنصفانہ طریقہ کومنع فرمادیا گیا،ای لئے ایک تہائی سے زیادہ متر و که میں وصیت کی اجازت نہیں دی گئی ،اوراس بات کو بھی جائز قرار نہیں ویا گیا کہ کسی وارث کے لئے وصیت کی جائے تا کہ نہ ورثاء محروم کئے جاسکیں اور نہان کے ساتھ نامنصفانہ اور نا مساویا نہ سلوک روارکھا جا سکے۔

وصيت كي مشر وعيت

وصیت کا مشروع ہونا کتاب وسنت اور اجماع أمت ہے

ثابت ہے، قرآن مجید نے متعدد مواقع پر وصیت کا ذکر فرمایا ہے، (البقره: ١٨٠٠ النساء: ١١) - حضرت سعد بن الي وقاص عظيه نے رسول الله على سے دوتهائی مال وصيت كرنے كى اجازت جاہى، لیکن آپ ﷺ نے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی کی وصیت کی اجازت مرحت فرمائي ، اورارشا وفرمايا: الشلت و الثلث كثير ، (١) نیز حفزت عبدالله این عمر فظی سے مروی ہے کہ اگر کی مسلمان کے ياس كچه مواور وه اس مين وصيت كرنا چا بهتا مو، تو دوشب بهي اليي نہیں گذرنی چاہے کہ اس کا وصیت نامداس کے پاس موجود نہ رے، (۲) چنانچے علامہ کاسائی اور ابن قدامة نے اس برعلاء امت کا جماع نقل کیا ہے۔(۲)

تھم کے اعتبار سے وصیت کی چارفسمیں ہیں

حکم کے اعتبار سے وصیت کی حارفتمیں ہیں: واجب، متحب،مباح ،مروہ ،اگرمتوفی کے پاس کسی کی امانت ہو، کسی کا وَين باقى موجوورثاء كومعلوم نه مو، زكوة وكفارات اورنماز وروز بي كا فدیہ باقی ہو، حج باوجود فرض ہونے کے نہ کریایا ہو، توان کی وصیت واجب ہے، بعض حضرات کا خیال ہے، کہ حقوق الناس سے متعلق واجبات کی وصیت واجب ہے ، اور حقوق اللہ سے متعلق وصیت متحب ب، بيصاحب مجتلى كى رائے ب، كيكن كاسا في أور حسكفي في دونوں ہی کو واجب قرار دیا ہے ، اور یہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے ، ایسے اقرباء کے لئے جومحتاج وضرورث مندنہ ہوں مباح ہے، اور اہل فسق ومعصیت کے لئے وصیت کرنا مکروہ۔(۳)

ببرحال ایسی وصیت جس ہے حقیقی ورثاء کونقصان پہنچ جائے، شریعت میں ناپندیدہ ہے، اس کئے جس کے پاس کم مال ہو یا

⁽۱) ترمذی شریف ۳۳۲ مسلم شریف ۱۳۹/۲ ۱۳۹۰ بن ماجه ۱۹۳۲ بخاری ۲۸۳۱

⁽٣) بدائع الصنائع ١/٣٠٠ المغنى ١/٥٥ (۲) بخاری ۱۳۸۲، مسلم ۳۹/۲، ترمذی شریف ۲۳/۲

⁽٣) درمختار ورد المحتار ١٥/٥ بدائع الصنائع ١٣١/٠

ورثاء نابالغ ہوں یا بالغ ہوں مگراس قدرمختاج کہ مرنے والے کا دو تہائی متر و کہاس کی ضروریات کے لئے کافی نہ ہو،تو وصیت نہ کرنا بہتر ہے، ہاں اگرور ٹاء مستغنی ہوں تو وصیت کرنا بہتر ہے۔(۱)

وصیت کے ارکان

وصیت کا رکن ایجاب و قبول ہے، وصیت کرنے والے کی طرف سے ایجاب اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کی طرف سے قبول، چا ہے صراحة قبول کرے یا دلالۃ قبول پایا جائے، (۲) چنا نچہ فاموش رہنا بھی اس کی طرف سے قبولیت ہی کا اظہار ہے، اس لئے کا سائی نے لکھا ہے کہتم یوں بھی کہد کتے ہو کہ وصیت کرنے والے کی طرف سے ایجاب اور دوسر فریق رکن وصیت کرنے والے کی طرف سے ایجاب اور دوسر فریق کی طرف سے انکارنہ پایا جانا ہے، (۳) چنا نچہا گرکی شخص کے لئے وصیت کی گئی اور وصیت کرنے والے کی موت کے بعد قبول یا رو کے اظہار کے بغیر ہی اس شخص کا انقال ہوگیا جس کے لئے وصیت کی گئی تھی تو وہی شخص (موسی لہ) اس کا مالک ہوگا، اور اس کے ورثاء میں اس کی تقسیم عمل میں آئے گی، (۴) وصیت کی قبولیت کا ورثاء میں اس کی تقسیم عمل میں آئے گی، (۴) وصیت کی قبولیت کا اظہار بعض دفعہ فعل کے ذریعہ بھی کیا جا تا ہے، (۵) جیسے وہ شخص جس کے حق میں وصیت کی گئی ہے، وہ اس مال میں کوئی تصرف

ایجاب وقبول کے لئے شرط

وصیت کے جی ہونے اور نافذ ہونے کے لئے پچھٹرطیں ہیں، بعض شرطیں وصیت کے ارکان یعنی ایجاب وقبول مے متعلق ہیں، بعض ''موصی'' یعنی وصیت کا ایجاب کرنے والے متعلق ہیں،

بعض'' موصی لہ' یعنی اس شخص یا ان اشخاص ہے متعلق ہیں جن کے حق میں وصیت کی جائے ، اور بعض شرا کط اس مال ہے متعلق ہیں، جس کی وصیت کی گئی ہے، جس کوفقہ کی اصطلاح میں'' موصی ہئ کہاجا تا ہے۔

ارکان وصیت ہے متعلق شرط ہیہ ہے کہ ایجاب وقبول میں موافقت پائی جائے ، مثلاً کسی شخص نے ایک چیز کی وصیت دو آدمیوں کے لئے کی اور ان میں سے ایک نے قبول نہیں کیا ، تو وصیت نا فذنہیں ہوگی۔(۲)

وصيت كننده سيمتعلق شرطيس

وصیت کنندہ (موصی) ہے متعلق دوشرطیں ہیں: اول یہ کہوہ تبرع اور احسان کا اہل ہو، چنا نچہ نابالغ اور پاگل کی مالی وصیت معتبر نہیں، کیونکہ یہ کسی کے ساتھ تبرع کے اہل نہیں ہیں، البتہ وصیت کرنے والے کا مسلمان ہونا ضروری نہیں، اگر غیر مسلم غیر مسلم یا مسلمان کے لئے وصیت کرے تو یہ وصیت معتبر ہوگ، دوسرے وصیت کنندہ پراتنا وین نہ ہو کہ اس کا پورامتر و کہ وین ہی کی ادائیگی میں ختم ہوجائے، کیونکہ وین کی ادائیگی وصیت پرمقدم ہے، اس میں ختم ہوجائے، کیونکہ وین کی ادائیگی وصیت پرمقدم ہے، اس

جس کے لئے وصیت کی جائے اس مے علق شرطیں جس مخص کے حق میں وصیت کی جائے یعنی ''موصی لہ'' کے لئے ضروری ہے کہ:

ا) وصیت کے وقت وہ موجود ہو، مثلاً کوئی شخص اس طرح وصیت کرے کہ ہندہ کوآئندہ جو بچہ پیدا ہو، میں اس کے لئے

⁽۲) هندیه ۲/۰۹

⁽۳) هندیه ۲/۰۹

⁽٢) بدائع الصنائع ٣٣٣/٤

⁽۱) خلاصة الفتاوى ۲۲۳/۳

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٣١/٧

⁽a) حوالة سابق

⁽⁴⁾ حوالة سابق ٣٢٥/٥ د د المحتار ١٥/٥

وصیت کرتا ہوں ، اور وصیت کے چھ ماہ کی مدت کے بعد بچہ پیدا ہوا تو وصیت درست نہیں ہوگی ، کیونکہ وصیت کے وقت اس کا موجود ہونا یقینی نہیں۔

۲) ہے بھی ضروری ہے کہ وہ متعین ہو، چاہے شخصیت متعین ہو، جیسے رشید، حمید وغیرہ، یا نوعیت متعین ہو جیسے مساکین ،فقراء وغیرہ،ایساابہام نہ ہو کہ جس کا از الدممکن نہیں۔

۳) وصیت کنندہ کے موت کی وفت وہ اس کا وار شنہیں قراریا تاہو۔

م) وه بطريق حرام عمدأيا خطاءً مُوصى كِفِلَ كامرتكب نه و_

۵) وه دارالحرب كاباشنده نه دو- (۱)

۲) موصی له، ما لک بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، (۲) آج کل مغربی مما لک میں کتااور جانوروں کے لئے وصیت کا جوطریقه مروج ہے اسلام میں اس کی گنجائش نہیں۔

جس چیز کی وصیت گی جائے اس سے تعلق شرطیں جس چیز کی وصیت کی جائے یعن ''موصی بہ' اس سے متعلق شرطیں یہ ہیں :

ا) مال یامال سے متعلق ہو، جیسے صدقہ وھبہ کی وصیت (۳)

یا مال کی منفعت کی وصیت کی جائے ، چا ہے وہ فی الحال موجود ہو یا

نہیں ، جیسے یوں کہے کہ اس کے اس باغ میں جو بھی پھل آئے اس

کو فلال فلال پرخرچ کر دیا جائے ، (۳) — چنا نچہ خون اور مردار

کی وصیت درست نہیں کہ بیشر یعت کی نظر میں مال ہی نہیں ، چونکہ
اصل مال کے بجائے صرف اس کی منفعت کی وصیت بھی کی جا عتی

ہے ، اس لئے یہ بات ممکن ہے کہ ایک شخص کے لئے اصل شکی کی

وصیت کی جائے اور دوسرے کے لئے اس کے منافع کی ، جیسے زمین کی وصیت ایک آ دمی کے لئے اور پیداوار کی دوسرے کے لئے۔(۵)

۲) وہ مال شریعت کی نگاہ میں قابل قیمت ہو،ای لئے
 اگرشراب کی وصیت کی جائے تو معتبر نہیں کہ گویہ مال ہے لیکن شریعت کی نگاہ میں بیلائق قیمت نہیں۔

۳) وہ ایسی چیز ہو کہ کسی عقد کے ذریعہ اس کا مالک بنایا جاناممکن ہو۔(۱)

الركس متعين چيز كے بارے ميں وصيت كى ہوتو مرورى ہے كہوصيت كنندہ كى موت كے وقت وہ موجودر ہے، اگراس كى وفات ہے پہلے، ى وہ مال ضائع ہوگياتو باطل ہوجائے گی۔ (2)

۵) متروكہ ميں ہے وَين اداكر نے كے بعد زيادہ ہے زيادہ ایک تہائی ہے زيادہ كى وصيت كو ، اگرايك تہائی ہے زيادہ كى وصيت كى تو تہائى ہے زيادہ كى وصيت معتبر نہيں ، ہاں اگر وصيت كنندہ كى وفات كے بعد ورثاء اس زائد وصيت كنندہ كى وفات كے بعد ورثاء اس زائد وصيت كنندہ كى زندگى ميں كنندہ كى وفات كے بعد ورثاء اس زائد وصيت كنندہ كى زندگى ميں ورثاء كا راضى ہونا معتبر نہيں ، اور اس كى وفات كے بعد بھى نابالغ ورثاء كا راضى ہونا معتبر نہيں ، اور اس كى وفات كے بعد بھى نابالغ ورثاء كا راضى ہونا كافى نہيں ، اگر كھور ثاء بالغ ہوں اور كھا بالغوں ورثاء كارضا مند ہونا كافى نہيں ، اگر كھور ثاء بالغ ہوں اور كھا بالغوں يا بعض اس كے نافذ كر نے پر رضا مند ہوں اور بعض نہيں ، تو بالغوں يا بوران لوگوں پر جو رضا مند ہيں كے مال ميں ان كے حصہ كى نبست ہو وصيت نافذ ہوگى ، (٨) — كونكہ گذر چكا ہے كہ آپ نبست ہو وصيت نافذ ہوگى ، (٨) — كونكہ گذر چكا ہے كہ آپ نبست ہونے ديادہ ايک تہائى تک كى وصيت كرنے كى اجازت دى ہے ، تا ہم ، ہمتر ہے كہائى تک كى وصيت كرنے كى اجازت دى ہے ، تا ہم ، ہمتر ہے كہائى تك كى وصيت كرنے كى اجازت دى ہے ، تا ہم ، ہمتر ہے كہائى تك كى وصيت كرنے كى اجازت دى ہے ، تا ہم ، ہمتر ہے كہائى تك كى وصيت كرنے كى

⁽۲) هندیه ۲/۹۰

⁽۳) درمختار و رد المحتار ۱۲/۵

⁽۲) درمختار ۱۹۰۸مندیه ۲۸۰۹

⁽۸) هندنه ۲/۰۹

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۲/۵-۳۳۳،درمختار ۲۱۲/۵

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٥٢/

⁽۵) بدائع الصنائع ۲۹۳/۵

⁽٤) بدائع الصنائع ٢٥٣/٧

(1)_2

البته متوفی کا کوئی وارث نه ہواوروہ اپنی پوری جا کداد کی کسی کے لئے وصیت کر جائے توبیوصیت نافذ ہوگی۔(۲)

۲) وارث کے حق میں وصیت معتبر نہیں ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا و صیة لو ادث ، (۳) اس پرائمہ اربعہ کا اتفاق ہے، (۴) البتہ اگر دوسر بے ورثاء اس وارث کے حق میں وصیت کونا فذکر نے پر رضا مند ہوں تو وصیت نا فذہوگی ۔ (۵)

معصیت کی وصیت

معاصی اور گناہ کے کاموں کی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے،
چنا نچہ اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کی قبر پر گذید تعمیر کردیا
جائے تو اس وصیت کی تعمیل نہ کی جائے گی ،ای طرح اگر وصیت کر
جائے کہ اس کی موت کے بعدا یک قاری اس کی قبر کے پاس قر آن
مجید پڑھتا رہے تو یہ وصیت بھی غیر معتبر ہے ، (۱) اس طرح اگر
وصیت کرے کہ میری تدفین خود میرے مکان میں ہوتو وصیت کا
اعتبار نہیں ،(۱) — گو عام طور پر فقہاء نے صراحت کے ساتھ یہ
بات نہیں کھی ہے کہ اُمور معصیت کی وصیت معتبر نہیں ،کین تمام ،ی
مکا تب فقہ میں متعدد الی وصیتوں کو باطل اور نامعتبر قرار دیا گیا ہے ،

وصيت عقدلا زمنهيس

وصیت کرنے کا کب کیا تھم ہے؟ اس کا ذکر پہلے آچکا ہے، لیکن جب وصیت کر دی جائے تو اس پر کیا تھم مرتب ہوتا ہے؟ یہ ایک علا حدہ مسکلہ ہے۔

وصیت کے بارے میں فقہاء منفق ہیں کہ بیعقد لازم نہیں ہے، لینی وصیت کنندہ اپنی وصیت سے رجوع کرسکتا ہے، علامہ کا ساقی نے رُجوع کرنے کی تین صورتیں لکھی ہیں ، صراحثا ، دلالة اور ضرورتاً ،صراحت ہے مرادیہ ہے کہ وصیت کرنے والاخود کیے کہ وہ این وصیت سے رجوع کررہا ہے، دلالت سے مرادیہ ہے کہ وصیت کنندہ کوئی ایسافعل کر گذرے، جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس نے وصيت سے رجوع كرليا ہے ، جيسے كيڑے كى وصيت كرے ، پھر اے سلالے یاالی بات کے جس سے گوسراحناً وصیت ہے رجوع كرنا معلوم نه موتا مو،ليكن اس سے بيمفهوم مجها جاسكتا مو، - ضرورتا وصیت سے رجوع ثابت ہونے کی دوصورتیں ہیں، ایک به که جس چز کی وصیت کی ہے اس میں ایبااضا فه کر دیا جائے کہاں شکی سے اضافہ کوالگ کرناممکن نہیں، جیسے زمین کی وصیت کی اوراس میں تغییر کردی ، دوسری صورت بہ ہے کہ جس چیز کی وصیت ک تھی اس میں ایسا تغیر ہو گیا کہ نام ہی بدل کررہ گیا ، جیسے: انگور کی وصیت کی اور وہ وصیت کنندہ کی موت سے پہلے تشمش بن گیا ، یا انڈے کی وصیت کی اوراس نے اب بیچے کی صورت اختیار کرلی ، تو اب بدوصیت باطل ہوجائے گی ،علامہ کا ساقی نے لکھا ہے، کہ ضرور تا وصیت سے رجوع کی صورت واللہ رجوع میں داخل ہے، (۹) اور غالبًا بهی صحیح ہے۔

وصیت کے مطابق ملکیت

وصیت کا دوسراحکم یہ ہے کہ جس چیز کی وصیت کی گئی ہے، وصیت کنندہ کی موت کے بعد اس پرموضی لہ کی ملکیت ثابت ہو

⁽٢) حوالة سابق

⁽٣) شامي ١١٩٦٠،البحرالرائق ٢١٣٨،هنديه ٢٠٠٩

⁽٢) خلاصة الفتاوي ٢٣٩/٢

⁽٨) ويح الفقه الإسلامي وأدلته ١٨٥-٣٩

⁽۱) هندیه ۲/۰۹، المغنی ۲/۲۵

⁽٣) ترمذي شريف ٣٢/٢ ابن ماجه ١٩٥٢-١٩٥

⁽۵) هندیه ۲۰۰۹

⁽۷) هندیه ۲/۹۵

⁽٩) بدائع الصنائع ١٥٥٨-٢٥٨

جاتی ہے، جا ہے کی چیز کی وصیت کی گئی ہویااس کی منفعت کی ،اگر كى فخف كے لئے صرف منفعت جيسے گھر ميں رہائش وغيرہ كى

وصیت کی گئی ہوتو یہ وصیت محدود مدت ہی کے لئے ہوگی ، اگرخود

وصیت کنندہ نے مدت کی تحدید کی مومثلاً یوں کہا کہ فلال شخص کو

میری موت کے بعد دس سال اس مکان میں رہنے کا حق ہوگا ، تو

دس سال کے بعد موسی لہ کا استحقاق ختم ہوجائے گا، اور اگر مطلق

وصيت كى ،كى مدت كى تحد يرنبين كى توجس كے حق ميں وصيت كى ہاں کی موت تک منفعت کا استحقاق ہوگا ، اس شخص کی موت

کے بعداس کے در ثاء کو نفع اٹھانے کا حق نہیں ہوگا۔(۱)

وصيت سے زجوع

وصیت ہے ' جوع کرنے کی کیا صورتیں ہوں گی؟ای ہے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ وصیت کن صورتوں میں باطل ہوجاتی ہے؟ لعنی جب وصیت کنندہ صراحثاً ما دلالة وصیت سے زجوع کرلے، اس کے علاوہ بعض اور صور تیں بھی ہیں جن سے وصیت باطل ہو جاتی ب،اوروه بين :

 وصیت کننده جنون مطبق میں مبتلا ہوجائے ، یعنی اس یراییا جنون طاری ہوجائے جوایک ماہ سے بھی متجاوز ہو۔

٢) جس كحق مين وصيت كي قلى وصيت كننده سے سلے اس کی وفات ہوجائے۔

۳) جس چزی وصیت کی تھی وہ چیز بی باقی ندرہ پائے۔(۲) ان کے علاوہ اگر کوئی الیا سبب پایا جائے جو وصیت سے متعلق ذکر کی گئی شرطوں کی پیجیل میں حارج ہو، تو اس سے بھی وصیت باطل ہو جائے گی ، جیسے موصی لہ وصیت کنندہ کوتل کر دے یا وصیت کنندہ کی وفات کے بعدوہ وصیت کو قبول نہ کرے یا وصیت کنندہ مرتد ہوجائے ، کیونکہ ارتد اد کی وجہ سے وہ تصرف کی اہلیت

ہے محروم ہوگیا، وغیرہ۔

(فقہاء نے اس سلسلہ میں بہت تفصیل سے گفتگو کی ہے کہ اگرایک مخص کے بجائے افراد کے ایک مجموعہ کیلئے وصیت کی جائے تواس تعبير كامصداق كيا موگاء اوركون كون حضرات اس ميس شامل ہوں گے؟ مثلاً ا قارب، اہل بیت، پڑوی، بنوفلاں ، اہل علم ، اور اہل حدیث وغیرہ کے الفاظ کا اطلاق کن کن لوگوں پر ہوگا ؟ کتب فقه میں برتفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں ، یہاں ان کا ذکر باعث طوالت ہوگا)۔

لفظ کو کسی مخصوص معنی کے مقابل رکھنے کو'' وضع'' کہتے ہیں، جيے "ثم" كالفظ اس بات كو بتاتا ہے كماس كے بعد آنے والفعل يبلے كے بعد كى قدرتا خركے ساتھ وقوع يذير ہوا ہے، مثلاً صلى زید شم عمو کے معنی بیریں کہ عمرونے زید کے نماز بڑھنے کے تھوڑی دیر بعد نماز ادا کی ،اصول فقہ میں دلالت کلام کی جو بحثیں آئی ہیں،ان کاکسی نہ کسی درجہ میں وضع ہے بھی تعلق ہے۔ ایک مستقل اصطلاح علماء أصول کے بیہاں" حمم وضعی" یا "خطاب وضع" کی ہے، حکم وضعی سے مراد یہ ہے کہ شارع نے ایک فعل کودوسر فے فعل کے لئے سبب یاشرطیامانع کا درجہ دیا ہو۔

صحت کی حفاظت کے لئے صفائی ستھرائی نہایت ہی اہم ترین ضرورت ہاور بدایک حقیقت ہے کدانیان کے باطن برانیان کے ظاہر کا اثریز تا ہے، ظاہری صفائی ستھرائی اور طہارت ویا کیزگی قلبی اورروحانی تز کیدمیں بھی معاون ہوتی ہیں، جولوگ میلے کچیلے، گندےاور نایاک رہتے ہیں عام طور بران کے ذہن میں کجی ، فکر

(تفصيل لفظ "حكم" كے تحت مذكور ہو چكى ہے)

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۸۲/۷

میں پستی اور اخلاق و عادات میں گراوٹ کی کیفیت پائی جاتی ہے،
اس لئے اسلام نے باطنی پاکیزگی کی طرح ظاہری صفائی، سخرائی کو بھی بڑی اہمیت دی ہے، اسلام سے پہلے بعض غداہب میں میل کچیل دھونے اور صاف سخرے رہنے کو خدا کے تقرب میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا، ہندو غد ہب کی بعض معزز غربی شخصیتیں اب بھی اس طرح کی ریاضت کرتی ہیں کہ بالکل صفائی سخرائی نہیں کرتے، طرح کی ریاضت کرتی ہیں کہ بالکل صفائی سخرائی نہیں کرتے، نگ دھڑ نگ رہنے ہیں، عیسائی غد جب پرائیک دورر بہانیت کا گذرا ہے، جس میں لوگ سالہا سال عنس نہیں کرتے تھے، اوراس کو بہت بری فیسر لیکی نے تاریخ اخلاق یورپ میں تفصیل سے اس کاذکر کیا ہے۔

اسلام جس کا ایک ایک حرف فطرت انسانی ہے ہم آ ہنگ اور اعتدال پر بخی ہے واس قتم کی رخی ند بہیت کو قبول نہیں کرتا ، اس کی افکاہ میں اللہ تعالی نے انسان کے ساتھ جو فطری تقاضے رکھے ہیں اس کی پیمیل خدا کے قرب میں مانع نہیں اور نہ خشیت الہی کے منافی ہوئی حدود میں رہے ہوئی اخران کو اعتدال اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود میں رہے ہوئے انجام دینا اللہ سے قربت اور اس کے رضاء جوئی کا سیحے راستہ ہوئی اللہ سے قربت اور اس کے رضاء جوئی کا سیحے راستہ کی تلقین فر مائی بلکہ صفائی سخرائی کا ایک پورا نظام مرتب فرما دیا ، پیشاب، پاٹخا نہ کے بعداستنجاء کا حکم دیا گیا ، جسم میں کہیں کوئی ناپا کی بیشاب، پاٹخا نہ کے بعداستنجاء کا حکم دیا گیا ، جسم میں کہیں کوئی ناپا کی بیشاب، پاٹخا نہ کے بعداستنجاء کا حکم دیا گیا ، اور اس میں ان اعضاء کر ماز کے لئے وضوء کو ضروری قرار دیا گیا ، اور اس میں ان اعضاء کے دھونے اور پوچھنے کو ضروری قرار دیا گیا ، اور اس میں ان اعضاء میں ، اور ان کا بار بار دھونا صحت کے لئے مصرت رسال نہیں ، منھ کی مضائی کے لئے مصواک کی خاص طور پرتا کیدگی گئی ، ہفتے میں کم از کم ایک دن جعہ کو قسل کرنے کو آ ہے گئے سنت قرار دیا ، نو جو ان

اور جوان کام کاج اور دوڑ دھوپ کی وجہ ہے میل کچیل ہے زیادہ دوچار ہوتے ہیں ،اس لئے ایسی باتوں کی وجہ ہے عسل کو واجب قرار دیا گیا کہ جوان مردوعورت ان سے زیادہ دوچار ہوتے ہیں ، پھر جب آ دمی اس دنیا ہے گذر جائے تو آخری بار اسے رخصت کرتے ہوئے اچھی طرح عسل دینے کی تلقین دی گئی ، گویا طہارت و نظافت کا ایک پورا نظام مرتب فرما دیا گیا ، جس کی وجہ ہے ہر مسلمان بار بارصفائی ستھرائی کے اہتمام اور طہارت و پاکیزگی پر دوام کا یا بند ہے۔

وضوء — لغت اورا صطلاح میں

جیسا کہ مذکور ہوا نظافت وطہارت کے نظام کا ایک اہم جز
''وضوء'' ہے،اگر'' و'' پر پیش ہوتو اس کے معنی وضوء کرنے کے ہیں
اور'' و'' پر نر بر ہوتو دو معنی آتے ہیں: وضوء کرنا، دوسرے وہ پانی جس
سے وضوء کیا جائے ، اور اصل میں بیافظ'' وضاءت' سے ماخوذ ہے،
جس کے معنی چمک اور حسن نظافت کے ہیں، (۱) فعل وضوء کو وضوء یا
تو اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے صفائی ستحرائی حاصل ہوتی ہے، یا
اس لئے کہ وضوء کی برکت سے آخرت میں مومن کے اعضاء وضوء
روشن رہیں گے، جیسا کہ حدیث میں وار دہوا ہے۔ (۲)

شریعت کی اصطلاح میں وضوء چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے دھونے اور سر کے سے کرنے کا نام ہے، (۳) — بعض حضرات کا خیال ہے کہ وضوء اس اُمت کی خصوصیات میں سے ہے، اس لئے کہ احاد بیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ پنجبر اسلام ﷺ قیامت کے دن اُمت مسلمہ کو اعضاء وضوء سے پہچانیں گے، (۳) لیکن روایتوں میں جھزت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم النگانی کے وضوء کرنے کا فرکر ماتا ہے، اس لئے محققین کا خیال ہے کہ وضوء اس امت کی

۲۵/۱ مسلم شریف ۱۲۹/۱ بخاری شریف ۱۲۵/۱

⁽۳) بخاری ۱۲۹۱،مسلم شریف ۱۲۹۱

مراقی الفلاح وطحطاوی ۳۱

⁽٣) مراقى الفلاح ٣١

خصوصیت نہیں ہے بلکہ وضوء کی وجہ سے قیامت میں اعضاء وضوء کا روشن ہونااس اُمت کی خصوصیات میں سے ہے،علامہ طحطا وگ نے بھی اس کوتر جیح دیا ہے۔(۱)

قرآن مجید میں وضوء کا حکام کے سلسلہ میں جوآ بیت نازل ہوئی ہے، وہ سورہ کا کدہ میں ہے، اور بید نی سورت ہے، اس سے بظاہر محسوس ہوتا ہے کہ وضوء کی فرضیت مدینہ میں ہوئی ہے نہ کہ مکہ میں ، حافظ ابن عبدالبر کا خیال ہے کہ البتہ عسل جنا بت مکہ ہی میں فرض ہوگیا تھا، اس پر اتفاق ہے، اور اس پر بھی کہ آپ بھی نے ہجرت سے پہلے بھی کوئی نماز بلا وضوء نہیں ادافر مائی ہے، اس سے ہجرت سے پہلے بھی کوئی نماز بلا وضوء نہیں ادافر مائی ہے، اس سے کا وجو بہ مدینہ آنے کے بعد ہوا، اس کی تائیداس سے ہوتی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس بھی راوی ہیں کہ حضرت فاطمہ روتے وضوء کا پوگر ام بنالیا ہے، آپ بھی کوئی نیائی طلب فر مایا، اس روایت سے واضح ہے کہ ججرت سے وضوء کا پائی طلب فر مایا، اس روایت سے واضح ہے کہ ججرت سے بہلے بھی وضوء کرنے کا معمول مبارک تھا، چنا نچہ ابن جم ماگی کا خیال ہے کہ ججرت سے بہلے بھی وضوء کرنے کا معمول مبارک تھا، چنا نچہ ابن جم ماگی کا واجب ہوگیا۔ (۲)

خیال ہوتا ہے کہ شریعت کے دوسرے احکام کی ظرح وضوء کے احکام بھی مختلف مرحلوں میں دیے گئے ، کمی زندگی میں وضوء کرنا محض متحب تھا، مدنی زندگی میں ابتداءً برنماز کے لئے واجب قرار دیا گیا جیسا کہ امام ابوداؤڈ نے حضرت عبداللہ ابن حظلہ انصاری مخطف نقل کیا ہے کہ شروع میں ہرنماز کے لئے وضوء کا حکم فر مایا گیا تھا، گوآ دی یا کی کی حالت میں ہو، لیکن جب اس میں مشقت گیا تھا، گوآ دی یا کی کی حالت میں ہو، لیکن جب اس میں مشقت

ہوئی تواب صرف حدث یعنی ناقض وضوء پیش آنے کی صورت میں وضوء کا تھم دیا گیا۔ (۳) اس طرح تین مرحلوں میں وضوء کا تھم پایئے جمیل کو پہنچا۔

وضوء کے ارکان

ا فعال وضوء کے سلسلہ میں بیٹفصیل ہے کدان میں بعض رکن ہیں بعض سنت ہیں،اور بعض آ داب کے درجہ میں ہیں۔

وضوء کے ارکان چارہیں: چہرہ دھونا، کہدیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو دھونا ، ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا ، اور کم سے کم چوتھائی سرکامسح کرنا ،خو دقر آن مجید میں ان ارکان اربعہ کا ذکر آیا ہے۔ (ہاکمة ۱۲)

چرہ سے مراد پیشانی سے لے کر ٹھوڑی سے بنیج کا حصہ اور
ایک کان کی لوے دوسرے کان کی لوتک کا حصہ ہے، پیشانی سے
مراد دونوں بھنووں کے سامنے کا وہ منظے حصہ ہے جو بحدہ کرتے
ہوئے زمین ہے مس کرتا ہے، یہ تھم ہر خفس کے لئے ہے، چاہاں
کوبال ہویا نہ ہویا کم ہو،اگر کی شخص کوسرے اگلے حصے میں بال نہیں
ہوں جب بھی ای حصہ تک دھونا ہے، اور ٹھوڑی کے بنیچ سے مراد
تھوری سے بنیچ کا وہ حصہ ہے جہاں سے عام طور پر ڈاڑھی کے بال
بال کی جگہ ہے کان کے درمیان کی سفیدی اور ہونٹ کا وہ حصہ جومنہ
بند کرنے کے وقت نظر آتا ہے بیسب چرہ میں داخل ہے اور ان
بند کرنے کے وقت نظر آتا ہے بیسب چرہ میں داخل ہے اور ان
دھونا ضروری ہے، (۵) آئکھ، ناک اور منہ کے اندرونی حصہ کا
جڑوں کو دھونا ضروری نے ہوگا، اگر ملکے بال ہوں اور بنچے چڑے نظر
تے ہوں، تو چڑے کو دھونا بھی ضروری ہوگا، (۱) ڈاڑھی کا اتنا حصہ
تروں کو دھونا ضروری نہ ہوگا، اگر ملکے بال ہوں اور نیچے چڑے نظر

⁽٢) و يكفي فتع الباري ١٨٠٠

⁽٣) مراقى الفلاح ٣٢

⁽۲) درمختار ۱۲۲

الفلاح الفلاح الفلاح الفلاح الفلاح الفلاح المسلمان الفلاح المسلمان المسلم

⁽٣) ابوداؤد ١١٦

⁽۵) درمختار و زدالمحتار ۱۲۲۱

جو چرے کی حد کے اندر ہوکو دھونا بھی فرض ہے ، اور جو حصہ تھوری
سے بنچے لئکا ہوا ہواس کو دھونا فرض نہیں لیکن سنت ہے ، (۱) یہی رائے
اکثر فقہاء کی ہے ، حنابلہ کے نزدیک داڑھی کے لئکے ہوئے حصہ کو
بھی دھونا واجب ہے ، (۲) کنپٹیاں چرے میں داخل نہیں ، (۳) اس
طرح ہونٹ کا وہ حصہ جو منہ بندر کھنے کے وقت نظر نہیں آتا چرہ میں
داخل نہیں اور اس کا دھونا ضروری نہیں ۔ (۲)

حفیہ اور اکثر فقہاء کے نزدیک منہ اور ناک کا اندرونی حصہ چرہ (وجہ) میں داخل نہیں، حنابلہ کے نزدیک میہ بھی وجہ میں داخل ہے، اسی لئے ان کے یہاں وضوء میں کلی کرنا اور ناک میں پائی ڈالنا بھی ضروری ہے، (۵) کیونکہ آپ کی نے فرمایا کہ جب وضوء کروتو کلی کرو، اذا تبوضاً ت فیصصصص ، (۲) دوسر فقہاء کے نزدیک بیتکم استخباب کے درجہ میں ہے۔

باتحددهونا

دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے ، اور علامہ شرنبلا ٹی نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے ، کہنی سے ہاتھ اور بازو کے مٹرنبلا ٹی نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے ، کہنی سے ہاتھ اور بازو کے مڈیوں کا جوڑ مراد ہے ، (۷) یا وَل مخفوں سمیت ہیں ، اس پر بھی اُمت کا اجماع ہے ، (۸) اگر انگوشی تنگ ہوتو اس کو حرکت وینا واجب ہے تا کہ اندریانی کے پہنچ جانے کا اطمینان ہوجائے ۔ (۹)

سركاسح

سركايك چوتفائي حصدكاس كرنا حفيد كزويك فرض ب،

(۲) المغنى ا۸۲۸

(٣) مراقى الفلاح ٣٥

(٢) ابوداؤد ١٩٠١

(۸) درمختار ۱/۲

(۱۰) رد المحتار ۱/۲۲

(۱۲) الشرح الصغير ١٠٨٠

(۱۳) المغنى ١/٨٨

(۱) ردالمحتار ۱۲۲

(٣) مراقى الفلاح ٢٢

(۵) المغنى ١٣٨١

(٤) مراقى الفلاح وطحطاوى ٣٣

(٩) مراقي الفلاح ٣٥

(۱۱) طحطاوی علی مراقی الفلاح ۳۳

(۱۳) شرح مهذب ا۱۸۹۸

یہ قول مشہور ہے جس کواکٹر اہل علم نے ترجیح دی ہے، بعض حضرات کے نزدیک تین انگلیوں کے بقدر اور بعض اہل علم کے نزدیک "مقدار ناصیہ" جس کو گوصا حب ہدایہ نے چوتھائی سرکے برابر قرار دیا ہے، لیکن شامی کی تحقیق کے مطابق" ناصیہ" چوتھائی سرے کم مقدار ہوتی ہے، تاہم قول معتمدوہی چوتھائی سرکا ہے جس کوابن ہمام"، مقدار ہوتی ہے، تاہم قول معتمدوہی چوتھائی سرکا ہے جس کوابن ہمام"، ابن امیر الحائ اور دوسرے اہل علم نے اختیار کیا ہے، (۱۰) سرسے مراد کان کے اوپر کا حصہ ہے، چنانچے کی کے بال نیچے لئے ہوئے ہوں وہ اس کو جوڑا بنا کرسرسے باندھ لے اور اس پرسے کرلیا جائے تو ہو کافی نہیں ، اس طرح اگر سرکا بال پیشانی پر آگیا ہو، یا گردن پر آگیا ہو، اور اور بال کے اس حصہ پرسے کیا جائے تو بیکا فی نہیں ۔ (۱۱)

سركے كتنے حصے كائسى فرض ہے؟ اس ميں فقہاء كے درميان فاصا اختلاف ہے، مالكيد كنزديك پورے سركائسى فرض ہے، (١١) شوافع ہے تين اقوال منقول ہيں، ايك بال كائسى كائى ہے، كم ہے موافع ہے تين اقوال منقول ہيں، ايك بال كائسى كائن مقدار جس كو تين بال كائسى ضرورى ہے، قول مشہور بيہ ہے كہ اتن مقدار جس كو محل ہما تا ہو (١١) امام احد ہے بھی ان كے عام مزاج كے مطابق متعدد درائيں نقل كى تئى ہيں، ايك قول پورے سركائسى واجب ہونے كا ہے، ليك بيد كه مردول كيلے پورا سراور تورتوں كے لئے سركا اگلا حصد، اورائيك قول كے مطابق سركے بچھ حصد كائسى كافى ہے، اور ایک قول کے مطابق سركے اکثر حصد کائسى ضرورى ہے، (١١) مالكيد كاخيال ہے كہ واحس حو بوؤوسكم ہيں "ب خوف ذائد ہے، کا خيال ہے كہ واحس حو بوؤوسكم ہيں" ب حوف ذائد ہے، اب اس آیت کے معنی یوں ہوگئے كہ اپنے سروں كائسى كرو، لہذا

پورے سرکامنے کرنا فرض ہوگا، جولوگ پورے سرکامنے ضروری قرار نہیں دیتے ان کی رائے ہے کہ اس آیت میں "ب" کے معنی "دبعض" (پچھ حصہ) کے ہیں، اس لئے پورے سرکامنے فرض نہیں، سرکے ایک حصہ کامنے کافی ہے۔

کم ہے کم کتنا حصہ کافی ہے؟ شوافع نے اس کی کوئی تحدید نہیں کی ، احناف کا نقطہ نظریہ ہے کہ آپ کا کم ہے کم جنتی مقدار کا مسح ثابت ہے وہ مقدار ناصیہ ہے (۱) جو چوتھائی سریا قریب یہ چوتھائی ہوتا ہے۔

ثبت

بارے میں انقاق ہے کہ نیت ضروری نہیں ، تو ضرور ہے کہ یہی تھم وضوء کا بھی ہو ، مالکیہ ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک وضوء میں نیت ضروری ہے ، (م) کیونکہ آپ شکا نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ، انسما الا عمال بالنیات ، (۵) حنفیہ کا نقط نظریہ ہے کہ یہاں اعمال سے خالص عبادات مراد ہیں ، جیسے نماز ، روزہ ، نہ کہ تمام اعمال ، کیونکہ بے شاراعمال وہ ہیں ، جن کا صحیح ہونا نیت پر موقو ف نہیں ، اور اس برفقہاء کا اتفاق ہے۔

افعال وضوء مين ترتيب كاحكم

حفیہ اور مالکیہ کے یہاں وضوء میں وضوء کے افعال کو ای
ترتیب سے انجام دینا ہے، جس ترتیب سے قرآن مجید میں ان کا
ذکرآیا ہے، لینی پہلے چرہ کھر ہاتھوں کا دھونا اس کے بعد سرکا سے اور
آخر میں پاؤں کا دھونا (سورہ مائدہ: ١) مسنون ہے واجب نہیں،
شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے، گوامام احد گاایک قول اس
کے خلاف بھی ہے، لیکن قول مشہور یہی ہے، (۱) اس میں شبہیں
کہ بعض آ ثارِ صحابہ سے خلاف ترتیب وضوء کرنا بھی ثابت ہے،
کہ بعض آ ثارِ صحابہ سے خلاف ترتیب وضوء کرنا بھی ثابت ہے،
کرنافل کیا ہے کہ آپ بھی نے پہلے چرہ دھویا پھر ہاتھ ،اس کے
بعد پہلے پاؤں دھوئے اور آخر میں سرکا می کیا، اور فر مایا کہ میں نے
اس طرح حضور کی کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا ہے، (۱) ای لئے
حفیہ کا خیال ہے کہ ترتیب سنت تو ہوئے دیکھا ہے، (۱) ای لئے
حفیہ کا خیال ہے کہ ترتیب سنت تو ہو اجب نہیں۔

يے در يے دھونا

تیرا کتہ جس کے بارے میں حفیہ اور دوسرے فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، سلسل اور "موالات" ہے موالات کے

⁽۱) شرح معانى الآثار المعروف بالطحاوي الاعمابوداؤدشريف المعروف (۲) ابوداؤد شريف المامباب الوضوء ثلثا ثلثا

⁽r) ابوداؤد شريف ا/١٨، باب الوضوء ثلثا ثلثا

⁽۵) بخاری ا

⁽٢) الإفصاح ا/اك

⁽²⁾ ويكفئ:نصب الرابه ارام

⁽٣) الإفصاح ١٠٠١

مرادیہ ہے کہ ایک عضوء کے ختک ہونے سے پہلے ہی دوسراعضوء دھولیا جائے ، مالکیہ کے بزدیک موالات واجب ہے ، حنفیہ کے بزدیک واجب ہیں بلکہ سنت ہے ، امام شافعی کا قول جدید بھی یہی ہے ، امام احمد سے دونوں طرح کے اقول منقول ہیں ، (۱) — حنفیہ وغیرہ کا نقط نظریہ ہے کہ قرآن و حدیث ہیں کہیں صراحاً بی حکم موجود نہیں ، اس لئے بیمسنون تو ہوگا ، واجب نہیں ہوسکتا ، حنفیہ کی رائے کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کھا کی روایت سے تقویت کیا کہ اس کے بیمالرحمٰن بن عوف کھا کی روایت سے تقویت کہا گر میں اپنی باندی ہے ہم آغوش ہوتا ہوں تو میری ہوی کو اس کے سرخش ہوتی ہے ، اورا سے رشک آتا ہے ، آپ کھی نے دریافت کیا فرمایا کہ ان کو کیوں کر اس کا علم ہوتا ہے ؟ عرض کیا : میر نے خسل فرمایا کہ ان کو کیوں کر اس کا علم ہوتا ہے ؟ عرض کیا : میر نے خسل کرنے کی وجہ سے ، آپ کھی نے فرمایا کہ جب ایسا ہوتو صرف سر وضوء کی سنتیں وضوء کی سنتیں

وضوء میں کچھاورسنت ہیں، یعنی بیا پیے افعال ہیں کہ جن کا کرنا باعث اجر ہے، اور جن کا ترک کر دینا قابل ملامت (۳) نور الایصناح میں اٹھارہ سنتوں کا ذکر ہے، لیکن مراقی الفلاح میں لکھا ہے کہ اٹھارہ کا عدد بطور حصر کے نہیں ہے، بیاز راہ سہولت لکھ دیا گیا ہے، (۴) بیشتیں حسب ذیل ہیں:

ا) شروع میں تین دفعہ دونوں ہاتھوں کا گوں تک دھونا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ جبتم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہوتو برتن میں ہاتھ ڈالنے

ے سلے اس کودھولے۔(۵)

ارشاد الرمای کا فروع میں ہم اللہ کہنا ، کونکہ آپ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا وضوء نہیں جس نے اللہ کا نام نہیں لیا ، (۲) حقیہ میں امام قد وری اور امام طحاوی وغیرہ کا ربحان ان کے سنت موکدہ ہونے کی طرف ہے ، اور صاحب ہدایہ کے نزد یک قول صحیح اس کا مستحب ہونا ہے ، (۵) ہم اللہ کس طرح کہا جائے ؟ اس سلسلہ میں مختلف اقوال منقول ہیں ، بعض حضرات کی رائے ہے کہ 'بسم اللہ المعطیم و المحمد لله علی دین الاسلام '' کے ، اور بعض حضرات کا نقط نظریہ ہے کہ 'بسسم اللہ المرحمن المرحیم ''بی پڑھا جائے ، البت طحطا وی نے بختبی کے حوالہ نے آل کیا ہے کہ 'بسسم اللہ الموحمد لله علی پڑھا جائے ، البت طحطا وی نے بختبی کے حوالہ نے آل کیا ہوجائے ، اللہ المرحمن المرحیم ، بسسم اللہ العظیم و المحمد لله علی دین الاسلام ''پڑھا جائے تا کہ ان تمام اذکار کوشائل ہوجائے ، دین الاسلام ''پڑھا جائے تا کہ ان تمام اذکار کوشائل ہوجائے ، اللہ المحمد دین نے طبر افتی کے حوالہ ہے سند حسن ' بسسم اللہ و المحمد لله علی اللہ '' کے الفاظ قل کئے ہیں ، (۹) اگرا بتداء میں ہم اللہ والحمد اللہ '' کے الفاظ قل کئے ہیں ، (۹) اگرا بتداء میں ہم اللہ کہنا بھول گیا ، اور در میان میں ہم اللہ کہنا تو سنت تو ادا نہ ہوگی البتہ متحب پڑھل کا ور در میان میں ہم اللہ کہنا تو سنت تو ادا نہ ہوگی البتہ متحب پڑھل کا ثواب ہوگا۔ (۱۰)

س) وضوء میں مسواک کرنا سنت موکدہ ہے، مسواک کلی کرتے وقت کی جائے گی، اگر وضوء کے درمیان مسواک کرنا بھول گیا تو نماز سے پہلے مسواک کرلینا مسنون ہے، (۱۱) کیونکہ آپ کھنے ہے بکثر ت مسواک کی تا کید ثابت ہے۔

مسواک تین بار کرنا مسنون ہے، تین باراو پر کے حصہ میں اور تین باریخے کے حصہ میں اور تین الگ الگ یانی کے ساتھہ، (۱۲)

(۲) فيه اسماعيل بن يحيى وهو متروك عند المحدثين « عَضَّ نصب الرايه ١٣٥١

(٢) مراقى الفلاء ٢٥

⁽۱) طحطاوی علی مراقی ۳۷

⁽۳) درمختار ۱/۰۵

⁽۵) مسلم ۱۳۲۱، ابوداؤد شریف ۱۳۱۱، ترمذی شریف ۱۳۱۱ (۲) ، کمی نصب الرایه ا۳۰

⁽⁴⁾ طحطاوي على مراقى ٢٤

⁽²⁾ طخطاوی علی مراقی -

⁽۹) رد المحتار ۱۳/۱ (۱۱) درمختار ۱/۵۷

⁽۸) طحطاوی ۲۵ (۱۰) درمختار ۲۵۱

۰ (۱۲) درمختار ۱۸۸

ابتداء دائیں جانب سے کی جائے پھر یائیں سے دائیں اور پھر
دائیں سے بائیں (۱) مواک کرتے ہوئے اسے دائیں ہاتھ سے
تھامنا چاہئے ،حضرت عبداللہ بن معود ﷺ سے اس کی کیفیت اس
طرح نقل کی گئے ہے کہ چھوٹی انگلی اور انگوٹھا مسواک کے بنچ ہو،اور
باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ، (۲) (مسواک کے سلسلہ میں
دوسرے احکام کے لئے ملاحظہ ہو: مسواک)۔

- ۴) تین مرتبه کلی کرنا۔
- ۵) تین مرتبه ناک میں یانی ڈالنا۔
- اگرروزہ دارنہ ہوتو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا ، کلی میں مبالغہ ہیہ کہ کہ کا کہ میں بانغہ ہیں کہ ناک کے نرم حصہ ہے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ ہیہ کہ ناک کے نرم حصہ ہے گئی چلا جائے۔ (۲)

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت موکدہ ہے، اگر عادۃ اس کا اہتمام ترک کرد ہے قگنہ گارہوگا، (۴) کیونکہ بہت ی روایت میں آپ کی کا وضوء میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ثابت ہے، بلکہ کیفیت وضوء سے متعلق شاید ہی کوئی روایت ہو جو ان افعال کے ذکر سے ضالی ہو۔

(کلی اور ماک میں پانی ڈالنے ہے متعلق احکام کے لئے د تکھئے:مضمضہ اوراستنشاق)۔

2) گھنی ڈاڑھی کا خلال کرنابشر طیکہ محرم نہ ہو، کیونکہ آپ گھنی ریش مبارک کا خلال فرمایا کرتے تھے، (۵) بیامام ابو یوسف ً کا قول ہے، امام ابو صنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ڈاڑھی میں خلال

کرنامتحب ہے نہ کہ مسنون (۲) چونکہ ڈاڑھی کے خلال کے سلسلہ میں بکثرت روایات منقول ہیں ، (۷) اس لئے مشائخ حفیہ کا رجحان اس سلسلہ میں امام ابو یوسف کے قول کی طرف ہے، (۸) تین دفعہ چہرہ دھونے کے بعد ڈاڑھی کا خلال کیا جائے گا،خلال کا طریقہ رہے کہ ایک چلو پانی لے کرنے کی طرف ہے بالوں کے درمیان سے انگلیاں اوپر لے جائی جا کیں، بعض روایات میں آپ درمیان سے انگلیاں اوپر لے جائی جا کیں، بعض روایات میں آپ

۸) انگلیوں کا خلال بھی مسنون ہے، ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کا خلال اس طرح کی انگلیوں میں داخل کی جا تھی کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے کہ با ئیس ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے ، دا ئیس پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کیا جائے اور با ئیس پاؤں کی چھوٹی انگلی پرختم کیا جائے، پاؤں کی انگلیوں کے اور با ئیس پاؤں کی چھوٹی انگلی پرختم کیا جائے، پاؤں کی انگلیوں کے نیچ کی جانب سے خلال کرنا چاہئے، (۱۰) حضرت لقیط بن صبرہ سے مروی ہے کہ آپ چھوٹی نے فرمایا کہ جب وضوء کرو (تو بھر پورکرو) اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ (۱۱)

9) رسول الله ﷺ کا عام معمول مبارک اعضاء وضوء کو تین تین باردهونے کا تھا، اس لئے تین تین بارا عضاء وضوء کو دهونا مسنون ہے، تین باردهونے سے مراد پورے عضوء تین باردهونا ہے، اگر ایک دفعہ کے حصہ دھویا، کچھ حصہ دوسری دفعہ یا ایک دفعہ پوراعضوء دھویا اور دوسری اور تیسری دفعہ کچھ حصہ پر پانی ڈالاتو یہ سنت کی ادائیگی کے لئے کانی نہیں، تین دفعہ سے زیادہ بھی نہ دھونا سنت کی ادائیگی کے لئے کانی نہیں، تین دفعہ سے زیادہ بھی نہ دھونا

⁽۲) ردالمحتار ۱۸۸

⁽٣) ردالمحتار ١٩٧١

⁽١) مراقى الفلاح ٢٩

⁽٨) ويحض مراقى الفلاح ٣٩،درمختار ١٩/١

⁽۱۰) طحطاوی ۳۹،رد المختار ۱۰/۱

⁽۱) رد المحتار ۱۸۹

⁽٣) مراقى الفلاح ٨٩،درمختار ٧٩

⁽۵) ترمذی عن عثمان ۱۳/۱

⁽٤) وكي نصب الرابه ٢٦١-٢٣٠ الاحاديث الواردة في تخليل اللحية

⁽٩) مراقى الفلاح ٢٩٠رد المحتار ١٩٧١

⁽۱۱) ترمذی ۱۱/۱۱

چاہتے، ہاں اگر پوری طرح اعضاء وضوء کے دھل جانے کا اطمینان نہ ہواور طمانیت قلب کی غرض سے تین دفعہ کے بعد بھی دھولے تو (1) - Jar. 578.

١٠) يور عركام ايك بارمنون س، يهي رائ حفيه، حنابله اور مالكيه كى ب، (٢) كيونكه روايات ميس عام طور يرايك بي بارسر کامسح کرنامنقول ہے، (٣)شوافع کے نزد یک سرکامسح تلین بار مسنون ہے، (م) کیونکہ بعض روایات میں تین بارسے کرنے کاؤکر آیا ہے، لیکن بدروایتیں محدثین کے نزد یک ضعف سے خالی نہیں، اس کئے محج قول وہی ہے جواکثر فقہاء کا ہے۔

اا) کانوں کامنے کرنا، بہتر ہے کہ کان کے سے کے لئے نیا یانی لیاجائے،امام ابوحنیف کی ایک روایت یمی ہے، تا ہم اگر ہاتھ میں بچی ہوئی تراوٹ ہی ہے کان کامسح کر لے تو یہ بھی کافی ہے ،البتہ چونکداس صورت میں امام شافعی کے نزد یک سنت ادانہیں ہوتی ،اس لئے اختلاف فقہاء سے بیچتے ہوئے نیایانی لے لیاجائے تو بہتر ہے۔ ١٢) اعضاء وضوء ير ياني بهات جوس ان اعضاء كوملنا لعنی ان پر ہاتھ کا پھرنا بھی مسنون ہے، کیونکہ آپ ﷺ سے ایسا كرنا ثابت ب، (٥) امام ما لك اورامام اوزاعي كنزويك اعضاء وضوء کو ملنا فرائض وضوء میں سے ہے، (١) اس کئے فقہاء کے

كرليناجا بع ، صرف ياني بهانے يراكتفانهيں كرناجا ہے۔ ١٣) وضوء ميں دائيں حصہ سے آغازمسنون ب، يعنى بائیں ہاتھ سے پہلے دایاں ہاتھ اور بائیں پیرے پہلے دایاں پاؤں

اختلاف سے بیخے کے لئے اعضاء وضوء پر ہاتھ پھیرنے کا اہتمام

دهویا جائے ، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وضوء کروتو دائیں ے آغاز کرو، اذا توضأ تم فابدؤوا بميا منكم (٤)

١١) سر كے مع ميں سرك اللاحدے مح كى ابتداء منون ہے، کیونکہ آپ کا کار مح کرنا ثابت ہے۔(۸) سنن وضوء کی بی فہرست علامہ شرنبلا کی کی رائے پر ہے، بعض حفرات کا خیال ہے کہ دائیں حصہ کو پہلے دھونا اور سر کے اگلے جھے کامنے پہلے کرنا پیستجات میں سے ہے نہ کسنن میں ،علامہ صلفی ا نے اس کے متحب ہونے کو ترجیح دی ہے۔

مجهاور سنتين

وضوء کی سنتوں میں سے شروع میں نیت کرنا بھی ہے، یہ بھی ہے کہ اعضاء وضوء کومسلسل دھویا جائے ، ترتیب کی رعایت بھی مسنون ہے، بعض فقہاء کے نز دیک ان کا درجہ فرض کا ہے، ای مناسبت سے فرائض وضوء کے بعدان امور کا ذکر آچکا ہے۔(٩)

مستحبات وآداب

وضوء كے مستحبات وآ داب بير بين:

ا) وضوء کے لئے اونجی جگہ پر بیٹھنا تا کہ وضوء کے دهوؤن سے نیج سکے۔

۲) قبله كااستقال -

m) بلاعذردوسرے سے مدونہ لینا،عذر کی بناء بردوسرول ہے مدد لینے میں کوئی حرج نہیں ۔ (۱۰) — اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ وضوء میں مدو لینے کے تین درجات میں ،ایک بیرکہ کی سے

⁽۱) درمختار وردالمحتار ۱/۱۸-۸۰

⁽۳) بخاری شریف ۱۳۲۱، ترمذی شریف ۱۲/۱

⁽¹⁾ dedles (1)

⁽۵) مراقى الفلاح ٣٠ (4) صحیح ابن حبان ۲۰/۳۵۰، مدیث نمبر ۹۰۱،عن ابی هریرة ، ابن ماجة ، مدیث نمبر ۲۰۲

⁽٩) در مختار ١٨٢١ منن وضوء كي يورى بحث، مراقى الفلاح ، طحطاوى ، در مختار اور د المحتار عافوذ ب (٨) مراقى الفلاح ٢١

⁽۱۰) مراقى الفلاح ٢٢

 ⁽۲) الدر المختار مع ردالمحتار ۱۳۳۶، البحر الرائق ۱۳۵۱ البدائع ۱۳۸۱

⁽٣) بدائع ارداا

پانی طلب کیا جائے ، دوسرا پیر کہ کوئی شخص پانی بہائے اور آ دمی خود اعضاء وضوء کو اعضاء وضوء کو دھوئے ، تیسرا پیر کہ کسی اور شخص سے اعضاء وضوء کو دھلوائے اور آسی کہ کسی اور شخص سے اعضاء وضوء کو استعانت کی بیرتیسری صورت مکروہ ہے بشرطیکہ وضوء کرنے والاخود افعال وضوء کو انجام دینے سے معذور نہ ہو ، کہاں صورت میں کوئی کراہت نہیں کہ تعاون بعید ہے ، دوسری صورت خلاف ادب ہے ، علامہ شامی نے اس تفصیل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (۱)

۴) وضوء کے درمیان دنیوی گفتگونه کی جائے۔

۵) کان کام سے کرنے میں چھوٹی انگلی کو کان کے سوراخ میں داخل کیا جائے۔

٢) الكوشى كوكشاده مو پھر بھى اس كوحركت دى جائے۔

دائیں ہاتھ ہے کلی کرے اور ناک میں پانی ۋالے۔

٨) باكي باتھے ناك صاف كرے۔

9) اگر معذور نہ ہو یعنی کسی ایسی بیاری ہے دو چار نہ ہو کہ جس کی وجہ سے وضوء دیر تک برقر ار نہ رہ سکے ، تو مستحب ہے کہ وقت کے داخل ہونے سے پہلے وضوء کرلے۔

 اوضوء کے بعد قبلہ رُخ کھڑے ہو کر کلمہ شہادت پڑھے کہ صدیث میں اس کی فضیات آئی ہے۔

اا) وضوء کے بعد بدرعاء پر هنامنقول ہے:

أَللْهُمُ اجُعَلْنِيُ مِنَ التَّوَّابِيُنَ وَاجْعَلْنِيُ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

البا! مجھے خوب توبہ کرنے والوں میں سے بنااور

مجھے پاک لوگوں میں سے بنا۔

۱۲) وضوء کے بعد وضوء کے بیچ ہوئے پانی کو کھڑے ہو کریا بیٹھ کر بینا، کیونکہ آپ ﷺ سے وضوء کے بیچ ہوئے پانی کو

کھڑے ہوکر بینا ثابت ہے، گوعام حالات میں اس طرح بینا مکروہ تنزیبی ہے۔(۲)

اللہ کہ بھی متحب ہے کہ اعضاء وضوء کو دھوتے ہوئے کچھ آگئی جانا بھینی آگئی جانا بھینی کہ تک پانی کا پہنچ جانا بھینی ہوجائے ،حضرت ابو ہریرہ ﷺ ہے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے،من استطاع منکم ان بطیل غرت مفلی فعل ہے۔ (۲)

۱۴) اگروفت مکروہ نہ ہوتو وضوء کے بعد تحیة الوضوء کی نیت ہے دور کعت نفل پڑھ کی جائے۔(۴)

القصيل كے لئے و كھتے جمية الوضوء)

یہ کچھاہم مستحبات و آواب ہیں ، فقہاء نے کچھاور آواب کا بھی ذکر کیا ہے، اسی طرح ہر عضوء کودھوتے ہوئے دعا کیں بھی نقل کی گئی ہیں، لیکن کی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت نہیں۔

وضوء ميں مكروہ باتيں

وضوء مين جوباتين مكروه ياخلاف ادب بين، وه يه بين:

ا) چېره بریانی کامارنا، پیکراهت تنزیمی ہے۔

۲) پانی بہت کم استعال کرنا ، اتنا کم کہ گویا تیل کی مالش کی گئی ہواورجسم سے قطرات کا میکنانمایاں نہ ہو۔

س) پانی کا ضرورت سے زیادہ خرج کرنا، تین دفعہ سے زیادہ دھونا بھی اس میں شامل ہے، اگر اپنے مملوکہ پانی یا نہراور دریا کے پانی میں فضول خرچی کرے تو مکروہ تحریمی ہے، اور مساجد و مدارس کے پانی میں اسراف کرے تو حرام۔

م) نے پانی سے تین بارسے کرنا۔

۵) عورت کے استعال کے بعد بچے ہوئے پانی ہے

(۲) درمختار ۱/۸۸

(۳) درمختار ۱*۹*۸۸

(۱) رذالمحتار ۱/۸۹

(٣) مسلم شریف ۱۲۲۱، بخاری شریف ۱/۲۵

وضوء كرنا_

۲) ناپاک جگه میں وضوء کرنا۔

2) مسجد میں وضوء کرنا ، البتہ مسجد میں جو حصہ وضوء ہی کے لئے بنایا گیا ہووہاں وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(ا)

۸) وضوء کے درمیان بلاضرورت د نیوی گفتگو کرنا۔ (۲)

وضوء واجب ہونے کی شرطیں

وضوء سے متعلق شرطیں دوطرح کی ہیں، وضوء کے واجب ہونے کی شرطیں اور وضوء کے حج ہونے کی شرطیں، وضوء کے واجب ہونے کی شرطیں ہونا، الغ ہونا، مسلمان ہونا، النے ہونا، کے استعال پر قادر ہونا جس سے وضوء کی اجاسکے، چیض ونفاس کی کیفیت کا نہ ہونا، کہلے سے وضوء موجود نہ ہو، اور وقت نماز کے اتنے حصہ کا باقی رہ جانا کہ اب اگر وضوء کر کے نماز ادانہ کی جائے تو نماز قضاء ہوجائے، (۳) تا ہم علامہ شرنیلالی نے ضیح کی کھا ہے کہ ایک جملہ میں بیتمام شرطیں جمع کی جائے ہیں اور وہ بیر کہ مکلف پانی کے ذریعہ بیل کے حاصل کرنے پر قادر ہو 'قدر ق الے مکلف بالطھارة علیها بالماء''۔ (۴)

وضوء درست ہونے کی شرطیں

خشک ره گیا تو وضوء درست نہیں ہوگا۔

وضوء کے شیح ہونے کے لئے تین بنیادی شرطیں ہیں: ۱) پاک پانی اعضاء وضوء کے پورے چڑے پر پہنچ جائے اورایک سوئی کے بقدر بھی خشکی نہرہ پائے ،اگراتنا حصہ بھی

۲) حیض و نفاس کی حالت نہ ہو، اور وضوء کے درمیان

کوئی ناقض وضوء پیش نہآئے۔

س) الی کوئی چرجہم پر نہ ہوجو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو، جیسے: موم، تیل یامیل پانی کے پہنچنے میں مانع نہیں ہوتے، بلکہ اولا پانی ان کے اندر جذب ہوتا ہے، پھر چڑئے تک پہو نچتا ہے۔(۵)

متفرق احكام

اگر پاؤں میں پھٹن کی وجہ سے پانی سے دھونامفز ہوتو پھٹن سے اوپر گلی ہوئی دواپر پانی کا بہانا بھی نقصان سے خالی نہ ہوتو صرف سے کرلے، اگر سے میں بھی نقصان کا اندیشہ ہوتو یوں ہی چھوڑ دے، اگر شخنڈ سے پانی کا استعال مفز ہو اور گرم پانی استعال کرنے میں نقصان نہ ہوتو گرم پانی استعال کرنے میں نقصان نہ ہوتو گرم پانی استعال کرے، (۲) — ظاہر ہے یہی تھم دوسرے اعضاء وضوء کیلئے بھی ہوگا، اگر دھونے یا مسح کرنے میں نقصان جنچنے کا اندیشہ ہو، کیونکہ شریعت نے انسان کواس کی قوت اور صلاحیت کے لحاظ سے مکلف بنایا ہے۔ (۷)

ہاتھ اور چبرہ دھونے کے بعد ناخن یا مونچھ تراثی جائے یا سر پرمسح کرنے کے بعد ہال مونڈ ایا جائے توعشل اور مسح کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۸)

اگرزخم پرباریک چمڑاتھاجس پرپانی گذاردیا پھراس چمڑے
کوکاٹ دے تو دوبارہ پانی بہانا ضروری نہیں، (۹) — تاہم ان
صورتوں میں دوبارہ ان اعضاء کودھولینا مستحب ہے۔(۱۰)
— اگر کسی شخص کی کہنی ہے ہاتھ کٹا ہوا ہوتو جہاں پر سے کٹا
ہوا ہے، اے دھولے، ای طرح ہاتھ یا وَں کا پچھ حصہ کٹا ہوا ہے،

⁽٢) مراقي الفلاح ٢٥٥

⁽٣) مراقى الفلاح ٣٣

⁽۲) طحطاوی ۲۵

⁽٨) مراقى الفلاح ٣٥

⁽۱۰) مراقى الفلاح ٣٥

⁽۳) درمختار ۱*۹*۹۵

⁽۵) حوالهٔ سابق ، در مختار ۱۹۸۱

⁽٤) ويمح درمختار ١٩/١

⁽۹) درمختار ۱۹۲۱

اور کچھ حصہ باقی ہے تو جتنا حصہ کثابوا ہے، اسے دھولیا جائے، (۱)
اگر ایک شخص کو ایک ہی حصہ میں ایک سے زیادہ ہاتھ یا پاؤں ہو
جا ئیں تو اگر اس زائد ہاتھ اور پاؤں سے اشیاء کو پکڑتا اور چاتا ہوتو
اس کو بھی دھونا واجب ہوگا، ورند دھونا واجب نہ ہوگا بلکہ مستحب ہوگا،
اس کو بھی دھونا واجب ہوگا، ورند دھونا واجب نہ ہوگا بلکہ مستحب ہوگا،
اس کو بھی دھونا واجب و زیا دہ انگلیاں ہوجا کیں تو اس کو بھی دھونا فرض ہوگا۔ (۲)

وضوء كب فرض وواجب ہے اوركب سنت موستحب؟

وضوء کی چارتمیں کی گئی ہیں فرض ،واجب اور کب متحب؟اس اعتبار سے وضوء کی چارتمیں کی گئی ہیں فرض ،واجب ،مسنون اور متحب ، نماز کے لئے وضوء کرنا فرض ہے ،فرض ہو یا نقل ، اور فرض عین ہویا فرض کفایہ ،اور مکمل نماز ہویا جزونماز ، جیسے تجد ہ تلاوت ،ان صور تو لئی وضوء فرض ہے ،اتی لئے میں وضوء فرض ہے ،طواف کے لئے وضوء کرنا واجب ہوتا ہے ،قرآن بغیر وضوء طواف کرنے کی صورت میں دم واجب ہوتا ہے ،قرآن مجید چھونے کے لئے وضوء کرنا بعض حضرات کے نزدیک واجب ہے ،اور بعض حضرات کے نزدیک واجب ہے ،اور بعض حضرات کے نزدیک واجب ہے ،اور بعض حضرات کے نزدیک واجب کے نزدیک اس کے لئے بھی وضوء فرض ،علامہ شرنبلا کی اور علامہ لئی کے نزدیک اس کے لئے بھی وضوء فرض ہے ۔ (۳)

سونے کے لئے وضوء کرنامسنون ہے، (۳) پیعلامہ صلفی کی رائے ہے، اور معمول نبوی ﷺ سے مطابقت کے اعتبار سے قابل ترجیح معلوم ہوتی ہے، علامہ شرنبلا ٹی نے اس کو بھی مستجبات میں شار کیا ہے، ان کے نزد کیے مسنون اور مستحب کی الگ الگ فتمیں نہیں بلکہ تین ہی فتمیں ہیں: فرض، واجب، اور مستحب (۵)

جن صورتوں میں وضوء کرنامتحب ہے، وہ تمیں سے بھی زیادہ ہیں، من جملہ ان کے میہ ہیں: دین کتابوں یعنی فقہ وحدیث، تفییر و

عقا ئدوغیرہ کی کتابیں چھونامقصود ہو، نیند سے بیدار ہو،تحدید وضوء ك لئے بشرطيكه بہلے وضوء سے كوئى عبادت مقصودہ اداكر چكا مو، يا مجلس بدل گئی ہو،غیبت کرنے ،جھوٹ بولنے ، چنلخو ری کرنے ، بتیج اشعار برصے اور سی بھی غلطی کرنے کے بعد ، کیونکہ وضوء گنا ہوں کا کفارہ ہے، نماز کے باہر قبقہدلگانے کے بعد، میت کونٹسل دیے اور جنازہ اٹھانے کے بعد، ہرنماز کے لئے تازہ وضوء عسل جنابت سے پہلے جب جنبی کھانے ، پینے ،سونے یادوبارہ ہمبستری کرنے کا ارادہ کرے،غصہ کی حالت میں ، کیونکہ وضوء آتش غضب کو بچھا تا ے، قرآن وحدیث برصے اور حدیث کی روایت کرنے کے لئے، كى بھى علم شرى كے يڑھنے اور يڑھانے كے لئے ، اذان ، ا قامت اورخطیہ کے لئے گوخطیہ نکاح ہی کیوں نہ ہو،مواجیشریف میں حاضری کے لئے ، مجد میں داخل ہونے کی غرض سے ،عرف میں وقوف اورصفا اورمروہ کے درمیان سعی کے لئے ، ہرا ہے عمل کے بعد جس میں بعض فقهاء کے نز دیک وضوءٹوٹ جاتا ہو، جیسے: اونٹ كا كوشت كهاني ، يا غيرمحرم مشتهات عورت كوجهون اورايني شرمگاہ کو کیڑے کے بغیر ہاتھ لگانے کی صورت میں۔(١)

(نواقض وضوء کے احکام کے لئے ملاحظہ ہو: حدث، نوم، دم، قبقہہ، بول و براز، نیز وضوء کے مستعمل پانی کے تھم کے لئے دیکھا جائے: غسالہ، اور کس پانی سے وضوء جائز ہے؟ اس کے لئے دیکھئے: ''ماء'')۔

وضيعه

جس قیت میں کی چیز کوخریدا ہو، اس ہے کم قیمت میں اے فروخت کرنے کو'' بیچ وضیعہ'' کہتے ہیں، (۱) اس کے مقابلہ میں

⁽۲) درمختار ا^ر

⁽۳) درمختار ۱/۱۲

⁽٢) مراقى الفلاح ٣٤-٣٥،درمختار ١١/١

⁽۱) رد المحتار ۱۹۷

⁽٣) مراقى الفلاح ٣٥، رد المحتار ٢٠

⁽۵) و كيم : مواقى الفلام ٢٥

⁽⁴⁾ كتاب التعريفات ٢٨١

مرابحداور تولید کی اصطلاحات ہیں ،خریدی ہوئی چیز کو نفع لے کر فروخت کرے تو ''مرابح'' ہے،اورای قیمت میں فروخت کردے تو '' تولیہ'' ہے۔

沙,

وطن ('' ط'' کے زیر یاسکون کے ساتھ) کے معنی رہائش کی جگہ (منزلۃ الاقامۃ) کے ہیں ، (۱) چونکہ نماز میں قصر کا مسئلہ سفر کے متعلق ہے ، اور سفر نام ہی بے وطنی کا ہے ، اس لئے فقہاء کے بہال وطن ایک اہم اصطلاح ہے اور اس کی دو تشمیں کی گئی ہیں ، وطن اسکی اور وطن اقامت۔

وطن اصلی سے مرادوہ جگہ ہے، جہاں انسان پیدا ہوا ہویا وہاں
اس نے شادی کی ہو، یا وہاں اس نے مستقل طور پر قیام کا ارادہ کر لیا
ہو، والموطن الاصلی ہو الذی ولد فیہ الانسان او تزوج
فیہ اولیم یتزوج ولیم یبولید فیہ ولکن قصد التعیش لا
الارتحال عنہ ، (۲) — وطن اصلی متعدد بھی ہو سکتے ہیں، مثلا
ایک شخص نے دوشہروں ہیں مکان بنارکھا ہے، یا اس نے دوشہروں
میں الگ الگ نکاح کرر کھے ہیں تو دونوں اس کے لئے وطن اصلی
قرار پائیں گے، (۳) اگر کوئی شخص اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر پوری
طرح وہاں سے منتقل ہوگیا، اور کی اور جگہ کو وطن اسلی ہو تھوں
اصلی باتی نہیں رے گا، و ہذا الموطن یبطل بمثلہ لاغیر و ہو
ان یتوطن فی بلد ة اخری وینقل الاہل الیہا فیخر ج
الاول عن ان یکون و طنا اصلیا . (۳)

وطن اصلی کا حکم ہیہ کہ یہاں چار رکعت والی نمازیں پوری چار رکعت ہی اداکی جائیں گی ،خواہ سفر کرتے ہوئے وہ دوایک

دنول ہی کیلئے کیوں نہو ہاں مقیم ہوا ہو۔

وطن اقامت سے عارضی قیام گاہ مراد ہے، حنیہ کے نزدیک اگرکوئی شخص کسی مقام پر پندرہ دن یااس سے زیادہ مخبر نے کی نیت کر لے، تو بیوطن اقامت ہے، وطن اقامت دوصورتوں میں باطل ہو جاتا ہے ، ایک تو وطن اصلی کی طرف لو شخ سے ، دوسر سے مسافت شرعی کے بقدر فاصلہ کے کسی مقام کے سفر کے ارادہ سے ، اگر اس سے کم فاصلے کا سفر وطن اقامت سے کیا جائے اور پھر وطن اقامت کو واپسی کا ارادہ ہوتو وطن اقامت باطل نہیں ہوتا ، بلکہ اس مختصر سفر میں بھی وہ مقیم ہی کے حکم میں رہتا ہے ، (۵) وطن اقامت کا بھی حکم نماز میں وہی ہے جو وطن اصلی کا ہے کہ چار رکعت والی نمازیں یوری پڑھی جا کیں گی ۔

ای سے جاج کے سلسلہ میں بھی تھم معلوم ہوگیا کہ جو جاج کج شروع ہونے سے پندرہ دنوں پہلے مکہ آجا ئیں وہ تیم ہیں، وہ منی، عرفات اور مزدلفہ میں چار رکعتیں پوری کریں گے، اور جو جاج پندرہ دنوں پہلے مکہ نہ پہنچے ہوں، بلکہ اس وقت آئے ہوں جب زیادہ سے زیادہ چودہ دن حج شروع ہونے میں باقی ہو، تو انہیں منی، عرفات اور مزدلفہ میں چار رکعت والی نماز وں کو دورکعت ہی پڑھنا چاہئے، کیونکہ وہ مسافر کے تھم میں ہیں۔

بعض اہل علم نے وطن کی ایک اور قتم وطن سکنیٰ کے نام سے کی ہے، یعنی ایسی جگہ جہال پندرہ دنوں ہے کم قیام کا ارادہ ہو، ایسا شخص مسافر کے حکم میں ہے، چونکہ اس سے کوئی مستقل فقتی حکم متعلق نہیں ہے، اس لئے محققین کے زدیک وطن سکنی کی اصطلاح بے معنی اور بے فائدہ ہے، (۱) — وطن اقامت کی جوتشر تے او پر ذکر کی گئی ہے، و فقہاء حفیہ کی رائے پر ہے، مالکیہ کے زدیک اگر کہیں چاردن یا و و فقہاء حفیہ کی رائے پر ہے، مالکیہ کے زدیک اگر کہیں چاردن یا

⁽١) القاموس المحيط ١٥٩٨

⁽٣) مراقى الفلاح ٢٣٣

⁽۵) الدر المختار مع الرد ١١٣٦٢، مع تحقيق شيخ عاول احمد وغيره

⁽r) مراقى الفلاح على هامش الطحطاوي ٢٣٢، نيز و كمين البحر الراثق ١٣٦/٢

⁽٣) البحر الرائق ١٣٦/٢

⁽١) البحرالرائق ١٣٦/٢مراقي الفلاح ٢٣٥

بیس نمازوں کے بقتر قیام کا ارادہ ہو، تو وہ وطن اقامت ہوگا، (۱)
شوافع کے نزدیک بھی آنے اور جانے کا دن چھوڑ کرچار دن قیام
کے ارادہ سے آدمی مقیم ہوجاتا ہے، لیکن اگر مقیم ہونے کے باوجود
آگے سفر کا کوئی غیر بھینی مرحلہ در پیش ہو، جیسے جہاد میں نکلنا متوقع ہو،
یا کسی اور کام کی وجہ سے قیام میں دن دو دن کا اضافہ ہوتا جاتا ہو،
عالا نکد ابتداء میں چاردن تک مستقل قیام کی نیت ندر ہی ہو، تو ایک
صورت میں سترہ دنوں تک قصر کرنے کی گنجائش ہے، اس کے بعد
نہیں، (۲) حنابلہ کے نزد کی اکیس نمازیا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ
ہوتو وطن اقامت قرار پاتا ہے، (۳) حفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے
نزد کی اگر کوئی شخص مدت اقامت کے قیام کی نیت ندر کھتا ہو، لیکن
نزد کی اگر کوئی شخص مدت اقامت کے قیام کی نیت ندر کھتا ہو، لیکن
ایک ایک دو دو دون کا ارادہ کرتے کرتے ایک عرصہ بھی کہیں قیام
کرلے تو وہ مسافر ہی سمجھا جائے گا۔

وطی

وطی کے لغوی معنی روند نے کے ہیں، فقہ کی اصطلاح ہیں حقفہ
(سپاری) یا اس کے بقدر مرد کے عضو مخصوص کے داخل کرنے کا نام
وطی ہے، خواہ مرد کے عضوء تناسل ہیں انتشار کی کیفیت پائی جائے یا
نہ پائی جائے، اگر مردوعورت کے اعضاء کے درمیان کوئی الی چیز
حائل بھی ہو جو جسمانی حرارت کے ایک دوسرے تک پہنچنے ہیں
رکاوٹ نہ ہوتو وہ بھی فقہ کی اصطلاح میں وطی ہے، اس پر بھی وطی کے
تمام احکام جاری ہوں گے، لافرق فی الایلاج بین ان یکون
بحائل او لا، لکن بیشوط ان تصل الحوارة معہ . (۳)
وطی یا دوسرے لفظوں میں مقدار حشفہ دخول سے درج ذیل

وطی یا دوسرے لفظوں میں مقدار حثفہ دخول سے درج ذیل احکام متعلق ہیں:

المعنسل كاواجب مونا، نماز ، تجده ، خطبه ، طواف

، تلاوت ، قرآن کوچھونا اور اٹھا نا ، قرآن کی کتابت اور معجد میں داخل ہونے کی حرمت ، جنسل سے پہلے کھانے پینے کا مکروہ ہونا ، اگر موزل پر مسلح کررہا ہوتو واجب ہے کہ موزہ اتار لے ، اگر حیض کے ابتدائی دنوں میں وطی کرلی تو ایک دینار اور آخری دنوں میں وطی کی تو نصف دینار کفارہ ادا کرنامتحب ہے ، روزہ کا فاسد ہونا ، اگر وطی کے نیز سرزنش اور کفارہ کا واجب ہونا ، اگر وطی کے درمیان مسلح طلوع ہوگئ تو اس دن کے روزے کا منعقد نہ ہونا ، جن کفارات میں مسلسل روزے منوری ہیں ، اگر ان کفارات میں مسلسل روزے ضروری ہیں ، اگر ان کفارات کے درمیان جماع کی وجہ سے روزہ تو ٹر لے تو از سرنو روزہ رکھنا کی وجہ سے روزہ تو ٹر لے تو از سرنو روزہ رکھنا

ہے اعتکاف میں وطی جائز نہیں ، اس سے
اعتکاف فاسد ہوجائے گا،اگر جج میں وقوف عرفہ
سے پہلے اور عمرہ میں طواف کے چار شوط سے پہلے
وطی کر لے، تو ان صور تول میں جج وعمرہ کو کمل کرنا،
ہوجائے گا،اور فی الحال اس جج وعمرہ کو کمل کرنا،
آئندہ ان کی قضاء کرنا نیز وم دینا واجب ہوگا،اگر
تکاح فاسد کی بناء پروطی کرلی، یاشبہ میں وطی کرلی تو
مہر مثل واجب ہوگا، طلاق رجعی کے بعد وطی سے
مجر مثل واجب ہوگا، طلاق رجعی کے بعد وطی سے
رجعت ثابت ہوجائے گی، جس عورت سے وطی
کی، اس کی بیٹی اور اس کی ماں مرد پر اور مرد کے
اُصول وفروع یعنی آباء واولا دعورت پر حرام قرار
یا کیں گائی گاراس عورت کوشو ہرنے تین طلاق

⁽٢) المهذب ١/٣٣٩

⁽٣) الأشباه والنظائر ٣/٤/٢، ط: مصطفى باز

⁽١) ويكيئ:الثمر الداني ٢٢٦

⁽٣) و كيم المغنى ١٥٣/٣ ا تحقيق دكتور تركى و عبد الفتاح محمد

واجب ہوگی ، وطی کرنے کی وجہ سے حدز ناکے احکام میں مرد وعورت محصن شار کئے جائیں گے، وطی حلال کی وجہ سے نسب ثابت ہوگا۔

بيان احكام مين سے اقتباس ب، جے علامه ابن جيم معری في افتان احكام عيبوبة الحشفة "كزيرعنوان فقل كيا ہے، چر آگے مصنف نے كچھ فواكد لكھے ہيں جن كا اختصار كے ساتھ ذكر كيا جاتا ہے :

ا) جیسا کہ مذکور ہوا اگر وطی میں کوئی ایسا باریک پردہ استعمال کیاجائے جوجسمانی حرارت کے پہنچنے میں مانع نہ ہوتو اس کا حکم وہی ہے، جواس کے بغیر وطی کرنے کا ہے۔

۲) اگر کسی شخص کے عضو تناسل سے مقدار حثف کٹا ہو، تو اس کے بقدر حصہ کے داخل ہونے پر وطی کے مذکورہ احکام جاری ہوں گے۔

دے دی ہوتو اب دوسرے شوہر کے وطی کرنے اورطلاق دینے کے بعد پہلے شوہر کے لئے حلال ہوجائے گی ، اگر کسی مرد کو نامردی کے علاج کی مہلت دی گئی ہواوروہ اس مہلت میں وطی کر لے تواہے نامردی ختم ہونے کی دلیل سمجھا جائے گا، كنوارى لؤكى كا تكاح باب دادا كے سواكسي اور نے كيا ہو، تواسے بالغ ہونے كے بعداس نكاح كے رد کردینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے ، اگر مرد نے وطی کرلی توبیا ختیارختم ہوجائے گا،عقد کے وقت مهرمقرر کیا گیا موتو بورا مهر داجب موگا،مهرمقررنه ہوا ہوتو مہرمثل واجب ہوگا ، اگر عورت نے ایک دفعہ وطی کا موقع دے دیا تو صاحبین کے قول برمہر معجّل کے لئے وہ اپنے نفس کونہیں روک سکتی ، جو طلاق وطی کرنے سے مشروط ہو، تو وطی کرنے کے ساتھ ہی طلاق واقع ہوجائے گی ،جس بیوی ہے ابھی وطی کی ہی نہ ہو،اس کو جا ہے حالت حیض میں طلاق دے، طلاق سنت ہی کہلائے گی، جس بیوی سے وطی کرچکا ہے، اس کے لئے حالت حیض کی طلاق بدعت ہوگی ،اورا پیے طبر کی طلاق کہ خاص اس طهر میں وطی نہ کی ہو، طلاق سنت ہوگی ، اگر ایلاء کیا ہوتو وطی کرنا نئے یعنی ایلاء سے رجوع سمجھا جائے گا، البتاقتم كا كفارہ واجب ہوگا، وطي كرنے کی وجہ ہے گوبغیر نکاح کے ہو،امام محمد کے قول پر استبراء یعنی کم ہے کم ایک حیض گذار ناواجب ہوگا، اوراس کے بعداس کا نکاح درست ہوگا، وطی کی وجہ سے عدت واجب ہوگی اور عدت میں نفقہ و سكني بھي واجب ہوگا ، اگر وطي به طور زنا ہوتو حد

کے بعد وطی سے مطلقہ مغلظہ شوہراول کے لئے حلال نہ ہوگی ، حد زنا کے باب میں اس کی وجہ سے وہ مرد وعورت محصن نہیں ہو نگے ، نکاح سیجے کی وجہ سے وطی حلال ہے ، اور نکاح فاسد کے بعد وطی حرام ہی رہے گی۔

۵) جواحکام وطی ہے متعلق ہیں اس میں انزال ہونے اور نہ ہونے کا اعتبار نہیں، کیونکہ اس کی حیثیت ضمنی ہے۔

۲) وطی کی صورت میں مہریا حدز نامیں سے کوئی ایک چیز عام طور پر واجب ہوتی ہے، لیکن بعض صور تیں اس سے متثنی ہیں ،
کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

سبعدی ای سی می او بود ہے۔

2) شوہر کے لئے ہیوی سے وطی حلال ہے ، کین بعض صورتوں میں اپنی ہیوی سے بھی وطی حرام ہے ، اوروہ ہیہ ہیں :

حالت چیف ، حالت نظاس ، عورت واجب روزہ رہ رہ ہو ، اعتکاف یا احرام کی حالت ہو ، ظہار کی صورت میں کفارہ ادا کرنے سے ہملے ہیوی سے شبہ کی بناء پر کسی نے وطی کر لی ہواوروہ عدت گذاررہی ہو ، عورت کے وطی کر اوروطی کے کل اگئے ہوں ، اوروطی کے کل فطرت میں ہونے کا یقین نہ ہو ، کم سنی ، یماری یا فطرت میں ہونے کا یقین نہ ہو ، کم سنی ، یماری یا موٹا ہے کی وجہ سے عورت وطی کی متحمل نہ ہو ، اپنا موٹا ہے کی وجہ سے عورت وطی کی متحمل نہ ہو ، اپنا حبر موٹل وصول کرنے کیلئے اس نے اپنے نفس کو مہم مجل وصول کرنے کیلئے اس نے اپنے نفس کو محمل قرار پا خلاف قصاص کا فیصلہ ہو چکا ہو ، اس سے بھی وطی کرنا جائز نہیں ، کیونکہ اگر اس سے حمل قرار پا حائے تو قصاص میں تا خیر ہوگی۔

۸) جن صورتوں میں ولی حرام ہے، ان صورتوں میں دواعی وطی لیت ہے، البتہ حیض دواعی وطی لیت ہے، البتہ حیض دواعی وطی البتہ میں اور جو شخص اپنے نفس کے بارے میں مطمئن ہو، اس کے لئے روزہ کی حالت میں دواعی وطی کا اختیار کرنا جائز ہے۔(۱)

وعده

اسلام میں "وعدہ" کو بڑی اہمیت حاصل ہے،قرآن مجیدنے متعدد مواقع پرایفاء عهد کا تذکره کیا ہے، کہیں تو وعدہ پورا کرنے کا تھم دیا گیا اور فرمایا گیا کہ انسان اینے وعدہ کے بارے میں اللہ كرسامة جواب ده بوكا، واوفوا بالعهد ان العهد كان مستولا ، (بن اسرائل : م) اور كهيل سيح اور يكي اورجنتي مسلمان كي حیثیت سے ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جوائے عہد کو پورا کرتے ہیں ، (القره : ٢٢، المومنون : ١، المعارج : ١) وعده كووفاء كرنا جتنامحبوب اور قابل تعريف وصف ہے، وعدہ خلافی اور عبد شكنی اسى ورجه ندموم اورنالپندیده،آپ ﷺ نے وعدہ خلافی کونفاق کی علامت قرار دیا ہے،(۲)کیمسلمان کے حق میں اس سے برھ کراور کیا تعبیر ہوسکتی ہے،جس کے ذریعہ کی فغل کی ندمت کی جائے!اگر کسی ناپندیدہ بات کا وعدہ کیا گیا تو ایسے وعدہ کو پورانہیں کرنا چاہئے ، (٣)ای طرح اگر کی مخض نے وعدہ پورا کرنے کی نیت سے وعدہ کیا ، وہ اے پورا کرنا جا ہتا تھالیکن غیرمعمولی رکاوٹ پیش آگئ اوروہ اس وعده كو يورانبيس كريايا تووه وعده خلافي كا كنة گارنبيس موگا، (م)ليكن بلاعذر وعده خلافی جائز نہیں، جبیا کہ ندکورہ حدیث سے ظاہر ہے۔ فقہاء کے یہاں یہ بات زیر بحث آتی ہے، کہ وعدہ کو وفا کرنا واجب ہے پانہیں؟ اکثر فقہاء کے نزویک دیانیڈ ایفاءعہد واجب

الشباه و النظائر ۲۹/۲-۲۲۲۱ط: مصطفى بازمكه المكرمة

⁽٢) بخارى الاابباب علامة المنافق

⁽٣) فتح الباري الااا

ہے، قضاء واجب نہیں، دیائیہ واجب ہونا ظاہر ہے، چنا نچدارشاد خداوندی بالیها الذین آمنوا او فوا بالعقود ''(المائدة: ۱) کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس کے امام مجاہد ، اور متعدد بلند پایہ مضرین ہے منقول ہے کہ یہاں محقود سے ' معہود' کینی وعدے مراد ہیں، (۱) یہی بات ابوعبید آنے بھی کہی ہے کہ: هسی المعهود والایسمان ، (۲) امام ابو بمرجصاص رازیؒ نے اس سلسلہ میں اہل علم کے اقوال قل کرنے کے بعد لکھا ہے :

وهو عموم في ايجاب الوفاء بجميع مايشرط الانسان على نفسه مالم تقم دلالة تخصصه . (r)

انسان اپنے اوپر جو بھی شرطیں عائد کرے ان سب کو پورا کرنا واجب ہے، اس سلسلہ میں بیہ آیت عام ہے، سوائے اس کے کہ کوئی وجہ تخصیص موجود ہو۔

البته حنفیہ کے بارے میں اہل علم نے لکھا ہے کہ اگر وعدہ کی شرط کے ساتھ معلق ہو، تو پھروہ لازم ہوجا تا ہے، ای بنیاد پر ''مجلة الا حکام'' میں ایک قاعدہ اس طرح ذکر کیا گیا ہے:

> المواعيد بصورة التعاليق تكون لازمة . (٣)

وہ دعدے جو کسی شرط پر معلق ہوں ، انھیں پورا کرنا ضروری ہے۔

وعدہ کے قضاء واجب ہونے کے سلسلہ میں مالکیہ کا مذہب اہل سنت کے متیوں دبستان فقہ ہے کسی قدرا لگ ہے، مالکیہ کے

زدیک اگر وعدہ کوکسی سبب سے متعلق کیا گیا ہوتو اس کو پورا کرنا قضاء واجب ہے، جیسے کوئی شخص کیے کہتم اپنا موجودہ مکان منہدم کردو، میں تنہیں نئی تعمیر کے لئے بیسہ دول گا، اب اس نے اپنا قدیم مکان گرا دیا، تو وعدہ کرنے والے شخص پر قرض دینا واجب ہوگا، (۵) اسلامی تاریخ کے مشہور قاضی ابن شرمہ کے نزد یک مطلق وعدہ تی تحمیل پر مجبور محمدہ قضاء واجب ہے، اور وعدہ کنندہ کو اپنے وعدہ کی تحمیل پر مجبور کیا جائے گا، (۱) سے فی زمانہ بہت سے مواقع پرلوگوں کو مقرت سے بچانے کے لئے ایفاء عہد کو واجب قرار وینے کی ضرورت محسوں ہوتی ہے، اس لئے بعض جدیدا قضادی مسائل کے مل میں فقہ مالکی سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم

وفره

بال جوسر پرجمع ہو، یا کانوں تک آتا ہو، یا کانوں کی لو سے متجاوز ہو، اسے ' وفرہ'' کہتے ہیں، اس سے لمبے بال کو'' جمہ''اور ''لہ'' کہا جاتا ہے، وفرہ کی جمع وفار ہے، (2) — رسول اللہ ﷺ عام طور پرلمبی زلف رکھا کرتے تھے، زلف مبارک بھی کانوں تک، کبھی گردن تک اور بھی مونڈھوں کوچھوتی ہوئی ہوتی تھی، (۸)غرض کہ بعض اوقات آپ ﷺ کے بال مبارک وفرہ کے مصداق ہوا کرتے تھے۔

رقص

"وقص" کی جمع اوقاص ہے، کی شک کی زکوۃ میں دوعلا حدہ تعداد پر زکوۃ کی علا حدہ مقدار متعین کی گئی ہو، ان دونوں کے درمیان جوفا صلہ ہواسی کو "قص" کہتے ہیں، (۹) مثلاً آپ اللہ نے

- (r) حوالة سابق ٣٨٣٣
- (٣) مجلة الأحكام، دفعه ٨٣
- (٢) الفقه الإسلامي وأدلته ١١/٣
- (٨) ديكي شمائل ترمذي ٣٠٥: اشرفيه بك ويوديوبند

- (۱) أحكام القرآن للجصاص ٢٨٣/٣
 - (٣) حوالة سابق ٨٥-٢٨٢
 - (۵) الفروق للقرافي ۲۵/۳-۲۳
 - (٤) القاموس المحيط ٢٣٣
 - (٩) قواعد الفقه ٥٣٥

گائے بیل کی زکوۃ کے بارے میں فرمایا کہ تمیں پرایک ایک سالہ
پھڑایا بچھڑی اور چالیس پر دوسالہ واجب ہوگا، (۱) ای طرح
چالیس کے بعد جب ساٹھ ہو جا ئیں تو اس صدیث کی روشیٰ میں
دوعددایک سالہ بچھڑے اداکر نے ہوں گے، یہ چالیس اور ساٹھ
کے درمیان کا حصہ وقص کہلاتا ہے، امام ابولیوسف اور امام محر کے
نزدیک وقص میں زکوۃ واجب بہیں، یعنی اگر کسی کوچالیس سے بڑھ
کرانچاس گائیں ہوجا ئیں تو وہی ایک دوسالہ بچھڑا واجب ہوگا، نو
جانورں کا جواضافہ ہوا ہے اس پرالگ سے پچھواجب نہ ہوگا، امام
ابو حنیفہ سے تین قول منقول ہے : ایک یہ کہ چالیس کے بعد جینے
پھڑے ہوں ای نسبت سے زکوۃ کی مقدار میں اضافہ ہوگا، امام
اکرانیس ہوجا ئیں تو ایک بچھڑا اور ایک بچھڑا کا چالیس وال حصہ
دوسراقول یہ ہے کہ جب تک پچاس نہ ہوجائے چالیس وال حصہ
دوسراقول یہ ہے کہ جب تک پچاس نہ ہوجائے چالیس وال جوہ
حصہ پر بچھ واجب نہ ہوگا، پچاس ہوجائے تو ایک بچھڑا اور ایک
حصہ پر بچھ واجب نہ ہوگا، پچاس ہوجائے تو ایک بچھڑا اور ایک
دوسراقول ہے جوامام ابولیوسف محمد کا جوامام ابولیوسف اور امام محمد کا ہے۔ (۲)

ونق

وقف کے لغوی معنی رو کئے کے ہیں ، (۳) چونکہ فقہاء کے درمیان وقف کے احکام کی بابت اختلاف ہے،اس لئے وقف کی تعریف ہیں بھی ان کے درمیان اختلاف واقع ہوا ہے،اور بحیثیت مجموعی اس سلسلہ میں فقہاء کے یہاں تین اقوال پائے جاتے ہیں ، ایک تعریف وہ ہے، جوامام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ :

ه و حبس العين على حكم ملك الواقف والتصدق بالمنفعة ولو في الجملة . (٣)

کا وقف لازم ہوتا ہے، کین بقیہ اوقاف لازم نہیں ہوتے اوران پر واقف کی ملکیت باتی رہتی ہے، البتہ اس سے دوصور تیں متنیٰ ہیں، اول یہ کہ قاضی اس کے وقف ہونے کا فیصلہ کردے، دوسرے واقف نے وقف کی وصیت کی ہواوراس کو اپنی موت سے مشروط رکھا ہو، (۵) ان کے علاوہ عام حالات میں وقف لازم نہیں ہوتا، اور اس پرواقف کی ملکیت قائم رہتی ہے۔

اصل شئی کو واقف کی ملکیت کے حکم میں رو کے

يتعريف اس بات برمني ب كدامام ابوطنيفة كے بهان توسيد

رکھنااوراس کے نفع کوفی الجملہ ہی صدقہ کرنا۔

دوسری تعریف صاحبین کرزدیک ہے کہ :

هو حبسها علی حکم ملک اللہ تعالیٰ
وصوف منفعتها علی من احب ولو غنیا . (۲)
اصل شی کواللہ کی ملکیت کے حکم پررو کے رکھنا اور
جس پروہ چاہے گووہ مالدار ہو، اس پراس کا نفع
خرج کرنا۔

یہ تعریف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک بھی ہے ، کیونکہ ان حضرات کے نزدیک وقف لازم ہوتا ہے ، اور موقوفہ شک اس کی ملکیت میں چلی جاتی ہے۔(2) ملکیت میں چلی جاتی ہے۔(2) فقہاء مالکیہ کے یہاں وقف کا دائر ہوسیع ہے ، اصل مال کے علاوہ کی مال سے ہونے والائحض نفع بھی وقف کیا جاسکتا ہے ، اس لئے مالکیہ نے وقف کی تعریف اس طرح کی ہے :

الکے مالکیہ نے وقف کی تعریف اس طرح کی ہے :

هو جعل منفعة مملوک ولو باجرة اوغلت لمستحق بصیغة مدة مایواه المحبس . (۸)

⁽٢) وكيح: هدايه وفتح القدير ١٨٠/٢

⁽۳) در مختار على هامش الرد ۳۵۷/۳

⁽۲) درمختار ۲۵۸/۳

⁽٨) الشرح الصغير ٩٨/٣

⁽۱) ترمذی ۱۳۲۱

⁽٣) القاموس المحيط ١١١٢

⁽۵) ردالمحتار ۲۵۸/۳

⁽٤) الفقه الإسلامي وأدلته ١٥٣/٨

وقف — اسلام کے امتیازات میں

وقف کواسلام کے امتیازات اور خصائص میں شار کیا گیا ہے،
لیکن فی الجملہ وقف کا تصوراسلام سے پہلے بھی ملتا ہے، کیونکہ اسلام
کی آمد سے پہلے بھی آسانی اور غیر آسانی ندا ہب میں عبادت کی
انجام دہی کے لئے مخصوص جگہیں رہا کرتی تھیں، ظاہر ہے اس کا
شار بھی وقف ہی میں ہوگا، البتہ اس میں شبہیں کہ اسلام نے وقف
کا جو وسیع تصور دیا ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی، اسی لئے
مسلمانوں کے عہد میں عبادت، تعلیم، خدمت خلق اور رفائی کا موں
کے لئے جتنے زیادہ اور جتنے بڑے اوقاف ملتے ہیں اسلام سے
کے لئے جتنے زیادہ اور جتنے بڑے اوقاف ملتے ہیں اسلام سے
مسلمان سلاطین اور رؤساء میں خیراتی مقاصد کے لئے وقف کا
مسلمان سلاطین اور رؤساء میں خیراتی مقاصد کے لئے وقف کا
کئے وقف کا روسری قوموں میں بھی نہ بی اور رفائی کا موں کے
لئے وقف کار جوان پیدا ہوا ہے۔

وقف کے سلسلہ میں اصل حفرت عبد اللہ بن عمر اللہ بن موسی وابت ہے کہ حفرت عمر اللہ بن کو جر کے کاموں میں استعال کرنے کی غرض ہے آپ کی خرض ہے آپ کی خرص کے ہوکہ اصل زمین کوروک رکھواور اس کے نفع کو صدقہ کرو، اصل زمین نہ خرید وفروخت کی جائے نہ جہداور نہ اس میں میراث جاری ہو، چنا نچہ حضرت عمر کی جائے نہ جہداور نہ اس میں میراث جاری ہو، چنا نچہ حضرت عمر کی اور میں اور اور میمانوں پروقف فر مادیا اور میشرط بھی لکھ فر ابت ، غلام ، مسافر اور میمانوں پروقف فر مادیا اور میشرط بھی لکھ دی کہ جو وقف کا متولی ہوات معروف طریقہ پرخود کھانے اور دوستوں کو کھلانے کی اجازت ہوگی ، اس میں سے جمع کرنے کی دوستوں کو کھلانے کی اجازت ہوگی ، اس میں سے جمع کرنے کی

اجازت نہیں ہوگی (۱) — چنانچہ حفزت عمرﷺ کے اس وقف کو اسلامی عہد کا پہلا وقف ماناجا تا ہے۔

وقف کی اہمیت پراس مدیث ہے بھی روشیٰ پر تی ہے، جس میں آپ کی نے فرمایا کہ آ دمی کی موت کے بعداس کاعمل منقطع ہو جاتا ہے، البتہ تین اعمال ایسے ہیں جن کا اجراس کی موت کے بعد بھی پہنچتار ہتا ہے: صدقہ 'جاریہ علم نافع جس سے اس کے بعدلوگ نفع اٹھار ہے ہوں، صالح اولا دجواس کے لئے دعاء کرتی ہو۔ (۲) اسلام میں وقف کی فضیلت

چنانچهوقف کرنامتحب به (۳)اوراس پرگویااجهاع به (۳)
ای لئے حفرات صحابہ کی میں وقف کا بڑا ذوق پایا جاتا تھا،
حفرت جابر کی سے مروی ہے کہ کوئی صاحب گنجائش صحابی نہیں
کہ جس نے وقف نہ کیا ہو، جمیدی سے منقول ہے کہ حفرت ابو
کہ جس نے اپنا گھر اپنے لڑکے پروقف کیا تھا، حفرت عمر کی ایک گھر مروہ کے پاس تھا آپ کی نے اسے اپنے لڑکوں پروقف
ایک گھر مروہ کے پاس تھا آپ کی نے نامی جگہ پراپئی زمین وقف
کردیا تھا، حضرت زبیر کی نے کہ اور مصر میں جو مکان تھا اسے
وقف کردیا تھا، اور مدینہ میں جو مال تھا وہ بچوں پروقف کردیا تھا،
حضرت سعد کی نے مدینہ میں ایک مکان وقف کیا تھا، اور مصر کا
ایک مکان اپنے بچوں پر، ای طرح حضرت عثمان کی ،حضرت عمر کو بین العاص کی اور حضرت کی بین حزام کی وغیرہ سے بھی
حفرت سعد وقف کرنا ثابت ہے۔ (۵)

جیا کہ وقف کی تعریف کے ذیل میں ندکور ہواامام ابوحنیفة

⁽۱) بخاری ۱/۲۸۷، مسلم ۲۸۲۱، ترمذی شریف ۱/۲۵۲۱ ابو داؤد شریف ۳۹۸/۲

⁽۲) ترمذی ۱۲۵۲۱ مسلم شریف ۳۷۲۳ نسائی شریف ۱۳/۲۱۱ اواؤد شریف ۳۹۸/۲

⁽٣) الشرح الصغير ٩٨/٥، شرح مهذب ١٣٠٥، شرح مهذب ٢٣٩/٥

⁽۵) المغنى ١٩٥٥–٣٣٨

کے زدیک تین صورتوں کے سواوقف محض جائز ہوتا ہے لازم نہیں ہوتا، یعنی موقو فیشکی عاریت کے درجہ میں ہوتی ہے جب بھی چاہے، وقف کرنے والا وقف سے رجوع کرسکتا ہے، گوابیا کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر وہ رجوع کر ہی لے تو اس کا رجوع کرنا درست اور معتبر ہوگا،اورا گراس کا انقال ہوگیا تو اس میں وراثت جاری ہوگا،البتہ اس سے تین صورتیں مشتنیٰ ہیں :

ا) بطور مسجد زمین وقف کی گئی ہو، چونکہ مسجد براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے، اور جب کوئی جگہ ایک بار مسجد بن گئی تو قیامت تک وہ مسجد ہی رہے گی ، اس لئے اس میں رجوع کی گنجائش نہیں۔

7) قاضی نے وقف لازم ہونے کا فیصلہ کردیا ہو، اس کی صورت یہ ہے کہ موقو فہ جا کداد ناظر کے حوالہ کردے، پھر قاضی کے پاس وقف کے لازم نہ ہونے کی وجہ سے اس وقف سے رجوع کرنے کا عوی کرے اور قاضی اس کے دعوی کے خلاف وقف کے لازم ہونے کا فیصلہ کردے تو قاضی کے فیصلہ کی وجہ سے وقف لازم ہونے کا فیصلہ کردے تو قاضی کے فیصلہ کی وجہ سے وقف لازم ہونے گا۔

س) واقف نے وصیت کی ہو، وصیت ہونے کے اعتبار سے بیوقف لازم ہوگا۔(ا)

صاحبین کے نزدیک وقف لازم ہوتا ہے، اور وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چلاجا تا ہے، اس لئے وقف کرنے کے بعد رجوع نہیں کیا جاسکتا، اور نہاس میں میراث جاری ہوگی، فتو کی اس مسئلہ میں صاحبین کی رائے پر ہے، (۲) پھر امام ابو یوسف کے نزدیک الفاظ وقف کا تلفظ کرتے ہی وقف کمل ہو جائے گا، اور

واقف کی ملکت اس پرختم ہوجائے گی ، مشائخ بلخ ، صاحب مدیة المصلی اور ملا حداد وغیرہ نے اس پرفتوی دیا ہے، امام محر کے نزدیک جب تک وقف کے لئے متولی مقرر کر کے اس کے حوالہ نہ کردے، وقف محمل نہیں ہوگا ، سراجیہ اور خلاصہ الفتاوی میں اسی کومفتی بہ قرار دیا گیا ہے، (۳) علامہ شامی نے بھی امام ابو یوسف ہی کے قول پر فتوی نقل کیا ہے، (۳) علامہ شامی نے بھی امام ابو یوسف ہی کے قول پر فتوی نقل کیا ہے، (۳) اور ظاہر ہے کہ اسی میں احتیاط ہے۔ واللہ اعلم

وقف كاركن

وقف کارکن وقف پر دلادلت کرنے والے الفاظ کو ادا کرنا ہے، یہ ایسے الفاظ ہوں جو ہمیشہ کے لئے وقف کرنے کو ہتلاتے ہوں، چیسے: اس گھر کا کرایہ ہمیشہ مسکینوں پر فرج کیا جائے، ویسے امام ابو یوسف ہے منقول ہے کہ اگر محض اتنا کہد دیا جائے کہ یہ شک فلاں مقصد کے لئے وقف کر رہا ہوں، اور بھی تکی ودام کی صراحت نہ شائ نے نکھا ہے کہ مشائخ بلخ اور صدر الشریعہ و غیرہ بھی عرف کی بناء پر وقف درست ہو جائے گا، علامہ شائ نے نکھا ہے کہ مشائخ بلخ اور صدر الشریعہ و غیرہ بھی عرف کی وجہ سے امام ابو یوسف ہی کے قول پر فتو کی دیا کرتے تھے، (۵) وقف کے لئے خاص وقف ہی کا لفظ ضروری نہیں، بلکہ کوئی بھی ایسا لفظ کا فی ہے، جو وقف کے معنی ومقصود پر دلالت کرتا ہو چیے صدقہ وغیرہ ، (۲) علامہ ابن نجیم مصری نے ان الفاظ کا تفصیل سے ذکر کیا ہو ، جو وقف کے لئے ایجاب وغیرہ ، (۲) علامہ ابن نجیم مصری نے ان الفاظ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے ، (۵) اس وضاحت سے ظاہر ہے کہ وقف کے لئے ایجاب کافی ہے قبول ضروری نہیں، مالکیہ شوافع اور بعض حنا بلہ کے نزد یک کافی ہے قبول ضروری نہیں، مالکیہ شوافع اور بعض حنا بلہ کے نزد کیک رکھتا ہو، چیسے رشید، جمید وغیرہ پر وقف کیا گیا ہو جو قبول کرنیکی صلاحیت رکھتا ہو، چیسے رشید، جمید وغیرہ پر وقف، تو وقف کی شحیل کے لیے اس

(٣) هنديه ١١٥٣

⁽۱) هنديه ٢٠/٣٥٠، د المحتار ٣٥٨٦، مجدكا استثناء وقف كي تعريف كونيل مين مذكورتين لين احكام مساجد كونيل مين مساجد كخصوص حييت كاذكرآيا ب

⁽۲) حواله جات مذکوره (۳) رد المحتار ۳۵۸/۳

⁽۵) رد المحتار ۳۵۹/۳

⁽٢) الدر المختار ٣٥٩/٣ البحرالرائق ١١٥٦٥ مكتبدركرياديوبند

⁽²⁾ البحرالرائق ١٥/١٥-٣١٩

ھخص کا قبول کرنا بھی ضروری ہے۔(۱)

وقف کے احکام

وقف کا ایک جم تو یہ ہے کہ موقو فہ جا کداد سے جاصل ہونے والی منفعت جیسے : کھیت کا غلہ ، مکان کا کرایہ وغیرہ کو مقررہ خیراتی اور رفائی مصرف پرخرج کرناواجب ہے ، (۲) — دوسرا جم موقو فہ شک کی ملکیت سے متعلق ہے ، صاحبین اور جمہور کے نزدیک وقف کے بعدوہ شکی براہ راست اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چلی جاتی ہے ، اور امام ابوصنیقہ کے نزدیک اس پرواقف ہی کی ملکیت باتی رہتی ہے ، البتہ صحیح اور لازم ہونے کے بعد با نقاق اسکوفر وخت کرنایا کسی اور کو ہمہ کرنا جائز نہیں اور نداس میں میراث جاری ہوگی ۔ (۲)

وقف صحیح ہونے کی شرطیں

وقف کے سیح ہونے کے لئے چندشرطیں ہیں جن میں بعض کا تعلق وقف کرنے والے ہے ہے، بعض کا وقف کی جانے والی شک ہے، اور بعض کا ان مصارف و مدات ہے جن پر وقف کیا جائے، فقہ کی اصطلاح میں اے'' موقوف علیہ'' کہتے ہیں۔

واقف ہے متعلق شرائط کا حاصل میہ ہے کہ وہ اس مال میں تصرف کرنے کا اہل ہویعنی عاقل وبالغ ہو، نا بالغ اور فاتر العقل نہ ہو، آزاد ہوغلام نہ ہو، (۴) جس چیز کو وقف کرر ہا ہو وقف کرنے کے وقت اس کا مالک ہو، سفیہ و کم عقل یا مقروض اور دیوالیہ ہونے کی وجہ ہے اس کواپنے مال میں تصرف ہے منع نہ کردیا گیا ہو، (۵) مرض وفات میں حنفیہ کے نز دیک مریض کا اپنی جا کداد میں تصرف کا حق محد دو ہو جا تا ہے، اس کئے اگر کسی نے اس حالت میں وقف کا حق محد دو ہو جا تا ہے، اس کئے اگر کسی نے اس حالت میں وقف

کیا ہوتو دیون کو اداکر نے کے بعد متر وکہ کے ایک تہائی میں تو لاز ما وقف نا فذہوگا ، اگر اس سے زیادہ کا وقف کیا ہوتو ایک تہائی سے زیادہ کا وقف کیا ہوتو ایک تہائی سے زیادہ میں وقف کا نا فذہو نا ور ثاء کے اجازت دی اور بعض نے نہیں تو تہائی کے علاوہ اجازت دی اور بعض نے نہیں تو تہائی کے علاوہ اجازت دی ورثاء کے حصہ میں ہی وقف نا فذہو سکے گا، (۱) یہی تھم وقف کی وصیت کا بھی ہے ، واقف کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ، وقف کی وصیت کا بھی ہے ، واقف کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ، غیر مسلم اپنی اولا داور نسل کے لئے وقف کرے اور آخری مصرف مساکین کو قرار دے تو مسلمان فقراء کے لئے بھی اس وقف سے استفادہ فیا ترہے۔(2)

وقف کی ہوئی چیز سے متعلق شرطیں

جو چیز وقف کی جارہی ہو، لعنی شکی موقوف سے متعلق شرطیں

يہ بیں

ا) غیر منقولہ گئی ہوجیے: زمین — حنفیہ کے یہاں منقولہ اشیاء کا وقف درست نہیں ،اس لئے کہ وقف کا مقصد موقو فہ شک کے نفع کا دائی طور پرصد قد کرنا ہے ، اور منقولہ اشیاء زیادہ مدت تک باقی نہیں رہ سکتیں ، البتہ اس سے دوصور تیں سکتیٰ ہیں ، اول بیہ کہ منقولہ اشیاء بھی اگر غیر منقولہ اشیاء کے تابع اور اس سے متعلق ہوں جسے زراعتی زمین کے ساتھ بل ، تیل اور آلات کا شت ، دوسر سے جسے زراعتی زمین کے ساتھ بل ، تیل اور آلات کا شت ، دوسر نے جن منقولہ اشیاء کا وقف مروح ہوجیے : درخت ، قبر کھود نے کے جن منقولہ اشیاء کا وقف مروح ہوجیے نے درخت ، قبر کھود نے کے بناء پر بعض مشائح نے کتابوں کے وقف کی اجازت دی ہے ، کیونکہ مساجد اور مدارس پر کتابوں کا وقف معروف اور مروح ہے ۔ (۸) مساجد اور مدارس پر کتابوں کا وقف معروف اور مروح ہے ۔ (۸) جانور اور ہتھیار کا وقف بھی اسی اصول پر امام ابو حنیفہ کے جانور اور ہتھیار کا وقف بھی اسی اصول پر امام ابو حنیفہ کے جانور اور ہتھیار کا وقف بھی اسی اصول پر امام ابو حنیفہ کے

⁽r) و کھنے: رد المحتار ۳۵۹/۳

⁽۳) هندیه ۱۳۵۳

⁽۱) هندیه ۲۵۱۲

⁽٨) بدائع الصنائع ٢٠٠٦

⁽١) الفقه الإسلامي وأدلته ١٩٥٨

⁽٣) هنديه ۲۵۲۲

⁽۵) رد المحتار ۳۵۹/۳،الشرح الصغير ۱۰۱/۳

⁽۷) هندیه ۲۵۲٫۳

زدیک جائز نہیں ،لیکن چونکہ اس سلسلہ میں حدیث موجود ہے کہ
آپ ﷺ نے حضرت خالد ﷺ کے جانوروں کے بارے میں
فر مایا تھا کہ انھوں نے ان جانوروں کو اللہ کے راستہ میں یعنی جہاد
کے لئے وقف کر رکھا ہے ،اس لئے امام ابو یوسف اورامام حُمرہ کے
نزدیک ان کا وقف بھی درست ہے ، (۱) اس سے معلوم ہوا کہ
صاحبین کے نزدیک جن اموال کا وقف نص سے تا بت ہوان میں
بھی وقف درست ہوگا۔ والنداعلم

۲) جو چیز وقف کی جائے ضروری ہے کہ وہ شریعت کی نظر میں قبت رکھنے والا مال ہو و مصحلہ الممال المعقوم ، (۲) معلوم ہوا کہ جو چیز شرعاً مال ہی نہ ہویا ایسا مال نہ ہوجس کی خرید وفر وخت شرعاً جائز ہے، تو اس کا وقف معتبر نہیں۔

س) وقف کی جانے والی شکی وقف کرنے والے کی ملکیت میں ہو، اس سلسلہ میں وقف کرنے کے وقت مالک ہونے کا اعتبار ہے، فرض کیجئے کہ وقف کرنے کے وقت زمین غصب کی تھی بعد میں غاصب نے اس زمین کواصل مالک سے خرید کرلیاتو گو بعد کووہ اس کا مالک ہو گیا، کیکن چونکہ وقف کرنے کے وقت اس کا مالک موگیا، کیکن چونکہ وقف کرنے کے وقت اس کا مالک موگیا، کی بیوقف درست نہیں ہوگا۔ (۳)

ای بناء پر فقہاء نے سرکار کی طرف سے ملنے والی جا گیر کی اراضی بنز''اراضی حوز'' کے وقف کو درست نہیں قرار دیا ہے، (م) ''اراضی حوز'' سے مرادیہ ہے کہ کوئی شخص کھیتی نہ کر پائے اوراس کا خراج اداکر نے سے قاصر ہو، تو وہ اسے حکومت کے حوالہ کرد سے تاکہ زبین کے نفع سے حکومت خراج کی تلانی کر سکے، اگر حکومت تراج کی تلانی کر سکے، اگر حکومت تراج کی تلانی کر سکے، اگر حکومت

بیز مین کسی اور کوکاشت کے لئے دید ہو ظاہر ہے کہ وہ اس کا ما لک نہیں ،البتہ اصل ما لک اے وقف کرسکتا ہے،اورالی صورت میں جب تک اجارہ کی مدت پوری نہ ہو جائے اور رہن کی صورت میں وَین وصول نہ ہو جائے اجارہ پر حاصل ہونے والے خفس اور صاحب وَین کا قبضہ اس پر برقر ارد ہے گا۔ (۵)

۳) وہ شکی معلوم و متعین ہو۔ (۱) اگر کوئی شخص کے کہ میں اپنی زمین کا کچھ حصہ وقف کرتا ہوں تو ایسے ابہام کے ساتھ وقف کرنا درست نہیں ، (۱) — معلوم و متعین ہونے سے مرادیہ ہے کہ مقام وقف کی وضاحت کردی جائے ، زمین کی حدود بھی بتادی جائیں ، ہاں اگر کوئی جگہ مشہور ہو اور تحدید کے بغیر بھی اس کا شاخت کی جاسکتی ہوتو تحدید ضروری نہیں۔ (۸)

۵) امام محمد کے نزدیک بیا بھی ضروری ہے کہ وقف کی جا کداداگر قابل تقسیم ہوتو مال موقو فی تقسیم شدہ ہو، یعنی وہ علا حدہ اور مشخص ہو، غیر موقو فی زمین اس میں مشتر کہ نہ ہو، امام ابو یوسف کے نزدیک مشتر کہ جا کداد (مشاع) میں سے اپنے حصہ کا وقف درست ہے، حضرت عمر کھی نے خیبر میں حاصل ہونے والی زمین میں سے غیر منقسم حصہ ہی وقف کیا تھا، اس سے امام ابو یوسف کے نقطہ نظر کی تا کید ہوتی ہے، (۹) شوافع اور حنا بلہ کی بھی یہی رائے ہے۔ (۱۰)

شوافع کے یہاں وقف کے سلسلہ میں اُصول ہے ہے کہ جس مادی شک سے ہمیشہ نفع اٹھا ناممکن ہو 'کسل عین ینتفع بھا علی الدوام ''کاوقف جائز ہے، جیسے زمین، ہتھیار، گھر کا سامان، اس زمرہ میں شوافع نے جانوروں کو بھی رکھا ہے، جن اشیاء سے عارضی

(a) also retain.

⁽٢) الدرالمختار ٣٥٩/٣

⁽٣) حوالة سابق ٢٥٣/٢

⁽٢) هندیه ۳۵۰/۲ الدرالمختار علی هامش الرد ۳۲۰/۳

⁽A) ردالمحتار ۳۲۳/۳

⁽۱۰) شرح مهذب ۱۵/۳۲۳

⁽۱) حوالة مذكور

⁽۲) هندیه ۲۵۳/۳

⁽۵) حوالة سابق ۳۵۵/۲

⁽⁴⁾ حوالة سابق

⁽٩) بدائع الصنائع ٢٠٠٦،هنديه ٢٩٥/٢

نفع اٹھایا جاسکتا ہے، ہمیشہ نفع اٹھایا نہیں جاسکتا جیسے کھانا،خوشبودار پھول،ان کا وقف جائز نہیں، درہم و دینار کے وقف کے بارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ وقف کی ہوئی شکی متعین وموجود ہو، جوشک غیر متعین ہویا موجود نہ ہوکی کے ذمہ میں ہواس کا وقف جائز نہیں۔()

مالکیہ کے نزدیک اصل شکی کے علاوہ محض نفع کا بھی وقف درست ہے، مثلاً جانور وقف نہ کیا جائے ، اس پرسواری اور بار برداری کو وقف کیا جائے ، (۲) حنا بلہ کے نزدیک بھی اشیاء وقف کا دائرہ بہت وسیع ہے یہاں تک کہا ہے گھر کی چھت سے متصل فضا کا وقف کرنا بھی درست ہے۔ (۳)

حنفیہ کے نزدیک مال موقو فد کے سلسلہ میں ایک اُصول یہ بھی ہے کہ جن چیز وں کو کھوئے بغیران سے استفادہ ممکن نہ ہوجیسے درہم، دینار، روپیہ پیسہ، کھانا ہشروب وغیرہ ہوان کا وقف درست نہیں، (م) اگر مساجد میں قرآن مجید کے نسخ وقف کئے گئے تو یہ وقف درست ہے، اوراس مجد ہی میں ان کی تلاوت کی جائے گی۔ (۵)

کن مقاصد پروقف درست ہے؟

جس مقصد کیلئے وقف کیا جائے اسے'' موقوف علیہ'' کہتے ہیں،اس کے لئے شرط ہے کہ وہ وقف کامصرف بننے کا اہل ہو،خواہ ایک شخص پر وقف ہو جیسے زید، عمر و بکر، پر، یا افراد کے مجموعہ پر، جیسے: علماء، فقہاء، فقراء وغیرہ، یا غیر ذی روح چیز پر وقف کیا گیا ہو، جیسے مسجد، مدرسہ، مسافر خانہ وغیرہ۔(۲)

ای بنا پرالی بی چیز پر وقف درست ہوگا جواسلام کی نظر میں

تواب اور قربت کی ہو، معصیت کی چیزوں پر وقف درست نہیں،
ای کے گرجا، چرچ، اور آتش کدہ پر وقف درست نہیں۔(2)
علامہ صلاتی نے مصارف کے اعتبار سے وقف کی تین قسمیں
کی جیں، اول ایبا وقف جو فقراء کے لئے ہو، دو سرا جو ابتداء اغنیاء
کے لئے ہو پھر فقراء کے لئے ، مثلاً پہلے واقف کی ذات پر پھر فقراء
پر، تیسرے وہ اوقاف جن سے دولت منداور غریب دونوں استفادہ
کریں، جیسے مسافر خانہ، قبرستان، بل وغیرہ، خالصتہ اغنیاء پر وقف
درست نہیں کہ یہ باعث قربت نہیں، (۸) بہر حال بیضروری ہے کہ
موقوف علیہ معلوم ہو، تا کہ اسی مصرف میں وقف کا استعال ہو سکے۔
درست نہیں کہ یہ باعث قربت نہیں، (۸) بہر حال بیضروری ہے کہ
کو امام ابو حقیقہ اور امام محمد کے نزد یک بیر بھی ضروری ہے کہ دقف
کا انتہائی مصرف ایسی چیز ہو جو ہمیشہ باتی رہنے والی ہو، امام ابو
یوسف کے نزد یک بیضروری نہیں، البتہ اگر واقف نے وقف کا کوئی
ایبا مصرف متعین کیا ہو جو ختم ہو جانے والا ہوتو اس مصرف کے ختم
ہونے کے بعد فقراء ہی اس کے آخری مصرف ہوں گے۔(۹)

تعبيروقف سيمتعلق شرطيس

وقف ہے متعلق بعض شرطیں وہ ہیں جن کا تعلق وقف کے صیغہ اور تعبیر سے ہے، اور وہ یہ ہیں:

1) وقف دومنجون لین فی الفور قابل نفاذ ہو، مستقبل میں واقع ہونے والی کسی شرط کے ساتھ مشروط اور مستقبل کی طرف منسوب نہ ہو، جیسے کوئی فخص یوں کہے: جب زید آئے تو بیز مین وقف ہوگی ، یا کہا جائے کہ: آئندہ میں ایک سال بعد سے اس زمین کو وقف کرتا ہوں''اگر ایسی شرط سے متعلق کیا جو وقوع پذریہ

⁽٢) الشرح الصغير ١٠٢/٣

۱ (۳) هندیه ۱۳۲۳

⁽٢) الشرح الصغير ١٠٢/٣

⁽۸) درمختار ورد المحتار ۳۹۲/۳

⁽۱) شرح مهذب ۱۱/۱۵–۲۲۰

⁽٣) المغنى ٥/٢٥٢

⁽۵) هندیه ۱۷۲۳

⁽٤) هنديه ۲۵۳/۲

⁽٩) بدائع الصنائع ٢٢٠/٦

ہو چکی ہے، اور فی الحال موجود ہے تو بیروقف معتبر ہے، جیسے: اپنی مملوکہ زمین کے بارے میں کہے کہ'' اگر بید میری ملکیت ہے تو وقف ہے'' تو بیروتف درست ہوگا۔(۱)

٢) وقف كى محدود مدت كے لئے نه كيا جائے بلكه جميشه

کے لئے وقف ہو، جیسے کوئی فخض یوں کہے: '' میں یہ جائدادایک مہینے کے لئے وقف کرتا ہوں' تو یہ وقف درست نہیں ہوا۔ (۲)

مالکیہ کے نزدیک نہ وقف کے درست ہونے کے لئے تجیز یعنی فوری طور پر تنفیذ شرط ہے اور نہ دوام وابدیت کی شرط ہے۔ (۳)

سی مروری ہے کہ وقف میں فی الفور لازم کئے جانے کے معنی ہوں ،اگر وقف کر ہا اور وقف کے ساتھ خیار شرط لگا دے کہ جھے کو اس وقف سے رُجوع کرنے کا اختیار حاصل ہوگا، تو یہ وقف درست نہیں ہوگا، البتہ امام ابو یوسف ہے کنزد کی تین دنوں کا اختیار لیا جاسکتا ہے، تا ہم یہ اختیار مجد کے علاوہ عام اوقاف سے متعلق ہے، مساجد کے بارے میں اتفاق ہے کہ اگر مسجد پر وقف متعلق ہے، مساجد کے بارے میں اتفاق ہے کہ اگر مسجد پر وقف کرے اور خیار شرط لگا دے تو شرط کا کوئی اعتبار نہیں ، اور وقف کرے اور خیار شرط لگا دے تو شرط کا کوئی اعتبار نہیں ، اور وقف کا زم ہوجائے گا۔ (۳)

۳) وقف کے ساتھ کوئی الیی شرط ذکرنہ کی جائے جس سے وقف کا مقصد متاثر ہوتا ہو، مثلاً بول کے کہ: " میں بوقت حاجت اے فروخت کرنے اور اس کی قیمت اپنی ضروریات پر خرچ کرنے ،کسی اور کو ہبہ کرنے یا اس مقصد کی بجائے کسی اور مقصد پراس رقم کوخرچ کرنے کا افتیار رکھوں گا' الیی شرطوں کی وجہ سے وقف درست نہیں ہوگا ، البتہ مجد کے لئے وقف کی گئی زمین کے ساتھ اس طرح کی شرطیس معتبر نہ ہونگی ، وقف درست ہو جائے گا اور شرط غیر مؤثر۔ (۵)

واقف كى ملكيت كب ختم موكى؟

مال وقف سے واقف کی ملکیت حنفیہ کے یہاں چارصورتوں میں ختم ہوتی ہے:

ا) اگر مجد کا وقف ہوتواس کی زمین علاحدہ کردی جائے،
کیونکہ مجد کے لئے حصہ مشاع کا وقف کر تا بالا تفاق معتبر نہیں۔
۲) وقف کا مسلم قاضی کے یہاں پہنچ جائے اور قاضی اس وقف کے لازم ہونے کا فیصلہ کردے، کیونکہ گوامام ابو حنیفہ کے یہاں وقف لازم نہیں ہوتا ، لیکن جب قاضی نے وقف کے لازم ہونے کا فیصلہ کردیا تو قضاء قاضی کی وجہ سے اب بیہ وقف لازم

۳) وقف کواپنی موت کے ساتھ مشروط کیا ہو، جیسے یوں
 کہے: '' جب میری موت ہو جائے تو میرا مکان فلال چیز پر وقف رہے گا'' تو بیہ وصیت کے عظم میں ہوگا اور اس کے انتقال کے بعد متروکہ کے ایک تہائی کی حد تک وقف کی وصیت لازم العمل ہو جائے گی۔

م) اگر کی خص نے کہا کہ میں نے اسٹنی کو اپنی حیات میں بھی اور وفات کے بعد بھی ہمیشہ کے لئے وقف کیا، تو اکثر علاء کے نزدیک وقف لازم ہو گیا اور واقف کی ملکت اس پر باتی نہیں رہی ، امام محد کے نزدیک متولی کے حوالہ کرنے کے بعد ملکت خم ہوگی اور امام ابو حذیفہ کے نزدیک ان کے مسلک کے مطابق واقف کو رُجوع کرنے کا حق حاصل رہے گا۔ (۲)

مجد، عیدگاہ اور جنازہ گاہ کے لئے جوز مین وقف کی گئی ہو، اس سے بہر حال واقف کی ملکیت ختم ہوجاتی ہے، البتدام ابو پوسٹ کے نزدیک قول یافعل کافی ہے، قول سے مرادیہ ہے کہ "میں نے اسے

No all the

⁽r) درمختار ورد المحتار ۳۲۰/۳

⁽٣) الشرح الصغير ١٠٥٠-١٠٥

⁽۲) حواله جات مذكوره

⁽۱) در مختار و ردالمحتار ۲۲۰/۳

⁽۳) درمختار ۳۸۰۳، هندیه ۲۲۲۳

⁽۵) درمختار ۳۲۰/۳، هندیه ۳۵۲/۲

محد بنادیا' اور فعل سے مرادیہ ہے کہ کم سے کم جماعت کے ساتھ وہ خود نماز پڑھ لے بااس کی اجازت سے پڑھی جائے ، امام ابو حنیفہ آور امام محر ؓ کے نزدیک جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد ہی وقف مکمل ہوگا اور واقف کی ملکیت اس ہے ختم ہوسکے گی۔(۱)

مساجداوردوسرےاوقاف کےدرمیان فرق

مساجد اور دوسرے اوقاف کے درمیان جیسا کہ اوپر کی وضاحتوں سے ظاہر ہے کئ نکات میں فقہاء نے فرق کیا ہے:

1) امام ابو یوسف وغیرہ جومشاع بعنی غیر منقسم زمین کے وقف کے قائل ہیں ، ان کے نزویک بھی مساجد کے معاملہ میں مشاع کا وقف درست نہیں۔

۲) امام محر کے یہاں وقف کے کمل ہونے کے لئے اس کومتولی کے حوالہ کرنا ضروری ہے، لیکن مساجد کی حد تک امام محر مجمعی اس کو ضروری قرار نہیں دیتے ۔ (۲)

") امام ابوصنیفہ ؓ کے یہاں دوسرے اوقاف قاضی کے فیصلہ کے بعد بی لازم ہوتے ہیں، لیکن معجد کا وقف حاکم کے فیصلہ کے بغیر بھی لازم ہوجا تا ہے، اور موقو فیہ زمین واقف کی ملکیت سے نکل حاتی ہے۔ (۳)

۳) مجدایک دفعہ سجد بننے کے بعد ہمیشہ کے لئے مجد ہوجاتی ہے،خواہ وہ ویران اور نا قابل استعال ہوگئ ہو،اس پرائمہ اربعہ کا اتفاق ہے، (۴) — گوامام محمد کا ایک قول ویران مساجد کی محبدیت ختم ہوجانے اور اس پر واقف کی ملکیت لوٹ آنے کا ملتا

ہے، کیکن اس پرفتو ئینبیں، (۵) نیز امام احرؓ کے ایک قول میں بھی اس کا اشارہ منقول ہے، (۲) کیکن حنا بلہ کے یہاں بیقول مرجوح ہے۔

وقف كرنے والے كى شرطوں كى اہميت

وقف کے احکام میں واقف کی شرائط کو بڑی اہمیت حاصل ہے،ای لئے فقہاء نے وقف کے سلسلہ میں بیقاعدہ مقرر کیا ہے:

شرط الواقف كنص الشارع. (2)
واقف كى شرط شارع كى نص كى طرح ہے۔
اوراى بنياد پرعلام ابن نجيم مصريؓ نے لکھا ہے:
القصاء بخلاف شرط الواقف كالقضاء
بخلاف النص لا ينفذ. (٨)
واقف كى شرط كے خلاف قاضى كا فيصلہ اليا ہى

ہے جیسے نص کے خلاف فیصلہ، لہذانا فذنہیں ہوگا۔
'' واقف کی شرط کے شارع کی نص کی طرح ہونے'' ہے مراد
سیہ ہے کہ واقف کی شرطوں کو سجھنے ہیں بھی ان ہی اصول وقواعد کو لمحوظ رکھا جائے گا جن کو نصوص کی توضیح تفہیم میں برتا جاتا ہے، دوسر سے جیسے شارع کی نصوص پڑ عمل کرنا واجب ہے، اسی طرح واقف کی شرا لکھا کا احترام اوران کونا فذکر نا بھی واجب ہے۔ (۹)

لیکن میر نسمجھنا چاہئے کہ شرائط واقف کی رعایت کا تھم علی
الاطلاق ہے، حقیقت میہ ہے کہ واقف کی شرطیں تین طرح کی ہیں،
اول: الیی شرطیں جو باطل ہیں، ان پڑکل نہیں کیا جائے گا، دوسرے:
جائز شرطیں جن کی محالفت قطعاً جائز نہیں، تیسرے: الی جائز شرطیں

(۱) ویکی درمختار و رد المحتار ۱۳/۳ -۳۱۱

⁽۲) درمختار ورد المحتار ۲۰۱۳–۲۲۹

⁽٣) وكيفَ: فتح القدير ٣٣٦-٣٣١، ودالمحتار ٣١٩/٣

⁽٣) البحرالرائق ١١٦/٥، مكتبه ذكرياد يوبند

⁽۵) ويكفي:البحرالرائق ٢٢٣/٥،شرح مهذب ١١/١٥،المغنى ٣٩٤/٥

⁽١) البحر الرائق ٢١/٥مكتية زكريا، الدر المختار مع رد المحتار ٢/٥٣٨٠ (زكريا)

⁽٤) المغنى ٢٦٤/٥

⁽٩) حوالة سابق

 ⁽۸) الاشباه و النظائر ۱۰۸

کہ بعض اوقات ان کی مخالفت ہی وقف کے مفادییں ہوتی ہیں ، بہ تقاضة ضرورت الیی شرطوں کی خلاف ورزی کی جاسکتی ہے۔(۱)

باطل شرطوں سے مرادایی شرط ہے جوخلاف شرع ہو، (۲) جیسے کی معصیت پر یامشر کا نہ عبادت گاہ پر وقف، بر نقاضة ضرورت شرا کط واقف کی مخالفت سے متعلق متعدد جزئیات فقہاء نے ذکر کی بیں، علامہ ابن نجیم مصریؓ نے لکھا ہے کہ سات مسائل ہیں کہ جن بیس شرا لکا واقف کی اتباع ضروری نہیں:

ا) واقف نے شرط لگادی کہ موقو فہ زمین یا مکان ایک سال سے زیادہ مدت کے لئے کرایہ پردینے کی اجازت نہیں ہوگ، لیکن لوگ اتنی کم مدت کے لئے کرایہ دار بننے کے لئے تیار نہ ہوں اور زیادہ مدت کے لئے کرایہ پردینے میں مقصد وقف کا مفاد ہوتو متولی تو اس شرط کی مخالفت نہیں کرسکتا ، لیکن قاضی اس کی مخالفت کرسکتا ، لیکن قاضی اس کی مخالفت کرسکتا ہے۔

ا واقف نے امام کے لئے جوتنواہ مقرر کی ہو، اگر وہ تنخواہ اس کی کفایت نہ کرتی ہوتو قاضی اس میں اضافہ کرسکتا ہے۔

2) واقف نے شرط لگادی ہو کہ موقو فدز مین کا کسی زمین یا شک سے تبادلہ نہ کیا جائے ، کی تبادلہ وقف کے مفاد میں ہوتو قاضی تبادلہ کرسکتا ہے۔ (۲)

واقف کی جوشرطیں شریعت اور وقف کے مفاد کے خلاف نہ مو،ان كى رعايت كرناواجب ب،فان شر ائط الواقف معتبوة اذا لم تسخالف الشوع ، (٣) چناني وقف كوجس جائز معرف میں خرچ کرنے کی شرط لگائے اس کو اس مصرف میں خرچ کرنا ضروری ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی جائداد غیرمسلم فقراء بروقف كردية وان بى فقراء يراس وقف كي آمدني خرج كي جائے كي ، (۵) اگر واقف نے شرط لگائی کہ موقو فیہ اشیاء کا نفع فلاں مخض کواس کی زندگی جرماتارے گا، یا زندگی جروه خوداس سے نفع اتھائے گا تو اے اس کاحق حاصل ہوگا ،اگر کیے کہ میں اس زمین کواللہ کے لئے وقف کرتا ہوں اور میں جس برجا ہوں اس کو ضرف کروں گا، تواہے حق ہوگا کہ اس کی پیداوار کی بھی خیراتی مقصد برخرج کرے ماكين بريا حجاج بر،اى طرح اگراس نے اپنے لئے يا اپنے متولى کے لئے وقف کی جائداد کے بتادلہ کی شرط رکھی تو اس کی پہشر طمعتبر ہوگی ، ای طرح اگراس نے شرط لگائی کہ میں اس وقف کے تحت معلمین میں کی بیشی ،معزولی اور تبدیلی کا اختیار رکھوں گا تو اسے بیہ حق حاصل ہوگا، (٢) واقف نے جس مقصد کے لئے کوئی جائداد وقف كي مواكر وقف كاوه مصرف فوت موجائے تو اولاً حتى المقدور ای مصرف پر کہیں اور اس کی آمدنی کو استعمال کیا جائے گا ، معجد کی معدير، مسافر خانه كي مسافر خانه ير، كنوي اور حض كى كنوي اور حوض ير (2) اور جب وهمصرف عى ناپيد موجائے تو چر آخرى

⁽٢) حواله سابق

⁽٣) الاشباه والنظائر ١٩٥

⁽۲) حواله سابق

⁽۱) المدخل الفقهي العام ١٠٩٢/٢

⁽۳) رد المحتار ۱۲۲۳

⁽۵) رد المحتار ۱۲۱۳۳

⁽٤) ويكفئ:هندية ٢٠٢٢

معرف فقراء ہوں گے۔(۱)

وقف كااستبدال

وقف کا استبدال یعنی وقف کی چیز کونی کر دوسری چیز خرید کرنا یا خودموقو فیشک کا دوسری شکی سے تبادلہ جائز ہے یا نہیں؟ بینہایت اہم مسئلہ ہے ، اور فی زمانہ خاص طور پر اس مسئلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہوگئ ہے ، اس سلسلہ میں اس بات پر تو اتفاق ہے کہ اگر واقف نے اپنے لئے یا کسی اور کے لئے حق استبدال کی شرط لگادی تھی تو بالا تفاق متعلق شخص کو اس کا حق حاصل ہوگا ، کیونکہ بیا یک جائز اور معتبر شرط ہے ، اور استبدال کا عمل واقف کی شرا لکھ کے دائر ہ میں رہتے ہوئے کیا جار ہا ہے ۔ (۲)

اگراپ نے کئے یا کی اور کے لئے استبدال کی شرطنہیں لگائی گئی،
وقف نامہ میں استبدال کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا گیا یا بیصراحت کردی
گئی کہ کی کواس وقف میں استبدال کاحت نہیں ہوگا، ایسی صورت میں دوطرح کے حالات پیش آ سکتے ہیں، ایک صورت یہ ہے کہ استبدال کے بغیر وقف سے فائدہ اٹھا ناممکن نہ ہو، ایسی صورت میں دیا نت دارقاضی (قاضی الجنت) کی اجازت سے استبدال جائز ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ وقف تو اب بھی قابل انتفاع ہولیکن دوسری صورت یہ ہے کہ وقف تو اب بھی قابل انتفاع ہولیکن استبدال کے ذریعہ اس کوزیادہ نفع بخش بنایا جا سکتا ہو، علامہ شائ سنبدال جائز سے نقول زیادہ تھے قول یہی ہے کہ اس صورت میں استبدال جائز نہیں ، یہی رائے علامہ ابن ہا م گئی بھی ہے، (۳) — لیکن علامہ شائی شیل ہی اور فاوی قاری سے باور فاوی قاری شائی ہی نے ایک اور موقعہ پر اس کو جائز لکھا ہے، اور فاوی قاری بھی اختلاف بارت سے قبل کیا ہے کہ اس کو خود اس میں بھی اختلاف بارت سے کہ اس پر فتو کیا ہے، گوخود اس میں بھی اختلاف بھانہ سے نقل کیا ہے کہ اس پر فتو کی ہے، گوخود اس میں بھی اختلاف

ہے کفوی اس برے یاس کی برعس رائے بر۔(٣)

تاہم علامہ شامی وغیرہ نے استبدال کی اجازت کے لئے جو شرطیں عائد کی ہیں ان وطح ظار کھنا ضروری ہے، اوران میں تین شرطیں فی زمانہ بردی اہمیت کی حامل ہیں ، ایک بیہ کہ اراضی وقف معمولی قیمت پر فروخت نہ کی جا ئیں بلکہ ان کی مناسب اور مروجہ قیمت حاصل کی جائے، ان لایکون البیع بغین فاحش، دوسرے: بیج کی حاصل کی جائے، ان لایکون البیع بغین فاحش، دوسرے: بیج کی اجازت دیانت دار اور ذمہ دار ادارہ کو حاصل ہوگی، فقہاء نے اس کے لئے" قاضی جدتہ کی شرط لگائی ہے اور قاضی جدتہ سے ایسا قاضی مراد لیا ہے، جوعلم اور عمل صالح دونوں کا حاص ہو، ان یہ کون المستبدل لیا ہے، جوعلم اور عمل صالح دونوں کا حاص ہو، ان یہ کون المستبدل مکانات اور اراضی ہی حاصل کی جائیں رو ہیے، بیسہ سے تبادلہ نہوء یا اگر ہوتو فوراً ہی اس سے غیر منقولہ جائداد خرید کرئی جائے ، ان مران بعقار لا بدر اہم و دنانیو، (۵) کیونکہ تجربہ ہے کہ جہال اگر ہوتو فوراً ہی اس سے غیر منقولہ جائداد خرید کرئی جائے ، ان اور تخلب میں آجاتی ہے۔ والی اللہ المشتکی

حنابلہ کے یہاں بھی اگر استبدال میں وقف کی مصلحت ہوتو استبدال جائز ہے، (۲) امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں، (۷) امام مالکؒ سے دوقول منقول ہے، ابوالفرج کی روایت کے مطابق جائز ہے اور مدونة کی روایت کے مطابق جائز نہیں۔(۸)

توليت كاحق

وقف پرتولیت کا پہلاحق خود وقف کرنے والے کا ہے اگر واقف خود اپنے لئے وقف کی تولیت کا منصب رکھے تو یہ جائز ہے اوراس پراجماع ہے،اگراس نے کسی اور شخص کو تولیت سپر دنہیں گی،

⁽۱) درمختار ۵۳۹/۲،مع تحقیق شیخ عادل وشیخ علی

⁽٣) البحرالرائق ٢٢٢٥٥رد المحتار ٣٨٧/٣

⁽٥) حوالة سابق ٣٨٩/٣

⁽۷) المغنى ۱۹/۵–۲۲۸

⁽۲) بزازیه علی هامش الهندیه ۲۳۳۲

⁽۳) ردالمحتار ۳۸۲۳

⁽٢) حواله سابق ٣٨٦/٣

⁽٨) حوالة سابق

تب بھی وہی متولی سمجھا جائے گا، (۱) واقف کواس بات کا بھی حق حاصل ہے کہ وہ کسی اور شخص کواپنی زندگی میں یا پنے بعد کے لئے متولی مقرر کرے، (۲) اسی طرح اپنے بعد اپنی اولاد کو بھی متولی وقف مقرر کرسکتا ہے، (۳) میہ بات بھی درست ہے کہ واقف بالتر تبیب ایک سے زیادہ متولی متعین کردے، مثلاً یوں کہے کہ:
میرے بعد فلال شخص اور اس کے بعد فلال شخص متولی ہوگا، (۳) ایک بی شخص متولی ہوگا، (۳) بنیا جاسکتا ہے، ایسی صورت میں وہ سب مل کر وقف سے متعلق بنایا جاسکتا ہے، ایسی صورت میں وہ سب مل کر وقف سے متعلق تصرفات کریں گے۔ (۵)

اگر واقف نے کسی کومتولی مقرر نہیں کیا تو جب تک وہ زندہ ہے، اسے ہی وقف پر ولایت حاصل ہوگی ، اور وہی ناظر وقف متعین کرنے کا بھی اختیار رکھے گا، واقف کے بعدا گراس نے کسی کووسی مقرر کیا ہوتو یہ وقف اس کی طرف منتقل ہو جائے گا اور اگر وصی بھی نہ ہوتو قاضی کو وقف پر ولایت حاصل ہوگی ، اور وہ وقف کے لئے منتظم (قبم) مقرر کرے گا۔ (۱)

متولی ہونے کی شرائط

متولی ہونے کے لئے عاقل و بالغ ہونا شرط ہے، مرد ہویا عورت، بینا ہویا نابینا، متولی بن سکتا ہے، تولیت کے لئے مسلمان اور صحت مند ہونا بھی ضروری نہیں، (2) اگر کسی نابالغ بچے کو واقف نے متولی بنا دیا تو حالت نابالغی میں تولیت درست نہ ہوگ، البذا قاضی اس کے بالغ ہونے تک کسی اور محض کو منتظم وقف متعین قاضی اس کے بالغ ہونے تک کسی اور محض کو منتظم وقف متعین

کرےگا، پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اب تولیت اسے سونپ دی جائے گی۔(۸)

متولى كن اوصاف كاحامل مو؟

متولی ایسے خص کو بنانا چا ہے جوعاقل وبالغ ہونے کے علاوہ
امین ودیا نت دارہو، خائن شخص کومتولی بنانا جائز نہیں اوراگر بناد کے
توگندگار ہوگا، (۹) ای طرح یہ بھی ضروری ہے کہ متولی اس وقف
سے متعلق حفاظت اور مفوضہ فرائض کو بذات خود یا کسی نائب کے
واسطہ سے انجام دے سکے، کیونکہ اس کے بغیر وہ مقاصد وقف کو
پورا ہی نہیں کرسکتا، (۱۰) عہد ہے اور مناصب جتنے بھی ہیں ان کے
بارے میں شریعت کا مزاج یہ ہے کہ وہ خوداس عہدے کا طلب گار
اور خواستگار نہ ہو، یہی اصول وقف کی تولیت کے بارے میں بھی
کا خواہاں نہ ہو، اس عہدہ
کا خواہاں نہ ہو اور اس عہدہ

متولی کا تقر راگر قاضی کی جانب سے ہوتو علاوہ ان اوصاف کے واقف کے منشا کی رعایت بھی ضروری ہے، مثلاً اگر واقف نے اپنی اولا داور اولا دکی اولا دی کے لئے تولیت کی شرط لگائی تھی اور اس کی اولا دیس کوئی دیانت دار شخص موجود ہوتو کسی اور شخص کوتولیت حوالہ کرنا درست نہیں، (۱۲) بلکہ واقف نے شرط لگائی ہویانہ لگائی ہو، وقف کے انتظام وانصرام کے لئے اس کے اہل خاندان کو اولیت حاصل ہے، اگر اس کے خاندان میں اس کے لئے کوئی موز وں شخص حاصل ہے، اگر اس کے خاندان میں اس کے لئے کوئی موز وں شخص خاندان کے دیکو پھرخوداس کے خاندان میں اس کے لئے کوئی موز وں شخص خاندان کے دیکو پھرخوداس کے خاندان کے دیکو کھرخوداس کے خاندان کے دیکو کھرخوداس کے خاندان کے دیکا دیکو کھرخوداس کے خاندان

⁽۱) وکی حاشیه دسوقی ۱۱/۳

⁽۳) هندیه ۲۰۸/۲

⁽۵) حوالة سابق ۲۱۰/۲

⁽⁴⁾ ردالمحتار ۲۸۳/۳

⁽۹) رد المحتار ۳۸۵/۳

⁽۱۱) ردالمحتار ۱۲۸۵/۳

⁽۲) درمختار على هامش الرد ٣٨٣/٣

⁽۳) هندیه (۳)

⁽۲) حوالة سابق

⁽۸) هندیه ۲۰۸/۲

⁽۱۰) درمختار و ردالمحتار ۳۸۳/۳

⁽۱۲) هنديه (۱۲)

میں تولیت کی اہلیت رکھنے والے لوگ پیدا ہو گئے تو چاہئے کہ واقف کے خاندان میں سے ہی کی کومتو لی بنادیا جائے ، (۱) — جیسے متولی کی شخصیت کے سلسلہ میں واقف کے منشا کوخصوصی اہمیت حاصل ہے ای طرح متولی کے اوصاف کے بار نے میں بھی واقف کے منشا کی رعایت کی جائے گی ، جیسے اگر واقف نے کہا کہ میری اولاد میں سے جوسب سے افضل ہووہ متولی ہوگا تو قاضی اس کی اولاد میں سے افضل ہووہ متولی ہوگا تو قاضی اس کی اولاد میں سے افضل ہر یہ شخص کا تولیت کے لئے انتخاب کرےگا۔ (۲)

اگرمتولی کا نااہل ہونا ثابت ہوجائے؟

اگرمتولی کا خیانیت کرنایا وقف کے انظام وانھرام سے عاجز ہونا ثابت ہوجائے یاوہ کی فتی جیے شراب نوشی وغیرہ کا مرتکب ہو تو ایسے فتض کو معزول کردینا واجب ہے خواہ خود واقف ہی کیوں نہ ہو، البتہ اس کے لئے محض کچھلوگوں کا متولی پر جرائم کا الزام لگانا کافی نہیں، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے اس الزام پر مناسب شہادت و ثبوت موجود ہو، (۳) امام ابو بکر خصاف سے منقول ہے کہ اگر قاضی اس کو معزول کرنے کے بجائے مناسب شمجھے کہ اس کے ساتھ کی اور کو بھی تولیت میں شریک کردے کیونکہ بعض اوقات ساتھ کی اور کو بھی تولیت میں شریک کردے کیونکہ بعض اوقات ساتھ کی درست ہے، (۴) اگر ایک شخص متعداد قاف پر متولی ہو اور کی ایک وقف میں اس کی خیانت ثابت ہوجا تا کو دیگر اوقاف کی تولیت سے بھی اس کی خیانت ثابت ہوجا ہے تو دیگر اوقاف کی تولیت سے بھی اس کو علا صدہ کردینا واجب ہے، (۵) یہاں تک کہ اگر واقف نے اپنے لئے یا سپنے مقرر کر دو متولی کے لئے یہ شرط کی گادی کہ قاضی یا سلطان اس کو معزول کرنے کاحق نہیں رکھے گات کہ گادی کہ قاضی یا سلطان اس کو معزول کرنے کاحق نہیں رکھے گات

بھی اس شرط کا کوئی اعتبار نہیں اور قاضی اے عہدہ ہے معزول کرنے کا مجاز ہوگا کیونکہ بیخلاف شرع شرط ہے۔(۱)

اگر قاضی نے کسی کو اوقاف کا متولی اور منتظم مقرر کیا ہوتو وہ
اسے معزول کرنے کا بھی حق رکھتا ہے، لیکن اگر واقف نے کسی کو
متولی مقرر کیا تھا تو جب تک اس سے بددیا نتی یافسق و فجور کا صدور
نہ ہواس وقت تک وہ اسے معزول کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، اور اگر
معزول کر کے کسی اور خخص کو متولی مقرر کردے جب بھی شرعاً دوسرا
خخص متولی نہیں ہوگا۔ (2)

فاسق اور بددیانت شخص کومعزول کرنا تو واجب ہے لیکن وہ
ان باتوں کے ارتکاب کی وجہ سے ازخودتو لیت سے معزول نہیں ہوگا،
جب تک قاضی و حاکم اسے معزول نہ کردے، (۸) متولی اگر استعفل پیش کر ہے تو قاضی کے منظور کرنے کے بعد ہی وہ اس ذمہ داری سے سبدوش ہوگا، اگر کوئی متولی قاضی کو استعفل پیش کر ہے تو قاضی کو علیہ علی مقرر کردے، اگر علیہ ہے کہ دوسرے مناسب شخص کو اس کی جگہ متولی مقرر کردے، اگر کوئی شخص کی متعین شخص کے حق میں تو لیت سے سبکدوش ہوتو اس کا اعتبار نہیں، قاضی اگر مناسب سمجھے تو اسے اس عہدہ پر مقرر کرے یا اعتبار نہیں، قاضی اگر مناسب سمجھے تو اسے اس عہدہ پر مقرر کرے یا کسی اور کو۔ (۹)

واقف نے جس شخص کو متولی مقرر کیا تھا وہ اس کی تولیت ختم کرسکتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس شرط کے ساتھ متولی بنایا کہ خود مجھے بھی اس کو معزول کرنے کا حق نہیں جب بھی متولی کو اسے معزول کرنے کا حق نہیں جب بھی متولی کو اقف کی کرنے کا حق حاصل رہے گا، دراصل حنفیہ کے نزدیک واقف کی زندگی میں اس کے مقرر کئے ہوئے متولی کی حیثیت وکیل کی ہوتی ہے، اس لئے وہ بھی بھی متولی سے عہد ہ تولیت واپس لے سکتا ہے۔ (۱۰)

⁽٢) حوالة سابق

⁽٣) ردالمحتار ٣٨٣٣

⁽٢) حواله سابق

⁽۸) ردالمحتار ۲۸۲/۳

⁽۱۰) رد المحتار ۲۸۹/۳

۱۱/۲ مندیه ۱۱/۲۳

⁽۵) حواله سابق

⁽۷) در مختار ۱۹۸۳–۲۸۵

⁽٩) ردالمحتار ۲۸۵/۳

اگرمتولی فاتر العقل ہوجائے اور بید کیفیت اس پرمسلسل ایک سال رہے تو وہ عہد ہ تولیت ہے معزول ہوجائے گا،البتہ اگراس کا د ماغی توازن درست ہوگیا اور صحت ہوگئی تواب اسے دوبارہ تولیت کی ذمہ داری سپر دکی جاسکتی ہے۔(۱)

متولى كے فرائض واختیارات

متولی کی بنیادی ذمہ داری موقو فہ الملاک کی حفاظت اور حتی المقدور مقاصد وقف کی تخمیل کی کوشش ہے، اس کو پیش نظر رکھ کر فقہاء نے متولیان کے اختیارات متعین کئے ہیں، استبدال وقف کے مسئلہ میں یہ بات آ چکی ہے، کہ بعض مخصوص صور توں کے سوا وقف کی جائداد کو فروخت کرنا یا کسی غیر منقولہ جا نداد سے اس کا تناولہ جا نزمییں۔

وقف کی جائداد کوکرایہ پر دینے کے سلسلہ میں فقہاء کا عام رجھان یہ ہے کہ بھتی گی اراضی زیادہ سے زیادہ تین سال اور رہائش مکانات زیادہ سے زیادہ ایک سال کے لئے بھی کرایہ پر دیئے جاسلتے ہیں ،اس لئے کہ اگر اس سے زیادہ مدت کے لئے مکان و جاسلتے ہیں ،اس لئے کہ اگر اس سے زیادہ مدت کے لئے مکان و زمین کرایہ پر دیا جائے تو اس کا تحفظ خطرہ میں پر سکتا ہے ،لیکن درحقیقت یہ وقف کی مصلحت اور اس کے مفاد پر بنی ہے ،اگر طویل مدت کی کرایہ داری میں وقف کا فائدہ ہوتو اس کو ترجے دی جائے گی ، آج کل مدت کی کرایہ داری میں وقف کی کورایہ دار بنانا مفید سمجھا جاتا ہے ، اداروں ، کمپنیوں اور کار خانوں کو کرایہ دار بنانا مفید سمجھا جاتا ہے ، کیونکہ اس سے معقول کرایہ حاصل ہوتا ہے ، جو پابندی سے ادا کیا جاتا ہے ، اور سال برسال کرایہ میں مناسب اضافہ بھی ہوتار ہتا ہو، جاتا ہے ، اور سال برسال کرایہ میں مناسب اضافہ بھی ہوتار ہتا ہو، جاتا ہے ، اور سال برسال کرایہ میں مناسب اضافہ بھی ہوتار ہتا ہو، کیکن ظاہر ہے کہ ادار سے اور کمپنیاں مختصر مدت کے لئے کرایہ دار بننا

تبول نہیں کریں گی، اس لئے وقف کے مفاداور مصالح کی رعایت کرتے ہوئے ایسے اداروں سے طویل مدت کی کرایہ داری بھی طے کی جاعتی ہے، آئی لئے صلفیؓ نے اس مسلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے: و هذا مما یختلف زمانا و موضعا . (۲)

تاہم اس میں اختلاف نہیں کہ کرامیہ معقول و مناسب اور فقہاء
کی اصطلاح میں '' اجرت مثل'' ہونی چاہئے ، اگر فتنظم وقف نے
مروجہ کرامیہ سے اتنا کم کرامیہ طے کیا کہ عام طور پرلوگ اس معاملہ
میں اس درجہ دھو کہ نہیں کھاتے تو یعیین کرامیہ غیر معتبر ہوگا، اور کرامیہ
دار پروہی کرامیہ واجب ہوگا، جو عام طور پراس علاقہ میں اس مکان یا
زمین کا ہوا کرتا ہے، چاہوہ مقررہ کرامیہ سے کتنا ہی زیادہ ہو۔ (۳)
متولی کے لئے وقف کی جا کداد کور ہن رکھ کر قرض حاصل کرنا
قطعاً درست نہیں ، (۴) اگر متولی نے وقف کی جا کداد فروخت کردی
پھر وہ معزول کردیا گیا، کوئی اور شخص متولی مقرر ہوا، اور اس نے
خریدار کے خلاف دعویٰ دائر کیا تو قاضی اس خرید وفروخت کو کا لعدم
قرار دے گا، اور خریدار جتنی مدت سے مقیم ہے آتی مدت کا کرامیہ
اس سے وصول کیا جائے گا۔ (۵)

متولی کا اپنے آپ کو یا اپنی بالغ اولاد کو یا باپ کو وقف کی جا کداد کرایہ پردینائی وقت درست ہوگا جب کہوہ مروجہ کرایہ سے زیادہ کرایہادا کرے۔(۲)

جوعم وقف کی جائدادکوکرایہ پردینے کا ہے وہی عم وقف کی زمین کو بٹائی پرلگانے کا بھی ہے، یعنی بٹائی میں وقف کا ایسا حصہ مقرر کرنا ضروری ہے جو اس علاقہ میں مروج ہو، (۷) مثلاً اگر آدھی بیداوارزمیندارکواورآ دھی بیداوارکاشت کارکودینے کارواج

⁽۱) هندیه ۲۰۹/۲

⁽۳) درمختار ۳۹۷/۳

⁽۵) هندنه ۲۰/۲

⁽٤) حوالة سابق

⁽۲) هندیه ۲/۲۳۳

⁽m) و کی :هندیه ۲۰/۲ (m)

⁽۱) هندیه ۲۱/۲

ہوتوای تناسب سے بٹائی پردیناواجب ہوگا،وقف کا حصداس سے کم نہونا چاہئے۔

اگر کی شخص نے وقف کی زمین غصب کر لی اور ایک مدت تک موقو فدر مین میں کا شتکاری تک موقو فدر مین میں کا شتکاری کی تو اس کو مدت قیام و قبضہ کا مناسب کرایدادا کرنا ہوگا، (۱) اگر غاصب نے وقف کا پھے حصہ تو ڑدیا تو اس سے حاصل ہونے والا معاوضہ موقو فد محارت کی مرمت پرخرچ کیا جائے گا نہ کہ فقراء و مساکین اور اہل وقف پر، کیونکہ ان کا حق وقف سے حاصل ہونے والی پیداوار سے متعلق ہے نہ کہ اصل زمین یا مکان سے ۔(۱)

اگر وقف کی آمدنی سے کوئی جائداد حاصل کی گئی تو وہ بعینہ موقو فہ جائداد کے حکم میں نہیں ہوگی اور صحیح تر قول کے مطابق اس کو فروخت کرنے کی اجازت ہوگی۔

متولی کی اُجرت

متولی کو وقف کے سلسلہ میں اس کی مساعی کی اُجرت دی جاسکتی ہے، متولی کے لئے اجرت پانے کی دوصورت ہے، اول یہ کہ خودواقف نے اس کے لئے سالانہ کوئی اجرت متعین کردی ہو، الیں صورت میں متولی اپنی قوت و صلاحیت کے مطابق ہی کام کرنے کا مکلف ہوگا، مثلاً اگر کسی خاتون کو ولی مقرر کیا گیا تو وہ وہ ی کام کرے گی جواس کی قدرت میں ہو، اگر متولی نابینا یا گوزگا ہو جانے کی وجہ سے خود کام کرنے کے لائق نہیں رہا، کین حکم وینے کی صلاحیت رکھتا ہے، جب بھی وہ واقف کی طرف سے مقررہ اجرت کا حتی دار ہوگا۔

اگر واقف نے اتنی زیادہ اُجرت متعین کردی کہ اس خدمت کی مروجہ اور مناسب اجرت اس سے بہت کم ہوتی ہے جب بھی بیہ

جائز ہے، اگر قاضی متولی کے ساتھ کسی معاون کی ضرورت محسوس کرے تو ایسے کارکن کا اضافہ کرسکتا ہے، خواہ واقف کی مقررہ اجرت ہی میں سے کچھ حصہ اسے دید ہے یا وقف کی آمدنی میں سے مستقل طور پر اس کی تنخواہ مقرر کر ہے، اگر واقف نے نگران وقف کے لئے وقف کی آمدنی سے ایک رقم متعین کردی اور پیشرط لگادی کہ چاہے اسے معزول کردیا جائے پھر بھی اس شخص کو بیر قم دی جاتی رہے ، ایسی صورت میں وقف کے انتظام سے سبکدوش کرد ہے جانے کے باوجودوہ اس آمدنی کا مستحق ہوگا۔

وقت کی خدمت اور انظام و انھرام پر اجرت کی دوسری صورت ہیہ ہے کہ قاضی وقف کے مصالح اور مفاوات کے تحت کی شخص کو بالمعاوضہ اس کام پر مامور کرے چاہے بیا جرت مکمل طور پر متعین ہو یا تناسب متعین ہو، مثلاً یوں کہا جائے کہ '' وقف کی متعین ہو یا تناسب متعین ہو، مثلاً یوں کہا جائے کہ '' وقف کی آمدنی کا دسوال حصہ ناظر وقف کا ہوگا'' دونوں صور تیں جائز ہیں، کیکن ضروری ہے کہ '' اُجرت مثل' ہولیتی اس کام کے لئے عام طور پرجتنی اُجرت دی جائی ہوئے اُجرت متعین کی گئی ہو ہے اُجرت متعین کی گئی ہو۔ (۲)

مصالح مسجد کے اوقاف

اصل مجد یعنی جو جگہ نماز کے لئے مخصوص ہو چکی ہے اس کے بارے میں گذر چکا ہے، کہ وہ قیا مت تک کے لئے معجد ہے، لیکن سوال ہیہ ہے کہ جواراضی معجد کی مصالح وضروریات کے لئے وقف کی جا ئیں پھر وہ معجد ویران ہو جائے اور وہاں سے مسلمانوں کی آبادی ختم ہو جائے تو اب مضالح معجد پرموقو فد آمدنی کا مصرف کیا ہوگا؟ یہ ایک اہم سوال ہے، وقف کے سلسلہ میں شریعت کے عام مزاج و نداق سے ظاہر ہے کہ وقف میں دو با تیں بنیادی اہمیت کی

⁽۲) درمختار ۲۰۱/۳

⁽۱) هنديه ۲/۲۲۳

⁽۳) ردالمحتار ۲۰۱۲۳

حامل ہیں: اول سے کہ جہاں تک ممکن ہو وقف کو نافع بنایا جائے، دوسرے سے کہ وقف کی آمدنی کے استعال میں حتی المقدور واقف کے منشاء ومقصود کی رعابیت ملحوظ رکھی جائے۔

ان دونوں باتوں کو پیش نظرر کھتے ہوئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایسی آمدنی کواس مجد سے قریب تر ضرورت مندمساجد ہی پر خرچ کیا جانا چاہئے ، چنانچہ علامہ شامی ّای طرح کے ایک مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے رقبطراز ہیں :

> فالظاهر انه لايجوز صرف وقف مسجد خرب الى حوض وعكسه وفي شرح الملتقى يصرف وقفها لا قرب مجانس لها. (١)

بظاہراس سے مرادیہ ہے کہ ویران شدہ مجد کے اوقاف کا مجدیر اور حوض کے اوقاف کا مجدیر استعال کرنا جائز نہیں ، شرح ملتقی میں ہے کہ ایسے اوقاف قریب ترین ہم جنس مصرف پرصرف کے جائیں گے۔

قبرستان کے اوقاف

جواراضی قبرستان کے لئے وقف ہول وہ قبرستان ہی میں استعال ہونگی ،اوراس میں بھی واقف کے منشاء کی رعایت ملحوظ رہے گی ، اگر واقف نے عام مسلمانوں کے لئے وقف کیا ہوتو تمام مسلمانوں کی لئے وقف کیا ہوتو تمام مسلمانوں کی تدفین اس میں درست ہوگی ،اگر صرف اپنے خاندان کے لئے مخصوص کیا تھا تو صرف اس کے خاندان ہی کے مردے اس قبرستان میں دفن کئے جا ئیں گے ،البتہ اگر کوئی قبرستان ویران ہو جائے ، وہاں مسلم آبادی ختم ہوگئی ہویا قانونی طور پرمردہ کی تدفین جائے ، وہاں مسلم آبادی ختم ہوگئی ہویا قانونی طور پرمردہ کی تدفین

روک دی گئی ہواور قبریں پرانی اور بوسیدہ ہوگئی ہوں تو اس بات کی گئی ہوار قبر سی پرانی اور بوسیدہ ہوگئی ہوں تو اس بات کی گئی ہوارتی ہے کہ قبرستان ہے قبام میں جائے اوراس کوفر وخت کر کے کسی دوسری جگہ قبرستان کے قیام میں مدد کی جائے ، کیونکہ فقہاء نے مساجد کے علاوہ دوسرے اوقاف کو نا قابل انتقاع ہوجانے کی صورت میں فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، امام محرد میں منقول ہے :

الوقف اذا صار بحیث لاینتفع به المساکین فللقاضی ان یبیعه ویشتری بشمنه غیره (۲) بشمنه غیره (۲) اگر وقف ما کین کے لئے نا قابل انتفاع ہو جائے تو قاضی اے فروخت کردے اور اس کی قیمت سے دوسری جگہ جا کدادخرید کرے۔ اور فقہاء کے یہاں اُصول یہ ہے کہ جس مدکی موقو فہ جا کداد فروخت کی جائے اس سے حاصل ہونے والی قیمت کوائی مدیس میں استعال کیا جائے اس سے حاصل ہونے والی قیمت کوائی مدیس استعال کیا جائے۔

چنانچابن قدامه کابیان ہے:

اذا خرب الوقف ولم يرد شيئا بيع واشترى بشمنه مايرد على اهل الوقف وجعل وقفا كا لاول. (٣)

جب وقف ویران ہوجائے اورکوئی نفع نہ دے تو اے فروخت کردیا جائے اوراس کی قیمت سے ایسی جائداد خریدے جس کا نفع اہل وقف کو ہو سکے اور اسے بھی پہلے ہی کی طرح وقف کردیا جائے۔

جہاں تک قبرستان میں مسجد کی توسیع کا مسلد ہے تو مسجد کے

⁽٢) رد المحتار ٥٣٩/٦،مع تحقيق شيخ عادل وشيخ على

⁽۱) ملخص از: فتاوی هندیه ۲۲۸-۲۵۱

⁽٣) البحرالرائق ٢٠٣٥

تحتاس کی بحث آچکی ہے۔ اولا دیروق**ف**

اسلام کا نقط تظریہ ہے کہ جیسے دوسروں برخرچ کرنا اوران کی ضروريات يورى كرناايك كارخير باى طرح ايني اولا داورايخ ابل قرابت ربھی وقف کرنا باعث ثواب ہےاور کار خیر میں داخل ہے، اسى لئے فقہاءاسلام نے'' وقف على الااولاء'' كا تصور ديا ہے، وقف عسلسى الاولاد ك ك فقهاء ف عنلف تعبيرات ذكر كى بين،ان تعبیرات کے فرق کی وجہ ہے استحقاق وقف کا دائر ہ وسیع اور ننگ ہوتا ہ،اس لئے ان مخلف تعبیرات کا خضار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ (الف) اگر کسی شخص نے واحد کے صیغہ سے کہا: میں نے اینے'' ولد پراینی فلال جائداد وقف کی'' توبیہ بانی وقف کے بیٹے، بیٹیوں یعنی براہ راست اولا دکوشامل ہوگا ،اگرایک ہی بیٹا یا بیٹی ہویا دوسری اولا د کے انتقال کی وجہ ہے ایک ہی بیٹایا بیٹی رہ جائے تو وہی پورے وقف کامستحق ہوگا ، صلبی اولا دیے ختم ہونے کے بعد میٹے یا بٹی کی اولا دوقف کے مستحق نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے بعد وقف فقراء کی طرف لوٹ جائے گا — البتہ اگر وقف کرنے کے وقت کوئی صلبی اولا د نه ربی ہواور بیٹے کی اولا دیوتا یا پوتی موجود ہوں تو وہ اس وقف کے مستحق ہوں گے، نواسہ اور نوائ سیجے قول کے مطابق بہر حال اس کے ستحق نہیں۔

اگر کی شخص نے تین پشت تک کی صراحت کے ساتھ واحد کے صیغہ سے وقف کیا جیسے کہا: میں نے اس جا کدادکوا ہے ''دلد، ولد کے ولد اور اس کے ولد' پر وقف کیا تو یہ وقف تین پشتوں تک محدود نہ ہوگا، بلکہ جب تک دنیا میں اس کی نسل چلتی رہے گی وہ سب وقف کے سخق ہوں ہی ، اسی طرح اگر جمع کا صیغہ استعمال کرے ، اور یوں کہے: میں نے اس جا کدادکوا پنی ''اولا د'' پر وقف کیا، تو اس کا بھی یہی تھم ہے ، ان صور توں میں مردو عورت قریبی رشتہ دار اور دور کے ،

سبحی اس وقف ہے مستفید ہونے کا حق رکھیں گے۔

(ب) اگر کوئی شخص کہے کہ: میں اپنی جا کدادا پے لڑکوں پر
وقف کرتا ہوں ، تو اس میں لڑکیاں بھی شامل ہوں گی ، کیونکہ عربی

زبان میں ' دبنین' کا لفظ لڑکوں اور لڑکیوں یعنی جملہ اولا دے لئے

استعمال ہوتا ہے ، راقم الحروف کا خیال ہے کہ فقہاء کے ای

استدلال ہے واضح ہے کہ اگر کوئی شخص بیصراحت کردے کہ میں
صرف اپنے بیٹوں پر وقف کر رہا ہوں نہ کہ بیٹیوں پر ، تو بیٹیاں اس
میں شامل نہیں ہوں گی۔

(ج) اگر کوئی شخص لڑکیوں پر وقف کرے تو صرف لڑکیاں ہی اس میں شامل ہوں گی ، واقف کے لڑکے اس میں شامل نہیں ہوں گے۔

(ز) اگراہل قرابت اور ذی رحم پروقف کیا تو اس کے قدیم ترین مسلمان' جد' خواہ باپ کی طرف سے ہویا مال کی طرف ہے، ان کی اولا داس وقف کا مصداق ہوگی ، البتہ مال باپ اور اولا داس وقف میں شامل نہیں ہوں گے کیونکہ عرف میں ان پر'' اقارب'' کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔

(ح) اگران لوگوں پروقف کرتے ہوئے" فقراء" کی قید

لگائی تواس کے مصداق بقول خصاف وہ لوگ ہوں گے جوتقیم کے وفت فقیر ہوں یعنی ان کے لئے زکو ۃ لینی جائز ہو۔

(ط) اگر وقف کی ان صورتوں کے ساتھ '' صالح'' ہونے کی قید بھی لگائی ہوتواس سے مرادوہ لوگ ہوں گے جن کافش علانیہ منہ ہو، جو مجمم نہ ہو، سلیم الطبع ہو، پا کباز عورتوں پر تہت اندازی نہ کرتا ہو، اور جھوٹ بولئے میں معروف نہ ہو۔(۱)

وقف ثابت كرنے كاطريقه

جوطریقہ دوسر ہے امور کو تابت کرنے کا ہے وقف کو ثابت کرنے کا طریقہ کا ربھی وہی ہے، البتہ وقف کی گواہی کے سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ کسی جا کداداور زمین کے مجدیا قبرستان وغیرہ پر وقف ہونے کی گواہی شہرت کی بناء پر بھی دی جا سکتی ہے، نیز اس مسئلہ میں دوسر ہے ایسے گواہوں سے نی ہوئی گواہی بھی معتبر ہے جنہوں نے خود وقف کرتے ہوئے سنا ہے، مردوں کی شہادت بھی معتبر ہے اور مردوں کے ساتھ عورتوں کی بھی، البتہ واقف کی شرائط سے متعلق گواہی محض شہرت کی بناء پر نہیں دی جا سکتی اور نہ اس کا اعتبار ہے۔ (۱)

(وقف سے متعلق بعض احکام '' مجد'' کے تحت بھی دیکھے جاسکتے ہیں ، وقف کے تفصیلی احکام کے لئے ہند یہ جلد دوم اور رد المحتار ، جلد سوم (ط: پولاق) نیز وقف کے موضوع پر لکھی گئی متعقل کتابیں امام ابو بکر خصاف ؓ کی '' احکام الاوقاف'' بلال بن یحیی بھری'' (م: ۲۲۵ھ) کی '' احکام الوقف'' نیز '' الاسعاف فی احکام الاوقاف'' اور ماضی قریب کے علماء میں شیخ عبد الجلیل عبد الرحمٰن ماضی قریب کے علماء میں شیخ عبد الجلیل عبد الرحمٰن

عصوب (مصر) کی'' کتاب الوقف'' کا مطالعہ مفید ہوگا ، آخر الذکر کتاب نہایت جامع بھی ہے اوراس کی ترتیب بھی بہترہے)۔

وكالت

وكالت كاصل معنى حواله كرنے اور دوسرے پراعماد كرنے عيں، (٣) اى ہے "توكل" كالفظ ہے، "توكل على الله" كمعنى بيں اس نے الله پر بجروسه كيا، حديث بيں ايك دعاء منقول ہے فلا تكلنى الى نفسى، (٣) يعنى الائميں بھارے حواله نفرمائے ، يه فظ "و كن بركساتھ بھى استعال ہوتا ہے، اور زير كساتھ بھى ، اى ہو كيل كالفظ ماخوذ ہے "وكيل" اسم فاعل كسمى معنى بيں بھى آتا ہے، الي صورت بيں اس كمعنى كافظ كة كيل معنى بيں بھى آتا ہے، الي صورت بيں اس كمعنى كافظ كة كيل كر معنى بين بھى ، يعنى وہ خص جس پر بجروسه كيا اور اس كوكوئى كام سپرد كے معنى بيں بھى ، يعنى وہ خص جس پر بجروسه كيا اور اس كوكوئى كام سپرد كيا گيا ہو، فقهاء كے يہاں وكيل اسي معنى بيں استعال ہوتا ہے۔ كما تو كي متعين تصرف بيں اصطلاح بيں وكالت بير ہے كہ آدى كى متعين تصرف بيں ووسر شخص كوا پنا قائم مقام بناوے اقامة الانسان غيرہ مقام نفسه في تصوف المعلوم . (۵)

وكالت كاثبوت

وکالت کا درست ہونا کتاب اللہ ہے بھی ثابت ہے، سنت رسول ہے بھی اوراجماع اُمت ہے بھی ، قر آن مجید نے اصحاب کہف کا واقعہ نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ طویل نیند کے ابعد جب بیر حضرات بیدار ہوئے تو مشورہ کیا کہ سب مل کرایک آ دی کو شہر جیجیں ، تا کہ وہ کھانا خرید کرلے آئے ، (الکہف : ۱۹) ظاہر ہے بیہ

⁽۱) المغنى ۵/۸۳۸

⁽r) ملخص از: درمختار ورد المحتار ٣٠/٣ ٢٠/٣ ، فصل فيما يتعلق بوقف الاولاد

⁽٣) و يكي هنديه ٢٣٨/٢

⁽۵) حاشية قدوري ۱۲۱

دوسرے کوسامان کی خریداری کے لئے وکیل بنانا ہے، ای طرح قرآن مجید نے زوجین میں اختلاف پیدا ہوجانے کی صورت میں اصلاح حال کی غرض سے شوہرو بیوی دونوں کی طرف سے حکم مقرر کرنے کا حکم دیا ہے، فابعثوا حکما من اہلہ و حکما من اہلہ، (النہ، ته) توبیح کم متعلقہ فریق کی طرف سے دکیل کا درجد کھتے ہیں، حضرت یوسف النیک کا بادشاہ مصر سے کہنا کہ مجھے خزانہ پر ذمہ دار بناد ہجئے، اجعلنی علی خزائن الارض ، (یوسف ۵۵) بھی تو کیل ہی کے قبیل سے ہے، علامہ ابن قدامہ نے ذکو ہ کے ایک مصرف عاملین (توب ۱۰) ہے بھی اس پر استدلال کیا ہے، اس لئے مصرف عاملین (توب ۱۰) ہے بھی اس پر استدلال کیا ہے، اس لئے کہ عامل مستحقین کے نائب کی حیثیت سے ذکو ہ وصول کرتا ہے۔ (۱) متعدداحادیث متعدداحادیث ہے۔ وکالت کا شوت ماتا ہے، آن محضور کھیا کا

معدداحادیث سے وات کا بوت ملیا ہے، اصور وظام کا عاملین کووصو کی زکو ہ کی غرض سے جھیجنا، ام المومنین حضرت ام حبیب کی سے نکاح میں عمر وابن امیہ ضمر کی کو نکاح کا وکیل بنانا، (۲) اور اپنے خادم حضرت ابورا فع کھی کو حضرت میمونہ سے نکاح کا وکیل بنانا، (۳) در حضرت ابورا فع کھی کو حضرت میمونہ سے نکاح کا وکیل بنانا، (۳) حضرت کیم بن حزام کو قربانی کا جانور، (۳) اور حضرت عروہ بارتی کو بکری خرید نے کا وکیل بنانا، (۵) میرسب سے حج روایتوں سے ثابت ہوتی ہے کہ وکالت مالی اُمور میں بھی معتبر ہے اور نکاح کے معاملہ میں بھی ،اور قرآن کی مذکورہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ مقد مات وخصومات میں بھی تو کیل درست ہونے پرامت کی درست ہونے پرامت کی اجماع وا تفاق ہے۔ (۱)

اركان

وكالت كے اركان دوسرے معاملات كى طرح" ايجاب

وقبول'' ہیں ، جو شخص و کالت کی پیشکش کرے ، اس کا کلام ایجاب تصور کیا جائے گا ، اور دوسر اشخص جواس و کالت کو قبول کرے ، اس کا قول'' قبول'' کہلائے گا ، جو و کیل بنائے اے اصطلاح میں ''مؤکل'' اور جو و کالت قبول کرے اس کو'' و کیل'' کہتے ہیں ، ایجاب وقبول مطلق بھی ہوسکتا ہے ، کسی شرط کے ساتھ مشروط بھی ، ایجاب وقبول مطلق بھی ہوسکتا ہے ، کسی شرط کے ساتھ مشروط بھی ، اور کسی وقت کے ساتھ بھی و کالت متعلق ہو گئی ہے ، جیسے یوں کہے اور کسی وقت کے ساتھ بھی و کالت متعلق ہو گئی ہے ، جیسے یوں کہے درکسی وقت کے ساتھ بھی و کالت متعلق ہو گئی ہے ، جیسے یوں کہے درکسی وقت کے ساتھ بھی و کالت متعلق ہو گئی کیل بنا تا ہوں'' ۔ (ے)

مؤكل ہے متعلق شرط

و کالت کے سیج ہونے کے لئے پچھٹرطیں ہیں ، بعض شرطیں مؤکل ہے متعلق ہیں ، بعض وکیل سے اور بعض اس چیز ہے جس کا وکیل بنایا جارہا ہے۔

مؤکل ہے متعلق شرط ہے ہے کہ جس چیز کاوکیل بنارہا ہے، وہ خود بھی اس کا اختیار رکھتا ہو، کیونکہ وکالت اپنا اختیار دوسرے کو سوپنے سے عبارت ہے، تو جب کوئی مخض خود ہی اختیار نہیں رکھتا ہوتو وہ دوسرے کوکس طرح اختیار سونپ سکتا ہے؟ چنا نچہ پاگل اور بہ شعور نابالغ بچہ (صبی غیر ممیز) دوسرے کوکسی کام کاوکیل نہیں بنا سکتا ، جو نابالغ بچہ عقل وشعور رکھتا ہو، وہ بھی دوسروں کو ان ہی تصرفات کا مالک بنا سکتا ہے، جن کا خود اختیار رکھتا ہو ۔ اور سجھ دار نابالغ بچہ کن تصرفات کا اختیار رکھتا ہے؟ اس سلسلہ میں تفصیل ہیہ ہہ کہ بعض تصرفات کا اختیار رکھتا ہے؟ اس سلسلہ میں تفصیل ہیہ صدقہ وغیرہ ، بینا فذنہیں ہوں گے، بعض تصرفات خالصة نفع کے سیدے کہ بعض تصرفات وہ ہیں جن میں نفع اور نقصان دونوں پہلو حالل ہیں جیسے : ہیہ اور ہدیہ وغیرہ کا قبول کرنا ، بینا فذہوں گے، تیسری قتم کے تصرفات وہ ہیں جن میں نفع اور نقصان دونوں پہلو تیسری قتم کے تصرفات وہ ہیں جن میں نفع اور نقصان دونوں پہلو

⁽٢) المغنى ١/٥

⁽٣) موطاامام مالك ١٣٥، نكاح المحرم

⁽۲) بخاری ، مدیث نمبر ۳۲۴۲، کتابالمناقب

⁽١) البحرالرائق ١٣٩/٤

⁽٣) البداية والنهايه ١٣٣/٣

⁽a) ترمذي، باب الشراء والبيع الموقوفين ، صديث نم ١٢٥٨

⁽٤) المغنى ١/٥

ہیں ، جیسے : خرید و فروخت ، اجارہ ، نکاح وغیرہ ، نابالغ کے بیہ تصرفات موقوف رہیں گے ،اگرولی نے اسے جائز قرار دیا تو نافذ ہوئگے ور نہیں ۔(۱)

وكيل مي متعلق شرطيس

وکیل کے لئے بھی عاقل ہوناشرط ہے، پاگل کووکیل بنانامعتر نہیں ، اس لئے کہ اس میں تصرف کی صلاحیت ہی نہیں ، بہی تھم ایسے نابالغ کا ہے جوابھی شعور سے محروم ہو، حنفیہ کے یہاں وکیل کے لئے بالغ ہوناشرط نہیں ، نابالغ بھی اگر مفق ضد معاملہ کو بمجھ سکتا ہو تو وکیل بن سکتا ہے ، چنا نچہ حضور کھی نے عمرون ابالغ تقے ، (۲) حضرت ام سلمہ کے نکاح کا وکیل بنایا ، حالانکہ وہ نابالغ تقے ، (۲) شوافع اور دوسر نفتہا ، کے نزدیک نابالغ نہ کی معاملہ میں وکیل بنا سکتا ہے ، اور نہ وکیل بنا مرادیہ ہے کہ وہ اس بات کو سمجھتا ہوگہ خرید نا قیمت ادا کرنے اور مبیع حاصل کرنے کا نام ہے ، نیز معمولی دھوکہ (غبن لیسر) اور غیر معمولی

یہ بھی ضروری ہے کہ وکیل متعین ہو، اگر کوئی شخص یوں کے کہ''تم دونوں میں سے ایک کوفلاں کام کاوکیل بنا تا ہوں'' توبیکا فی نہیں ، نیز یہ بھی شرط ہے کہ وکیل اپنے وکیل بنائے جانے سے واقف نہیں تھا ، واقف ہو ، اگر وہ تصرف کرتے وقت اس سے واقف نہیں تھا ، حالا نکہ وہ اس سے پہلے وکیل بنایا جاچکا تھا ، تو اس کا یہ تصرف نافذ مہیں ہوگا ، اور نہ مؤکل کی طرف منسوب ہوگا ، نیز وکیل نے بالقصد تصرف کیا ہو ، مثلاً کی شخص کوسًا مان کے خرید نے یا فروخت کرنے کا وکیل بنایا گیا اور اس سے جبر واکراہ کے ذریعہ کی اور شخص نے کا وکیل بنایا گیا اور اس سے جبر واکراہ کے ذریعہ کی اور شخص نے

ایجاب وقبول کرایایا خوداس نے ازراہ مزاح ایجاب وقبول کیا تو یہ تصرف مؤکل کے حق میں معترنہیں ہوگا۔ (۵) مفوضہ کام وکیل کے دائر ہا ختیار میں ہو

جس چیز کاوکیل بنایا جائے، ضروری ہے کہ وہ موکل کے دائرہ اختیار میں ہو، ایسی چیزیں جوعموی طور پر مباح ہیں، جیسے: نہراور سرکاری تالاب سے پانی لینا، جنگل میں شکار کرنا، ان میں تو کیل معتبر نہیں، اگر کسی شخص کو وکیل بنایا گیا اور اس نے جنگل ہے لکڑی کائی یا شکار کیا تو اس کا بیمل خود اس کے لئے سمجھا جائے گا نہ کہ مؤکل کے لئے ۔ (۱)

می بھی ظاہر ہے کہ آ دمی خودجس چیز کا ما لک ہوائی ہیں تصرف کے لئے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے، جس چیز پرخوداس کی ملکیت قائم نہ ہوائ پر دوسرے کو تصرف کا اختیار دینا ظاہر ہے کہ نا قابل تصورامر ہے، — نیز وکالت الی ہی چیز ول میں معتبر ہوگ جس میں نائب بنانے کی گنجائش ہو، لہذا بدنی عبادات جیسے: نماز، روزہ، وضوءاور تیم مان چیزول میں وکیل بنا نادرست نہیں۔(ے)

حقوق الله كي ادائيكي مين وكيل بنانا

جہاں تک حقوق کی بات ہے کہ حقوق میں وکیل بنانا درست ہے یا نہیں؟ تو اس سلسلہ میں تفصیل اس طرح ہے کہ حقوق دو تتم کے بیں ،حقوق اللہ کی بھی کے بیں ،حقوق اللہ کی بھی دوصور تیں بیں: ایک وہ حقوق بیں کہ جن میں دعویٰ شرط ہے، جیسے: حدقذ ف ،حد سرقہ ، ایسے حقوق کو ثابت کرنے کے لئے وکیل بنانا کہ وہ مؤکل کی طرف سے عدالت میں دعویٰ دائر کرے ، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے ، جیاہے موکل موجود ہو یا

⁽r) بدائع الصنائع ٢٠/١

⁽٣) ويمح : شرح مهذب ١١١٠ المغنى ٥١٥٥

⁽۲) حوالة سابق

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۰/۲

⁽٣) حوالة سابق

⁽۵) البحرالرائق ١٣٢/٤

⁽۷) شرح مهذب ۹۳/۱۳ مفندیه ۳۲/۲۳

غائب، امام ابو یوسف ؓ کے نز دیک جائز نہیں، جن حقوق میں دعویٰ شرط نہیں، جیسے: حدزنا، شراب نوشی کی حد، ان کے ثابت کرنے کے لئے تو کیل جائز نہیں۔(۱)

اگر حدود کا مقد مہ ثابت ہوگیا تو کیا حدود جاری کرنے میں قاضی کسی اور کوا پناوکیل بنا سکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں اتفاق ہے کہ قاضی کا وکیل بنا نا درست ہے، البتہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزد یک حدسر قد اور حدفقہ ف کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی ہو یعنی مقد وف، اور جس کا مال چوری ہوا ہو وہ حد نا فذ کئے جانے کے وقت موجودر ہے، (۲) کیونکہ ممکن ہے کہ اجراء سزا کے وقت اگر یہ حضرات موجودر ہیں تو اپنے دعویٰ سے اجراء سزا کے وقت اگر یہ حضرات موجود رہیں تو اپنے دعویٰ سے رُجوع کر لیس ، اس احمال نے ایک گونہ شبہ پیدا کر دیا ہے، اور شبہ سے بھی حدسا قط ہو جاتی ہے، حنا بلہ اور مالکیہ وغیرہ کے زد کی حدود کے جاری کرنے کے لئے موکل کی موجود گی ضروری نہیں۔ (۳)

حقوق العباد بھی دوطرح کے ہیں ، ایک وہ جوشہد کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں ، جیسے قصاص ، تو ایسے حقوق کے ثابت کرنے کے لئے وکیل بنانا جائز ہے ، لیکن قصاص لینے کے لئے تو کیل ای وقت جائز ہوگی جب کہ مؤکل لیعنی مقتول کا ولی خود موجود ہو ، اگر مقتول کا ولی خود موجود ہو ، اگر مقتول کا ولی خود مائیہ ہوتو قصاص حاصل کرنے کیلئے وکا اُت معتبر منہیں ہوگ ۔ بعض حقوق العباد وہ ہیں جوشبہ کے باوجود ثابت ہو جاتے ہیں یعنی مالی حقوق ، جیسے : وین وغیرہ ، ان کو ثابت کرنے جاتے ہیں لیعنی مالی حقوق کو حاصل کرنے گئے دونوں مرحلوں میں تو کیل درست ہے۔ (م)

مقدمه ميں وكالت

MIL

امام ابوصنیفہ کے نز دیک گومقد مدکی پیروی میں وکیل بنانا جائز
ہے، لیکن خود عدالت میں مؤکل کی حاضری بھی ضروری ہے، البتہ
دوصورتوں میں مؤکل حاضری ہے مشتیٰ ہوتا ہے، ایک بیہ کہ خود
دوسرافریق اس کی عدم حاضری پر رضامند ہویا موکل بیاری یا طویل
مسافت کے سفر کی وجہ سے حاضری سے معذور ہو، یا پر دہ نشیں
خاتون ہو، صاحبین اور دوسر نفتہاء کے نز دیک نفریق مخالف کی
رضامندی ضروری ہے، اور نہ مؤکل کی حاضری ۔(۵)
گواہی میں وکیل

سے بات ظاہر ہے کہ شہادت اور گواہی کا وکیل نہیں بنایا جاسکا،
اس لئے کہ شہادت کی واقعہ کی آنکھوں دیکھی گواہی کا نام ہے، اور
اس واقعہ کومؤکل نے دیکھا ہے نہ کہ وکیل نے ،لیکن اقر ارکا وکیل
بنایا جاسکتا ہے، امام محد نے کتاب الاصل میں یہی لکھا ہے، البتہ
امام طحاوی گواس سے اختلاف ہے، (۱) اگر کی محتم کو مطلقاً مقدمہ
کا وکیل بنایا جائے تو وہ اپنے مؤکل کی طرف سے اقر اربھی کرسکتا
ہے،لیکن اگر مؤکل نے وکیل بناتے ہوئے بیشر طلگادی کہ وہ اس
کی طرف سے اقر ارکرنے کا مجاز نہیں ہوگا تو اسے استثناء کا حق
حاصل ہے۔

معاملات میں وکالت

جن معاملات میں وکیل بنانا جائز ہے، ان کی فہرست طویل ہے، نکاح، خلع ، جنایت کے بارے میں صلح ، دوسرے مالی مقدمات میں صلح ، ہبر، صدقہ ، عاریت ، ودیعت ، رہن ، طلاق ، اجارہ ، خرید و فردخت وغیرہ معاملات میں توکیل کی گنجائش ہے، قرض دینے اور

حقوق العياد ميں تو كيل

⁽۲) بدائع الصنائع ۲۱/۱،هندیه ۲۵/۳ ه

⁽٣) الفقه الإسلامي وأدلته ٥٣/٥

 ⁽۲) بدائع الصنائع ۲/۳۱ الفقه الاسلامي وادلته ۵۲/۸

⁽۱) شرح مهذب ۹۳/۱۳

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٣/٦

⁽۵) هندیه ۵۲۳۳،بدائع الصنائع ۲۲۲

قرض لینے میں وکیل بنایا جاسکتا ہے، البتہ قرض لینے میں وکیل کی حیثیت محض مؤکل کے قاصد کی ہے، اگر مؤکل کی مختص کے پاس وکیل کو جیسے اور وکیل یہ کہے کہ فلال مختص تم سے قرض کا خواستگار ہے تو یہ قرض مؤکل کے لئے ہوگا، لیکن اگر وکیل نے بطور خود کی سے قرض لیا تو یہ وکیل ہی ملکیت ہوگا، نہ کہ مؤکل کی۔(۱)

وكالت عامهاوراس كاحكم

اگر کی چیز کے خرید نے کا وکیل بنایا جائے تو وکالت کی دوصور تیں ہوسکتی ہیں: وکالت عامه دوصور تیں ہوسکتی ہیں: وکالت عامه اور وکالت خاصہ، وکالت عامه سیے کہ وکیل کو اختیار دیا جائے کہ وہ کوئی چیزیا کوئی متعین چیز کی میرے لئے جو بھی وصف کی حامل خرید کرے، جیسے کہا جائے: تم میرے لئے جو مناسب مجھوخریدلو، یایوں کے ''میرے لئے جو کپڑاخرید کرنا چاہو خریدلو'' یہ وکالت عامہ ہے ، اس میں کتنا بھی ابہام واجمال ہو، تو کیل درست ہوگی۔

وكالت خاصهاوراس كاحكم

وکالت خاصہ بیہ ہے کہ کی مخصوص چیز کے خرید نے کا تھم دیا جائے اور بید نہ کہا جائے کہ تمہاری جومرضی ہواس کے مطابق خرید کرلو، جائے اور بید کہلو جائے کہ تمہاری جومرضی ہواس کے مطابق خرید کرلو، گھوڑا خرید کرلو، جانور خرید کرلو، گھوڑا خرید کرلو، ایسی وکالت میں اگر زیادہ ابہام (جہالت کثیرہ) ہوتو وکیل بنانا صحح نہیں ہوگا، کیونکہ اس ہے آئندہ نزاع پیدا ہونے کا ائد بیشہ ہے، اورا گرمعمولی درجہ کا ابہام (جھالہ قلیلہ) ہے تو وکالت درست ہوگی، سے علامہ کا سائی نے معمولی اور غیر معمولی ابہام کے سلسلہ میں بیا صول بنایا ہے کہ جس چیز کے خرید نے کا ابہام کے سلسلہ میں بیا صول بنایا ہے کہ جس چیز کے خرید نے کا وکیل بنایا ہے، اگر وہ مختلف انواع کو شامل ہے تو نوعیت بیان کرنا ضروری ہوگا، اگر مطلوب نوعیت کو واضح نہیں کیا تو تو کیل درست نہیں ضروری ہوگا، اگر مطلوب نوعیت کو واضح نہیں کیا تو تو کیل درست نہیں

ہوگی، جیسے کپڑا، کہ کپڑے کی مختلف قسمیں ہیں، ریٹی کتان، سوتی
وغیرہ، تو کپڑے کی نوعیت متعین کرنا ضروری ہوگا ورنداس کوغیر
معمولی ابہام سمجھا جائے گا۔ اوراگروہ نام ایک ہی نوع کوشامل ہو
جیسے گھوڑا، گدھا، گائے، بکری، تو دو میں ہے ایک کا بیان کرنا
ضروری ہوگا، یا تو اس کی صفت کو بیان کرے، جیسے کہے کہ عربی
گھوڑا خریدو، یا قیمت واضح کردے، مشلا ایک ہزارروپے تک کا
بکراخریدو، اس وضاحت کے بعد جوابہام پایا جائے گا، وہ معمولی
مرجہ کا ہے، اس لئے وہ وکالت کے شیح ہونے میں مافع نہیں، اگر
صفت یا قیمت بیان نہیں کی تو یہ غیر معمولی ابہام (جہالت کثیرہ)
صفت یا قیمت بیان نہیں کی تو یہ غیر معمولی ابہام (جہالت کثیرہ)
مادرا ہے ابہام کے ساتھ یہ وکالت درست نہیں ہوگی۔ (۲)

وکالت کا بنیادی تھم یہ ہے کہ وکیل کومؤکل کے متعین کئے ہوئے دائرہ میں رہتے ہوئے تصرف کاحق حاصل ہوجا تا ہے، (٣) تا ہم مختلف امور میں وکیل کا دائرہ اختیار کیا ہوگا؟ اس میں فقہاء نے کچھ تفصیلات ذکر کی ہیں، جن کا خلاصہ اس طرح ہے:

خفیہ کے نزدیک جس مخض کومقدمہ کی پیروی کا وکیل بنایا جائے ، وہ قصاص اور حدود کے علاوہ دوسرے مقدمات میں اقرار کرنے کا بھی اختیار رکھتا ہے ، البتۃ امام محکر ؓ کے نزدیک مجلس قضاء ہی میں اس کا اقرار معتبر ہوگا ، اور امام ابو یوسف ؓ کے نزدیک مجلس قضاء میں بھی اور اس کے باہر بھی ، البتۃ اگر مجلس قضاء کے باہر اس نے اقرار کیا تو وہ وکیل باتی نہیں رہے گا۔

جس شخص کو کسی مالی مقدمہ میں وکیل بنایا گیا ہو وہ احناف کے نزد یک اس مال پر قبضہ حاصل کرنے کا بھی مجاز ہوگا، کہی رائے امام ابو حنیفہ ، امام ابو یوسف اورامام محمد کی ہے، امام زقر م

⁽٢) بدائع الصنائع ٢٣/١

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۸۳

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٣-٢٣٠

کے نزدیک بیدوکیل قبضہ کرنے کا مجاز نہیں ، متاخرین نے اپنے زمانہ میں بڑھتی ہوئی بدیانتی اور خیانت کی وجہ سے امام زفر سے قول کو قبول کیا ہے ، یہی حکم اس شخص کے بارے میں بھی ہے جس کو صرف دَین کے نقاضا کرنے کا وکیل بنایا گیا ہو۔

جے جس شخص کو تین کے وصول کرنے کا وکیل بنایا گیا ہوا گر مقروض دین کا انکار کرے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک و کیل اس مقدمہ میں فریق بن سکتا ہے ، وہ فریق مخالف کے مقابلہ دَین کو ثابت کرنے کا مجاز ہے ، اور اگر مدعی علیہ گواہان پیش کردے کہ صاحب دَین یعنی مؤکل قرض وصول کر چکا ہے یا اس نے قرض معاف کردیا ہے ، تو یہ ثبوت قابل ساعت اور قابل قبول ہوگا ، صاحبین کے نزدیک دین پر قبضہ کا وکیل ثبوت دین کے مقدمہ میں فریق نہیں بن سکتا۔(۱)

البتة حفيه ال پر شفق ہیں کہ اگر کسی کو متعین وموجود شکی (عین) کی وصولی کا وکیل بنایا جائے جیسے کتاب، اور جس کے قبضہ میں وہ سامان ہے، وہ اس پر مؤکل کی ملکت سے انکار کرتا ہو، تو بیو کیل اس مقدمہ میں فریق نہیں بن سکتا۔ (۲)

جس فحض کو قبضہ کرنے کے لئے وکیل بنایا گیا ہے، کیادہ کسی اور فحض کو اس کام پر وکیل بنا سکتا ہے؟ اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وکالت، وکالت عامہ ہے، جیسے مؤکل نے یوں کہا''تم اس سلسلہ میں جو چاہو کرو'' یا یہ کہ''تم جو چھ بھی کرو گے وہ میرے لئے قابل قبول ہے' تو ایسی صورت میں وہ کی اور فحض کو قبضہ کے لئے وکیل بنا سکتا ہے، اورا گروکیل کے لئے مؤکل نے ایسے عمومی اختیار ومشیت کے الفاظ استعمال نہ کئے ہوں تو یہ وکالت خاصہ ہے، ایساوکیل اس بات کا مجاز نہیں کہ وہ اس کے لئے وکیل اس بات کا مجاز نہیں کہ وہ اس کے لئے وکیل اس بات کا مجاز نہیں کہ وہ اس کے لئے

دوسر ہے خص کووکیل بنائے۔(٣)

ال آركى چيز كے بيچنے كاوكيل بنائے اور مؤكل نے بچوقيد بھى الگائى ہو، مثلاً كہركہ "اس سامان كودس روپے ميں بيچو، تو وكيل اس قيد كا پابند ہوگا، اور وكيل نے اس قيد كى خلاف ورزى كى، كين بيخلاف ورزى مؤكل كے مقصد و منشاء كے لئے تقويت كاباعث ہو نہ كہ نقصان كا، جيسے اس نے دس كے بجائے بارہ روپے ميں نتج ديا، تو وكيل كا بي تقرف درست ہے، اس لئے كہ گواس نے مؤكل كى لگائى ہوئى قيد (دس روپے) سے تجاوز كيا ہے، كين بي تجاوز مؤكل كى لگائى ہوئى قيد كونظر انداز كرد سے جيسے دس كے بجائے آٹھ روپے ہى ميں قيد كونظر انداز كرد سے جيسے دس كے بجائے آٹھ روپے ہى ميں فروخت كرد سے، تو وكيل كا بي تقرف مؤكل كى اجازت پر موقوف فروخت كرد سے، تو وكيل كا بي تقرف مؤكل كى اجازت پر موقوف

اورا گرئیج کے لئے مطلقاً وکیل بنایا تو وکیل جس طرح بھی فروخت کرے، اس کا فروخت کرنا معتبر ہوگا، (۴) البتہ بیہ مطلق وکالت نقد وادھار دونوں کوشامل ہوگی یانہیں؟ اس میں اختلاف ہے، امام ابوصنیفہ ؓ کے نز دیک وکیل کواس کا اختیار ہوگا،صاحبین کے نز دیک اس کا اختیار نہیں ہوگا۔ (۵)

ای طرح مطلق و کالت کی صورت میں اگر وکیل نے اس سامان کو بیچنے میں دھو کہ کھایا اور اتنی قیمت لگادی جومروجہ کم سے کم قیمت سے بھی کمتر ہو، تو امام ابو حنیفہ ؓ کے نزدیک وکیل کا میہ تصرف بھی معتبر ہوگا یعنی مؤکل پرلازم ہوگا۔(۲)

البتہ اگر کسی سامان کے خرید نے کا مطلقاً وکیل بنایا گیا اور وکیل نایا گیا اور وکیل نایا گیا اور وکیل نے اس سامان کومروجہ قیمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ قیمت موکل میں مصل کیا، جوغین فاحش کے دائرہ میں آتا ہوتو بالا تفاق مؤکل

⁽r) حوالة سابق

⁽٣) حوالة سابق

⁽٢) حواله سابق

⁽m) حوالة سابق

⁽۵) حوالة سابق ٢٧٦١

وكيل كاس تصرف كوقبول كرنے پر مجبور نہيں ہوگا۔(١)

ہے جس چیز کے بیچنے پروکیل بنایا تھا اگراس کے پچھ حصہ کو فروخت کیا تو کیا ہے تافذ ہوگی؟ صاحبین کے بہاں بینا فذہیں ہوگی، اور مؤکل کی اجازت پر مؤقوف رہے گی، امام ابو صنیفہ ؓ کے بزد یک اس کی دوصور تیں ہیں، اگر ایسی چیز ہو کہ اس کا پچھ حصہ فروخت کردینا باعث ضرر نہ ہو، جینے گیہوں، چاول وغیرہ، تو بچے نافذ ہوگی، اور اگر اس سے ضرر بہنچ سکتا ہویا باتی حصے کی قیمت گرسکتی ہو، تو بچے نافذ نہیں ہوگی — البتہ اس پر اتفاق ہے، کہ اگر کسی چیز کے خرید نامطلوب تھا اس کا پچھ حصہ وکیل نے خرید کیا تو بینا فذہیں ہوگا۔ (۱)

امام ابوطنیفہ کے نزدیک تھے کا وکیل خریدار سے قیمت معاف کرسکتا ہے، اس کو قیمت کی ادائیگی کے لئے مہلت دے سکتا ہے، قیمت کے دوسری چیز لے سکتا ہے، بجائے قیمت کے کسی اورشنی پرصلح کرسکتا ہے اورحوالہ کے ذریعے کی اورشخص کی ذمہ داری قبول کرسکتا ہے، البتہ ان صورتوں میں خود وکیل مؤکل کے لئے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا، — صاحبین کے نزدیک وکیل کومؤکل کی اجازت کے بغیران تصرفات کا حق نہیں ۔ (۳)

اس بات پراتفاق ہے کہ جس مخص کو کسی چیز کے بیچنے کا وکیل بنایا گیا ہے، وہ دوسرے کواس کا م کے لئے وکیل نہیں بنا سکتا، تاہم اگراس دوسرے وکیل نے سامان کوفر وخت کیالیکن وکیل نے اس کوجائز رکھا تو اب زیچے درست ہوجائے گی۔(م)

ہ جس محض کو کئی چیز کے بیچنے کا وکیل بنایا گیاہے اور وہ اس کواپنے آپ سے یااپنے ایسے رشتہ دار سے فروخت کر ہے جس کے بارے میں وہ متہم ہو جیسے ، باپ ، دادا ، اولا داور اولا دکی اولاد ، بیوکی ، تو امام ابو صنیفہ ؓ کے نزدیک سے جا کڑنہیں ، صاحبین کے نزدیک

بیجائزے،بشرطیکه مناسب مروجه قیمت لگائی گئی ہو۔

ایک بی کام کے لئے ایک سے زیادہ وکیل

اگر کسی ایک ہی معاملہ کے لئے ایک سے زیادہ وکیل بنایا جائو کیااس معاملہ میں ان تمام وکلاء کی شرکت ضروری ہے یا تنہا ایک وکیل بھی تقرف کرنے کا مجاز ہے؟ اس سلسلہ میں اصل ہیہ کہ جن معاملات میں تباولہ خیال اورغور وفکر کی حاجت ہوان میں کوئی ایک وکیل تنہا تصرف کا مجاز نہیں ، ہروہ معاملہ جس میں عوض مالی پایا جاتا ہواس کوفقہاء نے ایسے ہی معاملات کے زمرہ میں رکھا ہے، جیسے: نکاح ، خلع ، مضار بت وغیرہ ، ای طرح وہ تصرفات بھی ہیں جن میں تملیک کی کیفیت پائی جاتی ہو جیسے: تفویض طلاق ۔

جن اُمور میں تبادلہ ٔ خیال کی حاجت نہ ہو، بلکہ صرف موکل کے تھم کی تھیل کرنی ہو،ان میں تنہاا یک وکیل کا تصرف بھی معترب، جیسے،طلاق، ہبد، دَین کی ادائیگی،امانت کی واپسی وغیرہ۔

حقوق وكيل م معلق مول كي يامؤكل سے؟

وکالت کے سلسلہ میں ایک اہم بحث یہ ہے کہ جس چیز کاوکیل بنایا گیا ہے، اس کے حقوق وکیل ہے متعلق ہوں گے یامو کل ہے؟

- حفیہ کے زود کیک اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ بعض اُمورتو وہ ہیں جس سے کوئی حق متعلق نہیں، جیسے وّین کا تقاضا ، اور مقروض کا پیچھا کرنا ، ایسے اُمور میں وکیل کی حیثیت محض مامور کی ہے ، اور اس کومو کل کا تھم بجالا نا ہے ، بعض معاملات وہ ہیں کہ وکیل کوان کے انجام دینے میں موکل کی طرف منسوب کرنے کی حاجت نہیں ہوتی انجام دینے میں موکل کی طرف منسوب کرنے کی حاجت نہیں ہوتی معلق جو دوکیل انجام دینے میں موروث ت ، اجارہ وغیرہ ، اس میں تمام حقوق خود وکیل سے متعلق ہوں گے ، وہی مجیع حوالہ کرے گا ، قیمت پر قبضہ کرے گا ،

⁽٢) حوالة سابق

⁽٣) حوالة سابق ٢٨/١

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۵/۲

⁽٣) حواله سابق

نوبت آئی تو وہی اس میں فریق ہے گا، گویا اس کی حیثیت اصل صاحب معاملہ کی ہوگی، اور وہی عاقد تصور کیا جائے گا۔

تیسرے: وہ معاملات ہیں جن کو وکیل مؤکل کی طرف نبیت کئے بغیر انجام نہیں دے سکتا، جیسے نکاح، طلاق، خلع وغیرہ، ان میں وکیل کی حیثیت مضسفیر اور ترجمان کی ہوگی، اور عقد ہے متعلق تمام حقوق مؤکل ہے متعلق ہوں گے، (۱) مالکیہ اور شوافع کی رائے بھی قریب قریب وہی ہے جو حنفیہ کی ہے البتہ حنابلہ کے نزدیک تمام ہی معاملات میں حقوق مؤکل ہے متعلق ہوں گے نہ کہ وکیل ہے۔ (۱)

جن صورتوں میں و کالت ختم ہوجاتی ہے

وكالت كى حيثيت عقد لا زم كى نهيں، بلكه عقد جائز كى ہے، يعنی موكل ہو ياوكيل، ان كامعامله پراپت آپ كوقائم ركھنا ضرورى نہيں، گويا عقد وكالت ختم بھى ہوسكتا ہے، اسى پس منظر ميں بيسوال الجرتا ہے كہ كن صور توں ميں وكالت ختم ہوتی ہے؟ علامہ كاسا في نے تفصيل ہے اس كاذكر كيا ہے، وہ صور تيں حسب ذيل ہيں:

ا) مؤکل وکیل کومعزول کردے، وکیل کواپی معزولی کا علم ہوجائے اوراس کی وکالت ہے کئی تیسر فیحض کاحق متعلق نہ ہوجائے اوراس کی وکالت سے کئی تیسر فیحض کاحق متعلق نہ ہو۔ جب تک و کیل کواپے معزول ہونے کی اطلاع نہ ہو،اس کا تصرف مؤکل ہی کی طرف منسوب ہوگا ، اگر وکالت سے کئی تیسر فیحض کاحق متعلق ہوتو اس شخص کی رضا مندی کے بغیر مؤکل اسے معزول نہیں کرسکتا ، جیسے ایک شخص نے قرض لیا اور قرض دہندہ کے بجائے کئی تیسر فیحض کے پاس کوئی سامان بطور ربمن رکھا اور اس کو وکیل بنایا کہ مدت مقررہ پر قرض ادا نہ کرنے کی صورت وہ سامانِ ربمن کوفر وخت کر کے قرض دہندہ کا قرض ادا کردے، اب سامانِ ربمن کوفر وخت کر کے قرض دہندہ کا قرض ادا کردے، اب اگر مقروض اس کو وکالت سے معزول کردے تو ظاہر ہے کہ قرض

د ہندہ کا قرض متاثر ہوگا ،اس لئے بیصورت درست نہیں۔

- ۲) مؤکل کی موت ہوجائے۔
- ") مؤکل پاگل ہوجائے پاگل ہونے ہمراد متعقل پاگل ہونے ہمراد متعقل پاگل ہوجانا ہے، اگر عارضی دورہ ہوجوا یک ماہ سے کم پرمحیط ہوتواس سے وکالت ختم نہیں ہوگی ، ایسے متعقل پاگل پن کو اصطلاح میں ''جنون مطبق'' کہتے ہیں۔
- ۳) مؤکل خود تصرف سے عاجز ہوجائے ، جیسے عدالت کی فخص کو دیوالیہ قرار دے کراس کو مال میں تصرف کرنے سے روک دے۔
 - ۵) وکیل کی موت واقع ہوجائے۔
 - ٢) وكيل جنون مطبق ميں مبتلا ہوجائے۔
- کی جس چیز میں وکیل بنایا تھا اس میں موکل خودتھرف
 کردے۔
- ۸) جس چیز کو بیچنے یا ہبہ کرنے کا وکیل بنایا تھاوہ چیز ہی ضائع ہوجائے۔
- 9) خدانخواسته مؤکل مرتد جوکردارالاسلام سے دارالحرب میں چلاجائے۔(۳)

ڈ اکٹر زحملی نے وکالت ختم ہونے کی چنداورصور تیں بھی ذکر کی ہیں،ان میں سے اکثر درحقیقت ان ہی صورتوں میں داخل ہیں، اوروہ یہ ہیں:

- ا) وكيل كوجوكام سردكيا كيا تهاوه اسے پوراكردے۔
- ۲) مؤکل وکیل بنانے سے یا وکیل وکالت کے قبول کرنے سے انکار کرتا ہو۔

۳) وکیل ایخ آپ کود کالت کی ذمدداری سے سبکدوش کرلے ، تاہم اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مؤکل کواس سے

 ⁽۲) الفقه الإسلامي وأدلته ۱۱۲/۵

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۳۳-۳۳

⁽٣) بدائع الصنائع ٣٩/٦-٢٣٨

آگاہ کردے۔

م) وکالت کی اگر کوئی مدت متعین ہوتو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اس مدت کے تمام ہوتے ہی وکالت ختم ہوجائے گ۔

۵) اگر وکیل نے مؤکل کے مفوضہ معاملہ میں تعدی سے کام لیا جومؤکل کے لئے باعث نقصان ہوتو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اس سے بھی وکالت کامعاملہ ختم ہوجائے گا۔

۲) شوافع اور حنابلہ کے نزدیک عقد نکاح میں وکیل کا عادل ہونا ضروری ہے ، لہذا اگر وہ فاسق ہوگیا ، تو ان فقہاء کے نزدیک وکالت باطل ہوجائے گی۔(۱)

ولاء

میراث کے متحق ہونے کی ایک خاص صورت کو' ولاء'' کہتے ہیں، موالات کے تحت اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

ولايت

''ولایت'' کے اصل معنی قربت کے ہیں، ای سے''ولی ہے، چومحب، دوست، مددگار کے معنی میں آتا ہے، ولایت''و'' کے زبر کے ساتھ بھی آتا ہے، اور''و'' کے زیر کے ساتھ بھی، (۲) — فقہ کی اصطلاح میں دوسرے پر کی بات کے نافذ کرنے کو ولایت کیتے ہیں۔(۳)

ولايت ابت ہونے كاسباب

ولایت بنیا دی طور پر چار وجوہ سے ثابت ہوتی ہے، قرابت، ملکیت ، وَلاء اور امامت ، (٣) قرابت کی بناء پر ولایت کی بحث آگے ندکور ہوگی ، ملکیت سے مرادیہ ہے کہ آ قا کو اپنے غلام اور باندی پر ولایت حاصل ہوتی ہے، وَلاء سے مراد ولاء عمّا قہ اور ولاء

موالاة ہے، ولاء عمّا قد اور ولاء موالاة ہے کیا مراد ہے؟ ''مولی'
کے تحت اس کا ذکر آچکا ہے، یعنی جو شخص کی غلام یا باندی کو آزاو
کرے یا کسی سے بذریعہ عقد موالات قائم کرلے، تو بعض
تفصیلات کے ساتھ بعض اوقات یہ بھی ولایت کا سبب بن جاتا ہے،
سامت سے مراد سلمانوں کی امامت عامہ ہے، یعنی امیر کوتمام
مسلمانوں پر اور امیر کے واسطہ سے قاضی کو بھی ولایت حاصل ہوتی
ہے، تاہم فقہاء کے یہاں ولایت خاصہ یعنی شخصی قرابت و تعلق کی
بناء پر حاصل ہونے والی ولایت کا درجہ ولایت عامہ سے فائق ہے،
اس کے عام حالات میں جب ولی خاص موجود ہوتو ولی عام کو زیر
ولایت شخص کی ذات اور مال میں تصرف کاحق حاصل نہیں ہوتا، اور
اگر اولیاء خاص موجود نہ ہوں تب بھی سلطان اور قاضی کاحق تقرف
بہمقابلہ ان اولیاء کے محدود ہوتا ہے، اس کے فقہاء کے یہاں یہ
قاعدہ معروف ہے:

الولاية الحاصه اقوى من الولاية العامة. (۵)
ولايت خاصه ولايت عامه عزياده قوى منفس يرولايت

بنیادی طور پرولایت کی دوقتمیں ہیں، ایک ولایت فی النفس دوسرے ولایت فی المال ،نفس یعنی ذات پر ولایت سے مراد ولایت نکاح ہے۔

حنفیہ کے نزدیک ولایت نکاح کے دودرجات ہیں: ولایت اجبار اورولایت ندب، نابالغ پرولایت ولایت اجبار ہے، لڑکا ہویا لاک اورلاک کنواری ہویا شوہر دیدہ، ولایت اجبار حاصل ہونے کا مطلب سے کہ ان سے اجازت کے بغیر اولیاء ان کا نکاح کرسکتے ہیں، جو تھم نابالغ کا ہے وہی تھم فاتر العقل اور فلام کا بھی

⁽٢) القاموس المحيط ٢٣٢

⁽٣) فتُح القدير ٣٥٥/٣

⁽١) وكي الفقه الإسلامي وأدلته ٥ (١٥-١٥٥)

⁽٣) درمختار ۱۹۲۳–۲۹۵

⁽٥) الاشباه والنظائر ١٢٠

ہے، گودہ بالغ ہوں۔(۱)

ولایت ندب اور استجاب سے ایسی ولایت مراد ہے ، جس میں اجازت لئے بغیر نکاح کرنے کاحق حاصل نہیں ہوتا اور اگروہ خودا پنا تکاح کرلیں ،تو تکاح منعقد ہوجائے گا، ولایت ندب عاقل وبالغ لڑ کی پر حاصل ہوتی ہے،خواہ وہ کنواری ہویا شوہر دیدہ۔(۲) ال مئله میں حفیہ کا دوسرے مکاتب فقہ ہے تواختلاف ہے ہی ،خودامام ابوصنیف ،امام ابو بوسف اورامام محمر سے بھی ایک سے زیادہ اقوال منقول ہیں ، علامہ ابن جائم نے ان سب کوجمع فرمایا ہے، امام ابو حنیفہ ہے دو تول منقول ہے، کہ بالغ لڑکی خود اپنا نکاح بھی کر عتی ہےاور دوسرے کے نکاح کے لئے بھی وکیل بن عتی ہے، گواس كا ايخ آپ نكاح كرلينا خلاف متحب ہے ، يبي قول ہمارے یہاں ظاہرروایت ہے،البتہ اگر کوئی لڑکی غیر کفوء میں نکاح كرلے، تو اولياء كواس پراعتراض اور بذريعه عدالت اس نكاح كو ختم کرانے کا حق حاصل ہے ، دوسری روایت وہ ہے ، جو امام صاحب سے حسن بن زیاد ؓ نے نقل کی ہے،اس روایت کے مطابق ا گراڑی نے غیر کفوء میں نکاح کیا تو نکاح منعقد بی نہیں ہوگا، گویا اولیاء کوعدالت کا سامنا کرنانہیں بڑے گا ، اور خود بخو دیہ تکاح کالعدم سمجھا جائے گا ،عدالتوں میں پیروی کی سرگرانی ،غیرمنصف مزاج اورراشی لوگوں کے مقام قضاء پر فائز ہوجانے کی وجہ ہے بعد کے فقہاء نے ای قول کورجے دیا ہے۔

امام ابو یوسف ؒ ہے تین اقول منقول ہیں ، اول بیہ کہ اگر ولی نہ ہوتو نکاح ہی جائز نہیں ، پھرامام ابو یوسف ؒ نے رجوع کر کے بیہ رائے اختیار کی کہ کفوء ہے نہیں معقد ہوجائے گاغیر کفوء ہے نہیں ہوگا ، تیسرا اور آخری قول بیہ ہے کہ بالغ لڑکی کا کیا ہوا نکاح مطلقاً

جائز ہے، کفوء سے نکاح کرے یا غیر کفوء سے، اور امام محمد کے دوقول ہیں ایک سے کہ نکاح منعقد ہوجائے گا، لیکن ولی کی اجازت پرموقو ف رہے گا، تاہم اگر ولی نے کفوء رشتہ ہونے کے باجودا نکار کیا تو قاضی اس رشتہ کو برقر ارر کھے گا، دوسرا قول وہی ہے جوامام صاحب سے منقول ہے، اور ظاہر روایت ہے، علامہ ابن ہمام کا خیال ہے کہ اس تفصیل کے مطابق ائمہ کٹلا شاس بات پرمتفق ہیں کہ نکاح کفوء سے ہو یا غیر کفو سے، منعقد ہوجائے گا، لیکن امام سرخسی اور طحاوی وغیرہ کا خیال ہے کہ امام ابو یوسف کا آخری قول سے کہ لڑکی کا خود کیا ہوا نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔ (۳)

لزكول اورلز كيول يرولايت اجبار

حفیہ اور دوسر نفتہاء کے درمیان تین کھتوں پر اہم اختلاف ہے، اول یہ کہاڑکیوں میں ولایت اجبار حاصل ہونے اور نہ ہونا ؟
کا معیار بالغ ہونا اور نہ ہونا ہے یا کنواری اور شوہر دیدہ ہونا؟ دوسرے جب لڑکوں پر اولیاء کو ولایت اجبار کاحق ختم ہو جائے تو اس کے بعد لڑکیاں خود اپنا نکاح کر سکتی ہیں یا نہیں؟ تیسرے ولایت اجبارکن رشتہ داروں کو حاصل ہوگا؟

امام ابوصنیفہ کے نزد کیے لڑکے ہوں یالڑکیاں، جب بالغ ہو جا کیں تو ان پراولیاء کو ولایت اجبار حاصل نہیں ہوگا، اور نابالغ پر اجازت لئے بغیر ان کا تکاح کرنا درست نہیں ہوگا، اور نابالغ پر ولایت اجبار حاصل ہوگا، چاہے کنواری لڑکی ہو یا شوہر دیدہ، کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن عباس کے الد نے نکاح کر دیا، جو اسے کنواری لڑکی (باکرہ) کا اس کے والد نے نکاح کر دیا، جو اسے پہند نہیں تھا، تو آپ کی نے اس لڑکی کو اختیار مرحمت فرمایا کہ چاہے تو اس زوایت کو ابوداؤد، جا ہے تو اس زوایت کو ابوداؤد،

⁽r) هدايه مع الفتح ٢٥٦/٣،بدائع الصنائع ٢٣٤/٢

⁽۱) فتج القدير ۲۵۵/۳

⁽٣) فتح القدير ٢٥٩/٣

نسائی، ابن ماجداورامام احمد نقل کیا ہے، اور علامہ ابن ہائے نے
اس کی سند کو شیح قرار دیا ہے، (۱) حضرت خنساء بنت خزام کے
بارے میں بھی مروی ہے کہ ان کے والد نے جورشتہ کیا تھا، ان کو
ناپند تھا، وہ آپ کی خدمت میں عرض گذار ہو کیں، تو آپ کی ناپند تھا، وہ آپ کی خدمت میں عرض گذار ہو کیں، تو آپ کی نے
اس نکاح کورد کردیا، گوبعض روا یتوں میں بیہ بات آئی ہے، کہ وہ
شوہر دیدہ (ثیبہ) تھیں، کیان نسائی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ کنواری تھیں، (۲) نیز حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے
آپ کی سے لڑک کے نکاح کے بارے میں دریافت کیا کہ کیااس
سے اجازت کی جائے گی؟ تو آپ کی نے فرمایا: ہاں! پھرآپ
سے اجازت کی جائے گی؟ تو آپ کی نے فرمایا: ہاں! پھرآپ
ہوتی ہے، لہذا خاموثی ہی اس کی اجازت ہے۔ (۳)

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے، ایک تو لڑکوں میں بالا تفاق بالغ اور نابالغ ہونے کو ولایت اجبار کا معیار مانا گیا ہے، تو یہی تھم لڑکیوں کے حق میں بھی ہونا چا ہے ، دوسرے جبلڑکیاں بالغ ہو جا کیں تو بالا تفاق ان کواپنے مال پرولایت حاصل ہوجاتی ہے، تو جو تھم مال میں ولایت کا ہونا ہو جو بھی مال میں ولایت کا ہونا چا ہے جہ کھر فور کیجئ تو شریعت کے مزاج و نداق ہے بھی یہی جات مطابقت رکھتی ہے، کیونکہ عبادات کے فرض ہونے کا تعلق بالغ ، بات مطابقت رکھتی ہے، کیونکہ عبادات کے فرض ہونے کا تعلق بالغ ، وار نابالغ ہونے سے ہے نہ کہ کنواری اور شہر دیدہ ہونے سے ، یہی حال نکاح کے علاوہ دوسرے معاملات خرید وفروخت ، ہیدوغیرہ کا ہے ، نکاح بھی ایک گونہ عبادت ہے اور ایک گونہ معاملہ ، تو ضرور ہے کہ یہی گھی ہو۔

مالکید ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ، ولایت اجبار کا مدار لڑکیوں کے حق میں کنواری اور شوہر دیدہ ہونے پر ہے، علامہ در دیر

(٢) حواله سأبق

مالکی نے تو نقل کیا ہے کہ اگر وہ ساٹھ سال سے زیادہ کی بھی ہو
جائے ، جب بھی باپ کواس پر ولایت اجبار حاصل رہے گی ، البتہ
مالکیہ کے نزدیک اگر باپ اس کواس کی معالمہ بھی کی وجہ سے
''رشیدہ'' (معالمہ فہم) قرار دیدے اور اس کو زکاح کی اجازت
دیدے ، تو اب اس پر ولایت اجبار باتی نہیں رہے گی ، ای طرح
مالکیہ کے یہاں شوہر دیدہ اگر نابالغ ہوتو اس پر بھی باپ کوولایت
اجبار حاصل ہے ، (۳) گو مالکیہ کے یہاں ان احکام کی بابت کی
قدر اختلاف رائے پایا جاتا ہے ، لیکن اس سے ظاہر ہے کہ امام
مالک کے یہاں نابالغہ پر مطلقاً اور بالغہ پراگر کنواری ہواور باپ کی
طرف سے اجازت یافتہ نہ ہو ولایت اجبار حاصل ہوگی ، شوافع
اور حنا بلہ کے نزدیک کنواری لڑکی پر مطلقاً ولایت حاصل ہوگی ، شوافع
البتہ لڑکے جب بالغ ہو جائیں تو ان پر ولایت اجبار باتی نہیں
رہے گی ، اس پر اتفاق ہے ۔

كيالزكيان خوداينا نكاح كرسكتي بين؟

جب لڑی پر ولایت اجبار ختم ہوجائے تو اس کے بعد بھی مالکیہ ،شوافع اور حنابلہ کے نزدیک لڑی خود اپنا نکاح نہیں کر کئی ، بلکہ ولی کے واسطہ بی سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے ، (۲) ابن قد امد نے اُس کی اِس طرح وضاحت کی ہے کہ عورت نہ اپنا نکاح کر کئی ہے ، نہ دوسرے کے لئے نکاح کی وکیل بن سکتی ہے اور نہ ولی کے علاوہ کسی اور کو اپنے نکاح کے لئے وکیل بن سکتی ہے اور نہ ولی کے علاوہ کسی اور کو اپنے نکاح کے لئے وکیل بنا سکتی ہے ، (۷) غرض عورت کی عبارت بی سے نکاح منعقد نہیں ہوسکتا ، ان حضرات کے پیش نظر حضرت عائش کی روایت ہے کہ جس عورت نے اپنا نکاح بیش نظر حضرت عائش کی روایت ہے کہ جس عورت نے اپنا نکاح بغیرولی کے کر ایواس کا نکاح باطل ہے ، (۸) سے حنفیہ کا نقطہ نظر سے بغیرولی کے کر ایواس کا نکاح باطل ہے ، (۸) سے حنفیہ کا نقطہ نظر سے

⁽٣) الشرح الصغير ٥٣/٢–٣٥٣

⁽٢) الشرح الصغير ٣٣٥/٢، شرح مهذب ١١/١٥/١المغنى ٥/٨

⁽۸) ترمذی ۱۸۰۱، ابن ماجه ۱۸۳۱، ابوداؤد ۱۸۳۱

⁽۱) فتح القدير ۲۹۱/۳

⁽٣) بخاری ۱/۱۷۲، مسلم ۱/۵۵۱، ترمذی شریف ۱/۰۲۱

⁽۵) شرح مهذب ۱۱/۱۲۵، المغنى ۲۳/۷

⁽٤) المغنى ١/٥

ہے کہ قرآن مجیدنے متعددموا قع پرنکاح کی نسبت عورت کی طرف کی ب (القرة: ٢٣٢-٢٣٢) حضور الله نے حفرت امسلم اس نکاح فرمایا حالانکہاس میں کوئی ولی نہیں تھے،اس کےعلاوہ متعدو ازواج مطهرات ہے آپ علی کا نکاح ان کے کسی ولی کی شرکت کے بغیر ہوا ، خود حفرت عاکشہ نے اسے بھائی حفرت عبدالرحمٰن ﷺ ابن انی بمرکی لڑکی کا نکاح کرویا ، حالانکہ اس پر حضرت عبد الرحمٰن ﷺ كوايك كونه تكدر بھي ہوا ، (١) پھر آنخصور ﷺ نے فرمايا: كه به مقابله ولى كے لڑكى ايے نفس كى زيادہ حق دار ہے، الايسم احق بنفسها من وليها. (٢) تُوجب ولي ولايت اجيار باقي ريخ ہوئے لڑکی کی اجازت کے بغیراس کا نکاح کرسکتا ہے، تو لڑکی کے ایے نفس کے بارے میں زیادہ حق دار ہونے کا تقاضہ بیہے کہا گر وہ بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو بدرجہ اولی نکاح منعقد ہو جائے -- جہاں تک حضرت عائشہ کی اس روایت کی یات ہے جس میں بغیرولی کے ہونے والے نکاح کو ماطل قرار دیا گیا ہے، تو اول تو اس روایت کی سند پر کلام کیا گیا ہے، (٣) دوسرے خودحفرت عا نَشْ كَامُلُ اس كے خلاف ہے جبيا كه مذكور جوا ، اور یمی بات اس روایت کی صحت کومشکوک کرنے کے لئے کافی ہے، تیسر بے ضروری نہیں کہ باطل سے باطل کا اصطلاحی معنی مراد ہو، عربی زبان میں غیرمفید کام کے لئے بھی باطل کالفظ بولا جاتا ہے، غرض کہ حنفیہ کی رائے شریعت کے مزاج و مذاق اوراصول وقواعد سے زیادہ موافقت رکھتی ہے۔واللہ اعلم

۔ شوافع اور حنابلہ وغیرہ کے نزدیک گوعورت کا کیا ہوا نکاح منعقد نہیں ہوتا، کیکن اگر کسی حنفی قاضی کی عدالت میں بیمقدمہ پہنچا

اوراس نے اپنے مسلک کے مطابق نکاح کو نافذ قرار دیا ، تو ان حضرات کے نز دیک بھی اب بینکاح درست سمجھا جائے گا۔ (م) ولایت اجبار کن اقارب کو حاصل ہے؟

تیسرااہم مسئلہ یہ ہے کہ ولایت اجبار یعنی لڑکی سے اجازت لئے بغیران کے نکاح کرنے کاحق کن لوگوں کو حاصل ہے؟ مالکیہ کے نزدیک صرف باپ یا اس کے وصی کو (۵) یہی رائے حنابلہ کی بھی ہے، (۲) شوافع کے نزدیک باپ کے ساتھ دادا کو بھی ولایت اجبار حاصل ہے۔(۷)

حنفیہ کے زدیک جیسا کہ مذکور ہوا، اور کی کے بالغ ہونے کے
بعد ولایت اجبار کی کو حاصل نہیں اور بالغ ہونے سے پہلے درجہ
بدرجہ جتنے اولیاء ہیں سمھوں کو ولایت اجبار حاصل ہے، یعنی وہ
بحالت نابالغی بغیراجازت لئے اس اور کی کا نکاح کر سکتے ہیں، (۸)
جن حضرات نے باپ، یابا پ اور دادا تک ولایت اجبار کومحدودر کھا
ہے، ان کے پیش نظریہ ہے کہ جوشفقت باپ اور دادا کو ہو سکتی ہے
دوسرے دشتہ داروں سے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی، حنفیہ کا خیال
ہے کہ حسب مراتب و درجات تمام ہی اعزہ میں شفقت ہوتی ہے،
اور بعض دفعہ نابالغی میں ایسا موزوں دشتہ ہاتھ آجا تا ہے کہ ان کا
کھودینا بچوں کے لئے نقصان سے خالی نہیں، اس لئے دوسرے
اولیاء کے لئے بھی ایسے نابالغ بچوں کے نکاح کرنے کی گنجائش وہی

البتہ حفیہ نے اس کی تلافی اس طرح کی ہے کہ باپ اور دادا کا کیا ہوا نکاح بالغ ہونے کے بعد بھی ان لڑکوں اور لڑکیوں پر لازم

⁽۲) ترمذی شریف ۱۰۰۱

⁽٣) شرح مهذب ١٥٢/١٦ االمغنى ١٧٧

⁽٢) المغنى ١٥/٧

⁽٨) هدايه مع الفتح ٢٧٣/٢

⁽١) مؤطا مالك ٢٠١١، باب مالا يبين من التمليك (الطلاق)

⁽۳) ترمذی ۱۰۹۱

⁽۵) الشرح الصغير ٥٦/٢-٢٦٣

⁽۷) شرح مهذب ۱۱/۵۲۱

رےگا، بشرطیکہ باپ اور دادا اپنے اختیارات کا غلط استعال کرنے میں معروف نہ ہول، اور نکاح کے وقت وہ نشہ کی حالت میں نہ رہے ہوں، باپ اور دادا کے علاوہ دوسرے اقرباء کا کیا ہوا نکاح لازم نہیں، بالغ ہونے کے بعدوہ اس نکاح کورد کرسکتا ہے، اس کو اصطلاح میں'' خیار بلوغ'' کہتے ہیں، (۱) گویا ولایت اجبار کی دو قسمیں ہوگئیں، ایک ولایت الزام، دوسر ولایت غیر ملزمہ، ولایت الزام صرف باپ اور دادا کو حاصل ہوتی ہے۔

(خیاربلوغ کے احکام کے لئے ملاحظہ ہو: خیار)

ولايت كے لئے اہليت

قانون ولایت کااصل مقصدیہ ہے کہ جولوگ اپنے معاملات کوخود بہتر طور پرانجا م نہیں دے سیس ،ان سے متعلق ضروری امور ایسے لوگوں کو بہتر طور پرانجام دے سکتے ہوں ، گویا ولایت کا مقصدا یے لوگوں کے مفاد کا شخفط اور ان کے مصالح کی شخیل ہے ،اس لئے ضروری ہے کہ ولی عاقل ، بالغ اور اس کا وارث بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، چنا نچہ نابالغ ، فاتر العقل اور اس کا وارث بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، چنا نچہ نابالغ ، فاتر العقل اور غیر مسلم ،مسلمان کا ولی نہیں بن سکتا (۲) گوکوئی شخص فاسق ہو، لیکن اگر د نیوی معاملات کو سے طور پر انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہوتو وہ ولی ہوسکتا ہے ،البتہ اگر کوئی شخص فسق و فجور میں اس طرح مبتلا ہو کہ اپنے افتیارات کا غلط اور بے جا استعال کیا کرتا ہو اور فقہاء کی اصطلاح میں ''سینی الاحتیاد ''ہوتو اس کا کیا ہوا تکاح اس صورت اصطلاح میں '' سینی الاحتیاد ''ہوتو اس کا کیا ہوا تکاح اس صورت میں درست ہوگا جب کہ اس نے کفوء رشتہ منتخب کیا ہوا ور مہر ،مہر مثل میں درست ہوگا جب کہ اس نے کفوء رشتہ منتخب کیا ہوا ور مہر ،مہر مثل میں درست ہوگا جب کہ اس نے کفوء رشتہ منتخب کیا ہوا ور مہر ،مہر مثل میں درست ہوگا جب کہ اس نے کفوء رشتہ منتخب کیا ہوا ور مہر ،مہر مثل میں درست ہوگا جب کہ اس نے کفوء رشتہ منتخب کیا ہوا ور میں کیا مقدار سے کم نہ ہو۔(۲)

عام طور پراہل علم نے ولی کے لئے وارث ہونے کی شرط بھی

الله به المراق الحروف نے اس سے بیمرادلیا ہے، کہاس میں وارث بنے کی صلاحیت ہو، چنانچہا گر کافریا غلام ہوتو گوتر ہی رشتہ دار ہو پھر بھی ولی نہیں ہوسکتا، کہ غلامی اور مسلمان مورث کے مقابلہ کفروہ اسباب ہیں جو وراشت سے محروم کردیتے ہیں — علامہ شائ نے وارث کی قید پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ بیشر طانمی اولیاء سے متعلق ہے جو قرابت کی نسبت سے ولی قرار پاتے ہیں، ورنہ تو سلطان کے لئے وارث کی قید محوظ نہیں ہے، (م) راقم الحروف نے جو تشریح کی ہے اس کے مطابق سیاعتراض واقع نہیں الحروف نے جو تشریح کی ہے اس کے مطابق سیاعتراض واقع نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

ولايت ميس كون مقدم ہے؟

ولایت میں قرابت کے اعتبار سے کون مقدم ہے؟ اس سلسلہ میں دو ہا تیں اُصولی ہیں اور وہ یہ کہ عصبہ رشتہ دار ، ذوی الارحام پر مقدم ہیں ، دوسرے اگر کئی عصبہ یا ذوی الارحام موجود ہوں تو جس کوقر ابت کے اعتبار سے زیادہ قرب حاصل ہوگا ولایت کے اعتبار سے ای کوتر جیچے ہوگی ، (۵) چنا نچہ رشتہ داروں میں ولایت کی ترتیب اس طرح ہے :

بیٹا ۲) پوتااوراس کااولادی سلسلہ
 باپ ۳) دادااوراس کا آبائی سلسلہ
 مگابھائی ۲) باپشریک بھائی
 مگابھائی کا بیٹا ۸) باپشریک بھائی کا بیٹا
 باپ کا سگابھائی ۱۰) باپ کاباپشریک بھائی۔
 باپ کا سگابھائی ۱۰) باپ کاباپشریک بھائی۔
 علمی ہذا القیاس جب عصبرشتہ دارنہ ہوں تواب ذوی
 الارحام کی باری آجائے گی ، ان کی ترتیب اس طرح ہے:

⁽٢) وكيح: فتع القدير ١٥٥/٣

⁽٣) ردالمحتار ٢٩٥/٢

⁽۱) هدايه مع الفتح ۲۲۷–۲۲۲

⁽٣) درمختار وردالمحتار ٢٩٥/٢

⁽۵) بدائع الصنائع ۵۰/۲ -۲۳۹

عقد باطل ہوجائے گا۔ (٣)

البنة اگر قريب ترولي موجود نه مواوراس مصمشوره كاانتظاركيا جائے تو مناسب رشتہ کے ہاتھ سے نکل جانے کا خطرہ ہو، تواس کے بعد جوقریبی ولی ہواہے ولایت حاصل ہو جائے گی ، یہی قول صحیح ہے،اصل میں فقہاء نے نسبیۃ دور کے ولی کواس وقت تصرف کا حقدار قرار دیا ہے، جب قریبی ولی'' نیبت منقطعہ'' پر ہو، نیبت منقطعه سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں مشائخ کے مخلف اقوال ہیں، قدوریؓ کا خیال ہے کہا تنا فاصلہ ہو کہ وہاں سال میں ایک ہی بار قافلہ پہنچ سکتا ہو، قاضی نسفیؓ وغیرہ کی رائے ہے کہ کم ہے کم ما فت سفر پر ہو، تو یہ بھی غیبت منقطعہ ہے، کیکن صاحب ہدایہ کا ر جحان وہی ہے جو میں نے ذکر کیا کہ اس کے انتظار میں مناسب رشة فوت ہوجانے کااندیشہ ہو،ای کوامام سرحتیؒ نے بھی ترجیح دیا ہے، بلکہ قاضی خانؓ نے لکھا ہے کہ اگر قریبی ولی اسی شہر میں موجود هو، کیکن وه رو پوش هواوراس کا پیته نه چل یار با هوتو بیجهی" غیبت منقطعه" تصور کی جائے گی ، اورنسینهٔ دور کے ولی کواس کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہوگا ، (۴) قریبی ولی کی عدم موجود گی کی وجہ سے نسبیة دور کے ولی نے جونکاح کردیا ہوائے ہی ولی کے آنے کے بعداس کواس تکاح کے روکرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ (۵)

شوافع اور دوسرے فقہاء کے نزدیک چونکہ صرف باپ، یا باپ اور دادا ہی کو ولایت حاصل ہے، اس لئے اگر بیموجود نہ ہوں تو سلطان ان کا نکاح کرے گا، (۲) اسی طرح فقہاء شوافع کے نزدیک اگر اولیا عورت کے نکاح سے بے اعتبائی اختیار کریں تو وہ سلطان سے رجوع کر سکتی ہے۔ (۷)

- ٣) يوتى ٢) نواى
- ۵) يوتى كى بينى ١) نواى كى بينى
- کی سگی بہن ۸) باپشر یک بہن
 - 9) ماںشریک بھائی بہن، پھران کی اولاد
- ا) بہنوں کی اولاد کے بعد پھوپھیاں ، پھر ماموں ، پھر خالا کیں پھر پچازاد بہنیں پھر پھوپھی زاد بہنیں۔

امام ابوحنیفہ یے نز دیک نانا، بہن سے مقدم ہے۔(۱)

اس کے بعد سلطان پھر قاضی اوراس کے بعد قاضی کامتعین کیا ہوا وصی ولی ہوگا ، البتہ باپ نے جس کو وصی مقرر کیا ہوا ہو ولا یت نکاح کی ذمہ داری بھی ولا یت نکاح حاصل نہ ہوگی ، گواس نے نکاح کی ذمہ داری بھی سونی ہو، ای طرح اگر نابالغ بچہ یا بچی کسی تیسر مے خص کے زیر پرورش ہوتو پرورش کرنے کی وجہ سے اسے ولایت نکاح حاصل نہیں ہوگی۔(۲)

اگرقریبی ولی موجود نه ہو؟

قریب ترین ولی کی موجودگی میں نسبۂ دور کا ولی اس کا نکاح نہیں کرسکتا ، اور اگر وہ کردے تو قریبی ولی کی اجازت پر موقو ف رہے گا ، اگر دوہم درجہ ولی ہوں جیسے دو بھائی یا دو چچا ، تو ان میں سے کوئی بھی نکاح کردے نکاح منعقد ہوجائے گا ، دوسرا ولی اس نکاح کوقبول کرے یا نہ کرے ، اگر دونوں ، ہی دوالگ اشخاص سے نکاح کردیں تو جو نکاح پہلے کیا گیا ہو وہ نکاح منعقد ہوگا ، بعد کا منعقد ہوگا ، اور اگر دونوں نکاح منعقد ہوگا ، بعد کا منعقد ہوگا ، اور اگر دونوں نکاح منعقد ہوگا ، بعد کا منعقد ہوگا ، اور اگر دونوں نکاح بیک وقت کئے جیں ، یا معلوم نہیں کہ کون سا نکاح پہلے ہوا اور کون سابعد میں ؟ تو دونوں ہی

ا) مال ۲ بیشی

⁽۲) هندیه ۱۸۳۶

⁽٣) هدايه و فتح القدير ٢١٠/٣

⁽۲) شرح مهذب ۱۲۳/۱۲

⁽۱) ملخص از هندیه ۱۸۲۱–۲۸۳

⁽۳) هندنه ۱/۵۸-۲۸۳

⁽۵) هندیه ۱۸۵/۱

⁽٤) شرح مهذب ١٥١/٣

طرح

اپ، پھراس کاوسی، پھروسی کامقرر کیا ہواوسی ۔

۲) اس کے بعد دادا، پھراس کا وصی، پھراس وصی کا مقرر کردہ وصی۔

۳) اس کے بعد قاضی ، پھر قاضی کا مقرر کیا ہواوصی ، (۵) دوسرے اقرباء کو دلایت مال حاصل نہیں۔

مال پرولایت حاصل ہونے کی شرطیں

ولایت مال حاصل ہونے کیلئے شرط ہے کہ ولی آزاد ہو، عاقل ہو، اور موں اور مسلمان ہو، جس پرولایت حاصل ہوتی ہے وہ نابالغ ہو، اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مال میں ایسا تصرف کر ہے جواس کے لئے مفید ہو، نہ کہ ضرررسال (۱) — اگر کوئی لڑکا بالغ ہوجائے ، لیکن ابھی اس میں عقل وشعور کی کمی ہواور الی معاملہ فہنمی (رشد) نہ پیدا ہوئی ہوجوعا مطور پراس عمر میں پیدا ہوجاتی ہے، تواما م ابوحنیفہ آئے نزد یک پچیس سال کی عمر تک اس پر ولایت حاصل رہے گی، اور صاحبین نیز دوسرے فقہاء کے نزد یک جب تک عقل وشعور میں پیختگی نہ آجائے، اور یہی قرین مصلحت ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے:سفیہ، جر)

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ولی فی المال کی ترتیب ہیہ کہ باپ پھر باپ کا مقرر کیا ہواوسی ، بیر نہ ہوتو قاضی یااس کا قائم مقام اور آخری درجہ میں جماعت مسلمین کو بیرولایت حاصل ہوگی ، شوافع کے نزدیک باپ ، پھر دادا ، پھر ان دونوں کے وسی ورنہ قاضی ، یا اس کے قائم مقام کو بیرولایت حاصل ہوتی ہے۔ (۱) (وسی کے احکام کے لئے خودلفظ ''وسی'' ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)۔

ولایت ختم ہونے کی صورتیں

ولایت کے ختم ہونے کی بیصورتیں ہیں :

 ولی فاتر انعقل ہو جائے اور اس کا جنون جنون مطبق کے درجہ کا ہو۔(۱)

(جنون مطبق کے لئے دیکھتے:خودلفظ "جنون")

۲) ولی مرتد ہوجائے ، کیونکہ کا فرمسلمان کا ولی نہیں بن سکت

س) ولی لاپیۃ ہوجائے تو اب جوولی درجے میں اس کے بعد ہووہ نکاح انجام دینے کا مجاز ہوگا۔

م) قریبی ولی اپنا فریضه انجام نه دے ،تو نسبیة دور کے ولی کی طرف ولایت منتقل ہوجائے گی۔(۲)

منفیہ کے نزدیک لڑ کے ہوں یالڑکی ، بالغ ہوجا ئیں ،
 اگر بلوغ کے بعد بھی وہ خلل دماغی میں مبتلا ہوں تو ان پرولایت باقی رہے گی ، در نہ بالغ ہونے کے بعد ہی ولایت ختم ہوجائے گی۔ (۳)

مال ميں ولايت

ولایت کی دوسری قسم ولایت فی المال ہے، مال پرولایت طامل ہونے کی ایک صورت ہے کہ خود مالک اپنا مال پرولی بنا دے جیے وکیل کہ مؤکل اس کو اپنے مال میں تصرف کا حق دیتا ہے، دوسرے دہ جس کوخود شارع کی جانب سے منصب ولایت پر فائز کیا گیا ہے، یہال ولی سے یہی دوسری ولایت مراد ہے، بیولایت دواسباب سے حاصل ہوتی ہے: رہتے کا ابوت (باپ ہونے کا تعلق) اور عہد کا قضاء (۴) چنا نچہ ولایت فی المال میں اولیاء کی تر تیب اس

⁽۲) هندیه ار۲۸۵

⁽٢) بدائع الصنائع ١٥٢٥

۱۵۳/۵ بدائع الصنائع ۱۵۳/۵

⁽۱) هندیه ۱۸۳۸

⁽۳) هندیه (۳)

⁽٥) حوالة سابق ١٥٥١

⁽٤) الفقه الإسلامي وأدلته ١٥/٥

عربی میں مختلف مناسبتوں سے کی جانے والی دعوتوں کے لئے الگ الگ تعبیرات مقررتھیں ، نکاح کے موقع سے مردی طرف سے جودعوت کی جاتی ہے،اہے'' ولیم'' کہا کرتے تھے، راقم الحروف نے ولیمہ پراینی تالیف'' حلال وحرام'' میں اختصار کے ساتھ ضروری احکام کوجمع کردیاہ، یہاں ای کوفل کیاجار ہاہے:

نكاح چونكهايك تقاضة انساني كي بحميل كاحلال وجائز ذريعه ہے،اس لئے شریعت نے اس کی زیادہ سے زیادہ تشہیر واظہار کو پند کیا ہے، ای تشہیراور اظہار کا ایک طریقہ ولیمہ بھی ہے، جس میں دعوت عام کے ذریعہ مردوزن کے درمیان تعلق از دواجی کو ظاہر کیاجاتا ہے،آپ السے نے خودو لیے کئے ہیں،اور صحابہ اللہ بھی اس کی ترغیب دی ہے،حضرت عبدالرحمٰن بنعوف اللہ نے تکاح کیا، تو آپ علی نے ان ہے بھی ولیمہ کے لئے تاکید فرمائی، سنتول میں ہے۔(۲)

ولیمہ میں کس طرح کے کھانے بنائے جا کیں؟ بیروعوت ولیمہ دینے والے کی معاثی سطح پر موقوف ہے، چنانچہ خود حضور عظانے جہاں حضرت زینب کے نکاح میں بحری ذیح کر کے ولیمه فر مایا (٣) وہیں بعض از واج مطہرات کا ولیم محض تھوڑی سی جو کے ذریعہ فرمایا ب،بمدين من شعير، (٣)اس صصاف معلوم موتا بك ولیمہ کاتعلق آدی کی معاشی حیثیت اور سطح سے ہے، ولیمہ میں بہت

زیادہ تکلفات اور حیثیت سے برھ کرخرج کرنا شریعت میں . يىندىدەنبىل-

ولیمہ بیوی کے ساتھ تعلق از دواجی کے بعد ہونا چاہئے ،ایک روایت میں صراحت کے ساتھ موجود ہے ، کہ جب آپ بھاکی حفزت زینب کے ساتھ شب عروی ہوگئ تب آپ نے قوم کو بلایا اوران حضرات نے کھانا تناول فرمایا ، (۵) حدیثوں میں دعوت ولیم قبول کرنے کی بری تا کیدآئی ہے، ابن عمر دی ہے كه جب كى كود توت وليمه دى جائے تواسے ضرور آنا چاہيے ، (١) بعض روایات میں دعوت ولیمہ قبول نہ کرنے کونا فر مانی اور معصیت تعبير كياكيا كياب، (2) علامه ابن عبدالبرف الم مالك، امام ابوصنیفیُّ،امام شافعیُّ وغیرہ سے دعوت ولیمہ کے قبول کرنے کا واجب مونانقل کیا ہے، بشرطیکم تعین طور بر کی مخص کودعوت دی جائے، (۸) لیکن سیح بات یمی ہے کہ اس وعوت کا قبول کرنا بھی مسنون ہے، البة شريعت مين اس كى برى تاكيدوا بتمام ب،وقالت العامة هسی السنة ،(۹) —غیرمسلم دعوت دے اورایے یہال تقریب نکاح میں بلائے تو اس میں بھی شرکت جائز ہے، اگر دعوت ولیمہ میں منکرات شرعیہ کاار تکاب ہوتو اس میں شریک نہیں ہونا جاہتے ، اس سلسله میں اُصول وہی ہیں جوعام دعوتوں کےسلسلہ میں ہیں اور ان کاذ کر پہلے ہو چکا ہے۔(١٠) (نيز ديكھنے: "دووت")

رسول الله ﷺ نے اگلے دن ولیمہ کوئتی ، دوسرے دن درست اور تیسرے دن ریا کاری قرار دیا ہے، (۱۱) اس لئے مسلسل دو تین دنوں تک یاس سے زیادہ ولیمہ کا اہتمام اور دعوت کا سلسلہ مروہ اور

(٢) المغنى ١١٢/٧

(٣) حوالة سابق

(Y) حوالة سابق

⁽۱) بخاری ۲۵۷/۱

⁽۲) بخاری ۲۷۷۲

⁽۵) بخاری ۲۲۲/۷

⁽⁴⁾ مسلم ، باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب والبات الوليمه ١٦٢١

⁽۹) هندیه ۵/۳۳ (٨) المغنى ١١٣/٧

⁽١٠) درمحتار ، باب الحظر والإباحة

ناپندیدہ ہے، ہاں اگر تفاخر کا جذبہ نہ ہو، لوگ زیادہ ہوں اور ایک
آدمی ایک ہی بارشریک طعام ہو، دوسرے اور تیسرے دن کے
مدعو کین الگ ہوں تو ایک سے زیادہ دنوں بھی ولیمہ کا اہتمام جائز
ہے، حضرت انس کھی کے بیان کے مطابق آپ کھی نے حضرت
صفیہ سے نکاح کے موقعہ پرتین دنوں تک ولیمہ فر مایا ہے، (۱) بلکہ
حفصہ بنت سیرین ناقل ہیں کہ ان کے والد نے تو سات دنوں تک
ان کا ولیمہ کیا اور مختلف صحابہ کو مختلف دنوں میں دعوت دی ، (۲)
ہمارے فقہاء نے عام طور پر یکجائی کے بعداس دن یا دوسرے دن
موجوت ولیمہ منعقد کرنے کو کہا ہے، اور لکھا ہے کہ اس کے بعد ولیمہ
منیں ہوگا۔ (۲)

تک وضوء کرنے کی ضرورت نہیں ، (۴) پیداوراس طرح کی متعدد میں روایات ہیں ، جن سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے ، کی محض وہم پر ز کوئی تھم مرتب نہیں ہوتا۔

0000

File and the little of the

(0) THE T P.

1.11

, Fig.

کی خرک وقوع پذیر ہونے اور نہ ہونے یا کی اور جھوٹے ہونے کے بارے میں تین صورتیں پیش آتی ہیں ، ایک صورت بیہ ہونے کہ اس کے ہونے کا پورااعتاد ہوا دراس کے خالف بات کے نہ ہونے کا ، اس صورت کو اصطلاح میں '' یقین'' کہتے ہیں ، دوسری صورت بیہ ہے کہ دونوں پہلوؤں کے بارے میں مساوی درجہ کا خیال ہو، بیصورت شک کہلاتی ہے ، تیسری صورت بیہ ہے کہ ایک خیال ہو، بیصورت شک کہلاتی ہے ، تیسری صورت بیہ کہ ایک کا غالب گمان ہو، اور دوسرے پہلوکاکی قدر خیال ، تو جس پہلوکا عالب گمان ہوا ۔ ' خلن'' کہتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں کا غالب گمان ہوا ہے ' خلن'' کہتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں معمولی درجہ کے خیال کو'' وہم'' ؛ شریعت نے احکام کی بنیاد یقین اور ظن پر رکھی ہے ، نہ کوش شک اور وہم پر ، رسول اللہ کھی نے ارشاد فر مایا کہ اگرکوئی شخص اپنے معدہ میں کوئی گڑ بردموں کر ہے ، تو بھت کے خون رکح کی آ واز نہ سے ، با پوموس نہ کرے ، اس وقت جب تک خون رکح کی آ واز نہ سے ، با پوموس نہ کرے ، اس وقت

⁽١) د کھے: فتح الباري ٢١٠/٩ (١) حوالة سابق

⁽٣) ولا بأس بان يدعو يومئذ من الغد و بعد الغد ثم ينقطع العرس والوليمة ، هنديه ٢٣٣٥

⁽٣) ابوداؤد ، صريث تمر ١٤٤٠ ، باب اذا شك في الحدث

والشمه (زخم کی ایک خاص صورت)

" ہمنم" کے معنی کسی خشک یا جوف دار چیز کوتو ڑنے کے ہیں، ہٹری کے توڑنے کو بھی کہتے ہیں (۱)ای سے ہاشمہ کا لفظ ماخوذ ہے، جوسراور چیرہ سے متعلق زخم کی ایک خاص صورت ہے، فقہاء کی اصطلاح میں ایبا زخم جس سے سرکی بڈی ٹوٹ جائے" ہشامہ" کہلاتا ہے،اوراس میں قتل انسانی کی مکمل دیت کا دسواں حصہ پیطور تاوان واجب ہوتا ہے(٢)_(تفصیل کے لئے دیکھتے: ویت)

بلاعوض زندگی میں کس شخص کو ما لک بنانے کا نام ہبہ ہے، ہبہ اورعطیه بیدونول ہم معنی الفاظ ہیں ،ان ہی سے قریب المعنی الفاظ "برین اور" صدقه" ہے، ہبداورعطیہ کے الفاظ مدیداورصدقہ کوبھی شامل ہیں الیکن ہدیداور صدقہ میں فرق ہے، کسی محتاج کو بدنیت ثواب کچھ دینے کا نام صدقہ ہے اور کی انسان کوخواہ وہ محتاج ہویانہ ہوازراہ محبت وتعلق کچھ دینے کا نام ہدیہ ہے، (۲) — ہید کی جو بھی صورت ہو، ہدید کی یا صدقہ کی ،مستحب اور قابل ستائش فعل ہے اور آپ اور بهد کو ترغیب دی ہے، (۴) اور بهد کو قبول کرنا سنت

ہبہ کی غرض دنیوی بھی ہوسکتی ہے، امام ابوالمنصور ماتر بدی ے منقول ہے کہ جیسے بچول کوتو حیدوایمان کی تعلیم دیناواجب ہے ای طرح سخاوت اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم بھی ضروری ہے؛اس لئے کہ دنیا کی محبت ہی ہر گناہ کی جڑ ہے۔(١)

مبه میں بحثیت مجموعی تین باتیں یائی جاتی ہیں معطی کی طرف سے کسی شکی کے دینے کی پیشکش یعنی ایجاب ، جس کو دیا جار ہا ہواس کی طرف ہے قبول اور قبضہ، ہبدان تین افعال ہے مرکب ہوتا ہے، کیا یہ تینوں ہی چیزیں ہبد کے ارکان ہیں؟ اس میں اختلاف ہے،حنفیہ میں امام زفر ؒ کے نز دیک سیتینوں ہی ہبہ کے رکن ہیں، اکثر مشائخ کے نزدیک قبضہ بہ کے سجح ہونے کیلئے شرط تو ہے، لیکن رکن نہیں ،ایجاب ہبدکار کن ہے،اس پر بھی حضرات متفق ہیں اور قبول کے رکن ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے، علامہ کاسانی اور بعض اور فقہاء نے قبول کورکن نہیں مانا ہے، یبی رائے علامہ قبستانی اور کر مانی وغیرہ کی ہے، علامہ حسکفی اور بعض اہل علم کے نزد یک قبول بھی ہبہ کا رکن ہے ، () بہر حال فقہ حنی ك شارهين كے كام سے ظاہر ہے كہ بهدكرنے والے كحق ميں محض ایجاب سے ببدمنعقد ہوجا تاہے، البتہ جس کو ببد کیا جار ہاہے یعنی موہوب لہ کے حق میں ہبداس وقت مکمل ہوگا جب وہ اس کو قبول بھی کرے، (٨) ای لئے مجلة الاحکام میں لکھا گیاہے کہ "مہيہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ ہے کمل''۔(۹)

ہمہےالفاظ

ا یجاب کے لئے نفس ہید کا لفظ تو استعمال کیا ہی جا سکٹا ہے، اگرا پےالفاظ استعال کئے جائیں جو ہبہ کے ہم معنی ہوں ،تو یہ بھی ہبہ کے منعقد ہونے کے لئے کافی ہے، جیسے: عطیہ کالفظ، یا یوں

(٣) حوالة سابق

(٢) حوالة سابق

⁽١) القامو س المحيط ١٥١٠

⁽۲) درمختار و رد المحتار ۱۰/۱۳۰-۳۲۰۰ به تحقیق شیخ عادل احمد عبد الودود ، وشیخ علی محمد معوض)

⁽٣) المغنى ٩/٩ ٣٤ : في در مختار على هامش الرد ٩٠٨/٣

⁽۵) درمختان ۱۰۸۰۳ (۵)

⁽٤) بدائع الصنائع ١١٥١/درمختار على هامش الرد ٥٠٨/٣

⁽٩) مجلة الاحكام: دفعه ٢٣٨

⁽۸) ریکئے:درمختار ۱۹۰۳

کے کہ میں نے آپ کو سے کیڑا پہنایا، یافلاں شکی آپ کے لئے کردی،
اگر کو کی شخص یوں کے کہ میں نے فلال شکی تمہارے نام ہے کردی،
تو صاحب خلاصہ نے اپنے زمانہ کے عرف کے اعتبار ہے اس کو
ہمزیبیں مانا ہے، لیکن قاضی خان نے اس تجبیر کو بھی ہمہہ ہی مانا ہے،
اور علامہ شامی ٹے نے علامہ زملی نے نقل کیا ہے کہ یہی ہمارے زمانے
کے عرف کے مطابق ہے (۱) حقیقت ہیہ ہے کہ ہندوستان وغیرہ میں
بھی یہی عرف ہے کہ '' نام' سے کرنا ہمبہ ہی تصور کیا جاتا ہے ۔
اصری خبیں ہیں ، ان کی مرادع ف ورواج پر موقوف ہے، اگراس
علاقے کے عرف میں پیلفظ اصل شکی کے مالک بنانے میں استعال
موتا ہموتو ہم ہم جھا جائے گا اوراگر وقتی طور پر استعال کی اجازت اور
عارضی طور پر صرف نفع کا مالک بنانے کے لئے بولا جاتا ہموتو سے
عاریت متصور ہوگا۔

اسلام سے پہلے''عمریٰ''اور'' رقبیٰ'' کے نام سے لین دین کی ایک صورت مروج تھی ، حنفیہ کے نز دیک عمریٰ کا لفظ ہیہ کے لئے ہے،اور رقبی کا عاریت کے لئے۔

(تفصیل کے لئے خودان الفاظ کوملاحظہ کیا جائے)

شرائط

مبدے متعلق شرطیں چارطرح کی ہیں:

- ا) جوا يجاب وقبول مے متعلق ہیں۔
- ۲) ہبدکرنے والے مخص ہے متعلق شرطیں۔
- m) جو چيزيں مبدكى جارى ميں،اس معلق شرطيں-
- م) جن مخفی کو مبدکیا جار ہاہے، اس متعلق شرطیں۔

ایجاب وقبول سے متعلق شرط

ایجاب و قبول سے متعلق شرط بیہ ہے کہ اس کو کسی ایسی بات کے ساتھ مشروط نہ کیا گیا ہوجس کے وجود اور عدم دونوں کا امکان ہو، جیسے کہا جائے کہ '' میں نے بئیہ کیا بشرطیکہ فلال شخص آجائے'' نیز ہیہ کوکسی وقت کی طرف منسوب نہ کیا گیا ہو، جیسے کہا جائے'' فلال مہینہ کے ختم تک بہدکیا'' کیونکہ ہیہ فی الفور مالک بنانے کا نام ہے نہ کہ ایک مدت کے بعد۔(۱)

ہبدكرنے والے متعلق شرطيں

ہبہ کرنے والے ہے متعلق شرط یہ ہے کہ وہ تیمرع کا حق رکھتا ہو، یعنی عاقل و بالغ ہو، چنا نچہ نابالغ اور پاگل کا ہبہ معتبر نہیں ، ای طرح باپ یا کسی بھی ولی کو بہت نہیں کہ وہ اپنے نابالغ بچہ کے مال کو ہبہ کرے ، امام ابو حضیفہ اور امام ابو یوسف کے نزد کی تو عوض کی شرط کے ساتھ بھی ولی کا ہبہ درست نہیں ، امام محمر کے نزد کی ہبہ بالعوض چونکہ خرید وفر وخت کے درجہ میں ہے ، اس لئے باپ اپنے نابالغ بیکا مال عوض کی شرط پر ہیہ کرسکتا ہے۔ (۳)

ہبدی جانے والی شکی سے متعلق شرطیں

جو چیز ہبد کی جارہی ہو،اس مے متعلق متعدوشرطیں ہیں،اور

1) ہبدگرنے کے دفت وہ چیز ہبدگرنے والے کے پاس موجود ہو، جو چیز ابھی موجود ہی نہ ہواس کا ہبددرست نہیں، جیسے کوئی شخص کے کہ'' اس سال میری بکری کو جو پچے ہووہ ہبد کیا'' تو اس کا اعتبار نہیں، بخلاف وصیت کے، کہ اس کے لئے اس چیز کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے جس کی وصیت کرر ہاہے۔

⁽٢) بدائع الصنائع ١١٨/١

⁽۱) وكيف زدالمحتار ١٠٩٠٥

⁽٣) حوالة سابق

۲) جس مال کو ہبہ کیا جار ہا ہووہ شریعت کی نگاہ میں قابل قیمت مال ہو، جو چیزشریعت کی نگاہ میں مال نہ ہویا قابل قیمت مال نہ ہو،اس کا ہبد درست نہیں ،اسی لئے مردار،خون ،سوروغیرہ کا ہبہ جائز نہیں۔

۳) وہ مال فی نفسہ تخصی ملکیت کے دائرہ میں آتا ہو، جو چیزیں مباحات میں سے ہوں ان کا ہددرست نہیں، جیسے کو فی شخص کے کہ دورست نہیں، جیسے کو فی اعتبار کے کہ کدد میں فلاں دریا کا پانی ہد کرتا ہوں' توایے ہدکا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

۳) وہ شکی ہبہ کرنے والے کی ملکیت میں ہو، کیونکہ جو چیز آدمی کی اپنی ملکیت میں نہ ہو، وہ کسی اور شخص کواس کا ما لک نہیں بنا سکتا، چاہے مملوکہ شکی ،کسی کے پاس دَین ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو، جس کے اوپر دَین ہے اگر اس کو ہبہ کیا جائے تب بھی ہبہ درست ہاور دوسرے کو ہبہ کیا جائے اور مقروض قبضہ کی اجازت دید ہے تو بھی درست ہے۔

۵) یہ بھی ضروری ہے کہ جو چیز ہبد کی جارہی ہے اگر وہ قابل سلیم ہوتو وہ شک تقسیم شدہ ہو، مشترک ندہو، ہاں جو چیز نا قابل تقسیم ہوجیسے: حمام ، معکد وغیرہ ، اس میں مشترک ملکیت میں سے ایخ حصے کو ہبد کیا جاسکتا ہے ، بیرائے حنفید کی ہے ، مالکید ، شوافع اور حنابلہ کے نزد یک مشاع لیعنی غیر تسلیم شدہ شکی کو بھی ہبد کیا جاسکتا

۲) یہ جھی ضروری ہے کہ جو چیز ہبد کی جارہی ہو، وہ غیر موہو بیٹنی ہے مشغول نہ ہو، پوری طرح فارغ ہو، جیسے ایسا کھیت ہبہ کرے جس میں ہبہ کرنے والے کی کھیتی لگی ہو، یا درخت ہبہ کرے اور ہبہ کرنے والا پھل پراپنی ملکیت باقی رکھ، تو یہ ہبہ درست نہیں۔(۱)

ہبدکی ہوئی شکی پر قبضہ

جس شخص کو ہبد کیا جارہا ہواس کی طرف سے قبضہ ضروری ہے،
حفیہ اور شوافع کے نزدیک ہبہ کے تام اور لازم ہونے کے لئے قبضہ
ضروری ہے اور اس کے بعد ہی اس پراس شخص کی ملکیت قائم ہوسکے
گی جس کو ہبہ کیا گیا ہے، مالکیہ کے نزدیک ہبہ کرنے والے کے
ایجاب ہی سے جس کو ہبہ کیا گیا ،اس کی ملکیت ثابت ہوجاتی ہے،
حفیہ اور شوافع کا مسلک حضرت ابو بکر وعمر ،حضرت عبد اللہ ابن عباس
اور حضرت معاذبن جبل شی وغیرہ کے فتا و کی پر بینی ہے۔ (۲)

پھر قبضہ کے لئے ضروری ہے کہ ہبہ کرنے والے کی اجازت سے اس نے قبضہ کیا ہو، اجازت صراحناً بھی ہوسکتی ہے، جیسے یوں کیے ''فلاں سامان جو میں نے تم کو ہبہ کیا ہے اس پر قبضہ کرلو'' اور اجازت دلالتہ بھی ہوسکتی ہے، جیسے وہ شخص ہبہ کرنے والے شخص کے سامنے ہی اس مجلس میں اس سامان پر قبضہ کرے اور جس نے ہر کے سامنے ہی اس مجلس میں اس سامان پر قبضہ کرے اور جس نے ہر کے۔ (۳)

قبضه كي اہليت

قضہ کے درست ہونے کے لئے میر بھی ضروری ہے کہ جو محض قبضہ کرر ہا ہواس میں قبضہ کرنے کی اہلیت بھی موجود ہو، قبضہ کرنے کی اہلیت کے لئے عاقل ہونا ضروری ہے، اسی لئے جس شخص کا دماغی توازن درست نہ ہواس کا اور ایسے بچے کا جوابھی عقل وشعور سے محروم ہو، قبضہ معتبر نہیں۔ (۴)

ای پس منظر میں فقہاء حنفیہ نے بہدی دوقتمیں کی ہیں: اصالتہ قبضہ اور نیابتہ قبضہ، جو مخص صاحب عقل ہو، وہ اصالتہ قبضہ کرسکتا ہے، چاہے بالغ نہ ہو، قبضہ میں نیابت کی دوصورت ہے، ایک صورت کا تعلق قبضہ کرنے والے سے ہے کہ جس مختص کو قبضہ

⁽r) بدائع الصنائع ٢/١٢٣، الفقه الاسلامي وادلته ١٩-٢٣٥

⁽٣) بدائع الصنائع ٢٦٢١

⁽۱) بدائع الصنائع ۲۲/۲-۱۱۸درمختار على هامش الرد ۵۰۸/۴۰

⁽۳) درمختار ۳/۹۰۹

کرنا چاہئے تھاوہ اس کا اہل نہ ہوجیسے بے شعور نابالغ بچہ یا پاگل، جو ان کا ولی ہو، یا جس کے وہ زیر پرورش ہو، وہ ان کی طرف سے نیابیة قبضہ کرےگا۔(۱)

دوسری صورت بیے کہ جس کو جہد کیا گیا ہو پہلے ہی ہے اس کا موہو بہ سامان پر کسی اور حیثیت سے قبضہ موجود ہو، تو اب جب کرنے کے بعد وہی قبضہ ' بہنہ' کے قائم مقام ہو جائے گا، جیسے وہ سامان اس کے قبضہ میں بطور امانت یا عاریت کے رہا ہو یا اس کے پاس رہن ہو یا غصب کرنے کی وجہ سے اس کے تسلط میں ہو، یا اسی طرح کوئی اور صورت ہوتو جیسے ہی اصل مالک جبہ کرے، سمجھا جائے گا کہ اس نے موہو بہ شکی پر قبضہ حاصل کرلیا۔ (۲) ہمیہ کا حکم

حنفیہ کے زدیک بہرکاتھ ہیہ ہے کہ موہوبہ تکی پراس فخض کی ملکیت قائم ہوجاتی ہے جس کو بہد کیا گیا ہے، البتہ بیلا زم نہیں ہوتا، لیعنی اگر بہد کرنے والا بہد کو فئے کرنا اوراس سے رجوع کرنا چاہے تو ۔ کرسکتا ہے، (۳) بہد کے احکام میں سے یہ بھی ہے کہ شرا لکا فاسدہ کی وجہ سے بہد باطل نہیں ہوتا بلکہ خودشر طباطل ہوجاتی ہے۔ (۴) حنفیہ کے نزدیک بعض خاص صورتوں کے سواء بہد کرنے والے کے لئے بہد سے رجوع کرنے کی گنجائش ہے، کیونکہ آپ فیل نے ارشاد فرمایا : بہد کرنے والا بہدکا زیادہ حق وارہے، اگر اس کا کوئی عوض نہیں دیا گیا ہو (۵) البتہ بہد کرنے کے بعداس سے رجوع کرنا مکر وہ تح کے بعداس سے اس کا کوئی عوض نہیں دیا گیا ہو (۵) البتہ بہد کرنے کے بعداس سے رجوع کرنا مکر وہ تح کی ہے ارشاد فرمایا کہ

ہبرکر کے رجوع کرنے والااس کتے کی طرح ہے جوتی کر کے اسے
اوٹا لے، کالکلب یعود فی قینه (۱) اس مضمون کی روایت
صحاح کی دوسری کتابوں میں بھی منقول ہے (۸) مالکیہ ، شوافع اور
حنابلہ کے نزد یک ہبہ ہے رُجوع نہیں کیا جاسکتا ، سوائے اس کے کہ
بیٹے یا پوتے کو ہبہ کیا ہو (۹) ان حضرات کا استدلال حضرت عبداللہ
ابن عمراور حضرت عبداللہ ابن عباس کی کی روایت ہے کہ آپ وہا
نے ارشاد فر مایا : کسی آ دمی کیلئے یہ جائز نہیں کہ عطیہ دینے اور ہبہ
کرنے کے بعد پھراس کو لوٹا لے ، سوائے والد کے جوابی اولاد کو
دے ، عطیہ دے کرلوٹا نے والے کی مثال اس کتے کی ہے جوآسودہ
ہوکر کھائے قبی کردے ، اور پھراینی ہی قبی کو لوٹا لے۔ (۱۰)

عجیب بات ہے کہ حنفیہ کی رائے اس کے بالکل برخلاف ہے، حنفیہ کے زویک اور محرم رشتہ داروں کو جو پھے ہبہ کیا جائے اس میں رُجوع کرنے کی گنجائش نہیں (۱۱) ان کا استدلال حضرت سم ہ بن جندب کھی کی روایت سے ہے کہ آپ تھی نے ارشاد فر مایا کہ جب محرم رشتہ دار (ذی رحم محرم) کو ہبہ کیا جائے تو اس میں رجوع کی گنجائش نہیں (۱۲) اس حدیث کی روسے اولا دکو جو پھے ہبہ کیا گیا ہواس کو ہبہ کیا جائے تو اس میں رجوع کی گنجائش نہیں، جس حدیث میں اولا دکو ہبہ کی گئی چیز سے رجوع کرنے کو جائز بتایا گیا ہے، حنفیہ کا خیال ہے کہ اس کا مقصد میہ ہے کہ اولاد کی جیز پر اصولی حیثیت سے والدین کاحق ہے جیسا کہ حضور تھی نے فر مایا کہ تمہاری ذات اور تہارا مال تمہارے باپ کا ہے، انست

⁽٢) حوالة سابق ٢/١٢١

⁽٣) حوالة سابق ٥٠٩/٣

⁽۲) درمختار ۱۵/۳

⁽A) ويكي :نصب الرايه ١٢٧/٣

⁽۱) بدائع الصنائع ۲/۲۱

⁽۳) درمختار ۱۹۸۰۵

⁽۵) ابن ماجه الاكاءباب من وهب هبة رجاء ثوابها

⁽۷) مسلم ۳۲/۲

⁽٩) ويك شرح مهذب ١٥/١٨م، المغنى ٥/٠٣٩

⁽١٠) ابوداؤد ٢٩٩/٢، باب الرجوع في الهبة ، ترمذي ٣٣/٢، باب ماجاء في كراهية الرجوع من الهبة

⁽۱۱) بدائع الصنائع ٤٠٠/٥

و مالک لابیک ، (۱) اس لحاظ سے چاہوالد کا دیا ہوا مال ہو یا اولاد کا اپنا کمایا ہوا، باپ کواس کے لینے کا اخلاقی حق ہے، لیکن چونکہ خاص طور پراپنی ہی دی ہوئی چیز کوواپس لینا معیوب معلوم ہوتا ہے، اس لئے خاص طور پر اس صورت کے بارے میں آپ علی ا نے وضاحت فر مادی کہ اس کو واپس لینے میں کوئی حرج نہیں۔

حنفیہ کے یہاں گو ہبہ ہے رُجوع کیا جاسکتا ہے، لیکن اس
سے سات صور تیں مشتیٰ ہیں ، جو '' موافع رُجوع'' ہیں ، یعنی اگر یہ
پائی جا ئیں تو ہبہ ہے رُجوع کی گنجائش نہیں ، ان سات میں سے
ایک تو وہی قر ابت ورشتہ داری ہے جس کا او پر ذکر ہوا کہ شوہر و بیوی
اور محرم رشتہ داروں کو ہبہ کرنے کے بعدر جوع کرنے کی گنجائش نہیں ،
ان کے علاوہ کچھاور موافع ہیں ، ان کو یا در کھنے میں آسانی ہواس کے
لئے فقہاء نے سات حروف کا مخفف تیار کیا ہے جن میں سے ہر
حرف ایک معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ ہیں : دمع حزقة .

''ذ' سے مراد زیادت ہے ، یعنی جس کو ہبد کیا گیا ہے وہ موہو بہ سامان میں کوئی ایبا اضافہ کردے جو اس کی قیمت میں زیادتی کا موجب ہو، جیسے زمین پرمکان بنالیاجائے، درخت لگادیا جائے، کپڑاسی لیاجائے، وغیرہ، اگر بجائے زیادتی کے شکی موہو بہ میں نقص پیدا ہوجائے تو بیر جوع میں مانع نہیں، ای طرح موہو بہ سامان میں ایبا اضافہ ہوا جو اس سے متصل نہیں، جیسے جانور کو بچہ ہوجائے تو بیاضافہ بھی رجوع کے استحقاق میں مانع نہیں ہوگا۔ (۲) موہو بہ حوالہ کرنے کے بعد ہبہ کرنے والے کی یااس شخص کی جس کو ہبہ کیا گیا ہو، موت واقع ہوجائے تو اب رجوع کی گنجائش باقی موہ نہیں رہی۔

'' ع'' سے مرادعوض کی بنیاد پر ہبہ ہے، مثلاً کوئی شخص یوں
کے کہ تم نے جھے جو چیز دی تھی اس کے عوض میں یہ ہبہ کرتا ہوں یا
یول یہ کہے کہ میں یہ چیزاس شرط پر ہبہ کرتا ہوں کہ خود بھی فلاں شک
جھے ہبہ کروتو چونکہ یہ ہبہ بالعوض ہے، اس لئے ہبہ سے رجوع کی
گنجائش نہیں، چنا نچدروایت گذر چکی ہے کہ آپ شکانے فرمایا: ہبہ
کرنے والا اپنے ہبہ کازیادہ حق دارہے جب تک کہ اس کا عوض نہ
ادا کیا گیا ہو، المو اھب احق بھبته مالم یشب منھا

'' خ'' ہے مرادیہ ہے کہ جو چیز ہبدگی گئی تھی وہ مکمل طور پرخود اس شخص کی ملکیت میں باقی نہیں رہی جس کو ہبدگیا گیا تھا، جیسے اس نے کسی اور کو ہبدکر دیا ہو، یا کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہو۔

'' ز'' سے مراد رشتہ زوجیت ہے بیعنی شوہر و بیوی کا ایک دوسرے کو ہبد، اور''ق'' سے مراد قرابت ہے، یعنی ذی رحم محرم رشتہ دار، کدان کو ہبد کی ہوئی چیز والیس نہیں لی جاسکتی، جولوگ محرم ہوں لیکن ذی رحم نہ ہوں، جیسے رضاعی رشد دار، یا مصاہرت کی بناء پرمحرم ہوں، جیسے بیوی کی ماں، سوتیلی اولاد، ان سے رجوع کیا جاسکتا

'' '' '' ےاشارہ موہوبہ سامان کے ہلاک اور ضائع ہونے کی طرف ہے، کہ اگر اصل سامان ہی ضائع ہو گیا تو اب رجوع کی گنجائش باتی نہیں رہی۔ (۲)

عوض کے ساتھ ہبہ کی دوصور تیں

ہبہ بالعوض کی دوصورت ہے، ایک صورت یہ ہے کہ پہلے ہبہ بالعوض کی کوئی شرط نہیں لگائی گئی بلکہ ایک فخص نے ہبہ کیا، اور بعد کودوسر شخص نے یہ کہتے ہوئے ہبہ کیا کہ بیاس ہبہ کاعوض ہے، بیصورت قبضہ سے پہلے بھی اور قبضہ کے بعد بھی ہبہ کی ہے۔

⁽٢) درمختار على هامش الرد ١٥/٣

⁽۱) ابن ماجه ۱۲۵/عن جابربن عبدالله

⁽٣) ويم درمختار على هامش الرد ١٩/٣-٥١٥

دوبری صورت میہ ہے کہ ہبہ کوعوض کے ساتھ مشروط کردیا جائے، لینی ایوں کہے کہ میں تم کوفلال شکی اس شرط پر ہبہ کرتا ہوں کہتم اس کے بدلہ فلال سامان مجھے ہبہ کروگے۔

یددوسری صورت حنفیہ کے بہاں ابتداء ہبہ کے تھم میں ہے
اسی لئے جب تک دونوں کی طرف سے عوض پر قبضہ نہ ہو جائے
''عقد تام' نہ ہوگا اور یہ بات ضروری ہوگی کہ موہوبہ شکی منقسم اور
علاحدہ ہو، دوسرے حصد دار کے ساتھ مشترک (مشاع) نہ ہو، لیکن
افتہاء اور انجام کے اعتبار سے یہ معاملہ'' بیچ'' کاسمجھا جائے گا اور
قبضہ کرنے کے بعد اس پر وہی احکام جاری ہوں گے جوخرید و
فروخت کے ہیں، یعنی عیب کی بناء پراگر پہلے سے اس کود یکھانہیں
فروخت کے ہیں، یعنی عیب کی بناء پراگر پہلے سے اس کود یکھانہیں
مقا، روکرنے کا اختیار ہوگا، اور ایسے ہید کی وجہ سے تیسر شخص کو
حق شفحہ بھی حاصل ہوگا، (ا) شوافع اور حنا بلہ کے زد یک یہ بیج کے
حقم میں ہے، اور گو مالکیہ نے تیج کے بعض احکام کا اس پراطلاق
فہیں کیا ہے، لیکن ان کے یہاں بھی اس جب یشتر احکام تج کی
طرح ہی ہوں گے۔ (۱)

اولا دکو ہیہ

ہبہ ہے متعلق ایک اہم مئلہ اولا دکو ہبہ کرنے کا ہے، اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ اپنی اولاد کے درمیان ہبہ میں برابری کا سلوک کرنامتحب ہے اور کی بیشی کروہ، (۳) اور امام احمر کے ایک قول کے مطابق اگر کی بیشی کے لئے کوئی معقول وجہ نہ ہوتو معاوات واجب ہے، اور اس پرضروری ہے کہ یا تو جس کوزیادہ دیا ہے اس سے زیادہ مقدار واپس لے لے، یا پھر اتنی ہی مقدار تمام بچوں کو دے ورنہ وہ گذگار ہوگا، حنابلہ کا استدلال حضرت نعمان بن

بشر رہائے ایک روایت ہے ہے، انھوں نے خصوصی طور پراپنے ایک صاحب زادہ کوایک باغ دینا چاہا اوراس پر حضور کھی کو گواہ بنانا چاہا تو آپ کھی نے اسے ظلم قرار دیا اور فر مایا کہ میں ایسے ظلم کے کام پر گواہ نہیں بنالا اشہد علی الحور (٣)

حنفیہ، مالکیہ اور شوافع کے نز دیک کی بیشی مکروہ ہونے کے باوجود جائز ہے، اور اس سلسلہ میں بہترین قول حسن بھری گا ہے کہ نابرابری دیانیۃ تو جائز نہیں، قضاء جائز ہے۔ (۵)

دوسرا مسئلہ بیہ ہے کہ اولا دیس عدل سے کیا مراد ہے؟ مالکیہ،
شوافع اور حفیہ بیس قاضی ابو یوسف ؒ کے نزد یک مساوات سے مراد

بیہ ہے کہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں ، اگر ماں باپ اولا دکو پچھ ہبہ کریں تو
ان سمحوں کو برابر دیں، حنا بلہ اور فقہاء حنفیہ بیس امام محر ؒ کے نزد یک
مساوات سے مراداس تناسب سے دینا ہے، جوشر بعت نے متعین
کیا ہے، یعنی لڑکیوں کے مقابلہ لڑکوں کو دوگنا؛ کیونکہ جب شریعت
کیا ہے، یعنی لڑکیوں کے درمیان حصہ کا بیتناسب رکھا ہے تو اس سے
لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان حصہ کا بیتناسب رکھا ہے تو اس سے
ظاہر ہے کہ یکی عدل ہے، اور بیر ' جور'' میں داخل نہیں ، (۱) —
ظاہر ہے کہ یکی عدل ہے، اور بیر ' جور'' میں داخل نہیں ، (۱) —
خیال ہوتا ہے کہ امام محر ؓ کی رائے مصالح شریعت سے زیادہ ہم
آئیگ ہے۔ واللہ اعلم

هَجُو (ترك كلام)

'' ہجر'' ('' 6' پرزبر) اور'' ہجران'' ('' 6' پرزیر) کے معنی کسی چیز کوترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں (ے) حدیث میں یہ لفظ گفتگوترک کرنے کے معنی میں استعال ہوا ہے، آپ کھی نے ارشا دفر مایا کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ تین دنوں سے زیادہ این بھائی سے ترک گفتگوکرے (۸) ای لئے اہل علم نے مسلمانوں

⁽r) الفقه الاسلامي وادلته ٥/٣٠-٢٩

⁽٣) مسلم ٢٤/٢

⁽٢) ويكفئ بدائع الصنائع ٢/١٦، المغنى ٣٨١/٥

⁽٨) مسلم عن عبد الله بن عمر ٢١٦/٢

⁽۱) و يكفي در مختار على هامش الرد ١٩/٣

⁽٣) المغنى ١٨٨٥٥ .

⁽۵) المغنى ١/٨٥٥

⁽٤) القاموس المحيط /٦٣٤

کے حقوق میں سے ایک حق میہ بھی شار کیا ہے کہ جس آ دمی سے شنا سائی ہواس سے تین دنوں سے زیادہ غصہ کی وجہ سے ترک کلام نہ کیا جائے۔(۱)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آپس میں بغض اور کدورت کی وجہ سے بنین دنوں سے زیادہ گفتگو کا ترک کرنا حرام ہے، اور چونکہ غیظ وغضب بھی فطرت انسانی کا ایک حصہ ہے؛ اس لئے تقاضہ قطرت کی رعایت کرتے ہوئے تین دنوں تک اظہار خفگی کی اجازت دی گئی ہے، تین دنوں کے بعد بھی غیظ وغضب کا قائم رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اپنی اس کیفیت میں بتقاضہ فطرت مجبوز نہیں ہے بلکہ کینہ پرور ہے (۲) آپ وہ شائے نے فر مایا کہ دو اشخاص جنہوں نے باہم گفتگور کر کی ہوان میں افضل وہ مخض ہے وسلام میں پہل کرے، حیر ہما الذی یبدأ بالسلام (۳)

چنانچدام شافعی اورامام مالک کے نزدیک سلام کی وجہ سے برک کلام کا گناہ ختم ہوجائے گا، امام احمد اورابن قاسم مالکی نے کہا ہے کہ اگر سلام کرلے لیکن ایذاء رسانی سے باز نہ آئے توسمجھا جائے گا کہ ترک تعلق سے وہ باز نہیں آیا ہے ، اگر کسی شخص نے بالمشافہ بات کرنے کی بجائے خط کے ذریعہ سلام پہنچایا ، یا کسی قاصد کے واسطہ سے سلام پہنچایا تو کیا یہ کافی ہوجائے گا؟ اس سلسلہ میں دورا کیں ہیں: ایک یہ کہ چونکہ گفتگونہیں کی ہے، اس لئے ترک کلام کا گناہ باقی رہے گا اور دوسری رائے یہ کہ چونکہ خط اور پیغام سے بھی وحشت کا از الہ ہوجا تا ہے، اس لئے ترک گفتگو کے بیال ہوتا ہے کہ جوشی بیغام سے بھی وحشت کا از الہ ہوجا تا ہے، اس لئے ترک گفتگو کے بیال ہوتا ہے کہ جوشی بیغام سے بھی وحشت کا از الہ ہوجا تا ہے، اس لئے ترک گفتگو کی ہے، اس گناہ گناہ ہو تا ہے کہ جوشی

ے بچنے کے لئے ضروری ہوگا ، اور جس کو براہ راست گفتگو کرنا وشوار ہو،اس کے لئے بالواسط سلام پہنچانا بھی کافی ہوگا۔

أجرت

"جر" اور" ہجران" کے اصل معنی ترک کرنے کے ہیں ،ای سے ہجرت کا لفظ ماخوذ ہے ، جس کے لغوی معنی ایک سرز مین سے نکل کر دوسری سرز مین میں جانے کے ہیں (۵) —اصطلاح میں ہجرت ایمان کی حفاظت یا اسلام کی دعوت واشاعت کی غرض سے دارالاسلام جانے کا نام ہے۔(۲)

ہجرت سے قریب قریب تمام ہی انبیاء کوسابقہ پیش آیا ہے،
حضرت ابراہیم الطفی اور حضرت موی الطفی کی ہجرت کا ذکر تو
بھراحت و وضاحت خود قرآن مجید میں نہ کور ہے، رسول اللہ وہ اللہ تفصیلی تذکرہ احادیث صیحہ میں موجود ہے، ہجرت بظاہر محروی اور تفصیلی تذکرہ احادیث صیحہ میں موجود ہے، ہجرت بظاہر محروی اور کلست خوردگی کا واقعہ معلوم ہوتا ہے، کین در حقیقت اسلامی تاریخ میں اس واقعہ کی حیثیت ایک دورا ہے کی ہے، جہاں سے اسلام کی اس کے غلبہ وظہوراور مسلمانوں کی فتح مندی وسر بلندی کا آغاز ہوتا ہے،
میں اللہ تعالی نے تمام ظفر مندیوں کو چھیا رکھا تھا ، اس لئے عہد میں اللہ تعالی نے تمام طفر مندیوں کو چھیا رکھا تھا ، اس لئے عہد فاروقی میں جب بیہ بات طے پائی کہ مسلمانوں کا ایک کیلنڈر ہوتا جا اگر قرآب وہ تا ہے۔ ہوتو فاروقی میں جب بیہ بات طے پائی کہ مسلمانوں کا ایک کیلنڈر ہوتا جا الآخر آپ وہ تا کی حیات طیب کے بہت سے واقعات میں سے ای واقعہ پر آکر صحابہ کی نظر تھا گئی اور واقعہ ہجرت کو اسلامی کیلنڈر کا نقطہ آغاز اردیا گیا۔ (ے)

⁽r) شرح نووی علی مسلم ۳۱۲/۲

⁽٣) شرح نووي على مسلم ٢١٦/٢

⁽١) ويكت كتاب التعريفات ٢٨٥

⁽١) احياء علوم الدين ١٩٥/٢

⁽m) مسلم عن ابي ايوب انصاري ٣١٢/٣

⁽۵) القاموس المحيط /٦٣٧

⁽⁴⁾ البداية والنهاية ٢٠١/٣ ، باب وقائع السنة الاولى من الهجرة

ہجرت کا حکم باقی ہے!

جب مکدفتح ہوگیا تو آپ کے نے فرمایا کہ اب فتح مکہ کے بعد ہجرت کی فرضت باتی نہیں رہی لا ھجو ہ بعد الفتح (۱)ای لیے بعض اہل علم کا خیال ہے کہ اب ہجرت کا تھم باتی نہیں رہا ہی تک کہ جمہورکا خیال ہے (۲) کہ ہجرت کا تھم باتی ہے جب تک کہ تو بہ کا دروازہ بند نہ ہو ہجرت بند نہ ہوگی ، اور تو بہ اس وقت منقطع ہوگی جب قیامت کے قریب اس علامت کا ظہور ہو کہ آفاب ہوگی جب قیامت کے قریب اس علامت کا ظہور ہو کہ آفاب ہجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہو لاتنقطع الھجو ہ حتی ہجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہو لاتنقطع الهجو ہونے اور تنقطع التو بھ آب اور یہی ہے ہے کہ مکہ کے فتح ہونے اور دارالاسلام بن جانے کے بعد اب اہل مکہ کو مدینہ ہجرت کرنے کی ضرورت باتی نہیں رہی۔

موجوده دورمیں ججرت کے احکام

علامدابن قدامہ نے ہجرت کے تھم پر بردی عدہ گفتگو کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہجرت کے اعتبار سے لوگوں کی تین حالتیں ہیں، ایک وہ ہیں جن پر ہجرت واجب ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اپنے موجودہ وطن میں کفار کے غلبہ کی وجہ سے دین کا اظہار اور واجبات دین کی اوائیگی ممکن نہ ہو، اور وہ ہجرت کرنے پر قادر ہوں، ایسے لوگوں پر اس علاقہ سے ہجرت کر جانا واجب ہے، اور خود قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے ہجرت نہ کرنے پر اظہار مذمت کیا قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے ہجرت نہ کرنے پر اظہار مذمت کیا گیا ہے، اور ان کا ٹھکا نہ جہنم کوقر اردیا گیا ہے۔ (انساء : ۹۷)

دوسرے وہ لوگ ہیں جن پر ہجرت واجب نہیں ، یہ وہ لوگ ہیں جو بیاری ، دار الكفر میں اقامت پر مجور كے جانے ياكى اور وجہ سے ہجرت كرنے كر آن مجيد نے ايسے لوگوں كو

دومستضعفین 'ستجیر کیا ہے، اور ان کوعند اللہ قابل عفوقر اردیا ہے،

(النہ : ۹۸) — راقم الحروف عرض کرتا ہے، کہ اگر مسلم مما لک
میں مسلمانوں کو اقامت کی اجازت نہیں ملے اور مسلمان ملکوں کے

درواز ہے جیسا کہ موجودہ حالات ہیں، مظلوم مسلمانوں پر بند

ہوں تو یہ بھی ہجرت کے باب میں ایک عذر ہی تصور کیا جائے گا۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جن کو ہجرت کرنا مستحب تو ہے لیکن
واجب نہیں، یہ تھم ان لوگوں کا ہے جود ارالکفر میں دین کے اظہار اور

دین برعمل کرنے میں آزاد ہوں، نیز ہجرت کرنے پر بھی قادر ہوں، اليفخف كے لئے بھى جرت كرنامتحب ہے، كيونكدان كے بجرت كرنے كى وجہ سے ايك تو دارالاسلام كوتقويت حاصل ہوگى ، دوسرےخودوہ غیرملموں کے میل جول سے فی سکیں گے،ان پر اجرت واجب ندمونے کی دلیل میے کہ حفرت عباس دفت مکم ہے عرصہ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے،لیکن فتح مکہ تک مکہ ہی میں مقیمرے،ای طرح حفرت تعیم نحام اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ انھوں نے ہجرت کرنی جابی تو ان کی قوم نے پیشکش کی کہ آپاہے دین پرقائم رہتے ہوئے بھی ہمارے پاس مقیم رہیں،ہم آپ کی حفاظت کریں گے، اور جو کار خیرآپ انجام دیا کرتے تھے اسے انجام دیا کریں ، کیونکہ حضرت نعیم ﷺ بنوعدی کے بتیموں اور بیواؤں کی دیکھ ریکھ کیا کرتے تھے، چنانچہ وہ ایک مت تک جمرت ے رکے رہے، پھر بھرت کیا تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاوفر مایا كتبارى قوم مرى قوم سے بہتر ہے كميرى قوم نے جھۇ تكالا اور وہ میر فیل کے دریع ہو گئے اور تمہاری قوم نے تمہاری حفاظت اور مدا فعت كى ،حفرت نعيم ﷺ نے عرض كيا: الله كرسول! مجھ ہجرت اوراللہ کی اطاعت ہے روکا (م) طاہر ہے ہجرت کے متحب

⁽۲) المغنى ۱۳۹۸

⁽٣) و مَكْتِكَ:المغنى ٢٣٦-٣٣١

⁽۱) مسلم ۱۳۱۲، عن عائشة

⁽٣) ابوداؤد الاسم،عن معاويه

ہونے کا حکم اس وقت ہوگا جب کہ مسلم ممالک کا دروازہ اس کے لئے کھلا ہوا ہواوراس کے چلے جانے میں اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت ہو،اگر مصلحت کا نقاضا یہ ہوکہ وہ دارالکفر کے درمیان رہ کر ہی اسلام کی دعوت وحفاظت اور مسلمانوں کی مدافعت کا فریضہ انجام دیتارہے، تو ایسی صورت میں اس کے لئے دارالکفر میں رہ کراسلام پر ثابت قدم رہنازیادہ افضل اور باعث اجر ہوگا۔

بری (انہدام میں مرنے والاشخص) "ہری" ایٹے مخص کو کہتے ہیں کہ جس کی موت عمارت وغیرہ کے انہدام سے واقعہ ہوئی ہو۔

شریعت میں میراث کے استحقاق کا اُصول میہ ہے کہ مورث کی موت کے وقت اگر وارث زندہ رہا ہو، جب ہی وارث کوا پنے مورث کی موت کے متر و کہ میں سے وراشت ملے گی ، لہذا اگر کسی عمارت کے گر جانے کی وجہ سے متعدد لوگوں کی موت واقع ہوگئی جن میں بعض کو بعض سے میراث کا استحقاق حاصل تھا ، میاموات کیے بعد و گیرے واقع ہوئی موت پہلے واقع ہوئی اور معلوم ہے کہ کس کی موت پہلے واقع ہوئی اور کس کی بعد میں ؟ تو ظاہر ہے کہ اگر مورث کی موت پہلے واقع ہوئی ہوئی تو وارث اس کے ترکہ میں سے متحق ہوگا ، اور اگر پہلے اس محفی کی موت ہوئی جو وارث ہوسکتا ہے ، تو اب مورث کے متر و کہ سے وہ میراث کا حق دارنہیں ہوگا۔

اوراً گریہ پنہ نہ چلتا ہوکہ پہلے کس کی موت واقع ہوئی ہے اور بعد میں کس کی؟ تو حنفیہ، مالکیہ اور شوافع کے نزد یک بیر تصور کیا جائے گا کہ ان سب کی موت ایک ساتھ ہی واقع ہوئی ہے، لہذا مرحومین ایک دوسرے سے وارث نہیں ہوں گے، بلکہ تمام متو فیان کے زندہ ورثہ اپنے مورث سے حصہ پاکیں گے، یہی رائے

حفرت ابوبکر کی وعمر کی اور مسائل میراث میں دربار نبوی سے
سند یا فتہ حفرت زید بن ثابت کی ہے ، حنابلہ کے نزدیک
دونوں ایک دوسرے سے میراث کے مستحق ہوں گے، مثلاً باپ اور
بیٹے کا انتقال ہو گیا تو سے محمر کہ باپ کی موت پہلے ہوئی ہے، باپ
کے متر و کہ سے بیٹے کا جوحق متعلق ہوتا ہے وہ اس کے لئے نکالا
جائے گا پھریہ فرض کیا جائے گا کہ بیٹے کی موت پہلے ہوئی ہے اور
بیٹے کے متر و کہ سے جو حصہ باپ کا متعلق ہے ، وہ اسے دلایا جائے گا ،اب دونوں کی جو جا کداد ہے گی ،وہ ان کے زندہ ورثاء میں تقسیم
ہوگی۔(۱)

اگر کئی لوگ ڈوب جائیں ، آگ میں جل کران کی موت واقع ہوجائے ، اکسیڈنٹ میں مرجائیں یاکسی اور حادثہ میں ان کی جان چلی جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کی موت پہلے واقع ہوئی ہے؟ تواس صورت میں بھی یہی حکم ہوگا۔واللہ اعلم

4:4

"بدن" بمرادایک دت کے لئے مملکت اسلامی کے دشمنوں کے وضی پر یا بلاعوض ناجنگ معاہدہ کرنا ہے ، و معنی الهدنة ان یعقد لاهل الحرب عقداً علی ترک القتال مدة عوضاً و بغیر عوض (۲) فقیاء کے یہاں اس کے لئے مہادنته، موادعة ،اورمعاہدہ کے الفاظ بھی ہولے جاتے ہیں۔(۲)

گویا ہدنہ برسر جنگ غیر مسلموں سے سلح کرنے کا نام ہے، صلح کا شبوت خود قرآن مجید ہے بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگروہ لوگ صلح کی طرف ماکل ہوں تو تم بھی صلح کے لئے تیار ہوجاؤ (انفال: ۱۱) رسول اللہ ﷺ نے مختلف غیر مسلم گروہوں سے صلح فرمائی ہے، جن میں صلح حدید بیدی کا واقعہ تو مشہور خاص و عام ہے۔

⁽¹⁾ وكيم السراجي في الميراث ٩٨-٤، الفقه الاسلامي وادلته ٢٠٠٨-٣٢٩

⁽r) المغنى ٢٣٨/٩ حواله سابق

عوض براور بلاعوض سلح

صلح بلا معاوضہ بھی ہو عتی ہے، جیسا کہ حضور کے نے صلح صلہ بیزمائی تھی مسلح مال پر بھی ہو عتی ہے، کہ وہ مسلمانوں کو مال کی ایک مخصوص مقدارادا کیا کریں، چنانچہ مختلف قبائل سے حضور کے اس طرح کا معاہدہ کیا تھا، خود اہل خیبر ہے بھی آپ کے کا معاہدہ اس کی مثال ہے، اور بدرجہ مجبوری اس شرط پر بھی معاہدہ ہوسکتا ہے، کہ مسلمان ہی ان کو بچھ مال ادا کیا کریں، چنانچہ غزوہ مرائی تھی کہ اگر وہ بنو غطفان کو ساتھ لے کر چلے جا کیں تو مدینہ کی فرمائی تھی کہ اگر وہ بنو غطفان کو ساتھ لے کر چلے جا کیں تو مدینہ کی نہیں ہوسکا؛ کیونکہ ان لوگوں نے نصف کا مطالبہ کیا اور انصار مدینہ گواس کے لئے تیار تھے، کیکن ان کواس طرح کا معاہدہ پند نہیں تھا، اس سے رہ بات معلوم ہوئی کہ مسلمان مالی معاوضہ ادا کرتے ہوئے۔

صلح كاظم

صلح کا تھم یہ ہے کہ جب تک صلح باتی رہے، دیمن کو امن میں حاصل رہے گا، ان کی جان، مال، خوا تین اور بچ مکمل امن میں ہوں گے، (۲) حنفیہ کے یہاں صلح کے لئے امام المسلمین یعنی حکومت کی اجازت ضروری نہیں، یہاں تک کہ مسلمانوں کا کوئی گروہ بطورخود صلح کر لے تو بیصلے معتبر ہوگی، (۳) حنا بلہ کے نزدیک صلح کرنے کا حق فرماں روائے مملکت یااس کے نائب ہی کو ہے، عام لوگ کرنے کے حجاز نہیں، کیونکہ بغیر اس کے کئی ملک کی

مصلحت اوراس کے مفاد کا تحفظ نہیں کیا جاسکتا، (۴) یہی رائے دوسرے فقہاء کی بھی ہے، (۵) موجودہ حالات میں جب کہ جدید ذرائع مواصلات کی وجہ سے بروفت مشاورت ممکن ہے، حنا بلہ ہی کی رائے قرین مصلحت نظر آتی ہے۔

کیاصلح لازمی معاہدہ ہے؟

حنفیہ کے زود یک صلح عقد غیر لازم ہے، یعنی اسے یک طرفہ فور پرختم کیا جا سکتا ہے، چنا نچاللہ تعالیٰ کاار شاد ہے، کہ جب کی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہوتو برابری کے ساتھ سلح کوختم کردو یعنی ان کواس سے مطلع بھی کردو، (الوبہ: ۱۱) البتہ بیضروری ہے کہ معاہدہ ختم ہونے کی اطلاع پہلے کردی جائے، اور صلح کے سلسلہ میں کچھ معاوضہ پہلے سے لے چکے تھے، تو زائد مدت کے تناسب میں کچھ معاوضہ پہلے سے لے چکے تھے، تو زائد مدت کے تناسب سے اس کاعوض والیس کردیا جائے، (۱) دوسر نقیجاء کے زود یک صلح عقد لازم ہے، اور حکم قرآنی ''او فوا بالعقود ''(المائدة: ۱) کے تحت ایفاء عہد واجب ہے، اس لئے جب تک دوسر نقیجاء کی طرف ایفاء عہد واجب ہے، اس لئے جب تک دوسر نقیجاء کی طرف موجودہ حالات میں بین ملکی معاہدات وقوا نمین کی روسے ان فقیجاء کی رائے قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم کے ختم ہوتی ہے؟

صلح كب خم ہوتى ہے؟ اس سلسله ميں حفيہ كے يہال تفصيل بيہ كه يا توصلح ايك متعين مدت كے لئے ہوگى ، اور اگركوكى مدت متعين نہ ہوتو يا تو دار الاسلام كى طرف سے معاہدہ كے ختم ہونے كا اعلان ہوجائے يا غير مسلموں كى طرف سے ختم معاہدہ كا اعلان كرديا

⁽٢) بدائع الصنائع ١٠٩/٧

⁽٣) المغنى ٩/٢٣٩

⁽٢) بدائع الصنائع ١٠٩/٤

⁽۱) بدائع الصنائع ۱۹۰۷،المغنى ۲۳۹/۹،درمختار ۲۲۲/۳

⁽m) حوالة سابق ١٠٨/٧

⁽۵) الفقه الاسلامي وادلته ٢/٢٣٧

⁽⁴⁾ المغنى ٢٣٩/٩

جائے یاان کی طرف سے صراحنا تو معاہدہ کے اختتا م کا اعلان نہ ہو،
لیکن عملاً معاہدہ شکنی ہوجائے، یعنی غیر مسلم کی طرف سے اور ان کی
حکومت کی اجازت سے مسلمانوں پر تعدی کا واقعہ پیش آئے (۱)
جیسا کہ رسول اللہ شکنے کفار مکہ کی بدع ہدی کی وجہ سے حمد بیبیکو
ختم فرمادیا تھا، جمہور فقہاء کے نزدیک جب صلح ہوجائے تو اس کو وفا
کرنا واجب ہے، اور جب تک دشمن کی طرف سے عہد شکنی کی نوبت
نہ آئے، معاہدہ پر قائم رہنا واجب ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاو
فرمایا: فعما استقاموا لکم فاستقیموا لھم ، (التوبة اکر) البتداگر
دشمن سے معاہدہ شکنی کا اندیشہ ہوتو پھر مسلمانوں کے لئے اس معاہدہ
کوختم کرنے کی شخائش ہے۔ (۱)

معامده کی مدت

بعض فقہاء کے نزدیک ایک مقررہ مدت ہی کے لئے معاہدہ ہوسکتا ہے، چنانچیشوافع اورایک قول کے مطابق حنابلہ کے نزدیک دس سال سے زیادہ مدت معاہدہ نہیں ہوسکتی ، امام ابوحنیفہ اورامام احمد کے ایک قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ مدت متعین نہیں ، یہ دس سال سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ (۲)

بيرى (قرباني كاجانور)

لغت میں ''ہدی'' ایسی چیز کو کہتے ہیں جو کسی کے پاس بھیجی جائے ، اور شریعت کی اصطلاح میں '' ہدی'' وہ جانور ہے جواللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے حرم ملی کو بھیجا جائے ، (م) اونٹ، گائے، بیل اور بحرے ہدی کے طور پر لے جائے جائے جیں ،اس پر امت

کا جماع ہے، کم سے کم بکری، سب سے بہتر اونٹ اور درمیانی درجہ گائے وغیرہ کا ہے، (۵) اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ بھی ہدی کا ادنی درجہ بی شار کیا جائے گا، (۱) نرو مادہ، دونوں ہی کافی ہیں، (۷) جس عمر اور صفت کے جانور قربانی میں ضروری ہیں، وہی شرط دری' میں بھی ہے۔ (۸)

نفل قرباني

ہدی کی دوصور تیں ہیں : نقل اور واجب ، اگر جج افراد کی وجہ سے جانور کی قربانی اس پر واجب نہیں تھی پھر بھی اپنے ساتھ ہدی کا جانور کے آئے یا جانور کی قربانی کر دیتو بیفل ہے ، چنا نچد رسول اللہ وہ نے تا ہوا دواع کے موقعہ سے ایک سو اونٹیال ذریح کی تھیں ، (۹) ان میں صرف ایک ہی اوٹٹی جج قران کے لحاظ سے ضروری تھی ، ایک نقل قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں اور غرباء اور اہل شروت دونوں کو دینے کی گنجائش ہے ۔ (۱۰)

واجب قرباني

بعض صورتوں میں "بدی تربانی ج یا عمرہ کرنے والوں پر واجب ہوجاتی ہے ، بنیادی طور پر اس کے واجب ہونے کی دوسرے: دوسرے: دوسرے: دوسرتیں ہیں: اول یہ کہ جج جمع یا جج قران کیا جائے، دوسرے: احرام یا جم وعمرہ کے منافی کوئی ایساعمل صادر ہوا ہوجس سے قربانی واجب ہوتی ہو جمع اور قران کی قربانی کے گوشت کا وہی تھم ہے جوعیدالاضحیٰ کی قربانی کے گوشت کا وہی قربانی کے گوشت کا وہ تک مقربانی کے گوشت کا وہ تک قربانی کے گوشت کا وہ تک کے گوشت کا وہ تکم ہے، جونذرکی قربانی کا ہے کہ خود کھانا اور مرف ہے کے گوشت کا وہ تکم ہے، جونذرکی قربانی کا ہے کہ خود کھانا اور مرف

⁽٢) ويكين: المغنى ٩ر٥٠٩ -٢٣٩

⁽۳) درمختار ۱۲۳۲

⁽۲) ردالمحتار ۲۳۹/۲

⁽۸) درمختار ۲۳۹/۲

⁽١٠) البحرالرائق ١٢٦/٣

⁽۱) بدائع الصنائع ۱۰۹/۷

⁽٣) المغنى ٢٣٨/٩

⁽۵) بدائع الصنائع ۲/۲۲

⁽²⁾ الفقه الاسلامي وادلته ٣٩٦/٣

⁽٩) مسلم ١٩٩١

^{1217/ . 51:} _ 11 . 51 . (11)

الحال دوستوں کو کھلانا جائز نہیں۔ (ان احکام کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: جج، جنابیت) تیسری صورت بیہ ہے کہ ہدی کی نذر مانے، انکہ اربعہ متفق ہیں کہ اس صورت میں بکری کی قربانی واجب ہوگ، اور اونٹ یا گائے کی افضل، جانور کے اوصاف وہی ہونے چاہئیں جوقر بانی کے جانور کے لئے مطلوب ہیں، (ای تمتع اور قران کی قربانی حدود حرم میں کہیں بھی کی جاسکتی ہے، لیکن منی میں قربانی افضل ہے، اور بیقر بانی • اراار ۱۲ ارذی الحجہ ہی کودینا ضروری ہے۔ (۲)

ہدی کا جانورساتھ کے جانا

جولوگ تج یا عمرہ کو جارہے ہوں ان کے لئے ہدی کا جانور ساتھ لے جانا مسنون ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جمۃ الوداع میں بھی ہدی کا جانور ساتھ لے گئے (۳) اور صلح حدیبیہ کے موقعہ سے بھی جب کہ صرف عمرہ کا ارادہ تھا، ہدی کا جانور ساتھ رکھا اور اس کی قربانی فرمائی۔(۳)

ہدی کے آداب میں سے بیہ ہے کہ شدید ضرورت کے بغیر
اس پرسوار نہ ہوا جائے ، اگر از راہ ضرورت سوار ہوا یا اس پر بوجھ
اٹھایا ، اور جانور میں کوئی نقص پیدا ہوگیا ، تو نقص کے بقدر پیپوں کا
صدقہ کر دیناواجب ہے ، اس کے دودھ سے بھی استفادہ جائز نہیں ،
اگر مذرخ قریب ہوتو تھن پر پانی مارتے ہوئے ای حالت میں رکھا
جائے اور اگر مذرخ دور ہے تو دودھ دوھ کرصد قہ کردے ، (۵) —
تمتع اور قران یا نذر اور نقل کے طور پر جو اونٹ یا اونٹنی لے جایا
جائے ، اس کے گلے میں علائی قلادہ لئکا نامتحب ہے ، (۱) سے بھی
مستحب ہے کہ جس جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا جائے اسے میدان

عرفات میں بھی لے جایا جائے ، تاہم ایسا کرنا ضروری نہیں ، (2) جنایت اور احصار کی بنا پر جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں قلادہ نہیں ڈالا جائے گا۔ (۸)

مدی پہلے ہی ہلاک ہوجائے

اگر ہدی واجب تھی اور وہ قربانی سے پہلے ہی ہلاک ہوئی یا
اس میں ایساعیب پیدا ہوگیا کہ قربانی کے لائق باتی نہیں رہی ہتواس
کے بدلہ دوسری قربانی دینی ہوگی اور اس عیب زدہ جانور کے بارے
میں اسے اختیار ہوگا کہ جو چاہے کرے ، اگر ہدی بطور نفل تھی اور
قریب بہ ہلاکت ہوگئ تو اسے وہیں ذرج کردے گا، بشر طیکہ حرم تک
لے جاناممکن نہ ہو، اس کے قلادہ کوخون سے رنگ دے گا اور پچھ
خون بطور علامت کو ہان وغیر پر بھی لگادے گا، نیز صرف فقراء ہی
کے لئے اس کا کھانا حلال ہوگا اور بیخون لگانا علامتی طور پر ہوگا تا
کہ اہل شروت اس کو کھانے سے اجتناب کریں۔ (۹)

بعض مسائل میں اختلاف رائے

ہدی کے بارے ہیں بعض مسائل میں ائمدار بعد کے درمیان اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ امام شافعی اورامام احمد کے نزدیک حاجی کے لئے ہدی کو میدان عرفات میں لے جانا ضروری نہیں ، امام مالک کے نزدیک منی ،ی میں مالک کے نزدیک منی ،ی میں ہدی کی قربانی حاجی کے لئے واجب ہاور عمرہ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ مکہ میں ہدی کی قربانی کرے ، دوسرے ائمہ کے نزدیک حدود حرم میں کہیں بھی قربانی دی جاسکتی ہے ، حنفیہ کے نزدیک حدود حرم میں کہیں بھی قربانی دی جاسکتی ہے ، حنفیہ کے نزدیک حدود حرم میں کہیں بھی قربانی دی جاسکتی ہے ، حنفیہ کے نزدیک حدود حرم میں کہیں بھی قربانی دی جاسکتی ہے ، حنفیہ کے نزدیک حدود حرم میں کہیں بھی قربانی دی جاسکتی ہے ، حنفیہ کے نزدیک جبیبا کہ ندکور ہوا بہتے ،قران اور نفل قربانی کا گوشت قربانی

(۲) درمختار ۲۵۰/۲

⁽١) الافصاح ١٣٠١.

⁽٣) مسلم ١/٢٩٣

⁽۵) درمختار ۱۵۱/۳

⁽۷) ردالمحتار ۲۵۱/۲

 ⁽٣) مسلم ١٠٩/٢
 (٢) حوالة سابق

 ⁽۱) حواله سابق
 (۸) حواله سابق

⁽۹) درمختار وردالمحتار ۲۵۱/۳

کرنے والے کے لئے کھانا درست ہے، شوافع کے نزدیک صرف نفلی قربانی ہی کا گوشت اس کے لئے جائز ہے، حنابلہ کی رائے حفیہ سے قریب ہے اور مالکیہ کے نزدیک کی قدر توسع ہے۔(۱)

"مدید" کے معنی تحدے ہیں ، تحد معمولی ہویا فیتی کی انسان کی محبت میں اوراس سے اظہار تعلق کے لئے اس کو پچھ دینا" مدید" ہورک محتاج کو اللہ تعالی سے تقرب کی نیت سے کوئی چیز دینا صدقہ (نافلہ) ہے۔(۲)

ہدیددینا مسنون ہے،آپ بھا ہے صحابہ کوہدایا دیا کرتے تھے،آپ بھا نے ہدید کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک دوسرے کو ہدید دیا کرو کہ یہ باہمی محبت ومودت کا باعث ہے، تھا قو اتحابوا . (۲) — ہدیقول کرنا بھی آپ بھی کی سنت ہے، حضرت ابو ہریرہ بھی ہے دوایت ہے کہ آپ بھی کے پاس کوئی کھانا آتا،اگر بتایا جاتا کہ مدید ہے تواپنے رفقاء ہے فرماتے کہ وہ کھا کیں ،اوراگر کہا جاتا کہ ہدید ہے تو اظہار رغبت اور ہدیہ کرنے والے کی دل داری کے لئے لیک کر لیتے اور تناول فرماتے، کی بائدی تھیں ، کے پاس صدقہ کا گوشت تھا،آپ بھی نے اے تناول فرمایا ،اورار شادفرمایا کہوہ ان کیلئے صدقہ ہے،اور جب ان کے واسط سے جھ تک پہنچا تو میرے لئے ہدیہ ہے، اور جب ان کے واسط سے جھ تک پہنچا تو میرے لئے ہدیہ ہے، (۵) چنا نچہ انبیاء کے لئے صدقہ حرام ہے، کین ہدیہ جائز ہے۔ (۵) چنا نچہ انبیاء کے لئے صدقہ حرام ہے، لیکن ہدیہ جائز ہے۔ (۵)

ہدیہ کے آداب میں سے یہ ہے کہ جو چیز ہدیہ کی جائے خواہ وہ مقدار میں کم اور کیفیت کے اعتبار سے معمولی ہو، پھر بھی پوری رغبت اور دل داری کے ساتھ اسے قبول کیا جائے ، آپ بھی نے ارشاد فر مایا کہ اگر کوئی شخص بچھے بکری کے گھر پر بھی دعوت دی تو میں اسے قبول کروں گا، (ے) آپ بھی کولوگوں کی دل داری کا اتنا میں ہوتا کہ حضرت الوجم بھی نے آپ بھی کوایک چا در بھیجی جو منقش تھی ، اس کے دیدہ زیب نقوش کی وجہ سے نماز میں کسی قدر آپ بھی کی توجہ بٹ گئی ، آپ نے وہ چا در واپس فر مادی ، انہی کے پاس ایک معمولی چا در تھی ، آپ بھی نے فر مایا کہ اس کے بدلہ میں مجھے وہ چا در داپس کر نے کی وجہ سے ان کی دل شکنی نہ ہو۔

مدييدوا پس كرنا

یوں تو عام ہدیہ کو واپس کرنا بھی مناسب نہیں کہ اس نے ہدیہ کر واپس کرنا بھی مناسب نہیں کہ اس نے ہدیہ کرنے والے کی دل آزاری ہوتی ہے، لیکن خاص طور پر تین تحفول کو واپس کرنے ہے آپ کھی نے منع فر مایا: تکیہ،خوشبو،اور دودھ(۹) — علامہ طبی نے لکھا ہے کہ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان اشیاء ہے مہمان کا اگرام کیا جانا چا ہے۔

واعظ ومفتی أورامام کے لئے ہدیہ

جہاں اورلوگوں کے لئے ہدیہ لینا جائز ہے، وہیں واعظ اور مفتی کے لئے بھی ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، بعض حضرات نے''امام'' کے لئے بھی ہدیہ قبول کرنے کوجائز قرار دیا ہے، (۱۰)امام سے امام

(٢) المغنى ٥/٩ ٣٤ ، كتاب الهبة والعطية

(۳) بخاری ۱٬۰۵۱

(Y) المغنى 1/4×21

⁽۱) الافصاح ۲۰۳۱

⁽٣) موطاء للامام مالك ٣١٥

⁽۵) بخاری ۱٬۰۵۱

⁽۷) بخاری ۱/۲۳۹

⁽٨) موطاء للامام مالك ٣٣، بخارى ١٠٣٠١

⁽٩) شمائل ترمذي عن ابن عمر بسند حسن ١٦٠ الجامع الصغير مع الفيض ٣١٠/٣

⁽۱۰) درمختار ۱۰۳

المسلمین کی طرف ذہن جاتا ہے، لیکن شامی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ امام سے امام مجد مراد ہے، امام المسلمین کا تحقہ قبول کرناان ہی صورتوں میں قاضی تحقہ قبول کرسکتا ہے(۱) — ای طرح مفتی کے لئے بھی اس وقت تحقہ قبول کرنا جائز ہے جب کہ مستفتی اس سے فائدہ اٹھانے کا خواہش مند نہ ہو، اگر تحقہ دے کرمستفتی مفتی کا استحصال کرنا چا ہتا ہوتو ایسا تحقہ قبول کرنا درست نہیں۔(۱)

قاضى اورتحفه

قاضی اور وہ تمام لوگ جو کوئی ایسے منصب پر فائز ہوں جن
سے عام لوگوں کے مفادات متعلق ہوں ، ان کے لئے مخصوص
صورتوں میں بی تخذ قبول کرنے کی گنجائش ہے، ایک تو اپ قریبی
محرم رشتہ داروں ہے ، دوسر سان لوگوں ہے جواس کے اس عہدہ
پر فائز ہونے ہے پہلے بھی اسے تخف دیا کرتے تھے ، بشر طیکہ وہ
اپ گذشتہ معمول کے بقدر بی تخذ دیا کریں ، اور اس کا مقدمہ اس
قاضی کی عدالت میں اس عہد یدار کے زیم فور نہ ہو، تیسر سے اپ
تان کو بظاہر اس سے نفع کی تو قع نہ ہو، عام لوگ ، اسی طرح قاضی
کیلئے مقدمہ کے فریق اور عہد یداروں کے لئے اپ عہدہ ہے
متعلق جا جت مندوں کا تخذ قبول کرنا جائز نہیں ، بلکہ یہ رشوت کے
متعلق جا جت مندوں کا تخذ قبول کرنا جائز نہیں ، بلکہ یہ رشوت کے
متعلق جا جت مندوں کا تخذ قبول کرنا جائز نہیں ، بلکہ یہ رشوت کے
کیلئے مقدمہ کے فریق اور عہد مقروض قرض دہندہ کو تحفہ دے حالانکہ
متعلق حاجت مندوں کا تحذ قبول کرنا جائز نہیں ، بلکہ یہ رشوت کے
کیلئے وہ نہیں و یتا تھایا معمول کی مقدار سے زیادہ دے تو یہ تھی رشوت
ہیں کے تکم میں ہے۔ (۲))

غيرمسلموں كوہديه

مشرک کو مدید دینا اور مشرک سے مدید قبول کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں ،امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ان دونوں مسائل کو الگ الگ عنوان کے تحت ایک ہی جگہ ذکر فر مایا ہے ، مشرکین کو مدید دینے پراس آیت سے استدلال کیا ہے جس میں امن پہند پر مشرکین کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف کا حکم دیا گیا ہے ، (المسمند نه ۱۰) نیز اس روایت سے کہ جب حضرت اساء کی والدہ آئیں اور وہ مشرک اس روایت سے کہ جب حضرت اساء کی والدہ آئیں اور وہ مشرک تھیں ، حضرت اساء نے کی والدہ آئیں اور وہ مشرک کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے ؟ تو آپ کی اللہ فیا نہات میں جواب کے منام کی نے ایک حلمان کوعطافر مایا اور انھوں نے وہ اپنے کا فر رضائی بھائی عثمان بن حذیف جو مکہ میں مقیم سے ،کوعطافر ما دیا ، (۵) مختلف مواقع پر اسلام کی ترغیب کی غرض سے غیر مسلموں کو تحاکف وینا متعد دروایات میں نہ کور ہے۔

غيرمسلمون كامدييه

ای طرح مشرکین کا تحفہ قبول کرنا بھی جائز ہے، آنحضور اللہ نے ملکہ اللہ سے نچراور چا در کا تحفہ قبول فر مایا ہے، دومۃ الجندل نائی مقام کے فر مال روا اُ کیدر نے ایک ریشی جبہ پیش کیا، آپ کی نے اسے قبول فر مایا (۱) اس وفت تک مردول کے لئے ریشم کی ممانعت نہیں ہوئی تھی ، بخاریؓ نے اس پر ایک یہودی خاتون کی طرف سے حضور کی کی وعوت اور زہر آلود گوشت کھلانے سے بھی استدلال کیا ہے (۱) اور اس واقعہ سے بھی کہ بادشاہ مصر نے استدلال کیا ہے (۱) اور اس واقعہ سے بھی کہ بادشاہ مصر نے

⁽r) حوالة سابق ١١١/٣

⁽۳) رد المحتار ۱۱۸۳

⁽۲) بخاری مع الفتح ۲۲/۵

⁽۱) درمختار ۲۱/۳

⁽۳) درمختار و ردالمحتار ۱۱/۳۱۱مالمغنی ۱۱/۵۱۱

⁽۵) بخاری و فتح الباری ۵/۷ ۵-۲۵۵

⁽٤) حوالة سابق

حضرت ابراہیم الطفا کو بدینة حضرت باجرة کی پیشکش کی تھی جے آب الطفيلان قبول فرمايا (١)مشركين كے تحالف قبول كرنے كى اور بھی روایات موجود ہیں — البتہ ابوداؤد اور ترمذی کی اس روایت ہے شبہ بیدا ہوتا ہے، کہ ایک مشرک نے تحفۃ اونٹنی پیش کی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیاتم مسلمان ہو چکے ہو؟اس نے نفی میں جواب دیا ، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مشرکین کے عطیات ہے منع کیا گیا ہے ، (۲) اہل علم نے ان تضادات کو دور كرنے كے لئے مخلف توجيهات كى ہيں، (٣) كيكن خيال ہوتا ہے، کہ آپ ﷺ کا تخذ قبول کرنا اور نہ کرنا دعوتی اور تبلیغی مصلحت ہے متعلق تھا،جن لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ پی خیال فرماتے کہ ان کا ہدر بی قبول کر لینے کی وجہ سے اسلام کے تیس ان کی موانست بڑھے گی ،ان کا تھنہ آپ ﷺ قبول فرما لیتے ،اور جن کے بارے میں اندازہ ہوتا کہ تھنہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے ان کی محبت اس بات يرمجور كردے كى كەاسلام قبول كرے ، كيونكه بعض اوقات تعبيه وتو بخ بي زياده اثر انداز ہوتی ہے، تو ان كامدىيەر دفر ما ديت، ویے فی نفسہ آپ ﷺ غیرمسلموں کے تحا نُف کو جائز سمجھتے تھے، اگرناجائز سجھتے تو کسی بھی صورت میں ان کا تحفہ قبول نہیں فرماتے۔

اگر ہدیددینے والے کے پاس مال حرام ہو؟

اگر تحفہ دینے والے کی آمدنی حرام ہو، یااس میں حرام کی آمیزش ہوتو الی صورت میں تحفہ قبول کرنے کی بابت حسب ذیل تفصیل ہے:

ا) ﴿ اگر پوراذر لیدآید نی بی حرام ہوتوا یے فخص کا تھنہ قبول گرنا جائز نہیں۔

اگراس کی آمدنی کا غلب حصد حرام ہواوراس بات کی وضاً حت ندہوکہ ہدیہ میں جو مال دیا جار ہاہے وہ حرام ہے یا حلال ،
 تواس کا قبول کرنا جائز نہیں۔

۳) اگرالیا شخص اس وضاحت کے ساتھ ہدیہ دے کہ میں یہ ہدیہ وال کرنے میں سے دے رہا ہوں تو الیا ہدیہ قبول کرنے کی گنجائش ہے۔

۴) اگر کسی کی آمدنی کا غالب حصد حلال ہواور ہدیہ کے بارے میں بیدوضاحت نہ ہو کہ بید مال حلال سے ہے یا حرام ہے؟ توالیشے خض کا ہدیہ قبول کرنے کی گنجائش ہے۔

۵) اگرایشخف کے ہدیہ کے بارے میں معلوم ہوجائے کہ بیرمال حرام سے ہے، تواس ہدید کا قبول کرنا جائز نہیں۔(۴)

17.

ہرہ کے معنی بلی کے ہیں، اکثر فقہاء کے زویک بلی پاک ہے،
اس لئے اس کا جھوٹا بھی پاک ہے، بلی کے جھوٹے سے وضو بھی کیا
جاسکتا ہے، اور اسے پیا بھی جاسکتا ہے، (۵) البت اگر بلی نے کوئی
ناپاک چیز کھائی ہواور بلا تاخیر پانی پیا ہو، تو بعض فقہاء حنابلہ کے
نزد یک اس خاص صورت میں پانی ناپاک ہو جائے گا، (۱) فقہاء
حفیہ میں امام ابو یوسف ؓ کے نزد یک بھی بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک
ہے، اور وہ

ہے اگراس نے کوئی ناپاک چیز کھائی جیسے چوہا کھایا،اور پھرفورا پانی پیا،تو پانی ناپاک ہوجائے گا،اگر کسی قدر تھہر کر پیاتو ناپاک نہیں ہوگا۔

⁽٢) حوالة سابق

⁽٣) ويح هنديه ٢٣٢-٣٣٦، ابواب الهدايا والضيافات

⁽٢) المغنى ١/٠٠

⁽۱) بخاري مع الفتع ۲۵۲/۵

⁽٣) ويمح فتع الباري ٢٢٥٥

⁽٥) الافصاح لابن هبيره ار١٥٠ ،المغنى اره ٤٠ (بحقيق وكورتر كى وغيره)

⁽⁴⁾ بدائع الصنائع ١٠٠٣ (محقق نسخه)

اگرسوائے بلی کے جھوٹے یانی کے کوئی اور یانی موجود نه ہو، تواس یانی میں کوئی کراہت نہیں، نہ یعنے میں کراہت ہے، اور نه وضوء کرنے میں ، اگراس کے علاوہ دوسرایانی بھی موجود ہوتواس کا استعال وضوء، پینے یا پکانے میں مکروہ ہے،البتہ اس کی کراہت تنزیمی ہے، یعنی معمولی درجہ کی کراہت ہے۔

🖈 بلی کسی انسان کے ہاتھ کو چاٹ لے، تو دھوئے بغیر نماز یر هنا مکروہ ہے۔

الله کھانے کی چیز میں سے کھالے تو محتاج و ضرورت مند كے لئے تواس كے كھالينے ميں كوئي قباحت نہيں، كيكن جومح نہ موء اس کے لئے اس کا جھوٹا کھانا پیٹا مکروہ ہے۔(۱)

حفیہ کے نزویک اس کے مروہ ہونے کی وجدبیہ ہے کدرسول الله على فرمايا: كت كمنه ذالنے سے برتن تين دفعه دھويا جائے، اور بلی کے منہ ڈالنے سے ایک دفعہ (۲) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بلی ایسے جانوروں میں ہے جوتم پر آمدو رفت كرتى ب،اس لئے ناياكنيس،انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم والطوافات . (٣) ال مديث ــاس امر کا اشارہ ملتا ہے کہ بلی کے جھوٹے کوتو اصل میں نایاک ہونا چاہے تھا ، البتہ دشواری کی وجہ سے شریعت میں اسے نایاک قرار نہیں دیا گیا، تو کم سے کم کراہت تو ہونی ہی جا ہے ،ای لئے امام ابوصنیفی کے نز دیک جنگلی بلی جو عام طور برآبادی میں نہیں رہتی ،اور یالتونہیں ہوتی ،اس کا جھوٹا بہ کشرت آمد ورفت کی علت کے نہ یائے جانے کی وجہ سے نایاک ہے ، الهرة البرية سورها نجس لفقد علة الطواف فيها (٣)

چونکہ بلی پاک ہے،اس لئے اگر شرع طریقہ پراسے ذیح کیا جائے یا اس کے چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو اس کا چمڑا ياك بوگا ، (۵) جو حكم جمو في كاب وبى حكم ليينے اور آ نكھ سے لكنے والی رطوبت نیزلعاب کا بھی ہے،اس لئے بلی ہے متعلق یہ چزیں بھی مکروہ ہوں گی ۔(۱)

(بہت بوڑھا)

ہرم (''ن'اور''ر' پرزبر) کے معنی انتہائی بڑھانے کے ہیں، ای سے ہرم ("" پرز براور" ر" پرزیر) کالفظ ماخوذ ہے، جس کے معنی بہت بوڑ ھے کے ہیں - جولوگ کسی عذر سے دو جار ہوں ، ان کے لئے احکام شریعت میں خصوصی رعایتیں رکھی گئ ہیں ، چنانچہ بوڑ ھےضعیف مخف کیلئے بھی اس کی مجبوری کے لحاظ سے احکام میں ہولتیں ہیں، کثرت عمر کی وجہ سے بار بار ناقض وضوء پیش آتا ہو، یانی کے استعال پر قادر نہ ہو، نماز کھڑے ہو کریا بیٹھ کر یڑھنے کی طاقت نہ ہو،روزہ رکھنے کی قدرت سے محروم ہو، حج کے لئے سفرنہ کرسکتا ہو،ان تمام صورتوں ہے متعلق احکام اپنی اپنی جگہ مذکور ہو چکے ہیں ،انھیں متعلق مقامات پردیکھا جا سکتا ہے۔

ابزل

1

"بزل" معنى بنى كى مى مى كى بات كهنے كے بيں، بزلكى اصطلاحى تعريف يدكركسى لفظ كوبول كرنداس كامعنى حقيقي مرادلياجائ اورندمان كمقابله من جد" (جرزي كالفظ بـ(2)

جن أمور میں مزاح بھی ارادہ کے علم میں ہے رسول الله على في ارشاد فرمايا كمتين چيزي الي بي كدان

(۵) الهداية ١٠٠١

⁽۱) ملخص از: مراقى الفلاح و حاشية الطحطاوي ١٥، بدائع الصنائع ١٠٥٠-٢٠٥٠

⁽٣) ابوداؤد ، باب سؤر الهرة (٢) ترمذي ، باب ماجاء في سؤر الكلب ، مديث مبر ١٩

⁽٣) طحطاوي ١٨

⁽⁴⁾ رد المحتار ۲۳۲۳

کاارادہ بھی ارادہ ہے، اوراس بات کوہنی کھیل میں کہنا بھی ارادہ ہی کارادہ ہی کارادہ ہی کار ، طلاق اور رجعت (۱) یعنی کوئی شخص ازراہ خداق نکاح کا ایجاب وقبول کرلے یا اپنی ہوی کوطلاق دیدے یا جس ہوی کوطلاق رجعی دے چکا ہے اس کولوٹا لے تو نکاح ہوجائے گا، طلاق واقع ہوجائے گی اور رجعت درست قرار پائی گی ، نکاح اور طلاق کے باب میں تو یہ مسئلہ متفق علیہ ہے (۲) حفیہ ، شوافع اور حنابلہ کے نزد یک ہزل کے ساتھ کی گئی رجعت بھی معتبر ہے اور وہ عورت اس کیلئے حلال ہے، (۲) کین حفرات مالکیہ کے نزد یک از راہ ہول کے افغاظ کہنے سے صرف رجعت کے ظاہری راہ جہنل رجعت کے الفاظ کہنے سے صرف رجعت کے ظاہری ادکام ہی مرتب ہول گے اور قاضی نفقہ مرد پر واجب قرار دے گا، زوجیت کے باطنی احکام مرتب نہ ہوں گے ، یعنی مرد وعورت کے نے ایک دوسرے سے مقاربت درست نہیں ہوگی جب تک کہ مرد شخیدہ طور پر رجعت نہیں کر لے۔ (۲)

بعض روا پیوں میں نکات وطلاق کے ساتھ رجعت کی بجائے ''عتق'' کالفظ آیا ہے، (۵ یعنی اگر کوئی شخص از راہِ بزل بھی اپنے غلام یا باندی کو کہد دے کہ وہ آزاد ہے، تو وہ آزاد ہو جائے گا یہی حضرات فقہاء کی رائے ہے۔ (1)

ہلال

ہلال تہلی تاریخ سے لے کرسات تاریخ تک اور چھبیں و ستاکیس تاریخ کے چاندکو کہتے ہیں، باقی پورے مہینے کے چاندکو'' قمز'' کہاجا تاہے،('۔)خوب روثن اور گھر پور چاندے گئے'' بدر'' کا

لفظ ہے (۸) چونکہ عام طور پر چودہویں کے شب میں جانداپی روشنی کے اعتبار سے مکمل جم کا نظر آتا ہے، اس لئے چودہویں کے جاند کو بدر کہاجاتا ہے۔

حإندد كيضن كاحكم

حنفیہ نے صراحت کی ہے، کہ انتیس شعبان کوچا ندد کھناواجب ہے، (۹) کیونکہ حضرت ابو ہریرہ ہے ہے۔ اس کروی ہے کہ آپ کھنا نے ارشاد فر مایا کہ رمضان کے لئے شعبان کے چا ندکا اہتمام کرو، احصوا ہدل شعبان کے لئے شعبان کے چا ندکا اہتمام کرو، احصوا ہدل شعبان لر مضان، (۱۰) یوں بھی اس کا واجب ہونا ظاہر ہے؛ کیونکہ جو چیز کی واجب کا سبب ہووہ خود بھی واجب کے درجہ میں ہوتی ہے، البتہ چونکہ بعض افراد کا چا ندد کھنا دوسر کے درجہ میں ہوتی ہے، البتہ چونکہ بعض افراد کا چا ندد کھنا دوسر کے لوگوں کے دوزہ رکھنے کے لئے کافی ہوجا تا ہے، اس لئے بیواجب علی الکفا ہے ہے، ہر ہرفرد پر شخصی وجوب نہیں سے علامہ ابن قدامہ نے اس کومتحب لکھا ہے، (۱۱) بظاہراس ہے'' استجاب علی العین' مراد ہے، یعنی ہرمخص کیلئے شخصی طور پر چا ندد کھنا مستحب ہے، اور اجتماعی حیثیت ہے واجب ۔

جن مبینوں سے اسلامی عبادت متعلق ہے جیسے رمضان ، شوال اور عیدالاضی ،ان کے لئے تو جاند دیکھناوا جب علی الکفالیہ ہے اور جن مبینوں سے گوئی نفل عبادت متعلق ہو جیسے شعبان ، (پندرہ شعبان کاروزہ) محرم ، (پیم عاشوراء کاروزہ) تو ان کا جاند کیکھنا بھی مسنون ہوگا، کیونکہ آتی کے ذریعہ ان سنتوں کو انجام دیا جا سکتا ہے ، پس چونکہ ہم ماہ جس ایا م بیض (تیرہ ، چودہ ، پندرہ ہلالی تاریخ) میں

⁽١) ابوداؤد ، ترمذي ، ابن ماجه عن ابي هريره ، الجامع الصغير مع الفيض ٣٠٠٠"

⁽۲) ويخت رد المحتار ۲۳۳۲ بدائه الصنائه ۱۰۰۲

 ⁽۳) الشرح الصغير و حاشيه صاوى ۲۰۲/۲

⁽١) الدر مع الرد ١٩٤٥م، الدر مع الرد ١٩٤٥م

⁽٨) حوالة سابق ٢٣٣

⁽۱۰) ترمذی ا۱۳۸۱

⁽r) فيص الفير للساوي r.. r

⁽١) الجاب الصعير مع الفيض ٣١١٠٣ بحواله طبراني

⁽⁴⁾ القاموس المحيط ١٢٨١٠

⁽٩) فنه القدير ١٠٠٠

⁽۱۱) المغنى ۳۰۰

روزہ کی خصوصی اہمیت اوراس کا باعث ثواب ہونا ثابت ہے،اس لئے درحقیقت تمام ہی مہینوں کا جاندد کھنائی الجملہ مسنون یا کم سے کم مستحب ہونا جا ہے۔

جا ندد كيضے كى دعا

رسول الله بیش کا معمول تقا کہ جب بھی کوئی الی بات پیش آئی جولوگوں کو متوجہ کرنے والی ہو، تو آپ بیش اس موقعہ کواللہ کے فرکر سے جوڑ دیتے تا کہ بیان کے لئے تذکیر کا باعث ہوجائے، چنانچے حضرت عبداللہ ابن عمر بی سے مروی ہے، کہ آپ بیش جب جائد دیکھتے تو بید عامیز ھتے ۔

الله اكبر! الله م اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلامة والاسلام والتوفيق لما تحب و ترصى ربى و ربك الله. (١) الله أبر! إلى الله! بم براس عاندكوامن وايمان اليمان وايمان الرسائن واسلام، نيز اس چيز كي توفيق كرماته طوئ فرمات بين ، اور جس طوئ فرمات بين ، اور جس شرا يوردگارالقد به يا يوردگارالقد به ميرا اور تيماني وردگارالقد به يا يوردگارالقد به ميرا اور تيماني وردگارالقد به در استان وردگارالقد به در استان و تيماني و تيمان

ز مانہ جابلیت میں لوگ نے چاند کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے ، اس کئے حضیہ نے لکھا ہے کہ چاند دیکھتے وقت اس کی طرف اشارہ کرنا مکرود ہے ، (۲) اور شامی نے لکھا ہے ، کہ بیہ کراہت تنزیبی ہے۔ (۲)

چاندد کیھنے سے روز ہ وعیدوغیرہ کاتعلق

اسلام كا مزاج يه بكاس في عبادات كواكي علامتول

سے متعلق رکھا ہے، جن کا دریافت کرنا آسان اور ہمل ہو، ای لئے نماز کے اوقات، صبح کے طلوع ہونے ، سورج کے ڈو بنے ڈھلنے، سائے کے بڑے یا چھوٹے ہونے سے متعلق رکھے گئے کہ پڑھا کھا آدمی ہویا جابل، شہر کی رونقوں میں بستا ہو، یا ویرانوں میں آباد ہو، اور امیر ہویا غریب، ہرایک کے لئے ان علامتوں کا ادراک اور اوقات نماز ہے آگئی دشوار نہیں ، ای طرح شریعت نے رمضان ، عید الفطر ، عید الاضحی اور ایام حج کو چاند دیکھنے سے متعلق رکھا ہے، چنا نچہ آپ کھی نے ارشا دفر مایا کہ جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو، چاند و کھے تا نہ ورزہ رکھو، چاند و کھے جائے تو روزہ رکھو، چاند و کھے جائے تو روزہ رکھو، چاند و کھے رہی عید الفطر کرواور آگر بدلی چھا جائے تو تو روزہ رکھو، چاند و کھے رہی عید الفطر کرواور آگر بدلی چھا جائے تو تمیں (۳۰) دن یور ہے کرو۔ (۲۰)

اس لئے جہور فقہاء کے نزدیک چاند کے مسلد میں فلکیاتی حاب اور ملم نجوم کا اعتبار نہیں ، حنفیہ ، مالکیہ اور حنابلہ کے یہاں بیہ مسئد قریب قریب منفق علیہ ہے ، (۵) البتہ شوافع کے یہاں ایک قول کے مطابق اگر مطلع ابر آلود ہوتو علم فلکیات کی روسے چاند کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے ، لیکن خود حضرات شوافع کے نزدیک بھی قول سے مطابق اس کا اعتبار نہیں ، (۲) — آج کل فلکیات کا فن زیادہ ترقی کر گیا ہے اور افتی پر کب چاند کی پیدائش ہوگی اور اپنی عمر کے لحاظ سے غروب آفتاب کے وقت وہ دیکھے جانے کے لائق رہے گایا نہیں ؟ اس سلسلہ میں بہت حد تک شجع پیشین گوئی کی طابعت و ماصل کر چکا ہے ، لبذا فی زمانہ اس محد مدتک شجع پیشین گوئی کی صابحت و ماصل کر چکا ہے ، لبذا فی زمانہ اس محد اس قدر مدد لی جاسکتی ہے کہ ماہرین فلکیا ہے ، لبذا فی زمانہ اس میں اس دن کا فیصلہ نہ کیا جائے ۔ جاسکتی ہے کہ ماہرین فلکیا ہے ۔ ببذا فی زمانہ اس دن کا فیصلہ نہ کیا جائے ۔

رویت ہلال کا شہوت رویت ہلال کے سلسلہ میں چندیا تیں قابل ذکر ہیں:

⁽۲) دربختار ۱۰۵۴

⁽٣) اللولؤ و المرجان ٣/٢

⁽۲) و کیت شرع مهذب ۲۸۰/۱

⁽۱) المعنى ١٠٠

⁽٣) زدالنصار ٠ -٥

⁽٥) صحصاوي مع سرافي الفلاء ٢٥١. الشرح الصعير ١٨٥/١

اول رمضان اورعیدالفطر وغیرہ کے لئے رویت ہلال ثابت ہونے کا نصاب، دوسرے اختلاف مطلع کا اعتبار ہے یانہیں؟ رویت ہلال کیوں کر ثابت ہوگا؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے نقاط نظر میں خاصاا ختلاف ہے۔

حنفيه كانقطهُ نظر

حفیہ کی رائے سے کہ:

ا) اگرمطلع صاف ہو، ابر وغیرہ کی وجہ سے ڈھکا ہوانہ ہو،

تو ایک بڑے مجمع کا چاند و کیھنے کی شہادت دینا ضروری ہے،

رمضان کا چاند ہویا عید کایا گئی اور ماہ کا، بڑے مجمع سے کیا مراد ہے؟

خوداس میں بھی مشائخ حنفیہ کی رائے خاصی مختلف ہے، دو چارآ دمی

سے لے کرایک ہزار تک کا ذکر فقہاء نے کیا ہے، لیکن دراصل سے
مسئلہ بھی احوال زمانہ سے متعلق ہے، اسی لئے طحطاوی اور حسکفی
وغیرہ نے اس کواما ماور قاضی کی رائے پر موقوف رکھا ہے، امام ابو

منیفہ ہے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ دوآ دمیوں کی خبر بھی اس
صورت میں چاند کے جوت کے لئے کافی ہے اور علامہ ابن نجیم
مصری نے اپنے زمانہ میں لوگوں کی ستی اور تغافل کود کیھتے ہوئے
مصری نے اپنے زمانہ میں لوگوں کی ستی اور تغافل کود کیھتے ہوئے
اس قول پر فتو کی دیا ہے، (۱) — غرض اسے لوگوں کی طرف سے
خواند د کیھنے کی اطلاع آ جائے کہ اس خبر کے سیحے ہونے کا غالب
گمان ہو جائے ، اس طرح مطلع صاف ہونے کی صورت میں
رویت ہلال ثابت ہوگا۔

۲) اگر مطلع ابرآ دلود ہوتو رمضان کے جاند کے لئے ایک معتبرآ دمی کی گواہی کافی ہوگی ،معتبر (عادل) سے ایسا شخص مراد ہے جس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں ،اسی طرح ایسا شخص جس کا عادل یا فاسق ہونا معلوم نہ ہو، جس کو اصطلاح میں '' مستور'' کہا

جاتا ہے، قریب البلوغ کی شہادت بھی کافی نہیں ، اگر ایسے مخص نے خود چاند ند دیکھا ہو، لیکن وہ کسی دوسرے معتبر آ دمی کے بارے میں شہادت دے کہ اس نے اس کے سامنے چاند دیکھنے کا اقرار کیا ہے، توالی خربھی معتبر ہوگی۔(۲)

چاندد کھنے والے پریہ بھی لازم ہے کہ وہ قاضی اور ذمہ دارکو چاند و کھنے کی اطلاع صبح ہونے سے پہلے پہلے دیدے تا کہ وہ بر وقت فیصلہ کر سکے بلکہ پردہ نشین خوا تین اپنے ولی کی اجازت کے بغیر بھی اس کی شہادت دے کتی ہیں ؛ کیونکہ یہ فرض عین ہے۔ (۳) بغیر بھی اس کی شہادت دے کتی ہیں ؛ کیونکہ یہ فرض عین ہے۔ (۳) مثوال ، ذوالحجہ وغیرہ میں نصاب شہادت ضروری ہے یعنی دوآزاد، عاقل و بالغ مسلمان مردیا آیک مردیا دوعورتیں چاند دیکھنے کی شہادت دیں ، شہادت گواہی کے لفظ سے دی جائے ، اصل میں تو چاند کا فیصلہ قاضی یا اس کے قائم مقام رویت ہلال کمیٹی موجود نہ ہو چاہے ، لیکن آگر وہاں قاضی شریعت یارویت ہلال کمیٹی موجود نہ ہو تو عام لوگ بھی اس کی اطلاع پرعید کر سکتے ہیں۔ (۳)

ہ) اُصول شرعیہ کے مطابق جب رمضان کے چاند کی رویت ثابت ہوجائے اور انتیس تاریخ کوچا ندنظر نہیں آئے تو تئیں روزے پورے کئے جائیں گے، کیونکہ آپ کی نے یہ اُصول متعین فرما دیا کہ مہینہ انتیس یا تمیں دن کا ہوگا — سوال یہ ہے کہ اگر دوآ دمیوں کی شہادت کی وجہ سے رمضان المبارک کے چاند کا فیصلہ کیا گیا، رمضان کی تمیں تاریخ کومطلع بالکل صاف تھا، اس کے باوجود چاند نظر نہیں آیا تو کیا تمیں دن پورے ہوجانے کی وجہ سے اگلا دن عید الفطر کا ہوگا ؟ بعض مشائخ کی رائے ہے کہ اسکلے دن روزہ رکھا جائے گا، کیونکہ مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظرنہ روزہ رکھا جائے گا، کیونکہ مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظرنہ

⁽r) مراقى الفلاح وطحطاوى ٢٥٨

⁽٣) مراقى الفلاح ٣٥٩

⁽۱) د کھے:طحطاوی ۲۵۹،رد المحتار ۹۳-۹۳

⁽٣) مراقى الفلاح ٣٥٨

آنااس بات کی دلیل ہے کہ رمضان کا فیصلہ غلط شہادت پر بنی تھا،
لیکن اکثر مشاکّے کے نزد یک الی صورت میں اگلادن عید کا ہوگا اور
اک پر فتو کی ہے ، کیونکہ جب رمضان کے چاند کی شرعی شہادت موجود ہے تو یہ چاند د کھنے کے درجہ میں ہے، لہذا تمیں دن گذر نے کے بعد ماہِ رمضان کوئتم تصور کیا جائے گا۔(۱)

۵) دن کے وقت نظر آنے والے چاند کا اعتبار نہیں ، چاہے زوال سے پہلے دیکھا ہویا اس کے بعد، بعض حضرات کا خیال ہے زوال سے پہلے نظر آنے والا چاند گذشتہ دن کا چاند متصور ہوگا۔

مالكيه كى رائے

مالکیہ کے زویک رویت ہلال کے ثبوت کی تین صورتیں ہیں۔(۱)

ا) اول یہ کہ الی جماعت رویت کی اطلاع دے کہ بطاہران سب کا جھوٹ پراتفاق ممکن نہ ہو، یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ خبر دینے والے عادل مرداور آزاد ہوں ، الی خبر سے رمضان کے چاند کی رویت بھی ثابت ہوگی اور عیدالفطر وغیرہ کی بھی۔

۲) دوعادل مردوں کی گواہی ہے، چاہے مطلع صاف ہو
یا ابرآ لود، اور رمضان کا چاند ہو یا عید کا — البتہ الی صورت میں
اگر رمضان کے تیس ویں دن مطلع صاف ہواور چاند نظر نہیں آئے تو
اکتیس ویں دن بھی روزہ رکھنا ہوگا اور رمضان کی شہادت کو جھوٹی
شہادت تصور کیا جائے گا۔

۳) ایک عادل مرد چاندگی شهادت دے ، ایسی شهادت خوداس کے حق میں اوران لوگول کے حق میں معتبر ہوگی جن کو چاند و یکھنے کا اہتمام کرتے ہوں ان

کے حق میں بیشہادت کافی نہیں اور نہ قاضی ایسی شہادت کی بناء پر دویت ہلال کا فیصلہ کرے گا، بیتھم رمضان کے جاند کا ہے، ہاں اگر کو کی قاضی ایک شخصا کی اطلاع کورویت ہلال کے لئے کافی سمجھتا ہو، اور اس بنیاد پر اس نے رمضان ہونے کا فیصلہ کر دیا ہو، تو مالکیہ کے نزدیک شیح تر قول کے مطابق اس کا فیصلہ تمام مسلمانوں کے کے نزدیک شیح تر قول کے مطابق اس کا فیصلہ تمام مسلمانوں کے لئے لازم العمل ہوگا (۲) — اس وضاحت سے بیہ بات ظاہر ہے کہ جس مقام پر چاند دیکھنے کا اہتمام نہ کیا جاتا ہو، وہاں ایک شخص کی خربھی معتبر ہوگا۔ (۲)

۳) البتہ تنہا ایک شخص کی شہادت عید الفطر کے سلسلہ میں خود اس کے حق میں بھی معتبر نہیں ، یعنی اس کے لئے خود بھی روزہ افطار کرنا درست نہیں۔(۵)

شوافع كامسلك

شوافع کے زدیکہ مطلع ابر آلود ہو یاصاف، ایک عادل مرد
کی شہادت ہوجائے گی ،عید
کی شہادت سے دمضان کے چاندگی رویت ٹابت ہوجائے گی ،عید
کی رویت کے لئے دو عادل مردوں کی گواہی ضروری ہے ،عورت
کی گواہی اس باب میں معتر نہیں ، ایسے لوگ جو مستور الحال ہوں ،
لیعنی ان کا عادل یا فاسق ہونا معلوم نہیں ، وہ بھی عادل ہی کے حکم
میں ہوں گے ، اگر ایک شخص کی شہادت سے رمضان کی رویت
ٹابت ہوئی ،لیکن تمیں تاریخ کو مطلع صاف ہونے کی باجود چاند نظر
نہیں آیا تو گوشوافع کے یہاں اس بارے میں اختلاف ہے کہ
اکتیں ویں تاریخ کوعید الفطر کی جائے یا نہیں ؟ لیکن تول شیح یہی
ہے کہ اس دن عید الفطر ہوگی ، کیونکہ رمضان کا فیصلہ دلیل شرعی کی
بنیاد پر ہوا ہے اور ہم ای کے مکلف ہیں ۔ (۱)

⁽٣) الثمر الداني ٢٩٣

⁽١) شرح مهذب ٢/٩٤- ٢٥٥

⁽٣) الشرح الصغير ١٨٣- ٢٨٣، مختصر خليل ١٧

⁽۵) الشرح الصغير ١٨٢/١

حنابله كانقطه نظر

حنابلہ کے نزدیک ایک عادل مرد کی شہادت رمضان کی رویت ثابت ہونے کے لئے کافی ہے، مطلع ابر آلود ہو یا صاف، رویت ہلال کے ثبوت میں عورت کی شہادت معتبر ہے یا نہیں؟ اس سلمہ میں حنابلہ ہے دونوں طرح کے اقول منقول ہیں، اگر اس کی شہادت رد کر دی جائے جب بھی اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔ شوال وغیرہ میں رویت ہلال کے ثبوت کے لئے دو عادل مردول کی شہادت ضروری ہے، البت اگر کوئی شخص عید کا جاند دیکھنے کا دعوی کرے، لیکن تنہا اس نے دیکھا ہوتو اس کے لئے اس دن کا دعوی کرے، لیکن تنہا اس نے دیکھا ہوتو اس کے لئے اس دن روزہ افطار کرنا جائز نہیں، اگر دوشخص کی گواہی کی بنیاد پر رمضان کے جاند کا فیصلہ ہوا اور اس کا ظرے تیں تاریخ کو باوجود مطلع صاف ہونے کے جاند کا فیصلہ ہوا تھا، تو ایک صورت میں اکتیں ویں دن عید افطر ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلہ میں امام احد سے دونوں طرح کے افوال منقول ہیں اور ابن قدامہ نے ان دونوں میں سے کی کوتر جیح اقوال منقول ہیں اور ابن قدامہ نے ان دونوں میں سے کی کوتر جیح

كيااختلاف مطالع معترب؟

رویت ہلال ہے متعلق ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ اس میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہے، یانہیں؟ لعنی اگر ایک شہر میں چاند و یکھا گیا اور دوسرا شہراس ہے بہت دوری پر واقع ہے، تو کیا ایک جگہ کی رویت اس کے علاوہ دوسری جگہ کے لئے کافی ہوجائے گی؟

— اس سلسلہ میں اختلاف ہے، اکثر فقہاء کے نزدیک اختلاف

مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ، دنیا میں کہیں بھی ایک جگہ رویت ہوجائے تو پوری دنیا میں اس کے مطابق عمل کیا جائے گا ، حنفیہ کے نز دیک یہی قول صحیح ہے جس پر فتوی ہے ، چنا نچیش نبلائی نے لکھا ہے ، کداگر اس کی وجہ سے بعض جگہ تمیں روزے رکھنے پڑے اور بعض جگہ انتیس ، تو انتیس ، تو انتیس روزہ رکھنے والوں کو ایک روزہ کی قضاء کرنی ہوگی ، انتیس ، تو انتیس روزہ رکھنے والوں کو ایک روزہ کی قضاء کرنی ہوگی ، یہی رائے مالکیہ کی ہے ، (۲) اور یہی نقطہ نظر حنا بلہ کا ہے ، (۲) فقہاء شوافع میں بھی صیمری کی بہی رائے ہے ، اور قاضی ابوطیب اور داری وغیرہ متعدد فقہاء شوافع نے اس قول کورائح قرار دیا ہے ۔ (۴)

حنفیہ میں صاحب تجریداور بعض دوسر ہمشائ نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے، مطحطا وی نے ای کواشبہ قرار دیا ہے، (۵) علامہ زیلعی بھی اس کے مؤید ہیں، (۱) شوافع کے یہاں سیح قول یہی ہے، ابواسحاق شیرازی ، علامہ رافعی ، امام نووی اور اکثر مشائخ شافعیہ نے ای کوتر ہیج دیا ہے، ۱۔) ان حضرات کی دیس کریٹ کی روایت ہے کہشام میں جعہ کو چاند و یجھ کیا اور لوگ ای دن ہے روزہ رہے ، مدینہ میں شغبہ کے دن چاند فظر آیا اور اس کھاظ ہوگ روزہ عباس مقطعہ کو اس کی اطلاع کی تو آپ سی شام کے اور حضرت عبداللہ ان میاس مقطعہ کو اس کی اطلاع کی تو آپ سی شام کے اور حضرت عبداللہ ان اس کی نظیراوقات نماز کا مسکلہ ہے، اگر ایک جگہ نماز کا وقت ہوگیا ہو اور دوسری جگہ نیس ہوا، تو دوسری جگہ نماز کا وقت ہوگیا ہو اور دوسری جگہ نیس ہوا، تو دوسری جگہ نماز کا وقت ہوگیا ہو اور دوسری جگہ نظر نہیں ہوا، تو دوسری جگہ نظر نہیں آیا وہ ہاں روز ہے شروع نہ ہونے چاہئیں سے کہ بھی تو اس کی تو آپ میں دونوں سے قریب تر ہے۔ جہاں نظر نہیں آیا وہ ہاں روز ہے شروع نہ ہونے چاہئیں سے کہ یہی تو اس ہونے کے بھی تو اس سے تر ہوئی سے کہ یہی تو اس سے تیں کہ یہی تو اس سے تر ہوئی سے کہ یہی تو اس سے تر ہوئی سے تو یہ کہی تو اس سے تر ہوئی سے کہ یہی تو اس سے تر ہوئی سے تو یہ کہ یہی تو اس سے تو یہ کہی تو اس سے تو یہ کہی تو اس سے تو یہ کہ یہی تو اس سے تو یہ کہی تو اس سے تو یہ کہی تو اس سے تو یہ کو یہ کو یہ تو ہوئی سے تو یہ کہی تو اس سے تو یہ کو سے تو یہ کو یہ تو ہوئی سے تو یہ کو یہ تو ہوئی سے تو یہ کہی تو اس سے تو یہ کو یہ کو یہ کو یہ تو یہ کو ی

⁽١) الشرء الصعبي ١١٠٠ .

⁽۴) شرح بهدر ۲ ۲ ۲

⁽۲) درمختار و ژرانیختار ۹۰۳

⁽٨) ترمذي شريف ۱۱ الماروداق سريف ١٩١٩ مسلم شريف ١٨٣٨

⁽۱) المغنى ۱۹۸۳-۲۹

⁽٣) المغنى ٣/٥

⁽۵) مراقى الفلاح وطحطاوي ۲۵۹

⁽۷) شرح مهذب ۲/۲۲

جولوگ اختلاف مطالع کا عقبار کرتے ہیں، ان کے درمیان پھراس سلسلہ میں اختلاف ہے، کہ ایک جگہ کی رویت کن حدود تک معتبر ہوگی ؟ اس سلسلہ میں ایک قول ہی ہے کہ مسافت سفر کا اعتبار ہوگا ، جس جگہ رویت ہوئی ہے وہاں سے مسافت سفر کے بقدر دوری پرواقع شہر کے لئے رویت معتبر نہ ہوگی ، اگر خوداس شہر میں رویت نہ پائی گئی ہو، امام الحرمین ، امام غزائی اور علامہ بغوی وغیرہ نے ای کو اختیار کیا ہے، لیکن امام نووی نے اس کوقو اعد شریعت سے نا آئی قرار دیا ہے۔

دوسری رائے وہ ہے جے مشائخ عراق وغیرہ نے اختیار کیا ہے کہ ایسی دوجگہوں میں ہے ایک جگہ کی رویت دوسرے کے حق میں معترنہیں، جن کے مطلع الگ الگ ہوں، اور اس کی تعیین ظاہر ہے کہ ماہر فلکیات ہے ہوگی، امام نووگ نے ای کوتر جیج دیا ہے، (۱) اور یہی بات قرین عقل و نقل ہے، اور فی زمانہ ای پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

مندوستان میں رویت ہلال کا فیصلہ کون کرے؟

رویت ہلال کے ذیل میں بار بار قاضی یا امیر کے فیصلہ کرنے کا ذکر آیا ہے، ہندوستان یااس جیسے ممالک جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں، وہاں رویت ہلال کا فیصلہ کرنے کی تین صور تیں ہیں :

ا) اول بهر که مسلمان بطورخود کسی مسلمان امیر کا انتخاب کریں یا با ہمی رضامندی ہے قاضی مقرر کرلیں اور وہ رویت ہلال اور مسلمانوں کے اجتماعی شرعی مسائل کا فیصلہ کرنے، فتح القدیر، بحر، شامی وغیرہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ (۱)

۲) ایبانه موسکے تو اجتاعی طور پر رویت ہلال کمیٹی بنائی

جائے جس میں علماء فقہ و ارباب افتاء بھی ضرور ہوں اور وہی رویت ہلال کا فیصلہ کریں۔

۳) ديبات وغيره جهال الي كميثول كالبحى بنايا جاناممكن نه هوتو و بهال موجود علماء خود فيصله كرين ، بقول مولانا عبد الحج لكهنوي " (۱۳)
 "العالم الثقة في بلدة لاحاكم فيها قائم مقامه " (۳)

تح ري اطلاع

تحریر کے ذریعہ کی بات کی خبر واطلاع میں دوبا تیں اہم ہیں،
ایک بید کہ ایک تحریر اور دوسری تحریر کے درمیان غیر معمولی مما ثلت
ہوتی ہے اور جن لوگوں کوفئی مہارت حاصل ہووہ نہایت آسانی اور
چا بلد تن کے ساتھ دوسروں کے خطکی نقل کر لیتے ہیں، فقہاء ای کو
اپنی زبان میں 'المنحط یشبہ المخط '' سے تعبیر کرتے ہیں، اور
مجر د تحریر کو کئی بات کے ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں جھتے ۔۔
دوسری طرف انسانی زندگی میں اس کے مواقع بکثرت آتے ہیں
کہ آدمی کی بات کی اطلاع دینے خود حاضر نہیں ہوسکتا اور قاصد
کہ آدمی کی بات کی اطلاع دینے خود حاضر نہیں ہوسکتا اور قاصد
کہ آدمی کی بات کی اطلاع دینے خود حاضر نہیں ہوسکتا اور قاصد
کہ آدمی کی بات کی اطلاع دینے خود حاضر نہیں ہوسکتا اور قاصد
کہ اربی ہو ای طرح طے یاتے ہیں۔

ان دوباتوں کے پیش نظر شریعت نے بیراہ اختیار کی کہ کی نزاعی امر کو ثابت کرنے کے لئے محض تحریر کافی نہیں، بلکہ بیہ بات ضروری ہے کہ گواہ بھی ہوں، اور شریعت تحریر کو یکسر غیر معتر بھی نہیں کہا، بلکہ خود قرآن نے کہا کہ جبتم قرض واُدھار کا کوئی معاملہ کرو تو لکھ کو، ظاہر ہے یہ لکھنے کی تلقین اس بات کا شبوت ہے کہ تحریر ایک گونہ قابل اعتبار بھی ہے، اس کی تا ئیر خود پیغیبر اسلام بھی کے تعامل کو نہ قابل اعتبار بھی ہے، اس کی تا ئیر خود پیغیبر اسلام بھی کے تعامل سے ہوتی ہے، آپ بھی نے بادشا ہوں کو خطوط کھے، حضرت کیم بن حزام کوز کو ق کے احکام پر مشتمل خطروانہ فرمایا، بیسب تحریر ہی تھی،

⁽٢) البحر الرائق ٢/١٢م، (مكتبه زكريا:ديوبند)

⁽۱) شرح مهذب ۲۲۲۲۲

⁽٣) عمدة الرعاية على شرح الوقايه ١٠٩/١

اگر تحریکا کوئی اعتبار نہ ہوتا تو دعوت اسلام اور احکام شرع کی تعلیم جیسے اہم مسائل میں آپ بھاس پر کیوں کر تکیہ کرتے ؟ اس سے بیات واضح ہوتی ہے کہ تحریر کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے جب دوسرے قرائن ہاں بات کا غالب گمان ہوجائے کہ یہ تحریر واقعتا اس مخص کی ہے جس کی طرف یہ منسوب ہے، بادشا ہوں کے نام خطوط پر آپ بھی کی مہر شبت تھی اور علیم بن حزام بھی کے پاس یہ فرمان پیدا ایک ثقة صحابی کے ذریعہ پہنچا تھا، جواس بات کا غالب گمان پیدا کرنے کے لئے کانی تھا کہ یہ تحریر آپ بھی ہی کی جانب سے کرے۔

چنانچ فقہاء نے بھی ای پڑل کیا اور الی تمام صورتوں میں تخریر کومعتر قرار دیا جب خارجی قرائن سے یہ بات ثابت ہوجائے کہ تحریرای شخص کی ہے جس کی طرف اس کی نسبت کی جارہی ہے، چنانچہ اس قبیل سے فقہ کا وہ مشہور مسئلہ ہے کہ اگر ایک قاضی کو دوسرے قاضی کے دوسرے قاضی کے باس اپنی تحریر بھیجنی ہوتو وہ اس کومہر بند کر کے اور بنا کر دو اشخاص کے حوالے کر دے ، یہ دوآ دمی دوسرے قاضی کے پاس بھنچ کراس تحریر کے قاضی کی جانب سے ہونے کی شہادت دیں، باس تحریر کے اقتصار ہوگا۔ (۱)

ب کاریں۔ ای طرح جوتر پر قاضی کے زیر نگیں ہوفقہاء نے اس کو متند قرار دیاہے:

مایکون فی قمطرہ فہو تحت ختمہ یومن علیہ من الزیادة والنقصان فحصل له العلم بذالک . (۲) جو (تحریر) قاضی کے بستہ میں ہوہ اس کے زیر تگیں ہامون ہے، لہذااس کی وجہ سے قاضی کواس کا یقین حاصل ہوتا ہے۔

د کا نداروں کے پاس جو بھی کھاتے ہوں اس پر بھی اعتماد کیا گیاہے:

اما حط البياع والصراف والسمسار فهو حجة وان لم يكن معنونا مصدرا يعرف ظاهرا بين الناس و كذا مايكتب في ما بينهم يجب ان يكون حجة للعرف. (٣) تاجر،صراف اوردلال كانوشته سند ب،اگرچاس بوعنوان درج نه بواور نتجريرالي باتوں پرمشمل بوجو عام طور پرلوگوں كے درميان مروج ب، اى طرح وه تجريري جولوگ آپس ميں لکھتے ہيں، ضرورى ہے كور في كرف كے مطابق ان كو بھى سندسليم ضرورى ہے كور في كے مطابق ان كو بھى سندسليم

سیاحکام توان امورکی بابت ہیں جن کاتعلق بندوں کے حقوق سے ہو، تو ظاہر ہے کہ رویت ہلال میں جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے بدرجہ اولی تحریر کا اعتبار ہونا چا ہے ، البتہ ضروری ہوگا کہ خارجی قرائن سے اس بات کا گمان غالب ہوجائے کہ بیتحریر شخص مذکور ہی کی ہے، اس طور پر کہ اس کی تحریر اچھی طرح ممتاز ہو، نامہ برقابل اعتاد ہویا اس کی مہروغیرہ شبت ہویا دستخط کی پوری طرح شنا خت ہو وغے ہ

پھریہ'' تحری' شہادت اور گوائی کا کامنہیں دے عتی بلکہ خرکا کام نہیں دے عتی بلکہ خرکا کام نہیں دے عتی بلکہ خرکا کام دے عتی ہے، چاند کے معاملہ میں دوموقعوں پر خبرکا اعتبار ہے، ایک تو مطلع ابر آلود ہواور مسئلہ رمضان کے چاند کا ہو، یہاں ایک معتبر آدی کی خرکا فی ہوتی ہے، لہٰذا ایک معتبر آدی کی تحریر کفایت کر جائے گی ، دوسر ہے جب مطلع صاف ہوتو خبر مستفیض کی ضرورت برتی ہے، خبر مستفیض ہے مرادا یک ایک جماعت کی اطلاع ہے جن پر تی ہے، خبر مستفیض ہے مرادا یک ایک جماعت کی اطلاع ہے جن

⁽r) الهدائه ۱۳۲۳

مختصرالقدوری ۲۵۵

⁽٣) الدرالمختار ٣٩٧/٣

کے بارے میں بےسرو پااور جھوٹی باتوں پراتفاق نا قابل تصور ہو، یہ بھی چونکہ خبر ہی ہے اس لئے اس معاملہ میں بھی مختلف تحریریں مل کر خبر مستفیق کا درجہ حاصل کرلیں گی ، مثلاً کسی شہر ہے دس پندرہ خطوط آئیں کہ وہ اور ان کے اہل شہر چاند دیکھ کرروزہ رکھ رہے ہیں تواس کا اعتبار کرلیا جائے گا۔

حضرت مولا ناعبدالحي لكھنوى فرماتے ہيں:

واقعی در رویت ہلال شہرت اخبار معتبر است اگراز شہرے خبرے رسیدہ کہ بہ شب گزشتہ درآ نجارویت ہلال شدہ یا بوساطت تاربر تی دریافت ایں امر شد، تاوقتے کہ شہرت آل نشود از تحریرات کثیرہ واخبار معدیدہ معلوم نیشود، اعتبار آل نباید ساخت۔(۱) معتبر ہے، اگر کی شہر سے خبر پنچے کہ گذشتہ شب معتبر ہے، اگر کی شہر سے خبر پنچے کہ گذشتہ شب وہاں چاند دیکھا گیا، یا تارکی وساطت ہے اس امرکی اطلاع ملی تو جب تک کہ بہت ی تحریروں اور متعدد خبرول سے اس کی اطلاع نہ ہو جائے، اور متعدد خبرول سے اس کی اطلاع نہ ہو جائے، اس کا اعتبار نہیں کرنا چاہے۔

ای طرح اگر کوئی ذمہ دار مثلاً قاضی شریعت، رویت ہلال کمیٹی یا ان کی طرف سے نامزد مجاز افرادا پنے یہاں شہادت لے لیں اور پھراس کی اطلاع قاضی شریعت وغیرہ کوکریں تو اس کا بھی اعتبار ہوگا، اس لئے کہ بیشہادت نہیں ہے، بلکہ شہادت سے ثابت شدہ امرکی اطلاع ہے۔

البنة تحرير كے ذريعة شہادت معتبر نہيں ہے، اس لئے كہ گواہ كا قاضى كے سامنے حاضر ہونا اور روبرو آنا ضرورى ہے، للبذا اگر مطلع

صاف نہ ہو اور عید کے چاند کا مسئلہ در پیش ہوتو چونکہ یہاں دوآ دمیوں کی گواہی مطلوب ہے اور گواہی کے لئے تحریر کافی نہیں ہے ، اس لئے اب محض خط کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ، سوائے اس کے کہاو پر ذکر کی گئی صورت کے مطابق وہ کسی ذمہ دار کے سامنے حاضر ہوکر شہادت دے اور قاضی شریعت یا رویت ہلال کمیٹی کواس کی تحریری اطلاع دے دیں۔

ریڈیواورٹی وی کی خبر

ریڈیواورٹی وی ہے اگر مہم خردی جائے کہ فلال جگہ چاند ویکھا گیا تو محض اس پررویت ہلال کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا ، لیکن اگر رویت ہلال کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا ، لیکن اگر رویت ہلال کمیٹی یا قاضی شریعت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ریڈیو یا ٹی وی ہے رویت ہلال کا اعلان کیا جائے تو بیا طلاع معتبر ہوگی ، جس علاقہ کی رویت ہلال کمیٹی یا قاضی شریعت اعلان کر ہے اس علاقہ کے لوگوں کے لئے بیاعلان سلطان کے درجہ میں ہاور ان کے لئے اس پوٹل کرنا واجب ہے، اور دوسر سے علاقہ کے لوگوں کے لئے اس کی حیثیت فیصلہ کی نہیں بلکہ محض آیک خبر کی ہے ، اس کے لئے اس کی حیثیت فیصلہ کی نہیں بلکہ محض آیک خبر کی ہے ، اس کے لئے اس کی حیثیت فیصلہ کی نہیں بلکہ محض آیک خبر کی ہے ، اس کے لئے اس کی حیثیت فیصلہ کی نہیں بلکہ محض آیک خبر کی ہے ، اس کے لئے اس کی حیثیت فیصلہ کی نہیں بلکہ محض آیک خبر کی ہے ، اس کے لئے اس کی حیثیت فیصلہ کی نہیں او فاسفا . (۲)

(رویت ہلال ہے متعلق دیگر نئے مسائل کے لئے ملاحظہ ہو: راقم الحروف کی تالیف:عبادات اور چندا ہم جدید مسائل)۔

ہوام (کیڑے مکوڑے)

یہ ' ہامہ '' کی جمع ہے، کیڑے مکوڑے کے معنی آتے ہیں ، اللہ تعالیٰ نے طیبات یعنی پاکیزہ چیزوں کو حلال کیا ہے، اور خبائث کوحرام (افراف : ۱۵۷) اس لئے کیڑے مکوڑے جو خبائث میں واخل ہیں، ان کا کھانا بالا تفاق حرام ہے، چونکہ ان سے کوئی نفع نہیں

اٹھایا جاسکتا ،اس لئے فقہاء نے ان کی خرید وفروخت کو بھی منع کیا ہے،ای اصول کی بناء پر مچھر، بھڑ اور سانپ وغیرہ کی بیچ کوفقہاء نے ناجائز کہا ہے، بلکہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو بوسف ؓ کے نز دیک شہد کھی کی اور امام ابوصنیفہ کے مزد یک ریشم کے کیڑے کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ،امام محدؓ نے ان دونوں کو دوسرے کیڑوں ہے مشتنیٰ رکھا ہے ، اور ان کو قابل انتفاع قرار دے کران کی خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے ، (۱) — موجودہ زمانہ میں بہت ہے كير ب مكور ب قابل انتفاع مو كئ بين ، خاص كرطبي اغراض کے لئے ان کا بہت ہی مفید استعال ہوتا ہے، ایسی صورت میں ان میں ہے قابل انتفاع کیڑوں کی خرید وفروخت حائز ہونی چاہئے ،مثلاً سانب ہی کی خرید وفروخت کے حرام ہونے پر قریب قريب ا نفاق ہے، ليكن آج كل بعض زہر يلے سانپوں كى چر في اور ان سے نکالا گیاز ہر کچھامراض کے لئے تریاق سمجھا جاتا ہے،اور ان سے نہایت ہی خطرناک امراض کا علاج کیا جاتا ہے، سانپ کے چیز ہے بھی اب قابل دباغت ہو گئے ہیں ،اور کافی قیت میں فروخت ہوتے ہیں ،اس لئے ظاہر ہے کہالی چیزوں کونا قابل انتفاع نهيس كهاجا سكتابه والتداعكم

0000

ياقوت

"ياقوت"اك مخصوص قيمتي بقركو كهترين

اگر کسی شخص کواپنی زمین میں یا قوت کی کان مل جائے ، تواس میں پچھوا جب نہیں ، لیکن اگر یا قوت کا دفینہ ہاتھ آئے ، اور اس پر مسلم عہد حکومت سے پہلے کی علامتیں ہوں ، تواس میں پانچواں حصہ واجب ہوگا — انگوشی میں یا قوت کا تکمین لگانا درست ہے۔(۱)

يَتيم

یتیم '' یتم'' سے ماخوذ ہے ، جس کے معنی تنہا ہونے ، منفرد ہوتو ہونے اور باپ کے سامیہ سے محروم ہونے کے ہیں اور جانور ہوتو مال سے محروم ہونے کے ہیں اور جانور ہوتو مال سے محروم ہونے کے ہیں ، اس کی جمع ایتام اور جس سے مراد باپ سے محروم نابالغ بچے ہیں ، اس کی جمع ایتام اور یتائی آتی ہے ۔ (۲)

پغیراسلام جی جم عہداورجس ماحول میں مبعوث ہوئے،
اس میں سب سے زیادہ مظلوم تین طبقے تھے بیتی ،غلام اورخوا تین،
اس لئے آپ کی نے ان تینوں طبقوں کے حقوق اوران کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین جس کثر ت کے ساتھ فرمائی ہے، شاید ہی کی اور طبقہ کے بارے میں اس قدرتا کیدفرمائی ہو، بیبی کا واغ چونکہ آپ کی ارضے نے خود بھی سہاتھا، اس لئے یقیناً بیبیوں کی مشکلات اور دشواریوں کا آپ کی لوری طرح اندازہ رہا ہوگا ، اس لئے احادیث میں بہت ہی عبرت خیز اور دردانگیز اسلوب میں بیبیوں احادیث میں بہت ہی عبرت خیز اور دردانگیز اسلوب میں بیبیموں کے حقوق کی نگہہ داشت پرلوگوں کو متوجہ کیا گیا ہے، اورخود آبیات قرآئی میں بھی بیبیوں سے بدسلوکی کی خدمت ایسے دل پذیراوراٹر قرآئداز پرفرمائی گئی ہے کہ دل تو دل ، پھر کی سل بھی پگھل جائے، قرآئی میں بھی بیبوں کے حقوق کی خوات کے سلسلہ میں اسلام کی جو خدمات شیبیوں کے حقوق کی خوات کے سلسلہ میں اسلام کی جو خدمات

رئی ہیں ، اس پرسید العلماء علامہ سید سلیمان ندویؓ نے اپنے مخصوص اُسلوب میں بڑی جامعیت کے ساتھ روشی ڈالی ہے، آپ کا میا قتباس پڑھنے کے لائق ہے :

آج دنیا کے شہرشہر میں بنتیم خانے قائم ہیں، مگراگر يينوال كياجائ : كيامحدرسول الله على يمل بھی یہ بدقسمت گروہ اس نعمت سے آشنا تھا؟ تو تاریخ کی زبان سے جواب فی میں ملے گا،اسلام يہلا مذہب ہے جس نے اس مظلوم فرقہ كى داوری کی ،عرب پہلی سرز مین ہے جہاں کی میتیم خانه کی بنیادیژی اوراسلام کی حکومت دنیا کی پہلی حکومت ہے جس نے اس ذمہ داری کومسوس کیا، اورعرب ،مصر ، شام ،عراق ، ہندوستان ، جہال راحت کے گھر بنائے ان کے وظفے مقرر کئے ، كمتب قائم كئے، جائدادين وقف كيں اور دنياميں ایک نے انسٹی ٹیوٹ کی طرح ڈالی ، اور قانونا اینے قاضوں کا بیفرض قرار دیا کہ وہ بے والی و سریرست میموں کے سریرست ہوں ، ان کی جا کدادوں کی تگرانی ، ان کے معاملات کی و مکھ بھال اوران کی شادی بیاہ کا انتظام کریں اور یہی وہ دستور ہے جس کی پیروی آئے پورپ کے ملکوں میں کی جاتی ہے، اور لندن کے لارڈ میریا آرفش کورٹ کے حکام مسلمان قاضوں کے ان فرائض کی قل کرتے ہیں۔(۳)

(یتیموں ے متعلق فقہی احکام کے لئے ملاحظہ ہو: وصی، ولایت، زکو ق،اضحہ وغیرہ)۔

⁽r) القاموس المحيط ١٥١٣

⁽١) ردالمحتار مع الرد ٢٠٢٩ ،كتاب الحظر والاباحة

^{· (}٣) سيرة النبي ٢٩٥/١

(B) (Z)

''ید'' کے اصل معنی ہاتھ کے ہیں ، اگر کوئی شخص کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالے، یا الی ضرب لگائے کہ ہاتھ شل ہوجائے ، تو اس پر پوری دیت واجب ہوگی ، اگر پہلے سے ہاتھ شل ہواور اسے ضائع کر دیا جائے تو '' حکومت عدل' ' یعنی مناسب تاوان واجب ہوگا، جومعتبر اور اہل تجربہ کے نز دیک اس کا معاوضہ ہوسکتا ہو۔

(وضوء اور تیم میں ہاتھ کا دھونا اور سے کرنا فرض ہے، جس کا ذکر اپنی جگہ آچکا ہے، بعض کا موں میں دائیں ہاتھ کا استعال مسنون ہے اور بعض کا موں میں بائیں ہاتھ کا استعال ، تیمن اور استنجا کے تحت یہ احکام ندکور ہو چکے ہیں ۔ ید کے ایک معنی قبضہ کے بھی ہیں، لفظ (قبض 'کے ذیل میں یہ بحث بھی آچکی ہے)۔

Ciz

چوہے کی طرح کا ایک جانور جس کے اگلے دونوں ہاتھ چھوٹے اور پچھلی ٹائگیں بڑی اور دم لمبی ہوتی ہے (۱) چونکہ یہ حشرات الارض میں ہے ہاس لئے اس کا کھانا حرام ہے،اور اس کے حرام ہونے برفقہاء کا اجماع وا تفاق ہے۔(۲)

يَبار

یبار "یسر" سے ماخوذ ہے جس کے معنی آسانی کے ہیں، مالی خوش حالی اور معاشی فارغ البالی انسان کے لئے سہولت کا باعث بنتی ہے، ای مناسبت نے فقہاء کے یہاں بہتر مالی حالت کو یبار سے اور تنگ دستی کو "عمر" اور" اعسار" نے تعبیر کرتے ہیں، فقہاء نے نفقہ کے باب ہیں اس اصطلاح کا ذکر کیا ہے، یوں تو نفقہ کے سلسلہ ہیں متعدد مسائل بیبار اور اعسار سے متعلق ہیں، کیکن خاص کر

نفقة ا قارب كے سلسله ميں بيد مسلم خاص اجميت كا حامل ب، اوروه یوں کہ اُصول یعنی ماں باب اوران سے اوپر کے لوگوں کا نفقہ بیار کی شرط پرواجب ہوتا ہے، اب بیار سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں تین اقوال ہیں ،اول یہ کہوہ اتناصاحب ثروت ہو کہاس کے لئے زکوۃ لینی حرام ہوجس کوعلامة تمرتاثی وغیرہ نے'' بیبار فطرت'' تعبيركيا ہے، دوسراقول مدہ كەم بىينە كھركى ضرورت سے فاضل مال اس کے پاس موجود ہو، تیسر اقول یہ ہے کہاس روز کی ضرورت سے فاضل مال اس کے پاس موجود ہو، بعض حضرات نے ان دونوں میں تطبیق پیداکی ہاورکہا ہے کہ پومیضرورت سے فاضل ان لوگوں کے حق میں ہے جو کاریگر (محترف) ہوں لیعنی یومیہ مزدوری اوراُ جرت برکام کیا کرتے ہیں، — فقہاء نے عام طور پر پہلے تول کو بیچے اور مفتی برقر اردیا ہے، (۲) کیکن خیال ہوتا ہے کہ تیسرا قول زیادہ مناسب حال ہے، کیونکہ بعض لوگ بومیہ مزدوری کے ذربعہ ایک بڑے خاندان کی کفالت کے اہل ہوتے ہیں ، گوان کے پاس اتنی رقم جمع نہیں ہو یاتی کہ زکوۃ ان کے لئے حرام قرار یائے۔واکٹداعلم

('' بیار کا لفظ نمین'' کے مقابلہ میں بھی استعال ہوتا ہے، نمین کے معنی دائیں ہاتھ کے اور بیار کے معنی بائیں ہاتھ کے ہیں، اکل اور استنجاء کے تحت کھانے اور استنجاء کے سلسلہ میں دائیں اور بائیں کے احکام کا فرق مذکور ہو چکا ہے)۔

الملم

حدود حل سے باہر رہنے والے لوگ جب مکہ آئیں تو آتے ہوئے گھے خصوص و متعین مقام سے احرام باندھ کرآنا ضروری ہے، خود حدیث میں ان مقامات کا ذکر ہے ان کومیقات کہتے ہیں، یمن

⁽¹⁾ معنی اورتصویر کے لئے ویکھتے: المنجد ۹۲۰

⁽۳) ملخص از: درمختار و ردالمحتار ۱۵۰۵-۳۵۰

⁽٢) درمختار مع الرد ١٠/٢٣٩، (محقق نسخه)، هنديه ٢٨٩٠٥

فتم کھانے کا حکم

فتم کھانا تو جائز ہے لیکن فتم کھانے میں افراط اور بات بات رقتم کھانا کراہت ہے خالی نہیں ،خوداللہ تعالیٰ نے زیادہ قتم کھانے والوں کی مذمت فرمائی ہے (اللہ: ١٠) اور پیجی فرمایا گیاہے کہ اللہ تعالی کے نام نامی کواپنی قسموں کے لئے کھلونا ند بناؤ (البقرة: ٢٢٣) البتة حسب ضرورت فتم كھانے ميں كوئي حرج نہيں ہے، اى لئے الل علم ن حكم كاعتبار في ما في صورتين كى بين : ا) واجب، اگرفتم كامقصودكسي بے گناه جان كو ہلاکت ہے بیانا ہوتو اس موقع پرقتم کھانا واجب ے، چنانچ حضرت سوید بن حظله رہ اللہ عاص مروی ہے کہ ہم لوگ حضور اللہ کی خدمت میں حاضری کے ارادہ سے لکے ، حضرت وائل ابن حجر رہا جھی ہارے ساتھ تھے،ان کے ایک دشمن نے ان کو پکڑلیا،لوگ قتم کھانے سے کترارہے تھے،لیکن میں نے شم کھالی کہ میرے بھائی ہیں،اس طرح ان کی جان نیج گئی، ہم نے حضور ﷺ ہے اس کا تذكره كيا، توآب على في فرمايا كمتم في كم كما کیونکہ ہرمسلمان دوسر ہے مسلمان کا بھائی ہے، المسلم اخوالمسلم ، (١) __راقم الحروف کا خیال ہے کہ عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے بھی اس طرح کی قتم کھائی جاستی ہے، کیونکہ شريعت ميں انسانی عصمت اور عزت وآبرو کی جو اہمیت ہےاس کے تحت فقہاء نے ان دونوں کو

والوں کواور یمن کی سمت ہے آنے والوں کے لئے آپ سے نے یک میں تہامہ کی ایک یکملم کو میقات قرار دیا ہے، یہ مکہ سے جنوب میں تہامہ کی ایک پہاڑی ہے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ مکہ سے دومر حلہ پرواقع ہے(۱) جدید پیائش کے مطابق مکہ سے اس کا فاصلہ ۱۳ کیلومیٹر ہے، (حج اور میقات کے ذیل میں اس کا ذکر آچکا ہے)۔

يبين

کیمین کے اصل معن قوت کے ہیں ، ای لئے دایاں ہاتھ کو''

میں'' کہا جاتا ہے ، ہتم کے ذریعہ چونکہ کسی کام کے کرنے یا نہ

کرنے کاعزم پوری قوت کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے ، ای مناسبت
سے ہتم کو'' کیمین'' کہتے ہیں (۲) — اصطلاح میں کسی کام کے

کرنے یا نہ کرنے پر قوی ارادے کا اظہار'' کیمین'' ہے ، عقد قوی
به عزم المحالف علی الفعل او الترک (۳)

فتم كى مشروعيت

میمین یافتم کے مشروع ہونے کی دلیل قرآن میں بھی ہاور حدیث میں بھی ، اللہ تعالی نے ارشاد فر مایا کوشم کومؤ کدکرنے کے بعد نہ تو ڑو (نیل: ۹۱) بلکہ قرآن نے فتم کے احکام بھی بیان کے ہیں اور قتم کی خلاف ورزی پر کفارہ واجب قرار دیا ہے (البقرة: ۲۲۵) نیز کتے ہی مواقع پرخو داللہ تعالی نے قتم کھائی ہے ۔ رسول اللہ بھی نے ہی متعدد مواقع پرفتم کھائی ہے ، اور متعدد احادیث اس سلسلہ نے بھی متعدد مواقع پرفتم کھائی ہے ، اور متعدد احادیث اس سلسلہ میں مروی ہیں ، نیز آپ کھی نے ارشاد فر مایا کہا گریس کی بات کی فتم کھالیتا ہوں اور دوسری بات کواس سے بہتر پاتا ہوں تو اس بہتر کام کوکر کے قتم تو ڈلیتا ہوں۔ (۴)

اورعلامدابن قدامة تاس يرأمت كاجماع نقل كياب-(٥)

⁽۲) ودالمحتار ۲۵/۳

⁽٣) - بخارى و مسلم عن ابى موسى ، اللولؤ و المرجان ٢٧٢١

⁽١) ابن ماجه ، مديث نمبر ٢١٣٣، باب من ورى في يمينه

⁽۱) البحرالرائق ۲۲۲/۲

⁽٣) درمختار على هامش الرد ٣٥/٣

⁽۵) المغنى ٩/٣٨٥

قسم کی قسمیں

الله تعالیٰ کے نام سے جوشم کھائی جاتی ہے،اس کی تین قسمیں ہیں: یمین غموس، یمین منعقدہ اور یمین لغو۔

غوں کے اصل معنی ڈو بے کے ہیں ،اس متم کے ذریعہ گویا انسان گناہ اور پھر دوزخ کی آگ میں اپنے آپ کوغرق کر لیتا ہے، اس لئے اس کو یمین غموں کہتے ہیں ، (۲) گذرے ہوئے زمانہ یا موجودہ زمانہ کے بارے میں کئی واقعہ کے ہونے یا نہ ہونے کی بابت قصدا جموثی فتم کھانے کو یمین غموں کہتے ہیں (۳) الی قتم کیا بت قصدا جموثی فتم کھانے کو یمین غموں کہتے ہیں (۳) الی قتم کفارہ قتم اس صورت میں واجب نہیں (۳) یہی رائے مالکیہ (۵) گفارہ قتم اس صورت میں واجب نہیں (۳) یہی رائے مالکیہ (۵) گناہ اتنا شدید ہے کہ اس فتم کا میں اس کے کہ اس فتم کی میں رائے ہے کہ اس فتم کا کشارہ بنے کی موائے تو بہ کے کوئی عمل اس کا کفارہ بنے کی صورت عبد اللہ این مسعود کی ہے صورت عبد اللہ این مسعود کی جن صورتوں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا ، صراحنا فدکور ہے کہ قتم کی جن صورتوں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا ، میں میں میں میں میں غوس میں کفارہ واجب ہوتا ہے ۔ (۸) سے شوافع کے خرد یکے میں غوس میں بھی کفارہ واجب ہوتا ہے ۔ (۸)

يميين منعقده

مستقبل کے بارے میں کی ایسی بات کی قتم کھانا جوممکنات میں ہے ہو، یمین منعقدہ ہے، تتم مستقبل ہی ہے متعلق ہولیکن الی چیز کے بارے میں ہو جوممکن نہیں، جیسے قتم کھایا کہ میں نہیں مروزگایا کیے کہ سورج غروب نہیں ہوگا، تو بھریہ یمین غموں مجھی جائے گی،اگر ایک ہی درجہ میں رکھا ہے۔

۲) متحب ، اگر دومسلمانوں کے درمیان صلح
 کرانے کے لئے یا کسی مسلمان سے شراور مضرت
 کودور کرنے کے لئے فتم کھائی جائے تو بیم ستحب

-4

س) مباح ، کی مباح چیز کے کرنے یا چھوڑ نے کو قتم کھانایا کی تجی بات کی خبر دینے کے لئے قتم کھانا یا کسی بات کو مطابق واقعہ سمجھ کرفتم کھانا حالانکہ وہ خلاف واقعہ تھی ، یہ سب صورتیں مباح فتم کی ہیں ، ای طرح اپنے جائز حقوق کو حاصل کرنے کے لئے قتم کھانا بھی مباح ہے۔

۳) مروہ ، کی مکروہ کام کے کرنے یا متحب
کام کے نہ کرنے پرفتم کھانا مکروہ ہے ، چنانچہ
حضرت ابو بکر ﷺ نے حضرت مطح ﷺ کی مدونہ
کرنے کی فتم کھالی تھی ، اللہ تعالیٰ نے اس فتم پر
کیرفر مائی۔(النور: ۲۲)

۵) حرام ، جھوٹی بات کی قتم یا معصیت کے ارتکاب یا کسی واجب کے ترک پرفتم کھانا حرام ہے، اللہ تعالی نے الیی جھوٹی قتم کھانے والوں کی ندمت فرمائی ہے (الجادلة : ۱۲) بلکہ خود جھوٹ کی حرمت صرح وصحے نصوص سے ثابت ہے، اور اس پرامت کا اجماع وا تفاق ہے تو جھوٹی قتم تو بدرجہ کو الحرام ہوگی۔ (۱)

⁽۲) درمختار ۲۷/۳

⁽۳) درمختار و رد المحتار ۳۷/۳

⁽٢) المغنى ٢٩٣٩

⁽۸) شرح مهذب ۱۳/۱۸

⁽۱) ملخص از: المغنى ۸۹/۹–۳۸۷

⁽٣) بدائع الصنائع ٣/٣

⁽۵) الشرح الصغير ۲۰۳/۲

⁽⁴⁾ حوالة سابق

يمين منعقده كويورانهيس كياتو كفاره واجب موكاءاس يرفقهاء كااتفاق ہے، (۱) خود قرآن مجید نے الی قتم پر کفارہ واجب قرار دیا ہے (المائده: ٨٩) - جس بات كاقتم كهائي تقى جائے وه بهتر عمل مويا گناہ کا کام ہو، کی واجب کے کرنے کی قتم ہویا کسی مباح یا متحب كة كرنے كى جتم يورى نه كرنے يركفاره واجب ہوگا، (٢) البت خدانخواستہ کی گناہ کے ارتکاب جیسے زناقبل یا شراب پینے کی تسم کھائی تو کفارہ کے ساتھ ساتھ تو یہ واستغفار کرنا بھی واجب ہے، (۳)ا ہے پورا کرنا جائے اورالی صورت میں حفیہ کے نزد کے قتم اس نے ا پنی مرضی ہے کھائی ہویا جبروا کراہ کے تحت ،خطاء کھائی ہویا بھول كر، بحول كرقتم كھانے سے مراديہ ہے كہتم نہ كھانے كی قتم كھايا ہوا تھا، اتفاق سے بیہ بات ذہن میں نہیں رہی اور قتم کھالی ،ای طرح فتم تو کھائی جانتے ہو جھتے اور بلاا کراہ ،کین جرود ہاؤ (اکراہ) کے تحت یا بھول کر یاغلطی ہے اس کام کا ارتکاب ہوا ، جس کے نہ کرنے کی قتم کھار کھی تھی ، تو اس صورت میں بھی حانث ہوجائے گا اور کفارہ واجب ہوگا، یہاں تک کہ اگر بے ہوشی اور جنون کی حالت میں اس کا ارتکاب کیا ہو جب بھی کفارہ ادا کرنا ہوگا ،البتہ بے ہوشی یا جنون کی حالت میں قتم کھائی ہوتو اس کا اعتبار نہیں ، (۴) مالکیہ کے نزدیک بھی نسیانا، خطاء اور ا کراہا قشم کھانے والے کی تیمین منعقد ہوجاتی ہے،شوافع اور حنابلہ کے نز دیک اکراہ ونسیان وغیرہ کی شم منعقد نہیں ہوتی۔(۵)

يمين لغو

یمین لغوے مراد ریے کہ گذرے ہوئے زمانہ کے بارے

میں اپنی دانست میں بچ جانے ہوئے کی بات کے ہونے یا نہ ہونے کی قتم کھائی جائے حالانکہ وہ خلاف واقعہ ہو (۱) حنفیہ کے علاوہ یہی رائے مالکیہ اور حنابلہ کی بھی ہے، (۷) — شوافع کے نزدیک یمین لغو کی صورت یہ ہے کہ بلاارادہ زبان پرقتم کے الفاظ جاری ہوجا کیں (۸) یمین لغو کے حکم کے بارے میں اتفاق ہے کہ خاس کی وجہ سے کفارہ واجب ہوگا اور نہ وہ گنہ گار ہوگا، کیونکہ اللہ تعالی نے خود ارشاد فرما دیا ہے کہ یمین لغو پر مواخذہ نہیں ہوگا، لایؤ احد کم اللہ باللغو فی ایمانکم ، (البقرۃ: ۲۲۵) کیکن ظاہر ہوگا، کہ اس حکم کا اطلاق فقہاء کی اپنی اپنی رائے کے مطابق ہوگا، حنفیہ وغیرہ کے یہاں چونکہ یمین منعقد ہونے کے لئے قصد وارادہ ضروری ہے، اس لئے جس صورت کوشوافع یمین لغو کہتے ہیں، حنفیہ ضروری ہے، اس لئے جس صورت کوشوافع یمین لغو کہتے ہیں، حنفیہ حروری ہے، اس لئے جس صورت کوشوافع یمین لغو کہتے ہیں، حنفیہ حروری ہے، اس لئے جس صورت کوشوافع یمین لغو کہتے ہیں، حنفیہ حروری ہے، اس لئے جس صورت کوشوافع یمین لغو کہتے ہیں، حنفیہ حروری ہے، اس لئے جس صورت کوشوافع یمین لغو کہتے ہیں، حنفیہ حالے تو حنفیہ کی رائے یہ کو کورا نہ کیا

فشم كا رُكن

الله كا تم كا رُكن وه كلام ہے جس كے ذريع تم كھائى جائے، فهو السلفظ الذى يستعمل فى اليمين بالله تعالىٰ. (٩) — اس سے ظاہر ہے كہ يمين زبان كافعل ہے صرف ول كافعل نہيں، اگرانسان كى بات كا اراده كر لے، كيكن زبان سے اس كا تكلم خدكر ہے تو يمين منعقد نہيں ہوگى۔

مین دو چیزوں سے مرکب ہوتی ہے ایک وہ کہ جس کی قتم کھائی جائے ،اس کو ''مقسم بہ'' کہتے ہیں ،اور دوسرے وہ بات کہ جس رقتم کھائی جائے اس کو ''مقسم علیہ'' کہا جاتا ہے ۔۔ مقسم بہ

⁽۱) درمختار مع الرد ۳۹/۳،الشرح الصغير ۲۰۳٬۳ شرح مهذب ۱۳/۱۸ المغنى ۱۹۲/۹

⁽۲) بدائع الصنائع ۱۲/۳

⁽٣) د کھے:درمختار و ردالمحتار ۳۹-۵۰،۳

⁽١) بدائع الصنائع ١٤/٣

⁽۸) شرح مهذب ۱۲/۱۸

⁽٣) حوالة سابق

⁽۵) الشرح الصغير ٢٣١/٢،المغنى ٩٢/٩-٣٩١

⁽٤) الشرح الصغير ٢٠٩/٢،المغنى ٣٩٣/٩

⁽٩) بدائع الصنائع ٥/٣

یا تو اللہ تعالیٰ کا اسم ذات ہوگا لیخی اللہ کے لفظ ہے تسم کھائی جائے گی ، یا اللہ تعالیٰ کا اسم صفت ہے ، جیسے رحمٰن ، وہ صفت اللہ ہی کی ذات کے ساتھ مخصوص ہو ، جیسے خالق یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہ ہو ، جیسے خالق یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہ ہو ، جیسے خالق یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہ ہو ، جیسے ذات کے ساتھ میں غیر اللہ کو بھی مردالینا ممکن ہے ، لیکن چونکہ اللہ ہی کی قتم کھانے کا حکم دیا گیا ہے ، اس لئے بیاس بات کا قرینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی قتم کھانا مراد ہے ۔ (۱)

دوسری صورت میہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتوں سے قتم کھائی جائے ، بیصفتیں تین طرح کی ہو یکتی ہیں: اول وہ جوعرف میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کے لئے استعال ہوتی ہوں جیسے اللہ کی عزت و جلال کی قتم ، اللہ کی کبریائی کی قتم ، بیصورت بمین کی ہوگی۔

دوسری صفات وہ ہیں جواللہ تعالیٰ کیلئے بھی بولی جاتی ہیں،اور غیراللہ کے لئے بھی، یعنی دونوں ہی طریقوں پراس کا استعال برابر ہے، جیسے: اللہ کی قدرت،اللہ کی رضاء،اللہ کی محبت،ایی صفتوں ہے، جیسے: اللہ کی قدرت،اللہ کی معتبر ہے،البتہ بعض صفات کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ اس دائرہ میں آتی ہیں یانہیں؟ جیسے:اللہ کی مانت، حنفیہ کے یہاں ظاہر روایت سے ہے کہ اس کی بھی قتم کھائی جاسکتی ہے،امام طحاویؓ کے نزد کی اس سے یمین منعقد نہیں ہوگ۔ جس جاسکتی ہے،امام طحاویؓ کے نزد کی اس سے یمین منعقد نہیں ہوگ۔ جس کے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی بولی جاتی ہیں اور غیر اللہ کے لئے بھی ،لیکن غیر اللہ کیلئے ان صفات کا استعال غالب ہے، جیسے: اللہ کے علم ، رحمت ،غضب ،کلام وغیرہ استعال غالب ہے، جیسے: اللہ کے علم ، رحمت ،غضب ،کلام وغیرہ

کاسانی نے ان تنصیلات کا ذکر کرتے ہوئے ایک اُصولی بات کھی ہے کہ ان مسائل میں اصل حیثیت عرف کی ہے، عرف

کی شم کھائی جائے ،اس سے پمین منعقد نہیں ہوگ۔

میں جس تعبیر اور جس صفت سے تم مراد لی جاتی ہواس سے تم ہو جائے گی اور جن کے بارے میں عرف ایسانہیں ہواُن سے تم نہیں ہوگی، چنانچے فرماتے ہیں:

وعن مشائخنا من قال ماتعارفه الناس يمينا يكون يسمينا الا ماور دالشرع بالنهى عنه ومالم يتعارفوه يمينا لايكون يميناً. (۱) جمار مشائخ منقول م كرجس بات كولوگ عرف عين قتم كولور پر كمتے بول اگر كوئی شخص كيتووه قتم بوگى ، سوائے اس كے كه شريعت نے اس كى ممانعت كى بوء اور جس بات كولوگ عرف مين قتم نه بول وه تم نه بوگ و

قرآن مجيد كيقتم

جہاں تک قرآن مجید کی قتم کھانے کی بات ہے، تو فقہاء حنفیہ
کی اصل رائے تو یہی ہے کہ اس سے قتم منعقد ہو جاتی ہے (۳) لیکن
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس سے قتم منعقد ہو جاتی ہے (۳) ابن
ہمامؓ نے لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ وغیرہ نے قرآن کی قتم غیر
درست ہونے پر اس بات سے استدلال کیا ہے کہ اس طرح قتم
کھانا متعارف نہیں، لیکن ہمارے زمانہ میں قرآن مجید سے قتم کھانا
مروج ومعروف ہے اس لئے قرآن کی قتم معتبر ہوگی۔ (۵)

غيراللد كحاشم

قتم بھی من جملہ حقوق اللہ کے ہے، اس کئے غیر اللہ کی قتم کھانا جائز نہیں ،کسی پنجبر، کسی بزرگ، ماں باپ، اولاد، کسی کی زندگی اور موت، یا کسی متبرک چیز جیسے کعبہ، زمزم، قبر وغیرہ کی قتم

٢/٣ حوالة سابق ٢/٣

⁽٣) المغنى ٢٩٩٧، فتح القدير ١٩/٥

⁽۱) بدائع الصنائع ۱/۵

⁽٣) هدايه مع الفتح ١٩٨٥

⁽۵) فتح القدير ١٩/٥

کھانا جائز نہیں مکروہ ہے، اور بالا جماع ایسی قیم معتر ہیں (۱)
چنا نچد سول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاغوت (معبودان باطل)
اورا پنے آباء واجداد کی قتم نہ کھا وَ (۲) اورا کیک موقعہ پرآپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ کسی کوتم کھانی ہوتو اللہ کی قتم کھائے ورنہ نہیں کھائے (۲)
خاموش رہے، نیز آپ ﷺ کا راشاد ہے: جس نے غیر اللہ کی قتم کھائے سے خوب اجتناب جا ہے، یہ کیرہ گناہوں میں سے ہے۔
سے خوب اجتناب جا ہے، یہ کیرہ گناہوں میں سے ہے۔

....ورنه میں یبودی موں گا

اگر کوئی شخص اس طرح قتم کھائے کہ اگر میں فلاں کام نہ
کروں تو یہودی ہوں گا یا عیسائی ہوں گا ، تو کیا یہ تتم متصور ہوگا ؟
حنفیہ اور حنابلہ کے نزویک اس سے یمین منعقد ہوجائے گی اور اگر
اس نے قتم پوری نہیں کی توقتم کا کفارہ واجب ہوگا ، مالکیہ اور شوافع
کے نزویک اس سے یمین منعقد نہیں ہوگا ۔ (۵)

یمین منعقد ہونے کی شرطیں

یمین کے منعقد ہونے کیلئے کچھ شرطیں ہیں،ان میں ہے بعض اوہ ہیں جوش ماس کام وہ ہیں جوشم کھانے والے (حالف) سے متعلق ہیں، بعض اس کام سے متعلق ہیں جس کی شم کھائی جائے،اس کو اصطلاح میں ''محلوف علیہ'' کہتے ہیں،اور بعض شرا اکا خودرکن یمین سے تعلق رکھتی ہیں۔ فتم کھانے والے سے متعلق شرط بہہے کہ وہ عاقل و بالغ اور مسلمان ہو، فاتر العقل نہ ہو، نابالغ کی بھی قتم کا اعتبار نہیں، گوذی شعور ہو،ای طرح حالت کفر کی بھی قتم غیر معتبر ہے (۱) — جس شعور ہو،ای طرح حالت کفر کی بھی قتم غیر معتبر ہے (۱)

بات پرتم کھائی گئی ہے ضروری ہے کہ اس کا پایا جانا ممکن بھی ہو، مثلاً

کسی ایسے خف کے بارے میں جس کا انقال ہو چکا ہو کہے کہ میں
اسے قبل کردوں گایا گلاس کا پانی ختم ہو چکا ہواور شم کھائے کہ اس
گلاس میں جو پانی ہے، میں اسے ہونگا تو قتم معتبر نہیں ہوگی، البتہ
اگرالی بات کی قتم کھائے جوعاد فہ ممکن نہیں، لیکن فی نفسہ ممکن ہے
مثلاً کوئی شخص آسان چھونے کی قتم کھائے تو یہ معتبر ہے اور اس
صورت میں موت سے پہلے پہلے کفار ہو قتم واجب ہوگا، کیونکہ
آسان کا چھونا گوعادہ ممکن نہیں، لیکن ملائکہ اور انبیاء کے لئے اس کو
من جانب اللہ واقع فر مایا گیا ہے، لہذا یہ اس کے فی نفسہ ممکن
ہونے کی دلیل ہے، (۱) نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اگرفتم کی خاص
مورت سے متعلق ہوتو اس وقت تک اس کا باقی رہنا ممکن ہو۔ (۸)

خود' رکن یمین' یعنی شم کی عبارت ہے متعلق شرط میہ ہے کہ وہ
ایسے استثناء سے خالی ہو جو کلام ماسبق کو بے اثر کرد ہے، جیسے: کوئی
محص شم کھا کر کہے: ' انشاء الله ، الاماشاء الله ،اگراللہ نے
میرے لئے اس کو آسان فرما دیا سوائے اس کے کہ مجھے دوسری
بات بہتر محسوس ہو' اگر شم کے ساتھ اس طرح کے مشر وط فقر بات بہتر محسوس ہو' اگر قتم کے ساتھ اس طرح کے مشر وط فقر بہ کہتے گئے تو یہ سم معتبر نہیں ہوگی، البتہ بی شم اس وقت ہے جب کہتم
کھانے کے بعد متصلا انشاء اللہ وغیرہ کہا جائے ،اگر کوئی مخص شم
کھانے کے بعد مقسلا انشاء اللہ وغیرہ کہا جائے ،اگر کوئی مخص شم
کھانے کے بعد مقسلا انشاء اللہ وغیرہ کہا جائے ،اگر کوئی مخص شم
کھانے تے بعد مقسلا انشاء اللہ وغیرہ کہا جائے ،اگر کوئی مختص شم

مطلق اورمقيد فتمين

فتم كى وقت يامت متعلق مويانه مو،اس لحاظ ساس

⁽r) ابن ماجه، مديث نبر ٢١٠٦، باب النهي ان يحلف بغير الله

⁽٣) ترمذي اله٠٨٠ ابواب النذور والايمان

⁽٢) بدائع الصنائع ١١/٣

⁽٨) حوالة سابق

⁽١) الفقه الاسلامي و ادلته ٣٨٢/٣

⁽r) ويكي نصب الرابه ٢٩٥/٣، بحواله صحام سته

⁽۵) المغنى ٩٠٠٠٩

⁽⁴⁾ بدائع الصنائع ١١-١١

⁽٩) حوالة سابق ٣/٥١

کی دوقتمیں ہیں:مطلق اورمقید،مطلق سے کوتتم میں کسی وقت یا مدت کی قیدنہیں لگائی گئی ہو، ایسی قتم اگرا ثباتی نوعیت کی ہوجیسے کے کہ خدا کی قتم میں بیروٹی ضرور ہی کھاؤں گا، تو جب تک قتم کھانے والاموجود ہواور وہ شک موجود ہوجس رقتم کھائی گئ ہووہ حانث نہیں ہوگا،اگرفتم کھانے والافوت ہوجائے یاوہ شکی ضائع ہو جائے جس کے بارے میں قتم کھائی گئی تھی ،تو وہ حانث ہوجائے گا اور کفارہ ادا کرنا پڑے گا — اگرای طرح قتم کسی منفی بات برکھائی، مثلًا يول كها: " خدا كي قتم مين رو في نهين كها وُ تكا" اليي صورت مين قتم کھانے والا اور وہ شکی جس کے بارے میں تتم کھائی تھی ، ان میں ہے کوئی ایک ہلاک وضا کع ہوجائے تواب وہ حانث نہیں ہوگا۔(۱) اگروفت وز ماند کی قید کے ساتھ قتم کھائی گئی ہو، جیسے کہے کہ: ''میں آج بیروٹی کھا کررہونگا'' تو جب تک حالف اورمحلوف علیہ موجود ہوں اورمقررہ وقت پاقی ہووہ جانث نہیں ہوگا،اگروقت گذر جائے اور بیدونوں باقی ہوں تو بالا تفاق وہ حانث ہوجائے گا، اگرفتم کھانے والا باقی ہو، وقت بھی باقی ہو، لیکن جس چز کی بابت فتم کھائی تھی وہ چیز باتی نہیں رہی ،تو امام ابوحنیفہ ٌاور امام محمدٌ کے قول پر اس كى قتم باطل اور كالعدم موجائے كى اور اس قتم كاكوئى الربى مرتب نہیں ہوگا ، امام ابو یوسف ؓ کے نز دیک بیشم باقی رہے گی اور وفت مقررہ گذرنے کے بعدوہ حانث ہوجائے گا۔

يمين فوراوراس كاحكم

موقت مین وقت کی قید کے ساتھ کھائی جانے والی قتم کی ایک اور صورت ہے جے'' بمین فور'' کہتے ہیں، پہلی بارامام ابو حنیفہ ؓ نے قتم کی اس خاص صورت کو واضح فر مایا ہے جے عام طور پر فقہاء نے محسین کی نظر ہے دیکھا ہے، بمین فور سے مرادیہ ہے کہ قتم میں تو کسی وقت کی صراحت نہ ہولیکن دلالت حال اور قرائن سے انداز ہ

ہوتا ہو کہ اس قتم کا تعلق فی الفور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے
ہے، جیسے ایک شخص نے کسی کو کھانے پر بلایا اور اس نے کہا: '' بخدا!
میں کھان نہیں کھاؤں گا'' تو گو بظاہر یہ مطلق نہ کھانے کی قتم ہے،
لیکن اگر وہ شخص تھوڑی دیر کے بعد کھائے یا اپنے گھر جا کر کھائے تو
حانث نہیں ہوگا اور سمجھا جائے گا کہ بی قتم اس کھانے سے متعلق تھی
جس براس کو مدعو کیا گیا تھا۔ (۲)

ىمىين كى ايك اورصورت

میین کا اصل مقصد کی حلال یا جائز چیز کو اپنے لئے ممنوع کرنے کا قوی عزم ہوتا ہے، اسی لئے اگر کوئی شخص کسی جائز چیز کو کسی مشکل اور آ دمی پر دشوار گذر نے والی شرط کے ساتھ مشروط کرد ہے تو اس کوجھی فقہاء کی اصطلاح میں بمیین ہی کہتے ہیں، جیسے کوئی شخص کے '' کہ اگر میں فلال چیز کھا دُن تو مجھ پر روزہ ہے یا کوئی شخص کے '' کہ اگر میں فلال چیز کھا دُن تو مجھ پر روزہ ہے یا قووہ میری بیوی کوطلاق ہوجائے'' سے بیشرط دوستم کی ہوستی ہے یا تو وہ عبادت اور تقرب الی اللہ والے افعال کے بیل سے ہو، جیسے: نماز، روزہ، حج وعمرہ، قربانی وصد قہ، الی صورت میں اگر وہ اپنی شرط کو بورانہ کریائے تو جو اس نے ارادہ کیا تھا اس کوادا کرنا ہوگا۔

دوسری صورت ہیے کہ کسی کار قربت سے تم کو متعلق نہ کیا ہو، جیسے: طلاق، اس صورت ہیں اگراس نے اپنی قتم کی خلاف ورزی کی، یافتم کی خلاف ورزی ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی، جیسے کہا کہ اگر میں اس مکان میں داخل ہوا تو تم کو طلاق، اور وہ مکان میں داخل ہوگیا، یا اپنی بیوی سے کہا: اگر تم داخل ہوئی تو تم کو طلاق، یا کسی اور شخص کے داخل ہوئے سے طلاق کو متعلق کردیا اور وہ شخص داخل ہوگیا، ان تمام صور توں میں طلاق واقع ہوجائے گی۔ داخل ہوگیا، ان تمام صور توں میں طلاق واقع ہوجائے گی۔

جوشرطیں اللہ تعالی کی متم کھانے ہے متعلق اوپر ذکر کی گئی ہیں وہی شرطیں اس مین سے بھی متعلق ہیں ، کہ جوشرط ہو وہ مستقبل

البتہ چونکہ بنیادی طور پریمین کی بیصورت طلاق ہے متعلق ہے، اس لے بیہ بات ضروری ہوگی کہ اس یمین کا تکلم کرنے والا شرعاً طلاق دینے کا اہل ہواور اس کی طلاق معتبر مانی جاتی ہو، نیز جس کو اس نے طلاق کا مخاطب بنایا ہے وہ اس مرد کے حق میں طلاق کا کل بن عتی ہو، (۱) — (تفصیل کیلئے خود لفظ طلاق ملاحظہ کیا جاسکتا ہے)۔

فتم كا كفاره

اگرکوئی شخص قتم کھائے اور حانث ہوجائے یعنی اس کو پوری نہ کر پائے تو اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے، قر آن مجید نے خوداس کفارہ کی تفصیل ذکر کی ہے،ارشاد ہے:

الله تعالی میمن لغو پرتمهارا مواخذہ نہیں فرما ئیں گے ، لیکن جس متم کا تم ارادہ کروگے اس کے بارے میں تمہاری پکڑ ہوگی ،اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اوسط در ہے کا کھانا جوتم اپنے اہل خانہ کو کھلاتے ہو، دس مسکینوں کو کھلایا جائے ، یا ان کو کپڑ ا پہنایا جائے یا ایک غلام آزاد کیا جائے ، جو محض اس کی جائے یا ایک غلام آزاد کیا جائے ، جو محض اس کی

گنجائش نہ پاتا ہوتو وہ تین دنوں کے روزے رکھے، اگرتم قتم کھاؤتو یہ تمہار ہے، اگرتم قتم کا کفارہ ہے، اورا پنے قسموں کی حفاظت کرو، اللہ تعالی ای طرح تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرتے ہیں تا کہ تم خدا کے شکر گذار بنو۔ (المائدہ: ۸۹)

اس ہے معلوم ہوا کہ اگر کو کی شخص اپنی قتم کو بوری ندکریائے تو اس پر کفارہ کی ادائیگی واجب ہے،اس سے بدیات بھی معلوم ہوئی کہ کفارہ کی پہلی تین صورتیں ۔ مسکیغوں کو کھانا کھلانا ، کیڑے یہنا نااورغلام آ زاد کرنا — میں ہے کسی بھی صورت کوا ختیار کرنے کی گنجائش ہے،لیکن اگران میں ہے کوئی بھی کفارہ ادانہ کرسکتا ہوتو اباےروزوں کے ذریعے کفارہ ادا کرنے کی اجازت ہوگی ،اور اگران میں ہے کی پر قادر ہوتوروزہ رکھنا کافی نہیں ہوگا ،ان ساری باتوں يرقريب قريب فقهاء مفق بين، البسة اس بارے ميں اختلاف ے کہ بیتن روز ے ملسل رکھے جائیں گے یا یکے بعد دیگرے؟ حفیہ کے یہاں مسلسل رکھ جائیں گے ، انہوں نے اس کو کفارہ ظہار پر قیاس کیا ہے اور اس امر کو بھی پیش نظر رکھا ہے کہ حضرت عبدالله ابن مسعود ﷺ کی قراءت میں تین روزوں کے ساتھ مسلسل (فصيام ثلثة ايام متتا بعات) كى قيد لكائى كى ب، مالكيد ، شوافع اور حنابله ك نزديك چونكه آيت ميس مطلق تين روز بر كفي كاحكم دیا گیاہے،اس لے مسلسل ان روزوں کارکھنا ضروری نہیں۔(۲) اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ مالی کفارہ سے روزہ لیعنی بدنی کفارہ کی طرف منتقل ہونے کیلئے کس وقت کا فقر معتبر ہے؟ حفنیہ کے نزدیک جس وقت کفارہ ادا کرنے کا ارادہ کیا ، اگر اس وقت مالی کفارہ ادا کرنے برقا درنہیں تھا تواس کیلئے روزہ رکھ کر کفارہ ادا کرنے کی مخبائش ہے،اور حنابلہ کے نزدیک بیاجازت اس وقت

⁽۱) ملخص از: بدائع الصنائع ۲۱-۳۰/۳

ہے، جب کہ جانث ہونے کے وقت ہی وہ کفارہ مالی اداکرنے کے لائق نہ ہو، اگر ایک شخص حانث ہونے کے وقت کفارہ کمالی ادا کرنے پر قادر تھالیکن اس نے تاخیر کی یہاں تک کہ اب کفارہ مالی ادا کرنے کے لائق نہیں رہا، تو حنا بلہ کے نزدیک اب روزے رکھنا کافی نہیں ، اور حنفیہ کے نزدیک روزہ رکھنے کی گنجائش ہے، یہی رائے مالکیہ اور شوافع کی بھی ہے۔ (۱)

حانث ہونے سے پہلے کفارہ اداکرے بابعد میں؟

کفارہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں اس بابت اختلاف ہے کہ حانث ہونے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دینا کافی ہے یائیس ؟ حفیہ کے نزدیک پہلے کفارہ ادا کرنا درست نہیں ، اگر حانث ہونے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا تو بیکائی نہیں ہوگا ؛ اس لئے کہ کفارہ کا سبب ہی نہ حانث ہونا ہے، تو جب تک کی چیز کے واجب ہونے کا سبب ہی نہ پایا جائے اس کی ادا کیگی کیوں کر درست ہو علی ہے، مالکیہ ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک حانث ہونے سے پہلے بھی کفارہ کا ادا کر دینا کافی حنابلہ کے نزدیک حانث ہونے سے پہلے بھی کفارہ کا ادا کر دینا کافی حاب ہے (۲) کیونکہ آپ بھی نے ارشاد فرمایا کہ اگرتم کی چیزی قسم کھاؤ کوردو ہری بات کو اس ہے بہتر پاؤ تو قسم کا کفارہ ادا کر دواور جے بہتر بوقی میں اور دورس کی بیلے کفارہ ادا کر دواور جے بہتر کرو، بلکہ مقصود نہیں کہ پہلے کفارہ ادا کرو پھر قسم کی خلاف ورزی کردو، بلکہ مقصود صرف اس قدر ہے کہ ایک قسم پر اصرار نہ کیا جائے ، کرو، بلکہ مقصود صرف اس قدر ہے کہ ایک قسم پر اصرار نہ کیا جائے ، چنا نچہ بیر دوایت ابوداؤد میں بھی نقل کی گئی ہے ، اور اس میں فرمایا گیا جی فی قسم تو ڑ نے کا ذکر پہلے ہے، اور کفارہ ادا کر نے کا ذکر بعد میں ۔ یعن قسم تو ڑ نے کا ذکر پہلے ہے، اور کفارہ ادا کر نے کا ذکر بعد میں ۔

مسكينول كوكها ناكحلانا

دس مسكينوں كو كھانا كھلانے كى دوصور تيں ہو على بيں: ايك سه كہان كودووقت دو پېراورشب ميں اتنا كھانا كھلا ديا جائے كه آسوده ہوجائيں، كھانے كاما لك بنانا حفيہ كے يہاں ضرورى نہيں، اگر بطور اباحت كھانا كھلا ديا تو يہ بھى كافى ہاور مالك بناد ہے تو يہ بھى درست ہے (ھ) اگر ايك وقت كے كھانے كى جو (ھ) اگر ايك وقت كے كھانے كى قيمت اداكر دي تو يہ بھى درست نہيں كه مثلاً ايك فقير كو دن كا كھانا كھلائے اور دوسرے فقير كو رات كا كھانا (٢) اگر بجائے كھانا كھلائے اور دوسرے فقير كو رات كا كھانا (٢) اگر بجائے كھانا كھلائے اور دوسرے فقير كو رات كا كھانا (٢) اگر بجائے كھانا كھلائے ہو خواختلاف صدقة الفط درميان اس مسئله ميں وہى اختلاف ہے جو اختلاف صدقة الفط كي سائے رامان كانى ہوگا ، اور شوافع وغيرہ كے زد يك فى كس نصف صاع (٩٠٥ء اركونا كافى ہوگا ، اور شوافع وغيرہ كے زد يك لى كونا اركونا كافى ہوگا ، اور شوافع وغيرہ كے زد يك لى كونا اداكرنا كافى ہوگا ، اور شوافع وغيرہ كے زد يك

اس طرح کا حیلہ کرنا کہ کی فقیر کو کھانا دیا جائے پھراس سے واپس نیا جائے پھر دوبارہ اسے دیا جائے بہاں تک کہ دس دفعہ لین دین کیا جائے تا کہ بہی کھانا دس مسکینوں کے کھانے کے قائم مقام ہوجائے ، جائز نہیں اور اس سے کفارہ ادانہیں ہوگا۔ (2)

مسكينوں کے لئے کپڑوں کا انتظام

اگر کفارہ کے طور پر کپڑے دیے ہوں تو کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟ اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف ہے ایک قول یہ منقول ہے کہ کم سے کم ایسا کپڑ اہونا جا ہے جوعمومی طور پر بدن کوڈھانپ دے ،صاحب ہدایہ نے ای قول کوشیح قرار دیا ہے، (۸)

 ⁽۱) وكم فتح القدير ٨٣/٥ الفقه الاسلامي و ادلته ٩٠٠٣ (٢) كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ٢٠٠٢

⁽٣) بخارى، مديث نبر ١٤٢٢ و مسلم، مديث نبر ١٣٨٢، عن عبد الرحمن بن سمرة

⁽٣) ابوداؤد، مديث نم ٣٣٧٧، باب الحنث اذا كان خيراً . (۵) ردالمحتار ١١٣٣

⁽⁴⁾ حوالة سابق

 ⁽۲) حوالة سابق
 (۸) هدایه مع الفتح ۸۲/۵

ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ اگرا تنا کیڑا دیا جائے کہ جس سے نماز درست ہو جائے جیسے مرد کو صرف پانجامہ یائنگی دے دی جائے تو یہ بھی کافی ہے، یہ قول امام محکم کی طرف منسوب ہے (۱) البتہ ایک ہی کپڑا دیا جائے کین مقصود کپڑا دینا نہ ہو بلکہ دو وقت کے کھانے گی قیمت کپڑے کی شکل میں ادا کرنا چاہتا ہوا ور داقعی وہ کپڑا اس قیمت کا ہوتو یہ کافی ہو جائے گا۔ (۲)

یہ بات بھی درست ہے کہ ایک ساتھ دس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے یا کپڑا دے دیا جائے ،اور یہ بات بھی درست ہے کہ ایک سے زیادہ دنوں میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا کپڑا - بہنانے کا کفارہ ادا کیا جائے۔(۲)

اگرکوئی چیزایخ او پرحرام کرلے؟

اگر کمی محص نے قتم کے الفاظ تو استعال نہیں کے لیکن کسی جائز چیز کواپنے او پرحرام کرلیا، جیسے کہے کہ'' مجھ پر یہ کپڑایا یہ کھانا حرام ہے'' تو اس کی وجہ سے وہ شکی تو اس پرحرام نہ ہوگی اور اس کے لئے اس کا استعال جائز اور حلال ہوگا ، البتۃ اگر اس حرام کی ہوئی چیز کو استعال کر ہے تو کفار ہوتھ اواکرنا ہوگا۔ (۴)

فتم کھانے والے کی نبیت کا اعتبار ہوگا یا کھلانے والے کی؟

قتم اور یمین کے سلسلہ میں ایک اہم مسلہ یہ ہے کہ اگر ایک مخص نے دوسر شخص سے تم کھلائی خواہ اپنے طور پریا قاضی کے واسطہ سے جتم کھانے والا ظاہری معنی مراد لینے کے بجائے ایسامعنی

مراد لے جوشم کھلانے والا کے منشاء کے خلاف ہو، جیسے چھت کے اورآ سان مراد لے، فرش سے زبین اور لباس سے رات مراد لے، تو کیا قتم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی؟ اس سلسلہ میں فقہاء نے تفصیل کی ہے، اگر قتم کھانے والا ظالم ہے اور قتم لینے والا مظلوم، تو قتم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا تا کہ اس کی دادری ہو سکے، چنا نچہ حضرت ابو ہریرہ کا عتبار ہوگا تا کہ اس کی دادری ہو سکے، چنا نچہ حضرت ابو ہریرہ کا اعتبار ہوگا تا کہ اس کی دادری ہو سکے فرمایا کرتم میں قتم کھلانے والے کی نیت معتبر ہوگی، الیسمین علی فرمایا کرتم میں قتم کھلانے والے کی نیت معتبر ہوگی، الیسمین علی فرمایا کرتم میں قتم کھلانے والے کی نیت معتبر ہوگی، الیسمین علی فرمایا کرتم میں تول امام شافتی اور امام احمد کا اقتل کیا ہے، اور لکھا ہے کہ ہمیں اس میں کی کا اختلانے معلوم نہیں۔ (۱)

دوسری صورت بیہ ہے گئے والا ظالم ہواور قتم کھانے والا مظلوم ، ایی صورت بیس قتم کھانے والا نے کا نیت معتبر ہوگی (۸)

ستیسری صورت بیہ ہے گئے کہ اس صورت بیں بھی قتم کھانے والے امام احمد ہے نقل کیا گیا ہے کہ اس صورت بیں بھی قتم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی ، ابن قد امر کہتے ہیں کہ یہی رائے امام شافعی کی نیت معتبر ہوگی ، ابن قد امر کہتے ہیں کہ یہی رائے امام شافعی کی خیت ہے اور اس مسلم میں کی فقیہ کا اختلاف ہمارے علم میں نہیں ۔ (۹)

کھانے والے کی نیت کے معتبر ہونے اور نہ ہونے کا تعلق اس قتم کھائی سے ہے جوز مانہ گذشتہ سے متعلق ہو، اگر مستقبل سے متعلق قتم کھائی جائے تو قتم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی ، اس لئے کہ وہ اس میس کمانے والے کی نیت معتبر ہوگی ، اس لئے کہ وہ اس میس کمانے والے کی نیت معتبر ہوگی ، اس لئے کہ وہ اس کیسین کا عاقد ہے ، اور کوئی بھی عقد عاقد ہی کی نیت سے متعلق ہوتا ہے۔ (۱۰) (قاضی کے ملزم سے قتم لیئے کے سلسلہ میں ملاحظہ ہو:

⁽r) هدایة مع الفتح ۸۲۵،درمختار ۱۱۲۳

⁽٣) هداية مع الفتح ٨٤/٣

⁽٢) بدائع الصنائع ٢٠/٣

⁽٨) بدائع الصنائع ٢٠/٣،المغنى ٢٠٠٩

⁽١٠) بدائع الصنائع ٢١/٣

⁽۱) فتح القدير ۸۲/۵

⁽۳) درمختار ۱۱/۳

 ⁽۵) مسلم عن ابی هریرة، صدیث نبر ۳۲۸۳

⁽۷) المغنى ۱۹۲۱۹

⁽٩) المغنى ٩/٢٢٨

''استحلا ف[ورنكول'')_

ré.

'' دن'' کے لئے عربی زبان میں دوالفاظ استعال کئے جاتے ہیں،ان میں سے "نہار" کالفظاتو خاص طور پردن کی سفیدی کے لئے بولا جاتا ہے،اور یوم کالفظ بھی اس معنی میں اور بھی مطلقاً وقت کے معنی میں ، ویسے مشہوریہ ہے کہ یوم سبح صادق کے طلوع ہونے سے غروب آ فاب تک کا وقت ہے اور نہار سورج نکلنے سے سورج ڈو بنے تک کا وقت ،اس پرتوا تفاق ہے کہ یوم کا لفظ بھی خاص دن كمعنى ميں ہوتا ہے اور بھى مطلق وقت كے معنى ميں الكن اس ميں اختلاف ہے کہ کیا پیلفظان دونوں معنوں کے درمیان مشترک ہے، اور بدونوں ہی معنی اس کے حقیقی معنی میں ہیں، یا حقیقی معنی دن ہے، اورمجاز أمطلقاوقت كے لئے بھى بول دياجا تا ہے؟ چونكه عربي زبان میں کسی لفظ کا دومعنوں میں مشترک ہونا بہتر نہیں سمجھا گیا ہے،اس لئے خیال ہوتا ہے کہ مطلق وقت کے معنی کومجازی قرار دینا بہتر ہے۔ اگریوم کے ساتھ کوئی ایسافعل ذکر کیا جائے جواس بات کا تقاضه کرتا ہوکہ یہاں اس ہے مطلق وقت کامعنی مراد ہے یا دن کا، تو پھراس قرینہ کے مطابق ہی اس کامعنی متعین ہوگا ،لیکن اگراس کے معنی متعین کرنے کے لئے کوئی خاص قرینہ موجود نہ ہو، تو پھر اصولیین نے ایک قاعدہ بہ مقرر کیا ہے، کہا گراس کی نسبت فعل ممتد کی طرف ہوتو اس ہے خاص دن کامعنی مراد ہوگا ،اورا گرفعل غیر ممتد کی طرف ہوتو مطلق وقت کے معنی ہوں گے ، فعل ممتد ہے مراد اليافعل ب جس كي كوئي مدت متعين كي جاسكي، جيسے چلنا، روز ه ركھنا، سواری کرنا،طلاق کااختیاروغیرہ،غیرمتد سےایسےافعال مرادیس جس كى انجام دى ميں كوئى مەت صرف نە مهوتى مو،اوراس كئے اس کے لئے کوئی مت بیان کرناممکن نہ ہو، جیسے طلاق ،عقد نکاح وغیرہ،

مثلاً كهاجائ، انت طالق يوم اتزوجك ، تخفي طلاق، جس دن میں تم سے نکاح کروں ، یہاں یوم مطلق وقت کے معنی میں ہوگا، لہٰذا نکاح رات میں بھی کرے تو طلاق واقع ہوجائے گی ،اوراگر كے: امرك بيدك يوم يقدم فلان ، ليني جس دن فلان محض آئے اپنے آپ پر طلاق واقع کرنے کا اختیار ہوگا، یہاں ''یوم'' خاص دن کے معنی میں ہے،اگر مذکورہ شخص رات میں آئے توعورت کواپنے آپ پرطلاق واقع کرنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ ایک اہم مئلہ یہ ہے کہ یوم ہے متعلق دوفعل ذکر کئے جاتے میں ،ایک وہ فعل جو یوم کے بعدآ تا ہے،اوراس کا مضاف الیہ بنآ ہے، دوسرا وہ فعل جو يوم سے پہلے آتا ہے، اور يوم كى حيثيت اس ك كي ظرف كي موتى ب، جيسے: انت طالق يوم اتزوجك، اس میں یوم سے پہلے طلاق کا ذکر ہے، یوم اس کا ظرف ہے، اور طلاق اس کے لئے مظروف، اور اتنو و جک جو ایوم کے بعد مذکور ہے،اس کا مضاف الیہ،اب اگرید دونوں فعل ممتد ہوں، تو ظاہر ہے کہ دن کے معنی مراد ہول گے ،اور دونوں غیرممتد ہوں تو مطلق وقت کامعنی مراد ہوگا،لیکن اگران میں سے ایک ممتد اور دوسراغیر ممتد ہوتو یوم کے معنی میں کس کی رعایت ہوگی؟اس سلسلہ میں راج رائے بیہ ہے کہ نظر وف کا اعتبار ہوگا، یعنی اگر مظر وف ممتد ہوتو دن کے معنی ہوں گے اور غیر ممتد ہوتو مطلقاً وقت کے معنی ۔(۱)

0000

⁽۱) يورى بحث درمختار ورد المحتار ۲۹/۳ - ۲۹۱، بختن : شيخ عادل ، شيخ على معوض) خص ب-

فهرست مراجع

تفسير وقرآنيات

المتونى	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
DTL.	ابوبكريصاص رازى	احكام القرآن للجصاص	1
DOM	ابو بكر محمد بن عبد الله ابن عربي	احكام القرآن لا بن عربي	
9 198	زر محرانی: مولانا شرف علی تعانوی	أحكام القرآن	
۹۱۱ هـ	امام جلال الدين سيوطي	الاتقان في علوم القرآن	L. P.
Siving	ابن تيميد	اصول الفير	۵
d Pak	محرامين بن محرمتنا وستشيطي	اضواءالبيان	ч
۵۸۵	قاضى تاصرالدين بيضاوي	بيضاوى	4
D696	امام بدرالدين زركشي	البربان في علوم القرآن	- A
	واكثر ومبدز حيلى حفظه الله	الغيراكمنير	9
۵۷۲۳	میخ محمطی صابونی	تغيرابن كثير	1•
DY+Y	علامة فخرالدين رازي	تغيركير	11
۵۱۲۲۵	علامة قاضى ثناءالله يانى چيئ	تفيرمظهرى	ir i
ari.	محد بن جرير طبري	تغيرطبري	11
	مولانا ابوالكلام آزاد	ترجمان القرآن	II"
DY41	ايوعبدالله قرطبي	الجامع لاحكام القرآن	. 10
150	هيخ احمرصاوي مالكي	حاشيه صاوي	, IY
ø91•	علامه جلال الدين سيوطي	الدراكميور	14
244	شخ محمعلى صابوني	روائع اكبيان	IA

D174+	علامة محمودة لوى	روح المعاني	19
-	محی الدین شیخ زاده	فيخ زاده	r.
۵۷۲۲	فيخ محموعلى صابوني	صفوة التفاسير	rı
@LLT	فيخ محم على صابوني	الفلسفة القرآنية	rr
عالم Y	شاه ولی الله محدث د ہلوی	الفوزالكبير	۲۳
۵۱۹۳۵	علامدتحدرشيدرضاء	المنار	rr
هذا٠	ايوعيداللدنقي	مدارك التغزيل	ra
POIT	ابوم الحسن بن مسعود بغوى	معالم التزيل	ry
DLL7	فيخ محمطي صابوني	مخضر تغييرا بن كثير	12

حديث واصول حديث

مفتى محرشفع صاحبٌ	معارف القرآن	۲۸
علامه جارالله زمخشري	كثاف	19
ابوفيض محمر بن الزبيدي الشهير بمرتضى الحسيني	اتحاف سادة المتقين	1
على بن أحمد بن على قسطلاني	ارشادالساري	r
محمه بن يزيدالربعي ابن ملبه	ابن ماجه	۳
ابوداؤ دسليمان بن افتعث	الوداؤد	٣
ابوعبدالله محمر بن اساعيل بخاري	الاوبالمفرد	۵
عبدالرحيم بن الحسيني عراقي	الفية كالحديث	4
محمد بن على نيموى	آ فاراسنن	4
علامه عبدالغني دبلوي	انجاح الحاجة على ابن ماجه	٨
علامها بوالفعنل عبدالرحيم سيني عراقي	المغنى عن حمل الاسفار في الأسفار	9
ابوحامه محمد بن محمر غزالي	احياءعلوم الدين	10
عبدالحق ابن سيف الدين د ملوي	افعة اللمعات	11
فيخ الحديث محمرز كرياسهار نبوري	اوجز الميالك	Ir
	علامه جارالله زمخشری ابوفیض محمد بن الزبیدی الشهیر بمرتضی الحسین علی بن احمد بن علی قسطلانی محمد بن بزیدالربعی ابن ملجه ابودا و دسلیمان بن اهیده ابوعبدالله محمد بن الحسینی عراقی عبدالرحیم بن الحسینی عراقی عبدالرحیم بن الحسینی عراقی علد مدیر الغی نیموی علد مدیر الغی نیموی علامه عبدالخی دیلوی ابو حاد محمد بن محمد غزالی عبدالحق ابن سیف الدین دیلوی	معارف القرآن مفتى محره شفي صاحب والمستون التعافي المنتى محموار الله دخشرى التعافي المستون التعافي المستون التعافي الت

11	بذل المحجود	خليل احمرسهار نپوري	יייום
ır	بخارى ما دران داران الماري الماري الماري	ابوعبدالله محمد بن اساعيل بخارى	POT
10	بلوغ الاماني على الفتح الرباني	احمة عبدالرطن البتا	P
- 14	العلق السيح	مولا نامحمدادريس كاندهلوي	-,em
14	تذكرة الموضوعات ويمان المجان والمارية	جلال الدين عبدالرحن بن اني بكرسيوطي	m
IA	التقييد والاليناح (شرح مقدمه ابن صلاح)	زين الدين عبد الرحيم بن حييني عراقي	15
19	تدريب الراوى ويهيان المالية	حلال الدين عبدالرحن بن ابو بكرسيوطي	a 911
r.	تنويرالحوالك	ابن غرور محمة كل	775
ri	تذكرة الحفاظ	ابن عبدالله محمد بن احمد ذهبي	24 CA
rr	تلخيص الحبير	أحمد بن على بن محمد ابن الجرعسقلاني	₩ ADT
rr	الترغيب والتربيب	الوجمة عبدالعظيم بن عبدالقوى منذري	۵۵۸۱
rr	تغلق الاعظمى على ابن ماجبه	د كور مصطفى اعظمي	ZM. s
ro	سنن ترندی	ابعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترندی	DT.T
ry	تهذيب التهذيب	احمد بن على ابن المجرعسقلاني	۵۸۵۲
12	جع الوسائل	All case	12
rA.	الجو ہرائقی الردعلی البہقی	على بن عثان بن تركماني	D40.
rq	الجامع الصغير	محمة عبدالرؤف بن تاج العارفين مناوي	ا۳۰اه
۳.	جامع مسانيدا بي صديفة	ابوالمؤ يدمحه بن محمودخوارزى	arra
rı	الا جوبة الفاضلة	مح عبدالحي لكعنوي	. 14
rr	جامع العلوم والحكم	زين الدين ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمضبلي	DL90
٣٣	جامع الوصول	امام مجد الدين المبارك بن محمد ابن الأشير جزرى	٣٠٢م
۳۳	جمع الفوائد	محمه بن محمسليمان الردواني مغربي	م1+9°
ro	حاهية عبدالقدوس بن محمد بن نذ رعلي مجمع البحرين	عبدالقدوس بن محمد نذير	- 84
my	منددیلی	شيروبيان شهردارديلي	۵٠٩

, rz	سنن دارقطنی	ابوالحن على بن عمر دار قطني	0 TAO
M	الدراكمي و	جلال الدين عبدالرحن ابو بكرسيوطي	æ911
79	الدراية في تخ تج احاديث الهداميه	احد بن على بن الحجرعسقلاني	ممم
۴.	الرسالة	امام محمر بن ادر ليس شافعي	ør•r
۳۱	الرفغ والكميل	امام ابي الحسنات مجمع عبدالحي تكصنوي	۳۱۳۰
٣٢	رياض الصالحين	ابوز كريا يجي بن شرف نووي	6727
~~	سنن الداري	ابومجمه عبدالله بن عبدالرحمٰن داري	p100
المالم	سلسلة الاحاديث الضعيفة	ناصرالدين الباني	۱۳ -
ra	سنن يبهق	ابوبكراحمه بن الحسين بيهق	∞ ۳۵∧
٣٦	سبل السلام	محد بن اساعيل يمنى صنعانى	۳ΙΔ۲
rz	شرح الزرقاني على المؤطا	ابوعبدالله محمد بن عبدالباقي زرقاني	۱۱۲۲
171	شرح معانی الآفار	ابوجعفراحمه بن محمدالأ زدى طحاوي	ا۲۲م
14	شرح نو وی علی صحیح مسلم	یجیٰ بن شرف نو وی	6724
۵۰	شرح السنة	الى محمد الحسين بن مسعود بغوى	D014
۵۱	شاكرتذى	ابعیسی محمدین عیسی تر ندی	۵۳۰۲
٥٢	صحح ابن خزيمه	الويكر محمد بن اسحاق بن خزيمة	ااتاه
٥٣	صحيح ابن حبان	امام محد بن حبان بن احمد	
٥٣	طبرانی (مجم اوسط وصغیر)	سليمان بن احمطراني	۵۳۲۰
۵۵	الطب في النة	محداحد محد سنهوري	1499ه
۵۲	ظفرالاماني	مجرعبدالجي لكصنوي	۳۰۳۱۵
۵۷	عارضة الاحوذي	ابو بكر حمر بن عبدالله المعروف بابن الغربي ماكل	۵۳۳
۵۸	علوم الحديث ومصطلحة	صحی صالح	
۵٩	العرف الشذي	علامة محمدانورشاه تشميري	ماتما

4.	عون المعبود	الوالطيب محمض الحق عظيم آبادي	ener. A
YI	عدة القارى	علامه بدرالدين محمود بن احمد عيني	۵۸۵۵
71	غريبالحديث	عبدالله بن مسلم بن قتيمة	D124
40	فتح البارى	احمه بن على بن حجر عسقلاني	⊕AST
40	فتح المغيث	ابوعبدالله محمه بن عبدالرحمٰن سخاوي	₽9+ r
40	الفتح الكبير	امام جلال الدين عبدالرحن بن ابي بكرسيوطي	۹۱۱ ه
44	فيض البارى	علامه محمدانورشاه تشميري	olrar
44	الفتح الرباني	علامهاحمة عبدالرحن البناء	17 5
YA	الفواكدالمجموعة	محمه بن على شو كانى	שודם.
49	فضائل رمضان لا في الدنيا	عبداللدابن محمعبيد بن سفيان	48 . 4
4.	فقالنة	منطخ سيدالسابق منطح سيدالسابق	10
41	فيض القدري	محد عبدالرؤف مناؤى	14
4	قواعدالتحديث	محمه جمال الدين قامي	olter
4	قواعد في علوم الحديث	علامة ظفراحم عثاني تفانوي	۳۹۳۱۵
20	تفوالاً رُ	رضى الدين محمد بن ابراجيم طبي	941
20	القول البديع	محمه بن عبدالرحمٰن سخاوي	ø9+r
4	كثف الغمه	محمه بن علوي بن عباس مالكي	AF S
44	كتاب الاعتبار	ابوبكر محدين موى بن عثان بن حازم	۵۱۳
41	كنزالعمال	علاءالدين متى بن حسام الدين مندى	
49	الكوكبالدرى	ابوالعباس احمد بن معداقليشي	00mg
۸۰	كتاب الكفاية في علم الرواية	احدين على الخطيب بغدادي	+
AI	كرامية الاقعاء في الصلوق	احمد بن على الخطيب بغدادي	

٨٣	مؤطاامامجر	محمه بن صن شيباني	۵۱۸۹
۸۳	مؤطاامام ما لک	امام ما لك ين انس	, L9D-019L
۸۵	منداحم	امام احمد بن محمد بن طنبل	ع۲۳۱ <i>ه</i>
M	مجمع الزوائد	نورالدين بن الي بكرييثي	۵۸۰۷
٨٧	متدرك حائم	محمد بن عبدالله حاكم نيسا بوري	
۸۸	المنتقى من احاديث سيدالاخيار	مجدالدين عبدالسلام بن تيمية	100
۸٩	مصنف بن الي شيبه	الوبكرعبدالله بن محمد بن اني هيية	ørra .
9+	مرقاة المفاتح	على بن سلطان محمد قارى	۱۰۱۳
- 41	مقدمه ابن صلاح	ابوعمروعثان بنعبدالرحن شهروزي	ארר
91	معارف اسنن	فيخ محر يوسف حيني بنوري	
91	مصنف عبدالرزاق	ابوبكرعبدالرزاق بن جام صنعاني	a TII
91	مشكل الآثار	ابوجعفراحمه بن محمه بن سلامة طحاوي	۳۲۱
90	مرائيل ابي داؤد	ابوداؤدسليمان بن الافعث مجستاني	۵۲۲۵
94	مواردالظمأن	نورالدين على بن اني بكر يبثمي	۵۸•۷
94	مجمع البحرين	نورالدين على بن اني بمريدهمي	"
91	مكلكوة المصابح	ابوعبدالله محمر بن عبدالله خطيب بغدادي	
99	المواهب اللدني	على بن احمد بن على قسطلانى	
1++	معرفة علوم الحديث	امام حاكم ابوعبدالله بن عبدالله نيسا بوري	۵۴.0
1+1	المتحول	امام ابوحا مدمحمه بن محمد غز الى	۵۰۵ ه
. 1•1	المنهل العذب المورود	محبود محمد خطاب بكي	
1.1	مرويات اللعن في السنة	باسم فيصل الجوابرة	
1.1	المعتصر من المختصر	ابوالمحاسن بوسف بن موی ماکلی	۵۸۰۳
1+0	مندالثافعي	امام محمد بن ادريس شافعي	pr•1

۲۷اام	امام ولى الله دوبلوى	المسة كأمع المؤطا	1+4
71 .	علی بن حسن بن علی حلبی اثری	الكت والمراسية	1.4
₽ Nor	حافظا بن حجر عسقلاني	نزبة النظر	1+1
AL	محمه بن على بن محمد شوكاني	نيل الاوطار	1+9
or.r	ابوعيدالرطن احمد بن شعيب نسائي	نىائى(سنن)	
علاعم	جمال الدين ايومجم عبدالله بن يوسف زيلعي	. نصب الرابية	, III
₽ 4∙Y	مجدالدين ابوالسعادات المبارك ابن محمد بن الأثير بزرى	النهابير	IIF
	ذا كثر محمد حميد الله	الوثائق السياسيه	1111

اصول و قواعد فقه

1	أثر الاولة المختلف فيهافى الفقه الإسلامي	وكتور مصطفى ديب البغاء	-
įλ r ,	الاعتصام	ابواسحاق ابراجيم بن موي شاطبي	±4+
٣	الاحكام لابن حزم مع تحقيق شيخ شاكر	ابوخميعلى بن مجمدا ندلي ظاهري	٢٥٦٥
٣	أدبالمفتى	ا يوهمر وعثان بن عبدالرحمٰن المعروف بابن الصلاح	שחדם
۵	الانتصلاح	فينخ مصطفى زرقاء	8
۲	اصول الفقه الإسلامي	لطا جابرعلواني	
. 4	الكامالكام	ابوعلى بن محمر آمدي	١٣٢٥
٨	الاجتهاد في الانص فيه	د کتورطیب خصری السید	
9	الاحكام في اصول الاحكام	ابوعلى بن محمر آمدي	١٦٢٥
1+	اعلام الموقعين	ابن قيم الجوزية	DL01
- 11	البحراكحيط	ابوبكر محد بن أمحد سرحى	ør∧r
Ir	تخ تخ الفروع على الاصول	شهاب الدين زنجاني	
- 10-	القر بروانخير	علامة حقق ابن أمير الحاج حلبي	_Φ Λ∠9
١٣	ارشادالقحول	محد بن على بن محمد شو كاني	• ۱۲۵۰

۱۵	حصول المامول	نواب محمصد بق حسن خان	
IA	شرح اسنوى على التقرير	امام جمال الدين عبدالرجيم اسنوي	044T
14	شرح عقو درسم المفتى	علامه محمراً مين المعروف زين العابدين	דמזום
14	ضوابط المصلحة	وكة ومحد سعيد رمضان بويطي	
19	العدة	محمه بن الحن الفراء بغدادي حنبلي	۵۳۵۸
r •	عقدالجيد	شاه ولی الله محدث و بلوی	٢١١١٥
rı	الفتو كأنشأ تهاوتطور با	دكة رحسين محمد الملاح	
rr	الفوائدالجبية		
r	قواعد الفقه	ابوالفرج عبدالرحمن بن رجب صنبلي	B490.
rr	قو اعد الفقه	مفتى محيميم الدين احسان مجددي	
ra	منهاج الوصول	قاضی ناصرالدین بیضاوی	ANY
ry	المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية		
12	الموافقات	ابوإسحاق شاطبي	DL9+
rA	المحصول	فخرالدين محرعمر بن حسين رازي	P+10
19	مسلم الثبوت	ملامحت الله بن عبدالشكور	
۳.	مخقرابن عاجب	ابن حاجب مالكي	
۳۱	نظرية الحكم ومصا درالتشريع الإسلامي		
۳۲	نهاية السؤل	لام جمال الدين عبدالرجيم اسنوي	D447
-	الواضح في الفقه	ابوالوفاء على بن أبي عقيل بن مجمه	۵۱۳
-	الاشياه والنظائر	علامه زين الدين بن ابراهيم المعروف بإبن تجيم حفي	∞9∠ +
ro	الاشاه والنظائر	جلال الدين سيوطي	911
٣٧	اصول السرهي	امام ابو بكرمحمه بن احمد بن أبي سهل سرهسي	pr9+

۳۲	اصول السرهي	امام ابو بكرمحمد بن احمد بن أني سهل سرحني	₽1°9+
F ∠	اصول الفقه	के. रेप्टरं मूह	12
F A	اصول فقدالاسلامي	وكتورومهة زحيلي هظهالله	1.14
79	اصول بزدوى	امام فخر الاسلام على بن مجمه بز دوى خفي	DIAT
14	اصول کرخی	امام ابوالحن كرخي	arr.
e M	الفصول في احكام الاصول	امام الويكر يصاص دازى	- E
٣٢	اصولالشاشي	فيخ نظام الدين شاشي	שדורר
ساس	آسان اصول فقه	مولانا خالدسيف الله رحماني	ar - l
LL	اصول الفقه	فیخ محد نظری بک	45
ra	التوضيح والثلوت	ملاعبدالكيم سيالكوني (محشى)	
۳۲	تيسيرالخري	شيخ محداً بين بادشاه	±9∠∧
rz	تقويم الاولة	قاضی ابوز پدعبدالله د بوی	۵۳۳۰
۳۸	تأسيس النظر	امام ابوزیدعبیدالله بن عمرا بن عیسیٰ د بوی حنفی	٠٢٢
79	التوضيح	شهاب الدين احمد بن احمد العلوى شو كي	9979
۵۰	التبصرة في اصول الفقه	بر بان الدين ابوالوفاء ابراجيم ابن شمس الدين افي عبدالله	
۵۱	"نقيح الفصول	شهاب الدين ابوالعباس احمد بن ادريس المشهور بالقرافي	MAYO
٥٢	تخزيج الفروع على الاصول	امامشهاب الدين محمود بن أحمد زنجاني	rara
٥٣	عمرة تواعدالفقه	و کتور علی احمد ندوی	
۵۳	حافية المخول	وكورمح صن يتو	en de
۵۵	حصول المامول من علم الوصول	الم مجم صديق حسن خان	· · · · · · · · · · · · · · · ·
۲۵	شرح مخقرالروضة	مجم الدين ابوالرجع سليمان بن عبدالقوى بن عبدالكريم ابن سعيدطوفي	DLIY -
04	علم اصول الفقه	ۋاكىرْعېدالوبابى قاكىرى	

æ1+9∧	علامه شيخ سيداحمد بن محمد حموى مصرى	غمز عيون البصائر	۵۸
my.	علامه عبدالعلى محمد بن نظام الدين انصاري	فواتح الرحموت	٩۵
۵۸۳۲	مثس الدين محمرا بن حمزه فتاري	فصول البدائع في اصول الشرائع	٧٠
	علامه شهاب الدين ابوالعباس أحمد بن ادريس المشهور بالقرافي	الفروق	.41
. 4	ابوالفرج زين الدين عبدالرحمٰن بن رجب صنبلي	قواعدا بن رجب	75
DITAD	محمة عبد الحليم بن محمداً مين تكهنوي	قمرالا قمار حافية نورالانوار	45
41 9	ابوم عز الدين عبدالعزيز بن عبدالسلام سيسي	قواعدالا حكام	40
	امام علاء الدين عبدالعزيز بن احمد بخاري	كشفالامرار	ar
ه۳۲۹	شيخ امام أبومنصورعبدالقاهرين طاهر بغدادي شافعي	كتاب اصول الدين	, 77
14 25 7	ۋاكىرمصطفى احمدزرقاء	المدخل انقتمي العام	44
۵۰۵ م	امام أيوحا مدمحمه بن محمه غزالي	المستصفي	٨٢
0696	علامه بدرالدين محمد بن بها درز ركشي	المكور في القواعد	49
ortr	علامها كوالحسين مجمه بن على بصرى معتزلي	المعتمد في اصول الفقه	۷٠
1 k		منهاج الوصول معتحقيق سليم شعبانية	41
14.	ابن حاجب مالكي	منتهى الوصول	4
2	امام ابوز کریامحی الدین بن شرف النووی	مقدمة المجموع	4
דארם	جمال الدين اكوعمروعثان بن عمر بن الي بكر المعروف بإبن الحاجب	منتهى الوصول والامل	40
ølrgr	محمدالاً مين بن محموعتار هنته يلي	ندكرة في اصول الفقه	40
۵۱۱۲۰	حافظ فيخ احمدالمعروف بملاجبون	<u>تورالاتوار</u>	24
	وكتورعبدالكريم زيدان	الوجيز	114

فقه حنفي

		<u> </u>	
10 p	مولانا خالدسيف اللدرحماني	اسلام كانظام عشروز كوة	1
	مولا ناخالد سيف الله رحماني	اسلام اورجد يدمعاشرتي مسائل	r

r	اسلامی عدالت	قاضى مجابدالاسلام قاسمى	
77.0	امدادالفتاوي	مولا نااشرف على تفانوي	oltyr
۵	بدائع الصنائع	امام ابو بكرين سعود كاساني	۵۵۸۵
11-4	البحرالرائق	شخ زین الدین ابن نجیم مصری	694.
2	تبيين الحقائق	علامه جمال الدين زيلعي	ozrr .
^	تخفدالصوفيه	سيدشاه احمر على صوفى قادرى	ia 50
9	تخفة القلنهاء	فيخ علاءالدين سمرقندي	£059
27/16	جوا برالفقه		10
	جامع الرموز	علامة تبتاني	64 0
1	الجامع الصغير	امام محمد بن حسن شيباني	ه۱۸۹
+101		شخ ابو بكر بن على حداديمني	۵۸۰۰
15-10	حاشيه سعدى عليى	ملاسعدالله بن عيسيٰ (سعدي عليي)	۵۹۳۵
D 10	حوادث الفتاوي	مولا نااشرف على تفانوي	oltyr
$\phi_{S,q}(\overline{L})$		مولا نااشرف على تفانوى	פודיור
14		علامه عبدالرشيدطا هر بخاري	
1/	פר שבור	علامه علاء الدين هسكفي	۵۱۰۸۸
, 10		علامه محمد ابين ابن عابدين شاي	וומר
, ,	رسائل ابن عابدين	علامه محمرا مين ابن عابدين شاي	۱۲۵۲
- r		علامه عبدالحي لكهنوي	01T+P
+	سراجي في الميراث	شخ سراج الدين سجاوندي	۵۸۰۰
ı rı	السراج المنيرشرح الجامع الصغير	Man	7!
_	شرح السير الكبير	محر بن ابي سېل سرخسي	pr9+
ro	طحطا وي على مراقى الفلاح	علامها حمر بن محمر طحطا وي	ודדום

74	عمدة الرعابية	علامه عبدالحي لكعنوي	۲۰۳۱ ۵
12	عنامية على بإمش الفتح	علامه اکمل الدین بابرتی	±444
۲A	فآويٰ بزازية	فيخ محمد بن محمد كر درى ابن البزاز	BAY2
19	فآوى تا تارخامية	علامنه عالم بن علاءا ندرا چی	⊕ ∠∧₹
۳.	فآوي حمادية	میخ رکن الدین ابن حسام الدین تا قوری	
۳.1	فتآوي دارالعلوم	مفتى عزيز الرحن عثاني	
rr	فآوي رشيديه	مولا نارشيداح كتكوبي	_
rr	فآوي سراجيه	سراح الدين الاودي	۵۸۲۹
~~	فآوي عزيزيه	شاهٔ عبدالعزیزین شاه ولی الله دیلوی	oirra
ro	فنآوئ غياثيه	فيخ دا وَد بن يوسف	
24	فتآوي قاضي خان	علامه حسن بن منصوراوز جندي	239r
72	فآوي مندبيه	ترتبيب:علاء مندكي ايك جناعت	- ۱۰۹۲
71	فتحالقدر	علامه كمال الدين ابن البمام	DAY.
r 9	قد وری	علامه احمد بن الي بكر بغدادي	۵۲۲۸ ص
۴.	کبیری	فيخ ابرا بيم طبي	Papa
۳۱	كتاب العشر والزكوة	مولا ناعبدالصمدر حماني	100
٣٢	كتاب الفيح والتفريق	مولا ناعبدالعمدرجماني	1. P
۳۳	الكفا بيلي الهدابيه	علامه جلال الدين خوارزي	
٨٨	كفاية المفتى	مفتی محمر کفایت الله د بلوی	61727
ra	كنزالد قائق	ابو بر کات عبدالله بن احمد سفی	
الذا	كنزالحنات	مولا نافتح محريكهنوي	7
٣٧	كتاب الخراج	امام ابو يوسف يعقوب بن ابرا ہيم	۱۸۳
۳A	كتابالاصل	ا مام محمد بن الحن شيباني	۵۱۸۹

٣٩	مالا بدمنه (فارس)	تاصنی ثناءالله پانی پی	פודרם
۵۰	المهوط	ابوبكرمحد بن احد سرحى	₽ MAT
۵۱	مختارات النوازل	بر ہان الدین علی مرغینا نی	209m
or	مخضرالطحاوي	امام احمد بن مجمط طحاوي	۱۲۲ه
۵۲	محلة الاحكام العدلية	مرتبه: خلافت عنائية كي	
مر	مجلة الجوث الاسلامية	ادارة الجوث العلمية والافتاء	121
۵۵	مراقى الفلاح	علامه حن بن عماد شرميلا لي	٩٢٠١٩
۲۵	ملتقی الا بحر	شخ ابراجيم بن محم صلي	290Y
۵۷	معين الحكام	علامه علاءالدين طرابلسي	۵۸۳۳
۵۸	منحة الخالق على البحرالرائق	علامه محمدا مين ابن عابدين شاي	ølrar .
۵٩	نتخبات نظام الفتاوي	نظام الدين اعظمي	
٧.	المواقيت في احكام المواقيت	مفتى محرشفع صاحب	3.00
41	نورالا بيضاح	علامه حسن بن عما دشر نبلا كي	01+19
44	الهداية	بر بان الدين على بن ابي بكر مرغينا ني	D095

فقه مالكي

		TO THE RESIDENCE OF THE PARTY O	10.00
1	بلغة السالك لاقرب المسالك	شخ احمه صاوی مناحم صاوی	4.4
r	تبرة الحكام	علامه بربان الدين ابوالوفاء ابراجيم ابن امام مش الدين ابي عبدالله محمد بن فرحون يعمري مالكي _	
٣	الثمر الداني	شخ ابن ابی زید قیروانی	
٣	حافية الدسوقي	فيخ محمه بن احمد بن عرفة وسوتى ماكلى	۱۲۳۰
۵	حاشيه صاوى على الشرح الصغير	علامة شيخ احمد بن محمد صاوي مالكي	3
۲.	حافية الخرثي	ا يوعبدالله محمد بن عبدالله بن على خرشي ما كلى	øITA9 .
4	الذخيرة	میخ ابن عذ وزمجر کمی تو ^ن سی	
-1-	The second secon		

	فيخ ضياء خليل	مَّ الجليل على مختصر الشيخ الخليل	٨
. 1	علامها بوالبركات احمد بن محمد بن احمد در دير	الشرح الصغير	9
		عدة السالك	1+
	فيخ احر عليش مالكي	فتح العلى الما لك	11
	في ابن برى	القوا نبين الققهبية	ır
	ابوعر يوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبرالتمري القطعي	الكافى في فقد الل المدينة الماكبي	11
a. 3.	شيخ ابوالوليد ابراجيم محمد بن ابي الفصل المعروف بإبن شحنه حنى	لبان الحكام	10
۵۸۰۷	فيخ عبدالله محدين يوسف المواق	مخقرطيل	10
2900	ابوعبدالله محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن مغربی	مواهب الجليل	17
8	امام ما لک بن انس اصحی	المدوية الكبري	14
	ابن رشد	المقدمات الممهدات	IA

فقه شافعي

	قاضى ابوالحن ماور دى	الاحكام السلطانيه	t
€20Y	علامة على بن عبدالكافي سكي	الابهاج في شرح المنهاج	۲.
	شهاب الدين احمد بن حجر يشمى	تخفة الحتاج	٣
æ9∠+	علامه شهاب الدين برلي	حافية جمع الجوامع	٣
	شهاب الدين احمد بن حجريتمي	حواثى تحفة المحتاج	۵
	شخ عبدالرحن ابي بكرسيوطي	الحاوي للفتاوي	7
rand	شيخ ابومحم على بن احمد بن سعيد بن حزم	شرح المنباج	4
*	ابوز کریامچی الدین بن شرف نو وی	شرح المبذب (المجموع)	٨
	ابوالقاسم عبدالكريم ابن محمد رافعي	فتح العزيز	9
±9∧∠	زین الدین بن عبدالعزیز ملیباری	فتح المعين شرح قرة العين	1.
PYZY	شیخ ابوز کریا یجیٰ بن شرف نو وی	فتح الرؤف مع شرح عما دالرضاء	- 11

@ F . P	محمه بن ادريس شافعي	كتاب الام	ır
6464	شخ ابوز کریا یجی بن شرف نو وی	منهاج الطالبين	11
±095	قاضى ابوشجاع احمد بن حسين بن احمد الاصنبهاني الشافعي	متن الى شجاع (متن الغاية والتقريب)	ır
	ابن جرسيمي	المنهاج القويم	10
h F	فيخ محمد الشربيني الخطيب	مغنى المحتاج	17
0 3	اساعیل بن نجیٰ مزنی	مخقرالمرني	. 14
11 1	علامها بواسحاق شيرازي	المهذب مع تحقيق الزحلي	IA
	فيخ عش الدين محدين الى العباس احدين حزة بن شهاب ركلي	نهاية الحتاج	19

فقه حنيلي

@PA-AFP@	موی بن سالم مقدی	ועט	- 1
۵۸۰۲	على بن محر بعلى	الاختبيارات الفقهية لفتاوي ابن تيمية	r
۵۹۲۰	ابوم عبدالله بن احمرا بن قدامه	روضة الناظر	٣
ا۵۰ام	فيخ منصور بن يونس بهوتي	الروض المركع	
ا۵۰ام	علامه منصور بهوتي	كثاف القناع	۵
#YF-0M1+	احد بن محد بن قدامه مقدى	المغنى	٧
⊕∠t∧	شيخ الاسلام أحمد بن تيميه	مجموع الفتاوي	
had	قاضى ابويعلى محمه بن حسن الفراء مبلى	الاحكام السلطانيه	. ^

فقه عام

. 1	الاجماع	محد بن ابراہیم ابن منذر	arin .
۲	الاحوال المتحصيه في الشمريعة الاسلاميه	عبدالعزيزعام	
	اختلاف الدارين واثره في احكام المنا كات والمعاملات	وكتوراساعيل لطفي فطاني	o (8)
۴	ادب القاضى	قاضى ابوالحن ماوردي	4 - 154
۵	الاقصاح	فيخ يجي بن محمد ابن ميرة	2. (38

۲	الانصاف في حكم الاعتكاف		
4	تدبيرالاحكام	محمه بن ابراجيم ابن جماعة	022
٨	تحريرالا حكام لابن جماعة	محمه بن ابراجيم ابن جماعة	02rr
9	التشر يع البنائي	عبدالقادرعودة	
1•	التمهيد	حافظ ابوعمرا بن عبدالبراندلي	٦٢٧٥
11	حلية العلماء	فيخ محمر بن احمد الشاشي القفال	₽ 0•∠
Ir	قوت المعتدى	شیخ سیدعلی بن سلیمان دنتی ماکلی	
ır	كتاب الاموال	امام ابوعبيد قاسم بن سلام	orra.
ır	مصادرالحق في الفقه الاسلامي	د كورعبدالرزاق السنو دي	- 34
10	موسوعة فقدعم	د کورمحدروال مجی	
17	موسوعة فقيلي بن ابي طالب	د کور و محدرواس مجی	
14	الموسوعة القلنهية	وزارة الاوقاف والشئو ن الاسلامية ،كويت	
IA	أنحلي	احمد بن سعید بن حزم	Pana
19	نظرية الضمان	وكورمجمه بن ابراجيم بن عبدالله موى	
r•	الغررواثرهٔ فی العقود	مجمابين ضري	

MLA

سيرت و تذكره

atri .	ابوز ہرہمصری	ابومنيفه	- 1
"	ايوزېرهمصري	احدين عنبل	r
ø∠M	امام ذہبی	تهذيب سيراعلام النبلاء	٣
	علامه جلال ين سيوطي	تهييض الصحيفة في منا قب الحسديق	٣
911	جلال الدين عبدار حمن ابي بمرسيوطي	الخصائص الكبرى	۵
	قاضى محمسليمان منصور بورى	رحمة للعالمين	4
	این قیم جوزی	زادالمعاد	4

٨	السيرة النوية	محمدا بن بشام	PLIVILLE
9	سيرت النبي	علامة بلي نعماني	100
1.	سرتحلبيه	علامه على ابن بر مإن الدين حلبي	۱۰۳۳
- 11	سيرة النعمان	علامة بلي نعماني	la la
ır	الشافعي	شخ ايوز بره	ויזים
۱۳	الطبقات الكبرى	علامهابن سعد	31 6
۱۳	طبقات المفسرين (رجال)	احمه بن محمد اد ندوي	AI IS
۱۵	الفاروق	علامة فيلى نعماني	Pl 9:
14	مهذب سيرة ابن بشام	عبدالسلام ہارون	m No
iŻ	نزبية الفطيلاء	اماموذجي	DLM
14	الروض الأنف	عبداللدابن احمد بن الي الحن	DYIP

تاريخ

۵۲۲۳	ابوالفداء حافظاين كثير	البداية والنهابية	1
Tel - 18	Self-glober - Line	تاريخ المذابب القلهية	1 + K
ci ligi		التاريخ الأكليل	234
שראר	خطيب بغدادي	تاریخ بغداد	٣
	ابوالوليدازرتي	تاريخ كمه ويدون والمدون المدون	۵
DEM I	مجمة عبدالله بن عبدالله مرجاني	تاريخ المدينة المنورة	Υ,
2/ 104	ڈا کٹر گتا وَلِیبان	تدنعرب	4
7. (5)	محمدابن احمد بن مطرف كتاني	التراتيب الادارية	۸
6 14	ابور يحان بيروني	تاريخ ما في البند	9
	مولا نارالع حنى ندوى	بزيرة العرب	1.
41 3	شيخ كمال الدين دميري	حياة الحيوان	. 11 -

11	طبقات ابن سعد	ابن سعد	
ım	طبقات المفسرين	محبود بن محمد ادندوي	
10	فجرالاسلام	احمامين مصرى	
10	فتوح البلدان	علامه بلاذري	
IY	مروج الذهب	ابوالحن على بن الحسين بن على المسعو د	Brry
14	مقدمها بن خلدون	علامه عبدالرحلن ابن خلدون	۵۸•۸
IA	النحوم الزابره		
19	عجائب الهند	ابور يحان بيروني	7.
۲۰	الهناقب للمكى	ابن موفق کمی	
ri	الخيرات الحسان		
rr	اليواقيت المصيئة في المواقيت الشرعية	محمود بن احمد بن محمد القيومي ثم الحمو ي شافعي ، المعروف بابن خطيب الدمه هـ -	۵۸۳۴
rr	اليواقيت في احكام المواقيت	شهاب الدين احمدابن ادريس مصري	
rr	اليواقيت في معرفة المواقيت	ابراہیم بن علی ابن محمدالاستحی	۵۲۲۵
۲۵	اليواقيتلطالب معرفة المواقيت	ابوالقاسم بن ابراجيم بن مجمد	£440

لغات ، فنون و اصطلاحات

	محت الدين ابوفيض محمد مرتضى حسيني زبيدي	تاج العروس	1
•	علاءالدين سرقتدي	الجامع اللطيف	۲
۳ااه	عبدالنبی احریمری	وستنورالعلماء	۳
	امام مجدالدين محمرين يعقوب فيروزآبادي	القاموس المحيط	۴
	علامه صطفيٰ بن عبدالله " حاجي خليفة "	كشف الظنون	۵
PING	سيدشريف على بن محمه جرجاني	كتاب العريفات	4
ما الم	مجرعلی فاروقی تقانوی	كشاف اصطلاحات الفنون	4

۸	السان العرب المعالمة	علامداين منظور	ااكم
9	لغة الفقه	امام ابوز کریا یجیٰ بن شرف نو وی	PYZY
1.	معجم البلدان	ابوعبدالله يا قوت بن عبدالله حموى	ארץ
11	معجم مقابيس اللغة	شيخ مش الدين محمد بن شعبان شافعي	1
ır	معجم المصطلحات للالفاظ القفهية	Statute to	a B
ır	المنجد	لوكيس معلوف	16.
IM	مختارالصحاح	محد بن ابو بكر بن عبد القادر رازي	10
10	المغرب في ترتيب المعرب	ابوالفتح ناصر بن عبدالسيدمطرزي	٠١١٠
17	المصباح المنير	احمد بن محمد بن على مقرى	o44.
14	مفردات القرآن	ابوالقاسم الحسين بن محمد راغب اصفهاني	61
IA	المعجم الوسيط	ايرابيم مصطفى المالية المالية	
19	معجم لغة القتباء	محدرواس قلعه جي ، حامد صادق قنيعي	al le
· *	المعجم المفهرس لالفاظ الحديث النوى	ارندجان ونسنك اورجان ريزمنسنگ	AT .
rı	مفتاح السعادة ومصباح السيادة	احد بن مصطفى المعروف بطاش كبرى زاده	ir is
rr	طلبة الطلبة في اصطلاحات القفهية	يشخ عجم الدين ابوحفص عمر بن حمر نسطي	00TZ
rr	القاموس الفتى	سعدى الوصيب	0 1
rr	الصحاح في اللغة	امام ابونفراساعيل بن جماد فلاني	or9r

MAI .

متفرقات ومذاهب

	محمر کی الدین عبدالحمید	احكام المواريث في الشريعة الاسلامية	1
	بائبل سوسائن بنگلور	كتاب مقدس	r
		احكام الصبيان	٣
۵۹۵	محمد بن احمد بن محمد رشد قرطبی	بدلية الجعتبد	٣
PILA	شاه ولی الله محدث د ہلوی	تحييمات إلبيه	۵

۲	حجة الله البالغة	شاه ولى الله محدث و بلوى	الاكااھ
4	رحمة الامة	الوعبدالله محمر بن عبدالرحمٰن	
٨	السياسة الشرعيدلابن تيمية	ترجمه: پیرمحمد بن علی عاشق	
9	سقوط العقوبات في الفقه الاسلامي		
10	شرح عقيدة الطحاوي	قاضى على بن على بن محمد دمشقى	069r
. 11	شرح عقائد	علامه سعدالدين مسعودين عمرتفتا زاني	<i>∞</i> ∠9۲
11	شرح فقدا كبر	ملاعلی قاری	
ir	الطرق الحكمية	ابن قيم الجوزية	۵۷۵۱ .
10	فيوض يزواني (ترجمه: مكتوبات رباني)	شخ احدمر ہندی	
10	الفقة الاسلامي وأولته	ۋاكٹر و مېيەز خىلى ھفظەاللە	
: 14	الفقة على المذ اهب الاربحة	عبدالرحن جزيري	
14	فقدالز كوة	ڈاکٹر پوسف قرضاوی	
IA	كتابالخراج	اصمعي ابوسعيدعبدالمالك	OF CONTRACTOR
19	مجلة فقداسلامي	اسلامک فقدا کیڈی ،انڈیا	
۲۰	مجالس ابرار	N	
rı	كتوبات رباني	فيخ احدىر بىندى مجد دالف ئانى	
rr	الميزان الكبري	عبدالوبابشعراني	
12	اليواقيت والجواهر	امام عبدالوباب شعراني	

اشارىير (فقهى ترتيب پر پانچوں جلدول ميں شامل احكام كى فهرست)

اشاربيب ترتنب مضامين

قر آنيات

فهرست ابواب	جلد	صفحه	لفظ
قراءت قرآن كااطلاق	ا اول	.rrx	آيت ا
آيات کی د مدنی	"	-11	"
کمی اور مدنی آیات اور سورتوں کی بعض علامات	11	"	"
اوقات وحالات کے لحاظ ہے آیات قرآنی کی قشمیں	"	"	"
سب ہے ای آ	11	"	//
سبے آخری آیت	"	11	//
بجره ہے مراد	כפיק	MZ	٠,٤
لغوى واصطلاحي معنى	چہارم	110	سائبہ
سائبہ ہمراد	"	"	" "
اس رسم مشر کانه کابانی	//	- //	//
الل سنت والجماعت كامسلك	כפיק	۵۱۹	. تقیہ
شعائر — لغوي معني	سوم	r9+ 1	شعائر
شعائر الله سے مراد	//	"	11
شعارً الله كاحترام	"	"	"
شعائر دین کانتشخر	11	F91	"
آيتِ كُنز كِي فاطب	چبارم	PFG	كنز
كنز ب مراد	" "	"	"
حفرات صحابه ها کرام کااختلاف	"	"	"
لبو — لغوي معنى	"	۵۹۷	لبو

ماعون سےمراد		2	or	ماعون
آية الكرى		اول	"	آية الكرى
كيابهم الله جزء سورت ب؟		روم	PIY	بسملة
رفث سمراد		(y	MAA	رفث
معروف — لغوى واصطلاحي معنى	197	Ž.	IF+	معروف
شریعت کی مامورات سب کی سب معروف	_ بين		11	"
منكرى تفيير		2.	"	J.
تغيير — لغوي معني	A CONTRACTOR OF THE PARTY OF TH	روم	- MAY	تغير
اصطلاحى تعريف		//	MAZ	"
تفيرقرآن کے مآخذ		"	11	"
تغیربالرائے		"	7/19	//
تغيرك لئے ضروری علوم		"	79.	"
تاويل — لغوي معني		روم	r-A	ناويل
مفسرین کے نزدیک		"	"	"
	حديثياه	- 6		136
محدثین کی اصطلاح میں		כפים	۵۰	اخبار
صديث لم يبدأ ببسم الله "كالحقيق		"	PIY	يسمله
جذام كيشرى احكام		سوم	۸۵	جذام
متعارض روايتوں ميں تطبيق		11	AY	"
ابل دعيال پر فراخي کي روايت		چهارم	240	عاشوره
/	3-	. "	"	"
75 - 1 - 1 C	ايمانيان			٠,٠
صفات رحمت الله تعالى كى صفات غضب		اول	rir	الله .
الله تعالى كى صفات غضب		"	"	

غات غضب اوراس پریقین کی ضرورت	اول	//	الله -
أبني متحقيق	. 11	//	<i>''</i>
ما _ع ه منی	" "	11	
بيا ساءالبي توقيفي بير؟	11	. //	"
ند تعالیٰ کے لئے دیگر نداہب اور زبانوں میں استعمال ہونے والے الفاظ کا حکم	11	. 11	11
) كاماً خذ	بنجم	arı .	نی
ي اور رسول مين فرق	//	- //	"
بياء کی عصمت	//	11	//
بيره كاارتكاب	_ //	11	"
غربيةول وفعل		11	"
موث عمد أاور سهوأ	- 11	11	"
فائر کا صدور	"	"	- 11
نیں اور لغزشیں	11	11	11-
پوونسيان	//	11	. //
نت انبياء	"	11	11
اتم رسول کی تو به	//	11	- 11
بياء كے فضلات	//	11	
لمناقض وضوءنبيس	. 11	"	- 11
بیاءاوران کے خاندان کے لئے زکو ۃ	11	"	-11
بياءاور ميراث	11	11	11
بیاء کے مال میں زکو ہ	//	"	
ول ميں نبوت	٠ وم	Irr	جن
وں میں نبوت کی رائے سری رائے سری رائے	اول	۳۳۸	JΤ
سرى دائے	"	11	- 11
21150	11	11	11.

بعض محققتين كامسلك	of ar	1 30	11	rrx	ELONIA, ESK
آل نی کے معصوم ہونے کاعقیدہ	, ca .	5	- //	"	
ايمان كى حقيقت		- 0	כפים	LAL	تقديق
ايمان — لغوي معني		3 700 3	11	rzr	ايان
ایمان کی حقیقت	12. 14	* T 50	"	" //	300 11 000
سيط ۽ يامرک ؟	Last	3,00	"	121	ایان
تقديق سےمراد	100		"	// ·	11
عمال کے جزءایمان شہونے کی	وليليس	No.	//	121	"
یمان میں کمی وزیادتی	5	- 1	//	" "	2 11
يمان اور اسلام	4 4	- 1 × 4 ×	11	121	"
سلام اورائيان	100	- 1. View 1	11	IFA	المام المام
بول الله کی شان میں گستاخی	Ton.	100	اول	תרץ	21
ب - لغوي معني	PILE		چهارم	IIA	الما الما الما الما الما الما الما الما
بَ وشَمْ باعث فِسق	- W		"	11	
للداوررسول كي شان ميس سَّتاخي			- 11	//	"
سليبلكانا	111	305	چپارم	TAP	صليب
يسائيون كاعقيدة كفاره	2.44	1 05	" "	"	- 11
للمات كفر بحراني كيفيت ميں	W		روم	ra ·	احتنار
ندیق کی تعریف	783	1-1-	چہارم	1.4	زنديق
نديق اور منافق	PAP .	1.5	11	- 11	11 1000
ندیق کی تو به مقبول نہیں	.541		"	. 11	11
ندیق کے مال کا حکم	- 7E4 .		"	11	"
ندیق کے مال کا حکم نافق اور زندیق ں فرقہ کے عقائد عزت علی کی طرف تقیہ کی نسبت	No.		À.	r•r	نفاق .
ن فرقد کے عقائد	, pa-	an 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	כפים	PTA	بہائی
هزت على كى طرف تقيه كى نسبت	1 20 5		11 -	ori	1 × 1 × 5 × 5 × 5

بعض مشرک فرقے اوران کے احکام	سوم	۲۷ .	محوبير
صابی — نغوی معنی	چہارم	rio	صابی
صابحين كےسلسله ميں فقهاءاورمفسرين كے اقوال	"	//	
ختلاف کی اصل بنیاد	"	11	// .
جس کا اہل کتاب میں ہونا مشکوک ہو	"	11	11
تقذیر کے بارے میں اہل سنت والجماعت کی رائے	چہارم	r22 ·	قدرىي
جرييكا نقطه نظر	//	11.	. // .
تدريه كانقطه نظر	"	"	"
تدريه كاظهوركب موا؟	"	11	"
تدرييكا حكم	" //	"	//
فرقة بإطنبير كے عقائداوران كاحكم	כפיז	rA+	باطنيه
قاديا نيول كاحتكم	11	roy	//
خطاء كے مختلف در جات	چہارم	۵۳۹	كيره
گناه کبیره کی تعریف اوراس سلسله میں اہل علم کے اقوال	"	"	"
عيفائر كانتكرار	. 11	"	"
كبائر كےارتكاب ہے متعلق دنيوى احكام	11		11
برعت — لغوى معنى	روم	191	بدعت
صطلاحي تعريف	11	. "	
کوئی بدعت حسنہیں ہے	//	rar	"
برعت — حدیث رسول کی روشنی میں	11	rar	"
برعت اورسلف وصوفياء کے اقوال	-11	190	"
مرتکب بدعت، فقهاء کی نظر میں	// .	r92	77
ملامات	11	791	" " " " " " " " " " " " " " " " " " " "
نفرادی عبادت اجتماعی طور پراداکی جائے ذکارسری کو جبری پڑھنا	" "	199	. //
المار ع الم مع المراهم	"	"	"

135 m	11	11	V =	799	373	وقت كي تعين
Silver Mon	r	"	1.	. 19	144	خاص بيئت وكيفيت كتعيين
11 - 1	' //	//		10 th 11	3 441.	اضافه وكمي كاابهام
	r-1	11		1.35	1400	مستحبات كوواجب كا درجه دينا
Shell Hard	=""	"		N	TYP .	موقع محل کی عدم رعایت
J	"	//		10	67	غيرمسلمون سے تشبیہ
The state of the state of	rr2	//		V. 1	371	ألو كومنحوس تجهنا

زالة شيهات

			A PERSONAL PROPERTY OF THE PRO
	اول	rir	الله
ورقابروجابرے؟	. 11	//	"
	11	rzir	ابن
100	//	"	"
	"	" "	11.
	"	"	"
	. 11	rz9	ابن الابن
P.GT	ro	IAA	جب
187	اول	. rzq	ואטועאט
	11	. //	"
	" "	- //-	" "
	11	.11 .	3. "
	"	"	Jaka Madani
. E. P. A17	."	"	all one "acos
- 10pg	11	11.	CH 16 1/16 57 .
701	ry	1••	27
,1,	- RY	11	川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川 川

بینی کاخق میراث	כפים	rrr	بنت
بیٹی اور بیٹے میں فرق کی وجہ	"	rrr	"
كياا سقبال قبله بت پرستى ہے؟	//	irr	استقبال
كياا شقبال قبله بت پرس ہے؟	11.	mri	قری
کیا حجرا سود کا بوسہ لینا سنگ پرتی ہے؟	"	irr .	انتلام
غلامی کا مسئله	11	179	اعتاق
ال سلسلے میں حضور بھٹھ اور صحابہ بھٹھ کاعمل	"	179	- 11
قانون طلاق میں شریعت کا توازن واعتدال	כפים	ray -	تفريق
محمى غذاانساني فطرت كانقاضه	Co	rio	حيوان
جانوروں کے ساتھ حس سلوک	11	rio	//

		4	اصول فق	حكم و حاكم
حکم	MZ	وم		ما کم
"	11	11		محکوم فیہ
<i>ii</i>	11	"		محكوم علييه
"	"	11	5 8	تحكم كي تعريف
	ra9 .	11	XI D	عَ لَكُونِي
- 11	r9+	11		جكم وضعى
"	"	- 11		بب
11	"	11		شرط
"	"	11		بانع
. //	"	//		اسلام کے نظام قانون کی روح
فتحليل	MYA	כפין		طال كرناالله بى كاحق ب
£3	rrr	11		حرام کرنااللہ ہی کاحق ہے؟
ماكم	ILL	سوم		احكام شرعيه بين عقل كامقام

عقل کی وجہ تسمیہ	I was	چهارم	r.L	عقل
احكام شرعيه مين عقل كامقا	1	"	"	- //
اشاعره كانقطه نظر	The state of the s	//	" "	
معتز لداوراماميدكي رائ		"	P+4	//
ماتريد بيكانقط أنظر		"	- //	,,
حاکم شریعت ہےنہ کہ عقل		//	//	"
ركن — لغوى معنى	1000 1000	rju	rgr	رکن
اصطلاح میں		"	"	"
ركن اورشرط كافرق	N 2 2 2 2 3 1	"	"	"
فرص — لغت واصطلاح مي		چپارم	ror	فرض
كن دلائل سے فرض ثابت	، و ت ع	"	"	"
کن دلائل سے واجب کا فبر	وت ہوتا ہے؟	" "	11	"
کن دلائل سے سنن ومستحبار	اکل سے سنن وستحبات کا ثبوت ہوتا ہے؟		- //	"
اجب — لغوى واصطلاحي	·		ray	واجب
اجب على العين اورواجب	لى الكفاييه	<i>i</i> ,	"	"
اجب معين اورواجب مخير	1 40 1 Ar 1	11	"	"
اجب اور فرض میں فرق		.//	"	
ستحب	1	"	Irr	مندوب
رب — لغوی واصطلاحی معنی	ڹ	(19)	- 41	ادب
بكاثبوت		"	11	"
بكاتكم	The second	//	11	"
رجه عفو		اول	ray	اباحت
باح كانظم		"	"	
		"	"	"
ب اہم مسئلہ ریم حلال		"	"	

احكام يس فرق مراتب		"	רבץ	. //
مباحات رخصت		-11	"	. //
مباحات عفو		"	. //	11
عسر في الدين		//	11	7
اجتماعى اورانفرادى حييثيتو ساكا فرق		"	//	"
انفرادی حقوق میں دخل اندازی		//	//	"
اشیاء میں اصل اباحت بیاممانعت؟	8 1 1 1 1		11	// -
أصول فقه كي ايك اصطلاح		سوم	۷٣	جائز
حرام کے لئے اسالیب		"	rr2	. 17
حرام لذاته	- a d a	//	rra	"
حرام لغير و	1 2 2 2	11	rra	. //
مکروه		پنج م	1172	کرده
لغت واصطلاح مين	1 1 X	//	۵۳	بانع
مانع کی پانچ قشمیں		11	11	"
مانع کی تین صورتیں		"	" "	
لغوى معنى		چہارم	ПΛ	ىب
اصطلاحى تعريف	Sac S	. //	. //	11
چارصور تیں		11	//	"
سبب مجاز	10 g	//	11 .	
سبب محض		//	//	. //
سبب به معنی علت		11	11	- 11
سبب مشابد ببهتلت		//	//	//
دوسرےعلماءاُ صول کی رائے		//	11	"
دوسرےعلاءاُصول کی رائے ایک فقهی قاعدہ دوطرح کی مناسبت	8 9 2	//	. 11	11
دوطرح كى مناسبت		روم	114	استعاره

112	11		4	علت كي مثال
11	11			سبب کی مثال
۱۸۳	چہارم		e promo	شرط كي اصطلاحي تعريف
" "	. 11	, a 2 - 50°	P.CT	شرطاورر کن میں فرق
11	" "		22 YX	شرطاورجعلی شرطیں
"	. //		. AQI	دواور قشمين
"!	. //		hon	شرط شرع سے مراد
<i>ii</i>	"		1. x 1	سبب میں شرط
"	11			شرط جعلی ہے مراد
"	.//			حكم ميں شرط
, , ,	" 11	1 . 1		سزحتی اورشرط کی چھتمیں
	// IAC // // // // // // // // // // // // //	וו	וו	11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11

تكليف وخطاب شرعي

5-7-7-1-1-T								
حیات انسانی کے مختلف ادوار ، ف	نبی نقطه نظرے	15,		כפים	rrr	انیان		
پېلا دور	N. 5			11	11			
כפת וכפנ		-%	E 1. 14	"	11			
تيسرادور		10		"	rra	William III		
چوتقا دور				"	11	11		
ذ مه — لغوي معني	Sv	8.	9 9	سوم	ראו	ومه الم		
فقهى اصطلاح	or ¹⁻¹ -1000			11	. 11	- //		
احكام وخصوصيات	9 88	N. A.	11	11.	11	() . //		
ذمه،انسانی شخصیت کے لئے	HIT .	39		"	ryr	100, 3113		
پیدائش کے ساتھ ہی ذمہ	77	a 80 °		"	11	40 m - U		
فقهاء كانقطه نظر	130	- 1/4	1	11	11	3-15-11-15-		
حنفید کی رائے	rer .	-96	10. 4	"	11	11 18 2		
عبادات مين	211	- No.		بنجم	ro+	نیابت		

اشارىيەبەرتىپ مضامين			rgr	قاموس الفقه
//	ra•	"	5 E 4.	معاملات میں
"	"	"		حج بدل کامسکلہ
			*	عوارض اهليت
اسخسان	109	כפم		ابلیت سے مراد
" //	" "	11		عوارض ابليت
الجيت	101	"		جنین،زرحمل بچه
الميت	109	روم		عوارض
	"	11		شرعی احکام میں تخفیف کی صورتیں
"	"	"		سفر
"	11	" //	1	بيارى
"	"	"	*	دشواری و شکلی
"	"	" //	2	تقص
"	rog	11		تخفيف كى مختلف صورتيس
"	11	"		اسقاط
		. //		" نقيص
"	"	11	- D	ابدال
"	11	- 11		تقذيم
//	11 .	11		żt
"		11		تغیر رخیص
" "		" "	8	ترخيص
علم	rir	چهارم		علم اصطلاح شرع میں حکماء کی اصطلاح میں احکام شرعیہ میں علم کی اہمیت احناف کے زدیہ جہل کے احکام
, "	"	11	- 11	حكماء كى اصطلاح ميں
	11	11		احكام شرعيه ميس علم كي اجميت
جہل	144	بوم		احناف کے نزد یک جہل کے احکام

AYI

1126	-142	"	0	1 545	+ 4/9	جهل متعلق ايك أصول
1-341-5330	179	//		1 1 1 1	وبنيادي أصول	جہل کے معتبر ہونے کے لئے و
GUELLASKO	ITT	11	2 2	1 4	1,444	جهل باطل
	144	"	17.	100	150	موقع اجتهاد ميں جہل
11	"	//		1000	1. 10	دارالحرب مين جهل
965 1169	11	"	12 15	1 50	721	جہل کی چوتھی قشم
11	AFI	//	1 4 15	1 100	ret-	ىملى صورت
11	"	"		100	06	دوسرى صورت
STATE III	//	<i>"</i> .		116	35.	تيىرى صورت
13 Ext 11	11	"		CS=	rat	چوتقی صورت
نیان	190	<i>*</i>	1	58	1971	نسیان –معنی ومراد
al-section	11	"	0 =		180	نسيان اورسهو
Way Harellan	"	"		100	400	بھول کی وجہ سے گناہ معاف ہے
A MANAGER	//	- 11		1 70	1.45	تمازييں
"	"	11"	765	345		روزه میں
ii ii	"	//	* T e	-88	ق .	بھول کر کرنے والے فعل کی تلا
"	"	-11		for the second	Target 1	فتم اور طلاق
- 11 - 11	" //	11			717	ممنوعات احرام كاارتكاب
weight "	"	" //		10		بھول کرمو جب حدفعل کاار تکار
11	" //	"		386	W. 12	علامه جرجافئ كى رائ
Stores in	"	// -			شابحث	عزالدين بن عبدالسلام كي چيم
نقص القص	14.	11		-34	- 07 -	مادى اورمعنوى نقص
CELLINAL PROPERTY.	"	"		. 5		مادی اور معنوی نقض معمولی نقص اور غیر معمولی نقص معمولی نقص کا احکام پراثر معمولی اور غیر معمولی کا معیار
11. 15/2	"	"			-38	معمولى تقص كالحكام يراثر
Selite "	"	"		- 12	. W	معمولي اورغيرمعمولي كامعيار

معتوه اور مجنون مين فرق	چہارم	rz.	عة
اہلیت کے اعتبار سے معتوہ کا ورجہ	"	- 11	" " " = =
نعاس،سنه اورنوم میں فرق	بنجم	rer	نوم
نیند کی وجہ ہے حکم مؤخر	11	11-	
نيندمين جوافعال معترنبين	"	"	" "
جنون ہے متعلق فقہ شافعی کے احکام	سوم	104	جنون
جنون کی قشمیں	"	IDY.	
عبادات اورمعاملات	//	100	. //
جوأمور معتبرين	//	"	"
دين وعقيده	"	rai	11
اصطلاح فقدمين	سوم .	rrr	خطاء
خطاء پرمواخذه	"	11	11
خطاء ہے بعض احکام معاف ہوجاتے ہیں	"	rrr	- 11
مختلف ابواب فقه میں خطاء کا اثر	"	' //	"
نمازيس	//	11	. //
ز کو ة میں	"	11	11
روزه میں	//	11	- //
معاملات میں	"	- FFF	11
طلاق میں	"	11	11-
نيت ميں	//	"	11
حقوق الناس ميں	"	"	"
یپاری کاعذاب ہونا ضروری نہیں مریض اوراس کے احکام بیٹھ کرنماز لیٹ کرنماز	بنجم	20	مرض
مریض اوراس کے احکام	"	. //	" " "
بيثه كرنماز	"	//-	
ليده كرنما :	"	"	

اشاره بفماز		e liqui	"	40	Zales His //
مریض اور جماعت	13	. 10 60 10	"	11	"
نماز کے درمیان بیار ہوجائے	6-11		"		Automotive III
درمیان میں صحت ہوجائے	- 8 0	200	"	" "	"
امام مرض کی وجہ ہے بیٹھ کرنماز اوا	- 2)	1.56	"		//
مریض اور روزه	762	3.3	//	"	//
مریض کے لئے ج میں ہولتیں	3. 3.		"		"
مرض وفات ہے مراد	-5-0	200	"	//	"
مرض وفات كى طلاق	7		//	11	"
مرض وفات میں اقرار	-1		"	- //	"
وصولى دين كااقرار	1 21	- 1.0	//	"	
مرض وفات كالهبه وصدقه اوروقف	-		"	11	"
مرض موت كاوقف			//	. //	
بلاضر ورت سفر	110		چهارم	۱۵۵	بز
وین اور جائز مقاصد کے لئے سفر	-	E	//	"	
سفر سے متعلق رصتیں	,		//	" "	213 11
وطن اصلی سے مراد			£.	raa .	وطن
وطن اصلى كا تعدد			"	"	"
وطن اصلی کا تھم	1 46	20	"	"	"
وطن اقامت ہے مراد	N. Carlo		"	"	10211
وطن اقامت كاحكم		1.8	"	"	
وطن اقامت كيسلسله بين دوسر	مے فقہاء کی آراء	· ·	"	"	E 35 (9) (5 = 5)
وطن سكتى	4.	15 Kg	"	"	133011
عاج كب تفركري كي؟		100	"	. ,,	"

كتاب الله	ادلة شرع	4		
احكام شرعيه كے ستقل وخمنی مآخذ		כפין	IDT	أصول شرع
وليل سراد	2	سوم .	rro	وليل
دليل كي دوشميس		"	"	" "
كتاب — لغوى معنى		چارم	۵۵۰	تاب
قرآن —اصطلاحی تعریف		چہارم	MAT	قرآن
وجاشميه	B	11_	" "	-11
الكتاب سے مراد		چہارم	۵۵۰	الآب ا
خاص — لغوى واصطلاحى تعريف		٠ يوم	rrr	خاص
خاص کی قشمیں	= 1	11	"	11
خاص كاتقكم		11	rro.	"//
لتخصيص اورا شثناء مين فرق		11	rr1	لتخصيص
تخصیص اور کنے کے در میان فرق	9 9	11	"	" "
مخصیص کے ذرائع		11	rrr	"
سخصيص اور تقييد ميس فرق	a e 1 20 12	11	rrr	"
عام — لغوي معني	100 (4.	چهارم	742	عام.
اصطلاحى تعريف		11	11	"
عام كاحكم		"	"	"
سخصیص کے ذرائع	1.10. 1.2	"	"	"
وليل عقلي	81	"	"	"
خودقر آن کے ذریعہ		"	"	- "
سنت کے ذریعیہ سنت کی مخصیص	0.2	"	"	
سنت کے ذریعہ قرآن کی شخصیص	4.5	" //	- 11	"
اجماع کے ذریعیخصیص صحابہ کے اقوال وافعال سے تخصیص	197	"	11.	
صحابه کے اقوال وافعال سے تخصیص	2 2 2	"	"	"

أصول فقه كي اصطلاح مين		כפין	r+9	تاويل
تعريف تعريف		1.5	100	مفتری ک
كيامشترك الفاط كاوجود ہے؟		"	"	5×2 //
به یک وقت ایک سے زائد معنی مراد لئے جانے کا حکم		"	"	La Mapare Ca
مشترک ہے مؤول		"	"	"
مشترك اورمجمل مين فرق	16.		"	www.
مشترک میں تاویل کی مثال		"	11	11
حقیقت لغوی		سوم.	MA	هقيت
حقيقت اصطلاحي		"	11	. //
حقیقت شرعی		"	!	"
حقیقت عرنی	A 2	//	11 - 1	"
حقیقت کی قشمیں		11 -	"	"
حقیقت کے احکام				"
معنی حقیقی کوچھوڑنے کے قرائن		"	PAY	- //
استعال اورعادت		. //		" NEW YORK
خود كلام كا تقاضا		"	"	0 - 1
سياق وسباق		" "	. //	"
متكلم كى كيفيت		"	. //	"
موقع وكل		- //		"
حقيقت ومجاز كااجتماع		" //	ra_	1000 110
ىجاز — لغوى معنى		1,5	yr	نجاز
اصطلاحي معنى		"	11	"
مجازاور معنى حقيقى كے درميان مناسبت		"	"	"
بازكا حكم		- //		//
بيك وقت حقيقي ومجازي معني		"	"	11

لمومجاز	"	75	11
كرخطاب الهي مطلق مو؟	" "	Iro	مطلق
كرمقيد بو؟	"	11	//
گرایک جگه مطلق هواور دوسری جگه مقید هو؟	11	- 11 -	"
سبب اور حکم مختلف ہو	11	"	"
حكم مختلف بو،سبب ايك بو	11	11	"
سبب مختلف بوحكم ايك بو	"	" .	"
اگرا یک جگه هم مطلق مواور دوسری جگه مقید؟	روم	ואר	إطلاق
ولالة النص	7.5	144	نص
اشارة النص	"		"
اقتضاءالص	. 11	"	"
تعريف	المجرِّم المجرِّم	. IP•	مفر
مفركاتكم	11	"	"
تحريف	11	١٧ .	محکم
أكر محكم ومفسر مين تعارض مو؟	"	" "	//
محكم كى ايك اورتعريف	"	11	"
مجمل - لغوى واصطلاحي تعريف	"	44.	مجمل .
عكم	"	//	//
معتی و تکم	اول	٥٣٩	ايمال
مجمل کی توضیح کے ذرائع	"	11	11
توا	منجم	۵۷	متشاب
العريف العريب	. 11		"
معني كراعتهار سرمتشاب	" "	"	"
معنی کے اعتبار سے متشابہ کیفیت کے اعتبار سے متشابہ	11	11	"
نتشابه كاحكم	"	"	"

اہل علم کے بہاں اس اصطلاح میں	لاسيع	700	// .	۵۷	11
نص — لغوى واصطلاحي معنى	- AG		المجرِّم المجرِّم	194	نص
وضاحت کے اعتبار سے کلام کی جا	ر قشمیں	17.33	11	""	136 //
نص ہراد		- 0	"	"	3- 11
نص كاحكم		31 1	11	"	11
ا گرنص اور حکم میں تعارض ہو؟	1 1		-11	" -	"
عبارة النص	- 7-4		"	"	11
اشارة النص		1	נפין	166	اشارة النص
اقتضاءالنص	30		"	"	3/2/11
اگر د لالت کی ان صورتوں میں تعار ^خ	رض ہو؟	41 45-		. //	
اشارة النص	S 10.	- 2	"	"	
تعريف ومثال	387		נפין	I L.L.	13211 2000
تحكم	100		//	//	
قابل توجبه تحثين	1	100	-11	rr2	امربالمعروف
ام کے صنع	12. 644	1 4 5 1	"	"	<i>"</i>
امر کا حقیقی معنی		3.0	11	PPA .	"
کیاام تکرار کامتقاضی ہے؟	1		"	· rr•	//
کیاامر مامور کی ضد کی ممانعت ہے	?2		11	rri	11
كياامرفي الفورعمل كانقاضا كرتاب	??	le le	//	rr.	The plan
استعالى معنى	14	No.	//	772	11
أصول فقه كى ايك اصطلاح	100		Ž,	12	مقتفني
تدرت — اصطلاحی تعری <u>ف</u>	1	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	چپارم	r24	قدرت
قدرت، تکلیف شرعی کی بنیاد قدرت ممکنه قدرت میسره	1		"	//	11
لدرت مكنه	-dall ,		//	"	"
تدرت ميسره	1 1 8		//	"	"

دوصور تيس	روم	144	إستطاعت
1619	"	۵۸	اواء
اداءكال	"	۵۹	"
اداءقا صر	"	11	"
اداءشبه	"	" "	"
181	"	"	//
نهی — لغوی معنی	<i>i</i> ,	rrr	نی
اصطلاحى تعريف	"	. //	"
نی کی تعبیرات	"	"	"
صیغهٔ نبی کےمعانی	"	"	"
تين أصولي اختلاف	"	"	"
نى تريم كے لئے بياكراہت كے لئے؟	//	"	"
نہی میں دوام کے معنی	"	"	"
فعل پرنهی کااژ	"	"	"
فتيح لعينه كاحكم	"	"	"
وصف غيرلازم كي وجهب فتبيح كاحكم	"	"	
وصف لازم كي وجه ب فتيج كاحكم	- 11	"	//
حى افعال سے ممانعت كى صورت ميں	"	- //	"
شرع افعال ہے ممانعت	"	" "	"
امام سرحتی کی وضاحت	"	"	" "
معاملات میں نیابت	"	10.	نيابت
	"	"	- //
ج مج بدل کامئلہ	"	"	"
عبادات میں نیابت حج بدل کا مسئلہ مفہوم موافق مفہوم مخالف	"	184	مفهوم
مقدمانا	"	"	//

مفہوم خالف کے معتبر ہونے کی شرطیں		11	IFF	
رخصت – لغوى معنى		سوم	rLL	رفعت
اصطلاحي معنى		"	- 11	11
اطلاق كاعتبار ب حارشين		//	"	"
اعلی درجه		"	"	"
<i>רפות וכנ</i> יב,		"	"	"
رخصت مجازی کی مہلاتتم		"	"	5 //
دوسرى ختم		11	11	"
احكام كاعتبار برنصت	the contract	"	" "	"
فتمين		"	"	
ترک رخصت باعث گناه		"	"	"
فعل اورتر ك كالفتيار		"	rza.	11
رخصت پرعمل خلاف متحب		11	"	11
رخصت برعمل متحب		11	"	"
رخصت وتخفيف كى سات صورتين	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	. "	"	- 11
اسقاط	a.	"//	"	"
تنقيص		11	11.	"
ابدال		11	11	S. 11 5.50
تقديم		"	11	11
tret żt		11	"	"
ر خیص		"	"	11
تغییر رخصت کے اسباب تقریر — اُصولِ فقد کی اصطلاح میں بیان کی تعریف		"	"	"
رخصت کے اسباب		"	"	"
تقرير — أصول فقدكي اصطلاح مين		נפק	rgr	تقري
بان کی تعریف		- //	۳۳.	بيان

بیان کے ذرائع	"	"	//
قولى فعلى بيان	"	rm	"
درجات کے لحاظ سے بیان کی پانچ صورتیں	"	"	//
بيان تقرير	11	ror	//
بيان تفيير	"	m/m	//
بيان تبديل	"	"	. //
بيان تغيير	"	"	"
بيان ضرورت	//	"	. 11
بيان حال	"	"	"
بيان علت	"		"
بیان میں تا خیر کا مسئلہ	"	" "	"
بيان تبديل	"	r.9	تبديل
بمعنى اتصال	روم	r∠Y	٠.
بمعنى استعانت	- //	//	"
بمعنى سبب	//	- //	"
بمعنى عالى	"	"	"
נוע	- 11	- 11	"
بمعنى بعض اوراس مين فقهاء كے اختلا فات	11	"	"
مام شافعی کا نقطهٔ نظر	11	TLL	"
غوی معنی	ر پنجم	FYF	(ž
وم سے کب دن مراد ہوتا ہے اور کب مطلق وقت ؟	"	"	"
وم سے کب دن مراد ہوتا ہے اور کب مطلق وقت؟ کر ایوم سے پہلے فعل ممتد آئے اور بعد میں فعل غیر ممتد؟	"	"	"
'ن'' کے معنی	چہارم	۳۳۷	، ن
ان بمعن رو"	"	"	"
'ٺ'"تغيربي	"	- "	"

		Carried State of Stat	40000 mm		
ير اء پر ' ف' کا داخل ہونا	The mark	V 1 1	"	"	"
تعلول پر 'ف' کا داخل ہوتا	- 171	- 1/ 4/	" "	"	1
مایت سے مراد	100	- w og	"	MEA	فايت
مایت ابتداءاورغایت انتہاء کے	لتے عربی الفاظ	e	"	"	11
فايت كامفهوم مخالف	20	1 2 34	" "	"	11
كياغايت ،مغيا كي حكم مين داخل	ہوتی ہے؟	1 100	"	"	70011
' إذ'' كے معانی	44		رومُ	45	المرا المرابع
'إذا''كِ معانى	0.11	- A	"	"	ب نے روزوں عالے
سنت — ایک دلیل ا	شرعى				J-4676 / .
عدیث کی اہمیت	F- 3 4	HE FILE W.	٠ - سوم	rry	مديث
مدیث کی جمیت	- P.	W	"	772	9 11
نعليم كتاب	- No		" //	rra	-11
نعليم حكمت		V 00	11	771	-11
حادیث بھی وحی ہیں		1 100	// -	11	- //
عديث اور كتاب الله		X	"	rrr	26/1/23
جيت — حديث كي روشني ميں	. 4		"	rrr	//
آ فارسحا بدها	1 1	4.0	- 11 -	11	3211
جماع أمت	8%		//	- ۲۳۳	11
قسام واصطلاحات، حديث وكته	بعديث	(A)	"	rro	
عديث، اصطلاح محدثين ميس	2 380	e* = x = X	"	. 11	a late market
حاديث كالقتيم بدلحاظ صحت وقبوا	يت .	- 1 %	"	rmy	S-3-11
قسام حديث باعتبار تعارض	- x	* \	11	rr2	11 9
انقطاع سندكي وجدس ضعيف روا	يات ا	, the sheet	//	" 11	Dienosti -
وجوه طعن	8	2 6	"	rrx ·	18/10/10
ضعيف احاديث كي قتميس	17.85		"	"	50 11

اقسام حديث بلحا ظانيت	"	179	"
علم حدیث کی متفرق اصطلاحات	"	rr.	"
كتب مديث كي قتمين	"	"	.//
اقسام حديث بإعتبار تعدا دروايت	"	"	"
متوار (حدیث کی ایک اصطلاح)	<i>i</i> ,	۵۹	متواتر
خبر کامشهور بونا خبر کامشهور بونا	נפק	112	استفاضه
ارُ (علم حدیث کی اصطلاح میں)	اول	r9.	ارڅ
موقوف (فقەد حدیث کی ایک اصطلاح)	į,	Ira	موقوف
صحابی — لغوی معنی	چہارم	F19	صحاني
صحابی کے کہتے ہیں؟	" "	"	"
اصحمه نجاثى كاحكم	" "	" "	"
صحابيت كاثبوت	"	"	"
تواتر کے ذریعہ	. //	"	
شهرت کے ذریعہ	"	"	"
معروف صحاني كي اطلاع	"	"	. //
عادل ومعتبر فحض كادعوى	"	" //	"
•ااھ کے بعد دعوی صحابیت	"	"	11
تمام صحابه عادل میں	. "	"	"
صحابه مین مراتب	//	"	" .
روایت کے اعتبارے درجات	"	"	//
مكو ين مديث	. 11	"	"
فقه کے اعتبار سے درجات	//	"	//
محابہ کے بارے میں احتیاط	"	"	"
مکٹرین حدیث فقہ کے اعتبار سے درجات صحابہ کے بارے میں احتیاط صحابہ کے ساتھ گنتاخی کرنے والے کا حکم افاضل تابعی	"	"	"
بناضا بالع	כפים	TAA	تابعی

فقهاء مدينه	ME NEW YORK	"	MAA	"
امام ابوحنيفة تابعي تص		"	. //	11
تع تابعين	454 641	"	MIM	تع تابعین
راوی کے لئے چارضروری شرطیہ	700 6	اول	- MY	اتقان
اسلام	LES T	" "	"	//
عقل		"		"
عدالت	3 2 2 2	"	"	A 11
ثفته كي تعريف	Λ=	يوم	M	. ثقه
عدل نے مراد	\$2	11	"	"
توثیق کے اُصول		"	rr	
احاديث مين زيادت تقدكاتكم		11	"	11
ابن صلاح كي تقييم	8 1 15	"	"	"
احناف كانقطة نظر		"	- 44	11
توثيقى الفاظ ميس مراتب درجات	98.3	"	" "	11
روایت حدیث اور فسق		چارم	rom	فسق وفاسق
مردت		7.5	Al	مردت
مجهول محدثين كى اصطلاح ميس		"	ar	مجهول
مجهول کی تین قتمیں	and the	//	- //	
الفاظ جرح كے درجات		موم	. ^^	22
كياجر حميم كاعتبارى		"	- 49	11
جس راوی پرجرح وتعدیل دونوا) بول	"	"	"
سندحديث كي انجميت	2 N N N N N N N N N N N N N N N N N N N	כפין	ורו	اساد
اسلام کا اعجاز	and the same of	.11	"	" "
سندحدیث کی اہمیت اسلام کا اعباز متن کا اضطراب سند کا اضطراب	No to No.	11	IYI	اضطراب
سند كالضطراب	W. 1	"	IYE	"

معنى كالضطراب	"	175	"
مديث مفطرب كاحكم	"	"	- // -
ايك دلچپ مثال	"	"	11
حدیث فعلی کی جمیت	اول	۳۸۳	ا تاع
ارسال — لغوي واصطلاحي معني	. دوم	24	ادسال
حدیث مرسل کی تعریف	//	11.	" .
صحابه کی مراسل	"	44	//
ا کابرتا بعین کی مراسل	"	۷۸ -	
صغارتا بعین کی مراسل	" "	۷٩	-11
تع تابعین کی مراسل	//	"	
تع تابعین کے بعد مراسل روایتیں	//	۸٠	- 11
مرسل کوقبول کرنے کی شرطیں	"	AI .	. //
احناف کے نقطہ نظر کی توضیح	//	Ar	
قائلین کے دلائل	//	۸۳	"
ارسال کرنے والے پچھاہم رواۃ اوران کے بارے میں محدثین کا کلام	"	"	
مرسل احادیث پر کتابیں	"	۸۳	" "

اجماع

	10		
اجماع — لغوى معنى	اول -	۵۲۸	اجاع .
اصطلاحى تعريف	"	11	"
اجماع کی جمیت	. //	"	"
اجماع دلیل قطعی ہے یافلنی؟	"	-11	"
کیا ہرا جماعی حکم کا اٹکار کفر ہے؟	"	"	"
کن لوگوں کا اجماع معتبر ہے؟	11	"	"
اگر بعض مجتهدین مبتدع مول؟	"	- //	"
کیاصحابہ کا جماع ہی معتبر ہے؟	. ".	"	. //

مهد صحابه میں تابعین کا اختلاف	114			11	۵۲۸	N-4011
مام ما لك اورابل مدينه كااجماع	1 3 3 4	200	. 0	11 .	11	- 12 n
بل تشيع اورابل بيت كالجماع	1 4	1930	80	11	11	11
كيااكثريت كانقطة نظراجماع ب؟	W.	1		-11	11	13.5311
كيااجماع كے لئے كوئى تعداد متعين	اج	1 %	gi n	11.	"	and the second
كيا مجتدين كے لئے ان كے عبد كا	كذرجا ناضروري	:40	*	11	// -	N,20,711
ختلاف کے بعدا تفاق	. 14		a - 4	. 11	//	
ایک رائے پر آتفاق کے بعد مخالف ر	رائے پرا تفاق	4	016	11	" //	4-91 M
جماع سكوتى			7	11	. //	413×311
جماع سکوتی کے معتبر ہونے کے لئے		25	8	. //	. "	- M - M
کیا پہلوں کے مقابلہ کسی نی رائے کا ا	ظهاراجماع كاخ	غلاف ورزی ہے؟		//	11	11 S
كيااجماع كاتعلق صرف احكام	بے یا دلائل ہے	يجي؟		"	"	LO 11200.
نقل کے امتبارے اجماع کی قشمیں	C			- //	11.	
اجماع بنقل متواتر	100	-44 0		//	"	
اجماع بنقل مشهور				"	"	i
اجماع بنقل خبرواحد	17	33	1.2	"	11	- "
احتياطي تعبير	I w				11	11
سنداجماع	100	1	0 8	11	11	"
اجماع موجوده دورمين		W 3		. 11	- 11	"
اجماع اوراختلافي مسائل يراجم كتاج	بیں			"	. //	2 5 11.

نباس

قیاس-ایک اصولی اصطلاح	17 60			چہارم	٥٣٠	יי דיי ניי
قیاس کی ضرورت	. %	14.		// · · · · · ·	11	Spel Spell
قياس اوراجتهاد			4	"	"	2124-11
قیاس کے بارے میں غلطہمی	1 6		1	11	, 11	*30 //

قياس — لغوى معنى	"	05-	//
اصطلاح میں	"	"	11.
قیاس کے منکرین	"	"	"
تياس كى جيت	//	" 11	"
احادیث میں قیاس کا ثبوت	"	"	"
عبد صحابه میں قیاس	" "	"	11'
ار کان قیاس	-11	"	//
عَلَىت - لغوى معنى	"	MI	علت
اصطلاحي تعريف	"	"	"
علت اور حكمت كا فرق	"	"	//
علت اور حكمت كا فرق	"	000	تياس
خلاف قیاس ہونے کا مطلب	"	"	"
شرائط	"	"	"
مقیس علیہ ہے متعلق	"	. 11	"
تھم ہے متعلق	. //	" "	"
مقیس ہے متعلق	"	"	"
علت متعلق شرطين	"	11	"
ما لك علت	. //	11	. //
نفن	"	"	"
علت صراحناً غدكور مو	"	"	11
علت كى طرف اشاره اوراس كى صورتيس	"	"	"
اجماع اجتهادوا سنباط اسنباط علت سے مراحل تخ تئ مناط	. 11	"	"
اجتهاد واستنباط	11	"	- //
استباط علت كمراهل	11	"	. "
تخ تئ مناط	"	"	"

~ 0, 0					
تنقيح مناط	. 4	- 7 - 6	11	۵۳۰	"
تنقيح مناط	. 10-		כפים	orr .	تنقيح مناط
فتحقيق مناط		4	چهارم	۵۳۰	ײַט
وصف مناسب كى جارصورتين			"	11	
وصف مؤثر	20	B 40	// -	11	
وصف ملائم			" // "	"	11
مناسبغريب	(a)	12 A. W.	" "	11	"
وصف مرسل	10.7		"	"//	
همهداوراس سےمراد	THE		"	- 11	30 11
طردونكس	7.7		"	11	11
أصول فقدى اصطلاح		A 44.	כפים	64	からぎゃ
قياس وقضاء ميس	1919		ووم	101	اص
أصول فقدى ايك اصطلاح			"	rro	متحقيق مناط
استحسان	200				
استحسان-لغوي معنى			11	90	استخسان
اصطلاحي تعريف	10 101	- 4 4 5	"	90	11

استحسان — لغوی معنی ۱۱ مهم ای مهم اینم ای مهم اینم ای مهم ای مهم

استحسان كي قتمين	y 48	//	1••	//	3
كتاب الله سے استحسان	60 E 0 14 E 1	"	//	<i>"</i>	
حديث سے استحسان	170	//	11	. //	S 10
آ فارصحابه سے استخسان		"	1+1 -	"	10
استخسان بالاجماع	- wi w	//	//	"	
استحسان بالتعامل	a 8 Mr.	. 11	" "	//	
استحسان بالقياس الخفى	e t	11	1.7	"	
استحسان بالضرورة		11	11	//	0.5
ضرورت كا دائره		//	100	"	
کس استحسان کا حکم متعدی ہوتا ہے اور کس	ر کانہیں؟	11	11	11	
					_

عرف وعادت

عادت — لغوى معنى	چہارم	P41	عادت
اصطلاحى تعريف	11	11	- //
عرف — لغوى واصطلاحي معنى	"	TAT	ع ف
عرف وعادت میں فرق	11	"	//
محل کے اعتبار سے عرف کی قتمیں	11	7/2	11
عرف قولی	. 11	11	. //
عرف فعلى	11	111	"
دائره رواج کے اعتبار سے عرف کی قشمیں	11	11	"
عرف عام	11	11	"
عرف خاص	11		"
متبول ونامقبول ہونے کے اعتبار سے قسمیں	11		- 11
عرف میح	11		!!
عرف فاسد	- 11	"	"
عرف کے معتبر ہونے کی دلیلیں	11	"	"

//	TAT	//	عرف لفظى وقعلى كااعتبار
	rar	"	كياعرف فعلى ع كلام ميس تخصيص بيدا موتى "ب؟
"	" //	//	عرف عام وخاص كاتفكم
11	TAT	11	عرف کے معتبر ہونے کی شرطیں
//	" "	11	عرف،ایک اہم ما خذ

مصالح مرسله

Arrest Day Consensate						
مصلحت سےمراد			4 5 5	2.4	1.0	مصالح مرسله
شريعت ميں مصلحت كى رعايت				//	11	11
غالب مصلحت كوترجيح	1.7%		1	//	"	1-11
شریعت کے مقاصد		1 2 2		. //	" "	"
احکام شریعت کے مدارج	N. A.			11	" "	11
ضروريات				//	11	"
حاجات				11	"	- 11
تحسيبات				"	11	"
مصالح مرسله	1777	42			11	"
مصالح ملغاة	1 9 0			" ,	11	"
مصالح معتبره				"	11	"
مرسل مصلحتين	1 - N. "			"	11	"
معتر ہونے کی دلیایں	1. 16	1 1 1 1		"	11	"
احناف	100			" "	. "	"
شوافع				11.	"	made in the second
حنابليه	A-1		3	"	" 11	11 11 11
ماكلى	107			//		"
عملاً مصالح معتبره کےمعتبر ہو۔	نے پراتفاق	. 6		11	.11	"
مصالح مرسله کے لئے شرطیں	- 40		1	11	- //	"

11

مبلی صورت	11.0	, ,,	. 111	11 11
دوسری صورت	N N	" "	. //	
تيسرى صورت		11	. 11	2001
چونقی صورت	1 1 No. 1	"	11	11
پانچو ين صورت		11	11	1
كيااتصحاب جحت ٢		" //	"	11
جحت ہونے کی دلیلیں		"	lle.	3 at 11 at 1
الصحاباجاع		11	110	11.
كجيفتهي قواعد			ll.	"

اجتهاد — آداب و احكام

اسلامي قانون ميں اجتهاد كى اہميت	اول	0.r	اجتهاد
اجتها د، لغت واصطلاح میں	"	"	"
اجتهاد کی روح	"	"	"
بهلانقطه نظر	//		"
دوسرا نقطه نظر	//	"	"
تيرانقط نظر	"	" "	//-
Ć;	//	"	"
عهدني صلى الله عليه وسلم مين صحابه كااجتهاد	"	" "	//
میلی رائے	"	"	"
دوسرى رائے	"	"	issues in
تيرى رائ	//	"	"
چوتھی رائے	11	"	"
Ć;	"	. "	464 11
رسول الله صلى الله عليه وسلم كي موجود كي مين صحابه كااجتهاد	//	- //	1111
اجتهاد کی شرطیں	//	" "	11

قرآن كاعلم	. //	۵٠٢	"
حديث كاعلم	"	<i>11</i> -	
جها عی احظام کاعلم	. //	"	//
تیاس کے اُصول وطریق کاعلم	"	"	"
عر بی زبان کاعلم	"	"	"
جفل قابل لحاظ أمور	//	- //	//
تقاصدشر بعت ہے آگہی	//	. //	"
.مانهٔ آنی	. //	//	- //
يمان وعدل	"	"	//
مُرا لَطَ اجتهَا دِكَا خَلَا صِهِ	11	11	"
ز وی اجتها د	11	11	//
نن مسائل میں اجتہاد کیا جاسکتا ہے	//	"	"
فاراجتها و	"	- //	"
نقيح مناط	<i>"</i>	- 11	" " "
فرنج مناط	" //	" "	"
ق ي ق مناط	11	<i>"</i>	.,, .
بقد كے دوسرے كام	• //	"	11
بیا کوئی عہد مجتدے خالی ہوسکتا ہے؟	11	"	"
تتجاد جو باقی ہے	11	. ,,	"
تهدفی المد ہب	11 -	"	"
بَد في المسائل	"	"	//
تهدنی المسائل درائی اوراجتماعی اجتهاد تهدین سے خطا کا مسئلہ تهادی غلطی کا تھم	//	- //	. //
ہدین سے خطا کا مسکلہ	"	"	//
تها دی غلطی کا حکم	"	"	"

افتآء وقضاء

تتليد — آداب واحكام

تقليد — لغوي معني	נפין	LaL	تظيد
اصطلاحی تعریف	11	790	"
تقليدكاتكم	11	797	"
فروعی احکام میں تقلید	"	"	40.45 //
اليمان وعقيده مين تقليد	11	"	"
تقليد،ايك ضرورت	- 11	791	" "
تقليدخص	11	۵۰۰	"
تقليد شخفي كالئمة اربعه مين انحصار	11	۵۰۲	"
جزوی تقلیداور تجزی اجتهاد کا مسئله		0.5	
مجتدك لئے تقليد	. //	۵+۳	"
بعض مسائل میں ایک فقہ ہے دوسری فقہ کی طرف عدول	"	۵۰۵	"
قوت دلیل کی بناء پر عدول	"	P+0	11:-
ضرورت اورمقتضيات زمانه مين تغيري بناء يرعدول	11	۵٠٩	11
سہولت اورآ سانی کے لئے عدول	11.	اا۵	11
تقليدعالم اورتقليدعامي ميس فرق	11 .	٥١٣	"
مقلدين كي قتمين	"	"	"
شاه ولى الله صاحب كانقطهُ نظر	11	۵۱۵	
فقہاء شوافع کے يہاں طبقات	11	۲۱۵	"
فقهاء حنابلد كے يهال طبقات	"	۵۱۷	"
ابن كمال ياشاه كي تقسيم اوراس كي جامعيت	"	۵۱۸	"
آداب افتاء و استفتاء			11/2
ا قآء — لغوي معني	٠. دوم	14+	افآء
اصطلاحي تعريف	"	IAI	"

www.besturdubooks.wordpress.com

IAT

144	IAT	22	پېلافرق
//		//	
//	IAT	- 11	دوسرافرق - : - :
//	- //	//	تيسرافرق
//	// "	-11	چوتھافرق
"	//	"	پانچوال فرق
. 11	۱۸۳	//	ا فما ءوا جمتها و
//	//	//	فآویٰ کے نام سے مطبوعہ کتابیں
" "	۱۸۵	11	منصب افتاء کی اُہمیت اور کارا فتاء کی نزاکت
11.	١٨٧	//	فتو ی عبه د نبوی میں
"	IAA	"	عبدصحابيين
"	//	11	تا بعین اور تبع تا بعین کے عہد میں
"	"	"	عبدزریں
"	//	" "	موجوده دور میں کا را فیآء
11	1/19	"	57
,,	//	"	£7
"	//	//	نقل فتو ی
//	19+	"	فتویٰ –شرعی احکام
"	"	//	
= · · //	//	//	جب فتویٰ دینا فرض کفالیہ ہے ممکن الوقوع مسائل پرفتویٰ
//	//	//	أصول افتاء بركتابين
اشفتاء	Irl	נפין	سوال کے آداب
"	Iri	" //	سوال نامداورتعبير
"	//		نا پندیده اور بے مقصد سوالات
"	110	11	
افتيار	۵۷	. //	کس سے سوال کیا جائے؟ اُصولِ اِ فتاء میں راجح قول

نسخ سيء متعلق احكام

شخ — لغوى واصطلاحى تعريف		بنجم	IAY	فخ
تخصیص اور قید بھی ننخ ہے	11 to	11		11
شخ او شخصیص میں فرق		. 11	11	- II
ملىدىن كاشبه	100	11	11	- 11
لنخ كاثبوت		11	11	11
نٹخ ماننے کے ذرائع		11	- 11	Liberger Madmida (
شارع كي صراحت		11	11	//
صحاني كي اطلاع		11		
تاریخ کے علم ہے	g 2	- 11	- 11	"
ا جماع امت	15,1° 46	11	11	
متاخرالاسلام راوي كي روايت			11	11
قرآن کی موجودہ ترتیب ہے ننخ کا فیصلہ	1	11	11	"
ننخ ہے متعلق شرا کط		//	11	//
جن نصوص میں نشخ کا احتال نہیں		11	- // -	//
شخ کی چارصورتیں		11	- //	- 11:
قرآن کا ننخ قرآن نے		11.	11	"
مدیث کانخ مدیث ے		11	" //	11
آیات سے مدیث کا ننج		//	//	11
احادیث ہے آیات کا شخ		11	11	//
تلاوت کے حکم کے اعتبارے کنے کی صورتیں		. //	//	
تلاوت وتكم دونو ل منسوخ		"		"
تلاوت باتی بحکم منسوخ		//	"	11
تھم ہاتی ، تلاوت منسوح کیاشرط وقید کااضافہ بھی شخ ہے؟	L.	"		"
کیاشرط وقید کااضافہ بھی ننخ ہے؟		" "		"

ملکیت تامه کی خصوصیات دائمی ملکیت مالک کوتصرف کالپوراخق ضائع ہوجائے تو تاوان نہیں منافع کا مالک ہونے کے تین ذرائع

منافع ہے متعلق چندا حکام

وتت وجگه وغیره کی قید

11

11

11

11

11

11

11

11

11

11

قرآن مجيد ميں ننخ کی تعداد	2	//	IAY	, //
احكام پرنخ كارث		11	11	11
لشخ صریحی	to.	,11	11	//
نشخ حتمنی		11	11	"
نشخ کلی	2 4	//	11	//
نخ بر بی	a 1,	11	!!	11.
ملكيت — مسائل واحكام	F1 SA	ı		8
مليت – تعريف		4.4	1179	مليت
فيخ زرقاء كانقطه نظر	9	11	11	"
ملك كي دونتمين	10 m	11	11	. //
مك	9 9	11	11	11
اباحت		-11	11	" .
اباحت اورملكيت ميس فرق	A a	ì	11	11
ملکیت تامدحاصل ہونے کے اسباب	2 2	11	11	//
مباح چيز كاحسول	* v	11	11	//
عقد کے ذریعہ ملکیت		11 -	11	//
نیابت کے ذریعہ ملکیت		11	11	//
4/12				

نافع میں میراث	1 8 2	//	1179	"
ناظت کے اخراجات کی ڈ مدداری ا		"	11	Card - 11 like 1 14
۔ ت گذرنے کے بعدوالیسی		11	" "	3
نفعت كى ملكيت اورحق مين فرق			IMM	منفعت
ن — لغوي معنى - ساخوي معنى		روم -	F42 -	3
صطلاحي تعريف		11	11	
ن ک تقسیم		- 11	749	11-11-11
ماحب حق کے اعتبار سے حق کی قسمیں		- 11	11	Selection of the said
وبل اسقاط اورنا قابل اسقاط حقوق		11	11.	11
کن حقوق میں وراثت جاری ہوتی ہے؟		"	1/2.	11
لي اورغير مالي حقوق		"	121	
عقوق مجرده ادرغير مجرده		11	11	
نق شخصی اورحق عینی		- 11	rzr	Bergli (11) las Bay
نق عینی اور حق شخص کے احکام میں فرق	fa fa	- 11	"	
نق مینی کےعمومی احکام		11	Kr	"
حق عيني اورحق انتفاع ميس فرق		"	121	2 11
حقوق ارتفاق کےعمومی احکام		. //	720	34. //
حقوق ارتفاق		11	rz.y	Bed Hill Step

ترجيح سے متعلق اصولی بحث

مرجين كسك مسا				
رجحے پہلے طبیق		دوم	MY9	Ç
ببلانقط نظر		11	rz.	SCHAMOTON.
دوسرا نقطه نظر	. 3 . 89 3 TISI.	"	r21	He (12 / 1 / 1 / 1 / 1 / 1 / 1 / 1 / 1 / 1
تطبيق كى صورتيں		.// _	r2r	11
اختلاف بربان وزمان		נפין	۵۵	انتلاف
فقهى اختلاف		//	//	11

قاموس الفقه قاموس		-	اشاربيب ترتيب مضامير		
اختلاف کے اسباب	"	۲۵	"		
حيله — آداب و احكّام		1			
حیلیہ — لغوی واصطلاحی معنی	وم ا	۳۱۰	حيله		
حيله كاثبوت	"	11	"		
احناف پرنارواتنقید	"	rır	- 11		
احناف كاطرزعمل		rir	//		
ابن قیم کی تقیدات پرایک نظر	" "	11	" 11"		
شخصیت سے متعلق اصولی بحث					
طبعی شخصیت	چبارم	TAL	شخصيت		
موت کے بعد شخصیت ہے متعلق حقوق کا ثبوت	"	"	"		
شخصیت اعتباری	"	11	"		
شخصیت اعتباری کے لئے فقہی اصل	"	11	"		
اصول و قواعد کی چند مصطلحات	i 2				
ضرورت — لغوي معني	",,,	mir .	ضرورت		
اصطلاحي تعريف	"	11	//		
دونقط ُ نظر	" "	" "	//		
ם ורב	11	"	11.		
شريعت منين ضرورت كااعتبار	//	"	"		
ضرورت کے معتبر ہونے کی شرطیں	11	"	- // // // / · ·		
ضرورت پربنی احکام بھی مباح بھی واجب	11	11	"		
ضرورية . كا أصول بتمام أصول فقيه ملي مؤثر	' //	"	. "		
أصول فقه كي اصطلاح مين	. يوم	الكار	ماجت .		
اُصولِ فقه کی اصطلاح میں اسٹنا نغطیل اسٹنا نغطیل	נפק	A9	اشثناء		
استثناء فخصيل	" "	" "	"		
الشار معتد مرابي	,,	,,	"		

لغوى معنى

and the second control of the second control			and the second s		the state of the s
قصدواراده كے مختلف درجات	ورخاطرے مراد		ייי נפין	rry	فاطر
ثواب وعذاب ميس كس درجه كاا	راده معتبر ہے؟		// /**	"	"
وہم ہماد	ہم ہم ماد			rro	פוא
وہم، یقین ظن اور شک			"	. "	"
وضوء ٹو شنے کا وہم			"	"	11
لغوى واصطلاحي معنى			چهارم		17
ارادہ کے پانچ درجات اوراس	7615	and a first	"	"	. "
أصول فقه كى ايك اصطلاح			נפא	F91	تاسیس
أصول فقدكي ايك اصطلاح	27		//	MAT	تفريع
تلقین ہمراد	. **		"	orr	تلقين
جوازاورعدم جواز کےسلسلہ بیر	فقهاء کی آراء		" // .	orr	"
احكام فقه مين جنس كامفهوم		3 - 2 - 2 - 2	سوم	100	جن جن
الل لغت كي اصطلاح مين	44,		À.	144	وضع
أصول فقه كى اصطلاح			כפים	rrr .	انقلاب
مناظره كى اصطلاح ميں		B 4	. //	14.	اعتراض
قواعد فقه		e e			Notes
قاعده كالغوى معنى	,		چہارم	۴۲۰	قاعده
اصطلاحى تعريف	P & 5	- See - A	"	.11	11
أصول وتواعد كافرق	100		// .	"	11
قاعده وضابطه كافرق	1 1	198	"	"	"
قواعدفقه كي تدوين	1.7	- A	"	"	11
دوراول			//	"	100
כפתוכפנ			"//	11	"
تيسرادور	1.	s 1 st	"	"	"

اصطلاحي تبريف		17.	roi	نيت
منهيات بيت كاتعلق		"	"	"
نيت كامقصود		"	"	<i>"</i>
عبادت كي تعيين		. "	"	"
اگرونت میں وسعت ندہو؟		//	11	//
اگرونت میں وسعت ہو؟		" "	" "	"
عج میں نیت کا حکم		-11	"	//
ایک ہی جنس میں تعیین معتبر نہیں	1	"	"	.11
نيت ميں خطاء		"	"	"
منوي كي صفت كامتعين كرنا	2	"	"	"
ایک فعل میں دوعبادتوں کی نیت		"	"	" - "
نيتكاونت		"	"	"
فعل ہے حقیقی اتصال		"//	-11	"
قاطع نیت فعل سے مراد		11	"	"
روز ه کی نبیت		- //	"	"
مج کی نیت		. //	"	"
ز كوة وصدقات كى نيت		"	"	"
زبان سے نیت کا تلفظ		"	"	"
کلام اور دل کے ارادہ میں فرق ہو		"	"	- "
حفنی کی رائے		"	"	. = //
ائمة علا شكا نقطة نظر		"	"	"
نیت درست ہونے کی شرطیں		"	"	"
نیت اور عمل کے درمیان کوئی منافی عمل نہ پایا جائے		. //	"	, ,,
ازالهٔ ضرر، شریعت کامقصود		چبارم	r.q	ضرد

فقهي قاعده،''لاضررولاضرار''	جدولتكند	"	F-9	A HARAGE
ضرورتیں ناجائز کوجائز کردیتی ہیں		"	- 11	week "
ضرورتا جائز ہونے والی چیزیں بفقد رضرورت ہی	جائز ہیں	- //	"	125 //
ضرر پہنچا کرضرر دورنہیں کیا جائے		- 11	11	and of page
ضررعام سے بیخے کے لئے ضرر خاص کوارا		"	11.	"
ر بنقصان سے بچنے کے لئے کمتر نقصان	The last the second	"	11 .	CUN J
نفاسد کا از الہ،مصالح کے حصول پرمقدم ہے	- XX	11	- 11	"
عاجت ،ضرورت کے درجہ میں	1 24. 8	//	- //	"
ضطرارد وسرے کاحق فتم نہیں کرتا		"	r-9	1
نررقد يم نبيل موتا		11	- 11	"
لم كلام ميس		- //	MZA .	قديم
صطلاح فقدمين		11	"	7
ندیم کواپی حالت پر چھوڑ دیاجائے		. 11	"	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1
نرر میں قدامت معترنہیں		"		"
فنخ محمه زرقاء كي تطبيق		"	11	"
نب خاموشی ، کلام اور رضا کے حکم میں نہیں		"	149	سكوت
ب خاموشی ، رضامندی کے درجہ میں ہے		"	"	"
نمان ہے متعلق فقہی تو اعد		"	PIA	ضان
مل کے سلسلہ میں بعض فقہی قواعد		"	מות	عمل
باشرت اورمتسب سراد		£.	۵۵	مباثرت
وي واصطلاحي معني	7	چارم	MAM	<i>ر</i> بت
اب کے کاموں میں ایٹار		11	"//	"
نفید کا نقطهٔ نظر طبیق کی ایک صورت		"	"	".
طبق کی ایک صورت م		"	"	"

			طهارت	پانی سے متعلق احکام
7.	raa	כפס		سمندر کا پانی
تلہ	arm	چبارم		پانی کے کثیر وقلیل ہونے میں شوافع اور حنا بلہ کا نقط انظر
8 11	11 .	11		جدیداوزان میں قلہ کی مقدار
فضل	raa	"		خواتین کے بچے ہوئے پانی سے وضووٹسل
e l	۳۷	پنج م	P 1	پانی کی اہمیت
11	"	11		پاک اور نا پاک کرنے والا
	. //	//		مکروه
//	//	" //	1 5, 5	پاک،لیکن پاک نه کرے
11	"	"		مستعمل بإني
" "	11	"	- X	ناپاک پانی
"	11.	"		حنفیہ کے زن دیک ماء کثیرے مراد
,,,	11	"		مالكيه كانقطه نظر
جارى	۷۱	כפין		آبِ جاري کي ايک خاص صورت
//	"	"	100	جاري پاني كاحكم
* L = =	۳۷	پنجم		جاري پاني كاحكم
11	//	"		مفکوک پانی
11	11	"	34	پانی پر ملکیت
" "	11 -	"		پانی کی خرید و فروخت ،ایک نامناسب عمل
نبيذتمر	179	"		نبیز تمرے وضو
11	11	"		امام ابوحنيفة كارجوع
j.	۳۸۳	נפק		
زاغ	۵۹	چهارم	2 = = = = =	کوایانی میں گر کرمرجائے
j.	۳۸۳	נפין	2.0	چھوٹے جانوروں کے مرجانے کا حکم کواپانی میں گر کر مرجائے مردے کی پاکی اور ناپاکی

//	"	جب بورا پانی نکالا جائے
"	"	اگر پورا پانی نکالناممکن نه مو؟
۳۸۵	"	جب پانی نکالنامستحب ہے
11	"	دوسر بے فقہاء کی آراء
TAT	"	بعض مستثنيات
111	כפים	كنويل كے احكام
M	//	مند بے کنویں کے احکام
11 -	"	گندے کنویں سے کتنے فاصلہ پر کنوال کھودا جائے؟
11	"	جب بورا پانی نکالا جائے
	// FAC	// // PAO // // // PAT // PAT // PAT // // // // // // // // // // // // //

وضوء — احكام و مسائل

YLL 1.5.	نظادنت كاايك ممل نظام
<i>" "</i> .	وضوء — لغت اورا صطلاح مير
11 11 11 11	كياوضوءاس أمت كى خصوصي
ال ال	کمی و مدنی زندگی میں وضوء کا
" " " " " " " " " " " " " " " " " " " "	وضوء كاحكام مين تدريح
" "	وضوء کے ارکان
" "	چره سراد
	پیشانی سے مراد
٠ ١ ١ ١	پیشانی سے مراد
نهو؟ المرابع	أكرس كالطح حدين بال
نى پېښيا تا ا	داڑھیمونچھ کی جڑوں تک پا
" "	باتحدهونا
	رکاح .
روم ۱۳۱ ا	سرکاح
كانتلاف بنجم ٢٧٧	سريمسح كامقدار مين فقهاء

کان کا دھونا اور شیخ رأس	روم	45	أذن
افعال وضوء مين ترتب كاحكم	المُجْرِّع	144	وضوء
افعال وضوء مين ترتثيب كاحكم	. (6)	ror	رتيب "
يے در يے دھونا	ليجم	rzz.	وضوء
وضوء كي سنتيل	11	11	"
شروع ميں ہاتھ دھونا	11	11	"
شروع میں بسم اللہ کہنا	11	//	"
لبم الله كالفاظ	11	11	//
مواک	. 11	11	//
مسواك كي تغداداورطريقه	11	11	"
كلى اور تاك ميں پانی ڈالنے ميں مبالغہ	11	11	
وارهى مين خلال سنت يامتحب؟	11	//	وضوء
خلال كاطريقته	"	11	"
الكليول كاخلال	"	11	- 11
اعضاء وضوء كوتنن بإر دهونا	11	11	"
پور سر کاح	11	//	"
ح الون كا الح	"	11	"
اعصاء کومل کر دھو تا	//	" "	"
دائين حصه سے ابتداء	11	11	
سرنے سے کی ابتداء	11	11	"
پکھاور منتیں ستحبات و آ داب	"	"	"
ستحبات وآ داب	11	11	
وضوء میں غرہ وضوء میں دوسروں سے مدد لینے کا حکم قبل از وقت وضوء	چہارم	rrr	ن و
وضوء میں دوسرول سے مدر لینے کا حکم	<i>i</i> ,	122	وضوء
قبل از ونت وضوء	"	- 11	"

وضوء کے بعد کی وُ عاء	"	122	E
بچا ہوا یا نی کھڑے ہو کر پینا	11	7 11	<i>ii</i>
وضوء میں مکر وہ باتیں	//	"	//
ياني ميں اسراف	- //	"	"
مجدين وضوء	" "	"	
وضوء واجب ہونے کی شرطیں	//	"	//
وضوء درست ہونے کی شرطیں	" "	- 11	"
متفرق احكام	//	. //	"
اگراعضاء وضوء پرزخم ہو؟	11	11	
اگر ہاتھ کا حصہ کٹا ہوا ہو؟	//	"	
اعضاء وضوء ميں زائد عضو کا حکم	"	11 -	
وضوء كب فرض وواجب ہاوركب سنت ومتحب؟	1.	11	وضوء
قرآن مجيد چھونے كے لئے	11	"	"
سفر کے لئے وضوء		" "	"
جن صور تول میں وضوء متحب ہے	" .	"	"
اباغےمراد	روم	YA	اساغ
وضوء میں خمار پرسح	Cor	TLL	خمار
وضوك بعد توليه كاستعال كرنے كاتھم	Ž.	IM.	مندیل
گردن کامتح	Cor.	MAA	رتب
مسح كاطريقه	"	MA9	تبقه
قلس اورقئے میں فرق	چارم	arq	"
حنفيه كانقط أنظر	"	" "	"
حنفيه كامتدل	"	11	"
۔ امام ابو حنیفہ کی طرف شذوذ کی نسبت درست نہیں جمہور کا متدل	"	"	"
جمهور كامتدل	- //	"	"

		, , ,	
یا قئے ناتض وضوہ؟	"	ora	"
يا وضوء تو ث جائے گا؟	- //	rry	صفراء
يا پيپ كا لكلنا ناقض وضوء ہے؟	11.	, arr	يح
نفید کی رائے	"	ריים	//
يمرفقهاءكي رائمين	11	۵۳۲.	. //
ي عراد	7.4	21	ندی
یی وقنزی میں فرق	11	11	
ی ہے وضوء کا وجوب	" "	11	- //
بإشرت فاحشه سے مراداوراس كاحكم	المجرِّم الم	۵۵	مباثرت
ونا ناقض وضوء ہے	כפים	IAI.	إضطحاع
ضوء ونماز پر بے ہوشی کا اثر	" //	IZA	إغماء
غم یاک ہے اور ناقض وضور نہیں	روم	rry	بلغ
کھانے کے ساتھ مخلوط بلغم کا حکم	"	" "	
غيقي وتحكمي	er	rı•	مدث
مبيلين سے خروج نجاست	"	rii	
نون اور قئے ہے متعلق فقہاء کی رائی <u>ں</u>	"	rii	//
خون سے نقض وضوء کے احکام	"	rir.	//
قئے نے تفل وضوء کے احکام	11	rim	"
عد ٹ ^{ی مک} می	71	11	//
نیندے متعلق فقہاء کی رائیں	// -	rir	//
	//	ria	"
جنون و بے ہوشی اورنشہ	//	11	
نمازيين قبقيبه	"	. //	"
نیند سے متعلق ضروری احکام جنون و بے ہوشی اورنشہ نماز میں قبقہہ تیسم ، شخک اور قبقہہ کا فرق مباشرت فاحشہ	//	11 -	"
A-10 A	//	riy	//

بيوي كابوسها ورنقض وضوء كامسئله	٠ . دوم	rgr	تقبيل
حفيه كانقط أنظر	چبارم	۵۲۹	قبقب
امام ابوصنیفهٔ کی طرف شذو د کی نسبت کرنا درست نہیں	" "	"	- 11
حنفيه كامتدل	"	- 11	"
جهور كامتدل	"	- "	11.
وضوء مين شك	يوم	IIA	ع ا
عورتو ل و چھونا	//	FIY	مدث
شرمگاه کامساس	" "	ri2	11
بعض فقهاء كز ديك نقض وضوء كرمزيد اسباب	"	riA	" "
آگ میں کی ہوئی چیز کا استعال	//	- 11	11
وضوء نونے كاشك بو	. //	" "	"
حالت حدث کے احکام	ry	ria	مدث
وضوء میں وسوسہ	<i>Ž</i> .	F42	רצי
مسح سے متعلق احکام			arthur.
مسح کی شرعی حیثیت	ر م	۷۸	جيره
موز دل پرمسح کا ثبوت	"	roy	خفين
كى قتم كے موزے ہوں؟	"	roz	"
گاڑ ھے موزوں پرمسح کی اجازت	cy	r 9	مخين
فوم اور نامکن کے موزے	"	ro2	خفين
نامكن كيموزون كاحكم	re	r 9	مخين
ا ہے موز وں برمج		141	جورب.
ایے موز دں پڑت جرموق پڑتے جرموق پڑتے کے لئے شرطیں مسے کا طریقہ حنفیہ کے مسلک کی تفصیل	"	9.4	برموق
جرموق رمنع کے لئے شرطیں	"	9.4	5812
منع كاطريقه	Cor .	FOA	خفين
المفتار (، ر ، ، ،	"	"	//

سح کی مدت	11	709	"
رت كب سے شار ہوگى؟	"	" "	"
سح کے نواقض اور ضروری احکام	"	"	//
بوز وں میں بہت کھٹ ن نہ ہو	//	roz	, ,,
ضوء میں تعلین برمسح	جُجُ	r	نعل
مالت احرام میں موز بے	يوم	۳4۰	خفين
ٹی پرمسے جائز ہونے کی شرطیں	"	۷۸	جبيره
ٹی کے کتنے حصہ پرمسح ضروری ہے	"	۸٠	"
سل اور پی پرمسح	" "	"	11
وزول پرمسح اور پی پرمسح میں فرق	-11	11	<i>"</i>

غسل — احكام و مسائل

غسل	200	چہارم	شریعت میں نظافت کی اہمیت
"	11	"	عسل — لغوي معني
" "	. 11	-11	غسل اورغسل میں فرق
"	11	11	عنسل کے فرائف ا
"	' //	11	دوسر بے فقہاء کی آراء
ضفيره	riz	11	کیاعشل میں چوٹی اور جوڑ اکھولناضروری ہے؟
عسل	۳۳۵	11	عسل كامسنون طريقه
//	مهم	"//	جب عنسل کرنامسنون اورمستحب ہے
"	"	"	عسل کے آداب
"	- //	. //	پانی کی مقدار
"	"	11	خوانتین کےخصوصی احکام
غريق	· PPP	"	شهادت كااجر
" "	"	//	عسل دینے کاطریقہ
فضل	raa	- //	خوا تین کے بچے ہوئے پانی ہے وضوء وغسل

7	٥٣٩	روم	تيم ي شرطين
"	" "	//	کن چیزوں سے تیم جائز ہے؟
ر زاب	۳۳۸	"	مٹی ہے تیم
7.	20+	"	د میر فقهاء کی رائے
11	٥٣٩	"	فرض اور سنتيل
"	۵۵۰	"	میم عشل کا بھی بدل ہے میں معشل کا بھی بدل ہے
- 11	۵۵۰	"	فرين مين هيمتم
ابط	٣٤٠	اول	تيتم اور بغل كامسح
جهد	44	موم	وضوء ، تجده اورتيتم ميں پيشاني كاحكم

حیض سے متعلق مسائل

حيض ونفاس كي حالت ميں	The state of the s	اول	۳۱۳	الله
حیض ونفاس کے مشترک احکام		سوم	r.0	حض .
حيض کی مدت	a a a man	" //	r-r	11-5-5
کم ہے کم عمر	A	"	m•h	1 San 1 San 2 4
تمازوروزه		11 -	r+0	"
طواف	110	" //	F+4	"
تلاوت قرآن		- //	r.2	" "
قرآن مجيد چھونااورا ٹھانا		11	r.2	//
مجدين توقف أوراس برمرور		//	F+4	
جماع اور تلذذ		11	F+A	11.
اسلام كاعتدال وتوازن	and a second part of	"	F+9	V
م محمد بدایات نبوی	N 4 100	. 11	ri•	//_
اياس کی عمر		נפק	74.	וויט
اسخاضه سےمراد		נפק	9+	التحاضه
التحاضه بمتعلق احكام	Det.	. //	"	11 - 11

ستحاضه کا خون کب تک حیف سمجما جائے گا؟	11	9.	" "
نفاس — لغوي واصطلاحي معني	بنجم	Y+ 1	نفاس
حنفيه اور حنابله كانقطه نظر	"	"	"
مالکیہ وشوافع کی رائے	11_	"	. //
حافظا بن رشد كاتسامح	" 11	" "	-//
جن اُمور میں حیض ونفاس کے احکام میں فرق ہے	11	11	// h
نفاس کی مدت	- //	. //	//
کم ہے کم مدت نفاس	11	11	"
جوخون اسقاط کے بعد آئے	. //	"	<i>//</i>
طهر — لغوی وا صطلاحی معنی	چہارم	ror	طبر
طہری کم ہے کم مدت	11	- //	"
زیاده <i>سے ز</i> یاده مدت	11	"//	//
حیض ہے فراغت کی علامت	//	11	. //

انجاس — احكام و مسائل

1001 110	i i	T 924 (10)	L.
اونٹ کا پیثاب	اول	M21	ایل
پائخانه کے فقتهی احکام	נפח	rır ,	ياز
پائخانىئا پاک ب	//	. //	"
استنجاء کب واجب ہے؟	" //	"	//
پائٹی نہ کی را کھ کا حکم	11	11	//
مچھرادر پوے پانی تا پاک نہیں ہوتا ہے	11	11	براغيث وبعوض
گائے کا فضیہ 📜	//	rrr	بقر
للغم پاک ہے اور النفی وضوع نیس	"	rrı	بلغم
کھائے کے ساتھ مخلوط بلغم کا فعم	11	"	"
پیشاب کے فقتی احکام	"	P72	يول
پیشاب س کا پاک؟ س کا تا پاک؟	11	rt.	. 11

I do a la l	11.	- 11	پیتاب ہے پاک کاطریقہ
1-1-11	"	"	کیا بچوں اور بچیوں کے پیشاب کا حکم ایک ہے؟
- July 1	r92	سوم	ناپاک چزی را کھ
ACH!	<i>"</i>	//	را کھے تیم
۔ ریق	۵۰۷	11	کن جانوروں کا تھوک پاک ہے؟
V=2,0	۵۰۸	"	انبان كالعاب
5-20 1120-	. 11	"	سوتے ہوئے مخض کا لعاب
the sugar	rry	//	خون، پاک اور نا پاک
3100 11-3000	- '//	" "	دم غير مسفوح.
	- 11	ii	شبدا . کا خون
	. //	. //	مچھلی کا خون
3 - 211	-//	11	مقدارعفو
مک سک	124	چہارم	مچىلى كاخون
رقين	179	//	فضلهآ لودغبار
عظم يداد	m92	"	انسان کی ہڈی کا حکم
11	11.		خزیر کی ہڈی کا حکم
كلب	. 277	چهارم	كيا كتانجس العين ہے؟
عظم	199	, //	دوسرے حیوانات کی بٹری کا حکم
State Comment	11	- 11	بڈی کے پاک ہونے کا مطلب
غساله	٦٣٣	"	غساله عمراد
" "	11	"	وضوءا وعشل کے غسالہ کا حکم
- //	11	"	نجاست كے غساله كائقكم حنابلدا ورشوافع كى رائے مالكيدكى رائے
Dente prise	- 11	"	حنا بلیدا در شوافع کی رائے
"	11	"	الكية كى رائ
لَيِن اللهِ	۵۸۰	11	ا ینٹ کو پاک کرنے کاطریقہ

اگرا پینٹ فرش کی صورت میں ہو	چہارم	۵۸۰	//
ودى سے مراد	//	ryr	ووي
ودی کے احکام	11	11	"
عشل كا وجوب	· 11	ILL	منی
پاک میاناپاک ہے؟	3/1		- //
نجاست حقيقي وحكمي	"	127	نجاست
نجاست مرئيه غيرمرئيه	" //	"	//
مرئی نجاست کودور کرنے کا طریقہ	11 - 3	"	"
غیرمرئی نجاست سے یا کی کاطریقہ	"	. //	"
نے گھڑے وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ	11-	,,	"
نجاست غليظه وخفيفه	. "	"	"
نجاست غليظه كاحكم	//	//	"
درہم کاوز ن اور مساحت	" "	"	"
نجاست خفيفه كاحكم	11	11	"
جامداورسيال اشياء كافرق	المَجْعِ	"	"
مختلف نجاشين	"11"	"	"
انسان کے فضلات	//	"	"
حرام جانورول كافضله	"	- //	"
پرندوں کی بٹ	"	11	"
תפונ	11	"	// .
יענ	"	"	"
C	<i>"</i> .	"	"
كتااور درندوں كا حجموثا	//	" "	
شراب نجاست کا دھون	" "	"	"
نحاست كا دهون	"	"	"

ىلىينى	17.		121	"
ت دور کرنے کے ذرائع		"	. //	"
ت حکمی زائل کرنے والی اشیاء	3 3 3	"	" "	- 11
ت حقیقی		"	11	//
ورسيال اشياء		- 11	11	730 - 11 -
c		11	11	Market II - Market
چنا		//	= 11	== 11
بوجانا	a17	11 .	"	" "
ے زمین سو کھنے کے بعد دوبارہ تر ہو	اوجائے	- 11	"	//
لی وجہ سے پاک		"	" "	"
_مٹی کا برتن		"	"	//
نا پاک پانی سے یو نچھاجائے		"	"	1 Oct 1 11
ونا پاک کے احکام		11	IDT	- 2
كا جا نور		" "	//	- 11
) كا جا نورجس ميں خون شەہو	A P. L.	بنجم	"	"
) كا جا نورجس ميں خون ہو		"	"	728 11
ب، بڈی وغیرہ کا حکم		"	,,,,	- 1
عاور چڑا		//	"	- 11
نت کی تبدیلی		"	121	نجاست
نت وذ نح		"	-11	- 11
. ৮৮		11	. 11	- 11
ل سے نجاست کا ازالہ		"	11	
ل ہے نجاست کاازالہ زیے استنجاء		11	11	
ہے۔ ست حقیقی و حکمی میں پاک کرنے کے پاک کے لئے نجاست پر پانی ڈالناظ	کے اعتبار سے فرق	11	"	11
یا کی کے لئے نحاست پر مانی ڈالناف	ناضروري ہے؟	11	//	11 3 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1

جھوٹے سے متعلق مسائل

اونٹ کے احکام	اول	MZ1	ابل						
شير ي متعلق احكام	روم	IFF	اسد						
تھوک کے احکام	//	PIA	بصاق						
انسان کاتھوک پاک ہے	11	11	//						
فچر کا جھوٹا اور دوسرے احکام	.//	rrı	بغثل						
بطخ اوراس كالمجھوٹا	11	F19	بخ						
الوكا جهونا	11	rr2	غ						
جھوٹا حلال ہے یا حرام؟	Co	rı	ثعلب						
كده كا كام	"	797	جار						
آ نسوکا حکم	11	4	دي.						
پنزااور جھوٹا	//	TLA	ن خزی						
ياست خورمرغي كاحكم	11	r.v	دجاجه						
کوے کا جھوٹا	چہارم	۵۹	زاغ						
وزے مراد	//	124	سور .						
بھوٹے کی چارفتمیں	//	"	"						
ك اور پاك كرنے والا	//	//	-11						
پاک عروه	11	11	" "						
	11	"	" "						
فحکوک	11	"							
فكوك بإنى كاحكم	11	"	, ,,						
وسرے فقہاء کی رائیں ندا ہم مسائل برمحرم کا جھوٹا باست خوراونٹ اور بیل کا جھوٹا	"	/ //							
ندا ہم مسائل	"	"	"						
برمحرم كالمجمونا	11	"	. //						
باست خوراونث اور تبل كالمجهوثا	11	"	//						

" "	124	."	پيناهم
31	FAY	"	پينے کا تھم
	" .	11	ابن قدامه کی چثم کشا کی بحث
ترد	۳۸۵	11	بندر کا جھوٹا
کلب	PLA	چہارم	کتے کا جھوٹا
العاب ا	۵۸۳	"	لعابكاهم
بره(بی)	۳۳.	"	بلي كا جمونا
3 3 11	- 11	"	اگر بلی نے تا پاک چیز کھائی ہو؟
Aug. 11 . 4	11	"	اگرکوئی اور پانی موجود نه بهو؟
1885 II	"	"	اگرانسان کے ہاتھ کوچاٹ لے؟
"	11-	. //	کھانے کی چیز میں سے کھالے
11	//	"	بل کے چڑے کا حکم
10.11.	11	- 11	پیینه، رطوبت چثم اورلعاب کاحکم
آني	۳۳۵	اول -	برتن کی نجاست اور پا ک
107_11_1	- 11	"	مخلوط پاک اور نا پاک برتن
"	//	"	رفقاء سفركے برتنوں كا ختلاط
57	١٣٣	دوم	پاک اورنا پاک کپڑوں کا اختلاط
آنیه .	۳۳۵	اول	سپلائنگ کمپنی کے برتنوں کا حکم
	"	. //	غیرمسلموں کے برتنوں کے احکام
طهارت	ra.	چہارم	لغوى واصطلاحي معنى
- II	//	"	طبهارت کی اہمیت
"	"	"	كبواجب ٢٠
	"	" "	طہارت کی اہمیت کب واجب ہے؟ پاک کرنے کے ذرائع
"	"	"	ياني
	11	"	ال جزير

11.	ro.	"	مٹی
"	"	//	متح (پوچھنا)
"	//	//	فرک (کھر چنا)
11	11	//	رائ ا
	//	. //	خنگ بوجانا
//	11	//	جلاتا
احراق	. ~~	כפח	t Up
طہارت	ro.	چہارم	تبديلئ حقيقت
"	"	11	دباغت
"	//	"	پانی کا نکاك
- 11	11	11	القيم المستراكة المستركة المستراكة المستراكة المستركة المستراكة المستراكة المستراكة المستراكة المستراكة المستراكة ال
"	779	"	تطهيرك كجھاور ذرائع
اویخ	41	כפים	د باغت کی وجہ سے چڑے کی پا کی کا مسئلہ
استحاليه	97	"	تبديلي حقيقت كاحكم
//	98	"	تبديلي حقيقت بمراد
"	90	. //	اسلامک فقدا کیڈی انڈیا کی تجویز
"	r+0	سوم	د باغت کے معنی
"	"	"	د باغت کے ذریعہ پاک
-11	11	11	القى كا چرا
- //	P+4	"	د وسرانقطه نظر
. "	//	11	فریقین کے دلائل
//	r•∠	. 11	
اباب	rrq	נפין	یاغت کی صورتیں تطهیر کی دوصورتیں
//	"	"	t.
"	11	. "	بإغت

د باغت	r+L	res .	د باغت کی دوصورتیں
انقلاب	rr2	נפין	حقیقت بدل جائے تو حکم بدل جاتا ہے
تغير	MAT	"	حقیقت کی تبدیلی کااثر
عفير	F9A	چهارم	مچلول کےرس سے طہارت
زک	ror	"	جن چیزوں میں بالا تفاق سبب طہارت ہے
- 11	"	"	ماده منویه بیل فرک
مالكع (بينے والي هي)	۵۱	المجرِّم ا	نجاست حقیقی و حکمی
2011	- 11	//	نجاست حکمی دورکرنے کے لئے پانی ضروری ہے
	"	11	نجاست حقیقی دور کرنے کے لئے پانی ضروری نہیں
بخل 💮	Pri	נפץ	خچرکے چڑے کی دباغت اور دوسرے احکام
13	TZA	سوم	چرااور جھوٹا چرااور جھوٹا
E ATTION SECTION			(6 1 17 1 1

ستنجاء — آداب و احكام

استنجاء كاحكم		נפין	. Iry	استنجاء
استنجاء کے ارکان	A 19-21	- //	11	1000 m 200
استنجاء كرنے والے ہے متعلق احكام	1. 16	"	11/2	1
کن چیزوں سے استنجاء کیا جائے؟		//	".	ASOUTH A
اگربےستری کا اندیشہو؟		"	IFA	-0-11-
خارج ہونے والی اور باہر لگنے والی نجاست	1 - 1 - 2	11	"	Solved M. Co. A.
استنجاء كى كيفيت		"	11	Elaston II
مستحبات وآواب		. //	" "	Section!
حالت استنجاء ميں قبله كاسامنا يا پيچھا	1 8	"	119	Market III
جہاں استنجاء کرنا مکروہ ہے		"	"	lette wolf,
حالت استنجاء	1.0	. //	11	11
ذكروؤعاء		"	11-	"
جانے اور نکلنے کے آ داب	No.	"	"	11

فراغت کے بعد		"	11	. //
استدبار،استنجاء کی حالت میں		"	-1•Λ	استدبار
استنجاء مين ايتار	,	"	ryr	ايار
طاق عدد کی اہمیت		"	. //	"
ورخت کے سامیر میں تضاء حاجت		res	122	مج
كاغذ سے استنجاء		چہارم	. 191	قرطاس
كاغذ سے استنجاء		"	"	<i>"</i>
قبله کے لغوی معنی		"	MAY	تبلہ
اصطلاح شرع میں	11.50	چهارم	۳۲۹	قبله
قضاء حاجت كردميان استقبال قبله		"	"	//
جسم دھونے کے وقت استقبال		- 11	//	"
استنجاء میں استقبال ہے متعلق کچھ ضروری مسائل	8	"	- 11	
چھوٹے بچوں کو قبلہ رُخ بیٹھانا		11	11	"
خروج ریح کی حالت میں قبلہ کا سامنا یا پیچھا		. //	//	//
عذر کی بنا پراستقبال قبله	П	"	"	//
ہم بستری کی حالت میں	2 9	11		- //
قبله كى طرف پاؤل كرنا		"	"	"
بچول كوسمت قبله پا ۇل ركھ كرسلانا	(6)	"	//	"
فقبهاء کی آراء		11	"	. // - :
استنجاء ميس وسوسه		پنجم	747	פיציה
وسوسه شیطان کی طرف نے		11	"	//
	نماز			45
صلاة — لغوى معنى		چارم	1771	صلوة
ودتميه		"	"	. "
اسلام میں نماز کی اہمیت		"	"	

از پنجا نه کا ثبوت				"	THI	the state of
قات نماز	77	. 45		"	"	at Mary
ائزاوقات	\$70	9		11	"	"
	1	7.00		11-	"	11
سے صادق سے مراد	la de la		1	"	11	
,	Maria.			. //	//	"
مایة اصلی کوشتنی کرنے کی وجہ	4 1981			"	_ rri	"
نمر .	1.0			- 11	" "	//
غرب	1			"	//	"
شفق سے مراد	1 2			- 11	- //	"
عشاء		1//		. //	"- "	.,,
ستحب اوقات	- 7/			11:	. "	"
}				11	. //	"
}		37		دوم .	12	اسفار
ظبر				چہارم	771	صلوة
ظهر	100			اول	MYA	ايراد
100				چارم	rri	صلوة
مغرب				"	. 11	11
عشاء				11	" .	"
مكروه اوقات	1111	- 3		. //	"	
تنين اوقات مكروه بين	mari	-	-	"	11/4	"
لفل کے لئے دواوقات مکروہ	767	7		"	"	// //
نمازكے لئے مکروہ وقت		8		כפים	110	اصفرار
اصفرارش سےمراد	1-14			"	"	

اذان و اقامت — آداب و احکام

		1	
اذان کی ابتداء	دوم	- 4r	اذان
الصلاة خيرمن النوم كابيان	11	ar	- 11
کلمات اذان کی جامعیت اوراژ انگیزی	"	"	"
كلمات اذان كي تعداد	11	"	//
اذان كآواب	//	77	. //
بعض تجويدى غلطيان	11	<i>''</i>	//
كلمات اذان ميں تقديم وتاخير	11	"	//
مسنون طريقه	//	11	//
اذان کن ثماز وں میں ہے؟	11	44	//
اذان شعاردین ہے	11	11	"
قبل از وقت اذ ان	11	// .	//
جن کی اذان مکروہ ہے	"	"	//
نشرآ وركى اذان	چهارم	179	سكران
جب از <i>سر</i> نواذ ان دی جائے گی	כפים	1/	اذان
مؤذن كے اوصاف	- 11	11	//
اذ ان کا جواب	"	"	//
قبر پراذان	"	YÀ	" "
اذان میں انگو تھے چومنا	//	۷.	//
ستداره فقه کی اصطلاح میں	11	1•A	استداره
میناره وسیع ہوتو مؤذن کیا کرے؟	"	"	//
كلمات اذان ميس ترتبيب	"	ror	ر تیب
ذان ميں ترجيع	//	ror	ر بي ر بي
ذان میں ترجیع ذان میں ترسیل ہمارے زمانے میں تھویب کا تھم	//	- //	<i>דיע</i>
ہارے زمانے میں تھویب کا حکم	روم	MIY	تو يب

خواص کے لئے اہتمام	200		11	MZ	"
اذان وا قامت میں استقبال	100	Y ay	چیارم	۳۲۹	تبلہ
حى على الصلاة اورحى على الفلاح كالحكم	(11	11	11
اذان خانه میں سمت قبلہ سے انحراف	or and	n - 1 n q*	"		"
ا قامت کی ابتداء	N 1 199	1.38	כפמ	191	اقامت
ا قامت کن نمازوں میں؟	The state of		"	"	"
جو باتیں اقامت میں مکروہ ہیں	- Ail		"	11	" "
ا قامت كِ بعض احكام			" "	190	"
ا قامت کے زیادہ متحق	grant and		"	11	11
مقتدی کب کھڑے ہوں	Service Pro-		,,	"	-11
آلهُ مكبر الصوت	N		اول	ואא	ال ال
لاؤڈا تپیکر		e a top of	. //	11	"
لاؤد الپيكر پرنماز			"	"	"
لاؤدات سيكر براذان			"	"	11
لاؤد التبكير پروعظ وخطبے	100	2 2 2 3 100	".	"	
شرائط نماز	1.00				m-1.25 20
كيا بغل ستريس واخل ہے؟			اول	٣٢٠	أبط
پتان اعضاء سترمیں ہے	1. 1. 1.		سوم	179	عدی
بر مندتن کی نماز	27 11/10		روم	720	الحاء
تمازيس	V		سوم	P24	خار
فمازيس	14		چہارم	- MAZ	عریاں
مجبورأبيلباي كي حالت مين تماز	5 T	1 31	"	"	"
نماز مين استقبال	1.0 0 1/4	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	//	W44 .	تبله
نماز میں استقبال اگر قبله مشتبه موجائے؟ جب استقبال سے عاجز ہو	100 kg	1. 24	//	11	() () () () () () () () () ()
جب استقال سے عاجز ہو	45 110		11.	"	

11

10

199

چهارم

10

CFI

۵٨

IMM

11

R.

إخفاء

1 زعاء ا

www h	esturdi	ibooks	wordpr	ess.com
VV VV VV . L	Jestara	abooks	. WOLUDI	C33.C0111

جهرکی حداور جهری نماز میں

نماز میں دُعاء

غیر جهری نمازیں سری کی حداوراس سلسله میں مشاکخ کا اختلاف

قرائت كے درميان دُعاء	(091)			" "	"	an marker
آہتہ پڑھنے کی حد	100	W -	J The last	دوم	۵۸	اخفاء
سهوونسیان کا حکام پراژ	190	-		چہارم	100	زَلَة القاري
نماز میں سہوا کلام	1,000	100		11	"	Paper Area
امام ابوحنيفة أورامام محريحا أصول	1.3%	-5		"	" //	"
امام ابو يوسف كا أصول	1.82	35.7		. //	"	"
اعراب میں غلطی	N	a 85	¥ ==	- 11	"	3 //
وقف میں غلطی	12			11	" "	3.11
الفاظ وحروف مين تبديلي	11.	·///		11	11	7118 3863
طرفين كانقطه نظر	31	1.0	860	"	"	" "
امام ابو بوسف كى رائ	jan 1			چپارم .	"	111111111111111111111111111111111111111
سورتول میں ترتیب	-34	Por 12	11.	כפים	ror	زیب
ر صنے کا اطلاق کس کیفیت پر ہوا	3.5 %	= 112 ^N ; -	2000	چہارم	MAT	قرأت
ہندوائی اور فضلی کا قول	18.0.5			211	" 11	11 -2
امام احدًا وريشر مريحٌ كاقول	0.81			- 11	11	"
امام كرخيُّ اورابو بكر بلحيٌّ كا قول	7,44	- N.		* //	11	11 1
آمين كالتفظ	ration	. "		اول	rrr	آمین
آمین صرف نماز میں ہے یا خارر	ج صلوٰة بھي؟			"	"	8 ,,
آمين كون كمج؟	agt .	. 25		11	"	= 11
زورے کے یا آہتہ؟	YIT .			11	" 11	mania.
آمین آہتہ کے	76,90	NA -		נפח	۵۸	إففاء
زُكوع — لغوي معني				سوم	- 646	253
آمین آسته کیا زکوع – لغوی معنی اصطلاحی معنی زکوع کاطریقه زکوع میں تطبیق	13/3			11	"//	A E //
زكوع كاطريقه		1		11	"	
زكوع ميں تطبيق	20	4 4-		٠٠	۵۹۳	"

۳۳۸

تدیج اوراس سے مراد	"	790	//
رُ كوع مِيں تعديل	"	"	"
فقهاء كالختلاف رائ	11	"	"
رُکوع کی تسبیجات اوراس کی مقدار	11	۳۹۲	"
ا مام کتنی بار پڑھے؟	- 11	"	//
رُکوع کی حالت میں تلاوت قرآن	11	"	"
متفرق احكام	"	" "	"
بيثة كرزكوع	11	"	"
خواتین کے لئے رُکوع کاطریقہ	" "	"	. //
کوزه پیشت کاحکم	11	"	"
رُکوع میں جاتے ہوئے تیج	11	"	" "
رُكُوعَ ہے اٹھتے ہوئے كيا كمي؟	"	m92	"
نماز میں کمرخمید ہخف کا حکم	כפין	m	أحدب
سمع الله كمن حمده كون كېے؟	"	ryr	ಕ್ಷ-
رُكوع مِن تطبيق	.11	r20	تطبيق
زكوع كامتحب طريقه	"	٣٣٧	تنع
زُكوع اور سجده كي تشبيح	"	ran ·	ಚೌ
ىجدە كىشىغ	- //	"	"
جلسة استراحت	سوم	11•	جلب
دو مجدول کے درمیان دُعاء	11	rir	ۇعاء
سجدہ — لغوی اور اصطلاحی معنی سجدہ اہم ترین رکن سجدہ کا طریقہ سجبے کہی جائے؟ شہیج	چہارم	Irr	المجده
تجده اہم ترین رکن	"	11	"
تجده كاطريقه	. //	11	"
محبيرك كي جائع؟	11	- 11	//
&	"	11	مجده

تحبيع كى مقدار	"	irr	"
امام کتنی بار پڑھے؟	- //	"	"
سجدے میں تلاوت و دُعاء	. 11	"	E
اعضاء يجده	"	"	"
زمین پر یا وَل رکھناواجب ہے	"	"	"
باتحدا ورتكفننه ركهنا	"	"	11
پیشانی اور ناک	11	11	"
اگر زُخسارا ور خفوزی زمین پر ر کھ دی جائے؟	" "	"	
تجدے کی مسنون بیئت	11	"	
اعضاء کے رکھنے اور اٹھانے کی ترتیب	11	11	6 : 1 : 11
ہاتھ کہاں رکھے؟	"	. 11	
عورتوں کے لئے	" "	11	"
ہاتھ کی اٹھیاں	"	11-	"
مختلف اعضاء کی ہیئت	"	11	100-11
نجده کیسی جگه پر کیا جائے؟	"	11	11
رونی یا برف پر مجده	"	" "	1
منتهلى اورعمامه يرسجده	"	11	11
سجده گاه نمازی کی جگہ ہے او نچا ہو	"	11	A
ا ژوھام کے موقع پر	"	71.	11
پیثانی کا کثر حصه زمین پر ہو	"	"	1/20/2011
پچھاور ضروري احكام	"	"	, a 11
JEK-KI	"//	. 11	
ا گرنجده گاه میں کنگریاں ہوں؟ تسبیحات کی تعداداورا لگلیوں سے گننا اعتدال واجب ہے	- "	" "	"
تىبىچات كى تعدا داوراڭليول سے گننا	"	"	"
اعتدال واجب ہے	"	11.	مجده

تجده میں دُعاء	1.0	سوم	MIT -	دُعاء .
وضو ، تجده اور تتيم ميں پيشانی كاتحكم		"	44	٠٠٠٠
قعده کی بینهک		دوم	199	اقعاء
بیٹھنے کی اس کیفیت کاحکم (اکڑ وبیٹھنا)		"	. 72	احتباء
نماز میں احتیاء		"	"	//
اگرعذرہو		" //	. //	"
نماز میں پالتی مار کر بیٹھنا	100	"	ror	87
نمازمين بيثهنه كاطريقه		"	rro	تورک
نشت کی کیفیت	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	(y	11•	جلسه
تشهد کے کلمات		دوم	- 144	تشهد
وومرساحكام		"	"	"
نماز میں سلام	(±) ± ()	روم	raz	تليم
نماز میں سلام پھیرنے کا حکم		- 11	772	لتحليل
سلام كاطريقته	(4) (4)	11	ra2	تليم
نماز کے بعد دُعاء	F	er	MIT	وْعاء
فقهاء كانقطه نظر		"	414	"
حنفيه كانقط أنظر	a a a 12	" "	" //	"
اجتماعي دُعاء	1 20 00 1 1	. //	. // .	. //
مولا نا بنوری کا چثم کشابیان		//	MO	"

اركان نماز

اركان		چہارم	rri	صلوة
تيام		"	""	"
نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھنے کا حکم		"	"	"
قراءت	- A_3	"	"	
قراءت بمراد		- چہارم		"

مقدار فرض	I mi I		//	rri	صلوة
تین چھوٹی آیتوں سے مراد	14		11	"	tion, and property of
قرآن کی طویل تر آیتیں	an, of		//	"	in the Hill
ایک ہی آیت پراکتفاء			"	"	9 11
مقدارواجب	1.20		"	//	"
مسنون قراءت	179		"	//	11.
طوال مفصل اوراوساط وقصار	سراد		. //	- //	11
آيات کي مقدار			//	"	"
کب تھبر کراور میاندروی کے	اتھ پڑھ؟		.!	"	11-1-1
مكرومات قراءت	1.5		//	11	"
شاذ قراءت	- % = T	- X	. //	11	"
دوسرى ركعت ميس زياده طويل	قراءت م		"	"	100
خلاف ترتيب قراءت			//	"	and men
امام کے پیچھے قراءت			. //		
حضرت ابوموي اشعري هطية	لى روايت		//	11	. 11
حصرت ابو ہر رہ ہ ہے گئے کی روایہ	ت ۱		//	11-	"
حضرت ابو ہریرہ ہے گی ایک	اورروايت		ii		-5 //
حضرت جابر هیشه کی روایت	- W.	. %	11	"11	11
صحابہ ﷺ کے اقوال وآ ٹار	1 2 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	15 TV	"	11	Service 117
ائمهٔ اربعه کامسلک		A BU	. //		11
5,50	No etc.		"	- 11	A COM MARKET
جن نماز وں میں جہری قراء پ	ن ۽	*	"//		"
جن صورتوں میں سری قراء۔	4.	8.	"	11	11
منفرد کا حکم تعدهٔ اخیره	W. 7		"	11	11
قعد وُاخِير ه			چہارم	//	- 11

خروج بصنعه کے قول کی حیثیت	11	rrı	صلوة
نماز کے واجبات و سنن			
واجبات نماز	"	"	. //
واجبات كاحكم	//	"	//
نماز میں تعدیل کا حکم	נפין	۳۷۲	تعديل
نمازى سنتيں	چہارم	. ۲۳1	صلوة
نماز کی سنتوں کا حکم	"	11	//
رفع يدين	"	"	- //
ہاتھ کہاں تک اُٹھایا جائے؟	//	//	//
الكليول كى كيفيت	- //	"	//
رفع یدین کس موقع پر ہے؟	"	"	//
رفع يدين کی بعض صورتیں منسوخ ہیں	11	" 11	//
ہاتھ کہاں یا ندھا جائے؟	- //	"	",,
حفرت علی هفته کی روایت	11	11	"
حفرت مجلز ه فضيئه کی روایت	"	"	"
م کھاور سنتیں	11	"	. //
ראינט -	//	11	"
كون لوگ آمين كهيں ؟	11	"	"
آہتہ کہنااولی ہے	"	- //	//
ريشني المستقبل	"	"	"
نماز میں تین وقفہ، سور ہُ فاتحہ کے بعد وقفہ کا مقصد	"	IYA	عكته
رُكوع سے اُٹھتے ہوئے كيا كمي؟	. //	. rri	صلوة
نماز میں تین وقفہ ، سور و فاتحہ کے بعد وقفہ کا مقصد رُکوع سے اُٹھتے ہوئے کیا کہے؟ اعتدال کے ساتھ تحریمہ تکبیرانقال قومہ	"	"	//
تكبيرا نقال	- 11	"	//
;	11	"	" "

تشهد ميں اشاره	List on	چارم	rrı	صلوة
فرائفن کی تیسری اور چوتھی رکعیہ	ت میں سور و فاتحہ	"	11	discommended
در و دشریف		" "	" "	
درود کے بعد دُعاء		"	" "	11
سلام كامسنون طريقه	" No I grant I	"	//	"
آ داب ومستحبات		"	11.	5.5 a ii
نمازي مجموعي كيفيت	04.	11.	//	13, 11
نقشهاختلاف احكام نماز		//	"	
بعض كيفيات مين مردون اورع	ورتوں کے درمیان فرق	"	//	"
ہاتھائے میں	770	"	"	"
ہاتھ کہاں یا ندھیں؟		"	"	
کیے باندھیں؟		//	"	
عورتوں کے زکوع کا طریقہ		//	"	
مجده كاطريقه		"	11	"

نماز کو توڑ دینے والی چیزیں

 		Annual Control of the
چهارم	11	"
11.	11.	"
. //	11	"
"	- //	//
اول ،	מרא/פוד	الله،آه
روم	161	اسودين
//	IAZ	افماء
"	IN	اضطجاع
- چهارم	r.Z	عقرب
11	7111	صلوة
	11. 11 11 12 12 11 11 11 11 11 11	11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11

كلام براد	4	"	1771	صلوة
ببطور جواب كسي آيت كابره هنا	*	چهارم	"	" "
چھینک کا جواب		- 11	11	"
کھانسی ، جمائی وغیرہ	a 2	"	11	"
وْ كاركاحكم		11	11	
نماز میں رونا		"	11	"
نماز میں رونا	6.5	כפים	rro	و لا
نماز میں أف كہنا	7 X X	11	F91	تاً فیف
نماز میں تبسم	127 E D	11	MIT	تبم
نماز میں تبسم		چہارم	019	قبقه
ہننے کے تین در جات	a 0	11	" 11	11
نماز میں شخک	W	11	"	"
نماز میں تعقیم	- ,=×× 0	. //	- //	"
سلام	120 0 10 20	. //	171	صلوة
زبان سے سلام	- 12	-11	"	11-
ہاتھ کے اشارے سے سلام	e die	"	"	- // -
نماز میں لقمہ دینا		"	صلوة	"
نماز میں قر آن دیکھ کر تلاوت		"	"	- //
عمل كثير ب مراد	7 ₉₀ nn	//	"	- //
عمل کثیر سے مراد		"		عمل
نماز میں عمل کثیر	11 W 14	"	"	"
نماز میں چلنا		"	rri.	صلوة
نماز میں عمل کثیر نماز میں چلنا مختلف صور تیں اوران کا حکم محل نماز سے مراد		"	"	
محل نماز ہے مراد	a I h	" "	//	// -

نماز میں کھا نا پیتا				"	rri	صلوة
م کھاورمفسدات			6.18	"	"	11.
ناپاک شے ریجدہ	100	8.	10	چهارم	"	2: 11
بےستری	. 27			.11	"	11
قبله سے انحراف	1913			"	//	
سهوونسيان كااحكام پراژ	7			"	100	زلة القارى
نماز میں سہوا کلام	-31	i v		"	" "	11
امام ابوحنيفه اورامام محمد كاأصول	- 1777	100		"	"	11 ,
اعراب میں غلطی	-			"	"	-:-11
وقف میں غلطی	1		2.5	"	//	A
الفاظ وحروف كى تنبد يلي	78.4	B.		11	" "	"
طرفين كانقط نظر	ety 1	W		" //	"	"
امام ابو یوسف کی رائے				//	//) = N
درمیان نماز وضوتوٹ جائے	3	MA T		כפים	P72	et:

جو چیزیں نماز میں مکروہ ھیں

كروبات نماز عراد		چارم	771	صلوة
کھلی کہنوں میں نماز کی کراہیت		. כפין	r+9	تأبط
اونٹ کے اصطبل میں نماز		اول:	۳۷۱	ابل
كرا بين كا ايك خاص صورت		روم	14	اشتمال
نماز میں اسبال		- //	- or	اسال
اختصار سے مراد		11 .	۵۵	اختصار
ديگررائيس		11	- 11	//
طبعى تقاضے كے وفت نماز		"	r+1"	اخبثين
نماز میں التفات کے تین درجات	وران کے احکام	- 11	IFA	التفات

سدل سےمراد		چهارم	Irr -	سدل .
نماز میں سدل کا حکم	71 1 202 1	11	- 11	"
جوتے میں نماز	- 1 2	بنجم	r	نعل
محراب کے اندرنہ کھڑا ہو		. //	42	محراب
نمازے باہر		چبارم	IM	سال
نماز میں غیرعر بی زبان میں دُعاء		يوم .	mr	دُعاء -
پیشاب رو کنے والے مخص کی نماز	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	11	120	حاقن
مكروبات كارتكاب كاحكم	2	چارم	rri	صلوة
ترك واجب اورترك سنت ومتحب كاحكم		"	"	//
کچهانهم مکروبات	20. 20.	//	"	" "
نماز میں وسوسہ		À.	747	وموسه
نمازی کے آگے ہے گذرنے کی ممانعت		چارم	ir-	7,0
سرة ه عراد		"	"	11
ستره ر کھنے کا حکم	1 1 W	"	11	. //
نمازی اورسترہ کے درمیان فصل		"	"	"
کیا چیزیں سترہ ہو علی ہیں؟	a	"	11-	11
ستره کی لسبائی		-//	11	- //
ستره کی چوڑائی	11	. //	"	
سترہ کے لئے خط کھینچنا	¥	"	"	"
خط کی شکل		"	.11	"
امام کاسترہ ،مقتدی کے لئے کافی ہے		"	"	"
کیا آ دی ستر ہ بن سکتا ہے؟		"	11	"
امام کاسترہ،مقتدی کے لئے کافی ہے کیا آ دی سترہ بن سکتا ہے؟ نمازی کے کتنے آھے ہے گذراجائے؟ چھوٹی مجد کا حکم صحراادرمجد کمیر کا حکم		"	"	//
چھوٹی مجد کا حکم		"	"	//
صحراا ورمجد كبير كاحكم		"	"	"

				and the second second
مجد صغیراور کبیرے مراد		11	110	07
متفرق ضرورى اوراجم مسائل		"		,,
كيز _ كاستره		" "	"	"
اگرنمازی کی جگهاو خچی ہو		"	- 11	- Table 11 - 2 (14)
نمازی کے آگے ہے گذرنے کی جار	رصورتیں	چبارم	"	La maria
مگذرنے والے کوروکنا	Avi	_ //	"	Conting .
رو کنے کا طریقہ	Part New	. //	"	33 11
نەرو كنے والوں سے قبل وقبال		. //	//	- 12 m
		,		

امام اور امامت سے متعلق مسائل

[वि	rar	اول	امامنماز کی اتباع
,,	//	- //	يانج أموريس اتباع واجب
"	"	"	چار چیزیں جن میں امام کی افتد انہ کی جائے
"	"	" "	نوچیزیں کہ امام انھیں نہ کرے تب بھی مقتدی کرے
et.	rra	כפים	ضعیف بقوی کی امامت نہیں کرسکتا
- الا	140	"	اشارے سے نماز پڑھنے والے کی امامت
اتی اتی	rry	"	ائى كى امامت
الل بوي	ran	" 11	اقتداء میں کراہت
195	120	11	لنگڑے کی امامت
امام وامامت	MA	" //	امام — لغوى واصطلاحي معنى
	" "	" //	منصب امامت كى الجميت
	11	11	جولوگ امام بن سكتے ہيں
11 11	119	11	بعض اہم فقہی اختلافات
- bb	179 •	"11	تو تلانے والے کی امامت
امام وامامت	r19	" "	جن کی امامت مکروہ ہے
	"	"	عورت كي امامت

تراوت كميس نابالغوں كى امامت	* 1 8 1	" //	rr• .	. ,,
ناپندیدگ کے باوجودامامت		" .	"	"
اماهت كا زياده حقدار			- 11	"
ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی کے ذریعہ امامت		11	rrı	" "
خلاف مسلک امام کی افتداء		11	11	//
نماز میں انتخلاف		כפים	1+1	التخلاف
لقمه دينا	E E	چبارم	rrv.	2
فتخ — لغوى اورا صطلاحي معنى		" // .	- 11	. "
حركات وسكنات كي غلطي پر تنبيه كاطريقه	¥	11	//	"
قراءت قرآن میں لقمہ دینے کاحکم		11	11	. //
اگرغیرمصلی امام کولقمہ دے			rrz.	"
لقمہ دینے کے آ داب		. //	"	11
ایک ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار نا	7-10-10-11	ووم	ראה	تصفيق
متجد میں تھو کنا		"	FIA	بصاق
پیاز کھا کرمبجد میں آنا		"	r19	بصل

نماز وترسي متعلق مسائل

محراب وسط ميں ہو	بنجم	42	محراب
قنوت — لغوي معني	چہارم	Dry	قنوت
قنوت وتر	- //	"	. //
وتر — لغوى معنى	بنج	ray	79
وتر نام ر کھنے کی وجہ	"	"	
نماز ورّ واجب ہے یامسنون؟	. 11	"	"
امام ابوحنیفه کے تین اقوال	- 11	"	. "
واجب ہونے کی دلیل	11	//	//
دوسر مع فقهاء كانقط أنظر	//	11	"

صرف تعير كالختلاف ٢		2	roy	7
وترکی رکعات		11	11	"
احناف كانقط كظر		"	"	"
دوسر فضهاء كانقطه نظراور دلاكل	Section 1	" "	11	,,
نماز ونز كاطريقه		- 11	"	"
وترميس كن سورتو ل كايره هنامسنو	ون ہے؟	<i>ii</i>	"	"
قعد و اولی واجب ہے		"	"	"
کیا پورےسال دُعاء قنوت ہے		"	"	
جماعت کے ساتھ ور		. //	//	"
دُعاء قنوت		"	11	"
دُعاء كَ تَرْشِ درود		"	"	"
اگردُعاء تنوت يا دنه مو؟		"	"	"
دُعاء تنوت ہے متعلق احکام	100 200	"	"	"
زورے پڑھے یا آہتہ؟	200	"	- //	"
اگردُ عاء پڑھنا بھول جائے؟		"	"	"
تيسرى ركعت كركوع مين امام	کویائے؟	"	"	"
فجريس دُعاء تنوت		. //	"	"
اگرامام، شافعی مواور مقتدی حنفی ؟	?	"	"	
نماز وتر کاوفت		"	"	
أكر بعدمين نمازعشاء كافاسد مونا	امعلوم بو؟	"	"	"
متحب وتت		.11	"	"
قنوت نازله		چہارم	Dry	قنوت
دُعاء		"	"	"
		1 - 11		Line St
نفل نمازين نفل - لغوى واصطلاح معنى		2.5	MA	لقل

نفل شروع کرنے کے بعد تو ژنا	" 11	MA	نفل
کیانفل شروع کرنے کے بعدواجب ہوجاتا ہے؟	"	"	"
جهور كانقط ينظر	"	"	"
ففل نمازیں	چہارم	· rrı	صلوٰۃ
سنن مؤكده	" //	"	"
زياده مؤ كدسنت	11	"	"
سنن غيرمؤ كده	11	"	"
عشاءے پہلے چاردکعت	11	"	"
سنت فجر ہے متعلق ایک ہم مسئلہ	11 .	"	"
سنتول کی قضاء	11	//	
اگرظهرے پہلے کاسنت نہ پڑھ یائے	11	"	"
نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنتیں	11 -	"	"
حكم اورركعات	روم	rra	تراوح
جماعت	11	۳۳۹	"
وت	11	ro.	"
قضاء .	"	"	" "
ىنت	"	"	"
قراءت کی مقدار	11	rai	. "
متفرق احكام	11	. 11	" "
ترويجه كاعمل	- 11	11.	"
اگر دور کعت فاسد ہوگئی؟	11	"	"
امام خوش خوال یا درست خوال؟ ایک سے زیادہ امام کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئ نماز تہجد کی فضیلت	" //	ror	"
ایک سے زیادہ امام	"	"	"
كوئى سورت يا آيت چھوٹ گئ	"	" .	"
نماز تبجد کی فضیلت	"	۵۳۷	مخي

تهجد کا وقت	/ .			- 11	۵۳۷ -	بغير
تعدا در کعات	120-1			"	"	"
قراءت كى مقدار	1-5			11	//	339211
زلزله كے موقع ہے نماز نفل	124.0	1 T at		چارم	99	<i>לנ</i> ג
جماعت ثابت نہیں				"	11	"
قيام الكيل		7		11	۵۳۷	قيام الليل
نماز چاشت	3-9	107.5		"	271	صلوة
تمازسفر	of HER			"	"	"
صلوٰ ۃ اوا بین	la are		FI PO	11	" "	
صلوٰ ة الزوال			1	11	11	"
نمازاشراق	410		(S) wi	- //	"	"
محدثين اورصوفيا كااختلاف	1000			- //	. ,,	//
نمازتوبه	917		H ₂	"	"	"
صلوة الشبيح	-11			"	"	"
صلوة التبيح كيابك ماتوردعاء	1			// .	"	11
لفل ميں افضل طريقه حيار ركعت	ہے یا دور کعت	1		"		"
كثرت ركعات افضل بياطو	يل قيام؟	4.7		"	"	//
صلوة حاجت	A.	it And		es.	121	ماجت
مجدقباء كى فضيلت	414			چارم	- ~~	تب
مجدقباء مين نماز پڙهنا	1 38	TA		11	"	"
بعض کے بعد	-			כפים	٣٢٩	ححية المسجد
تحية الوضوء		1		"	m=+	تحية الوضوء
ساحل ہے بندھی ہوئی کشتی میں:	نماز	1.00		چہارم	144	سفيند
سے الوضوء ساحل سے بندھی ہوئی کشتی میں ن چلتی ہوئی کشتی میں بیٹیر کرنماز	1 00		1 10	"	"	"
استقبال قبله كانظم	1			"	"	"

"	172	"		جہاز اور بس کا حکم
بيت الله	rra	כפין		كعبه مين نماز
"	779	".	N 1 3	كعبدكي حجيت يرنماز
كعب	۵۵۷	چهارم	*	كعبه مين نماز
"	11	"		حطيم مين نماز

وضوء — احكام و مسائل

نماز میں تداعی کامفہوم	נפק	۳۳۸	تداعى
جماعت كي الجميت	سوم	114	جماعت
جماعت كاحكم	//	11∠	
نفل نماز کی جماعت	//	" "	"
جماعت میں کھڑے ہونے کی ترتیب	//	IIA	11
جماعت شروع ہونے کے بعد سنت	"	,,	
جماعت ثانيه كامئله	11	119	. //
خوا تين کی جماعت	//	114	<i>ii</i>
نماز کے بعد جماعت میں شرکت	//	11	
جنوں کے ساتھ نماز	"	ira -	جن ج
محراب سے ہٹ کر دوسری جماعت	پنجم	44	محراب
مريض اور جماعت	//	۷۸	مريض
نماز میں تبلیغ	נפח	rir	تبليغ
تعوذ اور ثناء كب بره هے؟	پنجم	٨٧	مبوق
باقی رکعتیں ابتدائی رکعتیں	//	"	"
امام كے قعد وُاخيرہ مِيں تشہد كے بعد كيا پڑھے؟	//		"
امام كے ساتھ سلام چھرنے كے بعد كياكرے؟	11	11	"
تجدهٔ سہومیں امام کی اتباع	11	11	"
ا کرامام مسبوق کونائب بنادے؟	11	" 11	"

مبوق	٨٧	"	چارصورتیں جن میں مقتدی کے حکم میں ہے
עיכ	027	چهارم	لاحق سے مراد
"	11	. //	لاحق فوت شده رکعتین کس طرح ادا کرے؟
1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	11	ii	كياوه امام كے ساتھ تجدہ سبوكر سكا؟
"	"	"	كياامام لاحق كونائب بناسكتا ہے؟

فوت شدہ نمازوں کی قضاء

فوت شده نمازوں کی قضاء		چارم	rri	صلوة
تارك نماز كاعكم		"	11	1
رسول التدسلي التدعليه وسلم كأعمل		"	"	112/11/2012
جب ترتيب واجب نهيس	1 8	"	11	"
فوت شده نمازین کس طرح اداکی جائیں؟		"	11.	7
فائحة نمازون كافديير		"	"	1 10 11 100
قضاءاوراعاده كافرق	145	נפין	וארי	اعاده

سجدهٔ سمو — احکام و مسائل

فقهاء كااختلاف			چهارم	irr	عدة مهو
طريقه	. 4		. //	"	11
ايك سلام يا دوسلام	120	4 1 W 1	11	"	21-11
ورودوؤعاء		No. 1	"	"	10000
ائمه علاشكا نقطه نظر			"	"	110-1
صرف افضليت كااختلاف	7		- 11	"	11
كن مواقع پرواجب موتاب؟	1.11		- //	"	Della 12
اگر فرض چھوٹ جائے؟	, 10		11	"	11
سنتیں چھوٹ جائیں	54.0	11. 25	"	"	Stoll 1124
قصداوا جب ترك كردك	1771	75	"	" //	SUMME
سہوا واجب فوت ہوجائے	11.		"	"	11

ترک واجب کی چھصورتیں	- //	184	تجدة سهو
تا خرر کن سے مراد	"		"
تجدهٔ سہووا جب ہونے کا ایک اُصول	"	11	"
تجدهٔ سہووا جب ہونے کی کچھ صورتیں	//	"	//
سورهٔ فاتحه بھول جائے	. //	" "	" "
فرض کی آخری رکعتوں میں سورہ ملالے	11	11	"
قعدہ میں قرآن پڑھے	- <i>11</i>	"	//
قر آن میں تر تیب غلط ہو جائے	- 11	"	"
نماز میں دیرہے بحدہ کرے	"	11.	//
تعديل كالحاظ ندر كھے	"	"	//
تشہد بھول جائے	"//	"	11
تعدهٔ اولی میں درود پڑھ لے	"	<i>"</i>	, ,,,
تشہد کرر پڑھ لے	"	"	<i>ii</i> .
تعدہ بھول جائے	. //	"	//
تعده ثانيية بل كعرا ابوجائے	"	"	//
دُعاء قنوت بھول جائے	• //	"	11
تكبيرات جهوث جائين	"	"	//
تکبیرات عیدین میں کمی وزیاد تی	"	//	//
جرکی جگہ سریااس کے بھس	"	"	//
تعوذ وغيره جمرا پڙھدے	"	"	//
شك كى مجد سے تجد ؤسمو	11	"	- //
جوشك كاعادى نه مو	"	111	//
نماز کی رکعات میں شبہ	روم	۳۲۱	تحرى
جے بار بارفک پین آئے	چہارم	IFF	سجدةسهو
جس کاکسی ایک طرف ربحان قلب ندہو پائے	11	"	//

20,0			-		
م کھضروري احكام	Z 24		"	ırr	مجدة مهو
امام سے بھول ہوجائے	4 11 97		"	"	"
مقتذى مسبوق ہو	-101	103 (19)	"	- //	"
جمعه وعيدين مين مهو			" 11	//	"
فرائض ونوافل ميں کوئی فرق نب	3/2 20 0		"	"	"
اگرونت تنگ ہو			"	11	11
سجدة تلاوت	8.5		1 P		zbilly .
تجدهُ تلاوت كأحكم		N 100 M	چهارم	179	تجدهٔ تلاوت
كبواجب موتاع؟	W I N	is and the	11	//	"
مقتذى يرتجده تلاوت			11	"	// sales
أكركلمه محجده كى تلاوت نەكرسك			. //	"	112 33
آيات بجده		7 8 8	" 11	"	"
بعض آيات كى بابت اختلاف	A		11	//	"
فقهاء كاقوال			اول .	ror	آیت مجده
تجدهٔ تلاوت کن لوگول پرواجه	الم الم		چهارم	179	سجدهٔ تلاوت
غيرمكلف كى تلاوت	19 a 1 a 4		11	"	"
طوطے کی تلاوت پر سجدہ	ar v z. Arb .		נפח	110	ببغاء
ریڈیووغیرہ سے تلاوت کا حکم	A 100		چهارم	119	سجدهٔ تلاوت
كلمه تجده كالمبيج	1 - 1 - 1		"	"	112
نمازى كاغيرنمازى سے سننا	17	Tarible Till	11 .	11	"
غیرنمازی کانمازی سے سننا	8 - 22 - 8 - 8 - 8 - 8 - 8 - 8 - 8 - 8 -	11 12	"	"	"
تحدهٔ تلاوت كاطريقه			"	"	"
سجده کی جگه زکوع	35 July 1		"	"	"
غیرنمازی کا نمازی سے سنتا سجدہ تلاوت کا طریقہ سجدہ کی جگہ رُکوع سجدہ کی جگہ رُکوع پچھ ضروری احکام اگرنماز میں سجدہ نہیں کرپایا؟			. //	11	11
ا گرنماز میں مجدہ نہیں کریایا؟	2.0		"	"	"

ي ون القفه			
آيات يجده كوچھوڑ كرتلاوت	//	Ira	سجدهٔ تلاوت
آیت سجده کی مکرر تلاوت	//	"	"
مراں گوش اورآ بہت سحیدہ کی تلاوت	روم	101	اصم
سجدهٔ شکر			7 x 1 2 2 2
عم 🔻	چهارم	12	سجدة شكر
ت ول مفتی به	//		"
مشروعیت کی دلیل	//	"	//
سجدة فشكر كاطريقه	//	.11	11
نماز فشکراولی ہے	//	"	" "
معذور — احكام و مسائل			
مریف اوراس کے احکام	<i>i</i> ,	- 20	مرض
نماز میں سہارالیہ ا	اول	MAZ	-151
بينه كرنماز	<i>i</i> ,	- 40	مرض ا
ليث كرنماز	"	"	" "
ليث كرنماز	נפץ	IAI	اضطجاع
اشارے ہماز	Ž,	20	مرض
معذور نماز کے درمیان صحت یاب ہوجائے	נפין	FFA	يناء
معذور نماز کے درمیان صحت یاب ہوجائے	Ž,	۷۵	مرض
نماز کے درمیان بیار ہوجائے	11	// .	//
نماز کے درمیان بیار ہوجائے	נפין	rır	ياء .
مو تقے کے احکام	"	01-02	اخرس
ائی کی نماز کاطریقه متفرق مسائل	"	rmy	اخرس ائتی
متفرق مسائل	Ž.	۷۵ .	مرض
سفر — احكام و مسائل		-	
زن مر قص	جاره	100	سفر

"	100	j
	III WALLE	4.4.11
		"
.,		"
		"
		"
	//	11
11	11	"
" "	11	"
"	11	- 1
" 11	" //	12.00
"	" 11	11.
11	. 11	3011
כפין	rir.	4.4
چبارم	100	نغر 💮
" "	. //	"
11	"	Ta . //
"	- 11	-11
//	. //	- //
" "	11	- "
	. //	
"	"	"
"	11	"
"	. 11	11
. ,,	"	Part Harry
		11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11

نیت ا قامت کب معتبر ہوگی؟	//	100	ينر
جو خف سفر میں تا بع ہو	//	//	"
سفرمیں چھوٹی ہوئی نماز وں کی قضاء	11	"	"
اخروقت كااعتبار ب	//	"	"
مسافر، مقیم کی اقتداء کرے	"	"	"
بحری سفر میس نماز	روم	rA9	9.
اگرمتیم،مسافری افتداءکرے	چارم	100	سز
سفرمعصيت كاحكم	//	. "	"
قصرصرف فرائض میں ہے	//	"	"
سفر ميں سنتوں کا حکم	-11	- //	"
سفريل مقدار قراءت	11	"	"
فاليامعراد	- //	ran	ننء
ن ئے شہر کا تھم	//	"	"
نما: حموم آدار بممرانا			

نماز جمعه — آداب و مسائل

خطبه جمعه کے دوران	18	כפים	rra	تحية المسجد
وجرشميه	1	سوم	iri -	
båt.		11	irr	"
جعد کی فرضیت		11.	11-	"
يوم جمعه كي فضيلت		"	"	"
وقت	11.	. //	i irm	".
دوسری شرطین		11	".	"
اذنعام		//,	"	"
جماعت)4)r	. 11	ire .	"
امام آمسلمین کی شرط		"	"	"
ويهات مين نماز جمعه كامستله		"	Ira	" "

جمعرے مواد جمعرے مواد	"	IFY	. Com 22.
جعد کی اذان ثانی	"	11/2	"
جعد ك دن عنسل	//	IFA	"
جعد کے دن سفر	"	ira	"
مقبولیت کی گھڑی	"	15.	"
ایک شہر میں ایک سے زیادہ جمعہ	"	111	1 //
جعدے پہلے اور بعد کی سنتیں	"	IFT	"
جعدے متعلق چند ضروری مسائل	11	"	"
يوم جمعه کی چند خصوصیات	11	-11	"
احناف کے یہاں جعدے لئے شہرجامع کی شرط	سوم	۷۳	جامع
فناءمصرے مراد	چهارم	ran	فناء
فناءشهركاتكم		"	"
خطبي ميس عصاء كاسبارا	اول	MAZ	-151
خطبه میں	11	"	الكاء
نطبه بمعه كاوقت	p	rro	خطبہ
مقدار	11	rry	
مضامين	// \	· rrz	" "
واجبات	"	rrz.	"
ستين .	- //	FFA	
مروبات مروبات	"	rra	"
خطبه ك درميان تحية المسجد		"	
سلام وكلام اورذ كروتلاوت	. 11	11	"
آداب	. 11	ro.	"
خطبہ کے لئے نکلنے کے بعد اگر نماز کے درمیان خطبہ شروع ہو	"	roi	"
اگرنماز کے درمیان خطبیشر وع ہو	"	11	"

نماز عيدين

لفظ عيد كاماً خذ	چبارم	M19	عيدين
عيدين كاشبوت	"	"	//
ايام واوقات	//	11	//
اگرچا ندکی اطلاع دیرہے ہو؟	11	11	//
اگر کسی مخص کی تنہا نماز چھوٹ جائے؟	"	11	//
ادا ئىگىنمازى جگە	//	11	. //
يوم عيد كي سنتيل	//	. //	//
عیدین کے ملبوسات	" //	11	. "
عیدگاہ جانے سے پہلے کھانا	<i>ii</i>	"	"
عيدگاه كي آيدورفت	//	11	. //
طريقة نماز		"	. //
تكبيرات زوائد كے احكام	11	- // -	"
تكبير كى تعداد مين فقهاء كاختلاف	"	"	. // .
عیدین سے پہلے فل	11	"	"
خوا تین کاعیدگاه جانا	11	"	//
عيدگاه جاتے ہوئے تكبير	11	"	"
ایام تشریق میں تکبیرتشریق	دوم	. ۲41	ايامتشريق
ایام تشریق میں روز ہ	11	11	"
تكبيرات تشريق	11	orr	تكبير
مالكيه اورشوافع كانقطه نظر	"	" "	"
عطبہ عیدین خطبہ کا وقت تکبیر تشریق سے آغاز مضامین خطبہ	سوم	roi	خطبد
خطبه كاونت		"	"
تكبيرتشريق سے آغاز	"	ror	//
مضامين خطبه	-11	"	11

سورج اور چاند گھن کی نماز

	وره اور پــ ـــ حات ـــ و				
خسوف — لغوي معني		W 8 ON S	سوم	rr2 .	خوف
كسوف اورخسوف	g eff	8	11	11	"
نما زخسوف کی حکمت		H # 10	- 11	11	"
كسوف اوراستيقاء مين	*		ıi.	ror	خطبہ
نماز كسوف ميس خطيج كي حيثيت	N. S		. چهارم	۵۵۵	كسوف (سورج كبن)
كسوف اورخسوف كيمعني			//	//	"
نماز کسوف اوراس کا طریقه			"	"	<i>ii</i> – .
نماز کسوف کا تھم	81 ¹ 7 g-	8	"	11	//
ايك زكوع يا دوركوع؟	- 1 V 2	Section 2	"	"	"
قراءت	N.		// -	//	"
قراءت کی مقدار	411	2	"	11	//
قراءت كى كيفيت	101		- //	"	"
فطب		1 - E'-1	11	-11	
اذ ان وا قامت نہیں	FF1 1		"	11	11
متفرق احكام			11	"	// //
اوقات ِمَروبه مِين نماز كسوف	4-A-1	, 8	11	" //	"
س جگه پڑھی جائے؟	0 144		11	11	11
نماز کسوف میں جماعت			11.	11	"
کیابینمازشری میں پڑھی جائے گ	?	E STATE	11	" 11	
نماز کےعلاوہ دوسرےافعال	E	- I fig. M	11	11	" " "

نماز استسقاء - آداب واحكام

نمازاستسقاء	روم .	1+9	استقاء
پانی الله کی ایک بوی نعت ہے	- II	"	"
استقاء كمعنى	n'	11•	11.

نمازاستقاء کب پڑھی جائے؟	"	11•	استقاء
صرف دُعاء پراکتفاء کرنا	11	"	"
نمازاستیقاءے بہلے	11	"	"
نمازے لئے نکلنے کے آواب	11	"	" "
كون لوگ ساتھ ہوں؟	"	"	"
نماز کہاں پڑھی جائے؟	11	11	"
نماز استسقاءانفرادي طورير	"	. 11	"
نماز استسقاء کی رکعت اور سورتیں	11	. 111	" "
استىقاء مىن خطبه	"		"
وُعاءاوراس كاطريقه	11	"	"
چا در بلٹنے کا حکم	"	. //	"
استنتقاء کی دُعاء	. 11	IIF	"
كسوف اوراسته قاءيل	سوم .	ror	خطبے
نماز استسقاء میں خطبہا ورفقهاء کے نقاط نظر	"	.11	"

نماز خوف

حضورصلى التدعليه وسلم اورصلوة خوف	سوم	r29	خوف
نمازخوف كاطريقه	"	r.	"
متفرق اور ضروري مسائل	 11	PAI	"

نماز استخاره

استخاره — لغوى واصطلاحي معنى	כפיק	1.4	استخاره
استخارہ کن اُمور میں ہے	11	"	"
ۇ عاءِاستخارە	11	"	11
م اوراحكام	11	1•∠	"
ۇعاء <i>براكت</i> قاء	11	"	"
استخارہ سے پہلے مشورہ	"	"	"

ماز جنازه — احكام و مسائل

يمار جناره — احجام و	مسابل		<i>(</i> 2)		
<i>بوت کی تمن</i> ا		- 35	پنجم	Ira .	موت ا
فريب الموت فحض <i>وكس طرح</i> لثايا	بائےگا؟		כפים	ra'	احتفار ا
تلقين	. 1.54		"	11	2011
ستحب اعمال واحكام	77		"		Fig. 11
موت کے وقت تلقین	- N		"	٥٣٦	تلقين ۽ الله
موت کے بعد تلقین	011		"	" "	dla 11 11.
قريب موت كوست قبله مين لثانا	Town 1		. //	oro	توجيه
قریب به مرگ کی علامت	7/15	-	پنجم	. 44	Will State of the
س موقع کی مستحبات	1		"	- //	
موت کے بعد کے فوری اعمال	4, 1	6	נפק	r _A	احظار
غسل	Att.	Sto	سوم	ורו	جنازه
غنسل ونماز	- XV		" "	14+	جنین
مردہ کوشل دیے میں بیری کے ہے	ئے کا استعال	1 00	چبارم	IPT	J. L.
کتنی باردهونی دے؟	240	-386	"	מארי	کفن
نجبيز وتكفين ، فرض كفاس <u>ي</u>	199		11:	"	1000
كفن كي ضرورت	FTH	1 100	. II	"	-3-11
کفن کی سنت	677		"	"	S. 11=-
کفن پہنانے کا طریقہ	1	1000	"	"	11/11 = 1
خوا تنين كاكفن	rim		11	- 11	11
.V. 13:3			11	11	5 11
سفرن احام گفن میں اعتدال گیڑے کارنگ رنگین گفن گفن کودھونی	- 0		, //	11	//
كيڑے كارنگ			"		at 11
رتكين كفن	1770		11.	11	Spiral II
کفن کو دھونی	4.0		"	//	3.11

ميت كوتمامه باندهنا	11	חדם	.11
مُر دول کوتین سے زیادہ کپڑے	"	"	,,
محرم كاكفن	"	-11	//
كفن ميں خماراوراس كى مقدار	سوم ا	724	خمار
نماز جنازه	"	Irr.	جنازه
غائبانه نماز جنازه	-11	11	
نماز جنازه کے ارکان	"	Ira	//
نماز جنازه کاطریقه	"	11	- //
قبر پرنماز جنازه	بنجم	ואר	نبش
اگر بغیر شمل کے فن کردیا گیا ہو؟	" .	"	"
نولومود کی موت	כפיק	ır	استبلال
جنین پرنماز جنازه	چبارم	IYA =	لقط
دوسر نفتهاء كانقطه نظر	"	" "	"
اسقاطهمل سے عدت کی تحمیل	"	. //	// .
بچوں پر جنازه کی دُعاء	// "	"	جنازه
جائز ونا جائز صورتيل	بنجم	rei	نوحہ
مردے پررونا	נפים	rry	٠٤
انسانی تکریم کی رعایت	سوم	rr.	وفن و
تدفين ،فطرى اورشا ئسته طريقه	"	"	"
اسلامى طريقة تدفين برشبهاوراس كاازاله	//	- IMM	// .
لغش قبر میں کس طرح اتاری جائے؟	"	"	"
حفى نقطه ُ نظر	"	" "	"
دوسرا نقطه نظر	"	- 11	"
حنفی نقطهٔ نظر دوسرا نقطهٔ نظر تدفین کی دُعاء متفرق ضروری مسائل	//	rrr	"
متفدة بنسره ي مراكل	"	" "	//

قبريس كتي لوگ أترين؟	11	rrr	رفن
خوا تین کی قبر میں اتر نے والے	//	"	"
مردول کے لئے تھم	//	٣٣٣	11
نغش قبلدرُ خ کردی جائے	. //	. //	"
ایک قبر میں کئی مرد ہے	"	//	"
سمندر میں تدفین کا طریقه	"	"	
مقام تدفين	"	ماسادما	"
مكانات مين تدفين	"	"	"
صالحین کے قبرستان	11	11	11.
خاندان کےلوگ ایک جگه	11	" "	. //
شهداء كامدفن	11	" .	38 11
نغش کودور دراز لے جانا	"	//	"
بوسیدہ قبر میں دوسرے مُر دے کی تدفین	. //	11	
مسلمانول کے قبرستان میں غیرمسلم اور غیرمسلم کے قبرستان میں مسلمانوں کی تدفین	. 11	11	"
تدفين كاطريقه	"	rro	"
مثى ۋالنے كاطريقه	"	" "	"
تد فین کے بعد دُعاء	//	11	
سورهٔ بقره کی ابتدائی اوراختیا می آیات پڑھنا	11	11	. 11
تا بوت میں تدفین	כפים	17 09	تابوت
سمندری جهاز میں تدفین	"	r9+	9.
قبر کومٹی سے لیسیا	چهارم	ror	طين
جلانے کے بجائے تدفین کی حکمت	" "	LAL	قبر
قبركيسي بو؟	. 11	11	11
قبر کوئی ہے لیپنا جلانے کے بجائے تدفین کی حکمت قبر کیسی ہو؟ شق	" "	11	" "
J.	"	"	"

قبر	لدهالد	,,	قبری گهرائی
"	"	11	تا بوت میں تد فین
"	//	//	قبرى وضع اوراو نيجا كي
//	"		قبر پرتغمیراورمٹی سے لیپنا
"	"	11	قبر پر کتبہ
"	//	"	قبرك آداب
"	"	11	قبرکی ہےاحترای
//	"	- 11	قبر پرخیمہ
"	//	//	قبر پرگنبدی تغییر
//	. "	"	قبر پرچراغ جلانا
"	- 11	11	مجدى تغيير
- //-	۵۲۳	11	قبر پرکیا کرے؟
غَيْشُ .	١٦٣	À.	اگر کسی کی زمین میں بلاا جازت فن کردیا جائے؟
"	11	"	اگر کوئی قیمتی سامان رہ جائے؟
- 1 //	11	11	اگرمیت کا زُخ درست ندهو؟
تنيم	۳۲۲	روم	قبرمين سنيم
غَيْشُ	۱۲۳	A	قبرستان ميس مسجد
شہید	rii	چہارم	ههيد – وجد سميه
"	" 11	11 .	شهادت کی فضیلت
"	11	11	شهبيد، بباعتباراجر
. "	"	- //	اصطلاحي تعريف
"	"	"	غیرمکلف کی اور حالت نا پاکی کی شہادت
"	"	"	شهداء پرنماز جنازه
ارتثاث	۷٣	. دوم	ار تیاث — لغوی واصطلاح معنی

مرتث شهيد كاحكم		11	20	11
مرنے کے بعد کیا کیا جائے	10 (1 00	المجرِّج	101	مِن الرب
پر وسیوں اور اہل تعلق کووفات کی اطلاع		11	11	//
مردہ کے پاس قرآن شریف کی تلاوت		. //	"	11
لاش کی منتقلی		//	11	VO 11
بلااجازت دوسرے کی زمین میں تدفین		11	. 11	11
مية اورميت		" "	100	مية
معتز له كانقطه نظر		روم	777	ايصال ثواب
الل سنت والجماعت كانقطهُ نظر		" "	"	//
مالی عبادت کے ذریعہ		11		113
فج کے ذریعہ		. //	ryr	"
خالص بدنی عبادات کے ذریعیہ		//	- 11	
ایصال تواب پرحدیثیں		//_	272	
یس للا نسان الا ماسعی سے مراد		"		11
ايصال ثواب كى بعض فتبيح صورتيں		//	ryy	1.0-21
دعوت كاامتمام		11	247	The Maderia
قبر پر قاری کو بیشانا		11	11	//
أجرت ليرايصال ثواب		//	- 11	"

زكوة - احكام و مسائل

		And the second s
دوم	rmy	اتفاق
چهارم	۵۹	زكوة _
//	"	"
11	"	"
	"	"
	چارم اا	11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11

ز کو ۃ ادا کرنے والے ہے متعلق شرا کط	11	۵۹	زكوة
مسلمان ہوتا	"	"	"
بالغ بوتا	"	"	11
عاقل ہونا	11	"	//
يام كل كاتفكم	"	"	. 11
كمل مكيت	"	- //	11
امانت رکھی ہوئی چیز کا حکم	"	11:	//
فحس ڈیازٹ کی ہوئی رقم	"	"	//
حاجت اصليه سے زائد ہو	چہارم	11	11
عاجت اصليه سے مراد	"	11	حاجت
حاجات اصليه	سوم	127	
عاجات اصليه كاشتناء كي دليل	"	124	. //
فتنعتى اشياء كاحكم	چہارم	۵۹	زكوة
ال٠٤ى	//	۵۹	//
سال کا گذرنا	11	"	"
سامان كب سامان تجارت موكا؟	"	"	16
تجارت کے ارادہ سے لیا اور ارادہ بدل گیا	ıi.	"	- //
ز كوة بهصورت سامان يا قيمت؟	11	"	//
سال گذرنا	11	11	.11
شيئرز، يا وَندُّ زاور مالِ مضاربت مين ز كو ة	"	- YA	11
يض — اصطلاحي معني	Ž,	rgr	وقص
نصاب ز کو ہ کی دومقداروں کے درمیان پرز کو ہ کاحکم	"	. ,,	"
ورمیان سال مقدار نصاب ہے کم ہوجائے	چہارم	۵۹	زكوة
موال زكوة اورنصاب زكوة	//	"	//
سامان تجارت میں ز کو ۃ اوراس کا نصاب		1	*

د يون كى زكوة	1	e 6 1		چارم	09	ركوة الله
جس قرض کی وصولی متوقع نه ہ	, ,	1			" "	medical markets.
دين قوى دوسط				"	"	8_8 11
د ين ضعيف	20.0			"	- //	- 11
دَين كي منهائي	- A	-		//	"	18 11
عشر میں دین مانع ز کو ہ نہیں	1.00	12		" "	"	300011
اگرسال گذرنے کے بعد دین	? 70?			" "	. 11	" "
حقوق الله سے متعلق دین	100	N. 1	*	"	" "	"
بيوى كامېر	-1.6.	L 1 80		"	11	A Chirpha
صنعتی اورز قیاتی قرضے	- N	n 200	50	"	11.	7.6.11
دوسر بے فقہاء کی رائیں	10			"	11	Daniel Harris
ضاربمراد	m 125	To the		<i>ii</i>	PIA	ضار
مال صاربين زكوة واجب نبيس	82.	Sy	2 1	//	"	"
كائے كى زكوة	10.	7 88 644		روم	rrr	بقر
ز کو 5 میں کب بنت لبون واجہ	ب ہوتی ہے؟		1 8	11		بنت لبون
ز کو ة میں کب بنت مخاص واجہ	ب ہوتی ہے؟	Moderate		"	"	بنت مخاض
تبيعه (ايكساله كائے)	11.	38		11	MIT	تبع الم
محوژے کی زکوۃ	7 1/2			٠ - بوم	rar	خيل
مویثی	1 1/2	L. n.	72	چہارم	۵۹	زكوة ا
مویثی کی تجارت کرے تو شرح	ي زكوة			"	. 11	"
جانوروں میں زکو ۃ		1-1-10		"	// *	
چارہ عوامی چراگاہ سے حاصل ہر	وجائے	153		"	. //	"
یک ہی جانور کا کمل نصاب		1 1		"	"	18.211
پ در در کانگمس نصاب ایک بی جانور کانگمس نصاب ماده کی جگه ز	100	2.5		" "	"	Tellen.
متوسط جانور ہو	1 1 1			"	".	" -

جومختلف جنس کے اختلاط سے پیدا ہو	11	۵۹	ز کو ۃ
اونث كانصاب اورمقدار	11	"	" "
2.8	"	"	"
مينس كاحكم	11	"	11
بکری	.11	11	"
بهيثرا وردنبه كاحكم	11	11	" "
م کھوڑے	11 .	. //	"
جانوروں کی ز کو ۃ میں شراکت کا اثر	"	11	//
اشتراک کی دوصورتیں	11	. "11	//
کمپنی کی ز کو ۃ	,,	11	"
مجهلی اور جھینگے کی زکو ۃ	"	"	"
اونٹ کی ز کو ۃ	اول	۳۷۱	ایل
اموال زكوة اورنصابِ زكوة	چہارم	۵۹	ز کو ہ
معدنی اشیاء	"	11	"
سامانِ تجارت	//	_ = 11.	"
سونے اور جا ندی کانصاب	//	" 11	<i>"</i>
مقدارنصاب کے بارے میں علماء ہند کا اختلاف رائے	· // .	"	" .
جد بداوز ان میں	11	11.	"
سونا جا ندى كاباجم ملايا جاتا	"11	"	"
نصاب پراضاً فه	11	"	"
سونے جا ندی میں ملاوث	"	"	<i>"</i>
سونے چاندی میں ملاوث اگر سونا چاندی مخلوط ہو زیورات زکوۃ کی مقدار نوٹوں پرز کوۃ	"		"
زيورات	11	11	"
ز کو ہ کی مقدار	"//	"	"
نوټوں پرز کو ہ	. //	"	"

سوتامعيار ۽ ياچاندي؟	110	11	- YY	زكوة
معدنیات کی ز کو ة			۷۱	11 00 300
موجوده حالات ميںمعد نيات قومی ملکيت	يت بي يافخص؟			0
سمندری معدنیات		. //	2r	() - () () () () () () () () () () () () ()
ز کو ة کامسکله	2. 2	بنجم .	·ir_	معدن
مالكيه كامسلك	Y Y		-11	- "
شوافع کی رائے		//	. 11	
حنا بله كانقطة نظر		- // -	- H	
کان میں کی مزدور کی موت ہوجائے		"	11	
اگر یا قوت کی گان مل جائے		11	- 11	"ياڙڪ
ركازےمراد		ry	irar	367
د فینه کا تنکم		//	11	-11
وارالاسلام کی غیرمملو کهاراضی کا دفینه		-11,1	- //	
دفينه برعبداسلام كاعلامت بو		' //	11	- 11
مملوكها راضي كأ دفيينه	310 190	- //		// 23
دارالحرب مين دفينه دستياب هو		- //		"
معادن مین شمس کا مسئله		//	rsr	#201 WARE RESOURCE
رفين المستحدث		چہارم	٥٩	790
عشر سے متعلق مسائل		E 1 056		V. 10/6
عشر كا وجوب		-11	rar	*
ز کو ة اورعشر کا فرق		- //	"	. //
ز کو ۃ اور عشر کا فرق کس پیدا وار میں عشر ہے؟ عشر کا نصاب عشر ی زمینیں		- //	- 11	. 11
عشر كانصاب			"	"
عظرى زميين		-11	//	"
خرا جی زمینیں		- //	- 11	

ہندوستان کی اراضی کا تھم	"	rar	*
مولا ناعبدالصمدر حماني كانقطه نظر	. //	11	"
د وسرے علماء ہند کی رائیں	""	"	"
عشر کی مقدار	<i>ii</i>	"	"
متفرق ضرورى احكام	"	"	"
عشرواجب ہونے کا وقت	" "	. //	"
اگر کھیت بونے سے پہلے عشرادا کردے؟	//	"	"
کھل نکل آنے کے بعد عشر	- 11	11	- 11
ا گرعشری زمین تجارت کے لئے خریدگی؟	"	. //	. //
بنائی پردی گئی زمین کاعشر	"	,,,	"
عشر کے مصارف	11	. 11	"
عشر میں دین مانغ ز کو ۃ نہیں	11	71	زكوة
**	11	4	- 11
عشر كاايك مئله	سوم	۷٣	جائحه
نا بالغوں اور عا قلوں پر بھی	چہارم	۵۹	زكوة
پیدوار ہے متعلق	- 11	"	//
ز مین کا ما لک ہونا ضروری نہیں	"	"	//
سنريوں ميں ذكوة	כפים	rrr	بقل
سنريوں ميں ز كوة	سوم		خفزوات
اندازہ سے بٹائی	"	200	رخ ا
ز كو ة ميں انداز هُ وَخَمِين	11	۳۳۹	"
زيتون ميں ز كو ة	چارم	'III'	زيتون
عاشر — وجہتمیہ عاشر کے اوصاف محصول کی وصولی کے احکام	"	" "	عاشر
عاشر کے اوصاف	"	"	"
محصول کی وصولی کے احکام	"	"	- //

بينے کوز کؤہ

اين

MY

أول

فالتول الفقه	PAF		احاربيب مرسيب مصا-
اموال ظاہرہ سے مراد	"	myr	عاثر
غیرمسلم تجارے لئے حکم	11	. 11	11
غيرمكى تاجرول كاحكم	11	"	"
اگرجلدخراب موجانے والامال چوکی سے گذرے	//	- //	//
وصولى زكوة	Co .	1+4	جلب
مصارف زكؤة		7	
مصارف ذكوة	چہارم	۵۹	زكوة
ايك بى مەمىل ادائىگى ز كۈە	//	"-11	"
فقراء ومساكين	"	"	"
فقيرومسكين كافرق	//	""	"
فقيرومسكين كافرق	//	ran	فقر وفقير
فقرواحتياج كامعيار	"	۵۹	زكوة
کس کے لئے زکوۃ جائز نہیں؟	//	- 11	"
ز کو ہ کا استحقاق	//	" "	"
جوخف کمانے کی صلاحیت رکھتا ہو	"	"	//
کچها بم ضروري مسائل	//	11	"
جس كوكراميضروريات كے لئے كافي ہو	//	"	"
پیدادار سے صرف ضرورت ہی پوری ہو	11	11	"
دوسرے کے ذمد دیرے ادا طلب ، دین ہو	//	"	//
بيوى كامېرمؤجل باقى مو	//	. 11	"
غلط بہی میں فقیر سمجھ لے	"	"	"
ز کو ہ دیے وقت مستحق ہونا ضروری ہے	//	11	"
غلط فہنی میں فقیر سمجھ لے زکو ۃ دیتے وقت ستحق ہونا ضروری ہے زکو ۃ میں اشتباہ مال زکو ۃ خرید کرنا	روم	err.	تجى
مال ذكوة خريد كرنا	چہارم	۵.۹	زكوة
- 11			

ز کو ۃ	۵٩	چهارم	نابالغ بچوں كاظم
"	_//	//	بالغ لؤكون كاحكم
" "	- 11	"	طلبے لئے زکوۃ
//	"	"	فقيرعالم كوز كو ة
"	-7//	//	عاملين
- 11	"	"	باشمى عاملين .
11 .	11	- 11	ز کو ۃ کے حساب تفنہیم کا دوسراعملیہ
"	" 11	"	متفرق احكام
	"	"	اگر عامل صاحب نصاب ہو
"	"	"	عامل کی اُ جرت کی مقدار
	- 11	//	جهان نظام امارت قائم هو
"	"	//	مؤلفة القلوب
	11	//	مؤلفة القلوب مراد
"	11	11	حنفيكا نقطة نظر
11	11	//	مالكية كانقطة نظر
. //	11	//	شاه ولى الله كانقطه نقطر
//	' // .	11.	غذام کی آزادی
	"	"	غارمين عالم
//	"	"	احناف كانقط أنظر
	//	"	شوافع كانقطة نظر
_ // '	",	"	في سبيل الله
"	~ //	"	في سبيل الله ت سراد
" "	"	"	رفا تی کا موں یس ز کو ۃ
	"	"//	مسافرین اگرسفرکے بعد پکھرقم نیکار ہے؟
"	"	"	اگر سنر کے بعد پھی رقم نی رہے؟

		7	
وطن میں بولیکن مال تک رسائی شد ہو	"	۵۹	زنوة
بنو ہاشم دسادات اورز کو ة	11	. 11	11
بنو ہاشم سے مراد	" "	- 11	
صدقات نافله اورصدقات واجبه	11	11	//
موجوره حالات مين	11	11	
نسبى يااز دوا تى قرابت	. //	11	- 1/
جن مستحقین کوز کو ة دین مستحب ہے	11.	11	- 11
زیاده ضرورت مند	: //	11	"
قرابت دار	"	- 11	·
ابل شهر	- 11	11	"
و پنی ادارے	//	11	. 11
ز کو ہ کی کتنی مقدار دی جائے ؟	11	11	
ضرورت پوری ہوجائے	11	11	//
مقدارنساب ز کو ة دینا	11	11	"
تملیک ضروری ب	. //	11	11
حیلهٔ تملیک اور فی زمانداس کی اہمیت	. //	- 11	
ز کو ہ کا اجماعی نظام	11	11 .	//
اموال ظاہرہ اوراموالِ بإطبنه	"	. 11	
اگراموال باطنه میں تفحص کی ضرورت نه پڑے؟	<i>ii</i>	- //	"
کسی علاقہ کےلوگ ز کو ۃ ادانہ کریں	11	11	// - 7:5
امیر کب ز کو ة وصول کرے؟	"	<i>ii</i> .	Interior Management
کیا حفاظت وحمایت بھی شرط ہے؟	"	11	"
مسلمان ہند کے لئے راؤ عمل	11 -	11	"
ز کو ة کی ادائیگی	"	11	"
فورى اداطلب يابيد رياداطلب	//	11	"

" //	۵۹	زكوة
//	"	11
- 11	11	//
"	"	ii
11	11	//
11	"	
11:	11	. //
//	11	"
"	" //	"
" 11	"	
//	// *	11-
11	11	"
11	"	//
" .	11	"
11	11	11
//	r2.	. عامت
11	mr2	غارمين
11	//	//
11	۲۲۹	"
٠.,	//	"

آداب زكوة

بِ زَكُوة	3 ² 8	چہارم	۵۹	ز کو ۃ
واذى	* 2		11	. //
ونمائش نه ہو	4 9 4	//-	11	//
بعلانیهز کو ة وینا بهتر ہے؟		" "	11	//

بهتر مال كانتخاب		- 11	۵۹	زكوه
حلال وطيب مال	W - W - W	"	- 11	"
بهترمصرف كاانتخاب		11	- 11	"
ان آ داب كاحاصل	and plunger	. 11	11	"
لغوى واصطلاحي معنى		"	110	سعی
عامل ز کو ۃ کے اوصاف		- 11	11	"
عامل کے ساتھ حسن سلوک	the second second	"	" //	"
ز کو ۃ ادا کرنے والوں کو دُعاء		//	. //	"
صدقه كالغوى معنى		- چہارم	rrr	صدقه
اصطلاحي معنى			. 11	"
صدقات واجبه		= = 1 = 3	- 11	, , , , ,
صدقات تافله				"
جس کے لئے صدفتہ نا فلہ جائز نہیں			r19	"
صدقد کے آداب			"	//
مرض وفات كالهبه ، صدقه ، اوروقف		ينجم	۷۵	رض

رؤیت هلال سے متعلق مسائل ا

Comment Comment Come Come comit 2)				
بلال سراد		***	40	Ju Ju
عاندد يكفني كاحكم		" "	" "	
جن مہینوں کا جا ندد کھناوا جب ہے		"	" "	1000
جن مہینوں کا جاندد مکھناسنت یا مستحب ہے		"	"	(II
جا ندو كيضے كى دُعاء	,	" //	" //	10 m
جاندد <u>کھنے سے روز ہوعیدوغیرہ کا</u> تعلق		"	"	11
فلكياتي حساب اورعلوم نجوم كااعتبارنبيس	5 5	11	"	"
رؤيت ہلال کا ثبوت		11	" "	- 11

حنفيه كانقط تظر		11	40	بلال
اكرمطلع صاف بو؟		" "	11	- //
رمضان کے جاند میں مطلع ابرآ لود ہو		"	. 11	. //
قاضی یاذ مہدارکورؤیت ہلال کی اطلاع دیناواجب ہے		"	"	//.
ا کرآ سان ابرآ لود ہواور رمضان کےعلاوہ کا چاند ہو		"	"	11
اگر ٣٠ رمضان کو چاندنظر نه آئے؟	Date 5	"	. //	"
دن میں نظر آنے والا جا ند	- 31- 1	-11	"	//
مالكية كى رائع		11	11	, , , ,
شوافع كامسلك		11	" "	
حنا بله كانقط ينظر		"	11	"
كيااختلاف مطالع معترب؟		11	11 .	//
ختلاف مطالع كي حد		11	- 11	//
ہندوستان میں رؤیت ہلال کا فیصلہ کون کرے؟		11	"	"
تحريرى اطلاع		11	11	"
رید بواور ٹی وی کی خبر	-	" 11	"	11.
رؤيت ہلال کی خبر		روم	- 64	اخبار
خبروشهادت می <i>ن فر</i> ق			r9	//

روزه — احكام و مسائل

صوم — لغت واصطلاح میں		چہارم	MA	صوم
اسلام میں روز ہ کی اہمیت		"	,"	"
روزه کا مقصد		`"	"	"
روزه کی قشمیں	.0 N	"	"	. "
فرض متعين وغير متعين		"	"	"
واجب متعين وغيرمتعين		"	- 11	//
واجب روز ب		//	"	"

واجب روزول كي نيت كاوقت		//	"	صوم
روزه ہے متعلق شرائط	8 4 (0)	"	- 11	1410 2 11 11 11 11
نيت ۽		//	11	Lighten .
کن روز وں میں نصف نہار تک کی مخبائش ہے؟		11	11	12 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1
جن میں رات ہی کی نیت ضروری ہے		"	// -	11.
حیض ونفاس سے پاک ہونا		//	11	net nell + L
روزه اور جنابت	1.75	-11	//	aliste Marie
روز ۂ رمضان کی فرضیت اوراس سے متعلق شرطیں		,,	11 .	50000000
ادائیگی کب واجب ہے؟		//	11	2,75 11
روزه کی نبیت کا وقت		נפק	rir	تهيت
روزه میں انجکشن		"	rir	اکل سیا
المجكشن كاحكم		چهارم	MA	صوم
جن صورتوں میں روز ہبیں ٹو ثنا		"	"	Reside Mass
جن صورتوں میں صرف قضاء واجب ہوتی ہے		"	"11	
الیی چیز کومفسد صوم مجھ لیاجس سے روز ہیں ٹو شا		11	11	_= //-
کھینی کھانے اور بیڑی پینے کا حکم		"	"	unighizmen
بيارا ورجامله كاحكم		//	11	
دودھ پلانے والی عورت کا حکم	als:	<i>''</i> -	- 11	25-5-11
فيخ فانى كاحتم		//	11	Glas . 11 =
روزه رکھتے ہوئے کھڑے ہو کرنماز نہیں پڑھ سکتا		" // .	11	11
روزه کی حالت میں پچھنالگانا		سوم	IAY	الجامت المالية
معده كاميذ يكل ثبيث	1 500	چہارم	MO	صوم
سفر کی وجہ سے روز ہ تو ڑنے کی ممانعت	2 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10 10	"	11	ista II
روز ہ رکھ لیمنا بہتر ہے ادا نیگی کب واجب ہے؟	e serve paper de la manga-	//	11	11
ادائیگی کب واجب ہے؟		11	11	ii -

وقت کے بارے میں غلط فہی		//	MO	صوم
جن اعذار کی بناء پرروز : تو ژدینا جائز ہے		روم	195	افطار
كھانے كااطلاق		11	rır	اكل
تھوک چاشنے سے کب روز ہٹو ٹتا ہے؟	737	//	MA	بصاق
روز ه مین تمیا کونوشی		سوم	r+9	دخان
كفاره واجب ہونے كامسئله		"	"	"
روز ہ کی حالت میں بلغم نگل لے	1.0	بنج م	144	نخامه انخاعه
جوچيزيں روزه ميں مکروه ہيں	· ·	روم	MO	ضوم
قضاء مين تألع		چہارم	מות	تابع
کفارات کے روز بے	1	11	rao	صوم
كفارات		// .	. 11	//
کفارہ کب واجب ہوتاہے؟	*	" //	"	//
فوت شده روز ول کی قضاء		. 11	11	//
سحری متحب ہے		چہارم	1179	5
مستحب وقت	8 8	//	<i>"</i>	//
سحرى ميں كيا كھايا جائے؟		//	12	//
مستحب افطاراوراس كى دُعاء	en ^T In	כפח	197.	افطار
افطار کے سنن ومستحبات	19	چبارم	MA	صوم .
افطار کی وُعاء		" "	11	. //
روز ہ کے آ واب	0.5	11	11	
افطار میں عجلت		נפי	rar	افطار
افطاركي واحكام	H 8	چهارم	rao	صوم
نفل روزیے		E.		
افطار کے آ داب واحکام عفل دھذیہ یام بیض کے روزے یام نح میں روزے		כפים	r4•	ايام بيض
یا منحرمیں روز ہے		11	141	ايامنح

شب براءت	چهارم	190	شعبان
افراط وتفريط	11		11
نفل روزہ شروع کرنے کے بعد	11	MA	صوم
نذركاروزه	11	- 11	m 1 11
مسنون روزه	11	"	" "
يوم عا شوره	- 11	"	"
متحبروزه	"	"	"
يوم عرف .	"	"	" "
شوال کے چوروزے	. //	- 11.	"
پیروجمعرات کے روزے	"	"	
صوم دا وُري	"	"	"
فينخ فانى بيراد	چهارم	rim	فيشخ فانى
روزہ کے بدلہ فدید کی اجازت	11	ma	فدبيدوفداء
لغوى واصطلاحي معنى	11	rr2	"
روز بے کا فدیبے	11	- //	//
غیررمضان کے روز ول کا فدیہ	11	MA	shandke Ning 1186
فديه کي مقدار	//	"	"
ے حاملہ اور دود دھ پلانے والی کے لئے فدید کا حکم	11	ma	//
فدىيە كى مقدار	//	MA	صوم
تا خرر کی وجہ سے فدیدواجب نہیں	. //	"	11

اعتكاف — آداب واحكام

عتكاف — لغوى واصطلاحي معني	روم	14.	اعتكاف
	122	A STATE	AND WILL D
عتكافكاثبوت	//	"	
عتكاف كي حكمت		"	11
عتكاف كي تتمين	11 ,	141	Section of the section

اعتكاف واجب	//	. 14!	اعتكاف
اعتكاف مسنون	11	11	. //
اعتكاف نفل	11	141	" // .
اعتكاف كي شرطين	"	11	"
اعتكاف كى بهتر جگه	" "	11	//
عورتوں کا اعتکا ف	11	"	"
اعتكاف كى مستحبات	11	124	"
مفسدات اعتكاف	"	"	//
مجدے باہر لکانا	. 11	"	//
طبعي وشرعي ضرورتين	11	"	11
اعتكاف كى تضاء	-11	120	, //
روز ه اوراعتكاف ميس بيهوشي	"	149	افحاء .
اعتكاف بين تأبع	11	MO-	تابع
اذ ان، روزه ، اعتكاف اوروقو ف عرفه	جهارم	PFI	سكران
فضيلت والى راتين		,	
شب براءت	"	190	شعبان
افراط وتفريط	"	197	"
ليلة البراءة نام ركھنے كى وجه	چہارم	094	ليلة البراءة
شب براءت كاممال	"	"	"
اس شب کی قدر و منزلت	"	"	"
کونی رات؟	"	"	"
رمضان المبارك كي تزى عشره كي اعمال	"	"	"
رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعمال دوسری را تیں خصوصی را توں کے اعمال	"	"	. "
خصيصي راتون كراعال	11-	"	"

عمره — آداب و احکام	12 096	¥ 4 9			เหตุอื่
عمره — لغوى واصطلاحي معنى			چہارم	۳۱۳	3,6
عمره کی فضیلت	1 1 1 1 1 1 1 1		11	"	115 30 11
عمره كاحكم	(89)		//	" "	" "
عره كاتكم			روم	10.	اشرج
سنن وآ داب	1/2		چہارم	سام ا	wall of
اركان وواجبات			11	.11-	% II
اوقات			//-	"	Aller III
ایک سال میں عمرہ کی تکمرار	7		11	"//	3024
جن ایام میں عمر و مکروہ ہے۔	N. L. N.	, are	//	"	4426/1
رسول التدسلي الله عليه وسلم عظرت	161		"	"	© //
حدودميقات سے بلااحرام گزرنا	11 11 11 11		"	"	Tel-3 11
ضروری احکام	N., 1. 14		//	" "	3-3211
حج — مسائل و احکام	11.00				INTO I
مج کی فرضیت	1 .19		res	1/19	£ .
جج كى حكمت ومصلحت	1000		"	"	000011
اوقات فج	11 11		//	.19+	000-11
ميقات ميقات	10 . 100		11 -	191	5-11-3
اقسام حج	. 641		11	197	320311718
قران	. 7 . 20.		"	"	36=110
تح الما	2/10- 104		"	194 -	52211
PAI BY ET	FA PAI		. دوم	072	3 - F - 10 .
تمتع کونسا جج افضل ہے؟ کونسا جج افضل ہے؟ شرائط د جوب	47 - 97	1	٠ روم	190	3
كونساج انصل ہے؟	100		. دوم	072	3 8 8 W
شرا نظاه جوب	11. 11.	100	نوم	190	S - 5/3/3

ارکان کج		" "	190	3
طواف زيارت		- //	194	"
واجبات فج		//	192	"
سى	1 1 1	"	191	"
وقو ف مز دلفه		11	"	"
ری جمار	*	//	. //	//
حلق وقصر		"	199	"
طواف صدر		"	"	"
حج کی نتیں	**	11	r	.//
طواف قدوم	-	//	"	//
رل		"	r+1	"
آوابِ جج		"	//	//
ع کے کھی ہونے کی شرطیں		//	" "	<i>"</i>
اترام		- //	"	"
ممنوعات بحج	28 B	"	r•r	"
حج کی مجموعی کیفیت		"	"	//
فح بدل كاحكام		"	r•r	"
میت کی طرف سے حج		//	r•r	" "
مج میں خواتین کے احکام		//	r•0	"
اگر فح فوت ہوجائے	- IS	"	"	"
مج میں فک		چپارم	r•1	لگ ا
ع کے درمیان بے ہوشی		נפץ	149	اغماء
ج میں شک ج کے درمیان بے ہوشی مریض کے لئے ج کی ہولتیں ج کے مسئلہ میں اتفاق ہے وادی محصب میں تفہر نا		پنجم	۷۵	مرض
ج کے مسلہ میں اتفاق ہے		"	ria	ثقل .
وادى محصب مين كثيم نا		روم	rrr	تحصيب

نطبات فحج		سوم ه	rrr	خطبہ
تجاج كاوادى مصب مي <u>س وقو</u> ف		بنجم	٩̈́८	کھپ
وادى محصب كامقام		"	11	"
بغوى وأصطلاحي معنى		כפים	rr.	וכוץ
حرام کے آواب	v 0 3	11	"	"
حرام کی ممنوعات		11.	" "	- 11
عالت اجرام میں		سوم	IAY	حجامت
سب سے افضل جکہ		2.4	12	2
مکہ میں داخل ہونے کے آواب		"	,,,	11
مكه مين بلااحرام داخل ہوتا		" //	. //	11-
بلااحرام داخل ہونے والوں کا حکم	-	11.	"	11
ڈرائیوروں کے لئے حکم		" //	"	Sec. 11
ہندوستانی حجاج کے لئے میقات		اول.	ror	آفاقی
بوائی جهاز میں احرام	ac.	- //	"	"
الن شام كے لئے ميقات	2 70	נפח	ΔI	.B.
بل شرق کی میقات	- 50	2.5	ror	يلملم
لملم كامحل وقوع		, ,,	"	11
میقات اوراس سے متعلق مسائل		سوم	191	3
نقتهاء کی رائے	A	כפים	10+	اشهرج
غوي معنى		כפים	144	احلام
حجراسود كااستلام اور چند ضروري احكام		"	"	
		"	Irr	111111111
کتنی باراستلام کرے استلام کا طریقہ		"	11	"
گر حجرا سود کا بوسه لینے میں دوسروں کو تکلیف ہو		//	"	
اگر حجرا اسود کا بوسہ لینے میں دوسروں کو تکلیف ہو اگر طواف کے شروع اور آخر میں استلام کیا ، در میان شر		"	"	

حالت واحرام مين حجراسود كالحجهونا يابوسه لينا	11	Irm	احلام
رکن یمانی کااستلام	"	- 11	" -
اضطباع کی کیفیت	כפים	17+	اضطباع
ج میں اضطباع کی حکمت	"	11	"
جرا <i>سود</i>	روم	r1+	حجراسود
رکن بمانی کااشلام	"	Leal	رکن بمانی
يوسه لينا درست نهيس	"	11	"
امتلام كاطريقه	"	"	"
رکن بمانی اور حجراسود کے درمیان دُعاء	"	- 11	"
حفزت ابرا ہیم علیہ السلام کی یا دگار	نوم	m92	ری
خذف — لغوي معني	//	rro.	خذف
ايام واوقات	"	79A	"
ری جمار	//	- 11	3
دس ذ والحجه کوري	"	11	"
^ع ياره ، باره ذ والحبه کې رمي	//	"	<i>"</i>
تيره ذ والحبيكي ري	//	799	. // =
تیره کی رمی کا وقت	11	" "	"
رى كامسنون طريقه	//	۵۰۰	. //
رى جمار كے احكام	//	III	جمارو جمرات
پهچه ضروري اورانهم احکام	//	۵۰۰	//
کنگری کھینکنا ضروری ہے	//	" "	"
کنگری پھینکنا ضروری ہے کنگریاں الگ الگ ماری جا ئیں	" //	"	//
عذر کی بنا پر نیابت	"	//	"
س رسیده اور حامله کی طرف سے رمی میں نیابت	"	۵۰۰	" "
ا گرری فوت ہوجائے	"	۵٠١	, ,,

س پرکنگری چینگنے کی ممانعت		11	rro	جمارو جمرات
زمزم كي لغوى معنى		چہارم	1-1	ניצין
ز عزم چینے کے آواب		"	//	//
كفر بيا		//	11	
ز مزم سے شفاء		//	"	11-11
پینے کے بعد دُعاء		" "	11	2001
آب زمزم سے شل ووضوء		" "	"	
تیر کا دوسری جگہ لے جانا		"	- 11	
زمزم کی تاریخ پرایک نظر		"//	" "	11.
ېدى — لغوى معنى		پنجم	rry	ېدى
اصطلاح فقه مين		"	"	
ہدی کے آ داب			"	"
قلاده كالنكانا		//	"	
حدیث سے اشعار کا ثبوت		יפפין	IM	اشعار
ېدى پرسوار ہونا		منجم	777	ېدى
ېدى كا دودھ		//	" "	11
ہدی کا جانورساتھ لے جاتا		//	"	//
ہدی پہلے ہی ہلاک ہوجائے	72	//	"	//
ہدی کی نذر مانے تو کس جانور کی قربانی دی جائے		11	"	
بعض مسائل پراختلاف رائے		"	"	"
قربانی کے اوقات		. //	"	
قربانی کی جگه		11	"	
قربانی کی جگه میں اختلاف	10 10 10 H	_//	"	"
واَجب قربانی تمتع وقران کی قربانی		"	"	// //
تهتع وقران کی قربانی		//	//	11

جنايت اورنذ ركى قرباني كالحظم	11	"	ېدى
قربانی کا گوشت	//	"	
نقل قربانی	"	11	"
غوی واصطلاحی ^{معنی}	כפים	- ~~	إحسار
حصار کی صور تیں	//	. "	. //
تعر کا دکام	11	ra	. "
دم احصار کے علاوہ حج وہمرہ کی قضاء	11	" "	, //
مما ثلت معنوی مطلوب ہے یا صوری	سوم	9.4	,17. ·
بزاء کے متفرق احکام	"	99	11
قورُ جنايات	11	IM	جنايت
رخم اوراس کی دیت	//	101	//
بنايت كى بعض صورتيس اور'' شجاج''	"	"	" "
حرام میں جنایت	11	IM	
عالت احرام میں جوں مار تا	چہارم	ara	لل
ريند مين قيام كي فضيلت	12.5	79	مدين
مجدنبول والفيائي كوسيع شده حصه كاحكم	"	11	//
دینہ کے کچھ مبارک مقامات	-11	"	//
. ياض الجند	"	11	"
بنت البقيع	"	- 11	"
زم میں اجراء قصاص	(or	101	77
ترم کے درخت	"	11	"
زم ش شكار	//	ror	"
ترم کے درخت ترم میں شکار تن جانوروں کاقتل جائز ہے ترم کالقط کیا مدینہ ترم ہے؟	"	"	"
رم كالقطه	<i>ii</i>	"	"
کاریدورم ے؟	"	rom	"

حرم کے درختوں کا تھم		چهارم	IAI	J.
كيامينة رام ٢٠		A	49	خيد
حفيه كانقط نظر		11.	11.	11
تلبيه كالفاظ		دوم	۵۲۷	تبيہ
دور عادكام		. //	11	11
جج میں بال کٹانے ہے متعلق ضروری احکام	4	"	rar	تقسير
جج كاايك ^ع ل	- Y	چہارم	110	سغی
قيام مز دلفه كاحكم		15.7	۸۵	مزولفه
حجاج كاوادى محسر مين قيام	9	اول	rz.	Éı
منیٰ کامحل وقوع اور پیائش	2 2 - 44	4.5	- 161 -	منی
عرفات کے دجہ تسمیہ	100	چہارم	۳۸۳	ع ف
وتون برفه	* 1 1 1 1	//	- //	
افاضه کے آ داب		دوم	1/4	افاضه
میلین اخصرین کے درمیان فاصلہ	3	1.5	144	ميلين اخضرين

نكاح

نکاح کی اہمیت	روم	121	£1 -
نکاح – لغوی معنی	£.7	rri	26
فقه کی اصطلاح میں	"	"	
نکاح کے بارے میں اسلامی تصور	"	. 11:	111
اسلام سے مہلے عربوں میں نکاح کے ظریقے	// '	11	11 11 11
مختلف حالات میں نکاح	11	" "	/ // - · · ·
جب نکاح کرناسنت ہے	11	.11	- 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1
جب نکاح مکر دہ تحریک ہے	//	11	
نكاح كامسنون طريقه	11	" "	"
نکاح کوہا ہے کرنے کے طریقے	. 11	"	"

نكاح بيوگان كامستله	כפס	۸۵	الح)
نکاح کی ترغیب	بنجم	rri	Z Ki
نکاح میں لین وین	//	- 11	"
نکاح کے مقاصد	//	11	- //
جنسى خوا بهش مقصود نبيس	روم	or	اخضاء
پیغام پر پیغام دینے کی ممانعت	سوم	ror	خطبه
عدت کے درمیان پیغام	11	11	"
مخطو به کود کیمنے کی اجازت	11	11	
لڑ کی کا پیام دینے والے کود کیمنا	11	roo	"
مخطوبہ کود کیھنے کے اُصول وآ داب	//	"	11.
غيرمحسوس طريقه برد مجينا	"	. //	"
نکاح سے پہلے خلوت	"	roy	11
كتنے حصد و مكي سكتا ہے؟	پنجم	771	26
مخطوبه كود كجمنا	- 11	"	"
نکاح کی اجازت اوراس کا طریقه	כפח	۷٣	اذن
غیر شو ہردیدہ ، با کرہ کے حکم میں ہے	11	TAT	باكره
رانيه كاحكم	//	11	
نکاح کی اجازت	//	11	11
رونا، ہنسنا اور سکوت ، رضا مندی کی علامت ہے	"	"	//
نکاح کی اجازت میں کنواری اور شوہر دیدہ کا فرق	بنج	771	これ
جازت كب لى جائ	, //	11.	<i>!!</i> ! =
كاح كاخياراور بالغ لؤكيان	"	11	//
ضااورا ختیار میں فرق ضاکی حقیقت ضاکے بغیر منعقد ہونے والے معاملات	سوم	MAT	رضا
ضاكي حقيقت	"	. ,,	//
ضاکے بغیر منعقد ہونے والے معاملات	11	"	"

ا ظهار رضا کے ذرائع	11	m/ .	رضا
فعل سے اظہار رضامندی	"	"	"
اشاره سے رضامندی	11	- 11	
تحرير بھی اظہار کا ذریعیہ	"	" //	11 11
سكوت بحكم رضا	"	rar	"
(ہزل) نکاح وطلاق میں	المجرِّج	rm	した
موا بإضروري بين	2.4	. Pri	. 26
مواہان کے اوصاف	- 11.	"	" .
بېر كواه اور نكاح	כפים	101	اصم -
نکاح کی اہمیت	£.	PPI	26
عاقدين مين مطلوبهاوصاف	"//	- 11	JC 11
وحوں سے تکان	سوم	Iro	جن
ا یجابِ نکاح کے وقت آ ہ	اول	۳۳۸	oT
كونك كاحكام	ووم	۵۷-۵۸	أخرى
آ ہتدا بجاب وقبول	"	۵۸	اخفاء
ا یجاب کے دقت تبسم	//	MIT	تبم
ايجاب وقبول	ويجم	rri	26
ایجاب وقبول ہے متعلق شرطیں	"	11	11
مذاق اور دباؤك تحت ايجاب وقبول	//	"	" "
زبان سے ایجاب وقبول ضروری ہے	"	11	
ايجاب وقبول مشروط مندبو	//	"	"
ايجاب وقبول بذريعيه وكيل	//	"	1800 = 11.
شو ہرویدہ مورت کے نکاح کے احکام	- Par	44	ثيب
تمليك كالفظ سے نكاح كا انعقاد	روم	072	تمليك
ا يجاب وقبول كے الفاظ	ج ُ جُ	rri	26

ايجاب وقبول كاصيغه	//	rrı	283
الفاظ تكاح مين ابهام	اول	MAT	ابهام
نكاح مين شرطين	<i>\$</i> .	rri	26
جوشرطين حقوق نكاح كى مؤيدين	. //	"	"
جوشرطیں احکام نکاح ہے متصادم ہیں	,,,	"	//
جوشرطين نه مطلوب بين نه ممنوع	"	"	//
مالكية كانقطة نظر	"	"	//
حنابله كانقط نظر	//	" "	"
موجوده حالات كاتقاضا	. //	"	. //
تھم کے اعتبارے نکاح کی تین قشمیں	"	"	"
نكاح منتج	"	"	//
نکاح میچ کے احکام	. //	"	".
نكاح بإطل اوراس كانحكم	" "	"	. //
نكاح فاسد	"	"	//
باطل اور فاسد کا فرق	سوم	1 19	بطلان
صاحب کشاف کی وضاحت	"	rr•	//
نكاح موقت	Ž,	rrı	SR
طاله کی نیت سے نکاح	כפים	mry	فخليل
متعد حرام ب	Ž.,	rrı	S.R.
علان تكاح .	//	11	//
سجد ميں	//	"	//_
ين اور وقت	"	11	//
ن اورونت علم کاح نطبه ف بجانے کا حکم ف بجانے کا حکم	سوم	ror	خطبہ
نطبہ	<i>i</i> ,	rri	. ZV
ف بحانے کا حکم	سوم	rry	زن

كلمات تبريك اورؤعا ئمين	المجرِّج	rri	26
اسباب هرمت			
موانع نكاح	"	"	"
دائمی فرقت کے اسباب	ووم	~~~	تفريق
نسبی بھائی	11.	٣٧	اخ ۔
سوتيلا باپ	أول	ror	اب
ايكاورصورت	"	"	
ていっと	11:	rzr	این
سوتیلی ماں کے بعض احکام	פפין	rro	ام
سوتیلی بٹی کےاحکام	//	***	بنت
بوسه سرح مت مصابرت	"	797	تقبيل
صبرى دشتے كاسباب	چهارم	r•r	٠. مم
سرالى نسبت بحرام دشت	,	rri	215
زنا سے حرمت مصابرت	"	"	"
رضاعی باپ	اول	ror	اُب
رضاعی بیٹی کےاحکام	כפים	rrr	بنت
رضاعت، حرمت نکاح کاسب	سوم	rxr .	رضاعت
کب دوره کامعدے تک پنجناباعث حرمت ہے	"	۳۸۵	"
اگر شو ہر دور ھ لي لے	"	ray	"
مخلوط دودهكاهكم	"	۳۸۵	"
دوعورتو ل كامخلوط دوده	11.	- 11	// .
رضاعت ہے حرام ہونے والے رشتے	"	ray	11 300
حرمت رضاعت ہے مشتئی رشتہ	"	11	//
حرمت کا ایک بنیا دی قاعده دوده کی مقدار	" "	MAZ	"
دوده کی مقدار	"	MAM	"

رضاعت كاثبوت	11	MAY	رضاعت
اقراراور گواہان سے ثبوت کا فرق	//	MAA	"
رضاعی بھائی	٠ دوم	ry -	. أخ
عارضی حرمت کے اسباب	پنجم	rri	SR
دومحرم عورتو ل کو تکاح میں جمع کرنا	"	"	11
عارضی حرمت کے پچھاور اسباب	"	11	11
دوسرے کی منکوحہ	"	"	"
جوعورت عدت ميں ہو	11	" // -	"
جس کے پہلے سے چار بیویاں موجود ہوں	"	"	"
مشرک اوراس سے نکاح	,,,	"	"
ابل كتاب كالسلام	اول '	۳۷۷	إباء
اہل کتاب ہے مراد	נפים	raa	الل كتاب
عفرحا ضرك ابل كتاب	//	"	
نکاح کی اجازت	//	" "	"
موجودہ دور میں کتابی عورتول سے تکاح	//	11	"
بحور سے نکاح جائز نہیں	المجتم	40	بجوس .
مشترك احكام	ووم	ree	ام
لعان کے بعد	بنجم	rrı	28
ما لکه اور با ندی سے نکاح	11	11	//
حرام کی حالت میں نکاح	//		//
زنا سے حاملہ	//	"	"

ولابيت سيع متعلق احكام

ولايت	وم	Ar	جد
نكاح ميں ولايت اجبار	اول	۵۰۱	اجبار
تکاح ولی کی ذمه داری	روم	rrı	بنت

ولايت — لغوى واصطلاحي معنى		المجنم	r12	ولايت
ولایت ٹابت ہونے کے اسباب		, //	" "	"
ولايت عامه		"		"
نفس پرولايت		. 11	" //	//
ولايت استحباب		"	"	"
بالغ از کی کے خود تکاح کرنے کے بارے میں امام ابو	وحنيفة كے اقوال	"	"	"
امام ابو بوسف ؓ کے اقوال	20.	"	"	"
لز کوں اوراز کیوں پرولایت اجبار		"	"	11
حنفيه كانقطة نظر		" "	11	So - Sy dala li fina
دوسر فقهاء كانقطه نظر	(6,	"	"	"
كيالزكيان خودا بنا نكاح كرسكتي بين؟		"	"	".
ائمه ملاشكا نقطه نظر		"		"
حفيه كامسلك المساك المساك	127		" "	11
ولايت اجباركن اقارب كوحاصل ٢٠	\$10	. //	" "	"
ائمه ثلا شكا نقط نظر		//	"	. //
حفيه كامسلك	- AI	"	- //	11
خياربلوغ		"		"
ولايت كے لئے البيت		" "	"	"
فاسق کی ولایت		"	"	"
ولایت کی اہلیت کے لئے وارث ہونے سے مراد	Company No.	"	"	"
ولایت میں کون مقدم ہے؟		"	- 11	1 11
اگرقر يې ولي موجود نه بهو؟ .		"	" "	"
غيبت منقطعه سے مراد		//	"	3-11/2 - 3
شوافع اور دوسر بے فقہاء کا نقطہ ُ نظر		11		"
ولایت فتم ہونے کی صورتیں		. ,, .	"	11

مال ميس ولايت	"	"	ولايت
مال پرولایت حاصل ہونے کی شرط	"	11	. "
قاصد ك ذريد لكاح	p	rz 9	رسول
قاصدخودا پنا تکاح کرلے	11	.11	"
قاصد کامهر پر قبضہ	11	"	"
نكاح فضولى كامستله	اول ا	۵۰۱	اجازت
فضولی سے مراد	چهارم	raa	فضولى
فضولی کے ذریعہ نکاح	//	"	"

مهر — مسائل و احکام

مهركادكام	اول	M47	اياء
مهرمين	"	MAT	ابہام
اجل کی دوشمیں	"	277	اچل.
وطى بالشبهه كي صورت مين مهر كا وجوب	כפין	119	بضع
شغار كالغوى معنى	چہارم	199	شغار
نكاح شغار سے مراد	' //	"	" "
نكاح شغاركي بابت فقهاء كااختلاف	"	"	"
زانيكا نكاح	//	r+2	عقر
مهر کی حثیت	بنج	ורץ	No.
مېراوراس كاوجوب	//		//
میر کے دس نام	"	11	"
فقهى تعريف	"	" "	. "
وجوب مهر كافبوت	- //	11.	"
اگرنکاح میں مہر نہ ہونے کی شرط ہو؟	//	11	"
اگرزندگی میں مہرادانہیں کیا؟	//	11	"
	"	"	//

**				
تعليم قرآن اورمهر		11	IM	N
معلوم ومتعين ہونا ضروري	u 11 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	. 11	. //	" "
ائمة اللاشكا نقطة نظر		. 11	11	
مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار	- C - X	<i>*</i>	- 11	
مختلف حالتوں میں مہر کے احکام		"	11	11
خلوت بحكم صحبت		سوم	P4A	خلوت
خلوت صحيحه	4 100	"	P49	
جب خلوت جماع کے حکم میں ہے		- 11	"	
جب خلوت جماع کے حکم میں نہیں	The state of the s	11	rz.	
مېرمتعين مواورخلوت موگئ		1.5	ורץ	R
مېرمتعين مواورخلوت نه مو		"	"//	- 1011
مېرمتعين نه مواورخلوت موگئي مو		//	" "	11
مېرمتعين مواورخلوت كى نوبت نه آئے		11	- 11	
مهرمیں اضا فہ وکمی		11	11	toods to Hope
جن خواتین کے لئے متعد متحب ہے	an hou	"	11	1
دوحالتون مين مشروط مهركي مقدار		"	" "	
مهرشل		11	"	11
مېرشل سے مراد	9 1 5	11	11	11
اگرمبرش كى بارك ميں اختلاف ہوجائے؟		//	- //	11
مېرمغېل اورمؤ جل		"	11	"
کیاعورت تاادا لیگی مهراپی نفس کوروک سکتی ہے؟	2.8.1	. //	11	1000
اگر مقدار مهر میں اختلاف ہوجائے		"	11	
نكاح فاسدكى صورت ميس مهركاتكم		11	11	
شبه کی بناروطی کی صورت میں مہر کا تھم	**	"	"	"
مختلف مطلقة عورتول كے لئے متعد كاتفكم		- //	۵۸	423

0.4

فالمول الفقه	۵		اشاربه بهرشيب مضامين
متعه کی مقدار	"	۵۸	مثغد
زیادہ سے زیادہ اور کم ہے کم	. //	. //	"
متعه — ایک حن سلوک	//	"	11
ولیمه سے متعلق مسائل		-	
وليمد سے مراد	. 1	۳۲۳	وليمه
وليمدكي مصلحت	"	"	"
وليمه كاعتم	"	"	<i>ii</i>
كس طرح كے كھانے بنائے جائيں؟	"	"	// -
ولیمدکب کیاجائے؟	"	"	
دعوت وليمه قبول كرنا	"	"	"
غيرمسلم كي دعوت نكاح	"	"	"
اگردعوت ولیمه میں منکرات شرعی کاارتکاب ہو؟	"	- //	"
وليمه كتنح دنوں تك	"	,,	.,,

زوجین میں سے ایک کا اسلام		اول	M47	اباء
מפ את זי את כמפ			ory	اجل
جذام کی بناء پرفنخ نکاح		"	۵۲۵	اجذم
جذام کی وجہ سے فنخ نکاح	o gradina	سوم	۸۵	جذام
افضاء کی بناء پرنشخ نکاح		ووم	191	افضاء
منعتب شوبركاحكم	150 049	"	M.	تعنت
فتق کی بناء پر فٹنخ نکاح		چبارم	۳۳۹	فتق
فتق سے مراد	100	"	"	. //
قرن — ایک نسوانی بیاری	% ×	"	۳۹۲	قرن -
مجبوب — لغوى واصطلاحي معنى	(4) (5) ₍₄₎ 4	بنجم	44	مجبوب
مجبوب كافشخ نكاح	B 8. 0	"	11	"

جماع متعلق احكام

عضوتناسل کٹے ہونے کی وجہ سے تفریق	77 = 12	سوم	40	بب
خصی شو ہر سے تفریق کا حکم		. 11	rrx	خسی
نفقه کی ادائیگی سے قاصر ہونے کے سبب فنخ نکاح	3	כפים	140	اعساد
قائلين اوران كامسلك		//	"	"
مفقود سے مراد		بنج م	11"1	مفقوو
مفقو د کے مال کا حکم		11	11	11
مفقودكے مال سے متعلقین كا نفقه		11	//	11
مفقو د کے مال میں میراث	- 40	11	- 11	- 11
كتنى مدت كے بعدوفات كا حكم كيكا؟	*	"	11	-11
مفقودكى بيوى كافتخ تكاح	4	"	. //	5-11-1-
فقه ما لکی کی تفصیلات	*	"	"	"
ا گرمفقو دیے مال نہ چھوڑ اہو؟		"	"	11
متاركه بي مراد	2 2	"	.02	حارك
كيامتاركدكے لئے زبان سے كہنا ضروري ہے؟		. 11	"	"
وقتی فرقت کے اسباب		روم	mar -	تفريق
جوصور تیں طلاق کے حکم میں ہیں	100	11	۳۸۵	"
جن صورتوں میں قاضی کے فیصلے کی ضرورت نہیں		//	"	
حقوق زوجين	2 2 2 2			
اری کی تقسیم	5 7 7 7 7	כפים	MY	باكره
آواب	1 500	سوم	. IIP	Elz.
فاص ہدایات	- 114	11.	1111	
رل (ل		"	110	"
ورل کیفیت و ہیئت تماع میں عورت کا حق		. //	"	S42 //
تماع میں مورت کاحق		"	110	"

110

اشاربيبه ترتيب مضامين	-		۵۱۰	قاموس الفقه
ثيب	49	"		نی ثیبہ بیوی کے لئے خصوصی رعایت
				رضاعت سے متعلق مسائل
إلماح	rrr	روم	*	رضاعت
دضاعت	MAM	Co.	*	رضاعت — لغوى معنى
11	۳۸۵	//	8 60 6	مدت رضاعت
"	MY	//	- A	مدت رضاعت کے بعد دودھ پلانا
75	raa	چہارم		دودھ پلانے پراُجرت کامعاملہ
"	"	//		کیا اُجرت کی تعیین ضروری ہے؟
907			ah a	ثبوت نسب سے متعلق مسائل
فبوت نب	ro	سوم		نكاح محيح مين ثبوت نسب
"	ry	//	=	فبوت نسب كى شرطين
"	"	//		مطلقہ کے بچوں کا حکم
"	"	//		نكاح فاسدين ثبوت نسب
11	r2	//	9 370	وطي بالشبهه مين ثبوت نسب
" .	"	11.		باندی کے بچہ کا ثبوت نب
" "		" "	ě P	نب ابت كرنے كر يق
- //	FA	. //	•	نبكنفي
حمل	197	" //		بچه کی تعیین
جنين	109	//	545 XV	مدت حمل
تيا فه	۵۳۵	چہارم	9 7	ثبوت <i>نب</i>
- 11	"	"		قيا فه – لغوي معنى
"	"	11	W	قیا فدے مجوت نب
" "	- 11	11		قیافہ — لغوی معنی قیافہ سے ثبوت نسب حفنیہ کا نقطۂ نظر ائمۂ ثلاثہ کا نقطۂ نظر
" .	.11	"		ائمه مثلا شكا نقطه نظر

فراش سے مراد	" "	und	فراش
فراش کے چار در جات	"	"	"
فبوت نب كاايك مئله	روم	rq	اخبار

طلاق

طلاق – لغوى معنى		*	چہارم		طلاق
طلاق اوراطلاق میس فرق	100		11	"	"
اصطلاح ميس	nin nin		"	"	"
ایک ناپیندیده فعل			11	"	"
طلاق کی مشروعیت	10. V AE		"	- , //	"
طلاق ایک ناخو فشکوار ضرورت		.2.	. //	"	
حالات کے اعتبارے طلاق کا	A A9.		-11	"	11. 11.
طلاق سے سلے کے مراحل			11	"	"
كن لوگول كى طلاق واقع ہوتى	ج؟ مد		"	"	23011
نابالغ كى طلاق	ENT		"	"	S. Hande
مجنون كى طلاق	- 14		"	"	7.134.104.6
مزاحاً طلاق وے دے	gas Ma		//	"	CAAn .
فضولي كي طلاق	"w" PEL		11	"	11 95
لغوى واصطلاحي معنى	e em		بنج	rri	بزل
جن أمور ميں مزاح بھی ارادہ _	ر میں ہے	41.6	"	"	11
حالت اكراه كى طلاق	and the same		כפים	r•0	اكاه
حنفیہ کے دلاکل			"	F-4	
ان دلائل پرایک نظر	128	-	"	"	004,
صفوان بن عمر و کی روایت			. "	r.∠	"
حفرت عمر رضى الله عنه كالثر			-11	"	"

طلاق میں ارادہ کی حیثیت	"	r•A	اكراه
جمہور کے دلائل	"	"	"
اغلاق سے مراد	כפין	122	اغلاق
اغلاق کے معنی میں محدثین کا اختلاف	11	IAA	"
حالت نشه اور حالت اكراه كي طلاق	چارم .	. 444	طلاق
طلاق سکران ،نشه کی طلاق	11	179	سكران
بھنگ کھا کر طلاق دے دینا	כפין	~~~	Ė
وكيل كى طلاق كالحكم	چهارم	۳۳۳	طلاق
مرض وفات كى طلاق	منجم	۷۵	مرض
مونكك كاطلاق دينا	כפין	۵۸	اخرس
آ ہتہ طلاق	"	"	اخفاء
جھوٹی خبروں سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے	"	r/A	اخبار
تحریرور سیل بھی خبر دینا ہے	"	"	"
طلاق میں ابہام	اول	. MAT	ابہام
بے ہوشی کی حالت میں طلاق اور کفریہ کلمات	روم	129	اغماء
تو تلانے والے کی طلاق	"	m9+	ا تا تا
طلاق میں شک	چهارم	r+1	٠ - ق
غضب کے تین درجات	"	ררו	غضب
حالت غضب كي طلاق	. 11	LL.	"
شوافع اورحنا بله كانقطه نظر	ii	//_	"
الفاظ طلاق	11	- mmh	طلاق
صرف دل میں طلاق کا خیال پیدا ہو	" "	"	"
صرتح الفاظ	"	. //	"
طلاق كاغلط تلفظ	"	"//	"
صريح الفاظ كاحكم	"	"	"

الفاظ كنابي سيطلاق	100	" // "	mmm	طلاق
كنابيكي تين صورتيس	W. J. W.	11	- 11	1850 (18
قاصدى طلاق كانحكم		//	11	14 - 5 11 2
طلاق کی تین حالتیں		چہارم	11	sair "
كنابي بدرجه صرتح		"	11	St. SH. S.
فارغ خطی اور''جواب دیا'' کا حکا	1 1 1 1 1 1	//	"	
الفاظ كنابي سيطلاق كأحكم		"	"	W
ناواقف كوالفاظ طلاق كيتلقين		"	11	W 5 11
تحرير سے طلاق		"	"	State #
تحرير سے طلاق		چارم	۵۵۱	كتابت
كتابت مستبينه		"	mm/m	طلاق
كتابت غيرمستنينه	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	- 11	"	A 150 11
كتابت مرسومه		"	"	126 110
كتابت غيرم رسومه		"	- 11	11
اشاره سے طلاق		11	"	a subject of
طلاق كاصيغه		11	"	
طلاق منجز	The state of the s	"	"	"
طلاق مشروط		"	"	C. C
طلاق مضاف	1 134	11	11	11
طلاق رجعی		"	11	Sent Sent
طلاق بائن		"	"	
كن صورتول ميس طلاق بائن وارق	نع ہوتی ہے؟	- 11	"	46 sz //
طارق مغاظ		. //	"	
میں صفحہ ایک مجلس کی تین طلاقیں آیت قرآنی	and the second	"	"	C-1.1
آيت قرآني	T & The state of	"	11	- //

حادیث نبوی (صلی الله علیه وسلم)		11	rrr	طلاق
آ ثارِ صحابه (رضی الله عنهم)	8 × 8	11	"	" "
جض تابعین کے اقوال	T	`11	. 11	//
قاضة قياس	12 71	11	11	
نحقيقاتي تميني سعودي عرب كافيصله		. //	"	//
لمريقة طلاق		"	11	" " " " " " " " " " " " " " " " " " " "
لملاق احسن		11	11	"
لملاق ح ن		//		//
لملاق بدى		11	- 11 -	"
لملاق بدعى كاتحكم		روم	P+1	بدعى طلاق
لملاق دينے كالمحيح طريقه		11	11	. "
رعی باعتباروقت		11	r.r	//
عالت حيض ميں طلاق كائحكم	3 3	//	. //	" "
فيرمدخوله بيوى كوحيض ميس طلاق		- //	r.r	//
رعى بلحا ظاعده		"	".	"
كياطلاق بائن بدى ہے؟	A Large	11		//
كياطلاق بائن بدعى ہے؟	2 50 40	چپارم	rrr	طلاق
تفرق ضروري مسائل	1.0	"	11	11
جعت — لغوي معني	u e	سوم	rzr	رجعت
صطلاحي تعريف	11 2	11	"	11
للاق رجعي		11	"	"
لملاق مغلظه		//	"	- 11
, جعت كا ثبوت		11	. //	11
لملاق مغلظه جعت کا ثبوت جعت کا طریقه مهتر طریقه		- //	12m	"
بهتر طريقه		//	11	11

رجعت	- 11	11	فعل کے ذریعیت
	r2r	. 11	دوسر فقهاء كآراء
With Different Jan	11	. //	رجعت صحیح ہونے کی شرطیں
	720	"	ر جعت کی بابت اختلاف
40 C //	"	11	عدت گذرنے ہے متعلق اختلاف
إبانت الم	ראא	اول.	طلاق میں ابانت کی صورتیں
إياء	۳۲۹	. // .	طلاق کے معنی میں
بائن السامية	TAT	روم	طلاق بائن صغرى
	"	"	بائن ہونے کی سات صور تیں
and way plant on	rar .	. 11	طلاق بائن كبرى
"	- 11	//	طلاق بائن كالمحكم
استبراء	AA	روم	استبراء سے طلاق
اطلاق		//	اطلاق اورطلاق
بتله	PAY	"	لفظ بتله سے طلاق
Regula de	11	//	لفظ بتد سے طلاق
بات	rza	" //	طلاق بائن كامعني
طلاق		چہارم	تفويض طلاق
W	11	11	تفويض كي مختلف كلمات اوران كاحكم
"	11	- " //	دارالقصناء كوتفويض طلاق
1	PT2	11	سعورت برطلاق موگى؟
1		11.	اجنبى عورت كونكاح سے مشروط طلاق
11	rra	//	عورت کے بعض اعضاء کی طرف طلاق کی نسبت
مفوضه	186	پنج م	جب عورت كوحق طلاق سونپ ديا گيا هو
طلاق	٠٣٣٠	چهارم	طلاق میں استثناء طلاق کے بعد انشاء اللہ
"	- 11	//	طلاق کے بعدانشاء اللہ

عدت کے گذرنے کے بعد طلاق	//	rrz.	طلاق
عدت کے دوران طلاق	//	-11	
طلاق صریحی کی عدت میں لفظ صریح سے طلاق	11	"	11.
طلاق بائن کی عدت میں لفظ صرح سے طلاق	"	11	
طلاق بائن كى عدت مين لفظ كنابي سي طلاق	"	11	//
مختلف مطلقة عورتول كاحكام	1,5	۵۸	متعه
متعه کی مقدار	11	11	//
زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم	11	// -	" "
متعه ایک حسن سلوک	//	11	" "

خلع سے متعلق مسائل

		120	20.00
ابراء –خلع کے معنی	اول -	M44 .	ايزاء
جمله حقوق ہے سبکدوشی	//	11	//
لغوى اورا صطلاحي معنى	سوم .	mai .	خلع
ثبوت	//	ryr	- 11
شريعت كي نظريس	// .	- "	"
خلع کے الفاظ	"	mym -	"
بدل خلع كى مقدار	. //	- 11	"
بدل خلع	//	- male	"
بچہ کے حق پر ورش کے عوض خلع	. 11	11	//
حق سكنى كي وض خلع	//	"	"
احكام اورنيائج	"	"	"
طلاق ہے یافنخ؟	, //	11	//
لفظ خلع اور حقوق سے برأت	//	240	"
متفرق احكام	" //	"	//
خلع میں قاضی اور حکم کے اختیارات	11	PYY	"

خلع	רציש	11		Kart	فقهاء ك نقاط نظر
Sulla 11	"	- //	- × ×	1 10	احناف کے دلائل
-3	"	"		100	امام ما لک کے دلائل
. 123 //	F42	_//	The Land	1.50	احاديث
119	"	- //			آ فارصحابه
مبارأت	۵۵	2.4			خلع کی ایک صورت (مبارأت)

ایلاء و ظهار سے متعلق مسائل

الفاظايلاء				اول	MYA	أبد(بميشه)
ا پلاء — لغوي معنی				دوم	747	الماء الماء
اصطلاح فقديس		10 at	1 1 2	//	//	"
شرطيس	- N		•	"	- 11	"
ايلاءمؤفت ومؤبد	\$ 10	1 24		"	PYA	- "
ايام جابليت بيس		r. Ma	*	"	- 11	11 = -
اسلامیں	1. 3.			"	" "	11
فتم كے بغير مباشرت ندكرنے كاعز		1 15		" "	FY9	"
ائكدار بعدكا نقطة نظر	Parks 1	4.		- //	.11	"
فقه مالكي كى تفصيلات	16			"	121	"
زمانه جابليت كى ايك ب جارسم		9 8 8		چارم	roy	ظهار
ظهار کی حقیقت	1 100	74		"	- 11	11. 2. 11
ظهار سخت گناه		1.70		"	"	11
شو ہر ہے متعلق شرطیں		7.97		" "	- //	"
بوی ہے متعلق شرطیں	- 414	-25		"	11	"
اگر عورت مردے ظہار کرے؟				. 11	6.11	20-19/14/2 200
مطلقه رجعيه سےظمار	20-70	1 10		"	"	33011
جس عورت سے تشبید دی جائے	" TAC.	1 1 300		. //	11.	W-00711

مردت تثبيه		11	roy	ظبار
تعبير والفاظ	* * * * * * * * * * * * * * * * * * *	"	" "	"
صرتح لفظ	3	"	- 11	". "
كنابيالفاظ		//	- 11	11
صريح وكنابيالفاظ كاحكم		//	- 11	- //
تحريروا شاره	8 20 40	"	11.	"
مختلف انواع اوران كأحكم		"	// -	" "
غيرمشروط ظهار		"	11	"
مشروط ظبهار		//	"	//
دائمی ظہار	50 pt 100	"	"	" "
محدودوقت کے لئے ظہار		//	11	"
كفارات		//	"	//
اگرایک سے زیادہ بیویوں سے کیاہو	= W	"	11	"
ایک ہی مجلس میں متعدد بارکلمات ظہار کیے		"	"	"
مختلف مجلسول میں کیے		"	11	,,,
روزوں میں تشکسل		11	17	//
مسکین کوکھا نا کھلانے کی تین صورتنس	an Page (Figure	//	"	"
اگر کھانا کھلانے کے درمیان صحبت کرلے	e * 12	"	//	" "
اگرادائیگی کفارہ سے پہلے صحبت کرلے	18 8	11	"	"
بیوی بھی استمتاع ہے روکے		//	"	"
اگرشو ہرجلد کفارہ ادانہ کرے		"	"	//
كفاره ظبهار مين تتالع	7 2 6	ووم	ירור	خالح

لعان — احكام و مسائل

أخرى	۵۸-۵۷	"	كونك كاحكام
لعان	۵۸۳	چهارم	لعان — لغوي معني

اصطلاحي تعريف		چہارم	۵۸۳	لعان
تحكم لعان كالپس منظر	- 3	11	"	
لعان کی حکمت		-11	11	11
لعان کی شرا نظ	No.	11	11	11
لعان كاطريقه	17.17	11	11.	"
لعان کے بعد		11	11	and the
بچے کے نب کا اٹکار		11	11	2 1 july 11
بعض مسائل مين فقهاء كااختلاف	A776.	"	"	was ille
لعان سے اٹکار		"	//	- ii

عدت — آداب و احکام

عدت – لغوى معنى				چهارم	rzr	عدت
اصطلاح فقدمين	464		1 12	11	11	//
عدت كامقصداوراس كي مصلحت	- ya			" //	11	// 5
ثبوت	l des	100		. //	" "	- //
عدت وفات	YF1:			11	11	" "
عدت طلاق			- T	- //	11	
عدت طلاق کی مقدار	1.45			11	11	"
حامله عورت	non-			11	- 11	
جوان عورت				//	.// .	
ممن ياس رسيده عورت			*	11	11	"
اگرمرض وفات میں طلاق وے د				11	11	// .
طويل وقفه حيض واليعورت				11	" "	"
عدت کے احکام				11	11	"
عدت كى حالت بيس پيغام نكاح				"	. //	" "
بابر نكلنے كى ممانعت				11	" //	"

نفقه وربائش	چہارم	727	عدت
مطلقه کے ساتھ سفر	"	" "	"
سوگ	"	"	"
ميراث كامتله	" "		"
سوگ کی مدت	روم	rr	احداد
احداد کن عورتوں کے لئے؟	"	//-	"
احدادكادكام	//	۳۳	11
آئىيەغورتول كى عدت	اول	MA	, آکب
روزه وعدت مين سرمه لگانا	כפים	> r	أكتحال

پرورش — احکام و مسائل

پرورش	140	747	حضانت
پرورش کے حقدار	"	ryr	//
حق پرورش کے لئے شرطیں	"	۲۲۳	"
حق پرورش کی مدت	"	770	"
پرورش کس جگه کی جائے؟		ryy	"
چندضروری احکام	"	11	. 11
حق پرورش	اول	12r	ابن
حقیقی ماں کےخصوصی احکام	روم	۲۳۲	١٦
حق حضانت	11	11	
لغوی معنی	پنجم	r• r	تفقته
زمخشري كي نكته شجي	"	"	"
اصطلاحى تعريف	//	. // .	//
خودا ينا نفقه	// -	11	"
قرابت داری کی وجہ ہےنفقہ کا وجوب	11	"	"
نفقہ ۔جس سے ضرورت پوری ہوجائے	"	"	"

بيوى كا نفقه		منجم	r•r	نفقه
وجوبي نفقة كي وجبه		"	11	11 m
نفقه - نکاح میح کی وجہ سے	1 - 12 - 11	"	11	gedde 11
جب بيوى نفقه كي حقد ارنهيس موتي		"	11	"
مريضه كانفقه		//	" "	- 11
زمانة فج كانفقه		"	11.	11
ناشزه كانفقته		"	"	- 1 × 10 × 10 × 10 × 10 × 10 × 10 × 10 ×
ناشزه سے مراد		"	"	Jul 1.3 // 24/8 @
ناشزه سےمراد		"	194	نثور
ملازمت پیشه خوا تبین کانتم		"	r+r	نفقه
نفقه میں شامل چیزیں		//	"	2 11 3
خوراک		" "	"	one II
كيا كھاناياريكا ہوا؟		"	"	11
خوراك كي مقدار		11	"	11
سالن — نوعيت اور مقدار	- W	"	" "	11
سالانه، ما ہانه، یا یومیہ		"	" "	11
کھانے سے متعلق دوسری ضروریات		"	"	and the state of
پوشاک	- N. X	11	"	12/10/2
لباس میں عرف کی رعایت		11	"	A TO COMPLY SECUL
سال میں کم ہے کم دو جوڑے		"	"	2011
موسی کیڑے	1914	11.	"	11
جوتا، چپل، موزے		- //	"	11
آرائثی اشیاء		"	"	1865 //
موئی کپڑے جوتا، چپل،موزے آرائٹی اشیاء بستر اور فرش گدےاور لحاف		"	"	plante Maria
گدےاور لحاف		"	// -	11.

ربائش	بنجم	r•r	نفقه
كرابيده عاريت كامكان	"	"	. //
مكان كامعيار	//	".	//
غيرمشترك مكان	//	"	"
مشترك مكان كى مختلف صورتيس اوران كاحكم	//	"	
صالحين كابيروس	- //	"	// .
بیوی کے رشتہ داروں کا قیام	"	"	"
بیوی کی والدین سے ملاقات	. //	" "	"
ضرورت کے لئے والدین کی تارواری	"	<i>ii</i>	"
غادم كاانتظام	11	"	. "
سهولت بخش مشينول كالظم	"	"	"
پکوان اورگھریلو کام	" //	"	. //
گذرے ہوئے دنو ل کا نفقہ	. 11	"	"
واجب ہونے کی صورتیں	// .	" "	"
حفيه كانقط نظر	11	"	"
جمهور كانقط نظر	"	// -	"
كر پيشكى نفقهادا كرديا اورنفقه كي مقدار نہيں دى	11	"	. "
نفقه کب ساقط ہوجا تاہے؟	"	"	"
کر قبل از وقت بیوی کا نفقه معاف کردے	11	"	"
نفقه میں کس کامعیار معتبر ہے؟	"	"	11.
نفقه میں کس کامعیار معتبر ہے؟	כפין	140	اعسار
ولادكا نفقه	<i>i</i> ,	r. r	نفقه
ولا دكا نفقته	اول	12m	ابن
	"	"	
اپ مالداراور بچے تابالغ اپ مالداراور بچے یالغ	2	ror	نفقه

باپ محتاج اور بچے تا بالغ و مالدار	17.	r+r	نفقه
باپ مخاج اور بچ بھی مختاج ونابالغ	"	"	"
اگر کفالت کی کوئی صورت ندہو	"	"	"
اولا د کی اولا د کا نفقه	"	"	//
بچه کودوده پلانے کی ذمدداری	,,	"	"
كبعورت يردوده بإلاناواجب ب	"	"	//
مال دود ھى أجرت طلب كرے	"	"	10 E //
7875	"	11	"
بهوكانفقه	" "	- //	"
نفقہ میں والدین کوتر جیج ہے بیااولا و کو؟	"	" "	
والدين كانفقه	//		- N. 11 - L. 11
والدين كانفقه	روم	rro	ام .
والدين كانفقه	اول	"ror	اب
والدين كا نفقه كب واجب ہے؟	بنجم	r.r	نْفقہ
نفقه ببقدر كفايت	"	"	11
اگروالدین میں سے ایک ہی کی کفالت کرسکتا ہو؟	"	" "	"
باگراناک	"	"	"
سوتيلي مال كانفقه	"	"	"
خادم كالظم	//	"	"
دادا، نا نا وغيره كا نفقه	"	"	"
تنهااولا دنفقته کی ذ مهدار	//	11	"
دوسر ب رشته دارول کا نفقه	. //	" "	"
دوسر ب رشته دارول کا نفقه	اول	· rzr	ابن
نفقة وميراث كاحكام فقدواجب مونے كى مقدار	سوم	PPY	خال،خالہ
فقه واجب مونے کی مقدار	جَنِّح	r.r	نفقه

متفرق اجم احكام	1.5	r. m	ثفقه
خوش حال (يسر) سے مراد	//		
رشتہ داروں کا نفقہ کب واجب ہے؟	"	"	".
مگذرے ہوئے دنوں کے نفقہ پر قاضی کے فیصلہ کا اثر	. //	"	"
نفقہ کے لئے غائب مخص کے سامان کی فروخت	"	"	"
غلام كانققه	"		"
جانوروں كا نفقه	"	"//	" "
جانوروں کا نفقہ	Co	riy	حيوان
كام لينے ميں اعتدال	11	" MZ	- "
جمادات كيحقوق	بنجم	Y+#	نفقت
يبار ب مراداوراس سلسله مين فقهاء كاقوال	11	ror	يبار
اعسارسے مراد	כפי	120	اعسار
جن كا نققه بهر حال واجب موتا ہے	11	" //	"

			قسم	قسم سيے متعلق مسائل
يمين	ror	£.		يمين — لغوي واصطلاحي معنى
"	"	"	2	قتم کی مشروعیت
"//	" 11	11	3	فشم کھانے کا حکم
<i>"</i>	11 -	"	-	جب تم متحب ب
"	11.	" //		جب تم کھانامباح ہے
//	11	//	2	جب فتم مكروه ب
,,	- 11	"		جب فتم قرام ب
"	11	. "		قتم کی قشمیں
"//	- 11	11.	,	يمين غموس كي تعريف
"	"	"		يمين غموس كاحكم اورفقهاء كي آراء

يمين منعقده			لينجم	ror	ييين
تعريف اورحكم		T g	"		"
جبروا كراه اور بهول كرفتم كهانا	100	3.0	11	11	11
بھول کریا ہے ہوشی وغیرہ میں	ہوڑے :		"	11	11
يمين لغو	1 3	2 2 4 100 1	"	- //	113
تعريف	1		- 11.	- 11	- 11
شوافع كانقطه نظر	- 00	e li te agri q	11	"	- 115
يمين لغو كاحكم	1		- 11	"	11
قشم كاركن		1 1 1 1	"		11
فتم زبان كافعل بندكردل	W	no S	. //	- //	-11
الله كي ذات كي تم كهانا	E and		"	"	"
اسم باری تعالی سے تم	14 8 4		سوم	rgr	ملف
متعددا ساء خداوندي سيقتم كه	t		"	P***	دف
صفات سے شم کھانا	. //	1 38	بنجم	ror	يين
صفات سے تم کھانا	0 "	- H W -	سوم .	rgr	- حلف
پہلی شم کی صفات	10		1	ror	يين ا
دوسرى فتم كى صفات	, man		"	11	11. 5
تيسرى فتم كى صفات	1300	- 1	- 11	"	11
قرآن مجيد كانتم	de	12 84	11	"- "	"
غيراللدي	100	302	//	"	11
ورنديس يبودي موجاؤل		2 10 2 10	"	"	11
فتم كى ايك خاص صورت		1 100	سوم	rgm	ملف ا
طف میں انشاء اللہ			"	ram	11
ورنه میں یہودی ہوجاؤں گا فتم کی ایک خاص صورت حلف میں انشاء اللہ چند فقتی قواعد فتم کی بنیا دالفاظ پر ہے	N 4		"	"	211
فتم کی بنیادالفاظ رے	14.3		11	- 11	"

يبين	ror	, ż.,	يمين منعقد ہونے کی شرطیں
" "	"	"	فتم کھانے والے سے متعلق شرطیں
- 11	11	"	جس بات پیشم کھائی جائے وہ ممکن ہو
11	" 11	"	اگرقتم كے ساتھ انشاء اللہ كم ؟
"	"	" "	مطلق اورمقيد شميس
"	"	"	اگرمثبت ہے متعلق مطلق قتم کھائے؟
"	11.	"	منفی بات پرمطلق قشم
"	"	"	وقت کی قید کے ساتھ قتم
11	"	// _	يميين فوراوراس كاحكم
" "	"	. //	ىمىين كى ايك صورت
- 11	"	ii -	حلال کواپنے او پرحرام کر لینا بھی یمین ہے
//	11	11	اگریمین کسی عبادت ہے مشروط ہو
"	11	"	فعل کے ساتھ طلاق کی شرط
"	11	" 11	يمين كى اسى صورت ہے متعلق شرطیں
	. 11	"	فشم كا كفاره
د د	r99	سوم	فشم كا كفاره
يمين	ror	بينجم	کفارہ کے روز مے مسلسل رکھنا ضروری ہے بانہیں؟
11	"	"	روزہ کے ذریعہ کفارہ کے لئے کس وقت فقرمعتبرہے؟
"	"		حانث ہونے سے سلے کفارہ اداکرے یا بعد میں؟
11	"	.11	مسكينوں كو كھا نا كھلا تا
"	"	"	اداء كفاره كے لئے حيليہ
"	11	"	مسکینوں کے لئے کپڑوں کا نظام
"	11	"	ایک سے زیادہ دنوں میں کفارہ کی ادائیگی
" "	11	"	اگر کوئی چیزا ہے او پر حرام کر لے
"	"	11	فتم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگایا کھلانے والی کی؟

پنجم ۳۵۳ کیین	الرقتم لينے والامظلوم ہو
" " "	اگرفتم کھانے والامظلوم ہو؟
" " "	اگر کوئی مظلوم نه ہو؟
11 11	مستقبل کی شم میں کھانے والے کی نیت ہی معتبر ہے
سوم ۲۹۳ صلف	عام میں خاص کی نبیت دیا نتأ معتبر ہے
	س کی نیت معترب؟
ا/ ۲۹۹ حق	حث کے لئے ارادہ ضروری نہیں
11 11 11	فعل ياترك كاجزوى ارتكاب
دوم ۵۹ إوام	کھانے ہے متعلق شم
Y• //	اوام سے مراد
bi rir "	سالن ندکھانے کی قتم کھانا
ار ۱۳۳۵ بیت	بیت میں داخل ہونے کا قتم
۱۱ ۱۱۸ تجارت	تجارت ميں جھوٹی قشم
A 5400	نذر سے متعلق مسائل
نزر نزر الا	نذر — لغوي معني
" " "	اصطلاحي معنى
" " "	مشروعیت کی دلیلیں
" " "	اركان
" " "	شرائط
" " "	نذر مانے والے ہے متعلق شرطیں
" " "	نذر مانی ہوئی ہی ہے متعلق شرطیں
" " "	م برگری
". " "	الله يقرب كاذر بعيه و
" " "	ربریر نیار الله نے تقرب کا ذریعہ ہو معصیت کی نذر کا تھم مباح کی نذر
" " "	میاح کی نذر

جوعبادت مقصود نه مواس كى نذر	· **	IZA	نذر
ما لک ہونے کی شرط پر نذر	"	. //	//
فرض وواجب كى نذر	"	"	" "
ممنوعه اوقات میں عبادت کی نذر	//	"	"
بيغ ك قرباني كي نذر	"	"	"
پیدل فج کرنے کی نذر	"	"	"
نذرمانخ كاعكم	//	"	"
اگرنڈر پوری کرنانہ چاہے؟	"	"	"
"جھ رینزرے" کا تھم		"	//
نذر کی شرط ہے معلق ہو؟	"	"	//
نذر پوری کرنا کب واجب ہے؟	//	"	//
اگرنذ رمعلق ہو؟	//	" "	"
سن خاص جگه ہے متعلق ہو؟	"	"	"//
وقت متعلق ہو؟	- 11	"	//
ادائيكَ فوراواجب بيابتا خير؟	//	"	. //
تهم کے اعتبار سے نذر کی جارصور تیں	"	" 11	"
طاعات کی نذر	//	"	"
معصيت كي نذر	"	"	//
مروبات کی نذر	" //	"	"
مباحات کی نذر	"	"	"

اسلام کا تصور جرم و سزا	عقوبات		- 1	
عقوبت – لغوى معتى		چہارم	. 6. ₩	عقوبت
اصطلاحي معتى	10	11:	"	"
<i>عدو</i> ر		11	" //	//

جنايات المعاد	14. 144		چهارم	r+A	عقوبت
تعزريات			"	11	"
عقوبات كي قشمين			. //		W
مقاصد کے اعتبار سے عقوبات	a Secretary Sec		//	ii.	
عقوبات كب ساقط موجاتى بين؟	3 . 79		" //	//	Mark Market
اسلام كاتضور جرم			سوم	9+	77.
اسلام كاتصورسزا	- V.		"	91	1/4
اسلام میں سزاکے مقاصد	W T	190	"	11	- "
اسلام کے قانون جرم وسزا کی چندخھ	موصيات		11 11	95	"
ماوات	W 7 8		//	11	X - 11 = -
جرم کی مقدار کی زعایت			. //	98	//
شيدكا فائده	N		"	11	"
انسانی پہلوکی رعایت			"	90	"
جرائم اورسزاؤن كي قتمين	A THE		//	90	11 11
حدود وقصاص اورتعزير ميس فرق			"	11	SE WOLLD
محقیق جرم کے لئے طریق کار			11 -	94	100
جسماني سزاؤل كي مصلحت	a de la companya de l		11	1.4	- 11

حدود - احكام و مسائل

-1-				1	
حد کی تعریف		1 20 T) 1 1	سوم	- r19 -	סגפנ
حدود کے مشترک احکام			11	110	11
حقوق اللداورحقوق الناس مير	ىفرق	0.0	//	"	11
حدود میں تداخل	* *A1-1	1887	.11	rri	"
مجرم کی تو به	571		"	rrr	"
حدودکون نافذکرے؟	1 %		//	" "	" "
محدود کا تھم	4.51		"	"	delle 11

محدودكي كوابتي	79	rrr	حدود
كيا حدود كفاره بين؟	"	"	"
حدود میں شریعت کی خاص رعایت	11	"	"
شبهات کی وجه سے حدود کامعاف ہوتا	"	"	//
حدود وقصاص اورتعزيرات	"	rrr	. //
حدوداور قصاص کے احکام میں فرق	"	"	"
قانون حدود کے قواعد	"	"	"
مغرب كابيجااعتراض	"	"	"
عفت وعصمت كالمحكم نظام	چہارم	1+1	زئ
زنا کی حرمت وشناعت	"	. //	" "
فقهى تعريف	"//	"	//
جوصورتين زنامين داخل نهين	11	"	//
بعض صورتوں کی بابت فقهاء کااختلاف	//	"	//
ثبوت زنا کے ذرائع	"	1+1	"
اقرارے ثبوت اوراس کی شرطیں	//	// "	"
شهادت و گوابی سے ثبوت	//	"	"
تقادم سراد	//	"	"
اسلام کی نگاہ میں اس جرم کی شناعت	چبارم	۵۹۳	لواطت
لواطت كى سزا	11	. //	"
ائمہ ملا شکی رائے	"	. //	" "
حنفه کی رائے	. 11	"	"
چویائے کے ساتھ بدفعلی	. دوم	PAP	~
چو پائے کے ساتھ بدفعلی لغوی واصطلاحی معنی احصان رجم کوڑوں کی سزا کے اُصول	"	ra	احصان
احصان رجم	"	"	"
کوژوں کی سزا کے اُصول	سوم	1•٨	جلد

زانی کی جلاوطنی		اول	۵۲۷	اجلاء
اگرزانيه باكره مو؟	100	נפק	FAF	باکره
زانی کوشمر بدر کرنے کی سزا		11	MAY	تغريب
راه زن اورشېر بدر	. 1 300	11	"	11
رجم پراجماع	y	روم .	rz0	2.5
ك فتم كيزاني پر رجم كياجائي؟	Year J. Click	. //	M24	11
رجم كرنے كاطريقه	130	. //	11.	"
دارالاسلام بيس بى رجم كى سزا		"	11	"
اگرباپ سے قابل حدیا قصاص جرم ثابت ہو؟		اول	רסר	اب
كو ي كا حكام		ووم	۵۷-۵۸	וֹלִינו
قذف — لغوى واصطلاحي معنى	S. T.	چہارم	rz9	تذف
تهمت تراشی کا گناه	p total	11	"	11 11 11
انساني عزت وآبروكي اجميت	15	" //	r29	
دوصورتيس	The Reservoir	"	" 11	11
جس پر حد شرعی جاری ہوتی ہے	1 5	"	"	11
احصان سے مراد		//	" "	11
تہت لگانے والے سے متعلق شرطیں		"	11	11
زنا کی صریح تهمت	1 100	. //	"	11
صدقذف كس ملك مين جاري بوكى؟		"	"	11
دعوى قذف كاحكم	500	" .	. //	" "
عدقذف كي مقدار		" "	" "	11
مدقذف كالمراخل		. //	"	11
تذف ثابت كرنے كاطريقه	* * 12 h	"	11 .	"
نتزف ثابت کرنے کاطریقہ جب حدفتزف ساقط ہوجاتی ہے؟ ثبوت سرقہ کے ذرائع		. 11	"	"
نبوت سرقه کے ذیرائع	3	چهارم	100	ارت ا

شهادت	چنارم	irr	سرقه
اقرار	11	"	"
سوئك كااقرار	"	"	" 11
جن اسباب کی وجہ سے حدسر قد ساقط ہو جاتی ہے	11.	"	"
شهادت میں تقادم	11	"	11
تقادم کی مدت اورمشائخ کے اقوال	"	"	"
دوسر ب فقهاء كانقط ونظر	- 11	"	"
چور کی طرح شبہ پیدا کرے	"	- //	
مال مسروق كالحكم	"	"	//
حد کامقدمه عدالت میں نہ لے جانا بہتر ہے	" // "	- //	"
حدود میں سفارش	"	"	"
جن صورتوں کے ارتکاب پر حدواجب نہیں	11	"	
حدرقه نافذ نه مونے کی صورت تعزیر	11	"	//
كياجيب كترے كے ہاتھ كانے جائيں ہے؟	11	rrr	طراز
كفن چور كى سزا	المجتم	141	نېش (کفن چوری)
كبحرام اوركب جائز؟	"	rrr	نهب (لوث)
لو شخ وا لے کی سز ا	"	"	"
تدفین کے بعد قبر کھولنے کا حکم	. "//	140	نيش
باپ کے مال سے چوری	اول	12r	ابن
شه — اصطلاح معنی	چہارم	149	فب
شبهات سے حدود ساقط ہوجاتی ہیں	"	"	"
شبهات سے حدود ساقط ہوجاتی ہیں شبہ کی تین قسمیں شبہ فی المحل شبہ فی الفعل شبہة العقد	"	"	11
شيه في الحل	"	<i>ii</i>	//
شه في الفعل	" "	- //	//
	"	"	"

و کی افغان کا	149 -	چارم		100	A-1	نضاص وتعزيريين شبه
راب المام الم	rrr	. سوم		100	11 %	وابه – تعریف
1 m = 1 m	rrr			50	1 1/11 - 1	شرطيس
11	"	"			Ref	ر ہزنی کے لئے مطلوبہ ثبوت
11.	11 .	. 11		17.	Town or	بحرم مے متعلق شرطیں
TORK MANGE	"	"		. 345	متعلق شرطين	جس کے ساتھ جرم ہوا ہے اس۔
	"	//		87	. 18.	ال معلق شرطين
	"	11			4	مقامر ہزنی ہے متعلق شرطیں
11	"	. //	* * *	N Ho to	(A.)	رابه(رهزنی) کی سزا
in the	7174	//			14.	حرابة حقوق الله ميس ہے
- 100	11	11		W. *	ف ہوجاتی ہے؟	كن صورتول مين حرابه كي سزامعا ف

تعزير سے متعلق مسائل

تعزير كاثبوت	A Sec.	2.5		כפין	۳۷۷	تري
تغزیر کن جرائم پر ہوگی؟	p - 120			- : //	"	-10//-
تعزير کی حد			48 T	" //	rza.	2.500 N 2.50
تعزيراقتل كاسزا	830	41815	1	11	. 11 -	11
تعزيرمالي	[_ASI -	18.		"	M29	"
شو ہر کوتا دیب کاحق	199	No. 1		11	r9+	تاديب الماسية
استاذ كوتا ديب كاحق	right	1.5		11.	11	"
شو ہر کوتا دیب کاحق	1	1816		11	"11.	- No. 11
استاذ كوتا ديب كاحق	949	100		-11	۳۹۱	
بیوی کی سرزنش	1	96		چهارم	. F+A	مرب ما ما
كبسرزنش كى اجازت ہے؟	N AV	3 , 3			"	
سرزنش کی حدود	7.85	· V		11	11	11
ضرب غيرمبرح سےمراد	1	la e		. 11	"	1.3.311

اگر سرزنش حداعتدال ہے گزرجائے؟	چہارم	r-A	ضرب
اولا داورشا گردوں کی سرزنش	"	"	"
اگر سرزنش میں ہلاکت واقع ہوجائے؟	"	"	"
چېرے کی اہمیت	بنج	141	ادب
چېرے پر مارنے کی ممانعت	"11	"	. "
نفی من الارض ہے مراد	چہارم	IFA	مجن
عبداسلامی کی پہلی جیل	"	"	"
قید کے احکام	- 11	" "	"
قیدی سے ملاقات	"	. //	"
جعه وجماعت اور جنازه وحج	"	"	"
اگرقیدی بیار ہو؟	"	"	" "
قىدى كومار پىيە	!!	" "	//
مجرم كس جيل مين ڈالا جائے؟	"	"	"
قید کرنے کی مشر دعیت	سوم .	124	مبس
كن بنيادول پرقيد كياجائے گا؟	"	"	//
دین کی وجہ سے قید	"	122	, "
محبوس (قیدی) کے احکام	//	124	"
رسول الله صلى الله عليه وسلم كي شان ميس گستاخي	اول	rry	21
ساه کرنا	دوم	ran	مجكم
مسلمان جاسوس کی سزا	سوم	. 24	جاسوس
اسلام میں قبل کی ندمت	چبارم	724	
اسلام میں قبل کی ندمت قبل عمداوراس کے احکام	"	"	"
X-2	"	"	11
شبه عمد محل خطاء قائم مقام خطاء	"	11	. //
قائم مقام خطاء	" //	11	" "

خورگثی	is a Second	چهارم	rzr	محل المعالمة
قصاص سے متعلق مسائل			79.474	and the second
قصاص — لغوي معني	The state of	11	۵۰۳	قصاص المساحد
اصطلاح شرعين		"	"	
فبوت		"		_ "
قانون قصاص كى حكمت		"	"	
قصاص واجب ہونے کی شرطیں		" //	. //	11
قاتل ہے متعلق		11	. ,,	11
ا کراه کی حالت میں قتل کاار تکاب	1 3	"	" //	3 - 11
مقتول ہے متعلق	1 2 2	"	"	"
اگرم دعورت كا قاتل مو؟		11	11	11
غيرمسلم كأقتل		" 11	"	110
حفيها وردوس فقهاء كانقطه نظر		"	"	- 11
حنفیہ کے دلائل		"	11	"
غلام كافتل		"	"	11
ا کے مخص کے قبل میں متعددلوگ شریک ہوں		"	. //	"
الواسط قبل		"	"	- "
مطالبهٔ قصاص کاحق کس کوہے؟		" "	"//	"
حق قصاص کون وصول کرے؟		"	" "	"
سلام سے پہلے انقام کے طریقے		"	//	"
طريقة قصاص مين حنفيه كانقط نظر	i k	"	"	11 2 - 5
طریقهٔ قصاص میں حنفیہ کا نقطهٔ نظر ثوافع اور مالکیہ کی رائے			- //	1 To 1 To 1
بزوى نقصان كاقصاص		"	"	11
نصاص کب ساقط ہوجا تاہے؟ نصاص صرف تکوارے	2.118.11	"	"	11
نصاص صرف تکوار ہے	* ' ' ' ' ' '	2	۵۹	مثلہ

حشفه كوكا ثبا	سوم	747	حثفته
اگرباپ سے قابل حدیا قصاص جرم مابت ہو؟	اول -	רסר	اب آب
ديت — احكام و مسائل	7 10		
ديت كى تعريف	سوم	~~~	ويت
دیت،ارش اور حکومت عدل کا فرق	//	. 11	
ديت كاثبوت	11		"
دیت کب واجب ہوتی ہے؟	11	11.	"
دیت واجب ہونے کی شرطیں		11	"
كن اشياء سے ديت اواكى جائے؟	11	- MEA	" "
فقهاء كالختلاف رائ	11	11	"
عورتوں کی دیت	11	mm9	//
عورت کی دیت کم ہونے کی وجہ	, ,	. 11	11
غيرمسلموں کی دیت	11	. 11	//
حنفني كارائ	11	11	"
دوسرا نقطه ُ نظر	- 11.	. 11	. //
ديت ميں شدت اور تخفيف	11	(r/r•	"
دیت کی ادائیگی میں اہل تعلق عا قلہ کا تعاون	"	۳۳۱	"
عا قلہ کے تعاون کی مقررہ شرح	//	11	- 11 -
ادا نیگی کی مدت	"	11	<i>"</i> .
جن اعضاء کے کا شخ پر مکمل دیت واجب ہے	11	11	"
تسى جسمانى منفعت كاضياع	11	rrr	"
اگر جزوی نقصان منبیج؟	11	. mm	"
کسی جسمانی منفعت کاضیاع اگر جزوی نقصان پنچے؟ سراور چبرے کے ماسوازخم حکومت کی تعیین کا طریقه غره سے مراد	//	".	. //
عکومت کی تعیین کا طریقه	//	LLL	//
غ م م اد	چبارم	٣٣٣	ن ر

ز برحمل بچه کی بلاکت کی ویت	چارم	PPP -	o j
زىرحمل يىچى بلاكت كى دىت	re	14+	جنين
زىرحمل بچەكى بلاكت كى دىت	נפין	IPY .	اسقاطِمل
حيات متعلق احكام	سوم .	r•r	* حیات
جنين ميں حيات كا آغاز	. "	"	"
انگو شھے کی دیت	اول	mm	آمہ آ
انگلی کا دیت	(6)	10+	اصبع
انگلی کا دیت	//	rr2	بفر
ہاتھ کونقصان کینچانے کا تاوان	to the	ror	*
کان کونقصان پہنچانے کی سزا	(6)	۷۳	اؤن
پتان کی دیت	Co	۴۰.	می
دانتو ر) کونقصان کا تاوان	"	44	ثنايا
حشفه کوکاٹ دینا	"	- ryr	حفنہ
كرخيدگى پيدا ہوجانے كا تاوان	روم	7	احدب
قوت توليد كاضياع قابل سرزنش جرم	اول	MAT	ابہام
صلاحيت حمل كاضائع كروينا	"	"	اخضاء
نقصان پہنچانے کی ایک خاص صورت	Co	101	جنايت
زخم اوراس کی دیت	"	"	
جنایت کی بعض صور تیس اور ش جاح	"	" "	3 11
زخم كا تاوان	נפין	۸۵	اَرشُ
بإضغه — اس زخم كا قصاص اور ديت	"	. rza	بإضغه
دامعه، داميهاوردامغه عراد	سوم	r+0	وامعه، واميه، وامغه
عارصه کا تاوان	"	120	عارصه
جا نُفه کی دیت	"	140	. جاكفه
باشمه عراد	Ž,	rry	باشد

بإشمه كى ديت	ř.,	rry	بإشمه
مالی جنایت سے متعلق مسائل	82 2 2		
جا نور پرتعدی	سوم	100	Z12.
آتش زنی کا نقصان	"	"	"
چانور کے ذریعی نقصان	"	IDT	"
سعابير	11	100	"
جانورے وینچنے والانقصان اوراس کا حکم	"	20	جار
مشورہ سے مالی تا وان کی تعیین	"	791	حکومت
عا قله ہے مراد	چهارم	744	عا قله
عا قله کودیت میں شریک کرنے کی حکمت	"	" "	//
عا قله پرواجب ہونے والی مقدار	"	11	//
عا قله كون بين؟	"	11	//
الل ديوان	"	//	"
ابل خاندان	//	"	" .
غیرمسلموں کے حق میں	"	"	//
یچ اور پاگل عا قله میں شامل نہیں	"	. //	" .
ك صورت مين عا قله پرديت واجب بوگى؟	"	11	" //
صان — لغوي معني	چپارم	MIA	ضمان
اصطلاحي معنى	"	"	
قرآن میں وجوب صان کی طرف اشارہ	//	"	"
حدیث میں وجو پیضان کی اصل		. 11	"
ضان واجب ہونے کے اسباب	- //	- //	"
مباشرت اورتسبب سے مراد	"	"	"
ضان واجب ہونے کی شرطیں تلف کر دہ ہی مال ہو	"	"	"
تلف كرده في مال مو	. //	"	"

ما لک کے حق میں قابل قیمت ہو	- MA	1.00	7	چارم	- MA	ضان
قاضی کے فیصلہ سے پہلے دور نہ ہوا ہو		- N.		- 11	"	
تلف کننده صان واجب ہونے کا اہل ہو		4 8		//	"	11
ضان عائد كرنامفيد هو	100			"	" "	"
ضان واجب ہونے کی وجوہ	No.	1 1 10		"	- 11	"
معامله كى وجد عضان		- 10.4		"//	"	"
تبعنه		1.80		"11	11	11
اتلاف	A STATE			"	"	"
جن اشیاء کا صال ہے	, with	1.4		"	" "	
اعيان	2.5	1 30			11	11
منافع	41/1	. 54		"	. //	0 11
زوائد	4170	- Ev -		"	"	
نواقص	1.00	el sile		"	- //	"
اوصاف	1 . 30	45		"	11 .	"
صان كاحكم	110			"	"	
ضامن ہونے کی شرطیں	, 177	1 600	1-	اول	PA9	إتلاف
تلف كرده في مال مو	1 201			- 11	"	11
قابل قيت هو	p=3	1 2 .		"	"	11
تلف كننده برضان عائد كياجاسكتا	м			"	11-	5000 11 .
ا كرنابالغ مال تلف كرد ب	F 1971	100		"	- //	11
ضامن ہونے سے مراد	10-	37		"	"	""
جهاد — آداب و احکا	la)					0.187.11
جباد کا اسلامی تصور	-1, (4)	Lun of		روم	IYI	جهاد
جہاد کا اسلامی تصور جہاد کے چند فقہی احکام جہاد کا تھم	100	10		"	. 142	11
جهاد كاتفكم	el el long e			" //	"	11 11

جن کی اجازت ضروری ہے	سوم	۱۲۳	جهاد
مير كے تحت	11	11	//
جنگ سے پہلے دعوت	11	11	11
كب وشمن كے مقابلہ پسيائي جائز ہے؟	11	ro	"
پسپائی اختیار کرنا	" //	ואר	" "
جن كاقتل جا ئزنہيں	- //	"	"
جها داقد ای و دفاعی	// .	"	//
قانون جنگ کی تهذیب	11	177	"
وارالحرب كامال	"	INF.	"
جنگ میں بھی قتل کی ممانعت	سوم	MYD.	راہب
سفير كافتل درست نهيس	چبارم	172	سفير
اگرخودشر یک جنگ یاشر یک سازش ہو؟	سوم	arn	راہب
نسيس	چہارم	0.1	قسيس
جزيرة العرب اورمشركين	سوم	1.1	جزيرة العرب
جهاديش أجرت	",	1+14	جعل
بيات	כפין	۳۳۰	بيات
عدیث سے شب خون کا ثبوت	"	144	إغاره
اسلام سے بہلے	"	1179	اشرحم
شخ يا استثناء	"	"	
مھوڑے کی پرورش	سوم	191	خيل
مال غنیمت میں کھوڑ ہے کا حصہ	"	rgr	" "
وهال (رس)	"	ror.	- כט
ڈھال(ترس) اہل فتنہ ہے ہتھیار کی فروخت غیر مسلم طاقتوں ہے ہتھیار کی فروخت جنگ میں خصوصی انعام	چبارم	14.	سلاح
غيرمسلم طاقتوں سے ہتھیار کی فروخت	"	"	
حتک میں خصوصی انعام	כפים	٥٣٨	ليفع

سلب کے معنی	1 100	340	چهارم	14.	S. J. L.
سلبانعام بياحق؟	797		"	//	11 - 152
احناف ك نقط انظر يرشوابد	, Ach	- W	" //	"	" .
اسلام میں مثلہ کی ممانعت	Special	7.4-6	بنجم	۵٩	مثلہ
جنك مين تكريم انساني كي رعايت	· · · ·		11	" //	"
تیدی	- N		ووم	١٣٣	/1
خوا تين اور بچ	No.		" //	"	11
الل كتاب وغيرعرب مشركين	The said		" //	11	1
قيد يون كاتبادله	3m		- 11	11	34011 3878
امان کی مصلحت		The state of	//	rrr	Oll
اسلام کی فراخد لی	gr. 169.	de en la seguina	"//	777	3-37
مسلمانوں کی دارالحرب میں آمد	100	i v	11	11	11
حق شهريت	Yel		"	"	11
كافرول كادارالاسلام مين داخله	27%	N N	11.	rrm	ابان
ېدنه –فقهی تعریف	2000		بنجم	سسر	y is
دوسرى تعبيرات	F-975		"	11	32110
كتاب وسنت سے غيرمسلموں _	كساته صلح كاثبوت		. 11	"	Carl Hall
عوض پراور بلاعوض سلح	y m		- //	-//	enden.
غيرمسلمول يحوض لينح كأنظير	724.0	W.	"	"	11
غيرمسلمول كومعاوضه دينح كي نظير	ATS		"	"	and some .
صلح كانتكم	- p.en.		"	11	1. 1. 11
كياصلح كے لئے حكومت كى اجازر	فضروري ہے؟	10 kg = 11	"	.11	"
كياصلح لازي معامده ي؟	1 1 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5 5			"	
ملح كب ختم موتى ہے؟	a fillwin		"	" "	2.0 de 11
معاہدہ کی ندت			"	11	11

فئے کی تعریف	چہارم	ran	نئے .
غنيمت — لغت واصطلاح ميس	"	444	غنيمت
بال فئے کا تھم	"	۳۵۸	نے
غنيمت اورنفل كافرق	"	(MAA	غنيمت
غنيمت اور فئے كافرق	11	"	//
مال غنیمت کس طرح تقسیم کیا جائے؟	11	11 .	11
مجامدين اوربيت المال	" "	"	- 11
فقهاء كااختلاف	11	"	//
بةوت مفتوح علاقون كاشرى تقكم		MZ	عوة
حنابله كانقطه نظراورموجوده حالات ميں اہميت	- //		- "
ال غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	سوم	rar	خيل
جزيير كفقهي واجتماعي احكام	"	. 1+1	~ <i>7.</i>
جزيرة العرب اورمشركين — اجتماعى احكام	"	100	
يرافعت كےشرعي أصول	- //	MYZ	دفاع
برا فعت كاحكم	"	"	"
وفاع ايك فطرى حق	"	mry	"
بقد رضرورت طاقت كااستعال	" "	· · ٢٢٧	"
مظلوموں کی مدافعت	"	rry	"
عان ومال كي مدافعت	"	PTZ	// .
مزت وآبر و کی مدافعت	"	MA	,,
کیامدافعت کننده برضان ہے؟	"	۳۲۹	"
را فعت میں پاکل اور بچے کافتل	"	"	"
کیا در افعت کنندہ پرضان ہے؟ در افعت میں پاگل اور بچے کائنل جانور کاقتل تنفرق احکام	"	"	"
تفرق احکام	"	"	"
انت كاشے والے كادانث أوث جائے	"	"	"

حجما تکنے والے کی آئکھ پھوٹ جائے	· co	74	دفاع
اجر کا حکم ہاتی ہے!	Ž.	rrr	اجر ت
موجوده دوريس بجرت كاحكام	"	"	//
جن پر جرت واجب ہے!	11	" "	
جن پر اجرت واجب نہیں	"		11
جن کے لئے ہجرت متحب ب	"	"	"
جن کے لئے ہجرت نہ کرنااولی ہے	11	"	"
خراو _ احکام و مسائل			

خراج - احكام و مسائل

خراج — بغوى واصطلاحي معنى	وم	سوم	- mmm	خراج
خراج کی ابتداء	//	11	"	"
کیاخراج غیرمسلم کے ساتھ ظلم ہے؟	//	"	"	"
خراجي زهينين	"	"	manla.	"
خراج کی دوشمیں	//	"	" "	"
خراج مقاسمه	//	"	"	11
خراج وظيفه	//	11	"	"
خراج كامفرف	//	11	rro	

صلح — آداب و احکام

صلح - لغوى معنى			چارم	772	t
فقه کی اصطلاح میں صلح کی مشروعیت			"	"	" "
صلح کی مشروعیت	6.		. 11	11	"
اركان	(v		"	".11	"
صلح کی شرطیں	11/2	7 1 646 N	"	"	"
بدل سلح سے متعلق شرطیں	17.7		. //	- 11	
حق ہے متعلق شرطیں	105		"	"	"
اقرارك ساته صلح	-		"	"	"

قضاء

11

١١٥

چہارم

قاموس الفقه	٥٣٣		41	التاربيب رتيب مصاير
ا نکار کے ساتھ کے		چارم	TTL	والمحالية المحالية ا
صلح کے اثرات ونتائج		-11 -	" "	"
صلح کے احکام		"	" "	//
جن صورتوں میں سلح باطل ہوجاتی ہے		11	"	" "
صلح میں واسطہ	. Y . 5	. 11	//	"
قضاء — آداب و احكام				1 9 -2
قضاء – لغوي معنى		چہارم	۵۱۱	قضاء
قفِناء — اصطلاحی تعریف		"	"	"
الزام معنوى		"	- //	"
الزام حى		11	"	"
نظام قضاء کا قیام واجب ہے		"	"	"
كارقضاء كي فضيلت		"	"	"
قضاء کے چھار کان	E	"	"	"
قاضى مقرر كرنے كاحق	T .	" "	"	//
قاضى كادائر عمل	* * * * * * * * * * * * * * * * * * *	" 11	"	- //
قاضى كے اوصاف		"	11	- 11
احكام شرعيه سي آهمي كامعيار	E	11	11	
فاسق كاعهدهٔ قضاء پرتقرر		"	11	. //
خواتين كاعهدهٔ قضاء پرتقرر		"	"	" "
قاضى كآ داب		"	"	. //
ادب قاضی		ووم	44	ادب
قاضي كاتحفه		چبارم	١١٥	قضاء
قاضی کے لئے ہدیہ		سوم	MAY	رشوت

ساعت مقدمه کے آ داب		چہارم	۵۱۱	قضاء
فریقین کے ساتھ سلوک		"	"	J
لباس و پوشاک		//	-11.	
عزل اوراستعفیٰ		11	" "	21 A
موت	And the second	"	" //	"
·\$.		"	"	sky W. wiles
كيا كرال كوش قاضي بن سكتا_	\$?	روم	145	أطرش
مرض		چهارم	۵۱۱	قضاء
7.7.	In and	" //	11	
قاضي كامبتلائے فسق ہوجانا		//	//	
قاضى كامبتلائے فسق ہوجانا		//	ror	فسق وفاسق
فيصله كى شرعى دليليس	9.	" //	ااھ .	قضاء
پہلے فیصلہ کوتو ڑنا		11	11	
مقصی لہ (جس کے حق میں فیص	لمهرو)	11	11	"
اپنے اور اپنے قریب ترین رشتہ		"	"	11
امام المسلمين اوراس كے متعلقير		چبارم	11	11
مقطى فيه (قاضى كادائرة كار)		11	11	11 11 11 11
قاضى كافيصله بإطنأ تجمى نافذ ہوا		כפין	rrr	املاك مرسله
الملاك مرسله كاخصوصى تتكم		11	. //	9.11
مقطى عليه (جس كےخلاف في	مله بوابو)	چبارم	۱۱۵	قضاء
اگرمدعی علیه غائب ہو؟		"	. //	// //
وكيل منخر كاتقرر		11	11	3 9 11
وکیل منخر کا تقرر جس سے عداوت ہو غیر مسلموں کا مقدمہ قضاء کی کیفیت		"	. //	//
غيرمسلمول كامقدمه	7/10	"	"	"
قضاء کی کیفیت	317	.11	11	"

فيصله — زير تصفيه مسئلة تك محدود	چہارم	۵۱۱	قضاء
کب قضاء قاضی ضروری ہےاور کبنہیں؟	11	11	//
کاروائی کی ایک جگہ سے دوسری جگہ ترسیل	"	"	//
موجوده حالات ميں مناسب طريقية كار	11	"	"
قضاء کے موضوع پر پچھا ہم کتابیں	11	. //	//
فیصلے کی بنیادیں			3 _
تحريرى اقرار	چهارم	۵۵۱	كتابت
تحريرى و ٹائن	" 11	"	//
ثبوت کے مختلف ذرائع	כפין	MAZ	بينہ
ج-ت	. نوم	rmy	بینه دلیل
مدعی علیہ ہے تیم کھلائی جائے گ	روم	1.0	استحلاف
جن اُمور میں شم نہیں کھلائی جائے گ	" "		. "
حلف لینے کے آ داب	11		"
فتم كب كھلائى جائے؟	11	MEA	تحليف
كن أمور مين قتم كاعتبار هوگا	"	"	"
تكول — فيصله كي بنياد	بينجم	۲۳•	عکول ۔
كن معاملات مين تكول معتبر ہے اور كن ميں معتبر نبيں؟	//	11	"
جن أمور مين قتم نہيں لي جاسكتي	11	" //	"
شوافع اور مالكيه كامسلك	11	"	//
قتم پیش کرنے کاطریقہ	"	11	//
قاضی ہی کے سامنے انکار کا عتبار	"	"	"
خاموثی ا نکار کے حکم میں	"	"	"
ہندوستان میں دارالقصناء کے لئے موز وں طریقہ کار	11 -	11	- //
انگوٹھا بہ حیثیت وسیلہ مجبوت قضاء میں قرائن سے مدد لینا	اول	Mr	ابہام
قضاء میں قرائن ہے مدد لینا	چہارم	m92	قريبنه

ابن فرحون کی چیثم کشا بحث	747	le Av	چهارم	"	آريد
ابن قيم كانقطه نظر	e. 1259	1	- 11	m92	- 11
قسامت — لغوي معني	- ATT 3		چارم .	M9A	قیامت
اصطلاحي معنى	(a) 19	R.	11	11.	11
قسامت كامقصد	V. 9	H	11	//	ada a n
قسامت كاطريقه			"	11	Saddage y Talagal
ائمه ثلاثه كانقطه نظر	3d -	3.7	"	.11	1 - 11
لوث — لغوى معتى	84		چارم	694	لوث
لوث سراد	4. 649	1	"	. 11	130 m
مالى مقدمات ميں	1000		//	11	"
حفيه كانقط نظر		188 8	//	. ,,	12001100
		I de la constante de la consta		and the second	

دعوی اور اس سیے متعلق مسائل

دعويٰ — لغوي معني	727	(F)		موم	mr.	رعوی
اصطلاحي معنى	- Get	51.5		"	"	
مختلف تعريفين	. /61,	, a ge 5		- //	"	"
ا ثبات دعویٰ کے ذرائع	213	5.5		اول	r'9+	اثات
دعویٰ کارکن	- May 1	34.4		Cy	m	رعوی
دعویٰ واقرار میں ابہام	W-, -	0.70		اول	MAT	ابهام
دعوی مجیح ہونے کی شرطیں	9 8		1.4	سوم	rr.	رعویٰ
مدعى اور مدعى علىيه كالتعين		1		//	orr	, Jan 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19
مدعی علیه کی شناخت	18-1	18.		دوم	- 101	أصل
مدعی اور مدعی علیہ کی شناخت کے۔	يسلسله مين مختلف اقو	قوال 🕟	1	py	۳۲۳	رنوي
رانح قول	81			"	11	
دعوى صحيحها وروعوى فاسده	100	- W 1		//	rrr	a satura j
دعویٰ کا حکم	1 1	87 - 12		" "	rrz	"

مدعى عليه كاخاموشى اختيار كرنا	" "	rrr	<i>"</i>
منكر في مطالبه	روم	rr2	إنظار
دعویٰ کی سات قشمیں	Cor	rro	دعوى
فرض اورحقوق سے براءت	اول	۳۲۹	ايراء
الفاظ اورشرا يَط	//	//	- //

شهادت — آداب و احکام

شہادت — لغوی واصطلاحی معنی	چارم	r•0	شهادت
ثبوت کےمختلف ذرائع	روم	TAZ .	بينه
مخل شهادت اوراس کی شرطیں	"	r-0	شهاوت
تین اُمور میں شہرت کی بنا پر گوا ہی	11	"	- 11
ادائے شہادت کی شرطیں	11	11	
کن رشته داروں کی محواہی معتبر نہیں	11	//- '.	//
مِیٹے کی گواہی مقبول نہیں	اول	724	این
نابینا کی گواہی	چهارم	r+0	شہادت
كو يتح كا وكام	כפין	۵۸	اخری
مواہی قبول ندہونے کے سلسلہ میں اُصول	چهارم	r+0	شهادت
دخمن کی شهادت	11	"	"
شہادت ہے متعلق شرطیں	11	11	. "
بعض شہادتوں کے خصوصی ا حکام	11 .	// .	//
حقق الله ہے متعلق مواہی	"	"	"
حدود وقصاص	.11	"	"
شهادت مجلس قضاء میں	11	- 11	"
نصاب شهادت	"	//	"
فیوت زنا کے لئے	"	"	"
دوسر سے حدود وقصاص	11	"	"

تكاح وطلاق وغيره اور مالي معاملات مين	چہارم	r•0	شهادت
اگرقاضی کوکوئی بات تحقیق طلب ہو	"	"	- 11
جن أمور سے عور تیں ہی آگاہ ہو علی ہیں	"		11 - 11 - 11
عورت کی گواہی سے بچے کا ثبوت		L.A.	تابلہ
<u>ب</u>	. "	"	·
ولادت پردعوی کی شبادت	- 11	"	
ہا سیول کے برتھ سر فیفکٹ کی حیثیت	11	11	110
(عدالت) لغوي معني	چبارم	r2r	" عدالت أدوره
عدالت كي حقيقت	"	- 11	100011
اس سلسلہ میں فقہاء وحدثین کے اقوال	" "	"	11
موجوده عهد كا تقاضه	. //	"	. 11.
فسق — لغوى واصطلاحي معنى	"	ror	فق
عادل وفاسق ہے مراو	. 11	" "	"
فاسق وعادل کےسلسلہ میں فقہاء کے اقوال کا مدارِ احوال زمانہ پر ہے	"	- 11	71
فاسق گواه	"	. "	"
مو نکے کے حق میں اشارہ نطق کے قائم مقام ہے	بنجم	199	نطق
محوابی ،اقراراورنطق	"	"	"
وعمن كےخلاف شہادت	چارم	7 27	عداوت
مواهون كالزكيه	روم	raa	تزكيه
شهادت پرشهادت	چہارم	r+0	شهادت
كن صورتول مين شهادت واجب ہے اوركن صورتول مين نبيں؟	11	- 11	-11
دعوى اورشهادت ميس مطابقت	"	-11	"
شهادت میں اختلاف	"	- 11	-11
الفاظ كافرق	11	11	"
قول اورفعل كا فرق	"	11	11

شبهادت كاحكم	چہارم	r•0	شهادت
كواى بي زجوع	"	- 11	//
محواه كامرتنبه ومقام اورجهوثي كوابي	"	T+Z	"

اقرار سيع متعلق مسائل

	and the second s		
دعوى واقراريس	اول .	MAT	ابہام
تعريف	כפין	197	اقرار
اقراركب معتر موگا؟	//	192	"
اقرار کاعتبار	//	" 11	11
اقرار میں اشثناء	"	" -	"
اقرار میں اشثناء	"11	9+	اشثناء
مرض موت میں اقرار	"	192	اقرار
قرابت كالقرار	"	19A	"
طلاق کا قرار	"	" "	"
مرض و فات کا اقر ار	Ž,	۸۵	مرض
وصولی دین کا قرار	"	11-	.//

لقطه اور لقبط - مسائل و احكام

چارم	۵9+	لقط
"	" "	. //
"	- 11	
روم	rry	امانت
چارم	۵۹۰	لقط
"	//	"
"	. //	. //
//	"	"
	اا دوم دوم اا	11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11

لقطر	۵9٠	چہارم	a the logic	AST	گرلقط کا ما لکنہیں آئے؟
لقيط	. //	11		- 2	يقيط — لغوي معني
	11	11		×	صطلاح فقدمين
11	11	11	70.74	1	لقيط كوأتهان كاحكم
" -	11	//		14	لقيط كاحكام
H	" "	//		1 1	مسلمان متصور جوگا يا كافر؟
11	"	11			لقيط كانفقه
3 11	11	" "			اگراس پردیت واجب ہو
Land Hamida	2211	" "			لقيط كانب
	//	11		2/M	اگرمردنب کا دعویٰ کرے
	11	. //			ا گرعورت مدعی مو
28811	- 11	//		- 1	اگر دوعور تیں مدعی ہوں
WAST.			fan y	سائل	منقود — احکام و ه
مفقوو	IFI .	پنجم		- N	مفقودسے مراد
"	11	//			مفقود کے مال کا حکم
estimate in the	"	"		نقد	مفقو د کے مال ہے متعلقین کا نف
N. 11.	11	11			مفقود کے مال میں میراث
Lefellon	- 11	11	late I seed	582	کتنی مدت کے بعد وفات کا حکم
G 511	" //	11			مفقود کی بیوی کافنخ نکاح
- 1 m	"	"			فقه مالکی کی تفصیلات

خنتیٰ سے متعلق مسائل

اگرمفقو د نے مال نہ چھوڑ اہو؟

خنثي ا	FZZ	سوم .		خنثی ہے مراد
"	11	"		خنثني مشكل
	- FZA	"	The second second	161

فتنه	All and the second	سوم	FLA	خنعیٰ
دومر سادكام		"	"	"
صف کی ترتیب		"	"	"
كفن الم	.50	" "	- 11	"
الاام	2	"	//	"
ريثم اورز يورات		"	"	"
ریٹم اورز بورات غیرمحرم کے ساتھ خلوت		"	"	"
بلامحرم سغر	1 1	11	- 11	"

شرکت - مسائل و احکام

ثركت	چہارم	۱۸۵	ثركت
شركت — لغوى معنى	"	11	"
اصطلاحي معنى	"	"	"
حنابله کی تعریف	"	"	"
شركت كاثبوت	"	- 11	"
حدیث میں شرکت کی ترغیب مدیث میں شرکت کی ترغیب	"	"	
شركت الملاك اوراس كاحتكم		"	"
شركت عقو داوراس كي قسمين	"	"	"
شركت اموال	"	" "	"
شركت اعمال	"	11	
شرکت و جوه	"	11	<i>"</i> .
شركت مفاوضه	"	11	
تعريف اوروجه تسميه	// .	11	"
شركت عنان	11	"	
وجيشميه	//	" //	"
اصطلاحي تعريف	11	"	"

شرکت کی قسموں کی بابت ،فقهاء کی رائیں		چهارم	1/4	ثرکت
شركت كي عمومي شرطيس	**	"	11	11
شركت اموال مي متعلق خصوصي شرطيس	4	"	" "	
شركت مفاوضه كے احكام		11	"	11
شركت اعمال كاحكام		"	.//	"
شركت اعمال متعلق شرطيس		11	= 11	- 11
شركت وجوه ،شرا كط واحكام	<u> </u>	11	"	11
شركت عنان كياحكام	14.	11	"	-11
شرکاء کے تصرفات		" "	· // -	16 m
شركت لازي معامله ب ياغيرلازي؟	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	"	" "	"
پکھضروری احکام	110	. //	"	13 11 12
پچهضروري احکام		כפים	rra	امات
وقف سے متعلق مسائل	The Property of		7.0 E	171816
وقف – لغوى معنى		7.7	rar	وقف
امام ابوصنيفة كے نقطه نظر پروقف كى تعريف		2-11	"	"
صاحبين كانقط نظر		"	" "	"
شوافع وحنابله كامسلك		"	"	"
فقہاء مالکیہ کی رائے		"	. 11	"
وقف،اسلام کےامتیازات میں		"	" "	"
اسلام ميں وقف كى فضيلت		11	11	"
صحابه والماكماندروقف كاذوق	X 11 18 1	11	"	"
صفت وتف	7 × 2 × 3 × 1	10	275	Property and the same

وقف كاركن	پنجم	rar	وتف
وقف کے لئے الفاظ	"	"	"
كياوقف كے لئے قبول ضروري ہے؟	"	- 11	" - "
وقف كاحكام	"	"	"
وتف محیح ہونے کی شرطیں	"	"	"
واقف متعلق شرطين	. //	"	. 11
غيرمسلم كاوقف	"	"	
مرض وفات میں ایک تہائی سے زیادہ کا وقف	11	"	// //
وتف کی ہوئی چیز ہے متعلق شرطیں	11	"	"
ہتھیا راور جانوروں کا وقف	11	"	-11
شريعت كى نظر ميں قابل قيمت سامان ہو	"	"	<i>n</i> - <i>n</i>
وتف كرنے كے وقت ملكيت	"	"	"
جا میرکی زمین کا وقف	11	12.11	- 11 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1 -
مال وقف کا تعین ضروری ہے	11	- 11	"
کیاوقف کی جائداد کا منقسم اور غیرمشترک ہونا ضروری ہے؟	"	"	"
شوافع كانقطه نظر	" "	"	"
مالكية كى رائ	//	"	"
حنابله کی رائے	"	"	"
روپے پیے کا وقف	<i>"</i>	" "	"
مساجد میں وقف کے قرآن	"	"	"
کن مقاصد پروقف درست ہے؟	11	" "	" "
مصيبت كے كامول بروقف درست نہيں	11	"	"
كيامصرف وقف كادائى ہونا ضرورى ہے؟	"	" "	"
تغير وقف متعلق شرطين	"	"	//
وقف کسی شرط کے ساتھ مشروط نہ ہو	"	"	"

بمیشے کے ہو	7.4	rar	وتف
فی الفورلازم کئے جانے کامعنی ہو	11	"	"
مقصد وقف کومتا ثر کرنے والی شرط نہ ہو	"	11	"
وقف مجد کے ساتھ شرطیں	11 .	"	"
واقف كى ملكيت كب ختم ہوگى؟	11	11.	CONTRACTOR -
مسجد ،عيدگاه اور جنازه كانتم	//	"	11
مهاجداور دوسر سے اوقاف کے درمیان فرق	"	" "	"
وقف کرنے والے کی شرطوں کی اہمیت	"	"	
سات مسائل جن میں شرط واقف کا اعتبار نہیں	"	- 11	//
جن شرطوں کی رعایت واجب ہے	"	"	-0020/1200
غيرمسلم يروقف	"	- 11	
اگروقف كامعرف فتم هوجائع؟	11	- 11	11
وقف كاستبدال	. 11	11	
اگر واقف نے متولی کے لئے حق تبادلہ کی شرط لگائی ہو؟	"	. 11	de la maria
وقف نا قابل انتفاع هو	11.	11	11
زیادہ نفع کے لئے وقف کا استبدال	11		College II
استبدال وقف كي شرائط	"	11	"
دوسر عدمكا تب فقدكا نقط نظر	"11	"	"
توليت كاحق	11	11	11
اليخ لئے حق توليت	.11	"	"
دوسروں کے لئے حق تولیت		11	5 11
کے بعد دیگرے متولیان کا تقرر	11	"	"
اگرواقف متولی مقرر نه کرے متولی ہونے کی شرائط متولی کن اوصاف کا حامل ہو؟	11		11
متولی ہونے کی شرائط	. 11	- 11	
متولی کن اوصاف کا حامل ہو؟	"	" "	3036 //

حق تولیت میں واقف کے منشاء کی اہمیت	جُجْم	ram	وتف
ا كرمتولى كا ناال مونا ثابت موجائے؟	"	"	
متولی کومعزول کرنے کاحق	//	"	11
متولی استعفاء دے دے	- 11	- 11	
متولی د ماغی توازن کھودے	11	11	"//
متولی کے فرائض واختشیارات	11	"	"
وقف کی جا ئدادکوکرایه پردیتا	"	11	"
وقف کی جائداد پر قرض حاصل کرنا	11	11	"
اگر نشنگم وقف کم کرایه مقرر کرے؟	//	"	//
وقف کی جا ئدادکوکرایه پردیتا	11	"	//
وقف کی اراضی کی بٹائی کا حکم	//	11.	//
وقف کی زمین غصب کر لی جائے	11	- 11	. "
وقف کی آمدنی سے کوئی جائداد حاصل کی جائے	. 11	"	//
متولی کی اُجرت	"	//	// -
واقف زیادہ اُجرت متعین کردے	//	//	"
كاركن كااضافيه	//	" .	"
انظام وقف کے لئے ملازم کا تقرر	//	"	"
مصالح مبجد کے اوقاف	"	. //	<i>''</i>
غيرآ با وجا ئداد كاحكم	"	"	"
قبرستان کے اوقاف	11	" "	. //
اولا دېږوقف	"	"	" "
اولا د پروتف واحد کاصیغه	11	"	// .
تلن لشت کی صراحت کر در بر	//	"	"
' وبنین'' کالفظ استعال کرے رونین پروقف رئر کیوں پروقف	11	"	
لژ کیوں بروتف	//	" //	<i>ii</i>

نسل پروتف	المجتم	191	وتف
عقب كالفظ	11	"	- M
آل جنس اورا الل بيت	. //	//	11 11
وقف كااكب مئله	اول	۳۳۸	UT
آ ل محمصلی الله علیه وسلم	" "	//	~ / N / II
عربی لغت میں آل کے معنی	"//	<i>""</i>	"
الم قرابت اورذي رحم پروقف	بنجم	795	وقف
وقف میں فقراء کی قید	" "	//	"
وقف میں مصالح کی قید	- 11	//-	1
وقف ثابت كرنے كاطريقه	- 11	"	"
نسل پر وقف	. 11	190	نل
کیالڑ کیوں کی اولا دنسل میں داخل ہے؟	11	"	1 m
مسجد — آداب واحكام			
مجدشری کب ہے گی؟	11	۸۹	عجد المجد
مام ابولوسف کی رائے	"	: //	11
طرفين كانقطه نظر	11	"	"
متاخرین کی رائے		11	11
سجد ہونے کے لئے عمارت ضروری نہیں	//	"	11
تحت الفرئ سے آسان تک مسجد	// -	"	- 11
الم تعمیر کے وقت میں مجلی منزل میں مجدی نیت نبھی	11.	"	"
بعد میں مجد سے استثناء کی نبیت معتبر نہیں	11	- //	11 = 11
ساجد کی کھلی ہوئی جگہ پردکان وغیرہ کی تغمیر	11	"	"
كمتب اوربيت الخلاء مسجد كے علم مين نہيں	// .	"	"
تمير مجديين حلال پيين بى استعال مون	"	"	
ارحرام پنے ہے مجد تغمیر کی؟	"	11	11

تقمير مين غيرمسكم بمعائيون كانتعاون	2 4 7 2 8 E E	2.4	۸۹	مجد
ہندوؤں کا تعاون	05	- //	11	11
غصب کی زمین پرمسجد کی تعمیر		"	. 11	"
قبرستان مين مسجد كي تغمير وتوسيع		" "	_ //	".
مساجد کی تزئین وآ راکش		//	11	//
آرائش میں غلو		" "	11	"
زمانه وحالات كى رعايت		// _	11	
د يوارول پرنقش ونگار		"//	. //	" "
ماجد کوکی کے نام سے موسوم کرنا		//	11	" "
معجد میں داخل ہونے کے آ داب	8	. // .	- 11 -	//
مىجدكة واب	9 4	"	11-	//
تحية المسجد	= *	//	11	//
مسجد مين وضوء ،استنجاء وغيره		//	- 11	//
محد کی دیواروغیرہ سے ٹی پونچھنا	S	.11	11	
مسجد مين تھو كنا		11		"
حالت جنابت ميں معجد داخل ہونا	31 11 TO 1,	"	"	"
بد بودار چیز کھا کرمجد آنا		11	11	"
کوڑھی اور جس کے زخم سے بوآتی ہو	18 22 8	11	11	
سگریٹ، بیزی پینے کے بعد		//	//	//
بے شعور بچول کی متجد میں آمد	(*	"	11	//
مىجدىين خريد وفروخت،شعر گوئى اور گفتگو		. //	11	"
		11	. 11	"."
مجد میں سونا مجد میں اخراج ریخ	*	11	11	. //
سی مسلمان کومتجدے روکنا درست نہیں مجد میں جگہ کی تخصیص		. //	"	"
مجدين جگه کی تخصیص	*	, ,,	"	

مباجد میں تعلیم	(a*) x	197.	بنجم	A9	15°
تعليم كے لئے مجدى آشيانه كاا	ستعال			" "	4-50
ماجدين جراعال	11/1	3	11	"	
متفرق احكام	-7		" //	//	the "
مقدمات كافيصله	1.65	1 %	11	.11	"
سزاؤل كالإجراء	-9-76		"	"	"
غيرمسلموں كا داخله	1 1/2	1 A	11	"	11
درس وتذكير	100	N 5	11	"	"
ذكربهآ وازبلند	: 11 - 2	1 2	11	11	- 11
بھیک مانگنا	2/2	- No.	" //	"	50 11
وینی اغراض کے لئے امانت کی ا	الحيل		11	"	" "
محمر کی مجد			".	11.	"
افضل مسجد	. 10		"	"	
	7-7	10			Maria Para III

عقد — احکام و مسائل

لغوى معنى			جارم	F99	عقد
اصطلاح فقديس	- 30	18,11	. 11	"	16. 11
عقداورالتزام كأفرق	144		11 -	"	11
ایجاب وقبول کےسلسلہ میں حنفیہ	يداورد وسري فقها	ء کی اصطلاح	11	"	"
اركان	700,15		. 11	"	740 11
عاقدين		e	"	"	11.
عقد كالحل		100	"	"	and the same
محل عقد ہے متعلق شرطیں		1, 80	"	"	11 282
تبير	. 0.	, N	"	"	300 11
واضح مونا	, New	•		"	WE
ايجاب وقبول مين موافقت	10	1/4	"	"	Epile 11

عقدجزم	چہارم	۱۰۰۱	عقد
عقد جزم ایجاب وقبول کے ذرائع	"	","	. //
13	"	//	//
اشاره	"	"	//
فعل کے ذریعیہ	" //	. 11	//
فعل کے ذریعیہ سکوت	"	r.r	//
عقدكاحكم	"	11	"//
عقد کی اقسام عقد صحیح	"	"	"
عقد سيح	11	"	"
عقدغيرسيح	"	"	"
باطل	"	"	"
عقد باطل كاحكم	"	"	//
عقدفاسد	. //	"	//
عقد فاسد كاحكم	"	M. W	//
عقد مكروه	" "	"	//
نافذ	. ,,	"	"
موقوف	"	"	"
ונץ	"	. //	//
فيرلا زم	"	r.r	"
فقد مسئ	"	"	"
ثرات ونتائج کےاعتبار سے عقد کی قشمیں	"	h.• h.	//
مليكات	"	"	
سقاطات	-11	"	"
طلاقات	"	"	"
قىيدات	"	"	"

توهيقات	-11	. Jan	چہارم	چہارم	L+ L	عقد
شركات			"	"	"	26 2 11 15 24
حفظ	j. N	100	//	11	"	
عقد كانتيجه كب مرتب موكا؟	Sec.		//	"	"	11
عقدننجز	ā ₃₂ s		"	"	. //	"
عقد مضاف	207		//	11	11	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·
جومعاملات متنقبل كى طرف منسور	ب کر کے منعقد ہ	بیں ہوتے	//	. //	11	"
جوعقو درونو لطرح منعقد ہوتے ہ	U.	9, 0	//	11	11	"
جوعقد متعقبل ہی کی طرف منسوب	ہوتے ہیں		//	"	- 11	112 11
عقد عيني	1.00	The state of the s	//	- //	//	"
عقد غير عيني			//	" "	11	"
عقدغيرسمي			<i>ii</i>	11	P**	11 11 11 11

خرید و فروخت سے متعلق مسائل

	پنجم	75	مجلس
	11	: 11	
S. J. MY	11	. //	
3, 1, 2,	چبارخ	in.	غرد
	11		11
140	11	. 11	11
	11.	" //	est. 11
	//	- 11	"
	- 11	11	// //
. In	11 -	- 11	
	11	11	38 211
	"	111	
		リ リ リ リ リ リ リ リ リ リ リ リ リ リ	

مبادات مين فاسدوباطل كافرق نهين	چہارم	rr.	نور
عاملات میں فاسد وباطل کا فرق	"	//	"
بْروانشاء كافرق	כפים	,mA	اخبار
قهی اصطلاح میں	"	۵۷	اختيار
طل وفاسد کا فرق	- //	r∠9	باطل
صطلاح میں	"	rra	انگاء
نثاء کے لئے صیغہ	" //	"	"
تعيين كى مختلف صورتين	"	MI	تغيين
عاملات کی دوصور تیں	بنجم	irz.	معاوضه
ثارع عام كاحكم	"	Al	مرور
ملوک داسته	" "	"	"
ر کاری نالی سے پانی کا اخراج	// *	1••	ميل .
وسرے کی زمین سے یانی کا گذار تا	- 11	"	
نجارت کے آواب	روم	MZ	تجارت.
نجارت میں جھوٹی قشم	11	"	"
يبيۋى	11	MIA	"
بحث مے معنی	i,	144	بخش
بحش کی ممانعت	"	"	"
ساومه		AY	مساومه
غوى معنى غوى معنى	11	"	"
صطلاحي تعريف	11	"	"
سادمه، مرابحه، توليه اوروضيعه كافرق	11	" //	"
ىنابذە — بىچ كى ايك خاص صورت	" 11	IM	منابذه
ين كا اول بدل	11	112	مقاصه
سامان سے سامان کی فروخت سامان سے سامان کی فروخت	"	"	مقايفيه

وضيعه (قيت خريد سے كم ميں فروخه	ت کرنا)		7.5	MAZ	وضيعه
خريدوفروخت كاحكام ميں چندبذ	بنيادي أصول	27	כפיק	ro.	త
وهوكدندبو			11	- //	77
معصيت ميں تعاون ندہو		1 6,	11	roi	= 11/1/03
غررے محفوظ ہو	- 365		11	11	
نزاع كاانديشه ندمو	1		"	11	"
و يكھنے كاموقع دياجائے	1. 10		//	ror	"
تقاضه بيح كخلاف شرط ندمو	1.76		" .	- 11	.,,
میع کی تعریف	1 14		//	11	"
مع کارکان	1.2		11	ror	
شرا نطانعقاد	J. 194	1.	//	- 11	"
شرائط نفاذ	185	ad as \$5	11	ror	"
شرائط صحت	200		11	roo	"
شرا نطازوم	20	× 10 . Tr	- //	"	1
عم	70	1 87	"	11.	"
وسيخ نافذه لازم اورغيرلازم	. 10.71		11	11	"
ئىچ موقوف	1.00		"	ray	15 mes and
اصطلاحی تعریف	34	7	2.4	rya	وصف
قیت اصل کے مقابلہ ہوگی یا وصف	?2.	1 0	11	"	"
معامله مين عوض كالمجهول مونا	V.0,	1 × 190	. //	40	مجهول
مردار کی خرید و فروخت			' //	IOT	ميم الله
اعيان مال بين	100	- 4	11	or	ال
كيامنا فع اور مالى حقوق مال بين؟	11		11	"	070.11
یہ سئلۂ طرف پر بنی ہے موجودہ عرف کا تقاضا	18 1		"	"	10-011
موجوده عرف كاتقاضا	tr		"	. //	10 m Cal.

معدوم سراو	7.5	119	معدوم
معدوم هي کي بيچ	"	"	. //
قیمت اصل کے مقابلہ ہوگی ناوصف کے؟	"	"	//
فروخت کی جانے والی چیز	"	"	
اگرایک طرف ثمن ہواور دوسری طرف سامان	"	۵۷	مبيع
اگرایک طرف ہے مثلی ہی ہواور دوسری طرف ہے تیمی	11	//	"
اگر دونوں طرف سے ایک ہی طرح کی چیز ہو؟	"	11	"
شريعت كى نگاه ميں قابل قيمت	"	۵۹	متقوم
مبيع باطل كے شمن ميں	"	11	. //
مثلی اورقیمی کا فرق	- //	4.	مثلي
فیمی کبٹلی کے حکم میں ہوجاتی ہے؟	"	11	"
مثلی اشیاء کے احکام	"	11	"
ال منقول وغير منقول	. //	IMM	منقول
ثمن (ثمن، قیمت اور دین)	سوم	۵۵	مثمن م
ميع اور ثمن مين تميز	- 11	- 24	//
مثلی اشیاء	11	"	//
ثمن اور بیج کے درمیان احکام میں فرق	11	"	11
وٹ اور سکے	11	۵۷	//
وٹ کی شرعی حیثیت	//	"	"
وا ہم فقتهی قواعد	" "	۵۸	//
ہم سوالات	"	"	"
وٹ ممن ہیں یاسند؟	"	"	"
وٹ مثلی ہیں یاقیمی ؟	. //	4+	. "
وٹ مثن ہیں یاسند؟ وٹ مثلی ہیں یاقیمی ؟ شکی اشیاء میں قدر کالحاظ شکی اشیاء میں عیب کی تلافی	"	41	//
ثلی اشاء میں عب کی تلاقی	"	41	"

بعض فقهی عبارتوں سے شبہ	سوم .	44.	مثن مثن
ر باء کاشیہ	//	40	
نوٹوں کی قدر کے لئے معیار	11	"	7 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1
خلقی واصطلاحی شمن کے احکام میں فرق	11	11	
مير اوراحكام مير اوراحكام	. 11	40	"
قیت اور شمن میں فرق	چارم	ora .	تيت
ټت	11	11	//
مدت سے مربوط بیچ کی دوقتمیں	اول	ory	اجل.
لغوى معنى	چبارم	MAA	قبض
اصطلاحي معنى	"	11	"
عرف ورواج کے لحاظ سے قبضہ کی مختلف صور تیں	" //	"	"
اشیاء کی نوعیت کے اعتبارے قبضہ کی مختلف صور تیں	<i>"</i>	11	" "
بقندے پہلے تقرف	11	- //	//
حنفيه كانقط نظر	"	11	"
شوافع كانقطه نظر	"	"	"
مالكية كى رائ	. 11.	"	"
حنابله كانقطه نظر	" "	_//	"
موجوده حالات ميں	"	"	"
فضولی کے ذریعہ خرید وفروخت	چبارم	ror	فضولي
تح یر کے ذریعیٹریدوفروخت	"	۵۵۱	كتابت
غير منقوله اشياء	"	F99	عقار
غيرمنقولها شياء كى خريد وفروخت	11	"	V 11
تفريق صفقه كالحكم	"	rrr	صفق
یر سنت یا غیرمنقولداشیاء کی خرید وفر وخت تفریق صفقه کا تکم بچ میں استثناء خیار کے همن میں	روم	9+	اشثناء
خبار کے طعمیٰ ملیں	روم ا	r9+	خيار

20,0	ω ()			المارية بدرتيب مق
خيارمجلس		Cor .	r9+	خيار
خيار كي اور قشميل	* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *	"	"	"
بيوع فاسده			1	
نا جائز بيع كي صورتيس		روم	roy	త
يع مكروه		- //	"	//
بيع باطل وفاسد		11	"	"
باعتبار قيمت بيع كي قسمين	el Les	// -	roz	//
باعتبار مبيع بيع كالشميس		-11	11	//
باعتبارمدت بيع كي قسمين	30 N	11	ran	"
ي نور		11	- //	//
بع حبل الحبله	85 106	11	11	"
بع لماميه		//	rog	"
تع منابذه		, 11	//	"
المح حصاة		"	11	11
بيع المصامين والملاقيح	*	//	m4+	"
مزاينه اورمحا قله		11	"//	11
مزابنه كےلغوى معنی	Fig. 17	Ž,	Al	مزابنه
مزابنه حرام ب	*	"	"	. //
حرام ہونے کی وجوہ		11	"	//
بيع حاضرللبادي	3	دوم	ry.	ĕ
تلقى جلب		11	P41	
نجث .		11	ryr	"
نيلام		"	"	//
بيعانه		"	"	//
بيعانه كاحكم		چهارم	MAI	عربان

298	+31		(6)	444	E
يع سنين ومعاومه	4		" 11	"	"
قرض پرنفع حاصل کرنے کا حیلہ	L. Aut.		"	"	"
خريدوفروخت مين تنافس	144	3. 4	//	246	"
بيع بالتعاطى	1	1 6	11	P44 -	
زبان بولے بغیرخرید وفروخت	N. A. S.		11	720	تعاطى
يع جا مكيه	1 2 3		11	244	ĕ
يع الوفاء	(Lavin)	1	"	- 11	//
تالاب میں مجھلی کی بیچ	1000		"	P42	"
حدیث نبوی کی روشنی میں	F1		"	11	
فقنهاء كى رائيس	1 15		"	· PYA	
حفيه كانقط نظر			"	"	"
سركارى تالاب كااجاره	· Page	1 1 1 2 2	"	F19	//
يدمعامله باطل بيافاسد؟			"	rz.	"
شخص تالاب کی مجھلیوں کی خرید	وفروخت		"	PZ1	"
حوض يا تالاب ميں ازخو دمجھليار	آ جا کیں	1 100	"	"	"
نوثوں پریٹہ لیٹا	7.5		"	F27	"
فرضى تط		7	//	"	"
بقندے بہلے بع كاسكلہ	77.		"	" "	11.
احادیث نبوی کی روشنی میں	The A		".	"	"
شوافع كانقطه نظر			"	"	"
مالكيه كانقطه نظر			"//	- rzr	"
شوافع کانقطہ نظر مالکیہ کانقطہ نظر حنابلہ کانقطہ نظر حنفیہ کی رائے اوران کی دلیل حنفی نقطہ نظر کی تفصیل	N .		"	"	"
حفیہ کی رائے اوران کی دلیل	- En	- 7	"	"	"
حفى نقطهُ نظر كي تفصيل			11.	720	"

تفنه سے مراد	נפק	724	త
نقهاء کے یہاں مذکورہ قبضہ کی مختلف صورتیں	11	"	"
تضدے پہلے بیچ کی ممانعت کی اصل علت	"	FZA	"
فلاصه بحث	11 .	r	. 11/2
خريد وفروخت مين شرط	" "	"	"
ت کی خرید و فروخت	چہارم	tar-	صنم
سور کی خرید و فروخت	سوم	72 A	17
ہوام کی خرید وفر وخت	بنجم	٣٣٩	ہوام
بندر کی خرید و فروخت	چہارم	۳۸۵	قرو
معراة	25.4	. 117	مصراة
بصراة كے لغوى معنی	"	"	"
وهو کردینے کے لئے دود ھروکے ہوئے جانور کا حکم	11	"	"
وهو کردینے کے لئے دود ھرو کے ہوئے جانور کا حکم	چہارم	۵۷۹	لبن
مصراة کی تیج	"	"	"
حنفيه كانقط نظر	" //	IIY	مصراة
يع مصراة	روم	740	ర
وظيفه كي بع	سوم	24	جاكميه
غوطه میں ملنے والے سامان کی فروخت	چہارم	Mr2 -	جا مکیہ غائض
اون کی خرید و فروخت	// -	MM	صوف
انسانی دود هد کی خرید و فروخت	چہارم	۵۷۹	لبن
درخت کی بیچ میں پھل داخل نہ ہوگا	موم	مه	٦
باغات اور پھلوں کی خرید و فروخت	"	"	"
کھلوں کی خرید وفروخت کی صورتیں	.".		"
بدوصلاح سے مراد پہلی صورت	"	ra	" "
مهل صورت	"	"	"

دوسرى صورت	سوم	ro -	2
تيسرى صورت	"	ry	11
چوتھی صورت	//	۳۹	"
جوشرطی <i>ن مر</i> وح ہوجا ئیں	"	۵۰	"
تعلوں کی بیچ میں مروج استناء	11	or	//
نزاع کے اندیشہ کی وجہ سے عقد فاسد ہوگا	"	or	"
خلاصه بحث	"	- //	"
بدوصلاح سے مراد	رؤم	rır	بدوصلاح
اليا	چہارم	r^.	وايا
عربيه سے مراد اور اس سلسله میں فقہاء کا اختلاف	. //	"	//
شوافع اورحنا بله كانقطه نظر	//	11	//
حفیہ کی رائے	"	"	"
مالكىيە كى رائ	"	"	"
خرید کئے ہوئے سامان پر آفت	"	۳۷.	عابد
کئی سالوں کے لئے درخت اور باغ کوفروخت کرنا	25.4	11/2	معاومه
درخت پر گلے ہوئے تھلوں کی بیج	כפין	r2r	ĕ
معدوم سے مراد	<i>i</i> ,	179	معدوم
معدوم في كي ي	11	"	"
معدوم سمراد	//	- 11.	Con in the
معدوم في كي يج	"	. ,,	- 11

شرب سے متعلق مسائل

ثرب	IAT	چبارم	شرب — لغوى اورا صطلاحي معنى
"	"	11	شرباورشفعه كافرق
"	11	-11	پانی کی چارصورتیں
"	- 11	, ,,	برتن میں محفوظ پانی

شخصی حوض اور کنویں کا پانی	چهارم	IAT	ثرب
ندى اور دريا كا پانى		11	11
حق شرب کی خرید وفروخت	- 11	"	"
علماء بلخ کی رائے	"	- 11	" "
حقوق کی خرید و فروخت کی مروجه صورتیں	سوم.	1/29	3
حق تاليف ايجادوت طباعت	11"	11	"
رجشر ڈیاموں اورنشانات کی تھے	"	M	//
فضا کی تیج	"	rar	//
خلاصه بحث	" "	"	" "
بيع مكروه			
<i>جلال</i> ہ	اول أ	۵۷۱	ابل
يد يوداراونث	"		"
احتكار سے مراد	روم	rq	الحار
کن چیز وں میں احکارے ممانعت ہے؟	"	11 .	//
احتكار كي يذمت	- //	"	//
قانونى چاره جوئى	"	11	//
ضروری اشیاء کی فراہمی	"	۴.	"
تلقى جلب سےمراد	"	٥٢٥	تلقى
تلتى جلب كانحكم	11	11	
تناحش (بولى لگانا)	11	٥٣٣	تاجش
شراب بنانے والے سے انگور کی فروخت	چہارم	MZ	عنب
غین کیبر سے مراد	"	۳۲۹	غبن
معامله برغين فاحش كااثر	"	"	//
اگروکیل غین فاحش کے ساتھ کوئی چیز خرید کرے؟	"	"	"
تولید اور مرابحہ سے متعلق احکام			
توليه (خريدي موكي قيت پرفروخت كرنا)	روم	DP4.	توليہ

مرابحه – لغوی معنی	1	21	مرابحه
اصطلاحى تعريف	11	. //	"
مرابحه ، توليدًا در مساومه مين فرق	"	11	"
مرابحه مابق معامله سے مربوط	11	11	"
اگرسلائی وغیرہ کی وجہ سے قیمت سے زیادہ پڑجائے	//		"
درست ہونے کی شرط	11	- 11	"
اگر بیجنے والے نے دھو کہ دیا	· // ·	- //	.,,
نفذاوراً دهار قيمت مين فرق	- //	- 11	"
ي يا وعده مين	11	"	tille "I'zlane

<u> خيار — اقسام و احكام</u>

خيار — لغوى واصطلاحي معنى		سوم	PAI	خار
خيارشرط		11.	TAT	mil de la
متفرق ضروري احكام	· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	".	11	adoption of the second
فروخت كرده سامان كى ملكيت	55.	"	TAT	"
كن معاملات من خيارشرط ب؟	Table Towns	"	"	"
خيارنفتر		"	17 /4	- II
خياررؤيت		"	TAP	"
متفرق اور ضروري احكام		- 11	- //	11
سامان كانموندد يكهنا		"	700	, , , ,
نابينا كى خريدوفروخت		"	PAY	. "
تجارت ميس عيب پوشي كى ممانعت		"	. //	"
عيب		"	MAZ	"
خیارعیب کے لئے شرطیں		"	"	"

خيار	TAA	سوم	خیارعیب کے حق کا استعال کس طرح کیا جائے؟
"	11	11	ער.
"	" "	"	جن صورتوں میں عیب دارسامان واپس نہیں کیا جاسکتا
//	PA9	"	خيارعيب كاحكم
عيب	719	چہارم	عيب كي تعريف
"	" "	11	عيب فاحش اورعيب يسير
ايراء	749	اول	عیب بات
Ź:	TAY	כפים	غلام اور با ندى ميس عيب
خيار	سوم ۳۸۳		خیارتعین اوراس کے احکام
-		2 2	اقاله — احكام و مسائل
اقالہ	195	"	ا قاله — لغوى واصطلاحي معنى
"	"	"	ا قاله کی شرطیں
"	190	11	ا قاله کی حیثیت
ž	1		سلم سے متعلق مسائل
ملم	141	چہارم	<u></u>
"	"	"	تريف
"	"	"	مثروعيت
"	- //	"	سلم كاركان
"		" //	ایجاب وقبول کے الفاظ
11	"	//	سلم كے متعلقات
"	"	"	معامله ہے متعلق شرط
11	"	//	کن چیز ول میں سلم جا ئز ہے؟ ایک اہم شرط جانور، گوشت اورروٹی میں سلم گوشت اُدھار ہو
. //	"	"	ایک ایم شرط
. //	"	"	جانور، گوشت اوررو فی مین سلم
*	۵۸۱	چبارم	گوشت أدهار بو
	I SOUTH WAR	14	The second secon

مرتب خت منت				
<i>k</i>	121.	چہارم	9,39	سلم كاحكام وآثار
"	"	//		قیت ہے متعلق شرطیں
"	" "	"		سامان ہے متعلق شرطیں
19:203				قرض — احكام و مسائل
قرض	ray	"	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	قرض — لغوي معني
1	"	11,	il i Sia	فقه کی اصطلاح میں
"	"	"		فبوت
Care II	. //	11		قرض دين كاحكم
	//	"	E 12	قرض ،صدقہ ہے بھی افضل
"	11	"	w w	جب قرض دینا درست نہیں
"	//	"	2	قرض لينه كانتكم
"	11	.11		قرض د منده اورمقروض ،شرعی مدایات
"	"	11		اركان قرض
// //	"	11		قرض دینے کی اہلیت
//	"	. //	1 %	قابل قرض مال
"	"	"	3. 2	مثلی چیزوں میں
"	"	"	*	قيمي چيزوں ميں قرض جائز نہيں
	"	"	7 12 2 2 2	مالكيه اورحنا بله كانقطه نظر
-5.11	"	"	1 1 2 NO.	شوافع كانقطه نظر
	. ,,	"		منفعت كاقرض
8 11	//	"		معاملة قرضٌ جائز ہے یالازم؟
"	"//	"		قرض لينے والے كے حق ميں
	11	- 11		معاملہ قرع شہائز ہے یالازم؟ قرض لینے والے کے حق میں قرض دہندہ کے حق میں اداء قرض کی صورت
Charles II	"	: //		اداء قرض کی صورت
	"	1 ,,	1	قیت کے ذریعہ قرض کی واپسی

مالكيدا ورشوافع كى رائے	چہارم	ran	قرض
حنابله کی رائے	11	11	"
مقروض اضافه کے ساتھ ادا کرے	11	"	" "
اداء قرض کی جگه	"	- //	//
حنفيه كانقطه نظر	"	"	- 11
شوافع کی رائے	. //	"	"
مالكية كى رائ	"	11, 2	//
حنا بله كانقطه نظر	"	11	.,11
امام ابو یوسف کی رائے	. "//	11	. //
قرض کی ادا نیگی کب واجب ہوگی؟	11	11	//
ائمه هلا شكا نقطه نظر	11	11	" "
مالكية كى رائ	- //	"	" " "
وثيقه حرض	11	"	//
وستاويز	11	ii	"
كفيل	// -	"	"
رئين	"	"	"
قرض برنفع حاصل كرنا	"	//	, , , , ,
قرض پر بالواسطەنفع	<i>ii</i>	"	"
مقروض كانتحفه	"	"	"
متفرق ضروري مسائل	"	//	. 11
کاغذ کا قرض کے طور پرلین دین	"	"	"
گوشت کالین دین	. //	"	//
کاغذ کا قرض کے طور پرلین دین گوشت کالین دین قرض میں قبضہ سے پہلے تصرف محل قرض کوعاریت پرلینا قرض پر قبضہ کے لئے وکیل بنا ٹا	"	" "	//
محل قرض کوعاریت پرلینا	. "	" "	"
قرض برقصنہ کے لئے وکیل بنانا	"	//-	

قرض کے ساتھ شرط فاسد		چهارم	MAY	قرض
ٹال مٹول کی ممانعت	4	£,	Irm	مطل
لفظ مفتجه كالمحقيق		چارم	100	حقق
اصطلاحي معنى		"	"	"
ممانعت کی وجہ		"	"	1, -,
کم م	59	"	"	.11
فقبهاء كے نقاط نظر		"	" "	"
آ فارضحابه			"	"
ابن قدامه کابیان		"	"	"
سفرى ڈرافٹ كاتھم	1.00	"	"	
دين — لغوي معني	1 1 . 8 . 1 . 6	روم	- Inlala	دين .
اصطلاحي معنى		"	"	"
وين اور قرض مين فرق		" "	rro	30,1000
دین واجب ہونے کے اسباب	100	"	- //	11 2 20
دین پروشقداور شوت کی صورتیں	". " " " " " " " " " " " " " " " " " "	11	uh.	- //
وستاويز كي شرعي حيثيت		- 11	"	"
دین پر قبضہ سے پہلے تفرف		"	- //	" .
مه يون كودين كاما لك بنانا		"	mrz.	11 300
نقهاء كااختلاف		"	"	"
فيرمد يون كودين كاما لك بنانا	4	"	"	"
ین کی دیں سے تھ	T	"	"	5 11
ین ادانه کرنے والوں کے ساتھ سلوکر	×	"	. MA	"
یا یون مفلس کا تھم مین کی اورایک اصطلاح مین کے خصوصی احکام	on 1 2 Va. 2	" // .	"	H
ین کی اور ایک اصطلاح		"	11	"
ین کے خصوصی احکام	3, 3, -	11	۳۳۹	

اگر بعینه اپنی چیز ہاتھ آ جائے؟	چہارم	roy	ظفربالحق
اگراس کی جنس ہاتھ آئے؟	"	"	"
خلاف جنس مال كاحكم	"	"	"
موجودہ حالات میں علامہ شامی کی رائے	"	"	"

ہیچ صرف سے متعلق مسائل

صرف — لغوي معني	چهارم	****	صرف
اصطلاحي معنى	11	11	"
درست ہونے کی شرطیں	" "	. //	//
مجلس مين قبضه	.11	"	"
مقدار میں برابری	"		"
خيار شرط نه مونا چا ہے	"	. ,,	"
فریقین کی طرف ہے عوض کی حوالگی میں مہلت لینے اور دینے کا حکم	. "	"	. //
كرنى كاكرنى اورسونا جاندى سے تباوله	11	" //	"
كرنى كاسونے چا ندى سے تبادلہ	" "	11 2	11
ایک ملک کی کرنسی دوسرے ملک کی کرنسی کے بدلہ	"	"	"
مبیکوں کے ذریعیرقم کی منتقلی	"	" "	"//
سكول كاحكم	"	raz	فلس
سوتے جا تدی کے سکے اور دوسرے سکول کا تھم		"	"

ربو سے متعلق مسائل

- B	سوم	CYD	ريا
	"	11	"
17 (5)	//	11	"
	11	" "	- " //
	11	"	"
	"	۲۲٦	" "
		"	

صحابه كى احتياط	6.5		2	M47	ربا - الم
سود کی علت			"	MYA	
جنن سے مراد			11 .	- 11	"
قدر سراد			"	11	"
ر با تفاضل	. j. 8	11 11 15	"	- 11	"
ربانيه			" "	. //	-11
حنفيه كانقط نظر	21		"	11	//
جنس اور قدر ہی علت کیوں؟	1 1 10		" "	"	"
حنابله كانقطة نظر		- 2	"11"	PF79	18-11
شوافع كامسلك			"	11_	//
مالكيه كامسلك	2° a	e en	"	11	
مالكيه كي دليل			"	"	idea in his contr
راجح قول	- 444		11	"	1
شجارتی سود	np-y.		11.	~~~	30%
وارالحرب مين سود			"	۳۷۱	
روپىياور پېيىدى آپى مىن خرىيد	وفروخت		11	11	3.11
ایک شبهاوراس کاجواب		20 E	11-	11	110
عده اورمعمولی کا فرق نبیں	- X41		" //	"	
رہن سے استفادہ			.11	11	12/4/12/
اموال ربوبيكي اندازه يخرب	بروفر وخت	- 1 3	"	12r	11
اگر نفع ہی متعین ہو؟	- 2/P**	1 1 1	"	71 .	11
جانورے گوشت کے بدلہ خرید	وفروخت	1 12	2.5	۵۸۱	1
مخلف جانوروں کا گوشت ایک		. 8.	"	" "	1000
اس لفظ کا ماخذ	4.9	N.	چہارم	۳۲۵	عيد
عینہ سے مراداوراس کی ممانعت	The News		"	- //	10-8.7

عینه کی ایک اورا صطلاح	چہارم	rra	عيد
علامه شامی کے یہاں عینہ کی دواور تعریفیں	"	11	//
علامه در در یکی رائے	. //	"	11
عينه كاحكم	//	"	. //
اختلاف رائے،اختلاف تعبیر کی بناء پر	//	"	//
آج کل کے بعض نام نہاد غیر سودی ادارے	. //	-11	"
لغوى واصطلاحي معنى	Ž,	719	نقتر
کرنی کب متعین ہوتی ہے اور کبنہیں؟	"	"	"
راقم الحروف كي رائح	11	"	"
حربی کی جان و مال کا حکم	" "	194	معصوم
دوطر فدأدهار كى ممانعت	چہارم	٥٣٩	کال

انشورنس کے مسائل

انشورنس كامسئله	ووم	- mam	تامين
انشورنس كى مختلف صورتيس	11	٣٩٣	"
بالهمى تعاون برينى انشورنس	,,,	"	"
تمر شيل انشورنس	"	F90	,,
سر کاری انشورنس	11	11	11
تعاون پرمنی انشورنس کا حکم	"	P94	//
سر کاری انشورنس کا حکم	"//	11	//
تجارتی انشورنس کے متعلق علماء کی رائمیں	"	" "	"
مجوزین کے دلائل	"	r92	
ان دلائل برایک نظر	11	rgA	"
ناجائز قراردينے والوں كى دليليں	"	r•1	. //
ان دائل برا یک نظر	"	r•r	"
حادثات کا انشورنس ہندوستان کےموجودہ حالات میں	"	L. ◆ L.	"

خلاصہ بحث	دوم .	- P+4	تامين
قمار کے لغوی واصطلاحی معنی	چہارم	orr	تمار
حرمت قمار کی بایت قرآن مجید کی تاکید	"	"	11
قمارا حادیث میں	11	"	"
زمانه جابليت مين قمار كي مروجه صورتين	"	"	"

وكالت - مسائل و احكام

وكالت — لغوي معني		<i>i</i> ,	r-9	وكالت
اصطلاح میں		//	11	"
وكالت كاثبوت	3.2	· //	11	
قرآن مجيد سے	1	11	".	//.
سنت اوراجماع وآثار		"	"	"
اركان		//		11
مؤكل مے متعلق شرط		"	11	"
سمجددارنابالغ كن تصرفات كاما لك ٢٠		11	11	//
وكيل كووكيل بنانے كاحق		//	11	
نابالغ كووكيل بنانے كاحق		//		
وكيل متعين هونا حاہي		//	""	"
ا پنے وکیل بنائے جانے سے واقف ہو		//	"//	
وكيل نے بالقصد تصرف كيا ہو		- //	"	// //
مفوضه کام وکیل کے دائر ہ اختیار میں ہو		"	"	"
حقوق الله كي ادائيگي ميں وكيل بنانا		"	"	
حدود میں تو کیل		"	"	"
حقوق العباديين توكيل		"	"	
مقدمه میں وکالت		"	"	"
گوابی میں وکیل		"	"	- 11

معاملات میں و کالت	بينجم	r-9	وكالت
وكالت عامهاوراس كاحتكم	"	. "	"
وكالت خاصه اوراس كاحكم	"	"	"
معمولی اورغیر معمولی ابہام ہے مراداوران کا حکم	"	" //	"
وكيل كے اختيارات	//	"	- // /
كن مقد مات ميس وكيل بنايا جاسكتا ہے؟	//	"	//
کیا مالی مقدمه کاوکیل مال پر قبضه بھی کرسکتا ہے؟	"	//	//
میاوصولی دین کاوکیل ثبوت دین کے مقدمہ میں فریق بن سکتا ہے؟	//	"	"
قبضه کاویل دوسر ہے کودکیل بنائے	//	"	"
قید کے ساتھ تو کیل	//	"	"
مطلق وكيل بنا تا	"	11 .	"
وكيل كابهت كم قيمت مين فروخت كرنا	//	. !!	//
وكيل كابهت زياده قيمت ميس فروخت كرنا	//	"	. //
سامان کے کھے مصد کوفر وخت کرلے	//	11	"
مطلوبه سامان کے کھ حصہ کی خریداری	. //	"	" "
خریدوفروخت میں وکیل کے اختیارات	11	"	"
وکیل دوسرے کوفر وخت کرنے کاوکیل بنادے	//	"	"
وکیل ایخ آپ یا قریمی رشته دارول سے فروخت کرے	//	" "	//
ایک ہی کام کے لئے ایک سے زیادہ وکیل	//	"	"
حقوق وكيل م متعلق موں مے يامؤكل ہے؟	//	11	"
جوحقوق وتصرفات وكيل مي متعلق بين	"	"	// -
جوحقوق مؤكل مے متعلق ہيں	//	"	"
جوحقوق مؤکل ہے متعلق ہیں جن صورتوں میں وکالت ختم ہو جاتی ہے وکالت عقد لازم نہیں وکیل کی معزولی	"	"	"
وكالت عقدلا زمنهيس	"	"	"
وکیل کی معزولی	"	"	"

مول الفقه	102741			
كروكيل كوجنون موجائي؟		, ż.,	r+9	وكالت
يل بدهيت امين		ووم	rro	امانت
رسول اوروكيل ميس فرق		سوم	rz9	رسول
کفالت سے متعلق مسائل	نل			il Suffer
گفالت — لغوي ^{معن} ي		چارم	٠٢٥	كفالت
اصطلاح فقه میں	I is a see	" //	= 11	
كفالت كافبوت	1 20 1 20	//	"	11
اركان والفاظ	a	" "	" //	ideal paint 11
كفالت بالنفس (شخصى كفالت)		- 11	. //	"
کفالت کی ج <u>ا</u> رصورتیں		11	"	
مطلق كفالت		- //	" .	11
مقيد كفالت		- 11	"	sej. 11 "
مشروط كفالت		"	11	. 11
متعقبل كى طرف منسوب كفالت		-11	11	11
کفیل ہے متعلق شرط	184	11	11	
اصل ہے متعلق شرطیں		" "	- 11	11
مكفول له م تعلق شرط		11	11	Stadie
مكفول برم تعلق شرط		11	- 11	
كفالت كيادكام .	The state of the s	11	11	11
ببلاهم		11	" "	"
دوسراتكم		"	11	11
كفالت كب ختم هوگى؟	4	11	11	//
کفیل کب مکفول عنہ ہے زُجوع کر۔	(2?	"	11	11
كن چزك لئة زوع كركا؟		"	11	
حواله کی تعریف	A NOTE OF THE PARTY OF THE PART	سوم	P**	حواله

22.07.0				
حواله كاثبوت	· -	سوم	r	حوالہ
ار کان وشرا بَط		//	"	
ضروری احکام		"	F+1	"
حواله كب ختم موجاتا ہے؟		"	r.r	"
رُجوع کرنے ہے متعلق شرطیں	_ K_	//	11	- //
كس مال سے دين وصول كيا جائے گا؟		"	r•r	//
حواله كاايك مئله		ووم .	٥٣٣	توی
مضاربت				
مضاربت — لغوى واصطلاحي معنى		2.5	114	مفادبت
فبوت	NGS .	"	"	//

مضاربت — تغوی واصطلاحی مشنی	4.4	112	مضاربت
ثبوت	. //	"	· //
مضار بت کی حکمت	"//	"	"
اركان	"	, 11	"
درست ہونے کی شرطیں	//	"	//
عاقدین وکیل بنانے کے اہل ہوں	"	"	//
رأس المال كرنسي هو	11	" .	" "
اصل سر ماییمعلوم و تنعین ہو	11	. 11	//
سر ما بیافقد ہونہ کہ دین	" "	"	" "
سرماییمفیارب کے حوالہ کرے	//	" //	, , , , , , , , , , , , , , , , , , , ,
نفع میں دونوں کی شرکت ہو	"	"	//
نفع كانتاسب متعين مونه كقطعي مقدار	"	"	//
شرطانكانا	//	"	-//
عم	//	. 11	"
امین، پھروکیل، پھرشریک	//	"	//
اگرمحاملہ فاسد ہوجائے؟	//	11	//
مضارب سرماییکار کی خلاف ورزی کرے	"	"	

الراصل سرماميه بين بهى نقصان مو	يا نے		, F.	112	مضاربت
مضارب کی دوقتمیں			"	- 11	"
مضارب مطلقه مین مضارب کے	مرفات		. //	11	"
مضارب كى اور سے مضاربت كر	۷.		" "	- 11	"
جوتصرفات بلاصراحت جائز نهبيں	10.		//	11	11
جوتصرفات صراحت کے باوجودمع	برنهیں		//	"//	"
مقيدمضار بت	1 1 10		//	"	11
جگه کی تحدید	1		//	"	11
اشخاص وافراد كأتعيين			//	"	2 3 11
مال کی تعیین			"	" //	1 - S 11 - S - S
مدت کی تحدید	1.5		"	"	/ //
شرائط وقيود كےسلسلەميں بنيادي	صول		11	//	"
مضارب كے حقوق	· John ·	4 - d.	11	11	"
سرماييكارى كاحق	- 1. One		"	"	11.
مضاربت فاسد ہوجائے	16.09	1 1	- 11	11	"
مضار بت عقد لا زمنہیں	1.25	-	" //	11	"
مضاربت ختم ہونے کی صورتیں	1.6	1,00	- 11	11	11
منافع میں شرکت	· > ·	· ·	اول	۵۳۰	2.1
مضاربت میں اجل			- 11	ary	اجل ا
مضاربت ميں امانت كاتھم		11 11	" //	rro	امانت

بٹائی سے متعلق مسائل

بٹائی کےسلسلمیں امام صاحب اور صاحبین کا نقط تظر	, zż.,	۸۳	مزارعت	1
مزارعت کے ارکان	"	- 11	11	sila-
بٹائی داری درست ہونے کی شرطیں	"	"	- 11	Er-
چەصورتىں اوران كاتھم	"	"	"	1407411

اگریٹائی میں مقدار متعین کرد ہے؟	مينجم	٨٣	مزارعت
گرز مین کا کوئی حصه مقرر کردے؟	- 11	"	"
بٹائی ارہے متعلق احکام	11	"	//
کھیتی کے اخراجات کی ذمہ داری	"	"	"
مدت ختم ہوگئی اور کھیتی تیار نہیں	"	"	
فریقین میں سےایک کا نقال ہوجائے	" 11	"	//
اگرمعامله فاسد به وجائے؟	"	. //	"
مشروعيت اوراس مين فقهاء كااختلاف	"	۸۵	ماقات
شرطين	ī,	"	"
ميا قات ہے متعلق احکام	"	"	//
مخابره اورمزارعت	بنج ا	A.Y.A.	مخابره
مخابره كاماد ه اهتقاق	11	"	"
مزارعت میں اجل	اول	ori	اجل
تلقیح (کاشت کاری کاایک قدیم طریقه)	دوم	oro	تلقح
احناف كانقط نظر	سوم	raa	(-7
دوسر نقتهاء كامسلك	"	ray	"
سر کاری زمین میں درخت لگا تا	چہارم	IAI	۶
ورفت كے لئے 7 يم	//	11_	-11
دوسرے کی زمین سے پانی لے جانے کا مسئلہ	· 15.	42	بحري.
نىلەك بدلەكىيىتى نىلەك بدلەكىيىتى	"	77	محا قليه
متعین مقدار پر بٹائی	"	- 11	
تاير	روم	FA9	z.t

اجاره — احكام و مسائل

تعريف	اول ا	" ("91	اچاره
اجاره كاجواز	. 11	"	"

اجارہ کے الفاظ	1 (2.11	ol _{lear} is a		اول	~91	اجاره
شرائط	1			11	. //	63/5×11
ناجائزافعال پراجاره	100	. 1/1	1	11	//	Section 1
ا جارهٔ فاسده		- v	8	"	// .	s section in
اجارهٔ فاسده کاحکم		50 .	21 7	"	"	a way in a second
اجارة بإطله	- A-		2 2	//	//	xia "
اجارة لازمه				11	- //	- Carlo 11-0
اجاره کی نوعیت	556			//	11	312 11 33
عقدا جاره كافتخ	W 20	*		11	"	221-11
دین کامول پراُجرت	RIG			11	11	
فریقین کے دلائل	-174	Department of the second		11	" 11	334 //
تعليم قرآن پراُجرت اورمتاخرين	حنفنيه		1 3	//	" "	Avel "
ايصال ثواب كى أجرت	8,5%	4		" .	11	Carrier II
علامه شامی کاچشم کشابیان	100			// -	11	Action Colors
وعظ وپندکی اُجرت				"	- 11	() " " " " " " " " " " " " " " " " " " "
تراوی کی اُجرت اوراس کے جواز	روعدم جواز کی صور	رغیں		. //	."	Allego III - Ol-or
مدرسين اورائمه كى تغطيلات اور رخصا	شول کی تنخواه کامسّا	تلم ي		11	"	
جزوعمل كوأجرت بنانا	. 16	Ne II		" "	11	
اس مسئله میں فقہاء کا اختلاف اورا	ختلاف کے اثرار	ت 🕟		// = "	" //	
جا نورکی بٹائی			9.		"	Window !!
ادهیا پرسوت کا تنا	, de		H	"	"	- II
درزی کوبطوراً جرت کپڑے کا کترا	ن و ينا			. //	ii .	and much
قصاب کی اُجرت	4H		-	" "	11	Je Ord Hed
قصاب کی اُجرت پھل تو ڑنے پر بطوراً جرت پھل د	t <u>.</u>			"	11	
تجارت میں کمیشن	10/4 = 1	or A or T		"	11	F6000 11

اعانت کی وصولی پر کمیشن	اول	M91	اجاره
تعویذ پراُجرت	11	"	//
نا جائز کاموں کی ملازمت	11	"	"
نا جائز ملازمتیں	" 11	۵۳۰	اجر
عمر ملازمت کے درمیان سبکدوشی	- //	"	"
بچه مز دور ی	11	//	"
نقصانات کی ذمه داری	- 11	//	"
جو چیزیں اُجرت بن سکتی ہیں	اول	oro .	أبرت
ادا نینگی میں عجلت	"	//	"
اجاره میں	11.	D74.	اجل
كرابيكا سامان	روم	rry	امانت
كار يكر كوحواله كيا مواسامان	" //	//	"
عمارت كااجاره	"	779	بناء
معم شدہ فخص کو پہنچانے کی اُجرت	. سوم	1.1	بَعالہ
جعل	"	11	بُعل
فقهاء مالكيه كي ايك خصوصي اصطلاح	"	1+14	جعل
أجرت كى مقدار	اول	۵۳٠	اجر .
اُجرت کی ادائیگی	"	"	11
مز دورول کی اہمیت	"	"	"
کاموں کی مقدار	11	" //	"
حن سلوک	- 11	//	"
مزدورول کی ذمه داریاں	"	. //	"
غيرمسلموں کومکان دینا	כפים	142	اعانت
مزدوروں کی ذمہداریاں غیر مسلموں کومکان دینا پوشل نظام کی فقعمی حیثیت منی آرڈر کا شرعی عظم	"	۳۱۳	77
مني آر ڏر رکا شرعي ڪم	"	710	- //

MAY

عبد ضعف کی ایک رائے		כפים	210	44
پرئري کي مختلف مروجه صورتين	V 40 = 1	"	P= r	بدل خلو
زرضانت		"		"
ما لك مكان كالبنداء معامله مين پكڑى لينا		"	r-0	//
حقوق ملكيت اور قبضه		//	F-4	"
حقوق کی خرید و فروخت		"	"	
زىر بحث مسئله ميس فقهاء كارشادات		//	r-4	- //
مانعین کے دلائل اوران کا جائز ہ			r1+	11.
دوسرى اورتيسرى صورتو ل كاحكم		//	mil	"
چونھی صورت	E 8 8	" -	"	"
سواری کے کرایہ کے احکام		//	r	اكتراء
ریلوے وغیرہ کا بے ٹکٹ سفر	*. *** *** ***	"	r+1	"
قانون سے زیادہ مال		"	11	. //
ريلو بي كونقصان		"	11	"
قانون كى خلاف درزى پرسزا		"	11 _	"."
ب لكث مسافرول سے سابقة كرايد كى وصولى	8 D = 5	"	" "	"
ريلوے حادثات ميں مسافرين كوہر جانہ	A 1 1 1	"	r+r	"
ربلو بے ککٹ کاموجودہ نظام	a Arme Trans	"	"	"
مكان كراييكادكام		11	// -	"
درخت كوكرابيه يرلينا	8 1 3	چبارم	IAI .	فجر(درخت)
جانوروں کوجفتی کرانے کی اُجرت وہدیہ کا حکم	1 1 1	"	r9.	عسبفل
حيواني وانساني ماد هٔ توليد كې څريد وفر وخت		"	11	in the property
نوحه کے لئے اجیر رکھنا		1.5	rri	أوحد

عاريت - آداب و احكام

اريت	וריי	چہارم	عاريت — لفظ كاما خذاوراس سلسله بين المل لغت كاقوال
------	------	-------	--

اصطلاحى تعريف	چارم	741	عاريت
مشروعيت	"	11	//
اركان	"	- 11	"
شرطين	"//	11	//
عاریت دہندہ کے لئے شرط	"	"	. //
عاریت پر لینے والے کے لئے شرط	"	"	//
اشياءعاريت	"	" //	
محم	"	" "	"
عاریت گیرنده کس حد تک نفع اُٹھا سکتا ہے؟	"	. ,,,	//
مطلق عاريت كاحكم	" "	"	. 11
مشروط عاريت كاحكم	"	"	//
عاريت —غيرلازم معامله	11	".	//
اگرسامان عاریت ضائع ہوجائے؟	11	"	<i>ii</i>
اگر ضائع ہونے پر صان کی شرط لگا دی ہو؟	"	11	//
عاريت ميں اجل	اول -	ory	اجل
عاريت كاسامان	ووم	rry	امانت
فقد کی اصطلاح میں	روم	· rrr	"
امانت اور ود بعت كافر ق	11	" "	
امانت كاحكم	"	"	"
مال امانت کی حفاظت	11	"	//
مال امانت کی واپسی	11	rra	//

وديعت سے متعلق مسائل

ود بعت — لغت واصطلاح میں		, A	ryr	ودليت
ود بعت كاثبوت	* =	"	-11	"
اركان		"	"	"

عمر کی ورقعی کے الفاظ

عمري

MID

	in language of the second		1	4#-48
شرطيل		, , , , , , , , , , , , , , , , , , ,	ryr	ودليت
100°	45	"	. //	//
مال ود بعت كى حفاظت كس طرح كى جائے؟		//	"	"
امين كب ضامن موكاء اوركب نبيس؟		"	11	11
امين كى كوتا ہى كى صورتيں		11	- 11	"
مال ود بعت میں تعدی کی صورتیں	3. 30. 30. N	"	"	"
مال وديعت ساتھ لے كرسفر	i. 1.0	"		11
ا نکار کے بعد اقرار		"	"	"
صاحب ود بعت كي شرطول كي رعايت		"	"	"
ريلوے امانت گھر اور سائيل اشانڈ كاحكم		"	- 11	"
صاحب ود بعت اورامين ميں اختلاف	1 1 1 1 1 1	"	"	"
ھبہ کے احکام			9	
ہبہ — اصطلاحی تعریف			Pry	-41
مبدوعطيد مبدوعطيد		<i>"</i>	"	11
بديها درصدقه		"	11	"
برگا ^{حم}		11	"	-11 .
د نیوی غرض سے ہبہ		11.	"	"
اركان		"	"	1110
ايجاب وقبول اور قبضه كي حيثيت		"	"	" "
قبول کے بارے میں مشائخ کا اختلاف		"	"	"
ہ بدےالفاظ		11	""	"
"تہارے تام ہے کردیا" کا تھم	* · · · · · · ·	"	' //	"
ہید کے الفاظ ''تہارے نام سے کردیا'' کا حکم معاملات کی تعبیر میں عرف کی اہمیت	· · · · · · ·	"	"	"
عمريٰ ورقبي كےالفاظ		.,,		1.5 %

چہارم

عمریٰ ورقعی کے الفاظ	سوم	MA9	رقعی
شرائط	<i>Ž</i> ,4	rry	
ایجاب وقبول ہے متعلق شرط	"	"	"
نابالغ ومجنون كامهبه	//	// .	//
نابالغ كىطرف سے ولى كامب	"	"	"
ہبہ کی جانے والی فنی سے متعلق شرطیں	"	"	//
१० है। कर स्ट्रा	"	" "	"
شریعت کی نگاہ میں مال ہو	"	11	"
مباح عام ندبو	11	11	"
ال فني پر ملکيت هو	"	11	"
قابل تشليم هو	"	"	"
ده هی مشغول نه هو	. //	11	"
شاع سراد	11	100	مثاع
ہبہ کی ہوئی فنی پر قبضہ	//	11	"
بضررنے کے لئے ہبرکرنے والے کی اجازت	"	"	//
بضدكي الجيت	"	//	"
صالية اورنيابتاً قبضه	"	//-	"
الربيدكى موكى چز بہلے سے قبضہ ميں مو؟	"	"	" "
ببدكاتكم	11	11	- //
ببدلا زمتهيس	//	-11	//
ببدا ورشرا بكا فاسده	//	"	"
بدے رُجوع کرنے کا حکم	"	"	"
ہیداورشرا نط فاسدہ ہیدہے رُجوع کرنے کا تھم محرم رشتہ داروں کو ہمید کے بعد رُجوع مواقع رُجوع ئی میں اضافہ	"	. //	"
يوانع زجوع	"	"	"
الإراض النائد	"	"	. //

طرفین میں سےایک کی وفات		پنجم	100	مثاع
عوض کی ادا نیگی	*	11	11	
ملکیت باقی ندر ہے		"	11	"
ز وجین اورمحرم اعزه کام به		11	11	11.
ہبدی ہوئی فی ہلاک ہوجائے	I us	. //	11	- W. W. L.
عوض کے ساتھ ہبہ کی دوصور تیں		11	11	11.00
اولا دکو ہبہ	* 11 % 11 12	11	11	115 B
اولا دمیں ہے کسی کوزیا وہ دینا	0 - 00	//	11	110
کیا ہمیں لڑ کے اور لڑکی کو برابردے؟		11	11	11
کیا ہمیں لڑ کے اور لڑکی کو برابردے؟	. 3	כפים	rrr	الله الله الله الله الله الله الله الله
ېدىيەد صدقە مىل فرق	i ii	بنجم	PTA	44
ېدىيەرىئا مەھىيە ئا مەسى	- 1 P	11	11	364 11
ېدىية بول كرنا	1 v ² 2 v x	- 11	"	White Car should
ہدید کے آواب	565	"	"	
ېدىيەدا پس كرنا		"	//	-411-11
واعظ ومفتی اورامام کے لئے ہدیہ		"	"	11.
قاضى اورتحفه	1	"	"	"
عهد يدارول كوتخنه		"	"	11 5
قرض د ہندہ کو تحفہ		"	11	- 11
غيرسلمول كوہديه		"	11	"
اگر مدیددینے والے کے پاس مال حرام ہو؟	3/15	"	11	11
مرض وفات كامهيه،صدقه اوروقف		"	۷۵	مرض
غصب سے متعلق مسائل			/	Walter State
غصب كى حقيقت، فقد خفى ميں	× 100	چہارم	rry	غصب ا
فقه مالکی میں		"	"	11

ثوافع اورحنابله كانقطه نظر	چهارم	mry.	غصب
نصب کی حرمت	"	- 11	11
نصب كاحكم	"	"	"
فيرمنقولهاموال مين	"	<i>''</i>	"
فيرمنقوله اموال مين	روم	rra .	داند
المغصوب مين غاصب كے يهان اضافه	چارم	۳۳۲	غصب
ال مغصوب کے منافع	"	"	"
تفرق اہم مسائل	//	"	. 11
فصب کی ہوئی زمین پرنماز	" "	"	11
بصادره اورغصب مين فرق	بنجم	1+r	مصاوره
يے مال ميں زكوة كا حكم	"	" "	. //
كفاركا غلب	כפים	1111	استنيلاء
شفعه کیے مسائل		'	
تفعه — لغوي معني	چپارم	199	شفعه
صطلاحي معنى	"	//	. , ,
نفعه کے اسباب	11	11	"
بندا بم شرطیں	. //	"	" "
بطالبه شفعه كاطريقه	"	11.	"
للب موافيت	. //	"	" "
قل شفعه میں اشہاد	دوم	IM	اشهاد
للب تقرير	چہارم	199	شفعه
للبتمليك	" "	- 11	"
نفعه كب ساقط موجاتا ہے؟	"	"	// =
للب تقریر للب تملیک نفعہ کب ساقط ہوجا تا ہے؟ هماء کا اختلاف وارکی بنا پرحق شفعہ	"	"	"
ناري بارح. فند	"	11	" "

قاموس الفقه	۵۹۳			اشاربيبه ترتيب مضامين
پڑوسیوں کے لئے حق شفعہ	19 19 19	سوم	۷٠	. ا
تعاول میں حق شفعہ		. 11	۵۳.	7
قسمت سے متعلق مسائل		5 1 5		
قىمت (بۇارە)		چارم	799	قمت
لغوي معنى		"	- //	"
اصطلاحي معنى	7.0	11	11	
تقتيم كاثبوت		- 11	11	" "
کون تقشیم کرے؟		. 11	. //	11
کیا قاضی ثبوت ملکیت بھی طلب کرے؟		- 11	11	"
مطالبه تقیم کب قبول کرنا ضروری ہے؟		. 11	11	"
تقتيم نامه كى ترتيب		11	11	11
التسيم كاطريقه		"	11	11.
امام ابو یوسف کانقطهٔ نظراور فی زمانداس کی معقولیت	= 1 %	11	ii	"
جب تقسيم توك جاتى ہے		11	11	30000
اگر کچه حصه پردوس فریق کا قبضه بو؟		11	11	11 20
مقرره قیمت میں اختلاف ہوجائے	*	-11		"
تقسيم شده في مين دوسرا حصد دارتكل آئ		11	- 11	"
ا گرتھیم کے بعدمیت پردین کاعلم ہو؟		11		"
مهایاة (باری باری استفاده)		111	11	"
مهاياة كاثبوت	*	11	" //	"
اگردوفریق میں سے ایک کی موت ہوجائے؟		11	11	"
سواري مين مهاياة	130	" " ".	- 11	"
مهایاة (باری باری استفاده)	Hara a see	المُجْرِّع	١٣٦	مهاياة
قرعه کے ذریعہ حق کا اثبات		"	۳۹۵	قرعہ
*.1 /		1 2 2 2 2 2 2 2 2 3 3		

ر عه کے ذر ابعہ حصہ کی تعیین	,	790	قرعه
رهن — احکام و مسائل			1 10
ئن — لغوى معنى	ry	۵۰۱	ربمن
صطلاحي تعريف	"	11	"
ائن كا شوت	//	"	//
یکان .	" "	"	//
رطيل	//	"	11
بجاب وقبول كاصيغه	- //	۵٠٢	//
ریقین کی طرف سے شرط	"	11	//
ں رہن مے معلق شرط	11	11	".".
وسرے کا مال رہن رکھنا	//	11	//
ین مر ہون ہے متعلق شرطیں	- 11	۵۰۲	" .
ان قابل ضان حق کے لئے ہے	11	11	//
بن سے حق وصول کرناممکن ہے	11	11.	"
بن قبضه سے لازم ہوگا؟	. 11	۵۰۲	
منه کب درست ہے؟	11	- 11	//
بتأ قبضه	"	"	"
بر مے خص کے پاس مال مرہون	11	11	"
بن کے احکام	11	"	//
ب مر ہون سے حق کا حصول	11	- 11	<i>''</i>
ما ظت کی ذ مدداری	11	۵۰۵	//
ب رہن سے نفع اُٹھا تا	.11		" "
بازت سے نفع اُٹھانے کا مسئلہ	11	"	"
ں مرہون میں تصرف رسامان رہن ضائع ہوجائے؟	11	P+0	//
رسامان رہن ضا کع ہوجائے؟	- 11	"	"

ي ون اعظم			
مال مر ہون میں اضافہ ہوجائے	p	۵۰۷	راکن
فاسدر بهن اوراس كانتكم	11	- 11	"
را ہن اور مرتبن کے درمیان اختلاف	11	" "	"
نشه آور چیزیں — مسائل و احکام			
ż	دوم	Ira	اشرب

j	127		נפח	Ira	اثرب
فحر کے احکام			11	//	"
منصف وباذق		2 8	- //	١٣٦	"
یکر	\$		11	11	- 11
نقيع زبيب			- 11	11	"
حكم			11	11	- Maria 19 1 400
حلال مشروبات	2.247		. 11	١٣٧	"
بع شهدی نبیذ			11	110	6
دواءً بِهِنْكَ كَهَا تَا	The state of		11	٣٣٢	نْخُ (بُعْنُك)
اشربه				1 4A	باذق
نفیزے مراد ماد			چہارم	ray	نفي
فضيخ كاتحكم	21		"	11	
مخلوط مشروب	100		سوم	r21	خليط
مشمش کی پچی شراب کا حکم		2 7 1	بنجم	rr•	نقیع (تشمش کی خام شراب)
نبيذكى حلت وحرمت			11	179	نبيز
مشمش اور تحجور کی شراب	5-185		//	//	"
فتوى امام محرِّ كے قول پر	2.00	W 2 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	. 11	"	= Jun // - (1) = 135
هُو گيهو <u>ل وغيره کی شراب</u>			11	//	//
شراب كى ممانعت اوراس پروعيد			سوم	727	ż
خرکی حقیقت		*	"	727	
حفيه كامتدل	G way	* 1	//	" //	

جهور کامتدل	سوم	727	j
شراب کی سزا	11	r2r	"
بھنگ وغیرہ کا نشہ	. 11	. "//	"
سزاجاری کرنے کی کیفیت	11	11	11
شراب ساز سے فروخت کرنا	- 11	720	
مختلف احكام	11	11	"
شراب کوسر که بنانا	Co	٣ 4•	فل (سركه)
شراب کب سرکہ بن جاتی ہے؟	11	"	"
شراب سے سرکہ بننے والے سیال برتن کا حکم	//	۳۷۱	. //
حجر — مسائل و احكام		-	
حجركے مقاصد واسباب	- 11	F+4	3.
سفير	"		//
مجور کے تصرفات	"	Y+A	"
سفيه كب مجور بوگا؟	"	"	" "
رشداور سفاجت ميس فرق	"	r+9	"
اہلیت کے اعتبار سے چارادوار	"	r29	رشد
سفیہ سے مراد	"	PA+	"
سفيه كوكب مال حواله كيا جائے گا؟	" //	"	"
رشدے مراد	"	","	"
سفیہ کے تقرفات	"	MI	"
آ واره خیال مخض کوفآوی دینے کاحق نہیں	Ž.,	or	ماجن
لغوى واصطلاحي معنى	כפים	۴.	احتلام

ذ مح كياجان والاجانوركيسامو؟

قاموس الفقه	092			انتارىيە بەرتىپ مقعالىن
بلوغ سے احکام شرعیہ کا تعلق	1	دوم	rry	بلوغ
علاماتِ بلوغ		"	- rrz	- 11.
بلوغ يعمر		//	PTA	"
عرمرابقت	0 2	****	۷٣ -	مرابق
مرابق كاحكم	0 0	"	"	
ذبح — آداب واحكام	1.5			di inspire
لحمى غذاءا يك ضرورت	M (1)	سوم	rai	زع
<i>غۇ</i> خ		//	"	
طريقة ذبح	1	11	"	"
ذ ن اضطراری		"	" .	" "
ذ نح اختبياري		11	"	11
كن جانورول مين ذي افضل باوركن مين فر؟		11	"	11
ذبيحه پرالله كانام لينا		"	ror	11
عداتشميه چھوڑ دے		//	"	11
سهوا چھوڑ دے	4 (3)	"	"	*= //
الدُوْعَ اللهُ وَعَ		"	//	"
وانت اور ناخن سے ذریح		//	- 101	
وهاروارآ له	= 1 1	"	11	January 11
مستحبات ومكروبات	= 1 g m	//	<i>ii</i>	"
ذ بح كے سلسله ميں اسلامی اصلاحات		.11	"	"
ذائح كاقبله زُخ مونا	a sine	11		"
ذائح کا قبلد زُنْ ہونا گردن کی طرف سے ذرج گردن الگ ہوجائے		11	ror	466
گردن الگ ہوجائے		11	. 11	11

ذبيحه سے متعلق شرطيں	سوم	20	٤;
حيات عمراد	<i>ii</i> -	"	"
ذنح كننده كے لئے شرطيں	// .	//	"
بچهاورنشه خوار کافه بچه	"	"	11
مشركين ومرمته ين كاذبيجه	//	700	"
اہل کتاب سے مراد	//	"	"
اہل کتاب کا ذبیحہ کب حلال ہے؟	"	"	//
اہل کتاب کاذبیحہ	כפים	ray	اللكتاب
شوافع كانقطه نظر	سوم	200	٤;
مالكية كى رائ	"	"	//
حفیہ کی رائے قوی ہے	11	"	
جن كاذبيحة حلال ب	"	" "	"
كې خيروري احكام	"	"	"
بسم الله پڑھنے کا وقت	//	"	"
ثي.	כפין	rız	يسمله
لبهم الله كون پڑھے؟	سوم	ray	٤;
اگرحرام جانورکوذ نج کیاجائے؟	. 11	"	, , , , ,
ذبح سے پہلے برقی صدقات	"	"	"
مشيني ذبيجه	"	"	"
مجوس كاشكارا ورذبيحه	بنجم	44	بجوس
مر داراورذ بیجه کا فرق	כפים	rrz .	انہار
حلال و حرام	•		
شيري متعلق احكام	"	ırr	امد
ھلال و ھرام شیرے متعلق احکام غیراللہ کے نام چھوڑ ہے ہوئے جانور بحری جانوروں کے بارے میں فقہاء کی رائیں	"//	MAZ	. نجره
بح کی جانوروں کے ہارے میں فقتہاء کی رائیں	"	TAA	7.

مام ابوحنیفه کا مسلک اور دلیل	روم	1149	7.
مك طافى كاحكم	11	11	11
چهراور پهوکھانا درست ^ن ېي <u>ن</u>	11	rır	براغيث وبعوض
الخ كا كمانا	"	119	بط
از پرندے کا حکم	11	rza -	بازی
لموطا	"	MA	بغاء
الوطال بياحرام؟	"	rr2	, kJ
علال وحرام چوپائے	"	779	~g.
كائے - كوشت ذبح وقرباني	11.	rrr	بقر
بندوستان میں ذبح گاؤ کی ممانعت	"	rrr	"
گلاگھونٹ کر کا ٹا گیا جا نور	1.5	Irr	"ass"
ونكى زكوة شرعى	اول	, rz1	ایل
فر موش کا تھم	כפים	۸۵	أرب
نڈی کی حلت	سوم	1	اد اد
كده كادكام	11	. ray	<i>ב</i> ונ
كوتر كاحكام	"	"	حام
بریث (ایک خاص قتم کی بام مجھلی)	//	9∠	٠.7.
یے جانور کا حکم	//	1-0	جلاله
ملال وحرام کوے	چنارم	۵۹	زاغ -
علال وحرام جانور	سوم	F1 ∠	حيوان
رفى كاتحكم	. //	6.4 Λ	دجاجه
نجاست خورمر في كاعظم		11:	"
ر فی کا تھم نجاست خور مر فی کا تھم بھڑ کھانا جا ئزنہیں بھڑ کا پھن بندر کا تھم	چيارم	1•∠	زنبور
بر ^ا کام ^ی ھند	. //	"	
بندركاعكم	"	MAD	ر ر

مالكيه كي طرف غلط نسبت	چهارم	۳۸۵	قرد
شامين كا كھانا	11	149	شابين
شابين سے شكار	11	"	"
كؤل كاعكم	"	1°P-	غراب
اس جا نور کا حکم	المُجْرِّع المُ	ror	ريوع
نجاست خور کوا	چهارم	m	غراب
زاغ كانتكم	"	"	"
گھوڑ ہے کا گوشت	سوم	1791	خيل
درنده سے مراد	چبارم	174	سيع
درنده کا گوشت	. //	" 11	"
ورنده كالحجفوثا		"	//
کٹے ہوئے اعصاء کاحکم	اول	ראא	ابانت
بيركاتكم	يوم	44	جبن
ومختلف جنس کے جانوروں کا اختلاط	11	F19	حيوان
ن جانورل کی حلت وحرمت اور قربانی	. //	. //	"
کھانے کی حرمت	بنج	٣٣٩	ہوام
مره عمراد	چارم.	~~·	و غده
ره کھانے کی ممانعت	"	"	//
غناء' لغوی معنی	"	hh.	غناء
ودھ کا حکم گوشت بےمطابق	"	049	لبن
لرحلال جانور کی پرورش حرام جانور کے دودھ سے ہو میں میں میں میں میں اور کے دودھ سے ہو	"	"	//
ب بسترالگ کردیناضروری ورکے بال لدھے سے اختلاط رندہ پرندوں کا تھکم	"	112	مفياجعت
ور کے بال	يوم	72 A	خزي
لدهے سے اختلاط	"	797	خيل
رنده برندول كاحكم	چارم .	ror	طير

كواحلال بے ماحرام؟	9 . 95	چهارم	ror	طير
عام پرندول کا حکم		"	"	11
جنوں کے چند خاص احکام		. سوم	124	جن
شکار سے متعلق مسائل			1	gleid & State
شکار کی اجازت شکار کی اجازت	1 4 .	چبارم	m+h	صيد(فكاركرنا)
حیوانات کے بارے میں اسلام کی معتدل تعلیم		11	"	"
شكار سے ملكيت كاحسول	- A - B	"	"	11
شكاركرنے والے سے متعلق شرطیں	, 1 ga.	//	. 11	11
شكار ب متعلق شرطين		11	11	
جانورکوزندہ حالت میں پالے		//	11	
متفرق ضروري مسائل		//	" "	3.1011
شكار كى تعيين ضرورى نہيں	- × .	//	" "	K/11
اگر پرنده پہلے بہاڑیا مکان پر کرے؟	68	"	"	11
كوئى عضوكث كرعلا حده موجائے	85	"	- 11	well in the
جس جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا	1.35	11	11	- 11
اگرجال میں پرندے آجائیں؟		//	11	10011
بندوق سے شکار کا مسئلہ	Ale Topic	יכפין	rry	بندت
قربانی — آداب و احکام	The state of the s	a d	281	No.
اسلام ہے پہلے	to to	11	100	اضحيه
قربانی کا ثبوت		"	"	- Low ()
ابراجيم واساعيل عليجاالسلام كى يادكار	l man e o	//	100	"
حكم	1 - 10	11	"	- 11
شرطين	n_ = #	11	100	3011
شرطیں جوعیوب قربانی میں مانع ہیں لنگڑے جانور کی قربانی	1 3/5	11	107	"
لنگر رمانور کی قربانی		//	120	195

نابینا جانور کے احکام	כפין	122	اعملي
نابینا جانور کے احکام	//	191	٠ لقاء
ثولاء جانور کی قربانی	سوم	AF	ثولاء
جس جانور کاتھن کٹا ہوا ہو	"	۸۳	جداء
ناک کھے جانور کی قربانی	"	"	جدعاء
كان تھٹے جانور كى قربانى	"	777	خرقاء
دانت تُوٹے جانور کی قربانی	"		ثنايا
يك چثم جانور كى قربانى	چہارم	MA	عوراء
جوعيوب قرباني ميس مانع نهيس	נפין	101	اضحيه
اونٹ کی قربانی	ا اول	۳۷۱	ایل
بیل کی قربانی	سوم	AY	ۋر
آخة كى قربانى	"	779	خصى
بیل — گوشت اور ذیح و قربانی	נפץ	rrr	بقر
جا نوراوران کی عمریں	11	100	اضحيه
مخلف جانور مين شي	مو)	. 42	مثتی
قربانی ک عمر	"	٨٧	جذعه
ايام اوقات	נפין	102	اضحيه
ايام واقعات	"	141	ايام
شركت كے ساتھ قربانی	"	101	اضحيه
گوشت اور چرم کے مصارف <u>.</u>	"	"	"
قربانی کی قضاء	"	"	"
چندآ داب واحكام	//	109	.//
قربانی کے جانور کا اوڑھنا	"	MIA .	محليل
قربانی کی قضاء چندآ داب داحکام قربانی کے جانور کا اوڑھنا رجب کی قربانی کا تھم منسوخ ہونے کی دلیل	چارم	, rz1	عتيره
منسوخ ہونے کی دلیل	"	"	"

لغوى معنى	A Page		چهارم	. 100	عقيقه
اسوهٔ نبوی صلی الله علیه وسلم			"	. //	"
فقنها کی آراء			"	"	"
امام ابوجنيفة كانقطه نظر		2 1 2	"	11	"
امام ابوجنیفه کا نقطهٔ نظر کس دن عقیقه کرے؟	1.4		".	"	"
عقيقه كأكوشت	47		"	"	"
متفرق احكام			"	. 11	"

جاس اور زیبانش و آرانش سے متعلق مسائل حظر و اباحت

سفيمان والركيف سما وراراسا		-	On over G	مسدر و رب	CONTRACTOR OF THE PERSON AND ADDRESS OF THE PERSON ADDRESS OF THE PERSON AND ADDRESS OF THE PERSON ADDRESS OF THE PERSON AND ADDRESS OF THE PERSON ADDRESS OF THE PERSON AND ADDRESS OF THE PERSON AND ADDRESS OF THE PERSON AND A		
لغوی ^{مع} ق	19 1-	+	2 (1)		چارم	027	لپس
انسان مین لباس کا فطری ذوق	**		1 1/2		"	"	"
اسلام میں ستر پوشی کی اہمیت	FAY.	-	F 29%		چارم	TAZ	عريان
عسل خانوں میں بےلباسی	Δ.		1		11	"	"
برجنكي خلاف فطرت	1		5,000		چهارم	021	עיט
فرض لباس	71.23	1	15		11	- 11	"
متحب	D ₀				"	" "	"
مباح وجائز	25.54				"	11	"
مکروه	-			· ·	" //	"	11
لباسشرت	176		128	к т	"	// -	. //
مردوعورت كلباس ميس فرق	790	I.	1 5 6 5		"	//	-5 6 //
مولا نا تھانوی کی چثم کشاوضاحت	ile.	18			"	"	"
مکروه رنگ	20	ef.			"	"	"
مرن کیڑے	100	(+)		1	"	"	"
دوسر سارنگ	B. v		-27		11	"	
فخنہ سے نیچ	1000	. 140	1.4		"	//	"
خوا تین کے لئے	E-M				"	11	- 11

آستين کي مقدار	چبارم	021	لباس
ستر پوشی کی رعایت	11	11	"
باريك اورچشت لباس	11	"	. //
لباس ميں اسبال	روم	A4.	اسبال
كيڑے بہننے كے آواب	چہارم	۵۷۲	لباس
دائيں طرف سے آغاز	"	"	"
نیا کپڑا پہننے کی دُعاء	//	11	"
بائيں طرف سے كيڑا أتارنا	- 11	3 //	. //
حضورصلی الله علیه وسلم کاازار	دوم	AY	ازار
فوء کے بعد تولید استعال کرنے کا حکم	پنجم	irr	منديل
نگوٹ اور جا نگیا کاحکم	روم	r+9	عُبَآن (لَنْكُوتُ)
نمار كاشرع تحكم	سوم .	F24	خمار(دوپیشه)
یشی کپڑے	چبارم	021	. باس
یٹم کی گتنی مقدار مردوں کے لئے جائز ہے؟	بوم	rom	- در (ریم)
وسر بے فقہاء کی رائیں	"11	"	"
یاس کےعلاوہ میں ریشم	"	ror	. //
ر دوں کے لئے بھی جائز	"	PPZ	· · · · · · · · · · · · · · · · · · · ·
ونی کیڑوں کا استعمال	چہارم	. FAP	صوف
نوي معنی (قلنسوة)	"	orr	قلنبوة (ٹوپی)
سول الله صلى الله عليه وسلم كي تو يي	"	"	. //
يي پرعمامه	//	"	//
بىياپ	اول	ror	اُب
ہی باپ باب سے مراد منبی سے پر دہ کا ثبوت لیا چ _ب رہ تھم مجاب میں داخل ہے؟	سوم	1∠9	جاب حجاب
بنبی سے پردہ کا ثبوت	. //	11	"
ليا جِرِهِ حَكُم حَالٍ مِينِ داخل ہے؟	"	14.	//

معجتین کےولائل	A 18	سوم .	IAI	فجاب "
احناف کے ولائل		- //	IAP	"
موجوده حالات كاتقاضا	A.S.	11	IAT	11
فجاب کے درجات	F.P.S	11	IAM	"
اجنبيول سے پردہ		11	. 11	"
غیرمحرم رشته دارول سے پردہ	19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 19 1	, ,,	"	"
محرم رشته دارول سے پردہ		11	- 11	11
شوبركاعكم		"	"	
دوطبقول كالشثناء		"	" //	"
جن كوعورت كي حاجت نه مو		" 11	IAD	11
کم عربج		11	11	"
يجره كايرده		"	1.4	جلباب
غيرمحرم كےساتھ تنہائى		"	120	خلوت
خضاب - لغوي معني			rrq	خضاب
خضاب لگانے کا تھم		"	"	_ //
خضاب كارتك		"	mh.	11
استعال بہتر ہے یا ترک؟		"	"	" "
معمول نبوى		כפין	100	التحال
سرمدلگانے کی سنت	25 Jan 17 12 July	//	"	"
سرمه كااستعال	\$ 1. PM	چارم	۵۵۱ ۵	لمحل المحل
سرمدلكان كامسنون طريقه		"	"	11
سرمدلگانے كاوفت	2 *	"	11	11
سرمه لگانے کامسنون طریقه سرمه لگانے کا وقت روزه کی حالت میں حالت واحرام میں لغوی معنی (واشمه)	X-5	"	11-	11
حالت احرام ميں	aeri -	"	"	. //
لغايمغي (واشمه)	- N W	Ž,	roy	واشمه

گودنے اور گ ودانے کی ممانعت	پنجم	ray	واشمه
نابالغه كي كودوائي	"	",,	"
حدیث میں اس کی ممانعت	"	rya	وشر(دانت كفص كرباريك كرنا)
مبندي لگانے كاتھم	ry	19 A	حناء (مہندی)
مېندى كاخضاب	"	11	"
ز تاریبهننا، شدید گناه	چہارم	1.4	י ליל כ
إل جوڑنے کی ممانعت	"	194	شعر
ال ہے متعلق متفرق احکام	"	"	"
سفيد بال ا كما ژنا	"	"	"
مورت كابال كثانا	11	"	"
مينه اور پشت كابال	"	"	"
ال ترشوانا بهتر بياموندانا؟	11	"	"
رلف مبارک	" //	. //	"
فل کے بال	"	"	"
فورت کے لئے چوٹی اور جوڑے کا حکم	"	MIZ	ضفير ه (جوڑا)
ردوں کے لئے	" "	11	"
نزع کی ممانعت	"	791	قزع
مفيد بال اكعار في كاحكم	- //	rır	ثيب
مصداورمتتمصد	بنجم	201	نماص
كرعورتون كودارهي مو خچھا گ آئے؟	"	"	"
ارجسم میں کوئی تکلیف دہ اضا فہ ہوجائے؟	//	"	"
گرجیم میں کوئی تکلیف دہ اضافہ ہوجائے؟ موئے زیرِناف کے بارے میں احکام وآ داب س لفظ کا اعراب خن کا منے کی ہدایت	چهارم	P49	عادته
س لفظ كا اعراب	- 11	raa	ظفر
خن کا منے کی ہدایت	"	//	"

ناخن کا شخ کی مدت		چارم	100	ظفر
ناخن كسطرح كاليس؟		"	"	"
چهاورآ داب		//	11-	11.
موفجیس تراثی جائیں		11	149	شارب
تراشنے کی مقدار		//	"	"
مونچھمونڈانے کے بارے میں فق	ہاء کے اقوال	" "	"	11
مونچھ کے دونوں کنارے	The second second	"	"	"
كس طرح زاشے؟		"	"	11
(لحيه) لغوى معنى	300	"	DAT	کے
ڈاڑھی رکھنے کا تھم	1 - 1 - N - N	"	" "	and more
ڈاڑھی کی مقدار		"	- 11.	1
ڈاڑھی ہے متعلق مروہات		"	. 11	-11
ہونٹ کے دونوں کنارے اور نیچے	ے بال	11	"	11
مردول اورعورتوں کے لئے سونا کا	ستعال .	res	- רייד	ز ېب(سوتا)
سونے کی انگوشی	6 1 352	"	"	"
نابالغ لژكول كوسوتا پېټا نا	77 - FELL	"	"	"
سونے کا برتن	1000	"	"	"
سونے کے قلم اور زریں تار کے کیڑ	- War James	"	"	,, .
مصحف قرآن برطلا في نقش		"	"	"
برتنول برسونے كايانى		" //	//	22/
سونا برائے علاج		"	. "	"
ز يورات مين ز كوة	. N 1961	29	rim	طی (زیور)
زیورات میں زکو ۃ خواتین کاانگوشی پہننا نگوشی بہننے کا حکم اوراس کا وزن کس چیز کی انگوشی ہو؟	5 8 8 20 18	"	rrr	خاتم
تكوشى بهننے كاحكم اوراس كاوزن		"	"	"
کس چنز کی انگوشی ہو؟	STATE OF SAN	11.	.11	"

تكيينه كيسا هو؟	سوم	rrr	خاتم
کس ہاتھ اور انگلی میں پہنی جائے؟	"	"	11
مگینهٔ ک طرف رکھا جائے؟	"	. "	
ا کرانگوشی پراسم البی کانقش ہوا وربیت الخلاء جائے؟	"	"	. 11
خصی سے مراد	" "	rra	خصی
خصی کے احکام	//	//	//
ایک طرح کی خوشبو	כפין	١٧٣	أظفار
مردول کے لئے زعفرانی عطر کی ممانعت	ro	121	خلوق
كيڑے اور جسم كاحكم	چہارم	ror	طِيْب (خوشبو)
خوشبورسول الله صلى الله عليه وسلم كى پسنديده فهي	11	"	"
روزه کی حالت میں خوشبو کا استعمال	"	"	. //
روز ہوار کے لئے خوشبو کی دھونی	//	"	"
حالت احرام میں خوشبود کا نا	"	"	//
بچوں کا پوسہ	ووم .	۱۳۹۱	تقبيل
بالغول کے بوسہ کا حکم	"	797	//
ختنه میں مصلحت اوراہمیت	سوم	· ~~	ختان
انبياء كرام اورختنه	"	"	//
ختنه كاطريقة اورعمر	"	rri	//
ختنه كاحكم	"	rrr	"
عورتو ل كاختنه	" .	"	"
دعوت ختنه	"	" 11	//
غيرمخون كاحكام	11	rrr	-11 -
غيرمخون كاذبيحه	"	"	- //

وطی — آ داب و احکام وطی — لغوی و اصطلاحی معنی چنجم ۲۸۹ وطی

وطی مے متعلق احکام	Ž,	7/19	وطی
احکام وطی ہے متعلق ابن مجیم کی بعض وضاحتیں	" "	"	//
بیوی سے وطی کی ممانعت کی صورتیں	- //	"//	11
دواعي وطي كاحكم	"	"	"
ہم بسری کے وقت	اول	" MIM	الله
دودھ پلانے والى عورت سے ہم بسترى	چارم -	rr4	غيله
عضوتناسل كي دخول مي متعلق احكام	· Cor	r4+	حفنہ
اگرحشفه کنام وامو؟	"	rar	"
بیوی کے ساتھ	چارم	۵۹۳	لواطت
یا ہمی تلذہ حرام ہے	"	Imr	سحاق
til a alsal t. As		-	

کھیل — احکام ہ مسائل

کھیل میں		es	1+1	جلب
محور دور	T. T. W.	"	1791	خیل
سئن اورسبق		چهارم	III	بهاق
مسابقه كي اجازت			"	"
جن چیزوں میں مسابقہ جائز اور م	4.	11	-11	"
تحيل مين انعام كي شرط	and am	"	//	11
جائز ہونے کے لئے پہلی شرط		"	"	"
شرط يك طرفه		"	"	"
دوسری شرط	lan lan	"	11	//
تيسر فيخض كوغيرمشروط داخل كب	102	11.	11	Es We Hares
انعام کی اور کی طرف سے ہو	- 1 NA	"	"	"
تيسرى شرط	\$ 6 A	"	11	"
انعام كى شرط سے استحقاق ابت	ton	"	"	"
مباح ومروه كهيل		"	11	"

علمی مسائل میں شرط	چہارم	III	بباق
اگر شطرنج کے ساتھ جوا ہو؟	11	191	شطرنج
بغير جوئے كے شطرنج كا حكم	"	//	"
کھیل کے بارے میں بنیادی اُصول	11	۵۸۷	لعب(كميل)
עולואיט	"	" //	//
مخضروتت كالحميل	"	" // .	"
دوسروں کے لئے ایڈ اءرسانہ ہو	"	. // .	"
مردانه وزنانه کھیل کا فرق	11	11	"
جوانه ہو	11	"	"
جسماني رياضت	11	- //	. //
جن کھیلوں کا احادیث میں ذکر ہے	"	"	//
נפל	"	"	//
كشتى .	"	11	//
تیرا کی	//	11	11-
گوژ دوژ	"	11	//
نیراندازی	//	"	"
فص کی حرمت	سوم	r9+	رقص
موفياء کارقص (حال ووجد)	"//	. 11 .	"
معنوعی حال جا ئر نہیں	"	"	"
نص کرنے والے کی مواہی	11	791	"

جائز و ناجائز کام میں تعاون سے متعلق مسائل

כפים	140	اعانت
11	۵۲۱	"
"	"	"
"	177	"
	(e) // // // // // // // // // // // // //	110 11

اعانت	. 142	כפים	ناجا رَز تعاون کی تین صورتیں
75 E	- 11	11	ا پے کام میں تعاون جس کامقصود ہی معصیت ہو
"	AEI	"	معلوم ہوکہ معصیت کے لئے استعال ہوگا
	" "	- 11	معصیت کی نیت سے تعاون
, pe	79 A	چبارم	شراب بنانے والوں سے اس كا فروخت كرنا
استمناء	Ira	دوم	جلق كاتخم
احراق	~~	- 11	جلانے کے موانعات
The State of		>	کسب — آداب و احکام
-	۵۵۳	چہارم	كسب معاش ، اسلامي نقطهُ نظر
"	- //	"	کب معاش کے تین ذرائع
"	11	11	سب سے بہتر ذریعی معاش
باطل	149	כפין	باطل طريقة بركهانا
and the second		election of the second	لثانا — احكام و مسائل
,0 Lange	121	ونجم	خوثی کے موقع پر پیسے یاشیر بنی لٹانا
	"	11.	حفيه كانقط أنظر
- 11	11	11	دوسر نقتهاء کی رائے
	- 11	"	نكاح كِ موقع پر
"	"	. "	لٹانے کے بجائے تقسیم
् छ	10+	دوم	تبيح — لغت مين
	"	11	تنبيح اور حماب كے لئے
	4. 4.		احتیاط سے متعلق احکام
اعتاما	M	"	ام السالة الماستة

www.besturdubooks.wordpress.com

11

11

11

717

افراط وتفريط	כפין	rr	احتياط
سحر سے متعلق مسائل			
سحر – لغوی معنی	چہارم	1179	5
اصطلاحي تعريف	11	11	11
سحرایک حقیقت ہے	- 11	11.	11
معتز له كانقطه نظر	11	11	//
تحراور كرامت كافرق	11	11	"
قرآن سے محر کا ثبوت	11	11	- 11
حضورصلی الله علیه وسلم پرسحر کااثر	11	"	"
حفرت عائش پرسحر	" "	"	"
جا دوگر کی سزا	"	11.	"
اگر محور کی موت ہوجائے؟	"	"	"
جادوگری تو به	"	"	. //
تعوید — آداب و احکام			
تعويذ — لغوي معني	سوم	791	رتيه
جِمَارُ يُعُونِكَ كَاحْكُم	11	"	"
سانپ بچھوکے لئے جھاڑ پھونک کا جواز	روم	IM	اُسودين
سانپ بچھوکا شرعی حکم	"	IM	"
تعويذ لئكا تا	"	۵۳۹	سمدة
تعويذ پرأجرت	"	orr	"
تعويذ اورگنڈے میں بعض بے احتیاطیاں	. //	orr	"
نظرلكنا	2.4	199	نظر
نظر لكني كاعلاج	11	11	//
طب وعلاج			
فن طب كي اہميت	چارم	779	طبوطبيب

طبى تحقيق كى حوصلها فزائى	A COL	چهارم	rra	طبوطبيب
علاج كي حوصله افزائي		11 /	//	113
علاج خلاف توكل نبيس	1. W. E. B. 100	"	11	- 9 118
ابليت علاج		//	"	"
طبيب حاذق سے مراد		"	"	
علاج باعث نقصان موجائ	14. 1 Tres	. //	//	. "
الل نه مواورعلاج كرك	A	"	"	"
طريقة علاج ميس كوتابى سے كام_	2	"//		123 1138
بلااجازت آپریش	a - 1	"	11 .	"
اگراجازت لیناممکن نه ہو؟		"	11	"
اگراجازت لينے كاموقع ہو؟		- //	"	"
مریض کے راز کا افشاء		"	"	5,000 11
طاعون کی ابتداء	4 4 4 4 4 4	"	TTA	طاعون (پلیگ)
طاعون عمواس	A spier M. BASE	"	"	364 11 -
بیاری کا متعدی ہونا		//		"
طاعون ز ده شهر میں آتا	-1 - 1	. //	11	"
طاعون زده شمرے باہر جانا		"	. //	"
اجنبی مردوعورت کے مادہ کا اختلاط	1. 1.	כפים	OTA	تلقح
زن وشوہر کے مادہ کا اختلاط		"	٥٣٠	A 18 11
مین نوب سے جوت نب کام		- 11	٥٣١	
جمادات علاج		"//	MA	تداوی
نباتات سعلاج		11	٣٣٩	4 11
حيوانات علاج		"	"	"
حرام اشیاء سے علاج ناپاک اشیاء سے علاج		"	W/W.	
تا باک اشاء ہے علاج	N/A	- 11	441	"

انسانی اجزاء سے علاج	כפים	rrr	تداوی
اعضاء کی پیوند کاری	_ //	rra	//
حقنه — ضروري احكام	سوم	TAT	هتن
حقنه سے علاج	//	"	11
حقنہ ہے روزہ فاسد ہوجا تا ہے	//	rao .	. //
اسقاط	"//	14.	جنين
جراحت (آپریشن)	"	٨٧	جراحت
روح پیداہونے کے بعد	روم	ITT	اسقاطهل
روح سے پہلے	11	. ,, .	. //
جنين كاحكم	"	Iro -	"
وحيشتين	"	11	//
يک شبه کاازاله	"	1172	//
قاضى خان كاستدلال	//	- IPA	//
عزل كاحكم	چہارم	MAA	عن ا
مارضي موانع حمل كاحكم	//	"	//
خقعاء کی ممانعت	כפים	۵۱	اخضاء
تغييرخلق اوراس كاحكم	//	"	//
جانوروں كااختصاء	"	"	" //
س بندی کا شرعی تھم	//	"	"
يك مغالطه اوراس كاجواب	11	or	//
س بندی کی واضح نظیر	"	" "	//

صویر سے متعلق مسائل

بجان تصورين	(6)	arn	تضوري
جاندار کی تصویر	//	"	"
تصويرين بطريق احترام		ראץ	11.

بيسايقورين			כפים	WAY.	تصوير
مشر کانه تصویریں	5 61		"	F.14	"
بعض اوراحكام			, ,,	rz.	//-
مجسمه سازى كى حرمت		7 Pa v 8 Pa	"	072	تمثال
خلق الله مين تبديلي سے مراد	7-15.		"	Mr	تغيير

تمباكو نوشى

تمبا كونوشي	10	سوم	r+A	وخان
تمبا كونوشى كيحكم ميس الماعلم كااختلاف		- //	"	"
محرمین کے دلائل		"	"	"
قاتلين اباحت كے دلائل	in the L	"	" "	"

خبر واحد — مسائ**ل** و احکام

خبر کامعتر <i>ہو</i> نا	سوم	772	ż
معاملات	11	. //	"
ديانات المستحدد المست	11	rra -	
مستورالحال فمخص كي خبر	" "		"
اگرخود مجوس کھانے کے حلال ہونے کی اطلاع دے؟	پنجم	4m.	بجوس
مفقو والخبر كيموت كي اطلاع	כפים	۳۹	اخبار
مغربی مما لک کے گوشت کا تھم	"	۵۰	11
جب شہادت ضروری ہے	سوم	779	ż
خبراور شهادت میں فرق	"	11	"
سونے چا ندی اور دوسری دھا توں کے برتن	اول	rra	آني
بعض برتنول کی ممانعت اور دوباره اجازت	//	"	"
جس برتن میں چاندی سونا جزا ہوا ہواس کا حکم	بنج م	Irr	مفب
بعض برتنوں کے استعمال کی ممانعت پھراجازت	"	149	نيذ

تلاوت — آداب و احکام

آغاز تلاوت میں تعوذ	כפין	M.	تعوذ '
تتحقیق تجوید کی ایک اصطلاح	"	rrr	لتحقيق
تدویر، تجویدگی ایک اصطلاح	"	rra.	تدوير
تلاوت کی مقدار	"	rro	تلاوت
تلاوت کے آ داب	"	mry	11
ختم قرآن مجيد پرخطبه	موم	ror	خطب
بعض تجويدي احكام	اول	MIT	الله
آمين كالتلفظ	//	rrr	آمين
آمین صرف نماز میں ہے یا خارج صلوٰ ہ بھی؟	" //	// .	"
آمين کون کيم؟	// .		"
زورے کیے یا آہتہ؟	// =	"	_ //

شعر و ادب

ادب كا دوسراوسيع مفهوم	روم	41	ادب
شعروخن	//	"	- 11
شعر گوئی کا حکم	چهارم	19∠	شعر
اباحیت پیندشاعروں کی تادیب	"	11	. 11
اشعاريين استعارات وتشبيهات	"	"	. ,,

نام رکھنا — آداب و احکام آداب زندگی

تام رکھنا		روم	200	تميہ
تام رکھنے کے اسلامی اُصول		" "	r4+	"
نامول كانتخاب	4 ₁₀ = 4	روم	100	ر ایم
كنيت	3 10	//	.11	
نام كبركها جائے؟		" .	"	. //
اساءالبی سے بندوں کے نام	14 1 15	اول:	MIT	الله

الله كانام ليناكب مكروه ہے	3,417			اول	۳۱۳	الله
احدثام ركھنا		3 - 1		"	rry	21
بعض روايتوں کی تحقیق	1	-		"	"	110000
رسول النصلي التدعلييه وسلم كانام نا	ای	W. F.		".	MAM	ابوالقاسم
محداورا بوالقاسم كااجتاع	-15	8 4	-	"	11-	"
ملاقات سے متعلق ہ	مسائل	1. 1/2				200
رسول الله صلى الله عليه وسلم	15.			روم	MI	تبم
سلام کے آواب				"	المكان	تليم
سلام کے الفاظ	A			"	ran	-11
سلام كي بعض آواب		· 16		"	"	"
ابل كتاب كوسلام				"	רמץ	ابل كتاب
لغوی معنی (مصافحہ)	717	er,		11	1+1	مصافحه
مصافحه كي فضيلت	188	3		"	"	"
مصافی متحب ہے	- 11	W .	33,	"	11-	//
بعض نمازوں کے بعدمصافحہ		- 1/2		"	" "	"
ملاعلی قاری کا چیم کشابیان	1/1			"	11	"
مصافحه كامسنون طريقه				11	"	11
دوہاتھوں سےمصافحہ کی دلیل	THE	- 0			"	".
امام بخارئ كانقطه نظر	311	1 × ×		. //	11	11
يدك لفظ سے غلط نبی	1.560	n Nig		"	11	11
یک ہاتھ سے بھی جائز مولا نا کنگو ہی گی رائے	717	150		"	"	11
مولا نا منگوبی کی رائے	1.54			"	"	"
ملامه شميري كارائ				"	" "	//
معانقة كاثبوت	4		-	, F.	Iry	معانقة
نقهاء كانقطه نظر	160			"	11	"

				74 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7 7
غيرمحرم سے معانقہ		į,	iry	معانقته
معانقة كى ايك فتبيح وناجا ئز صورت		"	"	"
استیذان کے مسائل		•		
اجازت برائے داخلہ	9	כפי	۷٠	اذن
استيذان كاطريقه		"	۷۱ -	//-
استيذان كي صورتين		" "	11	"//
پرده کی رعایت		11	21	//
اطلاع البيئ كعرمين بعي متحب		//	"	//
عموى مقامات كاحكام		"	" "	//
ميليفون كاحكم		"	" "	. //
مزاح — آداب و احكام				
ظرائف نبوي		כפים	, 4r	اُدب
مزاح اوراستهزاء	- 1	بنجم	Ar	マリン
رسول الله صلى الله عليه وسلم كامزاح فرمانا	×	" "	11	"
مزاح میں افراط		"	"	"
مزاح میں جھوٹ جا ئزنہیں		"	"	"
كهانا — آداب و احكام				
سنتیں اور آ داب		נפק	rır	أكل
اذ کاروادعیہ کھانے سے پہلے		" //	۳۱۷	يسمله
کھانے کے درمیان فیک لگانا		اول	MAZ	الكاء
كھانا اوراس كى مقدار		נפק	rır	أكل
خوان سے مراد		سوم	r29	خوان
خوان پر کھانا کھانا		. //	"	"
کھاٹا اوراس کی مقدار خوان سے مراد خوان پر کھاٹا کھاٹا کھانے کے بعد خلال کرنا کھانے کی دعوت		11	11	خلال
کھانے کی دعوت	4	سوم	רוץ	رموت

مسلمان کی وعوت	426	سوم	MZ	رگوت
مسلمان کی دعوت ہے متعلق ضرور	رى بدايات	" //	719	"
جس دعوت ميں منكر ہو		"	MZ.	11.
غيرمسلموں كى دعوت	n and a	"	Ma	11
روفی کا بحثیت رز ق احترام		11-	rr.	33
بعض نامعتبررواييتي		. "	11	11
آثاشراب میں گوندھنا		11	11	"
مثى كا كھا نا		כפין	۳۳۸	تراب
مٹی کھانے کا تھم		چپارم	ror	طين
رسول الله صلى الله عليه وسلم كى پسند	يده غذا	"	791	مسل
شهد میں شفاء		"	11	11
نبا تات اصلاً حلال بين	s	17.	1411	باتات
تين صورتول ميں حرمت	247	"	"	
سڑی ہوئی چیز کھانے کا حکم	The second second	"	, 11	"
مجوى كاشكاراورذبيجه	169	"	- YM	U\$.
راہ گیرکا ورخت کے پھل کھا تا		موم	00	رائت ر
سونا — آداب و احک	, a		1. 1	aracie, au .
معمول نبوي صلى الله عليه وسلم		چهارم	٥٣٤	تيلوله
جعدے دن كب قيلولدكرے؟	* 11 10 1 1	"	"	"
سونے کامسنون طریقہ	- 1 M	دوم	14.	اضطجاع
تا پنديده طريقه		"	- 141	
متفرق مسائل				Director .
متفرق مسائل جمائی کے آداب بسم اللہ سے کاموں کی ابتداء ۷۸۷ فی نہیں		دوم	Mo	مثا وب
بم الله عامول كى ابتداء		"	וציא	تميہ
٧٨٧ في نهيس		"	MAL	11

فتلف أمور ميس دائيس حصه سے كام كاتا غاز	ووم	OM	تيامن
يىر نماز مين تشبيك	"	. " ("4"	تفيك
سفرے دوسرے کے حقوق متاثر نہ ہو	چبارم	100	سفر
كربيوى سفر فح پر جانا جا ہے؟	11	"	"
اورت کے لئے سفر	11	"	"
تتعارض روايات مين تطيق	" .	11	11
سفرنج کے لئے بھی محرم شرط ہے	"	"	"
غرك آداب	"	"	. "
کم ہے کم تین رفقاء	"	"	"
میر مقرد کرے	"	"	//
غر كالبهتر وقت	"	"	"
اپس ہونے والوں کا استقبال	"	"	"
حنيك كاطريقهاوراس كاثبوت	כפין	rra	تحنيک
کسی پرکنگری چینکنے کی ممانعت	res	rro	ظذف
يعت تقىوف اوراس كاماخذ	כפין	TAT	بيعت
سلام میں وعدہ کی اہمیت	17.	191	وعده
يفاء وعده قضاءاً واجب ہے يانہيں؟	11	" "	' //
حنفيها ورمشر وط وعده	"	"	. 11
الكيه كانقطه نظر	11	"	"
سلمان ہے ترک مفتلو	المجرِّج	PP1	5.
كياسلام ترك مفتلوك كناه بي ح لي كافي ب؟	"	"	"
	"	"	"
نط کے ذریعیہ سلام پالواسطہ پہنچا تا	"	"	"
دینی اُموریس اسراف کھانے ہیں اسراف کھانے ہیں اسراف	روم	irri .	ابراف
كما زمل إيراق	"	11	"

رونی کا نکزا محینک دینا	כפים	MI	تبذير
سراف کی ممانعت	11 -	" 11	//
اسراف اور تبذیر میں فرق	71	M+	//
توريه (خلاف ظاهرمفهوم مرادلينا)	"	P.10	توري
جب جھوٹ کی اجازت ہے	چبارم	۵۵۲	كذب
توريد وتعريض	"	"	"
اسوهٔ ایرامیمی	//	11	- 11
ممانعت ومذمت	تجبارم	rra	غيبت
غيبت كى حقيقت	11	"	"
كن صورتوں ميں غيبت جائز ہے؟	//	//	"
ظلم ہے بچنے کے لئے	//	11	"
املاح کے لئے	" 11-		11 .
متلة شرى دريافت كرنے كے لئے	"	" "	"
کھاورصورتیں،جن میں غیبت جائزہے	"	. 11	11
رشوت — لغوي معني	سوم	MI	رشوت
اصطلاح فقدمين	" "	11:	"
ر شوت لیما حرام ہے	" 11"	11	- 11
ر شوت دینے کا حکم		MAY	"
لعنت — نغوي معني	چبارم	019	لعنت
اصطلاح شرع میں	11	"	"
لعنة كادكام	11	"	"
متعين فخص رلعنت	11	11	"
کافر رامین کی تین صورتیں	"	"	11.
لعنت کے احکام متعین فحض پر لعنت کا فر پر لعنت کی تین صور تیں ندموم اوصاف پرعمومی لعنت جن افعال پر لعنت بھیجی گئی ہووہ گناہ کہیرہ ہے	11	11	"
جورانيال رلعنه بيني كي موه و گذاه كير و ي	- //	"	" "

دوسرى فلوقات برلعنت	چهارم	۵۸۹	لعنت
مجهركو برابهلا كهنب كاممانعت	روم	۳۱۳	براغيث وبعوض
مبلبله — لغوى واصطلاحي معنى	Ž,	۲۵	مبابله
عبد نبوی میں مباہلہ کا واقعہ	"	"	"
كيامبلله كالحكم اب بعى باقى ب؟	"	"	//

جانوروں کیے مقوق

	4		
وسم — لغوى معني	, , , , , , , , , , , , , , , , , , ,	rzr	67
چېرے پر داغنے کی ممانعت	11	" 11	"
جمكم كوداغنا	"	"	"
بطورعلامت حيوان كے كسى اور حصة جسم پر داغنا	"	"	"
جانوروں کے ساتھ بدسلو کی کی ممانعت	"	۵۹	مثله
کوں کی پرورش `	چہارم	IA .	كلب
لغوى معتى	"	. 11	"
جنوں کے چندخاص احکام	20	124	جن

وصیت سے متعلق مسائل

وصيت — لغوي واصطلاحي معني	Ž,	121	وصيت			
وصيت وبهيه كافرق	"		"			
وصيت كے بارے ميں اسلامي مزاج	//	"	" "			
وصيت كي مشر وعيت	"	"	" "			
حكم كاعتبار سے وصيت كى چارفتميں	"	// .	"			
وصيت كاركان	"	"	"			
فعل کے ذریعیہ قبولیت کا اظہار	"	//-	//			
ایجاب وقبول کے لئے شرط	"	"	"			
وصیت کنندہ ہے متعلق شرطیں	"	// -	"			
جس کے لئے وصیت کی جائے اس سے متعلق شرطیں	"	"	"			

ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت	NET.	4.		1	121	وصيت
وارث کے حق میں وصیت		de la		"	"	"
موصی کے حق میں وصیت				"	"	// -203-2
وصيت عقد لا زمنهيس				11	"	# 18 1/18 A
وصيت كےمطابق ملكيت	764	10.7		"	11511	11
اگر کیڑے کی وصیت کرے؟		160		سوم .	42	. با کار ور پر سایا
جنین کے نام وصیت ووقف		1 28 7		سوم	109	جنين
اصطلاحات	- 14:	No. 1		الجرام	749	وصی
ايجابوقبول	1203	76,550		11	"	- 11
ذمدداری قبول کرنے کے بعداس =	ے سبدوثی	1		//	"	43416
ایک سے زیادہ وصی کا تقرر	7 7129	LINE		"	"	4,620,10250
وصى كے لئے مطلوبه اوصاف	101	1.5.		11	"	13 m
وصی کی معزولی یااس کے معاون کا تقر	اتقرر			"	"	"
عورت اورنا بينا كووسى بنانا	1995	1		11	: 11	11
وصى كے تصرفات	180	1 184		11		"
منقوله مال کی خرید و فروخت کا تھم		LAS		"	"	7
غير منقوله جائداد كي فروخت	- W	W		" "	"	STANDERSON
یتر کے مال میں تجارت استیم کے مال میں تجارت	W	- %		"	11 .	TOMES COME
یتیم کی خدمت کے لئے اجیر	11.	T.V.		"	"	ist. "
يتيم كامكان كرابه برلكانا	196	1 //		11	11	DAS,
صدقة الفطراورقرياني	134			11	"	"
صدقة الفطراورقربانی تعلیم وتربیت		Ni jin	8	11	"	- 11
خرچ میں اعتدال	14	150		11	- //	11
سفراورخور دونوش کے اخراجات	V	1 2		11	- 11	"
وصی کاکسی اور کووصی مقرر کرنا	11 12	V 3		11	" "	11

مال کب حوالہ کرے؟	<i>Ž</i> .,	749	وصی
یتیم کے مال ہے اُجرت مگرانی	. //	"	"
وصى كى ائنى ذميددار يول سے سبكدوشى	//	"	"
ميراث — احكام و مسائل	9		
قانون ميراث مين اسلام كاعدل واعتدال	2.5	100	ميراث
متروكه ہے متعلق جارحقوق	"	"	"
بجهيز وتكفين كاانتظام	11	"	// -
دین کی اوا ئیگی	11	"	"
وصيت كي يحميل	// -	"	"
ا قارب کے لئے وصیت	چارم	. 197	قريب
سسرالی رشته داروں کے لئے وصیت	//	m•h	٠, ٨٠٥
تر که ی تقسیم	المجرِّج المجرِّج	. ior	ميراث
ورشة مين ترتيب	"	"	//
اصحاب فرائفن	- // -	"	. 11.
نسبى عصبدر شته دار	"	"	"
اگرعصبات ندهول؟	//	"	//
اگر ذوی الفروض بھی نہ ہوں؟	"	"	//
اگرذوی الارحام بھی نہ ہوں؟	"		11
بيت المال	"	"	//
موانع میراث	"	"	"
قتل - الله الله الله الله الله الله الله الل	"	"	- //
اختلاف دين	"	"	" .
اختلاف دار	"	"	. //
غلامى	"	"	"
مردول میں میراث کے حق دار	"	"	//

خواتین میں میراث کے حق دار	بنجم	100	ميراث
ورشكي جارشمين	11	"	"
ذ وى الفروض	11	"	"
عصب	11	"	"
دو هری حیثیت	11	" "	//
وریش کے احوال	"	- //	. //
شوير	"	"	"
يوى	11	" "	"
فاربالطلاق سےمراد	چارم	rra	فاربالطلاق
جب شوہرو بیوی ایک دوسرے سے وارث ہوتے ہیں	" 11	LLA	"
جب شو ہر دار پہیں ہوگا	11	"	. ,,
باپ کے دارث ہونے کی صورتیں	اول	ror	اب
كفرك باوجود باپ كاحق	"	- //	"
كفرك باوجود باب كاحق	Ž.	100	ميراث
دادا کے احوال	es.	۸۲	جد
دادی کے احوال	"	AF	جده
دادی ونانی کاحق	- 11	"	//
دادی ونانی کاحق	بنجم	100	ميراث
اں کے احوال	11	"	//
یٹی کے احوال میں کے احوال	כפין	rrr	بنت
یی کے احوال	پنجم	100	ميراث
ہِ تی کے احوال اں شریک بھائی علی بہن پشریک بہن	"	"	//
ال شريك بما تي	"	"	"
على بهن	"	" "	"
پشريك بهن	11	"	. ,,

بصه کی تنین صورتیں	بنجم	100	ميراث
فصيه ينفسه	"	"	"
مائی کے احکام	روم	r2	اخ
فصب بغيره	Ž.,	100	ميراث
فصبمع غيره	"	11	//
جنين كاحكم	سوم	109	جنين
بۇ.	, j.	Ior	ميراث
<i>جبحر</i> مان	"	"	"
یتیم پوتے کی میراث	سوم	IAA	ججب
اقارب عمراد	چہارم	. 444	. تریب
ويكرنقتها وكانقطه نظر	//	" "	//
ماموں اور خالہ کے احکام	سوم	rry	خال،خاله
مورث اوروارث ایک ساتھ ڈوب کرم جائے تو وارث کا حکم	چبارم		غریق
مالکیداور شوافع کی رائے	//	11	"
اگر پہلے اور بعد میں مرنے والامعلوم ہو؟	المجتم	rrr	ېدئ
اگرىيەمعلوم نەبو؟	//	"	. //
בויים יי	روم	r•9	جاين
تماثل	//	٥٣٦	تمثل
توافق	"	٥٣٣	توافق
تداخل	//	rr2.	تداخل
Ze ^{wa}	"	444	See and a
شخارج	// _	~r-•	تخارج
جب نقصان	روم	114	ججب
ججب نقصان ججب حرمان ججب حرمان کے قاعدے	"	- 11	"
ر بال کرتا ہے کہ ا	//	IAA	"

مناخد	بنجم	IPT	مناخه
مولى الموالات	"	ina	مولى الموالات
معاشرتى احكام			24/5-1-
والدين كوأف كهنا	روم	rar	تأفيف
ماں کے حقوق کی اہمیت	. //	rrr	رأ
باپ كا درجه دمقام	اول	ror	اب
عمر کے مختلف مراحل کے لئے عربی زبان کی تعبیرات	چہارم	rir .	میی
بجول في متعلق خصوصي احكام	"	11	11:
بچوں کا ایمان	. //		//*
بج اورعبادات	//	- 11	"
عشروخراج	".	"	11
صدقة الفطراور قرباني	"	- 11	"
بيوى اورا قارب كا نفقه	"		"
عبادت كا ثواب	"	" "	11
مفسدعبادت عمل	: //	11	
منافی احرار فعل	"	11	"
نماز میں قبقبہ	" "	- //	"
امامت	- //	- //	//
بچرے آیت مجدہ نے	- //	//	"
ناقض وضوء پیش آئے	"	"	"
اذان دینے کا حکم	"		"
حدود وقصاص		"	" .
ولايت اورشهادت وقضاء	"	"	
بچه کامتولی اوروصی بنتا بلاوضوء قر آن مجید چھونا	<i>ii</i>	. //	"
بلا وضوء قر آن مجيد جھونا		"	"

عدت کے احکام	چہارم	PIY	صبی
روایت وخبر	"	"	//
ي كاعلاج	11	11	"
كان چھيدنا	11.	11	"
غیرمحرم کے ساتھ بچیوں کا سفر	"	"	"
بچه کی املاک	//	11	"
معاملات میں و کالت	//	11	"
بچوں کا ذبیحہ	"	11	"
غيرمحرم عورتول كود كيصنا	, ,,	11	//
نابالغ كي طلاق اور قتم	//	11	"
كى معاملە كوقبول كرنا	11	11	//
بچے کسی کا مال تلف کر دیں	11	11	"
بچوں کی سرزنش	"	11	//
صحبت کی وجہ ہے حرمت مصاہرت	//	11	"
بچوں سے ناجائز کام کارتکاب کرایاجائے	11	11	"
اولا دمين مساوات	اول ا	12r	ابن
مباوات سے کیا مراد ہے؟	11	11	- "
اسلام سے پہلے بیٹی کے ساتھ سلوک .	دوم	rr.	بنت
شو ہر کے حقوق	چارم	1•Λ	زوج
اطاعت وفر مان برداري	"	11	"
گھر کی ^{تک} رانی وحفا ظت	// .	11	
بلااجازت بابرنه جانا	" //	11	"
تادیب کاحق اوراس کے صدود	"	11	//
سرزنش آخری مرحلہ ضرب غیر مبرح سے مراد	//	. //	11-
ض غدم 7 سماد	. //	"	"

كن أمور يرتاديب كى جائي؟	چهارم	1•4	605
طلاق کاحق	11	11	//
ميراث كاحق	11	" // .	11.
بیوی کے اخلاقی واجبات	- 11	- //	11
حائضه شو ہرکوآگاہ نہ کرے	. 11	PTZ	غائص
شو ہرے جھوٹ بولے کہ وہ جا کفنہ ہے	"	11.	"
بیوی کے حقوق	چہارم	IIF	زوج
حن معاشرت	11.	"	"
حق ميراث	"	. //	"
آزاد فخف سے خدمت لینا	res	rrr	خادم
خادم کے ساتھ حسن سلوک	"	11	"
حقوق كالتحفظ	. اول	000	21
بندهوا مزدور	"	"	"
مېمان نوازي کې اېميت	چہارم	rrr	ضيف
قرآن میں مہمانوازی کے آداب	11	"	, ,,
حديث مين آواب ضيافت	11.	"	11
<i>چار</i> ّه	- 11	,,	"
مېماني کې مدت	"	" "	11
كياميز باني پرمجبور كيا جاسكتا ہے؟	"	"	"
مېمان كانفل روز ه ركھنا	"//	11	"
مہمان اور میزیان ہے متعلق آ داب	"	"	"
ایک دوسرے کو کھانا لگانا	"	11	//
ییا دکام عرف وعادت پرین ہیں اسلام میں عیادت کی اہمیت عیادت کا فقتی کھم	"	11	"
اسلام میں عیادت کی اہمیت	چہارم	MA	عيادت
عبادت كافقتيئ تحكم	"	"	"

419

عيادت	MIA	چہارم	عيادت كالمسنون طريقه
11	MZ .	- 11	بچول اورغیر مسلمول کی عیادت
"	11	11	عيادت كے بعض آ داب
		- A	دار — مسائل و احكام
وار	790	Cor	دار — لغوی معنی
"	11	11	اصطلاحى تعريف
"	11	11	دارالاسلام اور دارالحرب
"	11	11	صاحبين كانقط أنظر
- 11	11	11	رانخ قول
- //	1-44	11	امام ابوحنیفائی رائے رائح ہے
//	F92	11	وارالعبد بإدارالموا دعدسے مراد
//	"	11	كفراورحرب مين فرق
//	"	11	عبد نبوی کے نظام ہائے مملکت
"	. 191	11	وارالامن
"	"	- 11	دار کی تین قشمیں
//	1-99	11	موجودہ دور کے غیرمسلم اکثریتی ممالک
//	"	11	وارالاسلام كے احكام
//	"	- 11	دارالحرب كاحكام
"	1400	11'	ہجرت کن لوگوں پر واجب ہے؟
"	141	11	دارالحرب ميں سود
"	r++ -	11	دارالحرب كے سلسلے ميں بنيا دى أصول
"	F. P	"	وارالامن كاحكام
11	h.• h.	11	دارالحرب کے سلسلے میں بنیادی اُصول دارالائن کے احکام موجودہ دور کے غیر مسلم مما لک حربی معصوم الدم نہیں حربی کا مال معصوم نہیں
ح بي	779	"	حربي معصوم الدم نبيس
"	ro.	"	حر بی کا مال معصوم تبین

حربیوں سے اسلحہ کی فروخت	سوم	ro.	ربي
حر بی اور جرائم	"	"	"
حربی کے لئے صدقہ جائز جہیں	//	"	"
حر بی کواسلامی ملک میں کتنے دنوں قیام کی اجازت ہوگی ؟	"	"	"

امارت و امیر سے متعلق مسائل

	0 0			A Committee of the last
امر عمراد		روم	rma	اير
اميرالمؤمنين كالقب		"	rry	"
امیر کے اوصاف		"	rrz	"
امیر کے قریشی ہونے کامسکلہ		"	"	"
امير كاانتخاب		"	rrq	"
ببلاطريقه		. 11	11	
دوسراطريقه		" "	"	//
تيسر ي صورت		"	"	11
چونقى صورت		"	" "	"
قهرى امارت		//	rr-	//
موجوده دورمين انتخاب اميركي		"	"	"
ووث کی شرعی حیثیت		"	"	//
اميرالمومنين كيحقوق		"	"	"
امیرالموشین کے فرائض		-11	rm	"
اميرالمومنين كي معزولي	30.7 13 85	"	rrr	"
المرتشع كامسلك		" "	".	"
اولوالامركي اطاعت		- 11	rm	اولوالامر
خدا،رسول اوراولوالا مرکی اطاعت	بازق	"	"	. 11
معصيت پراطاعت		چارم	rr.	طاعت
امارت ایک شرعی فریفنه		כפים	ria	امارت

وارالكفر مين شرعى امارت	دوم	ria	امارت
كتاب وسنت كى شهادت	11	11	
فقهاء کی رائیں	//	PIY	"
ماضى بعيد كي نظير ميں	"	11	"
شاه عبدالعزيز صاحب كافتوى	//	rız	"
برطا نوی ہند میں امارت شرعیہ	"	11	- = "
اسلامی ریاست وجمهوریت	// _	"	"
بيت	11	PAI	بيعت
بيعت امارت كي تعبير	"	"	" " "
بيعت كاطريقه	//	"	"
عصرحاضرميں بيعت كىممكن العمل صورت	"	TAT .	"
رائے دہی کی شرعی عمر	"	11	"
عورتوں سے بیعت	11	"	//
بيعت تصوف اوراس كاماخذ	"	8 _	" "

ذمی — مسائل و احکام

ذمه کے معنی	"	ra•	٠ اتل ذمه
معابدين	"	- 11	//
مفتوحين	"	"	"
فو جداري قوانين	"	roi	//
معاشرتی قوانین	//	'//	"
نه بی آزادی	"	//	. //
عبادت گا ہوں کی تغییر	"	ror	- //
مال واسباب كالتحفظ	"	"	" "
تهذيب كاتحفظ	"	"	"
~".	"	ror	"

تقض معابده	כפים	ror	اللاذمه
عبد ذمه كا قصاص اور ديت	"	//	"
الل ذمه كے حقوق ، ايك نظر ميں	"	ror	"
دوسری قوموں کی عبادت گا ہوں کے معاملہ میں بہتر سلوک	چهارم	PFG	کنیہ
حفرت خالد بن وليد هي كم طرف سے غير مسلم كى عبادت كا بول كے لئے دستاويز	"	"	11
علامه بلي كي بصيرت افروز بيان	"	" "	. //
ابن مام كانقط ُ نظر	//	"	110000
غيرمسلموں کی مورتیاں	چبارم	MM	وه منم
فيكس كى فقهى اورشرعى حيثيت	"	MA	ضريب
ملی <i>س عبادت نبی</i> ں	11	"	"
مخلف صورتين	כפים	rA+	باغی
باغیوں سے کب جنگ کی جائے؟	"	" "	"
جنگ میں زم روبی	- 11	FAI	1100
باغيول كتفرفات	11	11	11
مفىدىن كخصوصى احكام	11	"	"
شعبة احتسباب			
نى عن المنكر كے تين شعبے	כפים	r2	اخساب
مختب كاوصاف	"	"	"
شعبهاضاب	//	- rrr	امربالمعروف
محكمية فقغاءاوراختساب	Co .	ray	٠
	"	roz	11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11
محكمة وفع مظالم اوراختساب امر بالمعروف نهىعن المنكر	"	"	"
مني عن المنكر	"	ron	"
جن اُمور میں گواہی کے لئے دعوی ضروری نہیں	"	109	"
معروف سےماد	. دوم	rm	امر بالمعروف

امر بالمعروف كاايك ابهم ذريعه	سوم .	rro	خطبہ
امر بالمعروف كأتكم	כפק	rm	امربالمعروف
اسلام كاابهم ترين فريفنه	سوم	MID	ومؤت
جباد سے دعوت	"	MIA	//

معاشرتی احکام سے متعلق متفرق مسائل

شورئ	چبارم	r. r	شوری
اسلام میں مشورہ کی اہمیت	"	".	"
كن أمور مين مشوره كيا جائے؟	11	"	"
کن لوگوں سے مشورہ لیا جائے؟	. 11	"	"
فی زمانہ شورائی نظام پہنی اسلامی حکومت کے قیام کی صورت	"	- 11	"
اقطاع سراد	روم	191	اقطاع
اقطاع تمليك	"	"	11
اقسام واحكام	"	"	
اقطاع استغلال	11-	199	11
اقطاع ارفاق	. //	" //	//
افمآده زمين كي آباد كاري	سوم	PT-	يجج
(8125186)	//	- 190	حمي
کیا حضور کے بعد کی کا حکم باقی ہے؟	11.	797	"
داسته	چهارم	rrr	طريق
شاہراہ عام کی وسعت	"	"	"
مملوكه راسته كي خريد وفروخت	"	"	11
حق راه داری کی خرید و فروخت	"	"	. //
كياايك كمره كاخريدارراسة كالمستحق موكا؟	"	".	//
راسته میں اشتراک کی وجہ سے حق شفعہ	"	"	"
آم مباحات میں داخل ہے	1.5%	۱۲۳	Jt ·

غلام آزادكرنے ميں بزل

بزل

قاموس الفقه	400			التاريب برتيب مصايل
آگ يين جلانا		Ž.	145	Jt ·
جلنے کی وجہ سے پاک	. 161	//	11	
کھاس میاح عام	•	//	-11	May will de la
گھاس کا شخ کے بعد		"	11	110
انسانى حقوق		le de		15年15年前
انتان		כפין	***	انان
لغوى اورا صطلاحي معنى		*** -	. 101	يخ
اسلام میں تیموں کے ساتھ شفقت کی اہمیت		//	11	
اكراوتام	The second	כפים	r+r	اکاه
اكراوناقص		"	r+m	Simon II
ا کراه کی شرطیں		11	"	11
احکام کے اعتبار سے اگراہ کی صور تیں		//	" //	Harmy II
مهلی صورت		" //	"	11
دوسرى صورت		" "	"	"
تيسري صورت		"		11
چوتقى صورت		11	r+r	"
قولى تصرفات كے احكام		11	"	"
ہیں چیزیں جن میں اکراہ اوراختیار برابرہے		11	"	11
غلامی کے سدباب کی حکیمانہ تدبیر		כפים	1111	استبيلاد
اعتاق		11	179	اعتاق
غلامی سے متعلق مسائل	tera fragil			
غلام کوآزاد کرنے کی ایک صورت (تدبیر) اُمّ ولد با ندی کے احکام آبق (بھاگا ہواغلام)	w-	" //	~~~	تت
أم ولدبا ندى كاحكام		"//	IPI	استيلاء
آبق (بھاگا ہواغلام)		اول	۲۳۲	آبق
the second secon				

www.besturdubooks.wordpress.com

مولی	بنجم	IMA	مولی
مولى الموالات	"	. //	. //
استسعاء، فقه کی اصطلاح میں	روم	1+9	استسعاء
غلامول ہے متعلق خاص مسئلہ	11	"	//
اذكار و ادعيه		-	
لغوی دشرعی معنی	سوم	M1+	دُعاء
اسلام میں دُعاء کا تصور	"	"	"
وُعاء كيآ داب	"	MI	" //
الله تعالیٰ کے ذکر پر حمد بیکلمه	اول	· rir	الله
صلوة وسلام	11	۳۲۲	21
صلوة وسلام بركتابين	"	"	. //
صلوة وسلام مص متعلق مسائل	11	"	"
اسم مبارك آنے رصلو قاوسلام	"	"	"
اگرایک مجلس میں باربارذ کرآئے؟	"	"	. //
اگر محد ، احمد سے آپ فظفا کی ذات مراد نہ ہو؟	//	"	. //
اگراسم مبارک آنے پروروونیس پڑھ۔ کا؟	11	"	"
اگر تحریض اسم مبارک آئے؟	"	<i>"</i>	" "
درودوسلام کےمواقع	"	. //	·,,
جب درود بھیجنا خلاف ادب ہے	"	"	"
درود ہے متعلق متفرق مسائل	"	ì	"
تلاوت کے درمیان آپ علی کاذکر آجائے	//	"	"
الرضيرآ _ ؟؟	"	//	//
اوقات مکروه میں درود پڑھنا	"	"	"
اوقات مکروه میں درود پڑھنا آپ کےعلاوہ دوسروں پرصلو قاوسلام سمندری سفر کی دُعاء	"//	- //	"
سمن ري سفري دُياد	روم	19+	7.

کھانے سے پہلے اذ کاروادعیہ	60	5.0	ووم	r12	بملد
جماع اورذ نع سے سلے ادعیہ	5.00		- //	"	100000
رخصت کرنے کی دُعاء		w 1	چهارم	100	Yang je
سفر پر نکلتے ہوئے دُعاء	7. 7.	N. W.	"	11	Santa 11 Santa
جب آبادی میں داخل ہو			" "		the state of the state of
جب دوران سفر کہیں پراترے	Se sing .		11.	, //	1 11
والهى پرمجد مين نماز دوگانه	40 6	785	"	"	
محرمیں داخل ہونے کی دُعاء	- 1979 N	1.00	"	"	1
دُعاء	776	g in the garden	" // "	014	قنوت ا

اوزان شرعيه

" 9 6 99				
قيراط كى مقدار		//	۵۳۷	قيراط
جديداوزان مين مثقال كاوزن	10	بنجم	۵۹	مثقال
موجوده اوزان ميس		11	. 49	S. S
مقدار ومعيار كتعيين مين درجم ودينار ك	کی اہمیت	سوم	r+9	ورجم،ويتار
ورجم كى مقدار		11	- 11	Stran / Carl
درېم ودينار کاوزن فاروقي	Same of the second	11	11	152 11-
موجوده اوزان میں درہم ودیتار کی مقد	داد .	11	"	a specifically
صاع کی مقدار		چہارم	PIY	صاع ديدور
جديداوزان مِيں		<i>غ</i> .	ryy	وت و تا
ماءكثير عمراد	200	. سوم	لالما	وراع -
ذراع كى مقدار		.11	"	1 11
فقهاء كے اقوال		11	" 11	30.00
میل کی مسافت		بنجم	131	میل
ميافت سنر		چارم	100	j
متقدمین حنفیہ کی رائے		11	" "	sky" "

متاخرين كانقطه نظر	چہارم	100	jm
ائمه ثلاثه كانقطه نظر	"	109	" "
جهوركامتدل	"	"	"
اگرایک مقام کے لئے دوراتے ہوں؟	. //	//	"

سيرت نبوى صلى الله عليه وسلم

احدآب الله كاام كراى ب		اول	rry	احمد (صلى الله عليه وسلم)
رسول التدصلي الثدعلييه وسلم كاختنه		p	rr 1	ختان
معمول نبوي صلى الله عليه وسلم		چهارم	rm	خضاب
قيص (نبوي صلى الله عليه وسلم)	the second	دوم	ory	تيص
كيسوئے نبوي صلى الله عليه وسلم		2.4	rgr	وفرة
رسول الله صلى الله عليه وسلم كاتبسم		"	rli .	تبم
خاتم مبارک		p	rri	خاتم
خاتم مبارک کی گمشدگی		"	. 11	"
أيخضورصلي الله عليه وسلم كاسالن	1	روم	٧٠	ادام
آپ صلی الله علیه وسلم کا پسندیده سالن		//	. //	//
(رسول الله صلى الله عليه وسلم) كارو في تناول فر		سوم	rrq	څېز
حضورصلى الله عليه وسلم كاسر كه تناول فرمانا		"	r4+	خل
قباء كا قيام		چهارم	ראד.	قباء

تاريخ و متفرقات

كعبه - لغوى معنى		//	۵۵۷	كعب .
كعبرك نام ركھنے كى وجه	3	11	"	. "
قرآن مجيد بين كعبه كاذكر		//	- 11 .	"
پېلاوه گھرخدا کا!		11	- 11	"
كعبه كالغميرات	* .	. //	"	"
لغيراول		//	"	//

اشارىيد برتيب مضافي		74	موس الفقد
كعب	۵۵۷	چهارم	فيرابراميي
"	- //	"	يور بدندن پوتچي، پانچوين اور چهنمي تغيير
- Style sid to	11	"	قىرىرىيادراس مىن آپ رفطاكى شركت
"	- 11	"	تعزت عبداللدائن زبير طفطه كي تمير
"	"	" - " -	فيرفجاج
"	" "	"	فلافت عثانية كالغمير
بيت الله	rry	נפין	کعبر کے مختلف نام
"	"	//	قمیر کعبه کی تاریخ م
مدين	- 49	<i>i</i> ,	سب ہےاففل شہر
"	11	"	زمین کاسب سے اشرف حصہ
//	"	"	مالكيه كانقطه نظر
.11	11		جہور کی رائے
"	" "	11	مدينه منوره كانام
"	" //	"	مدينه كي حدود
"//	, 11	.//	کیامدینة حرم ۲۶
	" "	"	حنفيه كانقط نظر
. //	" "	//	مدينه مين قيام كي فضيلت
" //	"	//	مبحد نبوی کے توسیع شدہ حصہ کا حکم
"	"	"	مدینہ کے پھھ مبارک مقامات
" -	" "	//	رياض الجنه
"	//	"	جنت البقيع
مجد		"	مجدشعائراللدىي
" 11	" "	// -	مدینہ کے پچھ مبارک مقامات ریاض الجنہ جنت البقیع مجد شعائر اللہ ہیں تغییر مجد کی اہمیت کعبہ کی تغییر
//	"	//	ك كابقيه

قباء مين تغيير مجد	<i>i</i> ,	A9	_
مجدنبوی کی تغییر	"	"	- 4
ہجرت — لغوی واصطلاحی معنی	"	rrr	اجرت
هجرت نبوي صلى الله عليه وسلم	11	11	
اسلامي تقويم كانقطة آغاز	"	"	"
أخوت اجرت	כפים	rz.	7.1
يرت صحاب	"	rmy	انصار
ابل بيت كى نضيلت	"	ro.	الل بيت

0000